در زمان فرخی اقتران بفضل خداوند قدیر نسخہ بے نظیر کتاب دلپذیر یعنی حصہ دوم
خلاصۃ التفاسیر
١٣٠٩ھ
از افادات فصیح التقریر بلیغ التحریر جامع فضائل و کمالات
بحسن اہتمام نامی نام حامی اسلام جامع المحامد والمناقب جناب منشی حاجی تیغ بہادر صاحب
در مطبع انوار محمدی واقع لکھنو مطبوع شد

الجلد الثانی
ولو اننا

ربط الوہیت اور توحید کے دلائل قاہرہ اور براہین ظاہرہ کے بعد بغرض تسکین فرمایا کہ کفار جو معجزے طلب کرتے ہین اگرچہ ظاہر بھی ہون مگر وہ ایمان نہین لائینگے تفسیر کبیر مین ہے کہ پانچ آدمی بڑے شریر اور تمسخر کرنے والے تھے ۱ ولید ۲ عاصی ۳ اسود بن یغوث ۴ اسود بن مطلب ۵ حارث بن حنظلہ یہ کہا کرتے کہ فرشتے اترین مردے جی اٹھین انکی شہادت پر ہم ایمان لائینگے تردیداً ارشاد ہوا

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا
اور اگر ہم اُتارتے اُنپر فرشتے اور بولتے اُنسے مردے اور جمع کرتے ہم

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ
اُنپر ہر شے سامنے نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے مگر یہ کہ چاہے اللہ لیکن اکثر اُنکے نادان ہین

اگر ہم فرشتے نازل کرتے اور مردے زندہ ہوکر اُنسے درباب تصدیق پیغمبر کلام کرتے اور تمام چیزین اُنکے سامنے جمع ہوجاتین تب بھی وہ ایمان نہ لاتے ہان اگر اللہ چاہے (مگر ان نشانیون سے بھیجنے بتحقیق اور مشیئت الٰہی سے عطائے توفیق کیونکر ہو اسلئے کہ) اکثر اُن مین نادان ہین حق و ناحق کی تمیز نہین رکھتے کبیر (قبلا) مین کئی قراتین اور معانی مختلف ہین پھر یہ خواہ جمع قبیلے کی ہے یعنے قبیلہ قبیلہ نوع نوع جمع ہون یا جمع ہے قبیل بمعنی کفیل کے یعنے وہ ضامن وشاہد ہون کہ آپ پیغمبر برحق رب العزت کے ہین یا بمعنے پیش ہے یعنے انکے سامنے آجائین

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى
اور ایسے ہی بنائے ہمنے واسطے ہر پیغمبر کے دشمن شیطان انس اور جن کے جی مین ڈالتا ہے بعض انکا

بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۚ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○
بعض کی بناوٹ کی بات بہکانے کو اور اگر چاہتا رب تیرا نہ کرتے وہ پس چھوڑ انکو اور جو بہتان باندھتے ہین

شیطان متمرد سرکش آدمی ہو جیسے کفار یا بعض شریر آدمی یا دیو ہو جیسے ابلیس اور اسکی ذریات وحی زاہدی مین ہے کہ عرب ہر ایسی بات کو جو کسیکو بتائی جائے وحی کہتے ہین یہان مراد ہے گناہ برائی صلاحین دینا شیطانون کے وسوسے زخرف جھوٹ مبالغہ … ٹ

غرور فریب دھوکھا حاصل جسطرح یہ لوگ آپسے تمسخر اور مخالفت کرتے ہیں اور دوسرو نکو آپکے خلاف آمادہ کرتے ہیں ایسے ہی ہمنے ہر پیغمبر کے لیئے شیطان اور آدمیوں سے دشمن بنائے تھے تا کہ صدق و نفاق کی پرکھ ہو جاوے اور آزمایش ہو ایک دوسرے سے وسوسہ ڈالا کرتا تھا یعنے وہ بات جو بناوٹ اور مبالغہ کی تھی اور اگر خدا چاہتا تو ایسا نہ کرتے پس آپ انھیں اسی افترا و طغیان میں چھوڑ دیں یہ جملہ آپ کی تسکین ہے اور تمثیل ہے سابقہ کی یہ قصہ الٰہی جو کل ہر حسنہ و سیئہ کی نسبت فعل کی اسکیطرف کی یعنی اللہ سے تقدیر اور بندوں سے اکتساب ہوا تو یہ ذکر عذاب و ثواب کا ہے ربط ہے اسمین اہل قدر و جبر دونو کا ہے حکم ترک جہاد منسوخ ہے آیات قتال سے یہ تعلیم ہے کہ موحد کو زیبا نہین حقیقۃً کسی کو کسی امر کا فاعل سمجھنا وہ جبکہ فاعل حقیقی وہی ہے تو جہاد کیا دفع وہ فاعل بھی ہے اور حاکم بھی ہے اور یہی حکم ہے کہ خلاف کو رد کو سبب پوچھے یہ کسکی مجال بندگی ہے یا تبدیل وقال ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینست

وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُم مُّقْتَرِفُونَ

اور تاکہ جھکیں طرف اسکے دل انکے جو نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور تاکہ پسند کرین اسے اور کرین وہ جو کرتے ہین

اقتراف کسب کرنا اصغا کان جھکانا یعنے اچھی طرح سننا افئدۃ جمع فواد یعنے دل حاصل اسلیئے شیاطین باہم وسوسے ڈالتے ہین کہ اسکی بات دل لگا کر سنے وہ جو آخرت پر ایمان نہین لاتا اور اسے پسند کرے اور انھین کے سے کام کرنے لگے ف شیطان اور شریر انسان سبکو بہکاتے ہین مگر فرق یہ ہی کہ اعلی درجے کے مومن مثل انبیا علیہم السلام کے سنتے ہی نہین اور متوسط مثل کبار اولیا کے پسند نہین کرتے اور ادنی یعنے عام متقی اور عبّاد و علما ظاہر سنتے بھی ہین دلمین خواہش بھی ہوتی ہے مگر عمل نہین کرتے عوام کالانعام عمل کرتے ہین مگر ڈرتے ہین اور کافر گناہ کرتے ہین اور اکڑتے ہین

أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۚ وَالَّذِينَ

کیا سوائے اللہ کے ڈھونڈھون پنچ اور وہی ہے جسنے اتاری طرف تمھاری کتاب تفصیل والی اور وہ لوگ

آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ

کہ دی ہمنے انھین کتاب جانتے ہین کہ وہ اتاری گئی ہے تیرے رب کیطرف سے ساتھ حق کے پس ہو جا تو شکیون سے

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اور کامل ہو گئی کلمے تیرے رب کے سچائی اور انصاف مین اور نہین کوئی بدلنے والا اسکی کلمونکا اور وہ سنتا جانتا ہے

حَکَمٌ بالفتح پنچ جسے فریقین اپنا فیصل کرنے والا قرار دین کلمہ سے مراد قرآن یا احکام یا توحید یا جملہ
ارشاد اور میعاد اور یہ معاملہ کفار حضرت سے کہتے آئے پنچایت کرلین کہ جھگڑا چکے حکم ہوا آپ کہدین
کہ کیا مین اللہ کے سوا کسی اور کو پنچ بناؤنگا اللہ تو وہی ہے جسنے آپ پر کتاب اتاری جسمین پوری
تفصیل ہے اور اہل کتاب خوب جانتے ہین کہ یہ حق ہے اور تیرے رب کی نازل کی ہوئی ہے
تو شکی نہو جا اور تیرے رب کے کلمات محکمات راستی اور راستبازی مین کامل ہو چکے وہ سب سنتا
جانتا ہے اسمین مباحث ہین **بحث اول** امور دین مین کسیکو پنچ بنانیکی دو صورتین ہین
اول یہ کہ فریقین کی تصدیق و تکذیب دین کیطرف راجع نہو جیسے اس مسجد کی تولیت و امامت
یا حق خلافت زید کا ہے یا بکر کا اسمین پنچایت اور حکومت جائز ہے اور حضرت علیؓ کی تحکیم اہل شام سے
ایسی ہی تھی جسکے انکار سے خوارج مقہور و مردود ہو گئے ۲ یہ تکذیب و تصدیق بعینہ مسائل
دین یا اصل دین کیطرف منسوب ہو جیسے ہمارے زمانے مین بعض دینی مناظرے جنمین غیر کف
پنچ ہوکر ایک کو حق دوسرے کو باطل بنا دیتے ہین یہ قطعاً ممنوع ہے اسلئے کہ فریقین خواہ اپنے
دعوی مین متردد یا اس سے جاہل ہین تو سائل ہین مدعی نہین اور اگر انھین یقین ہے بس یہ علم
خواہ بمنصب اجتہاد حاصل ہوا ہے یا بتقلید پس مجتہد پر تقلید حرام اور مقلد کا ترک محل کلام اسلئے کہ
ترک تقلید اگر جائز بھی ہو تو دلیل سے نہ جبر و تحکم سے وہم اس بنا پر حنفی کو شافعی قاضی کا فیصلہ یا
اُسکے عکس جائز نہونا چاہیئے **دفع** حکم قاضی عملاً ہوتا ہے اور یہ بضرورت واجب التسلیم ہے اعتقاد
مین اُسے دخل نہین **بحث دوم** جب کتاب مفصل اور اہل کتاب اُسکے عارف تھے تو یہ طول عمل
کیون ہوا **جواب** تفصیل منصف و عاقل کے لئے ہوتی ہے حق پوش دیوانے نہ مانین تو کیا ہوتا ہے
اور اہل کتاب عالم تھے مگر مقر نہ تھے اور یہ لازم نہین کہ آدمی ہر معلوم و متیقن کا اقرار بھی کرلے
البتہ جب مقابلہ ہوا ہے تو سر جھکانا اور آنکھین چرانا پڑین بیچارے مشرکین تو تھے ہی کیا شاعر کیا
گھمنڈ تھا وہ ایک آیت کے مقابلے مین نکل گیا نصارای نجران نے مباہلے مین کیسی جان چرائی
یہود نے حکم رجم مین کسطرح زک اٹھائی اور آج بھی آنکھین بنوا کر کان سے میل نکلوا کر آئین کلام
کلیم اللہ کے معانی سینن جرءت طور آنکھون سے دیکھہ جائین **بحث سوم** تمت کلمۃ الخ کبیر
قرآن مین جملہ مضمون دو قسم کے ہین اول امور تکلیفیہ یعنے یہ کرو یہ نکرو دوم اخبار گذشتہ ہون
یا آیندہ علوی ہون یا سفلی پس خبر کے لئے صدق اور حکم مین عدل کی قید فرمائی کہ براستی و
منصفانہ امر مین حکم و حاکم کیا کر سکتا ہے **نکتہ** چونکہ پنچایت ایک امر تابعیت و تردد کا ہے اسلئے کہ

جیسے ... حکم ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ نے منع کیا کہ آپ تمام عالم کے متبوع ہین اور قرآن
حق [illegible] ... حکم کیسا بحث چہارم حضور سے خطاب کہ کیا آپ ایسا کرینگے کیون ہوا جواب
[illegible] ... کبھی ... خیال ... کہ یا دہی المنکرین کوئی یہ نہ سمجھے کہ کیسلیے محمد رسول اللہ
[illegible] کمال حقانیت ... ہے ... اور قریش کی درخواست رد فرماتے ہین
[illegible] آپ ... حقانیت ... ہو جائین کہ خیر لوین بھی سہی ورنہ ...
[illegible] ... رسانید سے منع فرمایا کہ یہ حقانیت اور نبوت اور کمال یقین کے سزاوار نہین
دعا ... [illegible] نے خولہ بنت حکیم سے روایت کی کہ مین نے سنا کہ فرماتے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی کہین اترے اور کہے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّہَا مِنْ شَرِّ
مَا خَلَقَ اُسے کوئی شے ضرر نہ دیسکے گی جبتک اسجگہ سے نہ چلا جائے۔ عاجز عرض کرتا ہے کہ یہ دعا
اسی خاندانی طریقے سے ملی ہے اور بارہا اسکا تجربہ ہوا ترکیب یہ ہے کہ سات بار یہ کلمات پڑھکر کلمے کی انگلی
پر دم کرے پھر وہ انگلی تین بار سر کے گرد گھمائے بعد ازان دستک دے انشاء اللہ تعالے جہانتک
آواز جائیگی چور یا درندہ گزندہ کوئی ضرر نہ دے سکیگا مگر جب اُس حلقے سے باہر ہوا اب اثر نہ رہا

وَاِنْ تُطِعْ اَکْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ
اور اگر اطاعت کریگا تو اکثر کی زمین والون سے بہکا دینگے تجھے راہ سے اللہ کی نہین پیروی کرتے مگر گمان کی
وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ مَنْ یَّضِلُّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ
اور نہین وہ مگر اٹکل کرتے بیشک رب تیرا وہی دانا تر ہے اسکا کہ بہکا راہ سے اُسکی اور وہ خوب جانتا ہے راہ پانیوالونکو

چونکہ اسرار الوہیت اور علوم نبوت نہایت دقیق و لطیف ہین نہ ہر عقل اسکے قابل نہ ہر دل اسکا محل
ارشاد ہوا اسکی جستجو مین کمال احتیاط شرط ہے تم (یعنے اے آدمیو) زمین کے رہنے والون سے
اکثر و نکی پیروی کروگے تو وہ تمھین بہکا دینگے اسلیے کہ وہ خود بے علم مجرد گمان اور اٹکل پر حکم
کرتے ہین تیرا رب اپنی راہ سے بہکے ہوؤن اور راہ پانیوالونکو خوب جانتا ہے **ف** ۱ مراد اکثر سے
کفار مکہ ہین یعنے انکی بات نہ سنیئے ۲ یہ حکم اُسی زمان و مکان سے متعلق ہے اسلیے کہ ضلالت و
کفر کثیر بلکہ کل تھا ۳ یا یہ کہ ہمیشہ نادان اکثر اور رو براہ قلیل ہوا کرتے ہین تمھین کثرت پر نظر
نہ رکھنا چاہیئے دیکھو کہ علم و ہدایت کدھر ہے اور کیسے گمان اور اٹکل پر نظر و ہم اس مین ظن
و قیاس کی مذمت ہے جسپر فقہ کا مدار ہے **دفع** ظن و قیاس دو ہین ۱ محض بے اصل
یا مجرد راے پر جیسے اہل بدعت اور اہل ضلال کے اصول یا رسم پرستونکا معمول یہ عقلاً و نقلاً

مردود ہے[۲] جو علمی مقدمات سے مستنبط کتاب وسنت کی شہادت سے مستفاد ہو وہ واجب العمل ہے اگر
تمام جزئیات یقینی ہوتے ظن کو دخل نہوتا تو ہر جزئی کا منکر یقین کا منکر اور کافر سمجھا
جاتا ربط کفار سے نفرت دلا کر اُن احکام کا بھی ذکر فرمایا جو باعتبار شریعت کثیر
الوقوع اور عند الکفار ممنوع تھے تاکہ دبیاؤ اُن کے فریب مین آجائین پس فرمایا

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا

پس کھاؤ اُسمین سے کہ ذکر کیا گیا نام اللہ کا اُسپر اگر ہو تم آیتون پر اُسکی ایمان لانیوالے اور کیا ہے تمکو یہ کہ نہ کھاؤ

مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ

اُس سے کہ ذکر کیا گیا نام اللہ کا اُسپر اور بیشک کھول دیا گیا تمپر وہ کہ حرام کیا تمپر مگر وہ کہ مجبور ہو تم طرف اُسکے

وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ

اور بیشک بہت لوگ بہکاتے ہین اپنی خواہشون سے بغیر علم کے بیشک رب تیرا وہی داناہے حد سے بڑھ جانیوالونکا

جبکہ اکثر گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہین اور اٹکل پر کام کرتے ہین تو تم بھی اے مومنو اُنکے پیرو نہ ہو
اور جس حلال جانور کو بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو کھاؤ (کفار جسے اپنے زعم مین حرام ٹھہراتے ہین اُنھین
حرام نجانو) اور تمکو کوئی مانع اور کوئی وجہ نہین کہ بسم اللہ سے ذبح کیے ہوئے جانور کو نہ کھاؤ درانحالیکہ
تفصیل وار بیان کردیے گئے تمپر جو حرام ہین (اور وہ بیان قل لا اجد فیما الخ مین ہے) البتہ ان محرمات سے
وہ جانور کھاسکتے ہو جسکی طرف تم مضطر ہو یعنے بھوک سے دم نکلتا ہو یا کوئی زبردست تمھین مجبور
کرے کہ کھاؤ نہین تو قتل کرونگا اور وہ قتل پر قدرت رکھتا ہو اُسوقت کھاتا جائز ہے اور
بہت آدمی ایسے ہین کہ دوسرونکو اپنے خیالات فاسدہ اور خواہش ممنوعہ سے بہکاتے ہین بے
جانے بوجھے حلال کو حرام بناتے ہین تیرا رب ایسے حد سے بڑھجانے والونکو خوب جانتا ہے **ف**

[۱] تاکید کی وجہ ظاہر یہ ہے کہ کفار بحیرہ وسائبہ وغیرہ کو حرام جانتے تھے مسلمانون پر تاکید کی گئی کہ اگر
تمنے کچھ تردد کیا تو گویا اتباع کفر باقی ہے اگر مومن ہو تو کچھ تردد و توقف نکرو پھر فرمایا کہ آخر سبب ہی
کیا ہے کہ کھانے مین تردد کرو ہم حرام جانور تو بیان ہی کرچکے [۲] ہر جانور جسپر بسم اللہ کہکر ذبح کرین
حلال نہین پس یہ حکم عام نہوگا اسلیے کہ جسپر غیر خدا کا بھی ذکر ہو یا غیر خدا کا ارادہ کیا جائے یا
جو جانور غیر مملوک یا حرام گوشت ہو یا جو ذابح غیر مسلم یا مسلم بحالت احرام ہو یہ سب حلال
نہین [۳] بغیر علم کے قید سے علما و مجتہدین کی تقلید و اتباع جائز رہے اسلیے کہ یہ نہ مضل ہین نہ ہوا پرست
نہ جاہل مسئلہ جس جانور کو بسم اللہ کہکر ذبح کرین اگر حلال گوشت اور مملوک ہو اور ذابح محرم نہو

اور تقرب غیر اللہ مقصود یا مذکور نہو وہ حلال ہے انہیں کیواسطے وہ ممنوع ہے مسئلہ آیت سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ غیر مذکور ضرور حرام ہو اسلیئے کہ ممنوع تھا لیکن جبکہ نہین ہیں سہواً بسم اللہ بھولنے والیکا ذبیحہ حلال ہے مسئلہ جان جاتی ہو تو حرمت حرام کی ساقط ہو جاتی ہے جیسا کہ الا ما اضطررتم سے استثنا کا

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ

اور چھوڑ دو ظاہر گناہ کا اور باطن اسکا بیشک جو کماتے ہین گناہ عنقریب دیئے جاوینگے اسکا کہ تھے کرتے

ان گناہوں کو چھوڑ و جو کھلے ہوئے ہین اور جو چھپے ہوئے بیشک جو گناہ کرتے ہین انھین اپنے کئے کی سزا ملیگی در منثور (ظاہر) محارم سے بد فعلی یا علانیہ گناہ کرنا (باطن) زنا یا چھپکر گناہ کرنا سعالم کھلم کھلا زنا ظاہر ہے اور چھپا ڈھکا باطن کلبی نے کہا کہ مرد گھرون مین برہنہ پھرین یہ گناہ ظاہر ہے اور عورتین راتون کو بے پردہ رہین یہ گناہ باطن ہے مین کہتا ہون کہ مرد غسل خانے پر اکتفا کرین اور عورتین سینہ و سر کھولے بے تکلف رہین لباس وہ نازک کہ تمام ستر معافی شوخ کیطرح نظر وہین کھلا ہوا اسپر طرہ یہ کہ پائجامہ کھسا دیا گرا ہوا افسوس کہ ہمارے شہر والون نے اپنے بیاہیون کی دیکھا دیکھی ان دونون قسمون مین کمال حاصل کرلیا حضرت ستار انکی پردہ پوشی فرمائے یہ کمبخت بے حیائی پھٹے ہوئے کپڑے کیطرح آنکھون سے گرجائے ف ظاہر و باطن سے مراد یہ ہے کہ ہر قسم کا گناہ چھوڑ دو صغیرہ ہو یا کبیرہ حق اللہ ہو یا حق العباد کوئی جانسکے یا نہ یا ظاہر کفر ہے اور باطن نفاق یا ظاہر وہ جسپر شریعت احکام مرتب کرے جیسے ترک صوم و صلوۃ باطن وہ جسپر دل منصف شرمائے حق سبحانہ تعالے رد فرمائے جیسے بیدلی و بے پروائی سے نماز پڑھنا روزے مین کھانا ترک مگر مال مردم خواری بدستور حلال سے چشم پوشی مگر شہوت حرام منظور یا باطن سے اصول معاصی مراد ہین جیسے اخلاق خبیثہ ریا حسد نامردی بخل بے وفائی نا راستی فریب جنکا تعلق قلب سے ہے اور ظاہر انکے آثار جس سے اعضا فاسد ہوجائین یا باطن عزم بد ظاہر فعل بد یا اللہ تعالے سے پوری محبت نکرنا اور اسکے سوائے دوسرے کو فاعل جاننا اپنا اختیار صلاح و فساد کا اپنے ہاتھ مین جاننا باطن ہے اور اللہ پر دوسرے کی محبت کو فوق دینا دوسرے کو نفع و ضرر پر قادر جاننا احکام شرع کے ماننے مین رائے اور نفس کو مشیر بنانا گناہ ظاہر ہے اور سچ تو یہ ہے کہ تصور خودی گناہ باطن ہے اور خود پرستی گناہ ظاہر ہے ؎ اے کاش نبودے اے عراقی ٭ کز تست ہمہ فساد باقی ٭

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ

اور نہ کھاؤ اسمین سے کہ نہین لیا گیا نام اللہ کا اسپر اور بیشک وہ گناہ ہے اور بیشک شیطان ڈالتے ہین

إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ۞

طرف اپنے دوستونکے کہ جھگڑین تمسے اور اگر اطاعت کی تمنے اُنکی تو بیشک تم شرک کرنیوالے ہو (جاؤگے)

اور جسپر بسم اللہ نکہی جاسے نہ کھاؤ اسلیئے کہ وہ گناہ کی بات ہی اور شیطان تو اپنے تابعین و احباب یعنی کفار و فساق کے دل مین ڈالاہی کرتے ہین کہ تمسے جھگڑین اگر تمنے انکا ساتھ دیا اور اطاعت کرلی تو شرک کرنے والے ہوجاؤگے اسباب فارسیون نے قریش سے کہلابھیجا کہ تم پوچھو کہ اللہ کا مارا حرام اور تمھارا مارا حلال ہوا ارشاد ہوا شیاطین (آتش پرست فارس اپنے دوست یعنے کفے والونکو تعلیم کرتے تھے کہ وہ آپ سے جھگڑین آپ نہ اُدھر توجہ کیجئے نہ اُنکی بات مانیے اس لیئے فرمایا کہ نہین تو مشرک ہوجاؤگے **ف** دو لوموتین بحکم خدا ہین کہین واسطہ مخفی ہی جیسے بیماری یا اور کوئی افتاد کہین واسطہ ظاہر ہی جیسے ذبح و قتل پھر ملک الموت ہرجگہ متوسط مگر حلت تخصیص و امتیاز شرعی پر موقوف ہی اور وہ ذبح ہے کبیر عطا سے مروی ہی کہ یہ حکم عام ہر شراب و طعام کو شامل ہی بدون بسم اللہ کے کوئی کھانا حلال نہین مگر یہ عموم کلوا داشربوا کو مقید اور اجماع امت کو برہم کرتا ہی سبا تفاق ذبح جانوران حلال گوشت مین اسکا فائدہ مرتب ہوتا ہی ہدایہ امام مالک متروک التسمیہ کو مطلقاً حرام اور امام شافعی ہر حالمین حلال فرماتے ہین اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ اگر عمداً بسم اللہ چھوڑ دے تو حرام ہی اور بھول جائے تو حلال ہی جسطرح شافعیہ کا قول مخالف جمہور اور بقول ابو یوسف قابل التفات نہین ایسے ہی قول مالکیہ کا قابل ترمیم ہی فرمایا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا اے اللہ تو ہماری بھول چوک پر گرفت نکر اور جب نسیان عارض ہوا تو اسلام قائم مقام ذکر ہے اور احادیث اسکے معین ہین اعتراض آیت عام ہی خبر واحد یا قیاس سے اسکی تخصیص خلاف ہی جواب ذکر عام ہی زبان سے ہو یا دل سے اور حالت نسیان حالت محو ہے اثبات امر کے قابل پس انقیاد و اسلام معتبر اور ذکر مسلم ہوگا اور کلمہ (مذکر) یاد دلارہا ہے کہ نسیانی حالت تہو پھر یہ ارشاد کہ درصورت اتباع مشرک ہوجاؤگے خواہ اسلیئے ہے کہ وہ بتونکے نام سے ذبح کرتے تھے اور یہ شرک ہے یا یہ کہ حلال شرعی کو کفار کی طرح حرام جاننا کفر ہے ربط کفار کی اتباع سے منع کرکے اُنکی حالت سے نفرت دلانے کے لیئے ایک مثال بیان فرمائی

أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ

کیا جو تھا مردہ پھر جلایا ہمنے اسکو اور بنایا واسطے اوسکے نور چلتا ہی ساتھ اوسکے آدمیون مین مثل اوسکے ہوسکے جسکی مثل اوسکے (پڑا) اندھیرون

لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

نہین نکلنے والا اوس سے ایسی ہی اچھے دکھائی گئے ہین کفار کو وہ کام کہ تھے کرتے

ایک مردہ جسے اللہ نے زندہ کیا اور روشنی عطا فرمائی اوسکے ذریعے سے چلتا پھرتا ہی کیا اسکی مثال اور اوسکی مثال برابر ہوجائیگی جو ایسے تاریکی مین ہو کہ نکل ہی نسکے ہم کفار کو اونکے اعمال ایسے ہی اچھے کر دکھاتے ہین اسکی شان نزول مین کچہ اختلاف ہی معالم لکہا ضحاک نے حضرت عمر اور ابو جہل کی شان مین اوتری کہا عکرمہ نے عمار بن یاسر اور ابو جہل کے حق مین اوتری کہا ابن عباس نے ابو جہل نے حضور اقدس پر گوبر اور نجاست ڈالے تو حمزہ کو خبر ملی اور یہ ابہی تک مسلمان نہوئے تھے مگر نہایت غضبناک ہوکر ابو جہل پر جہپٹے اور کمان اوٹھائے ہوے تھے ابو جہل بولا آپ یہ تو دیکہین کہ ہمارے معبودون پر گالیان پڑتی ہین ہم بیوقوف ٹھہرائے جاتے ہین حمزہ نے کہا اسکا کیا افسوس ہی تم پتھرون کو پوجتے ہو اللہ کو چھوڑکر اور کہا أَشْهَدُ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللہ تعالی نے یہ مثال نازل فرمائی کہ تمہارے چچا حمزہ کفر مین مردہ تھے ہمنے روح ایمان عطا کی اور اسلام دیا اور ابو جہل کفر کی تاریکی سے نکل ہی نہین سکتا انکا اوسکا مقابلہ کیا

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۖ وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ

اور ایسے ہی بنائی ہمنے ہر بستی مین بڑے اوسکے گناہگار رئیسکے کہ مکر کرین اوسمین اور نہین مکر کرتے مگر اپنی جانون پر اور نہین شعور رکہتے

یعنی جسطرح ابو جہل وغیرہ آپکے ساتہ عداوت کرتے ہین خود گمراہ دوسرونکو بہکاتے ہین ہر بستی مین ایسے ہی سرکش گناہگارون کے افسر بنائے ہین تاکہ مکر و تدبیر کرین اور دوسرونکو بہکائین اور ہمارے بندون کا امتحان ہو مگر انجام یہ ہوتا ہے کہ یہ مکر اونہین پر اولٹ پڑتا ہی اور اونہین اپنے اس بے تمیزی کی خبر بہی نہین ہوتی سب پیغمبرون کو ایسے مفسدون سے پالا پڑتا رہا ہی معالم قریش نے مکے کی گلی کوچے مین چار چار آدمی بٹھادیے تھے کہ لوگونکو منع کرین اور جو مسافر آئے اوسے خبردار کردین کہ آپ کی بات نہ سنتا معاذ اللہ ساحر و کاہن ہین

وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَن نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ ۘ

اور جب آتی پاس اونکے کوئی نشانی کہا ایمان لاوینگے ہم یہان تک کہ دیے جائین ہم مثل اوسکا دیے گئے پیغمبر اللہ کے

اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ

خوب جانتا ہی جسطرح رکھتا ہی نبوت اپنی اب پہونچیگی اونھین جو گناہگار ہوئے ذلت

عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝

پاس سے اللہکے اور عذاب سخت اسلیے کہ تھے مکر کرتے

جب کوئی معجزہ یا دلیل ظاہر کفار کے پاس آتی ہی کہتے ہین ہم تو ایمان نہ لائینگے مگر جبکہ ویسے ہی معجزے ہمین دیے جائین جو دوسرے پیغمبرون کو دیے گئے تھے اور اللہ خوب جانتا ہی جسطرح اور جہان منصب رسالت کو رکھتا ہی جو گناہگار منکر ہین اونہین اللہ کی طرف سے عذاب سخت آئیگا یہ سزا ہی اوس مکر اور انکار کی کہ کرتے ہین معالم کفار مکہ طرح طرح کی باتین بناتے ولید بن مغیرہ نے کہا اگر نبوت حق ہوتے تو مین حقدار تہا اسلیے کہ مال و اولاد مین بڑا ہوا ہون ابوجہل نے کہا مین سزاوار تر تہا پہر کہنے لگے جب تک ہمارے پاس وحی نہ آئے ہم ایمان نہ لائینگے کبیر وہ کہتے علیحدہ علیحدہ ہمارے نام اللہ کی طرف سے خطاب آئین ارشاد ہوا یہ اونکی باتین ہین اور اللہ تعالی نبوت جسے چاہے دے تمہاری فرضی شرافت وہان معتبر نہین ہان ان منکرون کو ذلت دنیا مین اور عذاب آخرت مین نصیب ہوگا

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ

پس جسکو چاہے اللہ یہ کہ رہنمائی کرے اوسے کہولدیتا ہی سینہ اوسکا واسطے اسلام کے اور جسے چاہے یہ کہ

يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۭ

بہکا دے اوسے کرتا ہی سینہ اوسکا تنگ بند گویا چڑھتا ہی آسمان پر

كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

ایسے ہی ڈالتا ہی اللہ نجاست اونپر جو نہین ایمان لاتے

جسے اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہی اوسکا سینہ نور اسلام سے کہولدیتا ہی اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہتا ہی اوسکا سینہ تنگ کردیتا ہی گنجایش کلمۂ توحید نہین ہوتی اوسکی مثال ایسی ہی جیسے آسمان کا چڑھنا یعنے اوسپر لعوحق ایسا ہی دشوار ہوتا ہی جیسا آسمان کا چڑھنا یا وہ طلب حق مین ایسا متحیر اور مشغول تحرک مین ایسا بے اختیار ہو جاتا ہی جیسے کوئی آسمان پر چڑھے اور منتشر و متحیر ہوتا ہو یعنی اللہ ناپاکی اور عذاب ایمان نہ لانے والون پر ڈالتا ہی شرح صدر در منثور مین ہی کہ اصحاب نے پوچھا فرمایا نور ہی کہ دل مین ڈالا جاتا ہی دل وسیع ہو جاتا ہی تو لوازم ایمان کی

کنجایش ہوجاتی ہی عرض کی یارسول اللہ اسکی علامت کیا ہی فرمایا آخرت کی طرف توجہ دنیا سے انقطاع مرنیکا سامان کرنا ضیق صدر تنگی جسمین وسعت امر حق کی نہو معالم حضرت عمر نے ایک اعرابی سے کہا حرج کیا شے ہی اعرابی بولا وہ درخت جو درختون کے جھنڈ مین ہوتا ہے اوسکے پاس نہ چرواہا جاسکے نہ کوئی جانور فرمایا یہی حال ہی منافق کے دل کا اوسکے قریب امر خیر نہین جاسکتا (ضیق و حرج) کے ایک ہی معنی ہین رجس نجاست اور عذاب **ف** آیت مصرح ہی کہ خیر و شر ہدایت و ضلالت اللہ ہی کی طرف سے ہی اور اشارہ ہی کہ اللہ اسباب مہیا کردیتا ہی اور کسب بندے ہی کی طرف منسوب ہے جیساکہ فرمایا کہ ہم شرح صدر کردیتے ہین جو سبب ہی قبول خیر کا اور سینہ تنگ کردیتے ہین جو باعث ہی حصول شر کا **لطیفہ** اسلام کو فراخی سے اسلیے تشبیہ دی کہ مومن حسن اعتقاد کی نظر سے عرش و فرش کو حادث اور جملہ ممکنات قدرت کا محیط ہی ذات حق اوسکے دل مین جلوہ فرما ہے بخلاف کافر کے کہ اوسکے خیالات تنگ نظر کوتاہ ہمت پست بہت بڑھا تو زمین و آسمان کی کچھ محدود خیالات بس یا وہ گنجایش نہین

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝

اور یہ راہ ہی تیرے رب کی سیدھی بیشک کھولدین ہمنے نشانیان واسطے اوس قوم کے کہ نصیحت قبول کرتے ہین

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اونکے لیے دارالسلام ہی اونکے رب کے پاس اور وہی مولا اونکا ہی بسبب اوسکے کہ تھے کرتے

یہ (یعنی قرآن یا اسلام یا ارشاد پیغمبر) تیرے اللہ کی راہ راست ہی اور ہمنے تو سمجھنے والونکے لیے دین حق کی نشانیان ظاہر کردین (جو اسے مانے) اونکے لیے جنت ہی اور اللہ اونکا دوست حامی مولا ہی یہ سب انعام اوس کام کا ہی جو وہ دنیا مین کرتے تھے **دارالسلام** گھر سلامتی کا جنت اسلیے کہ وہان سلامتی ہی سلامتی ہی اور سلام اللہ تعالیٰ کا بھی نام ہی یعنے وہ گھر جو اللہ تعالیٰ کی رضا و قرب کی جگہ ہی اور اضافت دار کی سلام کی طرف اظہار شرافت و ترغیب مومنین کے لیے ہوگی معالم اسلیے کہ فرشتے اوسمین آئینگے اور مومنین پر سلام کرینگے اور اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کا دیدار نصیب ہوگا

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ

اور جس دن جمع کریگا اون سبکو اے گروہ جن کے بیشک بہت لیلیا تھے آدمیون سے اور کہا

اَوْلِيٰۗـؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ

دوستون نے اونکے آدمیون سے اے رب ہمارے فائدہ اوٹھایا ایک نے ہمارے دوسرے سے اور پہونچے ہم اپنی مدت کو جو

دنیا کی زندگی نے بہکا دیا اور آخر کار اپنی جانوں پر خود گواہ ہوئے کہ وہ لوگ کافر تھے آیت میں کئی بحثیں ہیں اول کلمۂ جن کی سبقت سے مفہوم ہوا کہ جن خلقت میں آدم سے مقدم ہیں دوم (منکم) سے سمجھا گیا کہ جنوں میں پیغمبر بھی ہوئے ہیں ضحاک کا یہی قول ہے اور مجاہد نے کہا جنوں میں منذر (ڈرانے والے) ہوئے ہیں یعنے انبیاے بشر سے سنکر اپنی قوم کو ڈراتے جیسا کہ سورۂ جن سے بھی ظاہر ہے اور ضحاک کے قول پر تردید طویل صاحب تفسیر کبیر نے لکھی اور تاویل مفسرین نقل کی مگر ظاہر کوئی وجہ نہیں کہ ہم ظاہر آیت سے خواہ مخواہ انکار کر بیٹھیں اگر ہو تو چشم ما روشن اور نہو تو ہمیں ضرورت بھی نہیں اور ابن عباس سے صاحب رسالۂ احکام الجان نے نقل کیا کہ یوسف نامی ایک جن اپنے قوم میں پیغمبر ہوئے ہیں واللہ اعلم سوم شہادت اول میں تصدیق ہے کہ پیغمبر آئے تھے اور شہادت دوم الزام ہے کہ ہم کافر ہیں چہارم کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ جوابات کفار میں کہیں انکار اور کہیں اقرار مختلف بیان اس لیے ہیں کہ وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اور کفار خوف سے کبھی کچھ کبھی کچھ کہینگے ف بیشک دروغ گو را حافظہ نباشد اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بیانات مختلف مختلف گروہونکے ہوں

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝

یہ اسلیے ہے کہ نہیں رب تیرا ہلاک کرنیوالا بستی کا ظلم سے حالانکہ اہل اوسکے بیخبر ہوں

یعنے تمام نصایح اور نظایر و تہدیدات اسلیے ہیں کہ تیرا رب قدیر کسی بستی کو برباد نہیں کرتا ایسے حالت میں کہ اوسکے رہنے والے آنے والے بلا سے بے خبر ہوں یعنے پہلے اونہیں تنبیہ ہوتی ہے پھر گوشمالی۔ پہلے پیغمبر یا اون کے نائب واعظ ناصح سمجھاتے ہیں خیال نہ کیا تو ملا ئکہ عذاب سنا ہوا آنکھوں سے دکھاتے ہیں القری میں لام جنس ہے تو عام ہوگا یا عہدی تو مکہ مراد ہوگا اور اول ہی اولی ہے ف اگر انسان سر جھکائے تو خود دیکھ لے کہ اوسے ہر آن میں ایک ڈرانے والا ڈراتا ہے دیدۂ عبرت ہنگامۂ محشر دنیا میں دکھاتا ہے

اور ہر ایک عمل کے واسطے درجے مختلف ہیں ادنی اوسط اور اعلے

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝

اور واسطے ہر ایک کے درجے ہیں اوس سے کہ کیا اور نہیں تیرا رب غافل اوس سے کہ کرتے ہیں

عذاب ہو یا ثواب اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کے حسن و قبح و مقدار جزا و سزا سے بے پروا و بیخبر نہیں

وَرَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَسْتَخْلِفْ

اور رب تیرا غنی ہے صاحب رحمت اگر چاہے لیجاوے تمکو اور قائم مقام کرے

مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ؕ

تمہارے بعد — جیسے چاہے — جسطرح پیدا کیا تمکو — ذریت سے پچھلی قوم کے

اور تیرا رب بے پرواہی اوسے کسیکی عبادت کی پروا نہین بڑا رحمت والا ہی جسقدر چاہے بخشش کرے وہان کمی نہین اگر چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور دوسرے خلقت تمہاری بعد پیدا کرے اور یہ دعوی نہین بلکہ دیکھو تو اجسطرح تمکو دوسری قومون کے بعد پیدا کیا اسعالم کے والوکو ڈراتا ہی کہ جسطرح تمھارے باپ دادے نرہے تم بھی نرہوگے کیونکہ آپ سے نکل سکتا ہی کہ اگر بعد حشر نشر کے کوئی اور مخلوق بھی پیدا کیے جاے تو عجب نہین البتہ ہمکو اسکا علم نہین دیا گیا

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

بیشک جو وعدہ دیے جاتے ہو تم آنیوالا ہی اور نہین تم — تھکانیوالے — کہدیجیے ای قوم — کام کرو — اپنی جگہہ

اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

مین بھی کام کرنیوالا ہون پس اب جان لوگے — کون ہی کہ ہوا واسطے اسکے انجام — گھر کا — بیشک نہین فلاح پاتے ظالم

عاقبت آخر و انجام مراد اس سے خیر و حسن انجام دار گھر مراد پچھلا گھر یعنے حسن انجام خوبی دار آخرت اسمین شک نہین کہ جو تمسے وعدہ حشر و نشر و جزا و سزا کا کیا ہی وہ آنے والا ہے ٹل نہین سکتا اور تم اللہ سے بھاگ نہ سکوگے وہ تمہارے احضار اور انتقام سے عاجز نہوگا اے نبی کریم آپ منکرین سے کہدیجیے کہ اے لوگو اپنی جگہہ پر کام کیے جاؤ اور مین بجاے خود کام کر رہا ہون اب کھلا جاتا ہی کہ آخرت کی خوبیان کسکے لیے ہوتی ہین اور شان یہ ہی کہ ظالم فلاح و رستگاری نہین پاتے واضح رہے کہ یہ اور تمام آیتین اسی قسم کی جنمین دینی آزادی مفہوم ہو بعض مفسرین کے نزدیک آیات جہاد سے منسوخ ہین مگر بحسب راے صاحب تفسیر کبیر نسخ کی ضرورت نہین اسلیے کہ جہاد کا فائدہ اسقدر ہی کہ راہ پر آئین حق آنے والونکی مزاحم بھی نہون ایمان لائین تو نار سے بچین مطیع بنین تو تلوار سے بچین دنیا مین محفوظ آخرت مین ماخوذ ہون پس انکی قلبی شقاوت اور عملی کثافت آب شمشیر سے نہین دہل سکتے ربط تخویف و تہدید کے بعد اون کے بیہودہ مراسم اور بیجا طریقے بیان فرماتے

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ

اور ٹھہرایا واسطے اللہ کے اوسمین سے کہ پیدا کیا کھیتی سے — اور چارپایون کے — حصہ — پھر کہا — یہ واسطے اللہ کے بگمان اپنے

وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ

اور یہ واسطے ہمارے شریکون کے — پس جو کہ ہی — واسطے انکے شریکون کے — نہین پہنچتی — طرف اللہ کے

وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

اور جو ہی واسطے اللہ کے پس وہ پونہچتی ہے طرف اونکے شریکون کے برا ہے جو حکم کرتے ہین

شرکا جمع شریک مراد اس سے ہر معبود باطل جسے تعظیم واطاعت وعبادت وقدرت وغیرہ مین اللہ کا شریک قرار دین اسلیے فرمایا شرکا ئہم اون کے شریک یعنی حقیقت مین نہین بلکہ اونکی بنا سے اور اپنی طرف سے ٹھہرائے ہوے شریک ہین معالم کفار عرب کا معمول تہا کہ کہیت کے پیداوار اور جانورون مین خیرات نکالتے ایک حصہ حضرت صمد کے نام کا ایک حصہ صنم کے لیے نذر اللہ مہمان ومسکین کو دیتے نذر بت اون کے مجاور لیتے فرمایا کہ اللہ کے واسطے کہیت اور جانورون کے پیداوار مین حصہ قرار دیا اور بولے یہ اللہ کا ہی اپنے گمان مین (اسلیے کہ حقیقت مین تو سب اللہ ہی کا ہی یا یہ کہ کفار کے نذر مقبول نہین صرف اون کے زعم مین وہ للہ تہا نہ عند اللہ) اور یہ دوسرا حصہ ہمارے شرکا یعنے معبود باطلہ کا ہی پہر جو حصہ اون کے بتونکا ہوتا اللہ کی طرف نہ پونہچتا اسطرح کہ اگر کچہ اوسمین سے مل جاتا تو نکال لیتے اور کہتے یہ محتاج وحاجتمند ہین اور حصہ اللہ کا ہوتا وہ ان بتون کے حصے مین مل سکتا اسطرح کہ اگر کچہ نذر اللہ ادہر ملجاتا تو نہ نکالتے اور کہتے اللہ غنی وبے نیاز ہی ایسے ہی اگر نذر اللہ ہلاک وضایع ہو تو ہوجاے مگر بتونکا حق اگر ضایع ہو تو نذر اللہ سے پورا کردین کیا برا ہی جو حکم کرتے ہین کیسے انکی سمجہ پر پتہر پڑے ہین کہ ایک تو مخلوق اور مخلوق بہی وہ جو سب مین ذلیل وابتر یعنے پتہر حضرت خالق کے شریک ٹہرائین اوسپر طرہ یہ حق اللہ موخر اور ناحق کے حقوق مقدم بنائین **ف** اسی کے مثل ہی ہمارے عوام کا اعتقاد مثلا شیخ سدو یا ہیلیے کا مرغ ممکن نہین کولی اودہر نظر اوٹہائے قربانیکا بکرا اگر آہی گیا تو بوجہ اوتارنے کے طور پر شبرات کا حلوا عید کی سوئین یا مثل اسکے اور بیاہ شادی کی رسوم باپ دادے کے معمول اگرچہ بعض حرام بعض مباح بعض فضول بہی ہین مگر یہ اہتمام یہ احتیاط یہ پابندی کہ ممکن نہین سرمو فرق ہو البتہ صدقۂ فطر قربانی زکوۃ عقیقہ دعوت ولیمہ حقوق اہل وعیال صلۂ رحم وغیرہ ہو یا نہ گو ہم بعینہ اس آیت کا مصداق نہین کہہ سکتے مگر قریب قریب ضرور ہی **مسئلہ** نذر غیر اللہ حرام اور شرک ہی اور وہ یہ ہی کہ کسی جانور یا مال کو کسی کے نام پر مخصوص کردے اور یہ سمجھے کہ یہ اوسے پونہچیگی بخلاف فاتحہ کے کہ اوس مین نذر اللہ اور ثواب نذر جو نذر کرنے والے کا حق تہا کسی مسلمان کو بخشا جاتا ہے وہ باتفاق اہل سنت جائز اور ثابت ہی

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ

اور ایسا ہی اچھا دکھایا بہتونکو مشرکین سے مار ڈالنا انکی اولاد کا اونکے شریکون نے تاکہ ہلاک کردین اونکو

وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ

اور تاکہ چھپائین اوپر دین اونکا اور اگر چاہتا اللہ نہ کرتے اوسے پس چھوڑ انھین اور جو بہتان باندھتے ہین

ایسے ہی یعنی جسطرح وہ لوگ باتون مین حماقت وجہالت کرتے ہین چوپایون مین بھی ایسا ہی
اون کے شریکون نے بہتونکو اونکی اولاد کا قتل کرنا یعنی کفار کا قاعدہ تھا کہ اکثر لڑکیان زندہ گاڑ
دیتے کہ انہین گمان ہوتا کہ بیاہینگے یا نکاح کسسے کرینگے جیسا کہ ہمارے ہندوستان کے بعض اقوام ہنود
مین کسی وقت یہ عادت تھی اور کبھی کسی حاجت کے وقت نذر کرتے کہ فلان کام ہوجائے تو ہم اپنا لڑکا
نذر کرینگے یعنی ذبح کرینگے فرمایا کہ یہ اسلیے تھا کہ وہ ہلاک ہوجائین دنیا مین بسبب قلت کے اور آخرت
مین اس فعل قبیح کے قصاص وعذاب سے اور تاکہ اوپر اونکا دین اسمعیل مشتبہ اور مختلط ہوجاے
اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نکرتے پس آپ اونہین چھوڑ دین اور اوس بہتان اور غلط گمان کو جو کردینا
مسئلہ جسطرح مال مین غیر اللہ کے نذر حرام ہے ایسے ہی جان مین پس جو لوگ کسی کے عشق مین
آپکو ہلاک کرتے ہین یا اپنے کسی عضو کو بیکار وضایع کرڈالتے ہین وہ اس آیت کے حکم مین داخل ہین
مسئلہ حرام ہے لڑکون کو امام حسین یا کسی اور کا فقیر بنانا مسئلہ حرام ہے لڑکے کے
سر پر کسی پیر کی چوٹی رکھوانا مسئلہ جائز نہین اس نیت خاص سے غلام جیلانی غلام پیر وغیرہ نام رکھنا
کہ یہ اون کے نذر اور غلام ہوچکے اسلیے کہ یہ تمام صورتین قریب داخل ہین

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ
اور کہا یہ جانور ہین اور کہیت اچھوتے نہ کہائیگا اوسے مگر وہ کہ چاہین ہم اپنے اتان مین اور جانور ہین کہ حرام کیے گئے

ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ
سواریان ونکی اور جانور ہین کہ نہین یاد کرتے نام اللہ کا اونپر افترا کرنا اللہ پر اب بدلا دیگے ہم اونکو بسبب اسکے کہ تھے بہتان باندھتے

حجر بمعنی محجور ہو کا ہوا ممنوع اور ایک قرات مین حرج ہے یعنی تنگ کے آیا ہے حاصل کہتے
ہین یہ جانور اور کہیت روکے گئے ہین اسے کوئی یعنی عورتین نہ کہائین مگر جسے ہم چاہین یعنی مرد
جیسا کہ بحیرہ کے بیان مین گذرا کہ مرد کہائین عورتین قریب نجانے پائین اور بعض جانور ہین
جنپر سواری اور بار برداری ... اور تمام خدمتین حرام کر لین تھین اور وہ سائبہ یعنی سانڈ تھے اور بعض
جانور وہ ہین جنپر ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیتے تھے غیر پر چڑہاتے اور اسپر افترا کرتے کہ خدا اس
فعل سے راضی یا اس حکم کا جاری کرنیوالا ہے اس بہتان کی سزا آپ پالینگے دنیا مین مسلمانون کی
تلوار سے اور آخرت مین عذاب نار سے ف آیت مین تین امر ہین اول بعض جانورون کا
بعضونپر حرام اور بعضونپر حلال کر لینا اسکی نظیر ہمارے زمانے مین شیخ سدو کے بکرے اور بیٹلے کے
مرغے اور دوسری مخصوص نذرین ہین اور بی بی کے دانا کہانے والی عورتون نے پورا عوض مردون
سے لے لیا (صحنک) جیسے حضرت خاتون جنت جناب سیدۃ النساء رضی اللہ تعالی عنہا کا فاتحہ
دیتے ہین مردون پر بلکہ وہ جو عورتون پر حرام اور کنواریان یا ایک مرد پر بظاہر کفایت کرنیوالی ہین
حلال بنا لیا معاذ اللہ یہ کیسا بہتان و افترا ہے البتہ کوئی کہانا صرف اس نیت سے کہ صلحا کے کہلانے
مین حسن قبول و اثر مقبول و اتباع طریق مشائخ معمول ہے عوام کو نہ دیا جاوے تو مضائقہ نہین اسلیے کہ فرمایا
لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الخ صدقات اون محتاجون کے لیے ہین جو اللہ کی عبادت
مین محصور اور کسب معاش و تدبیر کار سے مجبور ہوگئے ہین اسمین ایک قسم کی تخصیص پائی جاتی ہے
صفحہ (۲۱۵) مین اسکی تفسیر دیکھیے دوم جانورون سے نفع حرام کر لینا ہمارے زمانے کے مسلمانون مین
بھی اسکا شعبہ ہے کہ بعض جانور کسی بزرگ کے لیے خاص ہو جاتے ہین اور بعض چیزین اچھوتی
قرار پاتی ہین ہان اس مصلحت سے کہ ہر وقت توفیق خیر اور مساعدت وقت نہین ہوتی خاص اللہ کے لیے

[illegible]

کوئی جیسے علیحدہ کر دین اور ایک انعام خاص ہو ہو نذر مقبول ہے اور [illegible] اسکی تائید یال نکو علیحدہ کرتے ہیں [illegible] [illegible] بھی اولاد [illegible] یہ تمام امور [illegible] اور اسلام کے خلاف شان ہیں [illegible]

[illegible] ایسے کام سے بچ

وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَى أَزْوَاجِنَا

اور کہا جو پیٹون میں ہی ان جانورونکے خالص ہی واسطے ہمارے مردونکے اور حرام ہی [illegible] بیبیون پر

وَإِنْ يَكُنْ مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ

اور اگر ہو مردہ پس وہ سب اوسمین شریک ہین اب بدلا دیگا انکو اونکے وصف کا بیشک اللہ حکمت والا دانا ہی

کہتے ہین جو بچہ جانورون کے پیٹ مین ہی وہ مرد کہائین عورتونپر حرام ہی اور اگر وہ مردہ نکلے تو عورت مرد سب ملکر شریک ہین اللہ تعالی اون کو اس بیہودہ گوئی کے بدلے سزا دیگا وہ حکیم و دانا ہی ف یہ بحیرہ اور وصیلہ ہی اسکی تفسیر صفحہ ۵۰۸ جلد اول مین ہی حکم ما فی بطون سے باتفاق پیٹ کا بچہ مراد ہی زندہ ہو یا مردہ امام شافعی اور ابو یوسف و محمد کے نزدیک ہر حال مین حلال ہی اور امام ابو حنیفہ اور حسن و زفر کے نزدیک زندہ حلال اور مردہ حرام ہی احمدی دلیل شافعیہ کی یہ ہی کہ قرآن سے دونو کی حلت ثابت ہی البتہ اول مین تحریم پر الزام دیا کہ عورتونپر کیون حرام ہی اور پر الزام دیا کہ کیا سبب ہی مردے مین سب شریک اور زندے مین عورتین محروم اور سیاق قرآنی (حرموا ما رزقکم) کے تعمیم شاہد ہے کہ مردہ اور زندہ دونو حلال ہون اور دلیل حنفیہ یہ ہی کہ جسطرح آیت مین پہلی تعیین و تفریق پر الزام دیا پہر اس تعمیم پہ ملزم گردانا معلوم ہوا کہ زندے مین تخصیص نہو سب کہائین اور مردے مین تعمیم نہو کوئی نہ کہاسکے اور اسی مین احتیاط ہی ہدایہ شافعیہ نے اس حدیث سے تمسک کیا ذکوۃ الجنین ذکوۃ امہ (رواہ محمد فی الموطا) ماں کا ذبح ہونا بچے کا ذبح ہونا ہی اور یہ کہ بچہ ماں کی تابع ہی بیع و شرا اور تمام احکام مین اور حنفیہ کہتے ہین کہ ایک جان دوسرے جان کی حلت و حرمت مین تابع نہین ہوسکتی ف لونڈی کا بچہ لونڈی کے ساتھ آزاد ہو جاتا ہی مگر لونڈی کے شوہر پر اگر لڑکی ہو تو حلال نہوگی پس ہر وجہ تابعیت منوط نہین شافعیہ کے لفظ عموم نصوص پر ہی اور حنفیہ نے موضع اشتباہ مین احتیاط پر عمل کیا ہی اسلیے کہ جو بچہ کے پیٹ سے نکلتا ہی جائز ہی کہ قبل ذبح مرگیا ہو اور ذبح ام مین داخل نہو

اور ممکن ہی کہ بعد ذبح مرے پس یقین نہیں ہو سکتا کہ مذبوح ہو لہٰذا احتیاطاً ترک کیا گیا

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ
بیشک نقصان پایا اون لوگون نے جنہون نے مار ڈالا اپنی اولاد کو اپنی حماقت سے بے علم کے اور حرام ٹھہرا لیا اوسے کہ دیا اونہین

اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ۧ
اللہ نے بطور افترا کے اللہ پر بیشک بھٹک گئے اور نہ تھے راہ پانیوالے

مشرکین کے عادات قبیحہ بیان فرماکر ارشاد کیا کہ جو لوگ اپنی اولاد کو حمق و جہل سے قتل کرڈالتے ہین وہ اتنا نہین سمجھتے کہ دنیا مین اولاد سے بڑھکر دوسری دولت نہین نور نظر سرور دل بقائے نام بہترین خدام ہی اور اونہین کیا معلوم شاید وہ لڑکا با اقبال صاحب فضل و کمال ہوتا پس یہ لوگ صاحب خسران احمق و نادان ہین اور حرام کرلیا اللہ کے رزق کو جیسا کہ بحیرہ سائبہ وغیرہ کو حرام بناتے ہین اور یہ محض افترا اور اتہام ہی کہ اللہ نے اونہین ایسا حکم دیا ہی بیشک یہ لوگ کامیابی کی راہ سے دور بھٹک گئے اور انکین مادہ صلاح و قابلیت فلاح نہ تھی راہ پر کیا آتے نکتہ جبکہ ایک اجنبی کا قتل نہایت درجہ گناہ ہی جسکے جزا مین ارشاد ہوا کہ ہمیشہ جہنم مین رہیگا تو اولاد کا قتل جنکے پرورش واجب جو تمام دنیا سے زیادہ تربیت و مراعات و احسان کے مستحق ہین کسقدر سخت گناہ ہوگا مسئلہ اسقاط حمل قتل اولاد مین داخل ہی

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ
اور وہی وہ ہی کہ پیدا کیے باغ ٹٹیون پر چڑھے اور بے چڑھے اور کھجور اور کھیت

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ
مختلف مزے اونکے اور زیتون اور انار یکسان اور مختلف کھاؤ

ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝
پھل سے اوسکے جب پھلے اور دو حق اوسکا اوسکے کاٹنے کے دن اور نہ زیادہ خرچ کرو بیشک اللہ نہین دوست رکھتا فضول خرچ کو

معروشات جمع معروش کنجان بخاری کہا ابن عباس نے کہ معروش انگور ہین جنہین ہر جہتی ہوئی ہین تیسیر القاری معروش وہ جو آدمی بوئین غیر معروش درخت خودرو اکل طعم مزہ جیسے میٹھا کھٹا وغیرہ اور اسمین مرتبے متفاوت ہین زیادہ کمترین اور کم متشابہ ہم صورت ہم مزہ حصاد کھیت کاٹنا پھل توڑنا اسراف صرف بیجا بیفائدہ ضرورت سے زائد حاصل اللہ وہ ہی جسنے باغ ہر قسم کے پیدا کیے کنجان اور چہترے

خود اوگیں اور محنت و تدبیر سے پیدا ہوں (پھر بعضوں کا ذکر فرمایا کہ اللہ کے احسانات پر خیال کرو کھجور اور کھیت جنکے مزے اور کھانے کے طریقے جدا جدا ہیں اور زیتون و انار جو دا سکتے اور صورت میں اکسان بھی ہیں اور مختلف بھی کھاؤ اوسکے پھل جب پھلیں اور اس نعمت کا شکریہ یعنے حق کاٹنے وقت ادا کرو اور صرف بیجا نکرو (یعنے بے ضرورت نہ اوٹھاؤ کہ ضایع ہو اور تو نکے نام کا نہ نکالو کہ بے محل ہو پیدا کرے اللہ اور حق ہو معبودان باطل کا) بیشک اللہ فضول خرچ کو دوست نہیں رکھتا **کلوا** بصیغہ امر اسلیے فرمایا کہ ہماری طرف سے اجازت ہو کھاؤ اور شکر نعمت ادا کرو یا یہ کہ ان نعمتوں کو حرام اور مخصوص نہ بناؤ **اٰتوا** صیغہ امر یعنے حق ادا کرنا واجب ہی اور مراد اوس سے زکوۃ اثمار ہی جسے عشر کہتے ہین **احکام عشر** جو زمین بزور شمشیر غازیوں کے قبضے مین آکر اونہیں پر تقسیم ہو جائے اور تمام ملک عرب اور بصرہ اور جہان کے آدمی مسلمان ہو جائین یہ سب عشری ہین یعنے پادشاہ زمین کے پیداوار سے دہ یک پاسکتا ہی اور کسی قسم کا خراج اوسپر نہین۔ اسکے علاوہ تمام ملک جو مسلمانوں کے قبضے مین لڑکر یا صلح سے آجائین خراجی ہین اونپر لگان باندہا جائیگا پھر عشری زمین اگر مینہ یا نہر سے سینچی گئی تو اوسمین دسوان حصہ اور اگر ڈول وغیرہ سے سینچی گئی تو اوسمین بیسوان حصہ حق اللہ واجب ہی (روایت کی یہ تفصیل بخاری نے) امام ہو تو اوسے دیا جائے نہین تو فقرا حقدار ہین جو زمین سے پیدا ہو وہ خواہ ترکاری کی قسم سے ہی جو سال بہر نہ ٹھہر سکے خواہ غلہ وغیرہ جو رہ سکے اور پیداوار خواہ پانچ وسق سے کم ہوگا یا زیادہ جمہور کے نزدیک ترکاری اور پانچ وسق سے کم مین عشر نہین جیسا کہ روایت کی بخاری نے لَیْسَ فِیْ مَادُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ پانچ وسق سے کم مین صدقہ نہین ہی **نجح** جب آنحضرت نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بہیجا یہ فرمایا کہ ترکاریوں سے صدقہ نہ لینا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ ہر حال مین صدقہ واجب ہی پانچ وسق ہو یا نہ ترکاری ہو یا غلہ وغیرہ اسلیے کہ آیت مین کوئی قید اور مقدار نہین ہی بلکہ معروش وغیر معروش سے ترکاری اور غلہ مفہوم اور انار اور خرمے سے متعین ہین اور احادیث صحیحہ مین بہی عموم کی طرف اشارہ ہی **بخاری** فِیْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ

والعیون او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر جیسے سینچا آسمان یا چشموں نے اگر یا عثری ہے تو دہ یک واجب ہی اور جو ڈول سے سینچا جاے اوسمین بیسوان حصہ ہے کہا ابو جعفر طحاوی نے کہ نزا صحیح وہی ہی جو قول امام ابو حنیفہ کا ہی اسلیے کہ جن جن مالونمین زکوۃ واجب ہی دو شرطین ہین ایک وقت یعنی سال تمام ہونا دوسرا نصاب یعنی ایک مقدار۔ اور عشر مین کوئی وقت نہین جب پیدا وار ہو عشر واجب ہی پس وقت ساقط ہوگیا ایسی ہی نصاب نہین چونکہ ہوا اسلیے ایک کا سقوط اور دوسرے کا بقا محض ادعا ہی **ف** اور یہ بھی فرق ہی کہ دوسرے اموال مملوک خاص ہوتے ہین اور ان مین نصاب سے کم ترحماً عفو ہوا اور عشر منافع زمین ہین جس سے حق جملہ مسلمین متعلق ہین ضرور ہی کہ اسمین مقدار اور ایک سال تک رہنے کا اعتبار نہو مسئلہ سمجھا گیا کہ وجوب عشر سابق ہوتا ہی اور ادا ے عشر کٹنے کے بعد لیس اگر کسی نے کٹنے سے پہلے کچھ تصرف کیا تو اوسکا ضامن ہوگا (در مختار) مسئلہ کاٹنے کے بعد اگر غلہ ضائع ہو جاے تو مالک ادا ے عشر کا ذمہ دار ہی مگر ایسی آفت سے جسکا روکنا ممکن نہو (شامی) **ف** اس سے میوہ اور غلہ وغیرہ مختلف کے کہانے کی اجازت اور عشر کا وجوب اور اسراف کی حرمت ثابت ہوئی لنسخ یا بعض نے کہ یہ آیت آیت وجوب زکوۃ سے منسوخ ہی مگر یہ قول محققین کے نزدیک قابل التفات نہین اور کہا صاحب تفسیر احمدی وکبیر نے کہ صحیح یہ ہی کہ منسوخ نہین بلکہ یہ آیت مدنی ہی

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
اور چارپایوں سے اوٹھانیوالے اور بچھانیوالے کھاؤ اوس سے کہ دیا تمکو اللہ نے اور نہ پیروی کرو قدموں کی

الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
شیطان کی بیشک وہ واسطے تمہارے دشمن ہی کھلا ہوا

اور چارپایوں سے بعضے لادنے والے پیدا کیے جیسے اونٹ جنپر سوار ہوسکو اور بیل جنپر بوجھ لادو اور بعض فرش یعنے ذبح کرنے والے بنائے جیسے بھیڑ بکری اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور حلال کو حرام کرکے یا غیر خدا کے نام پر نذر کرکے شیطان کے پیرو نہ بنو وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے **فرش** وہ جانور جو ذبح کے لیے بچھایا یعنے لٹایا جاے یا اوسکے بالوں سے فرش وغیرہ بنائے جائین

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ
آٹھ جوڑے بھیڑ سے دو اور بکری سے دو کہہ تو آیا دونوں نر حرام کیے ہین

اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ نَبِّئُوْنِيْ
یا دو مادہ یا وہ کہ شامل ہی اوسپر رحم مادونکی خبر دو تم مجھے

نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ

مجھے بتاؤ علم سے اگر ہو تم سچے اور اونٹ سے دو اور گائے بیل سے دو

قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ

آپ کہیے دونوں نر حرام کیے یا مادے یا وہ کہ شامل ہین اوسپر رحم مادوں کے

أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ

کیا تم تھے گواہ جب وصیت کی تمکو اللہ نے اسکی پھر کون ظالم زیادہ اوس سے کہ بہتان باندھے اللہ پر

كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

جھوٹ تاکہ بھکاوے آدمیونکو بدون علم کے بیشک اللہ نہین راہ دکھاتا قوم ظالم کو

یعنے وہ انعام جو سواری اور کہانے کے لیئے ہین آٹھ ہین اس تفصیل سے کہ بھیڑ کے جنس سے دو ہین ایک نر دوسرا مادہ اور بکریون کی قسم سے دو ہین آپ اون سے پوچھیے انہین نر حرام کیے ہین یا مادے یا جو مادون کے بچہ دان مین ہین یعنے بچے نہین کون چیز حرام ہوئی ہی اگر تم اس تحریم اور تعین مین سچے ہو تو کسی علم اور حجت سے مجھے مطلع کرو۔ اور اونٹ مین سے دو ہین نر اور مادہ اور بقر سے دو بیل اور گائے پوچھیے کہ اے مشرکین انہین کیا حرام ہی نر یا مادے یا پیٹ کے بچے کیا تم حاضر تھے اور اللہ کی نصیحت و حکم سے خبردار تھے جو ایسا طوفان باندہا ہی پہر کون بڑا ظالم و عاصی ہی اوس شخص سے جو اللہ پر جہوٹھا افترا باندہے جو اوسنے نہین فرمایا اور سے اللہ کا حکم بتاوے تاکہ آدمی بہک جائین اور یہ سب بدون علم آسمانی و وحی رحمانی کے ہو بیشک اللہ تعالی قوم ظالم کو نہین راہ دکہاتا

ف انہین چار جانورونکا ذکر کیئے وجہ اسکے خاص ہونے امشرکین کے تصرفات بیجا انہین مین تھے اور یہ ہر وقت دستیاب ہین زیادہ تر منافع انہین مین ہین یہی جانور ہین جو اونکے زکوۃ و قربانی مین داخل ہین **بحث** ابوحنیفہ کہتے ہین کہ مرا ہوا بچہ حرام ہی حالانکہ (ما اشتملت) کا عموم ظاہر ہی جواب باتفاق علماء مخصوص ہی جسطرح ابوحنیفہ کہتے ہین کہ مذبوحہ کے پیٹ سے مردہ بچہ نکلے تو حلال نہین جمہور بھی کہتے ہین کہ غیر مذبوحہ کے پیٹ سے مردہ بچہ نکلے تو حلال نہین وہ اعتبار ماں کا کرتے ہین اور یہ اعتبار بچہ کا جو اصل محکوم علیہ ہی

قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ

کہہ دیجیے نہین پاتا مین اوس مین کہ وحی کی گئی طرف میرے کوئی حرام کہانیوالے پر کہ کہاتا ہو اوسے مگر یہ کہ ہو

مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ

مردار یا خون بہایا ہوا یا گوشت سور کا پس بیشک وہ نجس ہی یا فسق ہو پکارا گیا واسطے غیر اللہ کے

بہ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ساتھ اوسکے پس جو مجبور ہوا نہ باغی تھا اور نہ حد سے بڑھنے والا تو بیشک رب تیرا معاف کرنیوالا رحیم ہے

آپ مشرکین سے کہدیجیے میں اوس حکم میں جو بذریعہ وحی کی جاتی ہیں کسی کھانے والے پر کوئی شے حرام نہیں پاتا مگر ۱ مردار ۲ بہتا رگوں کا خون ۳ گوشت خنزیر کا کہ وہ نجس ہے ۴ فسق یعنے وہ جانور جو غیر خدا کے نام پر پکارا جاوے ۔ پھر جو شخص بھوک یا کسی کی زبردستی سے مضطر ہو جان کا خطر ہو اور نہ نافرمانبردار یا طالب لذت اور حد شرعی سے گزرنے والا ہو تو (اوسپر الزام نہیں) اللہ تعالی غفور رحیم ہے خطا معاف ہے عام ہے مرد ہو یا عورت اور رد ہے مشرکین پر جو عورتوں پر بحیرہ وغیرہ حرام سمجھتے تھے دم خون مسفوح جو گرایا اور بہایا گیا ۔ وہ خون جو خود نکل کر بہے اور یہ رگوں سے نکلتا ہے اور جو خون رگ کا نہو اوسمیں نہ بہنے کے صلاحیت ہے وہ نجس نہ شکندہ وضو رجس نجس کہا صاحب ہدایہ اور اکثر مفسرین نے کہ ضمیر انہ خنزیر ہے کی طرف پھرتی ہے وہی نجس العین ہے پس مردار کا کھانا حرام اور بال ۔ کھال ۔ ہڈی سے نفع جائز ہوگا ۔ اور خنزیر بجمیع اجزائہ نجس و حرام ہے کیونکہ کلمہ رجس سے مفہوم ہوا کہ نجاست علت ہے حرام ہونے کی کوئی نجس چیز حلال نہیں ۔ فسق گناہ یہاں مراد مذبوح لغیر اللہ ہے بوجہ کمال عدول حکمی کے اوسے عین فسق قرار دیا ۔ معانی آیت میں تفاسیر مختلف اور تاویلیں متعدد ہیں ایک ضروری اور مختصر تقریر بیان کی جاتی ہے بحث آیت چار چیزوں کے سوا جسکو حلال بتا رہی ہے جواب اسمیں تمام حیوانات کے حلال و حرام کا کلیہ کے تاخیر و تقدیم سے مذکور ہے اسطرح کہ کوئی جانور قرآن سے حرام نہیں ہے مگر خنزیر ۔ اسلیے کہ وہ نجس ہے پس ہر نجس جانور قیاس سے حرام ہو گیا بوجہ اشتراک علت کے ۲ ہر طاہر جانور سے کوئی حرام نہیں مگر مردار یعنے غیر مذبوح ۳ ہر مذبوح جانور سے کوئی حرام نہیں مگر وہ جو غیر خدا کے لیے بصورت ذبح قتل کیا جاوے ۴ جانور حلال و مذبوح لوجہ اللہ کے تمام اجزا سے صرف رگوں کا خون حرام ہے اور جملہ اجزا جنہیں سلیم الطبع لوگ عموماً کھایا کرتے ہیں حلال ہیں پس کھال ۔ بال سخت ہڈی ۔ کلنیں وغیرہ مکروہ ہو گئیں اسلیے کہ سلامت طبع و نفاست قلب نہ اسے منظور کرتی ہے نہ لوگ اوسپر راغب و عادی باقی رہا گوشت اور اوسمیں ملا ہوا خون چربی اور نرم ہڈی یہ حلال ہے اور یہی مذہب ہے ۔ اور دوسرا جواب جو تفاسیر سے منتخب کیا گیا وہ یہ ہے کہ آیت خاص ہے چار ہی جانوروں کے جواب میں پہلے فرمایا یعنے انعام بنائے پھر اونمیں سے چار کے نام لیے اور فرمایا کہ جو اونمیں سے بعض کو حرام کہتے ہیں اونسے پوچھیے (قل) یہ قرینہ ہے تخصیص کا پھر فرمایا) کھانیوالے کھائیں) یہ قرینہ ہے کہ حکم حلال گوشت جانوروں میں ہے دوسروں کا نہیں اور ان جانوروں میں

بلاشبہہ خواہ خون حرام ہی - خواہ مردار خواہ مذبوح لغیر اللہ - اور کچھ حرام نہین اور ذکر خنزیر سے
فائدہ یہ ہی کہ معلوم رہے نجاست موجب حرمت ہوتی ہی اور دوسرے جانور و نمین اسکا لحاظ
نہین و ہم کیا وجہ ہی کہ صرف خنزیر سے علت نجاست اخذ کی گئی حالانکہ خون وغیرہ بہی نجس تھا
دفع یہ علت قرآن مین مذکور ہی اور غرض اس سے تحریم جانوران زندہ کے ہی نہ مطلق نجاست
پہر تعین محل نجاست مجمل ہی تفسیر اسکی احادیث و اجماع و قیاس سے کی گئی وہم جب نجاست
علت حرمت ہی تو چاہیے کہ گھوڑا حلال ہو دفع - جمہور کے نزدیک حلال و در صرف امام صاحب حرام کہتے
ہین اور علت اوسکی نجاست نہین بلکہ شرف و اعانت جہاد ہی اور ایسی حرمت تو انسان مین بھی ہی

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا
اور اوپر جو　یہودی ہوئے حرام کیا ہمنے ہر ناخن والا جانور اور گائی　اور بکری سے حرام کی ہمنے اونپر　چربیان دونو کی مگر

مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ
وہ چربی اوٹھائی پیٹھ نے دونکی یا انتڑیون نے یا وہ کہ ملی ہو　ہڈی سے　یہ بدلا دیا ہمنے اونہین بسبب اونکی بغاوت کے اور ہم سچے ہین

ذی ظفر ناخن والا - در منثور مین ابن عباس سے ہی کہ مراد اس سے اونٹ اور شتر مرغ ہے
کہا سعید بن جبیر نے کہ مرغ بھی اسمین داخل ہی جامع ذی ظفر وہ جسکی انگلیان پہیلی ہوئی
نہون جیسے اونٹ شتر مرغ بط یعنی یہود پر اسنے ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا اور گای بکری کی چربی
حرام کر دی مگر وہ چربی اور　گوشت جو پیٹہ یا انتڑیون مین ملا ہو یا وہ گوشت جو ہڈیون مین
وصل ہو حرام نہ تہا اور یہ سزا دی ہمنے اونکی بغاوت کی اور ہم سچے ہین **ف** ۱ - ذی ظفر جانور حلال تہا اور یہود
پر بطور عذاب حرام ہوے پس پہر بہی حلال ہین اسلیے کہ حلت کی طرف اشارہ کر کے انکار
نہین فرمایا ۲ - گاے اور بکری کا گوشت چربی سب حلال تہا یہود کی نسبت بعض جز حرام کیے گئے
پہر ویسے ہی حلال ہین ۳ - کسی پاک چیز کا حرام قرار دے لینا ایک نوع کا عذاب ہی ورنہ اللہ تعالی
حرمت کو سزاے عمل نہ فرماتا ۴ - تکذیب ہی یہود کی جو کہتے تھے یہ سب باتباع یعقوب حرام ہین حالانکہ
یہ اونکے گناہونکی سزا ہی چنانچہ حضرت عیسے نے بعض کو حلال کر دیا اصل اللہ اور رسول جب
کوئی بات بطور قصہ بیان فرماے اور اوس سے انکار و رد نہو تو وہ بہی ہمارے حق مین شرع ہی بیان حلت
آنحضرت ثابت اور انکار کیا بلکہ وجہ حرمت سزاے یہود ہی پس حلت مذکورہ باقی رہیگی

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝
پس اگر جھٹلائین تجھے تو کہو　رب تمہارا　صاحب رحمت وسیع ہی　اور نہین پہرتی لڑائی اوسکی　قوم　گنہگار سے

اے رسول کریم اگر مشرکین آپ کو جھٹلائیں نبوت یا ان احکام اور اخبار میں اور کہیں کہ وہ عذاب کہاں ہے جسکی دہمکیاں برابر دیجاتی ہیں تو آپ کہدیجیے تمہارا پروردگار بڑی رحمت والا ہے اسی سے تمہاری گستاخیوں کی برداشت ہے اگر باز آؤ گے بچ جاؤگے اور اگر اسی کفر پر رہے تو اوسکی لڑائی یعنے عذاب گناہگاروں سے ٹلنے والا نہیں

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ
اب کہینگے وہ جنھوں نے شرک کیا اگر چاہتا اللہ نہ شرک کرتے ہم اور نہ باپ دادے ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم

شَيْءٍ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ
کوئی شے ایسے ہی جھٹلایا اونھوں نے جو پہلے تھے اونسے یہانتک کہ چکھا عذاب ہمارا کہدیجیے کیا ہے پاس تمہارے

مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ۝
کچھ علم تو نکالو اوسے ہمارے لیے نہیں پیروی کرتے تم مگر گمان کی اور نہیں ہو تم مگر اٹکل کرتے

قائل ہوکر مشرک یہ کہینگے اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے اگلے شرک نکرتے اور کسی چیز کو حرام نہ بنائے اسیطرح انکے اگلے بھی جھٹلاتے آئے ہیں یہانتک کہ عذاب دنیاوی یا عذاب اخروی کا مزا چکھا (ایسے ہی یہ بھی سزا پائینگے) آپ اون سے پوچھیے تمہارے پاس علم یعنی آسمانی سند ہے اگر ہے تو نکالو کچھ نہیں تم صرف گمان اور اٹکل پر چلتے ہو وہم یہ مقولہ کفار کا کہ اللہ چاہتا تو ہم گمراہ ہوتے غلط نہیں قرآن میں اسکی جابجا تصریح ہے پھر یہ ارشاد کہ وہ کاذب ہیں کیونکر صادق آئیگا دفع یہ حکم اون کے اعتقاد کے اعتبار سے ہوا اسلیے کہ وہ ایسا نسمجھتے ہوتے تو موحد ہو جاتے یہ قول تمسخر کے تہا جسطرح منافقین کو فرمایا کہ وہ آپ کو رسول اللہ کہتے ہیں مگر کاذب ہیں یعنی اپنے اس دعوے میں کہ ہم آپ کو رسول جانتے ہیں کاذب ہیں پس یہ الزام باعتبار قائل ہے نہ باعتبار قول ۔ یہ امر کہ ہدایت واضلال اللہ ہی کی طرف سے ہے سچا مگر اختیار کسب و عزم خیر وسعی بلیغ بالکل بہلا دینا عین خطا ہے ۔ معلوم ہوا کہ ہم حقیقت اور واقعی پر عمل کے لیے حکم نہیں کیے گئے بلکہ جو ارشاد ہو بجالائیں ہم کون کہ واقعی اور حقیقت کی تحقیق کریں ۔ اسی وہم کو دفع کرنے کے لیے فرمایا

قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝
کہدیجیے پس اللہ کی دلیل غالب ہے پھر اگر چاہتا تو ہدایت کرتا تم سبکو

کہدیجیے کہ حجت بالغہ یعنے وہ دلیل جو کافی اور اثبات مدعا تک رسا ہو اللہ ہی کے لیے ہے پس اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست دکہاتا (مگر اوسے تو ایمان اختیاری اور تمہاری طلب منظور ہے

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

اور نہ پاس جاؤ بیحیائیوں کے جو کھلی ہی اوس سے اور جو چھپی ہے اور نہ قتل کرو اوس جان کو

الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

کہ حرام کیا اللہ نے مگر حق سے یہ نصیحت کی تمکو ساتھ اسکے شاید تم سمجھو

آپ اون سے کہین آؤ ہم تم پر کتاب آسانی سے تلاوت کرین جو تمہارے رب نے تمپر حرام کیا اور
یہ تلاوت کرین کہ اللہ کے ساتھ کچھ بھی شریک نکرو اور ماں باپ سے نیکی کیا کرو اور اپنی اولاد کو بخوف
فقر قتل نکرو ہم تمکو بھی رزق دیتے ہین اونہین بھی دینگے اور جسقدر بیحیائی کی باتین ہین خواہ وہ
کھلی ہوئی ہون خواہ چھپی ہوئی اونکے قریب بھی نجاؤ اور کسی جان کو قتل نکرو مگر کسی حق لازم سے
مضائقہ نہین جبکہ قتل اوسکا جائز ہوجاے اللہ تعالی تمکو یہ پاکیزہ اخلاق تعلیم فرماتا ہی شاید کہ تم
سوچ سمجھو راہ پر آؤ **لا تشرکوا** (وحّدوا یعنی اللہ کو احد جانو) **لا تقتلوا** یعنے پرورش کرو **لا تقربوا**
یعنے احتراز **بحث** یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ ۱ شریک نکرنا ۲ والدین سے حسن سلوک ۳ پرورش اولاد
۴ خواہش سے احتراز ۵ قتل ناحق سے بچنا حرام ہو بلکہ یہ سب واجب ہین **جواب** مفسرین اسکی
تاویل مین مختلف ہین ۱ **معالم** علیکم تک آیت ختم ہی لا تشرکوا و بالوالدین یہ علیحدہ علیحدہ حکم ہین
اسے صاحب تفسیر کبیر نے بھی کر لیا ۲ **بیضاوی** ممکن ہی کہ (ما) استفہامیہ ہو **ف** پس معنی
یہ ہون گے کیا منع کیا ہی ترک شرک و احسان و پرورش اولاد و احتراز فواحش و عدم قتل ناحق سے ۳
معالم (ما) موصولہ نہین ہی (پس نافیہ ہوگا) یعنے نہین حرام کر توحید و احسان وغیرہ کو جسطرح فرمایا
مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ اے شیطان تجھے کسنے روکا اور حکم کیا کہ سجدہ نکر ۴ **کبیر** حَرَّمَ تحریم سے
بمعنے تحدید ہی یعنی حد باندھ دی اور بیان صاف کر دیا کہ توحید و احسان وغیرہ کرو **ف** ممکن ہی کہ
حرم استعارہ ہو واجب سے اسلیے کہ دونون ضرورت مین شریک ہین حرمت مین ترک فعل اور وجوب
مین اختیار فعل ضروری ہی اور کہا صاحب بیضاوی نے کہ تحریم اوسکے اعتبار سے اپنی ضد یعنے
حکم پر محمول ہوتی ہی مثلاً نماز ترک کرنا حرام یعنے پڑھنا واجب ہی اور ترک زنا واجب یعنی زنا حرام ہی
اور اسمین ایک مبالغہ نکلتا ہی اب معنی یہ ہوے کہ واجب کی اللہ نے توحید وغیرہ **بحث** من املاق
کے قید سے وہم ہوتا ہی کہ دوسری وجہ سے قتل اولاد حرام نہو **جواب** یہ قید احترازی نہین بلکہ بیان
واقعہ ہی کہ وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے **بحث** لا تقربوا سے کمال احتیاط و احتراز مراد ہی نہ عدم قرب
مطلق جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا جو شبہات سے نہین بچتا وہ حرام مین پھنس جاتا ہی جو جانور

کیت کے منیڈھ پر چرے وہ کیت مین بہی منہ ڈالدیگا فحشا بیطہر گنا ہ دو قسم کے ہین ۱۔ وہ جنکی طرف
انسان کو بالطبع میل و رغبت ہو جیسے - عورتون اور مال کی خواہش ۲۔ وہ جو مجرد شامت نفس سے
ہوتے ہین طبیعت انسانی بائل نہین جیسے ظلم - قتل نفس - شرب خمر - قمار وغیرہ پس اول مین دو امر تھے
۱۔ رغبت طبع ۲۔ وسوسہ شیطان لہذا قریب اور وسائل ورنہ منع ہوگئے جیسے بوسہ و خلوت جنبیہ اول مشتبہ اور دوم
مین صرف وسوسہ شیطان تہا فقط فعل منع ہوا اگر اوسی جو غالباً مبتلا ہوجایگا یا عادی ہو پس حالت حیض مین عورت
سے صرف ہمبستری بوس و کنار جائز رہا اسلیے کہ طبع سلیم اس حالت مین نفرت کرتی ہو بلکہ سیقدر قرب
بڑھیگا بوجہ نجاسات کے تنفر ہوگا - اور بڈھے کو رمضان مین بی بی کا بوسہ منع نہوا اسلیے کہ ضعف پیری
وضعف قاصرہ غالباً دل مین کچھ اور خیال نہ آئیگا فواحش جمع فحش بی حیائی کہا گیا کہ فحش متعلق ہی
قول سے مگر صحیح یہ ہی کہ فحش وہ گناہ جس مین ممانعت کے ساتھ عار و ننگ عقلی بہی ہو جیسے زنا چوری
ظاہر و باطن کہلے چھپے گناہ معالم زمانۂ جاہلیت مین علانیہ زنا معیوب تہا اور چوری چھپے کی پروا نکرتے
تھے لہذا فرمایا کسی قسم کا گناہ نکرو مگر ظاہر وہ گناہ جسپر حجت شرعی یا ثبوت قائم ہو یا دیکھنے والے جسے
برا سمجھین یا جسمین تاویل و تغییر نہوسکے - اور باطن اسکے خلاف جسمین بحسب ظاہر برئیت اور عنداللہ
ماخوذ ہی ہو - مثلاً صرف شرعی حیلے بناوٹ یا عدم ثبوت و شہود سے بری ہونا یا وہ معانی باریک
نازک جسے اسکا دل سمجھے اور دلائل قائم نہوسکین یا ریا و بی حضور قلب ذکر وغیرہ بحث قتل نفس میں
اگر خودکشی بہی داخل ہو تو بحق کے کیا معنے ہونگی اسلیے کہ خودکشی کسے حال مین حق نہین جواب
قصاص کا اقرار کردینا گویا خودکشی بحق ہی جیسا کہ ماعز وغیرہ سے منقول ہو یا یہ کہ خودکشی کا اس آیت سے
تعلق نہ ہے بحث اگر ما حرم مین ما نافیہ نہین ہی تو عام ہوگا اسوقت لازم آئیگا کہ آیت مین جملہ محرمات
مذکور ہین جواب ما کے عام ہونے سے کوئی وقت نہین اسلیے کہ بیشک یہ آیت جملہ قبائح کو رد کرتی
ہی بلکہ تمام نیک امور سکہاتی ہی اسلیے کہ ۱۔ توحید کرو شرک چھوڑو جملہ حقوق اللہ کو شامل ہی ۲۔ قتل اولاد
و قتل نفس و خودکشی نکرو امن عام و نفی اضرار کو شامل ہی ۳۔ والدین سے حسن سلوک کرو اصل مروت
و خیر و شکرگزاری و تہذیب اخلاق ہی ۴۔ اللہ کو رازق جانو یہ توکل و صبر و معرفت سکہا رہا ہی ۵۔ تمام نیکیون
کی تعلیم بہی ہی اسلیے کہ اصول قبائح پانچ ہین ۱۔ حق اللہ اسمین شرک سب سے زیادہ خبیث تہا اوسکی نفی فرمادی
۲۔ حق العباد اسمین زیادہ تر خوفناک امر قتل تہا اوسے بہی روک دیا ۳۔ حق نفس - اسکا انسداد
اولادکشی و خودکشی کی ممانعت سے ہوگیا ۴۔ وہ برائیان جو ظاہر اور عام فہم ہون ۵۔ وہ برائیان جو مخفی اور اللہ اور
بندے کے درمیان مین ہون اون سب سے بہی روکدیا باقی رہین خوبیان حق اللہ توحید اور اتباع امر

اور توکل اور اس اعتقاد سے کہ حق سبحانہ تعالیٰ رزاق حقیقی ہی ادا ہوگیا حق العباد میں حقوق والدین
سب پر غالب تھے اونکا ذکر فرما دیا (سیاست و عدل و دفع شر و فساد) اسی جواز قتل بحق سے کامل کر دیا
اب رہ گیا کچھ بھی نہین پس آیہ شریف عام ہی جملہ قبائح سے روک کر تمام خوبیان سکھاتی ہی جیسا کہ
علقمہ نے ابن مسعود سے روایت کی کہ جسے اچھا معلوم ہو کہ اوس صحیفے کی زیارت کرے جسپر حضرت خاتم الانبیا
کی مہر ہے وہ اس آیت کو پڑہے (ترمذی) در منثور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون مجھسے
ان آیتوں پر بیعت کرتا ہی پہر جو پورا کریگا اللہ اوسکا ثواب دیگا اور جو توڑے گا دنیا مین معذب ہوگا
(یعنے انتقام و قصاص و الزام سے) اور آخرت مین اللہ چاہے بخشے یا نہ کعب نے کہا توریت کی اول مین
جو دس آیتین ہین وہی ہین جو سورۂ انعام کے آخر مین نازل ہوئین اور کہا کہ توریت مین بسم اللہ
کے بعد یہی آیت ہی کبیر کفار کے شرک مختلف تھے بتون کو شریک جانتے تھے ستارہ پرست اجرام علوی
کی الوہیت کے قائل تہے آتش پرست جو یزدان و اہرمن کے قائل تہے قریش جو اللہ کے لیے بیٹیان قرار دیتے تہے پس شیئا
سے ان سب کی نفی فرمائی الا بالحق سے وہ قتل مراد ہی جو قصاص یا سیاست یا حد کے طور پر ہو

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ
اور نہ جاؤ پاس مال یتیم کے مگر اوس طرح کہ وہی اچھی ہو یہانتک کہ پہنچ جاے جوانی کو اپنی اور پورا کرو کیل
وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ
اور ترازو انصاف سے نہین تکلیف دیتے ہم کسی جان کو مگر بقدر اوسکی وسعت کے اور جب بات کہو تم پس انصاف کرو اگرچہ
كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ
ہو قرابت والا اور ساتھ عہد اللہ کے وفا کرو یہ ہی کہ نصیحت کرتا ہی تمکو اوسکی شاید تم نصیحت پکڑو

یتیم کا مال نچہو و مگر اچھی طریقے سے یعنی بطور حفظ و خیر خواہی و ولایت و اصلاح اور یہ حفظ و اصلاح
اوسوقت تک برابر رہے جب تک وہ خوب جوان اور فہمیدہ نہو جاے اور ناپ تول برابر ہوا کرے
کسیکو کم نہ دو زیادہ تلو اللہ کسی کو ایسی تکلیف نہین دیتا جو اوسکی وسعت اور طاقت سے زاید ہو
اور جب کوئی بات کہو اوسمین انصاف کرو اگرچہ کسی رشتے والے کے حق مین بہی ہو یعنے حق کے
جانب داری کرو غیر ہو یا اپنا اور اللہ کا وعدہ پورا کرو ایمان لاؤ مطیع بنجاؤ یہ تمکو نصیحت کی گئی ہے
تا کہ سوچ سمجہو تقربوا سے مراد مداخلت و دست اندازی ہی اشارۃ النص سے معلوم ہوا کہ بطور
احسن حفظ و نگرانی مال یتیم کی واجب ہی اسلیے کہ اگر ولی اوسکی حفاظت نکریگا تو گویا اوسے
ضایع کر دیا اور تقرب بطور اقبح ہوا پس ولی ہر حال مین اور اجنبی کو بوقت کسی معاملے کے

دوسرے حقوق سے حق یتیم کا لحاظ زیادہ تر رکھے کیل پیمانہ جو بعض اشیا کے انداز سے کے لیے معین کیا گیا ہو مراد یہ ہی کہ تول ناپ مین انصاف کرو اذا قلتم سے عبارۃً معلوم ہوا کہ ہر بات مین انصاف ملحوظ رہے کوئی خوش ہو یا ناخوش مگر دلالۃً سمجھا گیا کہ گواہی اور فیصلہ اور فتوی اور ہر ایسی بات مین جسکا اثر کسی دنیاوی یا دینی معاملے پر پہنچنے والا ہو بدرجہ اولی انصاف واجب ہی اور سبکے لیے ظلم و حق فراموشی حلال نہین لانکلف الخ چونکہ سابق سے احکامات مختلفہ بیان ہوے جنکے پوری رعایت دشوار تھی مثلاً شرک مین شرک خفی یعنی غیر خدا کو مقصود اور فاعل سمجھنا والدین کے پوری رضاجوئی اگرچہ وہ متجاوز بھی ہون اور اون سے ہر حال مین نیکی اگرچہ خود صاحب حاجت ہو اور اولاد کے عدم قتل یعنے تعلیم و پرورش کا پورا انتظام اور بیحیائی کھلی ہو یا چھپی قطعاً ترک کرنا اور کسی نفس کے ہلاک و ایذا مین کسی نوع کی سازش نکرنا اور باوجود خلطہ مال یتیم سے بالکل احتراز اون کی اصلاح کا کامل لحاظ اور لین دین مین ایسا انصاف کہ کسی کا حق ذرہ سر مو ضائع نہو خصوصاً اللہ تعالی کے معاہدے یعنی ایمان و اسلام و اتباع احکام و تصدیق کامل توکل صحیح و ترک معاصی و امتثال اوامر ممکن نہین کہ انسان ان سب مین پورا اوترے لہذا بنظر ترحم و تخفیف فرمایا کہ تم اپنے سے کیے جاؤ پھر جو رہجائیگا اوسپر ہم گرفت نکرینگے

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ

اور بیشک یہ راہ ہی میری کشادہ بس پیروی کرو تم ویسا اور نہ ڈھونڈھو راہین کہ جدا کردین تمکو راہ سے اوس کی

ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

نصیحت کرتا ہی تمکو ساتھ اوسکے شاید تم ڈرو

اور یہ احکام مذکورہ و اخلاق محمودہ ہماری رضا و خوشنودی کے طریقے ہین تمہین چاہیے کہ اوسی پر چلو اور ادہر اودہر کے راہین نہ ڈھونڈھو کہ یہ تلاش اور رفتار تمکو اللہ کی راہ سے جدا کر دیگی اللہ تمکو نصیحت کرتا ہی شاید تم اس سے ڈرو اور برائیون سے بچو معالم ابن مسعود سے مروی ہے کہ زمین پر آنحضرت نے ایک خط کھینچا اور فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے پھر اوسکے دائین بائین جانب دوسرے خط کھینچے اور فرمایا (سبل) یعنی متفرق راہین یہی ہین ہر راہ پر شیطان بلا رہا ہی پھر یہ آیت پڑھی ف یہ حدیث شاہراہ سنت اور طریق کفر و بدعت کی پوری تصویر ہی خط مستقیم کتاب و سنت ہی مختلف خطوط خیالات اہل ضلالت ربط پھر منکرون سے خطاب ہوا کہ یہ پابندیان یہ الزام یہ تعلیم یہ احکام تمہارے ہی لیے مخصوص نہین کہ تم وحشت کرتے ہو بلکہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہی چنانچہ

ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً

پھر دی ہمنے موسی کو کتاب کامل اوسپر جسنے نیکی کی اور تفصیل ہر شی کے لیے اور رہنمائی اور رحمت

لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ

تاکہ وہ ملنے پر اپنے رب کے ایمان لائین

کتاب توریت تمام جامع وکامل تکمیل علم ومعرفت الَّذِیْٓ اَحْسَنَ بغرض اظہار کرامت یا اتمام نعمت و خواہ عام ہو جو نیک وپارسا ہو یا مراد حضرت موسی ہین اور اوکے تابعین ضمنًا داخل ہون حاصل اس نصیحت کے بعد یہ سنو کہ ہمنے موسی کو توریت دی جو مراتب کمال وعرفان وتعلیم اخلاق واحکام کے پورے کرنے والے تہی یا اونپر جو نیکبخت احسان والے تھے اور اوسمین ہر امر مفید ومضر کے تفصیل اور رہنمائی اور اللہ کی رحمت تہی اسلیے کہ وہ لوگ اس امر پر ایمان لائین کہ بعد مرنے کے جینا اور حضور رب العالمین مین حاضر ہونا ضرور ہے

وَهٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا

اور یہ کتاب ہے جو اوتارا ہمنے مبارک پس پیروی کرو اوسکی اور ڈرو تاکہ تم رحم کیے جاؤ (ایسا نہو) کہ کہو تم

اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ کُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ ۝

نہین اوتاری گئی کتاب مگر دو گروہون پر ہمسے پہلے اور بیشک تھے ہم اونکے پڑھنے سے بیخبر

اور یہ کتاب یعنے قرآن مجید ہمنے اوتاری کہ تم اسکی اتباع کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمپر رحم کیا جاے اور تاکہ تم ایسا نکہو کہ کتاب تو دو ہی فرقون یعنی یہود ونصاری پر اوتاری گئی تہی اور ہم اوسے نہ پڑھ سکتے تھے اسلیے کہ زبان غیر تہی اور کوئی نبی عربی اوسکا سمجھانیوالا ابھی نہ تہا وہ ہم اللہ تعالی نے کفار کا قول نقل فرمایا کہ دو ہی گروہ ہونپر کتابین اوترین اور اسکی رد نکی حالانکہ بنی اسرائیل کے علاوہ بہت پیغمبرونپر صحائف نازل ہوے ہین دفع یہ باعتبار تعلق عذر کے ہی اسلیے کہ کفار کو ان دو کتابونکا علم بوجہ شہرت ورواج زیادہ تہا بخلاف دوسرے صحف کے اور یہ مقام بیان تعداد صحف ومنزل علیہم نہ تہا پس اوس سے تعرض نفرمایا اور اگر ہم یہ بہی تسلیم کرلین تو اخبار صحائف محکم وصحیح ہین اور یہ اشارہ غیر صریح ہے علما پر واجب ہی کہ دوام وعظ اور عام تبلیغ دعوت کرتے رہین اور فساق وکفار کے لیے عذر باقی نچھوڑین سے معلوم ہوا کہ نبوت موسوی وعیسوی عام نہ تہی ورنہ یہ عذر قابل ذکر نہوتا اسلیے کہ اختلاف لغت کوئی عذر نہین ایک قرآن ہزارون زبانون کے لیے یونہین کافی ہی کہ وہ عربی سیکھین اور ترجمے کچہ ہون قابل اعتبار اور حجت کے لائق نہین ہوسکتی

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْکِتٰبُ لَکُنَّآ اَهْدٰی مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَکُمْ بَیِّنَةٌ

یا کہو تم کاشکے اوتاری جاتی ہمپر کتاب البتہ ہوتے ہم زیادہ راہ پر اونسے تو تحقیق آگئی تمہارے پاس دلیل ظاہر

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ

رب سے تمہارے اور رہنمائی اور رحمت پس کون ظالم زیادہ اس سے کہ جھٹلائے آیتوں کو اللہ کی اور پھرے

عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ

اونسے اب بدلا دینگے ہم اونکو جو برگشتہ ہوتے ہین آیتوں سے ہماری بری مار بسبب اسکے کہ تھے پھرے جاتے

اور ایسا بھی نہ ہو کہ کہنے لگین اگر ہم پر اللہ کے احکام نازل کیے جاتے تو ہم یہود و نصارا سے زیادہ رو براہ ہوتے پس (اے لوگو) تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل واضح اور رحمت وہدایت آگئی پس اوس سے زیادہ ظالم وسرکش وباغی کون ہو جو اللہ کی آیتین جھٹلائے اور اوس سے روگردانی کرے اب اللہ تعالی ان منکرین روگردان کو ان فعلون کے بدلے مین بڑا عذاب چکھائے گا ف جاء کم و دیگر مین ضمائر عام ہین کوئی فرد بشر اس سے خالی نہین پس یہ قرآن حجت ہی ہر آدمی پر کہین ہو اور کسی درجے کا ہو اور کوئی زبان رکھتا ہو اور ایسے ہی (مَن) عام ہے جو اسکی تکذیب کرے سزاوار عذاب ہو پس آیت دلالت کرتی ہے کہ حکم قرآن اور دین محمدی عام ہے

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ

نہین انتظار کرتے مگر یہ کہ آئین اونکے پاس فرشتے یا آئے تیرا رب یا آئے بعض نشانی

رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ

تیرے رب کی جسدن آئیگی بعض نشانی تیرے رب کی نہ نفع دیگا کسی جانکو ایمان اوسکا کہ نہ تھے ایمان لائے

مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ

پہلے سے یا نہ کمائے تھے ایمان مین نیکی کہدیجیے منتظر رہو مین بھی منتظر ہون

نہین انتظار کرتے ہین مگر یہ کہ اون کے پاس فرشتے آجائین یا پروردگار عالم نزول اجلال فرمائے جیسا کہ عرصۂ حشر مین ہوگا کہ اولاً فرشتے آسمان سے اوترین گے آخر کو خود رب العزت نزول اجلال فرمائیگا یا آجائین تیرے رب کے بعض نشانیان جسدن بعض نشانی رب کی آجائیگی کسی شخص کو ایمان لانا فائدہ نہ دیگا یا جسنے لیے ایمان مین کوئی نیکی نہین کی بیسنے کافر کا ایمان اور عاصی کی توبہ مقبول ہوگی تو آپ اون سے کہدیجیے کہ تو ہم بھی منتظر ہین مع عالم ملائکہ سے موت کے فرشتے یا عذاب کے فرشتے مراد ہین ۱۲ آفتاب کا مغرب سے نکلنا مراد ہی در منثور

[illegible]

اُسے حکم ہوتا ہی کہ مشرق سے طلوع کرے ایک وہ دن ہوگا کہ آفتاب سے کہا جائیگا ٹھہر دو رات برابر
ٹھہرا رہیگا عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے تین بار آفتاب اجازت مانگیگا اور عرض کریگا اے رب
تیرے بندے میرے منتظر ہین تین رات کے مقدار وقت گذر جائیگا۔ ابن عباس نے کہا اس مقدار
کو کچھ لوگ جانین گے اور وہ اصحاب قرآن ہونگے ہر شخص اپنا وظیفہ ختم کرلیگا اور دیکھیگا کہ رات
ویسی ہی ہے پہر ایک دوسرے کو پکاریگا اور مسجد مین لوگ جمع ہونگے اور روئین گے پروردگار عالم سے
تضرع وزاری کرینگے پہر جبرئیل بحکم رب جلیل آفتاب و ماہتاب کے پاس جاکر کہینگے کہ حکم شاہنشاہی
یون ہی کہ تم اپنے مغرب سے طلوع کرو تمہارے لیے اب نور اور چمک نہین ہی شمس و قمر روئین گے اور
چلائین گے کہ وقت موت آگیا قیامت قریب آئی پہر آفتاب بحکم احکم الحاکمین اپنے ڈوبنے کی
جگہہ سے اوبہریگا اور صبح شام نظر آئیگی کہا بخاری نے اپنی تاریخ مین کہ قطب پہیر دیا جائے گا
مغرب مشرق اور مشرق مغرب ہو جائیگا اور اللہ کے بندے گریہ و بکا مین ہونگے کہ ناگاہ منادی
ندا کریگا دروازہ توبہ کا بند ہوگیا اور آفتاب و ماہتاب مغرب سے طالع ہوے لوگ دیکھین گے
کہ آفتاب جہان افروز بے نور عاجز و مجبور ہے اوسوقت صلحا کی عبادت اور اونکا رونا موجب
ثواب ہوگا اور فساق تبہ کار کے سماعت نہوگی اونکا رونا اونپر حسرت ہو جائیگا ابہی آفتاب و
ماہتاب نے آدہی راہ طے کی ہوگی کہ حضرت جبرئیل اونکی چوٹیان پکڑکر مغرب کی طرف لے آئینگے
تاکہ مشرق مین غروب نہو مگر جہان ہمیشہ آفتاب غروب ہوتا ہی وہان غروب نہوگا بلکہ باب توبہ
مین غروب ہوگا حضرت عمر نے حضور مین عرض کی یہ دروازہ کیسا ہی ارشاد ہوا جنت کے دروازون
سے ایک طلائی دروازہ ہی مرصع کار مکلل بجواہر و در شاہوار ایک جانب سے دوسری جانب تک
سوار تیز رفتار چالیس برس مین پہونچے جبسے اللہ نے خلق کو بنایا یہ دروازہ گناہگارون کے لیے
کہلا ہوا ہی توبہ کی اور اسمین داخل ہوے اسی دروازے مین اوسدن آفتاب غروب کرایا جائیگا
اور دروازہ بند ہو جائیگا پہر نہ کسی کافر کا ایمان نہ کسی عاصی کے توبہ قبول ہوگی اور دوسرے ضعیف
روایت مین ہی کہ جب آفتاب مغرب سے نکلیگا اور باب توبہ بند ہو جائیگا ابلیس عذر خواہ سجدہ مین
گریگا اور کہیگا مجہے حکم ہو سجدہ کرون اوسکے تابعین کہینگے اے سردار تو کسکی طرف عجز و نیاز کرتا ہی
وہ کہیگا مینے اللہ سے عرض کی تہی کہ قیامت تک مجہے موت نہ آئے اب قیامت قریب آگئی چاہتا ہون کہ خاتمہ بخیر ہو
[illegible] بظاہر پہرینگے لوگ پہچان لینگے کہ ہمارا ہمزاد یہی تہا جو ہمکو بہکاتا تہا شیطان لعین اسی گرہ
دستے قتل کریگا (یہ خلاصہ ہے مختلف روا[illegible]

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى

بیشک جنھون نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا دین اپنا اور تھے وہ گروہ گروہ نہین ہی تو اونمین سے کچھ بھی نہین ہی امر اونکا مگر طرف

اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

اللہ کے پھر بتادیگا اونکو ساتھ اوسکے کہ تھے کرتے

بیشک جن لوگون نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور گروہ گروہ علیحدہ بن گئے آپ اون سے بری ہین اور اونکا فیصلہ اللہ کی طرف ہی وہ اونمین کسی کی سزا دیگا معالم شیعًا سے یہود و نصارا مراد ہین مجاہد نے کہا بدعتی ہین عائشہ نے آنحضرت سے روایت کی کہ بدعتی اور اہل اہوا اور اہل ضلالت ہین درمنثور کہا ابوامامہ نے کہ وہ (احروریہ) اور (خوارج) ہین ف دین سے مراد دین ابراہیمی اور تفریق سے مراد تفریق کلی ہے جیسے یہود و نصارا مین ہوئی یا جسطرح مسلمانون کے فرقون مین ہوئی اور گروہ سے مراد یہ ہی کہ اپنے اصول اور فروع تمام امور علیحدہ کرلیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي (رواہ ترمذی) اور متفرق ہوگی میری امت تہتر فرقون پر سب دوزخ مین جائینگے مگر ایک اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ وہ جنتی کون ہی فرمایا وہ جسپر مین اور میرے اصحاب ہین اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ مین آپ کی خدمت مین دوپہر کو گیا پھر آپنے دو آدمیون کی آوازین سنین جو ایک آیت کے مطلب مین جھگڑتے تھے آپ باہر تشریف لائے اور چہرۂ مبارک سے غضب ظاہر تھا اور فرمایا إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ رواہ مسلم) تم سے پہلے لوگ کتاب اللہ مین اختلاف ہی کرنے سے ہلاک ہوئے لیکن اختلاف سے تفریق کلی مراد ہی کہ اصول و فروع علیحدہ ہو جائین پس یہ اختلاف جو ائمہ مین ہی اختلاف رحمت ہی نہ اختلاف ضلالت بخلاف دوسرے فرقون کے اور ہمارے پاس دلیلین جنتی ہونے مین انشاء اللہ تعالی سے اپنے اصحاب کی اقتدا اور سنت حضرت مصطفے انکو اہل نبالہ مین تفریق نہ کرنا ایمان ہی ایسے ہی کسی صحابی کو چھوڑنا سنت کا نشان نجات کا فرمان ہی ہم نہین آتی اسلیے کہ جملہ مذاہب خلفاء راشدین کے بعد شائع و علیحدہ ہوئے اہل سنت جس حال

مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا

جو لایا نیکی پس واسطے اوسکے ہے دس مثل اوسکا جو اور جو لایا برائی پس نہ

لَا يُظْلَمُونَ ۝

ظلم کیے جائینگے

یعنے ایک نیکی کے عوض دس ... عوض ایک برائی ... نیکیان او ... سزا مین ...

کسی سے ظلم نہوگا ف نیکیونکا ادنی درجہ یہ ہی ہے کہ دس گنا ملتا ہے اور دس سے زیادہ کے بہی وعدے ہین اور مجتہد کو خطا میں اور نیکی کا ارادہ کرنیوالے کو صرف عزم میں بہی ایک ثواب ملتا ہی ورنہ منثور آپنے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ بہترین حسنہ ہی بشارت ایک نیکی ہین ویسی ہی دس نیکیون کا عام وعدہ ہی اور باتفاق مسلم ہے کہ کوئی نیکی رضا و محبت خدا سے افضل نہین پس وہ جو آپکو فانی اور اللہ کو باقی سمجھ چکے ہین رضا پر نثار اور لقا پر فدا ہوگئے ہین امیدوار رہین کہ حضرت محبوب بے نیاز ہم سے کم دس حصے اون سے زیادہ اونکی لقا و رضا کا مشتاق ہی معالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑہکر فرمایا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً جو نزدیک ہوتا ہی مجہسے ایک بالشت مین اوس سے ایک گز نزدیک ہوتا ہون اور جو مجہسے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہی مین اوس سے ایک باع قریب ہوتا ہون اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہی مین اوسکی طرف دوڑتا ہوا آتا ہون اور جو مجہ سے اسطرح ملے کہ بقدر ذرات خاک اوسکے گناہ ہون تو مین اوس سے اوسیقدر بخشش کے ساتھ ملونگا (یہ حدیث قدسی یعنی کلام پروردگار بزبان رسول مختار ہے) نظم

گو نہین بزم خاص کے قابل	مین نے محبوب کو لکھا خط ہین	اک نظر کے امیدوار ہین ہم
سخت مضطر ہین بیقرار ہین ہم	خوار ہین اور ذلیل و زار ہین ہم	پر کرین کیا کہ دل کے ہاتھون سے
	وان سے آیا جواب برجستہ	جلد آ محو انتظار ہین ہم

معالم کہا ابن عمر نے یہ دس گنا ثواب غیر صدقات مین ہی اسلیے کہ اونمین سات سو کا وعدہ ہے

قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا

کہہ بیشک مجھے راہ دکھائی میرے ربنے طرف راہ راست کے دین مضبوط دین ابراہیم حق پسند کا

آپ کہدیجیے کہ مجھے اللہ تعالے نے دین ابراہیم سے بتا دیے راہ راست یعنی دین استوار وہ حق پسند تھے اور مشرک نہ تھے

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

اور نہ تھے وہ مشرکین سے

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ

کہہ بیشک نماز میری اور عبادتین میری اور زیست میری اور موت میری واسطے اللہ پروردگار عالم کے ہی نہین شریک واسطے اوسکے

وَبِذَ[illegible]ـتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

اور سا[illegible] گیا ہون مین اور مین پہلا مسلمان ہون

[illegible] نماز [illegible] سب اللہ ہی کے لیے ہی جو تمام عالم کا

اور کوئی اوسکا شریک نہیں اور مجھے تو اسیکا حکم دیا گیا ہی اور سب سے پہلے مین مطیع و فرمانبردار بنگیا نسک قربانی اور حج وغیرہ اس سے جملہ عبادتین بالی مراد ہین صلوۃ نماز اس سے تمام بدنی عبادتین مراد ہین محیا ہی یعنے اللہ ہی جلانیوالا ہی یا حاصل زیست ولطف بقا وجملہ اعمال مماتی موت اللہ ہی کے حکم سے ہی یا اللہ ہی کی راہ مین مرنا ہی یا بعد موت اوسیکا سامنا ہی وہی جزا دیگا ف آیت مین لفظ کا حصر اور اُمرتُ کا کلمہ کمال تاکید و حصر پر دلالت کرتا ہی کہ مومن کی تمام ہمت اللہ ہی کے لیے ہونا چاہیے اور یہ کہ تعلق ذات دوسرے تعلقات سے قوی تر رہے ہر حال و ہر فعل مین اسیطرف نظر رہی معالم ایک دن ولید بن مغیرہ نے حضرت صلعم سے کہا آپ ہمارے راہ پر چلین ہم آپکے گناہ اپنے سر لیتے ہین ارشاد ہوا

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا

کہدیجیے کیا سوای اللہ کے تلاش کرون مین رب اور وہ رب ہی ہر شی کا اور نہین کماتی کوئی جان مگر اوسی پر ہی الزام اور نہین

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

اوٹھاتے کوئی اوٹھانیوالے بوجھ دوسریکا پھر طرف تمہارے رب کے بازگشت تمہاری ہی پھر بتادیگا تمکو جسمین تھے تم اختلاف کرتے

آپ کہدیجیے کیا اللہ کے سوا مین کسی اور کو رب بناؤن حالانکہ وہ رب تمام چیزونکا ہی اور (تمہارا یہ قول الہم گناہ کے ذمہ دار ہین غلط ہی اسلیے کہ) نہین کماتا کوئی نفس کچھ مگر اوسکا نفع یا نقصان اوسکے لیے ہی دوسرے کے واسطے نہین کوئی اوٹھانیوالا دوسریکا بوجھ اوٹھا نہین سکتا و ہم احادیث مین وارد ہے نیکی یا بدی کا شائع کرنیوالا ہمیشہ ثواب یا عذاب پایا کریگا جب تک دوسرے اوسے کرینگے دفع اسکا اس تعلیم یا اعانت کا عوض ملیگا یہ نہین کہ کام کرنے والونکا کوئی حصہ کم ہوجاے الحاصل نیک یا بد ترغیب سے اوس ترغیب کا عوض ملیگا دوسرے کا عذاب و ثواب کم نہوگا پھر تم سب کے سب اپنے رب کی طرف رجوع کروگے وہ تمکو اس اختلاف باطل اور دلائل عاطل کے سزا دیگا وہان سمجھ جاؤگے مگر پچھتاؤگے

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ

اور وہی ہی جسنے بنایا تمکو خلیفہ زمین کا اور بلند کیا بعض کو تمسے اوپر بعض کے درجون

لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ڮ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

تاکہ آزمائے تمکو اوسمین کہ دیا تمکو بیشک رب تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہی اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان

یعنی وہی اللہ ہی جسنے تمہین زمین مین اپنا خلیفہ بنایا اور تمام حکومت واختیار شاہانہ تمکو عنایت کو بڑے بڑے قوت والے مخلوق تمہارے زیر ہین مگر کیا مجال سحر ومنقلوہین تم سب کے مالک سب تحت

... تم سے پہلے قومین گزرین تم اونکے خلیفہ اور جانشین بنا

پہ است محمدی تمام امتوں کی خلیفہ ہو اور انہیں پہ ختم ہو اور ایک کو مدارج و مراتب میں دوسرے
پر فوق دیا اسلیے کہ آزمائیں ہر شخص کو اوسکے دیے ہوے چیزوں میں فقرا و مساکین کا امتحان صبر و توکل
اغنیا امرا کا امتحان جود و ایثار و شکر و تواضع علما کا امتحان اجتہاد و تحقیق جہلا کا امتحان انقیاد
و تقلید اہل حکمت کے لیے خاموشی اہل دل کے واسطے خود فراموشی غرضکہ ہر شخص کا امتحان
اوسکے موافق اسمیں ہے اور اس تمام طول عمل و زحمت و خلل کے ساتھ تیرا رب منکرین کفر
پر جلد عذاب کرنیوالا اور عاجز و نادم کے گناہوں کا بخشنے والا اپنے بندوں پر مہربان و رحیم ہے

سورۃ الاعراف — بسم اللہ الرحمن الرحیم — مکیۃ

شروع کرتا ہوں میں نام سے اللہ مہربان رحم والے کے

سورۂ اعراف مکی میں نازل ہوئی اور مشہور صرف ایک آیت مدنی ہے جسمیں مچھلی والوں کا
ذکر ہے اسمیں دو سو چھ[۲۰۶] آیتیں ہیں کہا ابن حزم نے [illegible] دو آیتیں اوس کی منسوخ ہیں
اور نام اسکا اعراف اسلیے ہے کہ اسمیں اعراف اور اوس کے متعلق کا بھی مذکور ہو

المص ۝ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ

کتاب ہے اوتاری گئی طرف آپکے پس نہ ہو سینے میں آپکے تنگی اوس سے تاکہ ڈراویں آپ ساتھ اوسکے اور نصیحت ہو مومنین کو

المص یہ مقطعات قرآن ہو جو مراد اللہ تعالی کی ہو وہی ہمارا ایمان ہو آپ پر یہ کتاب نازل کی گئی
کہ آپکے سینے میں تنگی نہ رہے نور قرآن سے دل روشن سینہ کشادہ ہو لوگوں کی تخویف و تعلیم پر آمادہ
ہو اور ایمان والوں کی نصیحت پائیں معالم حرج یعنی شک یعنی آپکو حقیقت کلمہ توحید یا صدق وعدہ و وعید
میں شبہ نہ ہے بے تردد دوسروں کو ڈراکر سعادتمندوں کو راہ پر لائیں ف اگر حرج یعنی تنگی ہے
تو بشارت ہے کہ قرآن موجب شرح صدر و نور عرفان ایمان کی جان ہو اور اگر یعنی شک ہے تو تکمیل امر
رسالت یا تعلیم امت مقصود ہو معلوم ہوا کہ ناصح کے لیے کمال یقین بلکہ اہل دل ہونا چاہیے
ورنہ اثر دشوار اور سعی بیسود ہو اور قرآن پاک موجب صفائی قلب کمال عرفان کلید باب مقصود ہے

اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ

پیروی کرو جو اوتارا گیا طرف تمہارے رب سے تمہارے اور نہ پیروی کرو سوائے اوسکے دوستوں کی کم نصیحت اختیار کرتے ہو

اے لوگو جو تمہارے پروردگار نے تم پر نازل فرمایا اوسکے پیرو بن جاؤ اللہ کے علاوہ اور دوستوں کے

[illegible]

تابع نہو یعنے جو لوگ سوائے اللہ کے تمکو کسیطرف بلائین اونکی نسعو تم بہت کم سمجھتے ہو یعنی اگر سمجھدار ہو تو خود سمجھ سکتے ہو کہ پروردگار سے مخالفت اور دوسرونسے موافقت کسدرجہ کی بے تمیزی ہے

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝ فَمَا كَانَ
اور کتنی بستیان ہین کہ ہلاک کیا ہمنے اونکو پھر آیا اونپر عذاب ہمارا رات کو یا وہ قیلولہ کرتے تھے پھر نہ تھا

دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝
پکارنا اونکا جب آگیا اونپر عذاب ہمارا مگر یہ کہ بولے ہم تھے ظالم

چشم عبرت سے دیکھو تو کتنی بستیان ہین کہ ہمنے شامت عصیان سے تباہ و برباد کردین پس ہمارا عذاب اونپر اچانک آگیا وہ رات کو بیخبر تھے جیسے قوم لوط یا دو نکو سورہے تھے جیسے قوم شعیب پھر عذاب آنے کے بعد اونکا پکارنا یہی تہا کہ بیشک ہمین ظلم کرنے والے تھے درمنثور کہا ابن جریر نے جس قوم پر عذاب آیا وہ اپنی خطا کے قائل اور کیے سے پشیمان ہوے **بیات** مصدر بمعنے شب باشی کردن بیان بمعنے اسم فاعل ہے **قائل** قیلولہ کرنے والا یعنے دوپہر کو سونا

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝
پھر البتہ پوچھینگے ہم اونسے کہ بھیجا گیا طرف اونکے اور البتہ پوچھینگے ہم پیغمبرون سے

یعنے قیامت مین ہمارا سوال دونو سے ہوگا پیغمبرون سے پوچھا جائیگا کہ تمنے تبلیغ رسالت اور وعظ و نصیحت کسطرح کی اور مرسل الیہم یعنے امت سے پوچھا جائیگا کہ تمنے کیا سنا اور کیا کیا درمنثور بعضونے کہا کہ مرسلین سے مراد پیغمبر ہین اور کہا بعض نے فرشتے ہین اور کہا کہ جبرئیل ہین **البدور السا** کہا غزالی نے کہ جب جانورون کا حساب کتاب ہوجائیگا اللہ تعالی آدمیون کی طرف متوجہ کہا ابوالشیخ نے سب سے پہلے لوح کو بلائینگے کا پنتا تھرتھراتا حاضر ہوگا ارشاد ہوگا ہمارے احکام پہونچا دیے عرض کریگا اے رب ہان ارشاد ہوگا تیرا گواہ کون ہے عرض کریگا اے رب اسرافیل گواہ ہین اسرافیل کو حاضر کیا حکم ہوگا اور کہا جائیگا کیا لوح نے ہمارے احکام تجھے دیے وہ عرض کرینگے اے رب ہان لوح کہیگا حمد ہے اوس اللہ کی جسنے مجھے عذاب سے نجات دی اب اسرافیل سے پرسش ہوگی تمنے وہ احکام کیا کیے عرض کرینگے جبرئیل کو دیدیے ارشاد ہوگا جبرئیل کو لاؤ یہ بھی ڈرتے کانپتے حاضر ہونگے اور کہینگے بیشک اسرافیل سے احکام واجب التعمیل پائے اور انبیا کو پہنچا دیے اب پیغمبر حاضر کیے جائینگے ارشاد ہوگا

تبلیغ رسالت کی اب پیغمبران ملک و پیغمبران انس سے سوال ختم ہوا ہم خطا کارون کی باری آئی
حدیث میں وارد ہوا کہ ہمارے حضور نے حجۃ الوداع کے خطبے میں فرمایا انتم تسئلون عنی فما
انتم قائلون اے لوگو تم قیامت میں پوچھے جاؤگے مجھسے یہ پوچھا جائیگا کہ ہمارے محبوب
تمہارے سردار احمد مختار نے تمکو ہمارے حکم پہونچا دیے ہیں کیا تم کہوگے پس اقرار کروگے صحابہ نے
عرض کی ہم سب گواہ ہیں کہ حضور نے تبلیغ رسالت کی اور امانت ادا فرمائی فرمایا میرا رب دعوی
کریگا اور مجھسے سوال کریگا اے محمد میرے بندون کو میرے پیغام پہونچا دیے تھے میں عرض کرونگا
اے رب میں نے اونہیں پہونچا دیے پس چاہیے کہ جو حاضر ہے غائب کو مطلع کردے اور میرا
پیغام پہونچا دے در منثور چار چیزون سے سوال ہوگا عمر سے علم سے مال
سے جسم سے حدیث میں وارد ہوا کہ سب سے پہلے خون کے مقدمے پیش ہونگے اور
حق اللہ میں سب سے پہلے نماز پوچھی جائیگی اور نجات و ہلاک کا مدار اسی پر ہوگا

پھر بعد سوال و جواب یوم میں ملائکہ تمہارے

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ ۝
پھر البتہ بیان کرینگے ہم اونپر علم سے اور نہیں ہیں ہم غائب

ہمارا علم خاص و دفتر اعمال کا بیان کریگا

اور ہم تم سے غائب و بیخبر نہ تھے در منثور قیامت میں اسرافیل سے ارشاد ہوگا لاؤ وہ امور
جنپر تمکو موکل کیا تھا وہ عرض کرینگے صور کے متعلق یہ امور تھے اور ارواح انسانی سے یہ
اور جن و شیاطین سے یہ اور جانورون کے متعلق اسقدر ہیں اون میں سے چار پایون میں یہ
اور پرندون میں یہ اور کیڑون میں یہ اور سانپون میں یہ ارشاد ہوگا لوح سے لے ملاؤ تو
حرف حرف صحیح نکلیگا پھر میکائیل سے ارشاد ہوگا تمکو جسپر موکل کیا تھا وہ حاضر کرو اسطرح یہ بھی
عرض کرینگے میں نے آسمان سے اسقدر وزن و کیل اوتارے اور اتنے مثقال اور اتنے قیراط اور
اتنے دانے اور اتنے ذرے سالانہ اسقدر اور ماہانہ اسقدر اور ہفتہ وار اتنا اور روزانہ اتنا اور
ہر ساعت میں اسقدر اور زمین سے کھیت کے لیے اتنا اور جنون کے واسطے اتنا اور آدمیون کے
لیے اتنا اور جانورون کے واسطے اتنا اور اسقدر چرندون کے لیے اور اسقدر پرندون کے لیے
مچھلیون کے لیے اتنا اور کیڑون مکوڑون کے لیے اسقدر اور یہ سب اسقدر ہوا ارشاد ہوگا ملاؤ
لوح سے سر مو فرق نہوگا پھر جبرئیل سے پرسش ہوگی وہ کہینگے اے رب فلان فلان پیغمبر پر
فلان فلان آیتیں اوتاریں فلان شہر فلان ہفتہ فلان دن میں اور محمد رسول اللہ پر فلان فلان
سورتیں اوتاریں جنمیں یہ احکام تھے پس یہ سب اسقدر حرف ہوئے اور فلان فلان شہر فلان سنہ

ہلاک کردے۔ ارشاد ہوگا ملاؤ لوح سے پس حرف حرف مطابق ہوگا پھر فرمائیگا اے عزرائیل تم بتاؤ
عرض کرینگے مین نے اسقدر آدمی اور اتنی جنونکی روحین نکالین و نیز اتنے غریق اور اتنے حریق
اور اتنے کافر اور اتنے شہید اتنے سانپ بچھو کے کاٹے سے اور اتنی دب کر مرے اسقدر زمین پر
اسقدر پہاڑ پر اور اسقدر وحشی اسقدر کیڑے پس یہ سب اسقدر ہونگی ارشاد ہوگا ملاؤ لوح محفوظ
سے پس یہ سب اوسی کے موافق ہونگے یعنے جو کچھ لکھدیا گیا ہے ایک حرف اوسکے خلاف ممکن نہین
کہ وقوع مین آئے۔ حدیث مین وارد ہوا کہ تمام رات کے اعمال دن ہونیسے پہلی اور تمام دنکی اعمال رات ہونیسے
پہلے حضور مین پیش ہوتے ہین اور اوسکے علم خاص ہین جو حاضر ہے اوسکی خبر فرشتونکو بھی نہین پس بندونکو
اپنے اس دفتر اور اس علم سے جزا و سزا دیگا **ف** ان روایتون سے علم حساب کی عمدگی ظاہر ہے

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ
اور تول اوسدن حق ہی پس جو شخص کہ بھاری ہوئی تول اوسکی پس وہی ہین رستگاری پانیوالے اور جو

خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ۝
شخص ہلکی نکلی وزن اوسکی پس وہی وہ ہین کہ ٹوٹا پایا جانون نے اونکی بسبب اوسکے کہ تھے آیتون سے ہمارے ظلم کرتے

یعنے قیامت مین میزان عمل حق ہی جسکے تول بھاری نکلی وہ رستگار ہوا اور جسکی تول ہلکی ہوئی اوسنے
نقصان پایا اور یہ اسلیے تھا کہ وہ لوگ آیات الٰہی سے ظلم کرتے تھے یعنے اونکی تصدیق کرنا چاہیے تھا عمل
لازم تھی اسکے خلاف جھٹلاتے تھے مخالفت کرتے تھے **میزان** وہ شے جس سے مقدار اعمال کیجاے
(شرح عقائد) **درمنثور** کہا ابن عباس نے میزان کے دو پلڑے اور ایک زبان ہی۔ انس سے
مروی ہی کہ ایک فرشتہ میزان کے سامنے کھڑا ہوگا جسکا پلا بھاری ہوگا آواز بلند کہیگا فلان
فلان کا بیٹا نیکبخت ہوا اب کبھی شقی و بدنصیب نہوگا اور جسکا پلہ ہلکا ہوگا پکاریگا فلا بدنصیب ہوگیا
ابوہریرہ سے مروی ہی کہ میزان پر جبرئیل موکل ہین **ترغیب** سلمان سے روایت ہی کہ میزان
رکھی جائیگی اگر چاہین تو آسمان و زمین اوسمین تول لین فرشتے کہینگے اے اللہ یہ کسکے وزن کے لیے ہی
ارشاد ہوگا جسے ہم چاہین فرشتے کہینگے سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ **بخاری**
اَلْكَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ دو کلمے ہین
کہ سبک ہین زبان پر بھاری ہین میزان مین محبوب ہین رحمن کے پاس یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ بِحَمْدِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ **مشکوۃ** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موسی علیہ السلام نے عرض
کی اے رب مجھے کوئی ایسی بات سکھادے کہ مین اوس سے تیرا ذکر کرون فرمایا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو

حضرت موسی نے کہا اے اللہ یہ تو تیری سب بندے کہتے ہین مین چاہتا ہون کہ میرے لیئے کسی ذکر سے
تیرے حضور مین خصوصیت حاصل ہو فرمایا اگر ساتون آسمان اور اونکے محافظ سوائے میرے اور ساتون
زمینین ایک پلے مین رکھی جائین اور لا الہ الا اللہ ایک پلے مین تو یہی بھاری نکلیگا الخ بزار نے
انس سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا قیامت مین سربند صحائف لائی جائینگے حق سبحانہ تعالی فرمائے گا
یہ مقبول ہین اور یہ مردود فرشتے عرض کرینگے تیرے عز و جلال کی قسم ہمنے وہی لکھا جو اسنے کیا
ارشاد ہوگا یہ میرے لیے نہ تھی ابو درداء سے روایت ہے کہ کوئی چیز میزان مین خوش خلقی سے
زیادہ وزنی نہین ابوذر نے کہا مجھسے حضرت نے فرمایا کہ مین تجھے دو باتین بتادون جو پیٹھ پر
ہلکی اور میزان مین بھاری ہین حسن خلق اور خاموشی جابر سے مروی ہے کہ پہلے اہل و عیال کا نفقہ
ترازو مین رکھا جائیگا کہ پلہ نیکی کا بھاری ہو۔ کہا یحیی نے ایک شخص اعمال مختصر کے ساتھ آئیگا ناگاہ
کوئی شئے بدلی کی طرح آکر اوسکی نیکی کے پلے مین گریگی اور کہا جائیگا تو آدمیون کو تعلیم خیر کرتا تھا
یہ ثواب اعمال ہین جو تیرے بعد تیری تعلیم سے کیے گئے عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت آدم
پہلوے عرش مین کھڑے ہونگے دو سبز کپڑے پہنے ہوے دیکھتے ہونگے کہ اونکی اولاد سے کون دوزخ
مین ڈالا جاتا ہے ناگاہ دیکھینگے کہ ایک آدمی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوزخ کی طرف جا رہا ہے
حضرت آدم پکارینگے اے احمد آپ کہینگے لبیک اے پدر بزرگوار مین حاضر ہون حضرت آدم فرمائینگے
دیکھیے یہ تمہاری امت کا آدمی دوزخ مین چلا جاتا ہے (فرمایا آنحضرت نے) پھر مین دامن کمر فرشتگان
دوزخ کے پیچھے لپکونگا اور کہونگا اے میرے رب کے پیغام رسان ذرا ٹھہرو فرشتے کہینگے ہم سخت اور
اور سنگدل ہین اللہ کے حکم کی مخالفت نہین کرتے اور وہی کرتے ہین جو حکم ہے آپ مایوسانہ بائین
ہاتھ سے پیشانی مبارک پکڑکر عرش کی طرف منہ کرکے کہینگے اے رب تونے وعدہ فرمایا کہ مجھے میرے
امت کے معاملے مین رسوا نکریگا پس ناگاہ عرش سے آواز آئیگی اَطِیْعُوا مُحَمَّدًا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمانبرداری کرو اور اس بندۂ گنہگار کو لوٹاؤ۔ مین اپنے جیب سے انگل بھر کا
سفید کاغذ نکالونگا اور نیکی کے پلے مین رکھدونگا اور کہونگا بسم اللہ پس نیکیان بھاری ہو جائینگی
اور پکارنیوالا پکاریگا یہ نیک بخت ہے اور اسکی کوشش مقبول ہوئی اسے جنت مین لیجاؤ تو وہ
کہیگا اے میرے رب کے فرشتو ذرا ٹھہرو تو مین اس بزرگوار آئینۂ رحمت کردگار سے کچھ پوچھ لون
اور عرض کریگا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون کیا اچھا ہے آپکا چہرۂ دل افروز اور کیا اچھا ہے
آپکا اخلاق دل نواز آپ کون ہین جو اس بیکسی اور بے بسی مین مجھ مسکین کی دستگیری فرمائی

ہین کہو نگا انا نبیّك محمّد وھذہ صلاتك التی کنت تصلیھا علیّ یعنی مین تیرا نبی ہون محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہ تیرا درود ہی جو مجھپر تو بھیجتا تھا ۔ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا قیامت مین خون شہدا پر علما کی روشنائی مرجح ہو گی احمد نے کتاب الزہد مین آنحضرت سے روایت کی کہ آپکے پاس جبرئیل آگئے اور ایک شخص آپکے پاس رو رہا تھا جبرئیل نے کہا یہ کون فرمایا فلان شخص ہی جبرئیل نے کہا سب اعمال آدمی کے تولے جا ئینگے مگر آنسو کہ اللہ تعالی آتش دوزخ کے دریا بجھا دیگا ترتیب کہا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب بدور سافرہ مین کہ اس باب مین اقوال علما کے مختلف ہین کہ حساب صراط و میزان و حوضین مقدم کون ہی اور موخر کون اور بعد تحقیق بسیار سوائے قیاس و ظن کے کوئی دلیل یقینی نہین بیان کی ان سبکا پیش آنا ہمارا ایمان ہی مگر ترتیب اللہ جانی بعض اقوال مین حوض کوثر صراط سے پہلے اور وزن حساب کے بعد ہے اور بعض مین میزان صراط سے پہلے ہے اور کہا قرطبی نے کہ صراط دو ہین ایک وہ جسپر سبکو جانا ہی دوسرا اسکے بعد آئیگا جسپر لوگ بغرض حساب ٹھہرائے جائینگے کہا بعض نے میزان صراط پر ہے واللہ اعلم اعتقاد میزان کا حق جاننا فرض ہے اور انکار کفر مگر معتزلہ باتین بناتے ہین ربط بعد بیان جزا و سزا پھر وہ نعمتین یاد دلائین جو خواہ مخواہ اطاعت و عبادت پر آمادہ کردین و ابتدائی حالت اور پہلی عنایت مذکور کرکے فرمایا

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۟

اور بیشک قدرت دی ہمنے تمکو زمین مین اور بنائے ہمنے واسطے تمہارے اوسمین سامان زیست کم شکر کرتے ہو تم

اور ہمنے تمکو زمین پر قدرت و حکومت عطا کی اور سامان زیست و اسباب راحت مہیا فرمائے بعض وہ کہ خلقی ہین جیسے پھل پھول میوے وغیرہ اور بعض مصنوعی ہین جو تدبیر و حکمت و محنت سے بنائے جاتے ہین تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا

اور بیشک پیدا کیا ہمنے تمکو پھر صورت بنائی تمہاری پھر کہا ہمنے فرشتون کو سجدہ کرو واسطے آدم کے پھر سجدہ کیا

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۟

مگر ابلیس نے نتھا وہ سجدہ کرنیوالون سے

بیشک ہمنے تمکو پیدا کیا پھر صورت عطا کی پھر ملائکہ کو حکم دیا کہ سجدہ کرو آدم کا سبنے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنے والون سے نہ تھا کبیر خلقنا سے یا مراد آدم ہین جیسا کہ بنی اسرائیل سے فرمایا انجینکم یعنے تمہارے اگلون کو نجات دی یا مراد ذریات آدم ہے جو آدم کے ساتھ ہے موجود و مخلوق ہوئی اور ظہور مین ترتیب کی مراعات رہی للملائکہ سے تمام فرشتے مراد ہین کوئی خارج نہین لآدم سے خواہ یہ مراد ہی کہ آدم کا سجدہ یا طرف آدم کے بہر حال اگر آدم قبلہ تھے تو کوئی مشکل نہین اور اگر مسجود تھے تو بھی وہ سجدہ تعظیمی تھا

تعبدی اور وہ بہی شریعت محمدی سے مین منسوخ ہو گیا اور کچھ ہو اوس عالم کے باتون کا قیاس اس عالم دنیا پر صحیح نہین (تقریر اسکی صفحہ ۲ جلد اول مین گزر گئی)

قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ
فرمایا کسنے روکا تجھے کہ نہ سجدہ کرے تو جب حکم دیا مینے تجھے بولا مین بہتر ہون اوس سے پیدا کیا تونے مجھے آگ سے اور پیدا کیا تونے او سے

مِن طِينٍ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ
مٹی سے کہا بس اتر اس سے پس نہین ہو واسطے تیرے یہ کہ بڑائی کرے تو اسمین پس نکل بیشک تو ذلیلون سے ہی

ارشاد ہوا اے ابلیس لعین تجھے ہمارے حکم محکم کے بعد کسنے روک دیا کہ تو سجدے سے محروم رہا بولا مین آدم سے خیر ہون تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا جو نورانی ولطیف ہی اور اوسے مٹی سے پیدا کیا جو پست وکثیف ہی ارشاد ہوا اے ملعون اتر آسمان سے تجھے یہ موقع نہ دیا جائیگا کہ ان مقدس مقام پر تکبر کرے تو یہان سے نکل جا تو ذلیل وخوار ہی **ف** آیت مین کئی مسئلے ہین **مسئلہ ۱** قیاس بمقابلہ نص حرام ہی **مسئلہ ۲** قیاس مین ملائمت نص یعنی وہ روش جو نصوص وارده کے مناسب ہو لازم ہی شیطان نے امر الٰہی نہ سنا آگ اور مٹی پر قیاس کیا اور روش احکام الٰہی جو آدم کی طرف متوجہ بقبول وتکریم تھی چھوڑ دی **مسئلہ ۳** استنباط علت شرع مین حجت ہی ورنہ شیطان پر صرف الزام ہوتا یہ سوال کہ تجھے کسنے منع کیا نہوتا **مسئلہ ۴** حسن وقبح کا وجود عقلاً ثابت ہی ورنہ ابلیس کے تکذیب ہوتی کہ آگ کو خاک سے لطیف خیال کیون کیا اور حکم واثر شرعی ہے ورنہ اوسکی دلیل مان لیجاتی مگر وہ کون تہا کہ آگ پر حکم خیریت کرے اور خاک کو پست کہے **مسئلہ ۵** جحود وعمد سے گناہ قابل سزا مزید ہو جاتا ہے اور خطا سے قابل عفو شیطان مردود اور آدم کا عذر مقبول ہوا **مسئلہ ۶** نا قابل کو اجتہاد جائز نہین جبکہ شیطان کو امتیاز نہ تہا کہ شرع مین غرض معتبر ہے نہ ماہیت گو اصل نار لطیف تر ہی مگر غرض خاک یعنے عبادت وتواضع اوس سے بہتر ہے اوسکا قیاس مردود ہوا اور حضرت آدم کا اجتہاد بوجہ کمال علم وصلاحیت موجب عفو وقبول ہوا **مسئلہ ۷** توحید زبانی بدون اعتقاد قلب وفہم سلیم نفع نہین دیتی شیطان یہ تو سمجھا کہ اللہ نے مجھے آگ سے اور آدم کو مٹی سے بنایا مگر یہ نہ سمجھا کہ بڑائی چھٹائی کا بہی خالق وہی ہے آگ کا علو اور خاک کا دنو ذاتی نہین بلکہ از جانب حضرت رب العزت ہے اور یہ سمجھتا تو شان امر وعنایت کے جمال پر نثار ہو کر ملائکہ کے طرح سربسجود گر پڑتا **مسئلہ ۸** تغریب یعنے کسی مجرم کو شہر بدر کر دینا اس نص سے ثابت ہے **لطیفہ** آسمان محل معاصی نہین اور شیطان کو غرور کی سزا مین ذلت کا خطاب ملا

قَالَ اَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝

کہا مہلت دے مجھے اوس دن تک کہ جی اوٹھائے جائین فرمایا بیشک تو مہلت پانیوالون سے ہے

شیطان نے درخواست کی کہ مجھے ... مہلت عطا ہو کہ قیامت تک زندہ رہون ارشاد ہوا تجھے مہلت ہے قیامت تک جیے گا ثابت معلوم ہوا کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ کافر کے بہی دعا قبول کرتا ہے

قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ

کہا پس قسم تیرے بہکانے کی مجھے البتہ بیٹھونگا واسطے اونکے راہ بیچ تیری جو کہ سیدہی ہے پھر آونگا مین سامنے سے

اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ۝

اونکے اور پیچھے سے اونکے اور داہنی جانب سے اونکے اور بائین طرف سے اور نہ پائیگا تو اکثر کو اونکے شکر کرنیوالے

شیطان بولا مجھے قسم ہے تیرے بہکانے کے کہ مین تیری صراط مستقیم پر اونکے لیے بطور رکمین بیٹھونگا تا کہ اونہین اوہر سے پہیر دون جیسا کہ بخاری و مسلم مین ہے کہ شیطان آدمی سے کہتا ہے یہ سب تو اللہ نے بنایا اور اوسکو کسنے بنایا تو جب ایسا خیال آئے اللہ سے پناہ مانگو اور باز آؤ پہر اونپر داخل ہونگا آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائین سے یعنی ہر حالت سے اور ہر طرح سے جیسا کہ بخاری مین ہے اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ شیطان آدمی کی رگ رگ مین خون کی طرح پہرتا ہے اور اے رب تو اکثر آدمیون کو میرے بہکانے سے ناشکرا پائیگا مسلم ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان ہے (کہ بہکائے) اور ایک فرشتہ ہے (کہ راہ پر لائے) صحابہ نے عرض کی اور آپکے ساتھ بہی ہے ارشاد ہوا ہان مگر اللہ نے مجھے اوسپر غالب کردیا اور وہ مطیع و مسلم ہو گیا ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا جب بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اوسے ٹھوکا دیتا ہے مگر حضرت مریم و حضرت عیسیٰ پر اوسے مجال دست اندازی نہوئی مسلم مین ہے کہ خنزب نامی شیطان نماز مین وسوسے ڈالتا ہے حاصل آیت یہ ہے کہ شیطان کوئی فریب اور حیلہ اغواے انسان کا اوٹھا نہین رکہتا کبہی دوست و ناصح بنکر کبہی دشمن قوی کبہی ظاہر کبہی مخفی ا فکر اسکی یہ ہے کہ آدمی شرک و کفر کرے ۲ یہ نہو تو فسق و فجور و معاصی مین پہنسائے ۳ یہ بہی نہو تو مباح اور لذات مین منہمک کرے ۴ یہ نہو سکے تو افضل سے مفضول و اعلےٰ سے ادنیٰ کی طرف گرائے

[illegible]

ہ کہلے گناہ ہو نیپر قدرت نہو تو وہی امور بہی جو کسی گناہ کے موجب ہون نکتہ شیطان نے بہی قصور کیا اور آدم نے بہی وہ بہی نکالا گیا اور آپ بہی آدسے قیامت تک زندگی ملی انہین بہی باعتبار نسل کے فیصلہ انکا بہی قیامت پر رہا اوسکا بہی مگر آپ مقبول ہوسے فرمایا فَاسْتَجَابَ رَبُّہٗ آدم کے رب نے آدم کو مقبول کرلیا شیطان مردود ہوا فرمایا عَلَیْكَ لَعْنَتِیْ فرق یہ تہا کہ جس معصیت یا مصیبت کے بعد ندامت و توجہ خوف و امید تقوی پیدا ہو وہ موجب ترقی مراتب و عفو و ترحم و قبول ہی جیسا کہ حضرت آدم سے ہوا مدتون تک روئے اقرار خطا کیا ڈرتے رہے اور اگر شرارت گستاخی بغاوت بیباکی مایوسی ظاہر ہو تو وہ عذاب و مردودیت ہی جیساکہ شیطان نے خطا کی اور مقابلہ کیا کہ مین تو آدم سے خیر ہون معاذ اللہ اللہ تعالےٰ کو اس حکم مین الزام دیا پہر کہا تو نے مجہے بہکایا اور اب مین بہی بہکاؤنگا۔ یہ مقابلہ ہے یہ امتیاز ہے مصائب و معاصی مؤمنین و کفار مین بیشک یہ گستاخی ترک سجود سے کہین بڑہی تہی کہ حضرت رب العزت مین اس بے حیائی کی ادب یہ ہے کہ گناہ ہماری شامت سے ہے اور نیکی اللہ کے عنایت سے ہے گو خالق خیر و شر وہی ہے

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِیْنَ

فرمایا نکل تو آسمان سے بدحال مردود جو پیروی کرے تیری آدمیون سے البتہ بھردینگے ہم دوزخ تم سب سے

ارشاد ہوا اے لعین دور ہو ہمارے آسمانون سے نکل ایسی حالت مین کہ عیب ناک اور مردود بارگاہ ہی جو شخص آدمیون سے تیرا پیرو ہوگا اوس سے اور تم شیاطین سے ہم دوزخ کو بھردینگے

وَیٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ

اور اے آدم رہ تو اور بی بی تیری جنت مین پہر کہاؤ تم دونون جہان سے چاہو تم اور نہ پاس جاؤ اس

الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّیْطٰنُ لِیُبْدِیَ لَهُمَا مَا

درخت کے پس ہوجاؤگے تم ظالمون سے پہر وسوسہ دیا اونکو شیطان نے کہ تا ظاہر کردے اونپر جو

وٗرِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ

چہپایا گیا اونسے شرمگاہ ستاری اور کہا نہین منع کیا تمکو رب نے تمہارے اس درخت سے مگر اسلیے

تَكُوْنَا مَلَكَیْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ۝ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ۝

کہ ہوجاؤ تم فرشتے یا ہوجاؤ تم ہمیشہ رہنے والون سے اور قسم کہائی اونسے کہ مین تمہارے لیے البتہ نصیحت کرنیوالون سے ہون

او رپہلے آدم تم اور تمہاری زوجہ حوا دونو جنت مین رہین اور جو جی چاہے کھائین مگر اس درخت کے
پاس نجائین نہین تو تم ظالم ہوجاؤگے پہر شیطان نے اونہین وسوسہ دلایا تاکہ اونکی شرمگاہ اوپر
کہل جاوے جو اونپر مستور و محجوب تہی حالانکہ حلہاے بہشتی سے بدن اون کے مخفی تہے جیسے جنت
مین ایک دوسرے کی شرمگاہ ونہ دیکہہ سکتے تہے کبیر کشف عورت خواہ کنایہ ہو ذلت سے یعنی غرض
شیطان کی یہ تہی کہ یہ نافرمانبرداری سے ذلیل ہون یا لوح محفوظ یا بعض فرشتون سے معلوم
ہوا ہوگا کہ گیہون کہانے سے پردہ اوٹہ جاویگا اور شیطان نے کہا کہ تمکو پروردگار نے اسی لیے
منع کیا کہ کہین تم فرشتے یا ہمیشہ رہنے والے نہو جاؤ یعنے اس درخت مین اثر ہے کہ کہانے والا یا ملک یا خالد
بن جاوے اور اپنے اس دعوی پر قسم کہائی کہ بخداے کریم مین تمہارا خیر خواہ ناصح ہون دشمن
ومخالف نہین (تحقیق شجرہ وقصہ دخول شیطان وغیرہ صفحہ ۲۰ جلد اول مین ملاحظہ ہو) وہم
شیطان انکار سجود کرتے ہی آسمان سے نکالا گیا پہر اوسے بہکانے کا موقع کیونکر ملا دفع اسکا صاحب
تفسیر کبیر نے کہا حسن نے کہ شیطان زمین سے وسوسے ڈالتا ہو اوسے ایسی قوتین دی گئین ہین
اور دوسرون نے کہا کہ شیطان جنت مین نہین گیا بلکہ دروازے پر آدم سے ملاقات ہوئی اور
اپنا کام کر گزرا ۔ راقم کہتا ہی کہ مراد خروج سے یہ ہے کہ بود و باش نکرنے پاوے اور گاہ گاہ جانکلنا
تو حضرت عیسے کے پیشتر تک برابر رہا آپ کے زمانے سے تیسرے یا چوتھے آسمان سے آگے بڑہنے کی
ممانعت ہوگئی اور ہمارے حضور کے وقت سے آسمانونپر بالکل جانا موقوف ہوا اور ممکن ہے کہ حکم
اخراج بعد ترک سجود اور نفاذ اوسکا بعد فریب آدم ہوا ہو واللہ اعلم کبیر آیت دلالت کرتی ہی کہ کشف
عورت گناہ ہی مسئلہ ذاتی عداوت سے کسیکے دین مین ضرر رسانی اتباع شیطانی ہی مسئلہ
کسیکا عیب ظاہر کرنا منع ہی مسئلہ جہوٹھی قسم ایجاد ابلیس ہے اور گناہ کبیرہ لطیفہ حضرت آدم
نے شیطان کا یہ قول سن لیا کہ حکم الٰہی مین بعض ضرر ہین یعنے گیہون نہ کہانے سے تم فرشتے
بننے اور ہمیشہ جنت مین رہنے سے محروم رہوگے لہذا اولاد آدم مین یہ سنت جاری ہوگئی
عوام کیا خواص بہی کبہی کبہی وہم کرتے ہین کہ اتباع شرع مین تنگی و ضرر ہے سود کہانے مین
تمول و رتشبہ بنصارا مین اعزاز علوم واہیہ مین لیاقت و کامیابی اور اسکی خلاف خدا و رسول کے
قدم بقدم چلنے مین افلاس و خرابی ہے ۔ غضب تو یہ ہے کہ بعض نادان سمجہتے ہین کہ ظاہر شریعت
علا کی صحبت ہمکو مدارج عرفان و ولایت سے محروم رکہے گی سیر ملکوت اور تماشاے جبروت
سے منع کریگی استغفر اللہ کوئی نفع ایسا نہین کہ اوامر شرعیہ سے رہگیا ہو اور کوئی ضرر ایسا

نہین کی نواہی کی تحت مین ہنو لطیفہ کشف شرمگاہ نتیجہ عصیان ہو تو بدرجہ اولی زناکار وہی کا ہوا جو گناہ بھی کرچکا ہو ورنہ حضرت یوسف صدیق کیطرح سے اللہ تعالی اوسے اس بیحیائی سے بچا لیگا

فَدَلّٰهُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا

پھر دلالت کی اونکو فریب سے پھر جب چکھا درخت کو ظاہر ہوئی واسطے اونکے شرمگاہ اونکی اور لگے

يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَن

ڈھانکنے اپنے پتوں سے جنت کے اور پکارا اونکو رب نے اونکے کیا نہ منع کیا تھا ہمنے تمکو

تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُل لَّكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝

اس سے اور نہ کہا تھا تمسے کہ بیشک شیطان واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے

پھر شیطان نے آدم و حوا کو فریب دیا اور جب چکھا اونہون نے درخت کو اوپر اونکی شرمگاہ ظاہر ہوگئی اور بہشت کے پتون سے بدن ڈہانکنے لگے اور پکارا آدم و حوا کو اونکے پروردگار نے کیا ہمنے تمکو اس درخت سے منع نہین کیا تہا کیا ہمنے تمکو خبردار نہین کیا تہا کہ شیطان تمہارا دشمن ہے **معالم** کہا وہب نے کہ لباس آدم کا جنت مین نور تہا قتادہ نے کہا ناخن کا لباس تہا گیہون کہاتے ہی برہنہ ہو گیے چاہا جنت کے درختون سے پردہ پوشی کرین تو ایک درخت نے آپکے بال پکڑ لیے آدم نے کہا چھوڑ دو بولا مین تجہے نہ چھوڑونگا اوسوقت حضرت رب العزت سے ندا ہوئی اے آدم تو ہمسے بہاگتا ہے آدم نے کہا اے رب کیا مجال مگر شرم کرتا ہون حدیث مین وارد ہوا اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ حیا ایمان کی ایک شاخ ہے محمد بن اسحق نے کہا اللہ تعالی نے فرمایا اے آدم کیون اسے کہایا اور ہمنے تو منع کردیا تہا کہا اے رب حوا نے مجھے کہلوایا ارشاد ہوا اے حوا یہ کیا ہوا بولین مجہے سانپ نے ترغیب دلائی فرمایا اے سانپ یہ کیا فعل تہا عرض کی کہ ابلیس نے مجھے بہکایا خطاب ہوا اگر اے حوا تم ہر مہینے مین خون آلودہ ہوگی یعنے حائضہ اور اے سانپ تو مُنہ کے بہل چلیگا اور جو تجہے دیکھیگا تیرا سر کچلے گا اور اے ابلیس تو ملعون ہے **عرائس** جب آدم برہنہ ہوگئے تو پریشان جنت کے درختون سے لباس طلب کرتے تھے درخت عناب نے موے سر اولجہالئے اور جب درخت کے پاس گئے اوسنے زجر کیا مگر انجیر نے رحم کہایا اپنے پتونکا پیرہن پہنایا اللہ تعالے نے انجیر کو اس احسان کے عوض مین یہ شرف دیا کہ ظاہر و باطن اوسکا شیرینی اور فائدے مین برابر اور ہر سال دو بار پہلتا ہے اور یہ ثمرہ ہے اللہ کے دوستون کی خدمت اور محبت کا **ف** لفظ (ذاقا) سے معلوم ہوا کہ شراب کا چکھنا بھی گناہ ہے کل محرمات کا یہی حکم ہے **بحث** آدم جانتے تھے کہ ملائکہ نے اونہین سجدہ کیا پھر فرشتہ

بننے کی طمع کیون ہوئی جواب ۱۱ ایسے ہی ہم سب جانتے ہین کہ فانی قابل التفات نہین پہر
اوسی کی رات دن دہن ہے اسی لیے فرمایا (بغرور) بہکانے سے اور وہ ہوگئے سے ۱۲ آدمی عجوبہ پسند
ہی ترکیب وقوت ملکی تعجب انگیز تھی اگر رغبت ہوئی تو کیا عجب ہے ۱۳ آپکو معلوم تہا کہ ملائک
امتحان وعصیان سے محفوظ ودوام حضور وقبول واطاعت سے محظوظ ہین بخلاف بشر کے کہ
اسکا امر خیر وشر مین دائر ہے ۱۴ حق یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حضرت
موسی نے آدم سے کہا اللہ نے آپکو اپنی دست قدرت سے بنایا اپنی روح پہونکی فرشتون نے
سجدہ کیا جنت مین جگہہ ملی پہر آپنے اپنی خطا سے آدمیون کو زمین پر اوتارا حضرت آدم نے
کہا آپ تو وہ موسی ہین جو اللہ کے برگزیدہ اللہ کے کلیم ہین آپکو توریت عطا ہوئی آپنے توریت
مین دیکہا ہوگا کہ توریت مجہہ سے کتنے دنون پہلے لکہی گئی موسی نے کہا چالیس برس فرمایا پہر اوسمین
میری خطا کا قصہ تہا حضرت موسی نے کہا ہان فرمایا پہر مجہپر ایسے امر کا الزام دیتے ہو جو
چالیس برس پہلے ہوچکا تہا حضور نے فرمایا کہ آدم موسی پر دلیل مین غالب آئے (رواہ مسلم)

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝
عرض کی دونون نے ای رب ہمارے ظلم کیا ہمنے جانون پر اپنی اور اگر نہ بخشے تو ہمکو اور رحم کرے تو ہمپر البتہ ہوجاوینگے ہم نقصان پانیوالون سے

آدم وحوا نے عرض کی اے پروردگار غفار ہم نے اپنی جان پر ظلم کیا اگر تو ہمین نہ بخشے اور
رحم نہ کرے تو پہر ہمارا ٹہکانا کہان ہے ہم دنیا ودین مین نقصان پانے والے ہوجائین گے

قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ
کہا اوترو تم ایک تمہارا دوسرے کا دشمن ہے اور تمہارے لیے زمین مین ٹہکانا ہے اور فائدہ ہے
إِلَىٰ حِينٍ ۝ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ۝
ایکوقت تک کہا اسی زمین مین جیوگے تم اور اسی زمین مین مروگے تم اور اسی سے نکالے جاؤگے تم

ع ۱۵ / ۹

ارشاد ہوا اوترو تم سب یعنے آدم وحوا مع ذریات یا تم دونو اور شیطان افعی وطاؤس
تمہارا ایک دوسرے کا دشمن ہی اور تمہارے لیے بود وباش اور منافع ایک وقت تک
زمین ہی مین ہین تم اوسی مین زندہ رہوگے اور اوسی مین مروگے اور اوسی سے اوٹہائے جاؤگے لطیفہ حضرت آدم
جنت سے آلودہ گناہ آئے اور زمین سے انشاء اللہ تعالی پاک ومعصوم تشریف لے گئے

يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا
اے اولاد آدم بیشک اتارا ہمنے تمپر لباس کہ چھپاوے شرمگاہ تمہاری اور زینت

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝
اور لباس تقوی یہ خیر ہی نشانیوں سے اللہ کی ہی تاکہ وہ سوچین

لباس وہ چیز جس سے ستر و حجاب کر سکین اور نزول اسکا برعایت اصل ہی یعنی پانی آسمان سے اوترا اوس سے اصل لباس یعنے نبات وغیرہ پیدا ہوے یا یہ کہ اوسکے بنانیکا علم اوتارا ریش اور ایک قراءت مین ریاش ہی پس ریاش بمعنی ثوب و اثاث البیت اور ریش عام ہی ہر مال پر صادق آتا ہی اور ریش کے معنے پر طائر مگر لباس و زینت سے استعارہ کیا گیا (کبیر) معالم لباس تقوی سے قتادہ کے نزدیک مراد ایمان ہی اور کہا حسن نے حیا کہا عثمان نے حسن خلق - کہا عروہ نے اللہ سے ڈرنا کہا کلبی نے پاکدامنی - کہا زید بن علی نے وہ چیزین جنہین لڑائی مین بچاؤ کے لیے پہنین جیسے زرہ خود وغیرہ حاصل ای ابن آدم ہمنے تمہین لباس عطا کیا جو تمہاری شرمگاہ کو چہپائے اور تمہارے لیے زینت ہو اور تقوی کا لباس تمہارے حق مین خیر ہی اور یہ اللہ کی رحمت و کرامت کے نشانی ہی تاکہ تم سوچو سمجھو اوس سے ڈرو یہ آیت خواہ اس مناسبت سے نازل ہوئی کہ جب آدم نے اوراق جنت سے پردہ پوشی چاہی اونکی اولاد سے بطور نعم البدل ارشاد ہوا کہ گو لباس بہشتی تمسے چہین لیا گیا اور تمکو اوسکی ضرورت ہی مگر لباس تقوی جو تمہین عطا ہوا تمہارے حق مین خیر ہے یا حکم جدید ہے کہ فرضیت ستر و خیریت تقوی ثابت ہو یا شان نزول اسکا یہ ہی کہ عرب ایام جاہلیت مین برہنہ طواف کرتے تھے لباس کا حکم ہوا ف[1] سیاق آیت سے ظاہر ہی کہ لباس بقدر ستر عورت فرض ہے[2] انزلنا مثل کتبنا وغیرہ کے خبر مفید معنی امر ہی[3] آیات سابقہ مین تصریح ہو چکی ہی کہ شیطان کی غرض یہ تھی کہ آدم کا کشف عورت ہو اور یہ اونکی لغزش کا نتیجہ تھا پس ستر عورت واجب ہوا پھر لباس کے دو غرضین ارشاد فرمائین[1] ستر[2] زینت اور یہ دونو امر مجمل تہے اول بقدار عورت جسکا ستر واجب ہی مصرح نہ تہی احادیث سے ائمہ مجتہدین نے استنباط کیا **نظم**

رہے زانو سے تا ناف چھپا	پر ہے ممنوع ریشم و زنار	فرض مردو نپہ ہی لباس اتنا
اور نہ پہنے کبھی وہ جامۂ زن	ہو نہ لانبا ازار یا دامن	زعفران یا کسم کا رنگ و نگار
خود بچین شر سے اور بچاے رہین		عورتین جسم سب چھپالے رہین

دوم غرض زینت اسکے لیے بھی شارع علیہ السلام نے قواعد معین فرما دیے جسکا خلاصہ یہ ہی[1] افتخار حرام ہی تزئین جیسے اظہار شکر منع نہین[2] پس زینت اور تحسین و تجمل گر اسلیے ہی کہ حسن لباس و فراغت حال و حسن صورت موجب سرور احباب و اظہار نعمت

رب الارباب ہو بہتر ہو وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اللہ کے نعمتون کا بیان و اظہار کرد سزاوار
مقام یہ تھا کہ ایسی زینت مستحب و موجب ثواب ہو مگر احتیاطًا اسمین سکوت کیا گیا اور اللہ تعالیٰ دلونکی
تمنا مین دیکھتا ہی اور اونکی رحمت تنگ نہین بخاری حضرت عایشہ فرماتی ہین کہ آپنے منقش قمیص
مین نماز پڑہی بعد فراغت فرمایا یہ ابوجہم کو دیدو اور میرا وہی موٹا کپڑا لاؤ اسنے مجھے نماز سے کھیل مین
ڈالدیا یعنے اسکی طرف التفات ہوا یا پر کا نٹ خاصہ مین کمی ہی مسلم اور جابر سے مروی ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کو تین بچھونے کافی ہین ایک اپنے لیے ایک بی بی کے لیے
ایک مہمان کے لیے اور چوتھا ہو تو واسطے شیطان کے ہی پس یہ زینت بخوف فتنہ و تکبر و فخر و برعایت
اتباع صلحا و بامید مزید عنایت الٰہی و فضل فقر و مسکنت اباحت ہی کے درجے مین رکھے گئے اور اگر فخر
و تکبر مقصود ہی تو حرام مسئلہ عورت کو اپنے شوہر کے لیے تزیین موجب ثواب ہی ممنوعات لباس
۱ ریشمی و طلائی و نقرئی اور ٹخنون سے نیچا کپڑا اور کسم اور زعفران کا رنگ مردون کے لیے حرام ہی
اور عورتونپر حلال ۲ مرد کو زنانہ لباس اور عورت کو مردانہ حرام ہی ۳ ایسا نازک لباس جو بالکل
ستر نہو منع ہی بخاری مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ ٹخنون سے جو ازار نیچی ہو
وہ آگ مین ہی۔ اور فرمایا لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا اللہ تعالیٰ نظر رحمت
نکریگا قیامت مین اوسپر جسنے اپنی ازار لٹکائی اترا کر۔ اور فرمایا کہ ایک آدمی دامن کشان متکبرانہ
جاتا تھا کہ زمین مین دھنس گیا اور وہ قیامت تک برابر دھنستا چلا جائیگا بخاری ابن عمر سے
مروی ہی اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ۔ دنیا مین ریشمی کپڑے وہی
پہنتا ہی جسے آخرت مین کوئی حصہ نہین ترمذی اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ
وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا۔ سونا اور ریشم حلال ہی میری امت کی عورتونپر اور حرام ہی مردونپر مشکوۃ
جب ازار کا ذکر ہوا تو حضرت ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ عورتون کو کیا حکم ہے قَالَ تُرْخِيْ شِبْرًا فَقَالَتْ
اِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا فرمایا کہ عورت ایک بالشت لٹکا رکھے ام المومنین نے کہا اس صورت مین بدن
کھلجایگا (یعنے چلنے پھرنے مین) فرمایا ایک ہاتھ لٹکا کر دے ترغیب عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ
آخر امت مین عورتین ہونگی كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ لباس کے ساتھ ننگی اور بے ستر ہونگے سر ونپر اونکے
مثل کوہان شتر لاغر کے ہونگے یعنی (موباف) اونپر لعنت کرو کہ وہ ملعونہ ہین یہ خبر حرف بحرف صادق
آتی ہی اسوقت کی عورتون پر کہ لباس ایسا پہنتی ہین جسمین ستر نہین اور کچھ ہو بھی تو جالی لوٹے ململ سے
اور سرون پر نہایت موٹی اور بڑے موباف ہوتے ہین مسئلہ اگر کوئی شخص لباس ممنوع مین نماز

پڑھ لی اگر دوسرا کپڑا نہ تھا تو خیر ورنہ نماز صحیح اور گناہ لازم ہوگا نماز اسلیے کہ فرض مطلق ستر ہے اور گناہ اسلیے کہ نہی شرعی وارد ہی بخلاف نجس کپڑون کے کہ اوسمین فرض طہارت ترک ہوتا ہی لطیفہ تقوی کو خیر لباس اسلیے فرمایا کہ لباس سے عیوب خلقی جنکا الزام بندہ پر نہین چھپتے ہین اور زینت عارضی حاصل ہوتی ہی اور تقوی سے عیوب کسبی یعنی گناہ جسکا الزام اسپر ہی عفو ہوتی ہین اور نعمت ابدی نصیب ہوتی ہی پس وہ لباس ہین اور تقوی خیر

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ
اے اولاد آدم نہ بہکاوے تمکو شیطان جیسا نکالا تمہارے ماں باپ کو جنت سے اوتار لیا

عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ
اونسے لباس اونکا تاکہ دکھائے اونکو شرمگاہ اونکی بیشک وہ دیکھتا ہی تمکو اور کنبہ اوسکا جہان سے

لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
نہین دیکھتے تم اوسے ہمنے بنایا شیطانونکو دوست اونکا جو نہین ایمان لاتے

اے اولاد آدم خبردار رہو ایسا نہو کہ شیطان تمکو بہکائے جسطرح تمہارے ماباپ کو جنت سے نکلوایا کہ اوسمین جانے نہ دے اوتکے کپڑے اوتروائے کہ شرمگاہ کھل جائے تمہین بھی ذلیل و رسوا کرے بہت ہوشیار رہو وہ اور اوسکی اولاد تمکو دیکھتے ہین اور تم اونہین نہین دیکھ سکتے اور ہمنے بے ایمانونکا ولی اور دوست اور اونپر غالب شیطانونکو بنا دیا ہی ف آیت مین کئی امر ہین ۱ اعلی درجے کی تنبیہ اور تخویف ۲ واقعات سے عبرت ۳ مصائب اور آبروریزی کا ڈر ۴ یہ کہ دشمن سے تم بدون استعانت بچ نہین سکتے اسلیے کہ وہ دیکھتا ہے اور تم نہین دیکھتے ۵ اطمینان و تسکین کہ شیطان کفار اور بے ایمانی لوگونکا دوست اور اونہین پر مسلط ہے پس ایسے پناہ ڈھونڈھو جو اوسکی کید سے بچا سکے اور وہ کتاب و سنت ہی اور لباس تقوی ورنہ مجرد عقل و رائے سے کچھ نہین ہوسکتا

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا
اور جب کرین بیحیائی کہین پایا ہمنے اسپر باپ دادا کو اپنے اور اللہ نے حکم کیا ہمکو اسکا کہدیجیے بیشک اللہ نہین

يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
حکم کرتا بیحیائی کا کیا تم کہتے ہو اللہ پر وہ چیز کہ نہین جانتے تم

یعنی جنپر شیطان مسلط ہی وہ ایمان نہین لاتے اور جب گناہ کرتے ہین کہتے ہین ہمنے تو باپ دادا کو یون ہی کرتے ہوے پایا اللہ نے ہمکو یہی حکم دیا آپ اونسے کہدیجیے کہ اللہ تعالی فحش کا حکم نہین کرتا کیا تم اللہ پر وہ بات کہوگے جسکا تمکو علم نہین ہے ایک تو گناہ کرو دوسرے اللہ پر اوسکا الزام دو عصیان سے بچنا گو مشکل ہی مگر فرق یہ ہی کہ مومن گناہ کے بعد استغفار کرتا ہے جیسا کہ اذا فعلوا

فاحشۃ ذکروا اللہ الخ صفحہ ۳۰۰ (جلد اول مین گزرا) اور کافر وشقی غرور سے کہتا ہی کہ یہ تو ہمارے اگلون کے دستور ہین یہ اللہ کے حکم نہین فحش بے حیائی اور نہایت قبیح گناہ
ربط حیلہ شیطانی وطریقہ شیطان پرستان بیان کرکے اوس سے بچنے کی تدبیر بیان فرمائی

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ۟ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ
کہدیجیے حکم کیا رب نے میرے انصاف کا اور حکم کیا کہ سیدھے کرو منہ اپنے وقت ہر نماز کے اور

ادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ؕ
پکارو اللہ کو خالص کرنیوالے اوسکے لیے دین کو جیسا شروع کیا تمکو لوٹائے جاؤ گے

اے نبی کریم آپ کہدیجیے کہ میرے رب نے تو مجھسے فرمادیا ہے کہ انصاف کرو۔ توحید کرو۔ لا الٰہ الا اللہ کہو اور سیدھا کرو اپنا مونہ یعنے قبلہ رو ہو جاؤ یا دل اللہ سے لگاؤ ہر نماز کے وقت یا جو مسجد اوسکے پاس ہو کسی ایک کی خصوصیت نہین اور پکارو اللہ کو اسطرح کہ سوائے اُسکے دوسرا ملحوظ و مقصود نہو دین اوسی کے لیے ہو تمکو جیسا ہمنے پیدا کیا ہی یعنے شقی یا سعید ویسے ہی مروگے یا جسطرح پیدا کیا ویسے ہی مرنا بھی ہی یا اسیطرح بعد موت کے ہم اعادہ کرینگے آیت مین کے بحثین ہین اول کہا مجاہد نے قسط بمعنے عدل ہی جیسا کہ لغت سے ثابت ہی کہا ضحاک نے مراد توحید ہی اسلیے کہ انصاف یہی ہی کہ حق کہین اور کلمۃ الحق یہی توحید ہی کہا ابن عباس نے کہ مراد لا الٰہ الا اللہ ہے جیسا کہ دوسری مقام پر فرمایا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ صفحہ (۲۴۲) دوم المسجد سے مراد مسجد ہی یعنے کسی مسجد کے تخصیص نہین جہان نماز کا وقت آجائے بسم اللہ و بقبلہ نماز پڑہنے لگو اور اسی کے موید ہی کہ فرمایا لا یخرج من المسجد بعد النداء الا منافق (رواہ ابوداؤد) مسجد سے بعد اذان کی نہین نکلتا مگر منافق یا وہ شخص جو کسی کام کو جاتا ہو اس نیت سے کہ پھر آجائیگا یا مسجد سے نماز مراد ہی اور یہی اولی ہی سوم خلوص اسکے مراتب متفاوت ہین سبکا خلاصہ یہ ہی (خلوص عمل) یعنی تمام افعال غیر مشروع کے لگاؤ سے پاک۔ شرک۔ کفر۔ بدعت و معاصی سے دور یہ مقام تقوی ہی (خلوص اہل) یعنے سوائے خدا کے نہ کسی سے نفع کی امید نہ ضرر کا خوف یہ مقام طالبین کا ہی (خلوص قصد) نفس باغی ہو یا منقاد مگر غیر خدا نہ مقصود ہے نہ مراد یہ شیوہ مجاہدین کا ہے (خلوص قلب) دلہی کسی طرف نہ جہکے شان عاشقین ہی (خلوص محض) غیر کا ذکر و لحاظ ہی نہ آسے اثر سے بحث نہ قبول سے غرض نہ اوسکے عدم سے تعلق نہ وجود سے کام ؎ بدیدار جانان زجہان مشتغل ٭ بذکر حبیب از جہان مشتغل ٭ نہ پروائے کس شان نہ سودائے کس ٭ نہ در کنج توحید شان جائی کس ٭

یہ مقام صدیقین کا ہو اسی لیے سید المخلصین امام المرسلین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذوق وشوق مین عرض کی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَاَمَامِیْ نُوْرًا وَخَلْفِیْ نُوْرًا وَفَوْقِیْ نُوْرًا وَتَحْتِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا رواہ بخاری یا اللہ میرے دل مین نور بھر دے میری کان آنکھ داہنے بائین آگے پیچھے اوپر تلے نور کر دے اور مجھے نور بنا دے ترغیب آپ سے کسی نے پوچھا ایمان کیا ہو فرمایا اخلاص اور ثوبان سے روایت ہو کہ آپنے فرمایا طُوْبٰی لِلْمُخْلِصِیْنَ اُولٰٓئِکَ مَصَابِیْحُ الْھُدٰی تَنْجَلِیْ عَنْھُمْ کُلُّ فِتْنَۃٍ ظَلْمَآءَ خوشخبری ہو اخلاص والون کو وہی چراغ ہدایت ہین اون سے ہر فتنہ تاریک نورانی ہو جاتا ہی چہارم کما بدئکم بعد حکم توحید و صلوٰۃ و خلوص تاکید و تکمیل کے لیے فرمایا کہ تمہاری ابتدا اور انتہا ہماری ہی ہاتھ مین ہی جیسے نیست تھی ویسی ہی ہو جاؤگے یا جسطرح بنایا تھا پھر قیامت مین زندہ کر لینگے یا جیسا علم ازل مین قرار دیا ہی سعید یا شقی انجام وہی ہوگا پنجم مسائل ۱ عدل یا توحید ۲ ہر نماز مین روبقبلہ ہونا ۳ دعا یا ذکر کرنا فرض ہے بشرطیکہ ہر امور بحالت اخلاص دین ہون ریا و شرک نہو ششم لطائف شیطان نے کہا مین راہ بہکاؤنگا فرمایا تم منہ سید ہا کیے رہو راہ نہ بھول سکوگے اوسنے کہا چارون جانب سے حملے کرونگا فرمایا نمازون مین اللہ کو پکارو وہ فریاد رسی کرے گا مگر خالص رہنا ادہر اودہر دل نہ بھٹکے اوسنے کہا اکثر ناشکری ہونگے ارشاد ہوا انصاف نچھوڑو ناشکری منصف سے نہین ہو سکتی۔ یہ آیت گویا فریب شیطان سے بچنے کے لیے حصن حصین ہے

فَرِیْقًا ھَدٰی وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْھِمُ الضَّلٰلَۃُ ط اِنَّھُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ○

ایک گروہ کو راہ دکھائی اور ایک گروہ ثابت ہوگئی اوسپر گمراہی بیشک اونھون نے بنالیا شیطان کو دوست سوای اللہ کے اور جانتے ہین کہ وہ راہ پر ہین

ایک گروہ وہ ہی جنھین اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور ایک گروہ وہ ہی جنپر ضلالت ثابت ہوگئی اونھون نے شیطان کو دوست اور حمایتی بنا لیا تھا اللہ کو چھوڑ کر اور زعم یہ تھا کہ وہ رو براہ ہین

ف قرآن واحادیث مین یہ مسئلہ مختلف مقامونپر مذکور ہوا کہین فرمایا جو ہوتا ہی وہ سب علم ازل سے ہی کہین فرمایا تم اپنے کیے کی سزا پاتی ہو تحقیق یہ ہی کہ بیشک پیدا کرنا اور مقدر کرنا اللہ ہی کا کام ہی دوسرے کو اسمین سر مو دخل نہین مگر آدمی کو بھی افعال اختیاریہ عطا ہوئے ہین جنسے سعید یا شقی

ف۱ چونکہ امر مقتضی تکرار نہین ہوتا پس ان سب کی فرضیت ایکبار ادا کر لینے سے ساقط ہوجائیگی مگر عدل ہر وقت حاجت ایسلیے کہ ظلم حرام ہے اور توحید ہر وقت

ہوجاتا ہی یہی اعتقاد ہی جملہ اہل سنت کا ترمذی صِنفَانِ مِنْ اُمَّتِی لَیْسَ لَھُمَا فِی الْاِسْلَامِ نَصِیْبٌ اَلْمُرْجِیَّۃُ وَالْقَدَرِیَّۃُ دو گروہ میری امت کے ہین جنہین اسلام سے کوئی حصہ نہین ملا ایک مرجیہ ہی جو آپکو مجبور محض سمجھے ہوے ہین جیسے جبا دوسرا قدریہ ہی جو آپکو بعض افعال کا خالق بھی جانتے ہین ترمذی عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ہاتھ مین دو کتابین تہین فرمایا تم جانتے ہو یہ کتابین کیسی ہین ہمنے عرض کی نہین مگر آپ ہمکو بتادین جو کتاب داہنے ہاتھ مین تہی اوسکی نسبت فرمایا یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہی اسمین نام ہین اہل جنت کے اور اونکے آبا و اجداد و قبائل کے اور آخر مین میزان دیدی گئی ہی کہ نہ کم ہوسکی نہ زائد اور بائین ہاتھ والے کو فرمایا اسمین نام دوزخیون کے ہین صحابہ نے عرض کی پہر عمل سے فائدہ ارشاد ہوا اعمال درست کرو اور حق سے نزدیک ہو جنت والے کا خاتمہ جنتی کام پر ہوتا ہی اور دوزخ والے کا خاتمہ دوزخی کام پر ہوتا ہے چاہے وہ جو کچہ عمل کرتا رہے پہر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تمہارا رب فارغ ہوگیا ایک گروہ جنت مین اور ایک دوزخ مین کبیر ابن عباس نے کہا کہ ایام جاہلیت مین بعض قبائل عرب برہنہ طواف کرتے رات کو عورتین دن کو مرد اور سمجھتے کہ یہ لباس جسمین گناہ بھی کیے ہین قابل طواف بیت اللہ نہین یا کپڑونکی طرح گناہ اوتر جائینگے اور ایام حج مین کہانا کم اور روغن ترک کرتے صحابہ نے کہا ہم اس تعظیم کے زیادہ حقدار ہین ارشاد ہوا

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ

اے اولاد آدم لیلو لباس اپنے وقت ہر نماز کے اور کھاؤ اور پیو اور نہ فضول خرچ کرو بیشک اللہ نہین دوست رکھتا فضول خرچ کرنیوالونکو

یا بنی آدم عام ہی مگر آیات سابقہ ولاحقہ اولیاء شیطان کو اس انعام سے محروم کرتے ہین صرف مومنین بطور حقیقت قاصرہ مراد ہین یا مطلب یہ ہی کہ ایمان لاؤ پہر یہ احکام مانو بہرحال کفار مخاطب بجزئیات نہین (احمدی) **زینت** یہ مجمل ہی اسلیے کہ اختلاف طبائع و بلاد و زمان و حالات سے کیفیت زینت مین اختلاف فاش ہوجاتا ہی پس سواے محرمات وہ تمام امور جسے شرع نے بیان کیا یا جو عرف مین باجماع مسلمین قرار پائین زینت ہین ادنی درجہ زینت یعنے لباس بقدر ستر عورت فرض اور اس سے زائد مستحب و اولی و مباح ہوگا اسلیے مفسرین اور فقہا نے زینت سے لباس مراد لیا جیسا کہ مذہب ہی صاحب ہدایہ وغیرہ کا **مسجد** کنایہ ہی نماز سے اور یہی زاہدی اور تفسیر احمدی و معالم وغیرہ مین ہی یا مجاز ہے بطور اطلاق ظرف مظروف پر **اسراف** صرف بے اندازہ و بے محل پس اندازۂ شرعی کی مخالفت حرام اور اندازۂ عقلی کی مخالفت مضر مصالح

اور اندازہ عرفی کے مخالفت موجب تضحیک ہی ہر حال مین اسراف امر خبیث و رکیک ہی حاصل
اے لوگو نماز کے وقت اپنی وہ لباس جو تمپر جائز کیے گئے ہین لو اور کہاؤ پیو پاک چیزین اور بے محل
وبیجا صرف نکرو اللہ تعالی فضول خرچ کو دوست نہین رکھتا مسئلہ نماز مین پوشاک نفیس و
باوقعت پہننا یا اور قسم کی زینتین جو خلاف اولی نہ ہون کرنا اولی ہے بوجہ رعایت معنی زینت
کے اور کہا گیا کہ مسواک اور خوشبو اور شانہ و روغن سر وغیرہ داخل زینت ہی مسئلہ بقدر ضرورت
کہ مرنجا کہانا واجب اور بغرض حصول قوت اطاعت مستحب و بغرض تلذذ بے شکم و مصالح معاش مباح و
جائز اور اس سے زیادہ اسراف مضر و منع ہی مسئلہ ستر عورت نماز مین فرض اور اسراف ہر حال مین حرام ہی

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ
کہد یجیے کسنے حرام کی زینت اللہ کی جو نکالی واسطے اپنے بندونکے اور پاک چیزین رزق سے کہد یجیے

هِيَ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُونَ
یہ واسطے اونکے ہی جو ایمان لائے حیات دنیا مین خالص ہین روز قیامت مین ایسے ہی ہم بیان کرتے ہین آیتین قوم دانا کے لیے

آپ کہد یجیے وہ زینت جو اللہ نے اپنے بندون کے لیے بنائی اور اوسکے پیغمبر نے تفسیر و توضیح فرمائی
کسنے حرام کی اور وہ پاک چیزین جو تمکو بتعلیم پیغمبر و تقریر علما معلوم ہو چکی ہین اللہ تعالی نے
تمہارے کہانے پینے کو پیدا کین کسنے حرام کین آپ کہدین کہ یہ زینت اور رزق طیب مومنین کے
لیے قیامت مین مخصوص ہوگا کفار شریک نہو سکینگے ہم اپنی آیتین یونہین مختلف طور پر بیان
کرتے ہین اونکے لیے جو سمجھتے ہین ف معلوم ہوا کہ زینت شرعی و لذائذ و طیبات حلال جنکی
تفصیل گذر گئی ہی بدون کسی کراہت کے ہمارے لیے جائز ہین انکا حرام کہنا منع ہی کفار
دنیا مین مال و جال مین مومنین کے شریک ہین ایسا نہین کہ اسلام کو تمول خوش عیشی لازم و مزور
اور کافر محروم و مہجور ہو البتہ آخرت مین یہ نعمتین مومنین کے لیے مخصوص ہونگی در منثور کہا
ابن عباس نے کہ مجھے حضرت علی نے ابن الکوا کے پاس بہیجا مین باریک قمیص اور حلہ پہنے تہا وہ
کہنے لگا تم ابن عباس ہو اور ایسے کپڑے پہنے ہو مین نے کہا پہلا امر جسمین مین تم سے خصومت
کرون یہی ہی اور یہ آیت پڑہکر اونہین الزام دیا اور دوسری روایت مین ہی کہ کہا مین نے دیکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہایت نفیس حلہ پہنے تھے۔ اور کہا ابن عمر نے آپنے فرمایا کہ نماز مین
دونون کپڑے پہن لیا کرو اللہ تعالی زیادہ مستحق ہی کہ اوسکی حضوری کے لیے زینت کی جاے ف
اچھے کہانے پینے اور بعیش و فراغت بسر کرنیکا جواز گو آیت سے نکلتا ہی لیکن نہ اوسکا التزام سے

کر واجب وسنت سمجھا جاوے اور نہ اسقدر کہ اسراف ہو بلکہ ایسا درجہ توسط ملحوظ رہے کہ یہ اشیا حرام کی صورت مین نظر نہ آئین۔ اسلیے کہ دائما طالبان خدا انسے دور رہے ہین اور بحث اسکی (صفحہ ۵۶۳) مین گذری

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ
کہدیجیے نہین حرام کین ہمارے ربنے مگر بیحیائیان جو ظاہر ہون اونسے اور جو چھپی ہون اور گناہ اور سرکشی

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
بدون حق کے اور یہکہ شریک کرو ساتھ اللہ کے جو کہ نہین اوتاری ساتھ اوسکے حجت اور یہکہ کہو اللہ پر وہ کہ نہین جانتے تم

آپ کہدیجیے کہ میرے رب نے بے حیائی حرام کردی کھلی ہو یا چھپی اور گناہ حرام کردیے صغیرہ ہون یا کبیرہ اور یہ حرام کردیا کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک گردانین اور اوسکے لیے کوئی دلیل وحجت بھی نازل ہوئی ہو اور یہ کہ دل سے گڑھ گڑھ کر اللہ تعالی پر وہ باتین بنالین جو نجانتے ہون فواحش جمع فاحش بمعنی بی حیائی کہا گیا فحش زبانی گناہ اور اثم ہاتھ پانو کے گناہ معالم فحش زنا جیسے عرب جیسے زنا کی پروا نکرتے کھلے ہوے کو عیب جانتے کبیر فحش گناہ کبیرہ ف فحش ہر ایسا گناہ جو قطع نظر شرع کے مہذب شرفا کے نزدیک بھی شرمناک ہو اور ظاہر سے مراد وہ فعل جو کیا جاوے یا وہ قول جو کہا جاوے جیسے کسی کو گالیان دینا۔ باطن وہ خیالات شرمناک جو دل مین بقصد تلذذ متصور ہون یا زبان سے کہے یا کان سے سنی جائین۔ یا جنکا قصد مصمم کیا جاوے یا جسکے تمنا ولمین ہو یا تدبیر مخفی کرے پس وہ اشعار اور قصص جنمین شرمناک مذکور ہون اون کے سننے یا پڑہنے کے دو درجے ہین ۱ یہ کہ مقصود ومطلوب حسن مضامین لطف شاعری یا اور کوئی امر ہے ضمنا یہ بھی آجاتا ہے یہ خلاف اولی وتقیا وتقوی ہے ۲ گو اور کچھ بھی مقصود ہو مگر ایسے مذکور بھی ملحوظ ومنظور ہین تو ممنوع اور غالبا اس آیت کی تحت مین داخل ہین ۳ لیکن حکایات نصائح آمیز لطائف معرفت ومضامین عشق خیز جو غذا ے روح اہل دل ہے دوسرے مقام کی بات ہے مولانا خوشتر آن باشد کہ سر دلبران ✽ گفتہ آید در حدیث دیگران تنبیہ خطرہ یا وسوسہ یا ایسا تصور وخیال جسکے ساتھ عزم نہو عفو ہے نہ یہ کہ بالقصد پڑہا یا سنا جاے اور اوس سے تلذذ ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ (رواہ مسلم) آنکھون کا زنا نظر کانون کا زنا زنا کی باتین سننا زبان کا زنا ایسے قصے کہنا ہاتھ کا زنا بیجا دست درازی پانو نکا زنا ایسی راہ مین چلنا اور دل خواہش اور تمنی کرتا ہے اور شرمگاہ ان سبکی تصدیق کرتی ہے اگر بدفعلی

ہو گئی اور تکذیب کرتی ہی اگر اللہ نے بچا لیا مسئلہ اسی قصد پر کتب یا تصویر کا بھی حکم ہے اگر مقصود ہی تو مردود ورنہ غیر جائز ہی مسئلہ اسی قصد پر کتب مذہب باطل کا مطالعہ ہی اگر قصد تردید یا تحقیق اعتقاد و احکام و تاریخ ہی تو جائز ورنہ ممنوع مسئلہ اسی قصد پر بے بنیاد حکایتون کا بھی حکم ہی اگر قصد عبرت یا استعارہ و بلا لحاظ صورت واقعہ و نصیحت ہی تو خیر ورنہ شر ہی اثم ہر گناہ کو کہتے ہین مگر یہان گناہ صغیرہ مراد ہین یا شراب خواری (جامع) یعنی امام عادل کی نافرمانبرداری یا زنا (یا غیبہ زانیہ کو کہتے ہین) سرکشی یہان مراد ہی ظلم و ناحق کوشی سے شرک اسمین یہ قید کہ اللہ نے کوئی دلیل نہین اوتاری لازمی ہی یعنی کوئی قسم شرک کی مدلل ہو ہی نہین سکتی پس یہ ویسی ہی جیساکہ جا بجا فرمایا کہ قتل انبیا ناحق کرتے تھے اسلیے کہ قتل پیغمبر کبھی حق پر نہین ہو سکتا یا یہ مطلب کہ کفار بھی اپنے انصاف اور دل مین کوئی دلیل نہین پاتے وہ بھی سمجھتے ہین کہ ہمارا یہ فعل طبعی یا تقلیدی ہی جیسے ہمارے زمانے کی رسم پرست جانتے ہین مگر نہین مانتے تقولون الخ اللہ پر بے علم کچھ کہنا یہ تعریف اہل بدعت پر صادق آتی ہی جو غیر دین کو دین قرار دیتے ہین اور حدیث گڑھ لینے والون پر کہ جو چاہا اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف منسوب کردیا اور بے علم و بے اصول صرف عقل سے اجتہاد و تاویل کرلینے والون پر جیسے ہمارے زمانے کی نئی روشنی والے

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ۝

اور واسطے ہر گروہ کے مدت ہی پس جب آگئی مدت اونکی نہ دیر کرینگے ایکدم اور نہ سبقت کرین گے

معالم کہا ابن عباس نے کہ اجل سے مراد عذاب ہی یعنے ہر امت عاصی کے عذاب کا ایک وقت مقرر ہی اور کہا گیا کہ مراد موت ہی یعنے ہر شخص کے لیے وقت موت مقرر ہی یا ہر گروہ کے لیے ایک مہلت کا زمانہ ہی اوسکے بعد دوسرے لوگ آتے ہین یا ہر شخص کے مرنیکا وقت معین ہی پھر جب اونکا وقت آجاتا ہی تو نہ دیر کرسکتے ہین نہ جلدی یعنے وقت ٹل نہین سکتا و ہم تاخیر نہونا ظاہر ہے مگر وقت معین آجانے کی بعد تقدیم کیونکر ہو گی کبھی اجل آجانے سے مراد قریب آجانا ہی اور غرض تقدیم سے یہ ہی کہ وقت معین سے کچھ پہلے ہو اور فرمایا فخر الہند مولانا ابو الحسنات رحمہ اللہ نے بوقت درس کہ جزا محذوف ہی یعنی جب وقت آگیا کام تمام ہوا اور لا یستاخرون الخ دوسرا جملہ ہی یعنے نہ وقت آنے سے پہلے مر سکتی ہین اور نہ وقت آنے پر ٹھہر سکتے ہین لیستاخرون تک جملہ تمام ہوا یا یہ کہ لا یستاخرون پر جملہ تمام ہوا جب حکم آگیا دیر نہین ہوسکتی اور لا یستقدمون دوسرا جملہ ہی یعنی موت سے سبقت بھی نہین ہوسکتی پس یہ محل جزا مین نہوگا

يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِي فَمَنِ ٱتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

ای اولاد آدم اگر آئین تمہارے پاس پیغمبر تم مین سے بیان کرین آئتین میری پس جو ڈرا اور اصلاح کرے پس نہ خوف ہے اونپر

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا وَٱسْتَكْبَرُوا۟ عَنْهَآ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ

اور نہ وہ رنج کہائینگے اور جنھون نے جھٹلایا آیتونکو ہماری اور تکبر کیا اوس سے وہی صاحب نار کے ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

ای لوگو اگر تمہارے پاس ہمارے پیغمبر آئین اور ہمارے احکام بیان کرین پس جو اونکی تعلیم و ہدایت سے متقی و صالح بن جائے اوسپر کوئی خوف اور رنج نہین ہی اور جو ہمارے احکام و آیات کو جھٹلائے اور تکبر اور غرور اوس سے کرے وہ دوزخ والے ہین اوسمین ہمیشہ رہینگے ف یہ امر تمام ہوگیا یعنی پیغمبر آئے اور سعادتمندون نے مانا بدنصیبون نے غلط جانا اب رابطہ بعد تعلیم و تخویف ایک عجیب قصے کی طرف توجہ دلائی کہ دل لگی اور اپنے اپنے انجام سنکر فکر کار کرین فرمایا

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِهِۦٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ

پس کون ظالم زیادہ اوس سے کہ باندھے اللہ پر جھوٹھ یا جھٹلائے آیتونکو اوسکی وہی ہین کہ پہونچیگا اونکو حصہ اونکا

ٱلْكِتَٰبِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوٓا۟ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن

کتاب سے یہانتک جب آئے اونکے پاس فرستادے ہمارے وفات دیتے ہین اونکو کہتے ہین کہان ہین وہ کہ تھے تم پکارتے

دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالُوا۟ ضَلُّوا۟ عَنَّا وَشَهِدُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا۟ كَٰفِرِينَ ۝

سوای اللہ کے بولے کھوگئے وہ ہمسے اور گواہی دی جانونپر اپنی کہ وہ تھے کافر

معالم کتاب سے مراد لوح محفوظ کہا حسن نے عذاب روسیاہی و کبودی چشم کہا سعید نے شقاوت مکتوبہ کہا ابن عباس نے اعمال مکتوبہ کبیر بعض احکام مکتوبہ یعنے امن و عیش و دنیاوی اور یہی قول انسب ہی رسلنا ملائکہ موت حاصل اوس سے زیادہ عاصی اور ظالم کون جو اللہ پر جھوٹھ بہتان باندھے اور اوسکے احکام کو جھٹلائے یہ بدبخت وہی ہین جنہین دنیا مین کتاب کا ایک حصہ ملا ہی کچھ دنون بری بھلی طرح بسر کرلین یہانتک کہ جب موت آگئی اور ہمارے بھیجے ہوے فرشتے روح قبض کرنے کو آگئے اور اون کی جان نکال لی اور کہا اب وہ کہان گئے جسے خدا کے سوا پوجتے اور پکارتے تھے مجبوری کہنے لگے وہ کھوگئے اور باطل ہوے اور اپنی ذات پر گواہ ہوے کہ ہمنے کفر و بغاوت کے ہم کافر تھے

قَالَ ٱدْخُلُوا۟ فِيٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ فِي ٱلنَّارِ

کہا داخل ہو اوس گروہ مین کہ گزر گئے تم سے پہلے جن اور انس سے آگ مین

كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ

جب داخل ہوئی ایک جماعت لعنت کی اوسکی بہن نے یہانتک جب پہنچگئے اوسمین سب کہا جماعت پچھلی نے اگلی کو

رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ

ای رب ہمارے انھون نے بہکایا ہمکو پس دے اونھین عذاب دوچند آگ سے کہا ہرایک کے لیے دوچند ہی مگر نہین جانتے تم

کہا ای گنا ہگارو اون گروہون کے ساتھ جو تمسے پہلے جن اور انس سے گزرچکی ہین آگ مین داخل ہو پہر جب کوئی امت دوزخ مین داخل ہوگی اپنے ساتھیون کو جو اوسنے پہلی جاچکے ہین لعنت کریگی یہان تک کہ جب سبکی سب جہنم مین داخل ہونگے اور اپنے اپنے مقامو نپر پہنچ گئے پچھلے اپنے اگلونکی نسبت کہینگی ای رب انہین اگلون نے ہمکو بہکایا ہم بہی انکی دیکہا دیکہی گمراہ ہوگئے تو تو اونپر دونا عذاب کر جواب ملیگا سب پر دونا ہی مگر تمکو معلوم نہین اخت سے مراد ایک قسم کے لوگ مثلاً یہود یہود پر اور نصارا نصارا پر لعنت و بددعا کرینگے اضلونا یعنے اگلونکی تقلید و اضلال سے ہم بہکے پس اونپر ایک عذاب گناہ کا دوسرا بہکا نیکا ہو وہم ضعف (دونا) اور یہ ممکن نہین کہ ہر شخص پر دوسریکا دونا عذاب ہو دفع ہوا اضافت وعدد خاص مراد نہین بلکہ شدت و زیادت مقصود ہی اور وہ ہر دوزخی مین موجود ہے ممکن ہے ہر شخص پر دوسریکا دوچند یا زائد ہو جہات مختلفہ سے **ف** باہمی طعن غیظ و غضب بدخواہی بددعا خصوصاً اگلون کو برا کہنا صفت اہل نار ہے اور موجب ذلت و مصائب بسیار

وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ

اور کہا پہلون نے اونکے پچھلونسے پس نہ تھا تمکو ہمپر فضل پس چکھو عذاب وسکا کہ تھے تم کماتے

اور جواب دیا اگلے کافرون نے پچھلونکو اوس بددعا کا کہ تمکو ہمپر کوئی فضل و زیادتی نہین جسطرح ہمنے کفر و انکار کیا تم بہی باغی و نافرمان دار تھے پس سب کے سب چکھو اپنے کیے کا مزا

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ

بیشک جنھون نے جھٹلایا آیتونکو ہماری اور تکبر کیا اونکو (ماننے سے) نہ کھولیجاوینگے واسطے اونکے دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے

الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ

جنت مین یہانتک کہ در آئے اونٹ ناکے مین سوئے کے اور ایسے ہی بدلا دیتے ہین ہم گنہگارونکو

جو اللہ کے آیات و احکام جھٹلاتے ہین اور اسکی اطاعت و تسلیم سے استکبار کرتے ہین اونکے لیے آسمان کے دروازے نہ کہلین گے یعنے برکات و قبول اونکو نصیب نہونگی اور وہ

ہامان سے دونا اور ہامان پر بہکانے کا عذاب فرعون سے دونا ہو ۱۲

جنت مین نہ داخل ہونگی جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین نہ سما جاے یعنی جسطرح یہ امر خلاف
عقل ہی کفار کا جنت مین جانا مخالف نقل ہم ایسی ہی سزا دیتے ہین مجرمین کو در منثور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کافر کی موت آتی ہی آسمان سے سیاہ رنگ ملائکہ آکر اوسکے
گرد بیٹھ جاتے ہین اور ملک الموت سرہانے ہوتے ہین اور کہتے ہین ای روح خبیث نکل اللہ کے
غضب اور عذاب کی طرف روح جسم مین منتشر ہوتی ہی اور فرشتے رگ رگ سے نکالکر بدبودار چیزون مین
رکھکر آسمان کی طرف لیجاتے ہین فرشتون کے جس گروہ پر اس روح کا گذر ہوتا ہی وہ کہتے ہین کون ہی
یہ روح خبیث ملائکہ ہمراہی نام مع ولدیت بتاتے ہین اسیطرح آسمان اول تک جاکر دروازہ
کھلواتے ہین مگر دروازہ نہین کھلتا۔ پہر حضور نے یہ آیت پڑھی لا تفتح لهم ابواب السماء اور
فرمایا کہ حکم ہوتا ہی کہ اسکا نام دفتر سجین مین رکھو پہر وہ روح آسمان سے پہینکدی جاتی ہی اور یہ آیت
پڑھی مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ جس نے اللہ سے شرک کیا گویا آسمان سے
گر پڑا اور سدی سے مروی ہی کہ کافر کی روح فرشتے آسمان کی طرف اوچھالدیتے ہین وہان سے زمین پر پہینک
دیجاتی ہی ایسے ہی پہر ہوتا ہی اور مومن کی روح بکمال احترام و اعزاز آسمان پر لیجاتے ہین
دروازہاے آسمان کہولے جاتے ہین جو فرشتہ ملتا ہی اوسے مرحبا اور مبارکباد دیتا ہی صلوۃ
بہیجتا ہی اوسکی خوشبو پہیلجاتی ہی آخرکار یہ بندۂ امیدوار بحضور شاہنشاہ غفار پیش کیا جاتا ہی بعد
عطیات فراوان و عنایات بیپایان ارشاد ہوتا ہی ہماری بندے کی روح زمین مین لیجاؤ ہمنے اسے مٹی سے بنایا
اوسی سے اوٹہائینگے ابن کثیر جمل اونٹ اور ابن عباس سے ایک روایت مین جمل یعنی رسن گندہ ہی

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝
واسطے اونکے دوزخ سے بچھونا ہی اور اوپر اونکے لحاف اور ایسے ہی بدلا دیتے ہین ہم ظالمونکو

یعنی کفار کے تلے فرش آتشین ملیدا اوپر لحاف آتشین دوزخ کا ہوگا اور ظالمونکی یہی سزا ہی در منثور آپنے فرمایا
کہ کافر کی قبر مین دو تختیان آگ کی ہونگی ایک اوپر دوسرے تلے اوپر کی تختی دبائی جائیگی تلے کی تختی اوٹہائی جائیگی

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
اور جو لوگ ایمان لائے اور کیے کام نیک نہین تکلیف دیتے ہم کسی جانکو مگر بقدر اوسکی وسعت کے وہی اصحاب
الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَ
جنت ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے اور نکالدیا ہمنے اونکے سینونمین اونکے تھی رنجش جاری ہین تلے اونکے نہرین

مومن صالح جنتی ہین وہ جنتون مین ہمیشہ رہینگے جنکے تلے نہرین بہ رہی ہین اللہ تعالی نے

اون کے دلون سے رنج حسد کینہ نکالڈالا اور انکو باہمدگر محبت والفت سے بڑھکر تکلیف نہیں پہونچا
سکتا رہی جب مومنین آگ سے نجات پائینگے تو ایک پل پر روکے جائینگے جو دوزخ و
جنت کے درمیان ہوگا یہان باہمی قصاص ہوجائیگا اور بالکل پاک صاف ہوکر جنت
مین آئینگے ابن کثیر سدی نے کہا جب جنتی جنت کی طرف چلین گے جنت کے دروازے
ایک درخت پائینگے اوسکی جڑ مین دو نہرین ہین ایک نہر کا پانی پئین گے اون کے دلون سے
غل یعنی رشک حسد۔ کینہ اسباب عداوت آپس کے رنجش سب نکل جائیگی اسے شراب طہور کہتے
ہین اور دوسری نہر مین نہائین گے جس سے انکے چہرون پر جنت کی تازگی ناز ونعمت کی شادابی
آجائیگی پہر کبہی میلے کچیلے ہونگے نہ بال و بکہرین گے۔ کہا حضرت علی نے یہ آیت ہم اہل بدر کے حق مین
نازل ہوئی ہی اور آپ ہی سے منقول ہی کہ فرماتے مجہے امید ہی کہ مین اور عثمان اور طلحہ اور زبیر
اس آیت کے مصداق ہونگے یعنی عارضی مخالفت جو برائے نام آگئی ہی نکل جاے گی آیت مین
مباحث ہین اول لا نکلف۔ جملہ معترضہ ہی چونکہ ایمان اور عمل کے مراتب متفاوت اور انسان فہم
وقوت وہمت مین غیر مساوی تہے تسکین فرمائی کہ ہر شخص سے مطالبہ و مواخذہ اوسکی وسعت
یعنی قوت متوسطہ کے موافق ہوگا نہ بیش نہ کم مثلاً علما کو تفصیلے ایمان بدلائل و براہین چاہیے
عوام کو کلمۂ طیبہ کافی ہی علما کو فہم معانی اہل باطن کو حضور قلب نماز مین شایان ہی عوام کو ارکان
و شروط کا ادا کرنا بس ہی زیادہ معافی ہی مسئلہ وسعت مجمل ہی بس اندازہ شرعی اوس کے
تفسیر ہی جس تفصیل و تقسیم سے احکام منقول ہین انکی نسبت عذر تکلیف زائد فضول ہی مقبول ہی
جو منقول ہی دوم جبریہ کا رد ہی اسلیے کہ وہ آپکو مجبور محض قرار دیتے ہین پس اونکی وسعت مین
کچہہ بہی نہین لازم تہا کہ تکلیف جائز نہوتے حالانکہ باتفاق تکلیف ثابت و مسلم اور قدریہ کو بہی کچہہ
فائدہ نہوگا اسلیے کہ ممکن ہی کہ وسعت مطلق اوسی افعال اختیاریہ اور اعمال کسبیہ کا نام ہو جسکے
اہل سنت معتقد ہین سوم (نزعنا) اسلیے فرمایا کہ وہم ہوسکتا تہا اگر جنت مین مراتب مساوی
تہی تو مرتاضین کو افسوس ہوگا اور مدارج متفاوت ہین تو ادنی کو اعلی پر حسد آئیگا دو چار دن کا
معاملہ دنیا کا تو دیکہہ نہ سکے دائمی فضل کب پسند آئیگا لہذا فرمایا ایسے خیال وہان آہی نہ سکین گے
وہم عقل نہین قبول کرتی کہ آدمی کسیکو اپنے سے اچہا دیکہکر تمنا نہ کرے دل مین قلق پیدا نہو
دفع بتجربہ ثابت ہی کہ بحالت کمال تلذذ آدمی کو کچہہ بہی یاد نہین آتا تو شراب جنت کی مست
نعمات باقیہ سے سیر چشم ادہر ادہر کب نظر ڈالنے لگے تہے بسا اکثر محبوب و دوست کی ترقی دل خوش

کرتی ہو جیسا باپ بیٹے کو اپنے سے اچھا ہو جانا پسند کرتا ہی اور جنتی بہی باہم دوست ہو جاوینگے
۳ حسد لازم بشریت نہین صلحا و علماے سابقہ پچھلی کبہی حسد نہین کرتے بلکہ معتقد و دعا گو ہین
ابن کثیر ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ ہر جنتی اپنا ٹہکانا دوزخ مین دیکھیگا اور یہ بچاؤ
اوسکے حق مین موجب شکر عظیم ہوگی اور دوزخی اپنا گھر جنت والا دیکھکر حسرت کریگا اور جنتی کہینگے

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ
اور بولے سب تعریف جو اللہ کو جسنے ہدایت کی ہمکو اس طرف اور نہ تھے ہم کہ راہ پاتے اگر نہ راہ دکھاتا ہمکو اللہ البتہ آئے

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
تھے ہمارے رب کے حق پر اور پکارے گئے یہ کہ یہ جنت ہے وارث ہوئے تم اوسکے بسبب اسکے کہ تھے تم کرتے

اور اہل جنت کہینگے الحمد للہ کہ ہمین جنت کی طرف رہنمائی فرمائی اور ہمکو یہ نعمت ہرگز نصیب نہو سکتی
اگر اللہ تعالی رہنمائی نفرماتا بیشک ہمارے رب کے پیغمبر امر حق لائے تھے اسی حمد و ثنا مین حق سبحانہ
تعالی یا اوسکے ملائکہ پکارینگے اے جنتیو یہ جنت ہی اب تم اس کے وارث بنا دیے گئے ہمیشہ
رہوگے زوال و اخراج نہین اور یہ عوض ہے اوسکا جو تم دنیا مین کرتے تھے مسلم
آپنے فرمایا پکارنے والا پکاریگا تم سلامت رہوگے بیمار نہوگے زندہ رہوگے موت نہ
آئیگی جوان بنے رہوگے بڈھے نہوگے ہمیشہ ناز و نعمت مین رہوگے مایوس و نامراد نہوگے

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا
اور پکارے جنت والے آگ والونکو کہ بتحقیق ہمنے تو پالیا جو وعدہ کیا ہمسے رب نے ہمارے

حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ
حق کیا پایا تمنے جو وعدہ کیا رب نے تمہارے حق بولے ہان پھر پکارا پکارنیوالا اونمین یہ کہ لعنت ہو

اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ
اللہ کی ظالمون پر جو روکتے تھے راہ سے اللہ کی اور ڈھونڈھتے راہ کو کجی اور وہ آخرت سے انکار رکہتے تھے

وقف لازم

بعد اطمینان و استقرار جنت والے دوزخیون سے کہینگے ہم سے جو ہمارے رب نے وعدہ
کیا تہا ہم نے اوسے حق و راست پایا کیا تمنے بھی اپنے رب کا وعدہ حق پایا بولے ہان پھر ایک
فرشتے نے پکار کر مطلع کر دیا کہ پہٹکار ہے اللہ کے ظالمون پر جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور کجی کی
جو یا رہتے تھے اور قیامت سے انکار کرتے تھے ف ظاہرا یہ لعنت اون دوزخیون کے لیے خاص ہے
جو کافر تھے اور مسلم دوزخی اس سے محفوظ ہین اسلیے کہ آخر مین جو وصف مذکور ہیں وہ خاص کفار کے ہین

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ وَ

اور درمیان مین اونکے پردہ ہی اور اعراف پر کچھ مرد ہونگے پہچانتے ہین سبکو چہرے سے اونکے اور

نَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ

پکارینگے جنتیون کو کہ سلام ہو تمپر وہ ابھی داخل نہین ہوے جنت مین اور وہ امیدوار ہین

اور مابین جنت اور دوزخ کے ایک حجاب ہوگا اور اعراف پر کچھ مرد ہونگے کہ اہل جنت کو نشان نورانی اور اہل نار کو رنگ ظلمانی سے پہچانتے ہونگے پھر وہ اہل جنت سے کہینگے تمپر سلامتی ہو اور ابھی یہ لوگ خود جنت مین داخل نہین ہوے مگر امیدوار ہین حجاب پردہ معالم و ابن کثیر مین ہی کہ حجاب وہ دیوار ہے جو پل صراط پر منافقین مجرمین و صلحاے مومنین کے درمیان مین حائل کی جائیگی جسکی نسبت قرآن مین فرمایا کہ باطن اوسکا جانب بہشت و ظاہر اوسکا بسمت دوزخ ہوگا اور اوسمین ایک دروازہ ہی اعراف جمع عرف بمعنی مکان بلند اسکا نام اعراف اسلیے رکھا کہ اہل اعراف جنتی اور دوزخی دونون کو پہچانینگے پھر اسمین اختلاف ہی اکثر کے نزدیک وہی دیوار جسکا ذکر کیا گیا باعتبار حائل و فاصل ہونے کے حجاب ہی اور باعتبار ارتفاع و محل معرفت ہونے کی اعراف ہی اور در منثور مین ہی کہ کہا سعید بن جبیر نے کہ وہ پہاڑ ہے کہا ابن لہیعہ نے وادی عمیق ہی اونچی پہاڑ کے پشت پر اور کہا انس بن مالک نے کہ اعراف جنت کی دیوار ہی ہر ایک کا ثبوت اخبار و روایات سے در منثور اور ابن کثیر وغیرہ مین موجود ہی بدور سافرہ مین اصحاب اعراف کی بارہ قسمین کہی ہین اور **نوع اول** وہ لوگ ہین جنکی گناہ دخول جنت سے اور نیکیان دخول دوزخ سے مانع ہین ۱ وہ مومن جنکی برائیان اور بھلائیان مساوی ہین ۲ وہ شہید جنہون نے والدین کے عدول حکمی کے ہو ۳ وہ لوگ جو صغیرہ گناہ کرتے ہین اور کوئی تکلیف دنیا مین ایسی نہ اوٹھائی کہ اون کے گناہون کا کفارہ ہو جاتے ۴ وہ اہل قبلہ جنسے نہایت قبیح گناہ ہوے ۵ ولد الزنا **نوع دوم** نہایت اعلی درجے کے لوگ ہین ۶ فقہاے صالح ۷ شہید ۸ فضلاے امت ۹ عادل متقی ۱۰ انبیا علیہم السلام ۱۱ وہ ملائکہ جو اعراف کے موکل ہین ۱۲ حضرت عباس و حمزہ و علی و جعفر رضی اللہ عنہم یہ اسلیے وہان ٹھہرائے جائینگے کہ بہشتیون کو مبارکباد دین اور جہنمیون کو بد افعالی کے نتائج یاد دلائین **ف** قرائن بھی مختلف ہین اول کلمہ رجال

بغرض تعظیم و تخصیص ہی ورنہ گناہگاروں میں مرد اور عورتیں دونو ہیں در منثور میں ابو مجلز نے اسی بنا پر کہا کہ ملائکہ مذکور ہیں اللہ تعالی نے اونکو رجال فرمایا اور اگلی آیت میں انکے حق میں لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون وارد ہی پس معلوم ہوا کہ اصحاب اعراف خواص عباد سے ہیں دوم یہ ارشاد کہ ابتک جنت میں داخل نہیں ہوئے ۳ اسیدوار ہیں ۳ اہل نار کو دیکھکر پناہ مانگتے ہیں ۴ اور دوزخ کا خوف ہی انبیا و اکابر دین کے شان کے خلاف ہے گو وہ کسی خدمت و انتظام پر معین ہوں مگر بعد مغفرت خوف نہیں رہسکتا اور ملائکہ تو بالکل اس سے بری ہیں اور روایات متعددہ اسی کے شاہد ہیں کہ اہل اعراف نوع اول سے ہیں اور اسی قول کو ترجیح دی سیوطی رحمہ نے بدور سافرہ میں اور جواب (رجال) کا گو مفسرین نے ذکر نہیں کیا مگر دو طرح ہے ۱ ممکن ہے کہ رجال سے صرف ملائکہ اور صلحا مراد ہوں جو بغرض معائنہ وہاں ہوں اور دوسرے لوگ بھی بغرض حساب بحالت تذبذب روکے جائیں ۲ ممکن ہے رجال میں تغلیبا عورتیں بھی داخل ہوں یا عورتیں اہل اعراف سے نہوں اور تنوین مفید تقلیل ہو واللہ اعلم البدور جب حق سبحانہ تعالی تمام بندوں کا فیصلہ کر چکیگا اہل اعراف سے کہیگا کہ تمہاری نیکیوں نے دوزخ سے تو بچایا مگر برائیوں نے بہشت سے بھی محروم رکھا جاؤ تم آزاد کردہ حضرت شاہنشاہی و مغفور بارگاہ الہی ہو در منثور پھر ایک نہر پر آئینگے اسکا نام حیات ہے دونو کنارے اسکے مرصع بدر و جواہر مٹی اوسکی مشک اور کنکریاں اوسکی یاقوت کی اوسمیں نہاکر نہایت حسین تازہ رو ہوجائینگے جیسے چمکتا ہوا تارہ مگر سینوں میں سفید نشان رہجائیگا اونہیں لوگ (مساکین جنت) کہینگے البدور پھر حضرت حق سے ارشاد ہوگا مانگو جو چاہتے ہو جو کچھ مانگیں گے اوس سے ستر حصہ زیادہ عطا ہوگا

وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ع

اور جب پھریں نظریں اونکی طرف اہل نار کے بولیں اے رب ہمارے نہ کر ہمکو ساتھ قوم ظالم کے

پھر جب اعراف والے دوزخیوں کے حال تباہ و روے سیاہ دیکھینگے کہینگے اے پروردگار تو ہمکو اوس ظالم قوم سے نہ بنا ہمیں دوزخ سے بچا ف چونکہ بعد مغفرت خوف نرہیگا اسلیے کہ بہشتیوں پر رنج حرام ہے اور خوف اصل ملال اس سے معلوم ہوا کہ اہل اعراف خوف عذاب کو نہیں

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَ

اور پکارا اصحاب اعراف نے اون مردوں کو کہ پہچانتے تھے اونکو صورت سے اونکی کہا نہ کام آیا تمہارے جمع کرنا تمہارا اور

مَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ۝ اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝

وہ کہ تھے تم بڑائی کرتے کیا یہی ہین وہ کہ قسم کھائی تمنے نہ پونہچائیگا اونہین اللہ رحمت داخل ہو جنت مین نہ خوف تمپر اور نہ تم رنج کہاؤ

اعراف والے اون دوزخیون کو جنہین وہ صورت نکروہ اور حالت زبون سے پہچانتے تھے پکارینگے اور کہینگے تمہارا مال اہل وعیال کچھ کام نہ آیا تمہین اس تکبر اور خود پسندی نے دوزخ سے نہ بچایا اور ضعفاے مومنین وصلحاے مساکین کی نسبت کہینگے کیا وہی ہین جنکے حق مین تم قسمین کہا کرتے تھے کہ اللہ کی رحمت اونپر نہو گی (پہر ملائکہ اہل اعراف سے کہینگے) داخل ہو جنت مین تمپر کچہ خوف وباک نہین معالم کہا کلبی نے اعراف والے دیوار پر سے پکارینگے اے ولید بن المغیرہ اے ابو جہل اے فلان اے فلان تمہاری سرکشی کیا ہوئی پہر دیکہینگے کہ جنت مین سلمان وصہیب وبلال وخباب وغیرہ رضی اللہ عنہم فقراے اصحاب ہین کہینگے اے سرکشو تم انہین مساکین کو خوار ومصیبت زدہ جانتے تھے پہر اعراف والونکو اذن دخول جنت ہو گا اور کہا گیا کہ دوزخ والے انسے کہینگے کہ وہ تو بہشت مین گئے کیا کہتے ہو تم تو خود نہین جانے پاؤ جب اسطرح عار دلائینگے اور قسمین کھائینگے کہ یہ لوگ بہی جنت مین داخل ہونگے فرشتے کہینگے کہ تم جنت مین بے دہڑک چلے جاؤ کفار کے دل ہر طرحسے جلاؤ

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاۗءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَاۗءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

اور پکارا اصحاب نار نے اصحاب جنت کو یہ کہ بہاؤ ہمپر کچھ پانی یا وہ کہ دیا تمکو اللہ نے بولے بیشک اللہ نے حرام کیا اونہین کافرون کے اوپر جنھون نے بنا لیا دین اپنا کھیل کود اور دھوکے مین ڈالا اونکو زندگی دنیا نے پس آج ہم بھلاتے ہین اونکو جسطرح بھولے وہ ملنے کو اپنے اسدن کے اور جیسا کہ تھے آیتون سے ہماری انکار کرتے

پہر دوزخی پکارینگے ای جنت والو جو اللہ نے تمہین عنایت فرمایا پانی اور میوے وغیرہ اون مین سے کچھ اوسپر بھی پہینکدو جنت والے جواب دینگے اللہ نے اسے دوزخیونپر حرام کر دیا جو لہو ولعب اپنا دین سمجھے اور زندگی فانی پر اعتماد کیا (حضرت بی نیاز سے ارشاد ہوگا) پس ہم بھی آج دوزخیون کو بہلائے دیتے ہین جسطرح وہ دنیا مین اس دنکو بہلائے ہوے تھے اور جسطرح

وہ ہماری آیتون سے انکار کرتے تھے معالم جب دوزخی اعراف والو نکو جنت مین جاتے دیکھینگے امیدوار ہونگے اور کہینگے اے اللہ ہمارے دوست واقارب جنت مین ہین ہمکو اجازت ملے کہ ہم اونہین دیکھین اجازت ملے گی پہر یہ سوال کرینگے اے ہمارے دوستو اعزیزو آج کچہ ہمین بہی دو ارشاد ہوگا کہ انکو جواب دو بہشتی کہینگے کہ یہ نعمتین تو تمپر حرام ہین در منثور دوزخ مین کوئین ہین جنکی گہرائی اسقدر ہی کہ ستر برس تک برابر چلا جاے اور تہ تک نہ پہونچے اوسمین جو ڈالا جائیگا وہ بہلا دیا جائیگا ترغیب سوید بن غفیلہ سے مروی ہی کہ جب حق سبحانہ کو کسی بندے کو بہلانا چاہیگا تو ایک صندوق آتشین اوسکے قد کے برابر بنوا کر اوسمین بند کریگا اور آگ کا قفل لگا کر اوسے دوسرے صندوق آتشی مین رکہکر آگ جلا دینگے پہر اوسمین بہی قفل آگ کا لگا کر آگ مین پہینکدینگے و ہم حق سبحانہ تعالی کو نسیان سے واسطہ و فع نسیان سی مراد یہ ہی کہ رحمت سے یاد نفرمائینگے نہ یہ کہ بہول گئے اور وہ غایب وغیر معلوم ہو گیا ربط اس عبرتناک بیان کی بعد تعلیم و نصیحت شروع فرمائی تاکہ قلوب غلامان بارگاہ شدت ہیبت سی شق نہو جائین کچہ تسکین پائین

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ هَلْ
اور بیشک لائے ہم اونکی پاس کتاب بیان کیا اوسے ایک علم پر ہدایت ہی اور رحمت قوم مومنین کے لیے نہین

يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ
انتظار کرتے ہین مگر تاویل کا اوسکی جسدن آجائیگی تاویل اوسکی کہینگے جو بہول گئے پہلے سے بیشک

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ
لائے پیغمبر ہمارے رب کے حق پس کیا ہی واسطے ہمارے کوئی سفارشیون سے کہ سفارش کرے ہماری یا پہیر دیے جائین ہم

فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ
پہر کرین ہم سوائی اوس کام کے کہ تہے ہم کرتے بیشک نقصان دیا جانون کو اپنی اور کہو گیا اونسے جو تہے بہتان باندہتے

اے لوگو اسمین کوئی شبہہ نہین کہ ہمنے تمکو وہ کتاب عطا فرمائی جسمین ایک علم اور حق کی ساتہ ضروری امرون کی تفصیل کردی گئی درآنحالیکہ وہ قرآن ہدایت اور رحمت ہی ایمان والون کے حق مین کفار اسی کا انتظار کر رہے ہین کہ اوسکی تاویل (مراد و مقصود) آجاے یعنے جو بیان کیا جاتا ہی وہ پیش نظر ہو جاے اور جسدن اوسکی تاویل آجاے گی اور پردے اوٹہا دیے جائینگے جو آج دنیا مین بہولے ہوے ہین کہنے لگین گے بیشک ہمارے پروردگار کے پیغمبر حق بات لائے تہے بہلا اب بہی کوئی ایسا ہی جو ہماری شفاعت اور حمایت کرے یا یہ ہو کہ ہم دنیا مین پہر بہیجدیے جائین

ع ۶
۱۳

تو جو کچھ کفر و معصیت کرتے تھے اوسکے سوا کچھ نہین اب اطاعت و ایمان کے کام کرین ارشاد ہوتا ہے
کہ یہ لوگ اپنی جانون کو نقصان مین ڈال چکے اسباب سعادت و بہبود غیر ممکن ہے اور جو جو تھی
باتین بنا رہے تھین اللہ اور رسول پر تہمتین لگاتے تھے وہ سب باطل اور زائل ہو گئین
ربط جب حشر و نشر کا ہنگامہ اور معاد کا ذکر ہو چکا نتائج اعمال سعید و شقی
کے احوال بیان فرمائے پھر ابتداے تخلیق اور دلائل ربوبیت و توحید کے طرف
توجہ کی کہ جنھین انجام پر نظر ہے ڈرین اور جنھین آغاز کا تصور آئے بندگی کرین فرمایا

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

بیشک رب تمھارا اللہ ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین چھہ دن مین

بیشک رب تمھارا اللہ ہی کہ چھہ دن مین زمین و آسمان پیدا کیے وہم آسمان سے پہلے نہ شمس تھا نہ قمر
پھر رات دن کہان تھے اور کیونکر دفع مفسرین فرماتے ہین کہ یہ اندازہ تھا معالم ہر دن ایک ہزار
برس کا تھا - عزیزی مین اور وجوہ معقول بھی مذکور ہین اور ممکن ہے کہ کہا جاے یہی رات دن تھے
اسلیے کہ یہ دونون اللہ تعالی کے مخلوق ہین صرف یہی نہین کہ انکا وجود ظل و اثر آفتاب ہو جیسا کہ
بعض روایات مین گزر چکا البتہ جسطرح وجود خارجی اوصاف کا بدون ذات مشکل ہے لیل و نہار بھی آفتاب
سے متعلق ہین لیکن حق سبحانہ تعالی کے حضور مین یہ وسائط و تعلقات ہیچ ہین ہر علت بدون معلول
اور ہر معلول بلا واسطہ علت حاضر ہر عرض بدون جوہر اور ہر ذات بغیر صفت ظاہر ہم عاجز جبکہ تصور
صفات و اعراض پر قادر نہین تو کیا وہ قادر انکے احضار سے عاجز ہو گا حکمت ممکن تھا کہ ایک
آن مین یہ سب بنا دیتا مگر اس تدریج مین متعدد فائدے تھے ۱ اشیا کی خلقت مین اسباب و انتظام ملحوظ ہو
۲ جبکہ انتظام عالم ایک عقلی اصول پر منظور رہا تو ابتدا اوسکی خلاف خلاف تھی معالم کہا سعید بن جبیر
نے کہ اللہ تعالی دفعۃ بنا سکتا تھا مگر مخلوق کی تعلیم منظور تھی کہ ہر امر مین تدریج و ترتیب کا لحاظ رہے
عزیزی یکشنبہ کو ہوا ان جو مادہ آسمان ہی اور طین متحجرہ جو اصل زمین ہی پیدا فرمائی دوشنبہ
کو زمین کے سات طبقے کیے سہ شنبہ کو نہرین اور پہاڑ پیدا ہوے چہارشنبہ کو درخت اوگائے پنجشنبہ کو
آسمانون کے سات طبق بنائے جمعہ کو ستارے پیدا کیے ملائکہ کو خدمتین سپرد کین حضرت آدم کو بنایا
مگر ایک روایت مین مسلم و تاریخ بخاری وغیرہ سے ساتون دن کا احوال منقول ہے اسطرح کہ کہا
ابو ہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ نے ہفتے کو مٹی اور اتوار کو پہاڑ اور پیر کو
درخت اور منگل کو مکروہات اور بدھ کو نور اور جمعرات کو جانور اور جمعہ کے دن آدم کو پیدا کیا

بظاہر قرآن سے متعارض ہی قرآن مین چھ دن اور حدیث مین سات دن مذکور ہین کہا حافظ ابن کثیر نے کہ اس حدیث کے راویون کے حافظے مین کلام ہی دوریہ کہ ابو ہریرہ نے کعب احبار سے نقل کی ہوگی مگر شاہ صاحب نے عمدہ جواب دیا کہ چھ دن مین تمام عالم کی پیدایش کا ذکر ہے اور حدیث مین صرف زمینی اشیا کے پیدا کرنے کا مذکور ہی جو بعد تخلیق ترتیب و تدریج سے پیدا ہوئی پس آیت و حدیث مین کوئی خلاف نہین تمہید حضرت حق سبحانہ تعالی کے صفات علیہ مختلف انواع مین جلوہ گر ہین بعض وہ ہین جنکا انکار اپنی ہی ہستی پر حرف لانا ہی جیسے تخلیق اور بعض وہ جو خود بخود ظاہر و ثابت ہین جیسے توحید بعض وہ ہین جنکی فہم ہمکو عطا نہین ہوئی ہان اسقدر ہے اور ضرور ہے اور کچھ نہین جان سکتے پس بعد بیان عجز ممکنات و قدرت حضرت واجب صفات خاصہ و علوی مطلقہ کا ذکر فرمایا کہ بندگان خاص اپنے عقل و ادراک بلکہ وجود و ہستی فراموش کر کے بے چون و چرا سر تسلیم جھکائین غلامی اور مجبوری کی شان دکھائین فرمایا

یعنی بعد تخلیق ارض و سموات تجلی خاص معین فرمایا تخت گاہ	ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۖ ق پھر مسلط ہو گیا عرش پر	و ترتیب کائنات عرش کو محل شاہنشاہی و محل انوار ذاتیہ

الٰہی سب سے بالاتر قرار دیا اس مقام پر علما نے مباحث طویلہ لکھے ہین مفسرین نے بھی بہت کچھ زور دکھائے ہین جہمیہ اسے آیت سے تشبیہ و تعین کی طرف مائل اور بعض محض جہل و لاعلمی سکوت کی قائل ہوے لیکن مذہب حق جمہور اصحاب و تابعین و ائمہ مجتہدین کا اتفاق ہی یہ ہی کہ تجلی حق سبحانہ تعالی عرش پر ہی مگر نہ مکان ہی نہ جسم نہ قرب نہ بعد نہ جہت نہ ظرفیت نہ مظروفیت نہ کیف و بیان ہر تشبیہ سے منزہ ہر توجیہ سے مبرا تعین سے پاک حیرت افزای فہم و ادراک ہمکو اسیقدر علم ہی اور اسی پر اعتقاد ہے کہ اللہ عرش پر ہی دوسری جگہ کی نسبت نہ ہمارے پاس دلیل ہی نہ خبر اور جبکہ ہمارے پاس کوئی ایسی دلیل قطعی نہین کہ ہم دوسرے مقامونپر بھی اوسکا ہونا ثابت کر سکین اور نہ سلف سے اس باب مین تعلیم ہوئی متمسکات جہمیہ ماؤل و مردود سمجھے گئے مثلا ہو اللہ فی السموات والارض - یعنی اوسکا امر اور تدبیر اور حکومت اور الوہیت اور علم و احاطہ ہر جگہ ہے اور عرش پر ہونے کے لیے احادیث معین و مفسر ہین در منثور جعفر بن عبد اللہ سے منقول ہی کہ ایک شخص نے امام مالک سے پوچھا استوا کی کیا کیفیت ہی یہ سنتے ہی آپ عرق عرق ہوگئے اور نہایت خائف اور غضبناک ہوے پھر جب افاقہ ہوا تو فرمایا اَلْکَیْفُ غَیْرُ مَعْقُوْلٍ کیفیت اوسکی سمجھ سے اعلی ہی وَالْاِسْتِوَاءُ غَیْرُ مَجْھُوْلٍ اور استوا معلوم ہی وَالْاِیْمَانُ بِہٖ وَاجِبٌ اوسپر ایمان واجب ہی وَالسُّؤَالُ عَنْہُ بِدْعَۃٌ اور سوال کرنا

بدعت ہی یعنے زمان پاک صاحب لولاک واصحاب مین ایسے ناجائز شبہات پیش نہین ہوئی مسئلہ
استوا علی العرش مین جو لکھا گیا یہ بعینہ خلاصہ ہی افادات درسیہ حضرت مولانا فخر المحدثین
امام العلما ابو الحسنات محمد عبد الحی رحمہ اللہ القوی کا اور اسی پر تمام اہل سنت ہین اور یہ مسئلہ
بخلاف اصحاب تشبیہ و تاویل کے کمال تنزیہ و تقدیس حضرت الوہیت کے لیے دلیل قاہرہ و برہان
ظاہرہ ہی نہ محال عقلی کو اسمین گنجایش نہ مکان و جہات و تعین و منظروفیت و تشبیہ کو یہان دخل
ہی اسلیے کہ بالاتفاق عقل و نقل مسلم ہے کہ اللہ تعالی کسی مکان مین نہین سے بمجبوری یہ بھی
ماننا پڑا ہی کہ عالم امکان و جہات و مکان و کیف و زمان کا نشان عرش سے آگے نہین چلتا سعدی کے
دگر مرکب عقل را پویہ نیست عنانش بگیرد تحیر کہ ایست پس عرش ایک برزخ اور حد
فاصل ہی درمیان وجوب و امکان کے اسیر شکل ہستی و عدم آئینہ دکھلاتا ہے
کہ ادھر سب نظر آتا ہے اودہر کچھ بھی نہین ٭ اگر حق سبحانہ تعالی اس عالم امکان کو اپنی ذات
مقدس کا جلوہ گاہ بناتا تو یہ تمام وسوسات پیدا ہو سکتے جب بالاے عرش اپنا نشان بتایا تو
کون امر مخدوش لازم آیا نہ اودہر امکان ہی نہ مکان ہی نہ جہات ہی نہ زمان ہی وہ فضای دلفزا
فارغ از لا و الا اگر حضرت الوہیت کا جلوہ گاہ نہین تو پہر کسکی شایان ہی اسی سے معلوم ہوا کہ
واللہ ثم باللہ وہ تمام قیود و تعینات سے پاک واحد قادر صمد و سبحان ہی لطیفہ اس مبارک ارشاد
سے کہ ثم استوی علی العرش یعنی تمام مخلوق کو بنا کر ہمنے اپنا تخت گاہ اوسی مقام کو بنایا جو عرش
سے عالی اسرار سے پر اغیار سے خالی ہے۔ ایک لطیف اشارہ مفہوم ہوا کہ اے ہمارے چاہنے والو
مت جاؤ اپنی جان و دلکو لامکان بناؤ ہمارا نشان پاؤ وہ نور جان اس عالم امکان مین کہان
ہے جب تک تو ہی دور و مہجور و سرگردان ہی لطیفہ وہ دیدار جو مومنین کو بہشت مین نصیب ہوگا
یا وہ جھلک جو طور پر ایک مشتاق کے لیے فرمائی گئی اور وہ جلوہ خاص و قرب عالی جو ہمارے حضور کو
آسمانون کے اوپر ہمارے علم و رسائے فہم سے بالاتر خدا جانے کس مقام پر عطا ہوئی دونون مین
اتنا فرق ہی کہ ایک شخص نے بادشاہ کی سواری راہ مین دیکھ لی اور دوسرا اوسکے دربار مین باریاب ہو
ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ ثم بیان ترتیب و تاخیر کے لیے نہین اسلیے کہ صفات
باریتعالی تاخر و تقدم سے منزہ ہین پس یہ تاخیر باعتبار ذکر ہی عرش یعنے تخت سیوطی رح کے
تصانیف مین ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کان اللہ ولم یکن معہ شئے
آفرینش کا جبکہ طور نہ تھا اللہ اللہ تھا کوئی اور نہ تھا اللہ تعالی نے عرش کو نور سے

پیدا کیا ایک روایت مین ہی کہ عرش یاقوت سرخ کا ہی دوسری روایت مین ہی کہ زمرد سبز کا ہے
اوسکی چار ستون ہین یاقوت سرخ کے آسمان و زمین سے پہلے عرش پانی پر تہا پہر وہ پانی دو حصے
ہو گیا ایک حصہ زیر عرش ہوا پر معلق ہی جسے بحر مسجور کہتے ہین حشر مین اسے دریا کے پانی سے
اجسام زندہ و تازہ ہو جاینگی دوسرا حصہ اسکا ساتوین زمین کے تلے ہی اسکا نام (باکی) ہپر گرد
عرش کے چار نہرین ہین ۱ نور درخشان کے ۲ آتش سوزان کی ۳ برف سفید کے ۴ آب
خالص کی ان نہرون مین فرشتے کہڑے ہوے تسبیح کیا کرتے ہین۔ نور آفتاب کرسی کے نور سے
۶۹ حصہ کم اور نور کرسی عرش کے نور سے ۶۹ حصہ کم اور نور عرش نور ستر سے ۶۹ حصہ کم ہے
گرداگرد عرش کے ستر ہزار صفین فرشتون کی ہین ایک نے طواف سے فراغت پائی اور دوسرے
آئے اور اون کے پیچھے اور ستر ہزار صفین اونکے پیچھے اور ستر ہزار صفین ہین یہ سب اپنی اپنی
مقام پر تسبیح خوان ہین ہر فرشتے کے نرمۂ گوش سے گردن تک چار سو برس کی راہ اور
دونون پرون مین تین سو برس کی راہ اور دونون مونڈہون مین پانسو برس کی راہ ہی
ایک فرشتے نے عرش کے عظمت کو دیکہا تو اللہ تعالیٰ نے اوسے ستر ہزار فرشتون کی قوت دی
جنکے ستر ستر ہزار بازو ہین اور کہا کہ اوڑو وہ فرشتہ بقدر قوت اوڑا ٹہرا تو بمقابلہ علوی
عرش یہ سمجہا کہ مین گویا کچہ اوڑا ہی نہین۔ عرش اور ملائکہ مین ستر ہزار حجاب ہین ابو عیسیٰ سے
منقول ہی کہ جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو اپنا جلوہ گاہ خاص بنایا ایک فرشتہ سجدہ مین گر پڑا
برابر یونہین پڑا ہی قیامت کے دن سر اوٹہا کر کہیگا تو پاک ہی تیری عبادت مجہسے نہو سکی مگر
مین نے شرک نہین کیا اور تیرے سوا کسی کو حمایتی نہین بنایا چار فرشتے عرش کو اوٹہائے
ہین اور قیامت مین آٹہ ہو جاینگے اون کے منہ پر چار بازو ہین تاکہ عظمت عرش دیکہکر
بیہوش نہو جائین یہ ملائکہ کمال ادب و ہیبت سے نظر نہین اوٹہا سکتے ہر صبحکو عظمت عرش
سے فرشتون پر گرانی ہوتی ہی جب نمازی نماز مین مشغول ہوتی ہین انپر عرش سبک ہو جاتا ہے
عرش آسمان و زمین کو گہیرے ہی لطیفہ اس روایت سے سمجہا گیا کہ بوقت نماز توجہ الٰہی اسطرف ہوتی ہی ملائکہ پر گرانی انوار تجلیات نہین

يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ
ڈہانک لیتا ہی رات سے دن کو طلب کرتی ہی اوسے جلد اور سورج اور چاند اور تارے تابع ہین

بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
حکم کے اوسکے خبردار ہو اوسیکے لیے پیدا کرنا ہی اور حکم دینا مبارک ہی اللہ رب العالمین

اللہ تعالی رات سے دن کو ڈھانک لیتا ہے اور رات دن کے جویا اور درپے بسرعت رہتے ہین یعنے
امر الٰہی اور انتظام معینہ مین توقف و تساہل نہین ہونے پاتا و لکا ذکر نہین فرمایا اسلیے کہ لزوما
سمجھا جاتا ہے کہ دن رات کو نورانی کردیتا ہے اور چاند سورج تارے اوسکے مطیع و فرمانبردار ہین
جنہین تم بہت بڑا اور عجیب تصور کرتے ہو اون کے وہان کچھ ہستی نہین خبردار ہو جاؤ اور یقین
کرو کہ پیدا کرنا او خالقیت اوسی کی شان ہے دوسرے کی شایان نہین اور امر یعنے حکم دینا
تدبیر کرنا بھی اوسیکی لیے خاص ہے اللہ تعالی مبارک ہے تمام عالم کا پروردگار **ف**
آیت سے معلوم ہوا کہ صناع کامل و حاکم و مالک اور نہایت رحیم نفع رسان و پروردگار
اللہ ہے در منثور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ زیر عرش خلق ہے اور بالای عرش امر ہے
مبارک صاحب برکت و افزونی یعنے اللہ تعالے اپنے بندون کے لیے برکت و رحمت ہے

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝
پکارو تم　اپنے رب کو　عاجزی سے اور چھپاکر　بیشک وہ نہین دوست رکھتا حد سے بڑھنیوالونکو

پکار اپنے رب کو بحالت تضرع و خفا وہ حد سے بڑھنے والون کو دوست نہین رکھتا **بحث**
آیت مین تین امر مذکور فرمائے ۱ دعا ۲ تضرع ۳ خفا ـ ظاہر دعا نکرنا اور تضرع و خفا کا ترک
اعتداء قرار دیا گیا ہے پس ضرور ہے کہ یہ تینون امر واجب ہو جائین (دعا) اسلیے کہ صیغہ امر
ہے اور (تضرع و خفا) اسلیے کہ حال ہے اور وجود ذوالحال بدون حال محال ہے تاکیداً وعید
مذکور ہوئی **جواب** ۱ دعا بغرض نفع عباد ہے سزاوار یہ ہے کہ مستحب ہو اور اگر فرض بھی
مانی جاسے تو عمر مین ایکبار اسلیے کہ نہ امر تکرار کے لئے ہے نہ کوئی سبب داعی تکرار ۲ تضرع
بیرونی تکلف ہے یعنے اگر دل مین خشوع و خضوع پیدا نہو تو صورت عجز بنا و چونکہ صورت عجز
مین ریا و سمعہ کا دخل اکثر ہو جاتا ہے تضرع قلبی ہو یا تکلف و تصنع لہذا فرمایا (خفیہ) یعنے
آہستہ آہستہ چھپاکر اگر دلکے لگاؤ سے ہے تو ہمین سنین اور ظاہر کی بناوٹ سے ہے تو ہمین دیکھین
دوسرون کی چشم و گوش کو دخل نہو مگر مفسرین نے ہدایت کردی کہ کمال خفا ضرور نہین کسی قسم کا
خفا ہو اور ادنی اوسکا یہ ہے کہ مقصود اظہار و اعلان نہو اگرچہ زبان سے الفاظ ظاہر
ہو جائین پس یہ نہین ہے کہ بدون تضرع دعا ممنوع ہو اور ذرا آواز نکلے گناہ لازم آئے بلکہ
افضل یہ ہے کہ اول بکمال عجز و نیاز خلوت مین عرض کرے اور یہ میسر نہو تو شرف خدمت
و سعادت عبودیت و اظہار طلب سے محروم نرہے عاجزانہ الفاظ و صورت مین عرض کرے

مگر بالکل دعا نہ مانگنا یا دعا مین بہت غل شور کرنا یا وہ امور جو حضرت الوہیت سے مانگنا بی ادبی
و بیجا ہی ہین طلب کرنا یا بی اعتنائی اور تکبر سے دعا کرنا یا دکھانا سنانا یہ سب امور بیجا و نزاد موجب بعد بارگاہ الٰہی ہین
ابن کثیر اصحاب نے دعا مین آوازین بلند کین تو آپ نے فرمایا تم سمیع و قریب کو پکارتے ہو اپنی جان پر نرمی کرو

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

اور نہ فساد کرو زمین مین بعد اوسکی اصلاح کے اور پکارو اللہ کو ڈرتے ہوے اور امید سے بیشک رحمت اللہ کی نزدیک ہے احسان کرنیوالونسے

اور زمین بوجہ انبیا علیہم السلام و نزول کلام باری و صدق و خلوص عباد جبکہ صالح اور آراستہ
ہو چکے تو اب تم اسمین فساد نہ پھیلاؤ اور اللہ سے دعا کرو ڈرتے ہوے اوسکے غضب اور عذاب سے
اور امیدوار رہو اوسکی رحمت بی حساب سے بیشک اللہ کی رحمت احسان والون سے متصل اور
اون کے شامل ہے ف اول فساد سے منع فرمایا یعنے محارم و معاصی سے پھر دوسرے دعا کا
حکم دیا مگر امید قبول و عفو و خوف و عدل و حساب کے ساتھ پھر فرمایا کہ یہ احسان ہے اور
احسان والون سے رحمت الٰہی قریب ہے ربط آسمانی مخلوق اور علوی تاثیرات
کے بعد وہ سلسلے ربوبیت و رحمت کے جو آسمان سے زمین تک جاری ہین بیان فرماتے ہے

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّى إِذَا أَقَلَّتْ

اور وہی وہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائین بشارت دیتین سامنے اوسکے رحمت کی یہانتک کہ جب اوٹھاتے

سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا

ابر ثقیل کو ہانکتے ہین ہم اوسکو طرف شہر مردہ کے پھر اوتارتے ہین ہم اوس سے پانی پھر نکالتے ہین ہم

بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذَلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

اوس سے ہر قسم کے پھل ایسے ہی نکالینگے ہم مردے کو شاید تم نصیحت پکڑو

اللہ وہی ہے جو ہوا اون کو بھیجتا ہے وہ اسکی باران رحمت کی آگے آگے خوشخبریان سناتے آتے ہین یہانتک
کہ جب ہوا بھاری بادلون کو اوٹھا لیتی ہے تو ہم اوسے کسی ایک زمین کی طرف جو خشک ہو ہانک دیتے
ہین پھر اوس بادل سے پانی برساتے ہین اور اوس سے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہین اسی طرح ہم بعد
قیامت کے تمہارے اجسام مردہ اور فنا شدہ پر باران حیات برسائینگے جسطرح گٹھلی سے درخت
اگتا ہے تمہارے بدن درست ہو جائینگے یہ مثالین اسلیے سنائین کہ شاید تم نصیحت پکڑو مرنے کا تصور
اور پھر جینے کا یقین آئے ریاح جمع ریح بمعنی ہوا اسیوطی رح نے اپنے رسالے مین لکھا کہ ہوا جند اعظم ہے
اسکے دو بازو اور ایک دم ہے اسکا مکان زمین دوم ہے اور یہ بھی وارد ہوا کہ زمین فرشتے پر اور

فرشتہ یاقوت سبز پر جسکا دل پانسو برس کی راہ ہی اور یاقوت گاے کے سینگ پر اور گاے
صخرے پر اور صخرہ مچھلی کے پشت پر اور مچھلی پانی پر اور پانی ہوا پر اور ہوا قدرت حق جل وعلا پر
ہی ہوا پر فرشتے موکل ہین وزن اور پیمانے سے حسب الحکم جابجا تقسیم کرتے ہین ہوا کی ۸ قسمین
ہین چار رحمت کے لیے ۱ ناشرات ۲ مبشرات ۳ مرسلات ۴ ذاریات اور چار عذاب کے لیے
۵ صرصر ۶ عقیم یہ دونو خشکی مین ہوتے ہین ۷ عاصف ۸ قاصف یہ دریا مین ہوتی ہین جنوب
کی ہوا جنت سے نکالی اور یہ سید الریاح ہی کہا ابن عباس نے ہوا ہی جنوب چلنے سے میدان پانی سے
بہنے لگتی ہین تمکو نظر آئین یا نہ اور شمال ہوا لے جہنم سے جنت مین گزرتی ہوئی آتی ہی لیکن اوسکی گرمی جنت
اوسمین مل جاتی ہین امام فخر الدین رازی نے تفسیر آیت مین ہوا چلنے کے فوائد کثیرہ بیان فرمائی ہین
۱ اجزاے ابر ہوا سے باہم مل جاتے ہین اور بستہ ہوکر ابر غلیظ ہوجاتا ہی ۲ ان حرکات سے پانی معلق
رہتا ہی گر نہین سکتا اسلیے کہ ہوا اوسے داہنے بائین حرکت دیا کرتی ہی ۳ ایک مقام سے دوسرے مقام پر
ابر اسی ہوا سے جاتا ہی ۴ یہ حرکات ہوا کی کبھی ابر کو پریشان بھی کردیتی ہین اور بالکل آسمان کھل جاتا ہی
۵ کبھی یہ ہوا اشجار و اثمار کو فائدہ دیتی ہی اور اسے (لواقح) کہتے ہین اور کبھی اوسے خراب کردیتی ہے
اور یہ فصل خریف مین ہوتی ہی ۶ یہی ہوا کبھی سرد و تازگی بخش جان و بدن ہوتی ہی اور کبھی گرم اور
سوزندہ ۷ ہوا کے چلنے کے لیے بھی جوانب ہین کبھی شرقی کبھی غربی ایسے ہی کبھی زمین سے بلند
ہوتی ہی اسی وجہ سے پانی دریا مین جوش مارتا ہی اور کبھی اوپر سے تلے آتی ہی سحاب حکما کے
نزدیک یہ ابخرات لطیفہ ارضی ہین مگر ہماری حکیم ہمہ دان و عالم تعلیم کردہ [illegible] اور یہی
کچھ منقول ہی سیوطی نے نقل کی کہ سحاب ایک مخلوق ہی اللہ اوسے جہان چاہتا ہی بھیجتا ہی کہا بعض نے
کہ سحاب جنت مین ایک درخت ہی یہ بادل جو نظر آتا ہی اوسکا پھل ہی سفید خام ہی اور سیاہ پختہ
پانی عرش کے تلے سے اوترتا ہی اور آسمان دنیا پر جمع ہوتا ہی بادل پی لیتے ہین کہا ابن عباس نے
کہ پانی اوس دریا سے آتا ہی جو زمین کے اوپر آسمان کے تلے معلق ہی اوسمین آبی جانور بھی ہین
عکرمہ سے روایت ہی کہ ابر دریا سے بھی پانی لاتا ہی اور آسمان سے بھی مگر آسمانی پانی سے روئیدگی
اور برکت ہوتی ہی ہر قطرے کے ساتھ ایک فرشتہ اوترتا ہی اور یہ کہ کہان گرے اور کیا ہو اسکا نگران ہے
رحمت سے یہان باتفاق مفسرین مینھ مراد ہی بلد ہر زمین کو کہتے ہین آباد ہو یا نہ (کبیر) میتہ سے مراد
زمین خشک بے شجر ابن کثیر سدی سے مروی ہی کہ اللہ تعالی ہوا کو بھیجتا ہی کہ ابر کو لے آئے اور جس طرح چاہتا ہے
منتشر کرتا ہی پھر آسمان کے دروازے کھلتے ہین اور سحاب پہ پانی گرتا ہے پھر پانی برستا ہی

ف یہ ایک کیفیت خاص کا ذکر فرمایا اوسکے خلاف صورتین بھی ہوا اور پانی اور ابر مین ہوتی ہین

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا كَذَٰلِكَ
اور زمین پاکیزہ نکلتی ہے روئیدگی اوسکی حکم سے اوسکے رب کے اور جو خبیث ہے نہین نکلتا مگر تھوڑا ایسے ہی

نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ
پھیرتے ہین ہم آیتین قوم شکرگزار کے لیے

طیب پاک اور اوگا نیوالی زمین خبیث حقیر گندہ یہان مراد زمین شور اور خراب ہے نکدا شئے قلیل جس سے کچھ فائدہ نہو

حاصل جو عمدہ زمین ہے اوسمین اس پانی سے سبزہ اوگتا ہے اور زمین شور و ناقص مین کچھ اوگا بھی تو قلیل و بیکار ایسی ہی مثالین سناتی ہین کہ شکرگزار لوگ ہمارے ربوبیت اور عنایتوں کی قدر کرین تمثیل ابر اور ہوا اور پانی سے مراد وجود انبیا و کتاب اللہ اور اونکی تعلیم اور زمین طیب قلب مومن جو مطیع و منقاد ہوجاتا ہے برگ و بار توحید و عرفان و گل و بوے قبول و ثواب مرتب ہوتے ہین اور او سر زمین کفار ہین جو ایسے عام رحمت مین بھی محروم و خوار ہین ف ان تمام آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر امر جزئی ہو یا کلی باختیار جناب باری ہے ما و شما کی نسبت اعتباری ہے لیکن یہین کے اعتبار سے ایک قسم کا اختیار کسب ہماری طرف منسوب فرمایا اسی پر اعتقاد اہل سنت کے بنا ہے کہ خلق و تقدیر اللہ سے اور کسب اوسکے بندۂ عاجز سے ہے ربط بعد تعلیم و تمثیل و اظہار ربوبیت و الوہیت انبیا علیہم السلام کے واقعات اور منکرین کے نتائج اعمال یاد دلاے کہ دیکھو نافرمان ڈر اور باغی یون سزا پاتے ہین

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ
بیشک بھیجا ہمنے نوح کو طرف اوسکی قوم کے تو کہا اے قوم توحید کرو اللہ کی

مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝
نہین اسواسطے تمہارے کوئی معبود سوای اوسکے بیشک مین ڈرتا ہون تمپر عذاب سے بڑے دن کے

قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝
کہا سردارون نے قوم سے اوسکی ہم البتہ دیکھتے ہین تجھے گمراہی ظاہر مین

ہمنے بیشک نوح کو اونکی قوم کے طرف بھیجا تو اونہون نے کہا اے لوگو اللہ کے توحید و پرستش کرو اوسکے سوا ے تمہارا کوئی معبود نہین ہے مجھے ڈر ہے کہ کفر و معصیت سے کہین تمپر قیامت مین عذاب نہو اونکی قوم کے سردارون نے کہا ہم تمکو بہکا ہوا جانتے ہین یعنے اے نوح جو تم سمجھے ہو یہ ٹھیک نہین

ذکر نوح علیہ السلام ابن لامک بن متوشلخ بن اخنوخ (یعنے ادریس) بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہم السلام در منثور آپکا نام سکن اسلیے کہ بعد آدم کے آدمی آپکے پاس

ع ۵ ۱۴

وقف لازم

سکونت گزین ہوئے اور نوح اسلیے کہ آپنے اپنی ذات اور قوم اور نفس کے لیے نوحہ و بکا بہت کیا
عوالس حضرت آدم کے اولاد سے ایک گروہ پہاڑ پر اور دوسرا زمین مین رہتا تہا پہاڑی مرد
خوبصورت اور عورتین بدصورت اور زمین والون کی عورتین حسین ہاور مرد بدہیئت تہے زمین
والون کے پاس شیطان غلام بنکر آیا اور مزدوری کرنے لگا پہر ایک باجا بجایا نہایت دلکش
خوش آواز لوگ جمع ہونے لگے اب سالانہ ایک میلا ہمین ہوا پہاڑ کے آدمی بہی آنے لگے مردون
عورتون کے بے تکلف میل جول سے زنا کی کثرت ہوئی ایک روایت مین ہی کہ آدم نے شیث کے
اولاد سے منع کردیا تہا کہ قابیل کے اولاد سے شادی بیاہ نکرنا ایکبار سو آدمی اولاد شیث سے
قابیل والون مین آئے اور اون کی عورتون مین پہنسکر رہگئے پہر دوسرا گروہ آیا اور رہگیا آخر کا
دونو گروہ ایک ہوگئے اور معاصی و مظالم بڑہے قابیل کی اولاد کے کثرت ہوئی ابن کثیر بعض
صالحین کے مرنے کے بعد لوگون نے اونکی تصویرین مسجدون مین بنائین کہ عبادت مین خشوع
وخضوع اللہ تعالی کی طرف رغبت و رجوع حاصل ہو رفتہ رفتہ بت یعنے تصاویر مجسم بنائے گئے
اور لوگ اونکی پرستش کرنے لگے تب اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو پچاس برس کے سن مین پیغمبر
کیا کہ تعلیم توحید کرین ایمان کی تاکید کرین در منثور حضرت آدم اور حضرت نوح مین
دس قبیلے گزرے سبکے سب ایک شریعت اور دین حق پر تہے

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ
کہا اے قوم نہین ساتہ میرے گمراہی لیکن مین رسول ہون رب العالمین کیطرف پونہچاتا ہون تمکو

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
پیغام اپنے رب کے اور نصیحت کرتا ہون تمکو اور جانتا ہون اللہ سے جو نہین جانتے تم

آپنے کہا اے لوگو مین بہولا بہٹکا نہین بلکہ پروردگار عالم نے مجہے بہیجا ہی کہ تمکو اوس کے پیغام
واحکام پونہچاؤن تمہاری خیرخواہی کرون مین اللہ کے طرف سے وہ باتین جانتا ہون جو تم
نہین جانتے یعنے اوامر و نواہی - موجبات غضب و رضائے الٰہی حسن و قبح اعتقاد و عمل

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ
کیا تعجب کرتے ہو تم یہ کہ آیا تمہارے پاس ذکر رب سے تمہارے کسی مرد پر تم مین سے کہ ڈرائے تمکو اور تاکہ بچو تم اور تاکہ رحم کیے جاؤ

حضرت نوح نے جواب واقعی بطور اظہار حق دیا کہ ای لوگو تم کو تعجب آتا ہی کہ تمہارا رب کسی مرد کو وسیلے سے تمپر
اپنا ذکر اور اپنے احکام بہیجے تاکہ تمکو اوس کے عذاب سے ڈرائے تم متقی و پرہیزگار بنجاؤ - تاکہ تمپر رحم کیا جا

فَكَذَّبُوهُ فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ

پس جھٹلایا اوسے پس نجات دی ہمنے اوسکو اور جو ساتھ اوسکے تھے کشتی میں اور ڈبو دیا ہمنے جنھون نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ

جھٹلایا تحقیق وہ انکو ہماری بیشک وہ تھی قوم اندھی

لوگون نے حضرت نوح کو جھٹلایا اور اون کی نصیحت پر عمل نکیا ہمنے نوح کو اور اون کے ساتھیون کو کشتی پر بچالیا اور جنھون نے ہماری آیتون کی تکذیب اور نوح کی توہین کی تھی اونہیں طوفان مین غرق کردیا وہ لوگ محض نافہم اندھے تھے (قصہ طوفان سورۂ ہود میں آئیگا)

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ

اور طرف عاد بھائی اونکا ہود کہا ای قوم بندگی کرو اللہ کی نہین ہے واسطے تمھارے کوئی معبود سوای اوسکے کیا نہین ڈرتے

اور بھیجا طرف قوم عاد کے اون کے بھائی ہود کو۔ کہا ہود نے ائے قوم توحید و تعظیم کرو اللہ کے اوسکے سوا کوئی معبود نہین کیا تم اوس کے عذاب سے نڈروگے کبیر اسمین اختلاف ہی کہ ہود عادیون کے قرابتی بھائی تھے یا نہ۔ کہا کلبی نے وہ اس قبیلے مین ایک تھے دوسرون نے کہا کہ آدمی ہونے کے اعتبار سے براور فرمایا ورنہ حضرت ہود عادی نہ تھے اور عرب مصاحب رئیس قوم کو بھی اخ القوم کہتے ہین اور ہود اون کے صاحب اور پیغمبر تھے اور نسب آپکا یہ ہی ہود بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح مگر معالم اور عرائس وغیرہ مین ہی کہ ہود قوم عاد سے تھے نسب مین متوسط اور اخلاق مین افضل ابن کثیر عاد دو ہین عاد اول جنکے پیغمبر حضرت ہود تھے عاد دوم انکے باقی ماندہ جنکے پیغمبر حضرت صالح تھے عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح ابن کثیر یہ عاد اول ریت کے ٹیلون پر بود و باش رکھتے تھے عامر بن واثلہ کہتے ہین مین نے حضرت علی کو سنا کہ حضرموت کے ایک مرد سے پوچھا تو نے سرخ ٹیلا دیکھا ہی جسمین لال ڈھیلے ملے ہوئے ہین اور حضرموت کے فلان جانب ہی وہ بولا امیر المومنین کا بیان ایسا ہی جیسے کسینے دیکھا ہو فرمایا نہین مین نے تو تجھسے بیان کیا پھر اوس مرد نے عرض کی آپ اوسکی کیفیت سے مجھے مطلع فرمائے ارشاد کیا وہان حضرت ہود عم کے قبر ہے یہ لوگ متکبر جبار بت پرست تھے

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ

کہا سرداروں نے جو کافر ہوے قوم سے اوسکی ہم دیکھتے ہین تجھے حماقت مین اور ہم گمان کرتے ہین تجھے

مِنَ الْكَاذِبِينَ ۞ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ

دروغگو کہا ای قوم نہین مجھے نادانی ولیکن مین پیغمبر ہون پروردگار

الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝

عالم کا ‏ پونہچاتا ہون تمکو ‏ پیغام ‏ اپنے رب کے اور مین واسطے تمہارے نصیحت کرنیوالا امانت دار ہون

عاد کے سردار جو کافر تھے بولے ہم جانتے ہین کہ تم احمق ہو گئے اور جھوٹھ بولتے ہو آپ نے کہا اے لوگو مین نادان نہین بلکہ فرستادہ و پیغامبر ہون پروردگار عالم کا اوسکے پیغام تمکو پہونچاتا ہون اور تمہارے حق مین امانتدار ناصح ہون نہ دل سے کچھ بیش و کم کرتا ہون نہ اپنی غرض متعلق ہے

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ

کیا تعجب کرتے ہو تم اگر ‏ آیا ‏ تمہارے پاس کوئی ذکر ‏ رب سے تمہارے ‏ کسی مرد پر تم مین سے

لِيُنْذِرَكُمْ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ

تاکہ ڈرائے تمکو ‏ اور یاد کرو ‏ جب ‏ بنایا تمکو ‏ خلیفہ ‏ بعد قوم نوح کے

وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اور بڑھایا تمکو ‏ خلقت مین ازروی لسطہ کے پس یاد کرو ‏ نعمتین اللہ کی ‏ رستگاری پاؤ

حضرت ہود نے کہا کیا تمکو تعجب ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس کچھ احکام اور نصائح کوئی آدمی تم مین کا لائے تاکہ تمکو اوسکے غضب و عذاب سے ڈرائے اور یاد کرو جب اللہ نے قوم نوح کو تباہ کر کے تمکو اونکا خلیفہ اور قائم مقام بنایا اور تمکو جسم و خلقت مین زیادتی عطا کی پس یاد کرو نعمتین اللہ کی اور کفر و انکار و معصیت سے باز آؤ تاکہ تم نجات و فلاح پاؤ در منثور قوم عاد نہایت زبردست اور زور آور تھے قد انکے ساٹھ گز سے سو گز تک اور سر جیسے گنبد کلان چشم جیسے بڑے اور آنکھین اتنی بڑی کہ وحشی جانور اونمین رہین بچے دین اون کے دروازے کا ایک پٹ اسوقت کے پانسو آدمی نہ اوٹھا سکین اگر وہ چاہتے تو اپنے زور سے پانو زمین مین دھنسا دیتے انکی قوت اور زبردستی و صنائع کے نسبت ارشاد ہو الم يخلق مثلها في البلاد یعنی انکا مثل ملکون مین پیدا نہین کیا گیا عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ اگلی امت مین بعض اتنے قد آور ہوتے تھے کہ اونکے ایک کاندھے سے دوسرے کاندھے تک ایک میل کا فاصلہ ہوتا فا عوج اسی قوم کی نسل سے تھا

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ

کہا ‏ کیا آیا ہے تو ہمارے پاس کہ بندگی کرین ہم اللہ کی ‏ تنہا ‏ اور چھوڑ دین ہم وہ کہ تھے ‏ پوجتے

اٰبَآؤُنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

باپ ‏ ہمارے پس لے آ تو ‏ جسکا ‏ وعدہ کیا ہے ہمسے ‏ اگر ‏ ہے تو ‏ سچون سے

بولے کیا ہو تمہارا مقصود یہ ہے کہ ہم صرف اللہ ہی کو پوجیں اور جو ہمارے باپ دادے پوجتے چلے آئے ہیں اوسے چھوڑ دیں اچھا اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب جسکا تم وعدہ کرتے ہو لے آؤ

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ
کہا بیشک واقع ہوگیا تم پر رب تمہارے سے عذاب اور غضب کیا جھگڑتے ہو مجھ سے ناموں میں کہ رکھ لیے تم نے

وَآبَاؤُكُم مَّا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ
اور باپ دادوں نے تمہارے نہیں اوتاری اللہ نے اوس کی کوئی سند سو منتظر رہو میں بھی ساتھ تمہارے منتظر ہوں

حضرت ہود نے جب یہ کفر و جحود دیکھا تو کہا اے لوگو تم پر عذاب الٰہی نازل ہو گیا تم اون ناموں میں جسے جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں بتوں کی وجہ سے جنکو تم لوگوں نے فرض کر لیا ہے توحید و معبودیت حضرت الوہیت میں کلام کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے اونکی عظمت و تکریم میں کوئی سند اور حجت نازل نہیں فرمائی خیر اب تم منتظر عذاب رہو اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں رو وعدہ عذاب اب پورا ہوا چاہتا ہے (در منثور) عاد کے ایک بت کا نام صمود دوسرے کا نام ہبا تھا (ابن کثیر) تیسرے کا نام صدا تھا یہ امر مسلم ہے کہ اکثر بت جنوں یا آدمیوں کے نام پر ہوتے ہیں جیسے ہند میں مہادیو وغیرہ اور قریش میں لات و عزیٰ پس یہ ارشاد کہ تمنے خود نام رکھ لئے کیونکر درست ہوگا (ف) اگر وہ بت کسی کے نام پر نہیں ہیں تو دعوی مسلم اور ہیں تو یہ امر کہ یہ تصویر وہی شخص ہے اور یہ نام انمین اصلا مستحق معبودیت سے دونو فرضی ہیں

فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ
پھر بچا لیا ہمنے اوس کو اور جو ساتھ اوس کے تھے اپنی رحمت سے اور کاٹ دیا پیچھا اون کا جنھوں نے جھٹلایا آیتوں کو ہماری اور نہ تھے وہ ایمان لانے والے

ع ۸

یعنے ہمنے ہود اور اون کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے اون کو ہلاک کر دیا اور وہ ایمان لانے والے ہی نہ تھے یعنے شقی ازلی تھے (پیچھا کاٹ دیا) یعنی بالکل ہلاک کر ڈالا کوئی اون کے پیچھے حمایتی اور یادگار بھی باقی نہ رہا (عرائس) جب ہود سے عاد نے عداوت کی اللہ تعالیٰ نے اون پر قحط ڈالا تین برس اس مشقت میں رہے تب اونہوں نے ستر آدمی مکہ معظمہ میں بھیجے کہ دعاے باران کریں اوس زمانے میں مکہ تمام آدمیوں کے نزدیک قابل تعظیم و واجب التکریم تھا کوئی دین کیوں نہو اور قوم عمالیق وہاں رہتے تھے سردار اونکا معاویہ بن بکر تھا جب یہ لوگ وہاں گئے معاویہ کے مہمان ہوئے ایک مہینے تک ناچ و نوش میں بیہوش رہے معاویہ نے دیکھا قوم تباہ ہوئی جاتی ہے اور یہ پروا نہیں کرتے گانے والیوں سے کہدیا کہ اونہیں مطلع و ہوشیار کریں

اونھون نے عاد کی مصیبت اور اس سفارت کی خدمت اور اوس بے خبری کی ملامت اشعار مین ظاہر کی تب قیل جو انمین سفارت کا سردار تھا خانہ کعبہ مین آیا اور دعا کی تین لکۂ ابر نمودار ہوئے سیاہ سفید سرخ اور غیب سے آواز آئی جسے چاہو پسند کرو قیل نے کہا ابر سیاہ اختیار کیا اسلیے کہ یہ بہت برستا ہی دوسری ندا آئی کہ تو نے ہلاکت دہر ا دی اختیار کی اور قوم پر سیاہ ابر چھا گیا وہ دیکھکر خوش ہوئے اور سمجھے کہ ایام مصیبت گذر گئے ایک عورت نے چیخ ماری اور بیہوش ہو گئی جب ہوش مین آئی لوگون نے سبب پوچھا بولے اسمین ہوائین آگ کی طرح روشن اور کچھ مرد اوسے ہانکتے اور کھینچے لاتے ہین پھر ہوائے غضب الٰہی جسے ریح عقیم اور دبور کہتے ہین اونپر مسلط ہوئے اور سات رات اور آٹھ دن تک برابر اونھین الٹ پلٹ کیا کی مکان ٹکڑے ٹکڑے کر دیے درخت جڑ سے اوکھیڑے اسباب و آلات برباد آدمیون کو اوٹھاتے اور زمین اور پہاڑ پر پٹکتے اور نہایت سختی سے پاش پاش کرتے اسیطرح وہ قوم سب کے سب ہلاک کر دیے گئے حدیث مین وارد ہوا کہ مجھے باد صبا سے مدد دی گئی اور قوم عاد باد دبور سے ہلاک و تباہ ہوئے پھر سیاہ رنگ چڑیان اللہ تعالیٰ نے بھیجین جنھون نے اونکی لاشین اوٹھا اوٹھا کر دریا مین ڈالدین اور حضرت ہود مع مومنین امت صحیح و سالم رہے جو ہوا کفار پر موت و بلا تھی انکی تفریح اور صحت کے لئے رحمت خدا ہوئے در منثور پانچ پیغمبر عربی ہوئے ہین ۱ نوح ۲ ہود ۳ صالح ۴ شعیب ۵ محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام ابن عمر سے روایت ہی کہ دنیا مین چار چیزین عجیب ہین ۱ قوم عاد مین ایک مینار مسی تھا جب ماہ حرام ہوتا اوسمین سے پانی برستا لوگ اپنے اپنے حوض اور برتن بھر لیتے اور جب ماہ حرام پورا ہو جاتا یہ پانی بھی بند ہو جاتا ۲ وہ آئینہ جو اسکندریہ کے مینار مین آویزان تھا آدمی اوسکے ذریعے سے قسطنطنیہ اور اوسکے درمیان کی سیر کرتے تھے ۳ ایک گھوڑا تانبے کا اندلس مین تھا ہاتھ سے اشارہ کرتا کہ میرے پیچھے راہ نہین ہی پھر جو اودھر جاتا اوسی چیونٹیان کھا جاتین ۴ رومیہ مین ایک درخت تانبے کا تھا اوسپر ایک بھجنگا تانبے کا بیٹھا تھا جب زیتونکی فصل آتی یہ تانبے کا بھجنگا ایک آواز کرتا کہ تمام چڑیان تین تین زیتون دو پنجون اور ایک چونچ مین لئے ہوئے آجاتین اور اسپر ڈالدیتین اہل رومیہ کو اوسکا تیل کافی ہو جاتا

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ
اور (بھیجا) طرف ثمود کے اونکے بھائی صالح کو کہا ای قوم بندگی کرو اللہ کی نہین تمہارے لیے کوئی معبود

غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ
سوای اوسکے بیشک آگئی تمہارے پاس نشانی رب سے تمہارے یہ اونٹنی ہی اللہ کی واسطے تمہارے

آیَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
نشانی پس چھوڑدو اوسے کھاوے زمین بیچ اللہ کی اور نہ چھوؤ اوسے برائی سے پس پکڑ لیگا تمکو عذاب دردناک

جبتے قوم ثمود کے طرف اونکی بہائی صالح کو پیغمبر بناکر بہیجا تو صالح نے کہا اے قوم اللہ تعالی کی پرستش کرو کوئی عبادت کے قابل اوسکے سوا نہین ہی تمہاری پاس تو پروردگار کے نشانی بہی آگئی یہ اللہ کے اونٹنی جو حسب درخواست قوم پہاڑ سے خود بخود پیدا ہو گئی اسے ایذا مدو چھوڑ دو اللہ کے زمین مین چرے اور اوسے بری طرح سے بقصد قتل و تکلیف دہی ہاتھ نہ لگاؤ اور ایسا کروگے تو تمپر عذاب آجائیگا معالم حضرت صالح قوم ثمود سے تھے اور ثمود بن عابر بن ارم بن سام بن نوح قوم عاد دوم سے ہین (ابن کثیر) عرائس انکا نام ثمود اسلیے ہوا کہ انکے ملک مین پانی کم تہا اور (ثمد) کے معنے آب قلیل - انکی بود و باش حجاز اور شام کے درمیان تھے اور نسب آپکا صالح بن عبید بن آسف بن ماسح بن عبید بن حاذر بن ثمود ہی ابن کثیر یہ سب عرب ہین حضرت ابراہیم سے پہلے تھے انکے مکان وادی قری مین تھے جب ہمارے حضور نے ۹ھ مین تبوک پر جہاد کیا تو ثمود کے بستیون پر گذر ہوا اور لوگ اون کے کنوؤن سے پانی پینے لگے اور آٹا گوندہکر کہانا پکانے لگے ناگاہ حضور نے فرمایا کہ ہنڈیان الٹ دو تاکہ وہ آب خبیث گرجاے اور خمیر اونٹونکو کہلا دو اور معًا کوچ کیا اور اوس کنوئین پر اوترے جس سے حضرت صالح کی اونٹنی پانی پیتی تہی اور فرمایا کہ اللہ کے عذاب مین گرفتار ہوے قوم پر نہ گزرو اور فرمایا مین ڈرتا ہون کہ تمکو بہی اوس عذاب سے کچہ نہ پہونچ جاے تو مورد غضب حضرت شاہنشاہی کے قریب نجاؤ اور ایک روایت مین ہی کہ اگر ایسے مقام پر جاؤ تو روتے ڈرتے گذرو اور ایک روایت مین ہی کہ آپنے اوس مقام پر فرمایا تم اللہ کی نشانیان طلب نکرو قوم صالح نے معجزہ طلب کیا اور اسی راہ سے اونٹنی آتی جاتی تہی اور آخر کار قوم کی شرارت سے عذاب آگیا ف حدیث سے مستفاد ہوا کہ جسطرح محل ورود عذاب سے بہاگنا چاہیے ذکر عذاب و غضب پر رونا ضرور ہی وہان لاابالی شان ہی مبادا انظر قہر اودہر ہو جاے تو پہر کون معذرت کرسکتا ہی اول بے گناہی اور پاکدامنی مشکل اور ہو بہی تو اوسکے غضب کے سامنے وہان تو رونا ہی چاہیے اور اسی پر قیاس کرسکتے ہین کہ جہان کسیکو بید لگائی جائین یا گردن ماری جاے یا پہانسی دی جاے یا قید کی جاے اگر بنظر ہمدردی یا حصول عبرت لرزان و ترسان و گریان حاضر ہو یا اوسے بیکس بے خطا جانکر کچہ اعانت کی فکر ہو تو بہتر ورنہ دور ہی سے توبہ کرے ڈرے پناہ بخدا ایذاے مخلوق کو تماشا یا بے پروائی کا مشغلہ یا موجب طعن و مضحکہ

مصدع بن مہرج نے جب اوٹنی آئی پہلے اوسکی پیشانی پر تیر مارا پہر تلوار بن لے کر ٹوٹ پڑی اور قدار بہی پیچہے سے آگیا اور اوٹنی کے کوچے کاٹ دیے پہر اوسکے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے شہر مین تقسیم کردیا اوسکا بچہ پیچہے تہا یہ حال دیکہکر بہاگ گیا حضرت صالح نے جب یہ خبر سنی بہت افسوس کیا اور اہل شہر کو الزام دیا اور فرمایا کہ خیر ہمارے ساتہ چلو اگر اوسکا بچہ ملگیا تو امید امن ہے نہین تو عذاب آیا سمجہو کفار ایسے بات کب مانتے تہے آخرکار حضرت صالح خود گئے بچے نے جب آپکو دیکہا تین بار آواز کی اور اوسی پتہر مین جہان سے ناقہ نکلا تہا دہنس گیا آپنے فرمایا کہ اب تین ہی دن کی مہلت ہے پہلے دن تم سب کے منہ زرد ہوجائینگے دوسرے دن سرخ تیسرے دن سیاہ صبح کو وہ سب زرد ہوگئے شرارت و تمرد نے اور بہی جوش مارا کہنے لگے کہ صالح کا کام تمام کرڈالین پہر جو ہونا ہے ہوتا رہیگا اور وہی قدار اور اوسکے ساتہی کل نو آدمی رات کو اللہ کے پیغمبر کے قتل کرنے کو چلے آپ مسجد مین تہے ایک درخت نے آواز بلند کہا اے نبی صالح آپ دولت سرا مین جائین یہان آپکے دشمن آپکے خون کے پیاسے آتے ہین جب آپ مسجد مین نہ ملے یہ شقی مکان پر چلے راہ مین فرشتے حاضر تہے ایسے پر مارے کہ نور نظر پرواز کرگیا اندہے ادہر اودہر گرتے پڑتے ٹہکراتے ٹہکراتے جہنم رسید ہوگئے صبح کو قوم بدنصیب سمجہے کہ یہ کام حضرت صالح کا ہے اور منہ بہی سبکے لال ہوگئے تہے گروہ گروہ حضرت صالح سے انتقام پر آمادہ ہوگئے جندع بن عمرو اپنے ساتہیون کو لیکر مدد کو آگئے آخرکار یہ فیصلہ ہوا کہ صالح اس قوم شقی سے نکل جائین آپ اسے غنیمت سمجہے اور مومنین کو ہمراہ لیکر شہر سے چلے گئے تیسرے دن یہ سب کے سب روسیاہ ہوگئے

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ۝

پہر پکڑلیا اونکو زلزلے نے پہر صبح کی اپنے گہرونمین اسحال مین کہ منہ کے بہل گرے پڑے تہے

پس زلزلے نے اونکو پکڑلیا اور عذاب آگیا اس حال مین صبح کی کہ اپنے اپنے گہرون مین منہ کے بہل مردہ بیجان پڑے تہے عزیزی جب منہ کالے ہوگئے تو صلاح کی کہ اپنے سنگین مکانون مین پناہ گزین ہون کہ نہ زمین سے کوئی بلا پہنچ سکے نہ آسمان سے گزند آئے کہ ناگاہ صبح ہوتے ہی حضرت جبرئیل ایک ہیبت ناک صورت سے آسمان و زمین کے درمیان مین معلق ظاہر ہوئے اور ایسا نعرہ مارا کہ پہاڑ ہل گئے ہوا جنبش مین آئی زلزلہ پیدا ہوا یہ سب گہبراکر گہرون مین گہس گئے اور دروازے بند کرلیے دوسرا نعرہ مارنا تہا کہ پتے پہٹ گئے اور اوندہے زانو کے بہل گرپڑے اور مردہ بیجان ہوگئے اور کوئی نہ بچا معالم اور حضرت صالح علیہ السلام مع مومنین کرام

حضرموت مین تشریف لائے اور یہین انتقال فرمایا اور کہا بعض نے کہ آپنے مکے مین انتقال فرمایا اور سن مبارک اٹھاون برس کا تھا بیس برس دعوت خلق کی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ

پھر منہ پھیرا اون سے اور کہا ای قوم بیشک پہنچا دیے ہمنے تمکو پیغام اپنے رب کے اور نصیحت کی مین تمکو لیکن نہین دوست رکھتے تم نصیحت کرنیوالونکو

پھر صالح نے اوس قوم سے منہ پھیرا اور کہا ای لوگو مینے اللہ کے پیغام تمکو پہونچا کے اور نصیحت کی مگر تم نصیحت کرنیوالون کو پسند نہین کرتے **ف** یہ ارشاد آپکا آخری ہی بعد اسکے عذاب آگیا **عبرت** قوم کی جون جون بداعمالیان بڑھتی جاتی ہین امتحان سخت پیش ہوتے ہین اولا قوم صالح پر صرف ایمان واجب تھا جب معجزہ مانگا تو حفظ ناقہ بھی لازم ہوا جسمین انہین کسیطرح کی تکلیف ضرور تھی یہی گفتگو کی تو تقسیم یوم وآب ہوگئے البتہ یہ امر صرف ایمان سے کسیقدر سخت تھا گو وہ دودھ پیتے تھے مگر اون کے مویشی تلف ہوسے جاتے تھے **افسوس** کہ ہم عہد وپیمان توڑتے ہوے کتاب وسنت سے منہ موڑتے ہوے اپنی عادات ورسوم اپنے نفوس وشہوات کے بندہ فرمانبردار باوجود تمام بداعمالیون کے روز بروز ترحم کے امیدوار کچھ بھی نہین سوچتے سمجھتے لازم ہی کہ زرد روئی اور سیاہ دلی سے پہلے چشمہ جان وسبزہ زار دل کتاب وسنت کے ناقہ صالحہ کے لیے وقف کردین اور نفس حیوانی دگا وشہوانی کو فاقہ زجر وعطش بندگی سے نیمجان کردین مبادا دروازہ توفیق بند ہوجائین گو کفر وفسق سے منہ کالے ہون مگر باز نہ آئین واللہ اگر ہمارے نبی رحمت سراپا شفقت کا قدم درمیان نہوتا تو ہم کبھی کے نہین معلوم کہان مٹ گئے ہوتے

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ

اور (بھیجا) لوط کو جبکہ کہا قوم سے اپنی کیا کرتے ہو تم بیحیائی کہ نہین پہل کی تمسے ساتھ اوسکے کسینے عالم والون سے

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ

بیشک تم آتے ہو مردونکو شہوت سے سوای عورتون کے بلکہ تم قوم فضول کار ہو

اور یاد کیجیے جب ہمنے لوط کو پیغمبر کیا اور لوط نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسے بیحیائی کا کام کرتے ہو جو تمسے پہلے کسینے نہین کیا تم مردون سے بشہوت مشغول ہوتے اور فعل بد کرتے ہو عورتون کے سوا۔ بلکہ تم لوگ فضول کار اور بیجا کام کرنیوالے ہو۔ **اسراف** بیجا وبیمحل صرف کرنا۔ چونکہ اصل وضع انسانی ومیل طبع حیوانی یہ ہی کہ مرد عورتونسے مشغول ہون اور اس قوم نے اوس قوت کو اسمین یعنے مردومین صرف کرنا چاہا لہذا بیجا صرف کرنیوالے قرار دیے گئے **ابن کثیر** حضرت لوط بن ہاران بن آذر پس آپ حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے جب حضرت ابراہیم نے شام کی طرف ہجرت کی لوط آپ پر ایمان لائے اور ہمراہ ہوے

عبرانی مین انکا نام لوطؑ اسلیے ہوا کہ حضرت ابراہیم انہین بہت چاہتے تھے انکی محبت خلیل جلیل کے دل مین
در آگئی تھی - اللہ تعالی نے آپکو پیغمبر کیا اور ملک سدوم پر بھیجا جسمین یہ سب پانچ شہر تھے سب سے
بڑا سدوم ۲ عامورا ۳ داموراء ۴ صابوراء ۵ سودا - دوسرے مفسر صرف چار شہر بتاتے ہین سودا کا
ذکر نہین کرتے - آپ تیس سال اونہین ہدایت فرماتے رہے درمنثور ہر شہر مین ایک لاکھ رہنیوالے تھے
یہ ملک بلاد شام سے ہین فلسطین سے رات دن کی راہ پر - حضرت ابراہیم بھی یہان تشریف لاتے اور عذاب
الٰہی سے ڈراتے - ابن عباس سے مروی ہے کہ اس قوم کے باغ تھے درختون کی شاخین راہ کی طرف
دیوار باغ سے نکل آئین راہ چلنے والے مسافر کھاتے ایکبار قحط پڑا تو بعضون نے کہا اگر مسافرونکو
روک دو اور یہ پھل وہ نہ کھانے پائین تو بہتر ہے پھر کہا کہ یہ بخل و ممانعت کیونکر ہو سکے یہ قرار پایا کہ
جو مسافر آئے اوس سے چار درہم لو اور اغلام بھی کرو وہ خود بخود آنا چھوڑ دینگے - بعض روایات مین
ابن عباس سے مروی ہے کہ اسیوقت شیطان بصورت طفل نوخیز آیا اور اونہین یہ فعل خبیث سکھایا
محمد بن علی سے سوال کیا گیا کہ اللہ نے مردون کی بدکاری پر اونکی عورتون پر بھی عذاب نازل کیا - کہا
اللہ تعالی بڑا عادل ہے عورت و مرد دونو بدکار تھے - ابن عساکر نے روایت کی کہ عورتین مردون سے
چالیس برس پہلے سحق مین گرفتار تھین - طاوس سے روایت ہے کہ پہلے مردون نے عورتون سے
لواطت کی پھر آپس مین مشغول ہوے - عرائس راہون مین بیٹھتے اور بے تکلف گوز لگاتے - اور راہ
چلنے والونپر ڈھیلے پھینکتے اور مسخراپن کرتے - اور اپنے مجالس مین کھلم کھلا اغلام کرتے - انسے پہلے
یہ فعل بد کسیکو معلوم اور کسی سے منقول نہین معالم (من دون النساء) سے یہ مراد ہے کہ
باعتبار عورتون کے مردون کی طرف تمہارا میل زیادہ ہے - یا جیسا کہ درمنثور مین حذیفہ سے
منقول ہے کہ مرد بوجہ مردون کے عورتون سے اور عورتین بوجہ عورتونکے مردونسے بے پروا ہین

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ

اور دتھا جواب اوسکی قوم کا مگر یہ کہ بولے نکال دو تم اونکو بستی سے اپنی بیشک وہ قوم پاکباز ہین

حضرت لوطؑ کا کچھ جواب اونسے بن نہ آتا یہی کہتے کہ یہ لوگ بڑے پاکباز ہین انہین اپنے ملک سے نکالدو
قصہ چک جاوے (یتطہرون) معالم یعنے ادبار رجال سے نفرت اور بری ہین کبیر تمسخر سے انہین پاکباز
کہتے (آخر ہے) یعنے لوط اور جو اونکے ساتھی ف اس قصے سے چند امر معلوم ہوے اول اغلام و لواطت
اور جو امور اوسکے مشابہ ہون حرام اور موجب غضب و عذاب ہین درمنثور کسی نے حضرت علی سے
سوال کیا کہ عورتون سے لواطت کیسی ہے فرمایا کہ تو نہین دیکھتا کہ اللہ تعالی نے (فاحشہ) فرمایا ہے

جابر سے مروی ہو کہ چار ہین جو اللہ کے غضب مین صبح شام کرتے ہین ۔ وہ مرد جو عورتونکی سی صورت
بنائین ۔ وہ عورتین جو مردانہ لباس پہنین ۔ جو جانور سے ۔ جو مردونسے فعل بد کرے ۔
مسخر این در تو ہین سے مجازی ۔ مولوی ۔ اللہ والا ۔ کہنا بہت برا ہی سوم یہ کہ جو ہیر ول ...
ہو شقی اوسمین تاویل و شبہ پاہر کے انکار کر بیٹھتا ہو اور سعید سر تسلیم جھکا دیتا ہو دیکھو اس قوم نے بھی
مان لیا کہ حضرت ہود پاکباز ہین اور کوئی دوسرا قصور اونکا ثابت نکر سکے ور شور کیا ...
لوطی کو نہایت بلند مکان سے ڈھکیل دین اور اوپر سے پتھر ماریں ۔ زید بن ... کی کہ علی نے
لوطی کو رجم کیا ۔ کہا ابن شہاب نے لوطی محصن ہو یا نہ رجم کیا جاوے کہا ابراہیم نے اگر رجم دو بار ...
تو لوطی اوسکا سزاوار تہا ۔ کہا عطا نے بعض تابعین سے منقول ہو کہ دو امرد حسین پر نظر پڑ اٹھے ۔ کہا حسن
بن ذکوان نے کہ امرا کے بیٹون کے پاس نہ بیٹھو اونکی صورتین عورتونکی سی دلفریب ہوتی ہین اور یہ کم سن لڑکے
لڑکیون سے زیادہ فتنہ ساز ہین بیہقی نے امرد سے خلوت کی ممانعت نقل کی ۔ سفیان ثوری حمام مین
گئے تو ایک کم سن لڑکا آیا آپنے فرمایا اسے نکالدو ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان اور امرد کے ساتھ متعدد شیطان
ہوتے ہین کہا مجاہد نے لوطی پاک نہین ہوتا اگرچہ تمام پانی سے نہائے حکم اسکا صفحہ ۳۵ جلد (۱) مین گذر گیا

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ

پھر بچا دیا ہمنے لوط کو اور اہل کو اوسکی مگر بی بی اوسکی تھی پیچھے رہجانیوالون سے اور برسایا ہمنے اونپر پانی

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

پس دیکھ کیونکر ہوا انجام کار گنہگارونکا

ہمنے لوط اور اونکے ساتھیونکو بچا لیا مگر لوط کی بی بی رہگئی کہ وہ اونہین مین سے تہی جو تمام اور ہلاک ہونے والے تہے اور
برسایا ہمنے اوس قوم پر پانی تو آپ دیکھین کہ انجام کار مجرمین اشرار کو کیسی سزا ملی تفصیل اسکی اپنے
مقام پر آئیگی مختصر یہ ہی کہ جب شرارت اور کفر اوس قوم کا حد سے گزر گیا جبرئیل بحکم رب جلیل آئے اور اپنے بازو کو
زمین کے تلے کر کے چارون بستیان اونکی اوٹھالین اور زمین و آسمان مین معلق کر دین اور اسقدر آسمان سے متصل کیا کہ
کتونکی آواز آسمان اول تک جاتی پھر الٹ دیا اور اوپر سے پتھر برسا عذاب الٰہی نے وہ قوم اور اونکے تمام
آثار ایسے فنا کر دیے جیسے بھولا ہوا خواب ۔ بعض مفسرین نے کہا کہ حضرت لوط کی بی بی اونکے ساتھ نکلی تہی پیچھے
پھر کے قوم کو دیکھنے لگی اور افسوس کرنے لگی ایک پتھر گرا اور کام تمام ہو گیا بعض نے کہا شاید اوسے لوط نے ہمراہ لیا
نہ خبر دی بہرحال وہ کافرہ تہی ف بدون عمل نہ نسب کام دیتا ہی نہ صحبت جسکا اللہ دوست و یار نہین اسکا کوئی مددگار نہین

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ

اور (بہیجا) طرف مداین کے اونکے شعیب کو کہا ای قوم پوجو اللہ کو نہین واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اوسکے

قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ
بیشک آگئی تمہارے پاس دلیل رب سے تمہارے پس پورا کرو کیل اور وزن اور نہ کم دو آدمیونکو

اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
چیزین اونکی اور نہ فساد کرو زمین مین بعد اوسکی درستی کے یہ اچھا ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم مومن

اور ملک مدین مین بھیجا اونکے بھائی شعیب کو پیغمبر کرکے بھیجا شعیب نے کہا اے لوگو اللہ کی بندگی کرو سوا اسکے کوئی تمہارا اور معبود نہین بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلائل آگئے پس تمکو چاہیے کہ کیل اور وزن پورے کرو نہ کم دو نہ زیادہ لو اور لوگونکی چیزین کم نکرو اور زمین مین فساد نہ پھیلاؤ بعد انکے انبیا اور احکام آسمانی سے اوسکے اصلاح ہوچکی تھی یہ نصیحت تمہارے حقمین بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو ابن کثیر شعیب بن میکیل بن یشجر اور سریانی مین آپکا نام (بتروں) تھا عرائیس اہل توریت کہتی ہین کہ شعیب بن صیفون بن عیفا بن ثابت بن مدین بن ابراہیم معالم آپ نابینا تھے مگر فصیح و بلیغ اسقدر تھے کہ آپکا لقب (خطیب الانبیا) ہوا آپکو اللہ تعالے نے ملک مدین کا پیغمبر کیا انہین کو اصحاب ایکہ بھی کہتے ہین (ایکہ) یعنے درخت گنجان یہ لوگ علاوہ کفر کے ناپ تول مین فریب کرتے تھے

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ
اور نہ بیٹھو ہر راہ پر کہ ڈراتے ہو اور روکتے ہو راہ سے اللہ کی اوسے جو ایمان لایا اللہ پر اور

تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَاذْكُرُوْا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ
ڈھونڈھتے ہو راہ کجی سے اور یاد کرو جبکہ تھے تھوڑے پس بہت کردیا تمکو اور دیکھو کیونکر تھا انجام مفسدون کا

اور راہون پر بیٹھکر ایمان لانیوالونکو نہ ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے ایمان لانیوالونکو نہ روکو معالم یہ لوگ راہ مین بیٹھتے اور جو ایمان لانا چاہتا اوس سے کہتے کہ شعیب کاذب ہین اور ہر طرح اوسے ڈراتے کیا تم کجی اور بدراہی کو چاہا ہو یاد کرو اللہ کے انعام و احسان جب تم کم و اور قلیل تھے اللہ تعالی نے تمکو توی و کثیر کیا اور دیکھو مفسدین کا انجام جو تمسے پہلے ہوگئے ہین کیا ہوا

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِىْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ
اور اگر ہو ایک گروہ تم مین سے کہ ایمان لایا اوسپر کہ بھیجا گیا مین ساتھ اوسکے اور ایک گروہ نہ ایمان لایا پس صبر کرو یہانتک کہ حکم کرے

اللّٰهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ
اللہ درمیان ہمارے اور وہ بہتر ہے سب حکم کرنیوالون سے

اور کہا شعیب نے اے لوگو اگر ایک گروہ تمہارا ایمان لایا اوس حکم پر جسکے لیے مین بھیجا گیا ہون یعنے اعتقاد توحید و عمل حسن اخلاق پر اور ایک گروہ نہین ایمان لایا تو تم صبر کرو اوسوقت تک کہ اللہ تعالی ہمارے اور تمہارے معاملے مین قول فیصل فرماے اور وہ سب حکم کرنے والون سے اچھا حکم کرنیوالا ہے فرماوسکے یا عذاب دنیا ہی یا فیصلہ عقبی

پارہ نہم | قال الملأ الذین | سورۂ اعراف

تمہید جب اس قوم مستحق اللوم نے دیکھا کہ حضرت شعیب اونکی فہمایش سے باز نہین آتے اونکے پسندیدہ امور اور قدیم دستور کو کفر و ضلالت بتاتے ہین مدین کے زبردست سردار جنکو اپنی خدافراموشی اور دین فروشی پر افتخار اور اطاعت و اصلاح سے انکار و عار تہا کہنے لگے

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ
کہا سرداروں نے جو تکبر کرتے تھے قوم سے اوسکی البتہ ہم نکالدینگے تجھے ای شعیب اور اونھین جو ایمان لائے ساتھ تیرے

مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ
ہمارے قریہ سے یا تم پھر آؤ مذہب مین ہمارے کہا اور اگرچہ ہون ہم نفرت کرنے والے

بڑے متکبر سرکش شعیب کی قوم بولے ای شعیب ہم تمکو اور تمہارے ساتھی ایمان والونکو اپنی بستی سے نکالدینگے نہین تو تم ہمارے مذہب کی طرف رجوع کرو اور یہ پاکبازی وزبان درازی چھوڑو حضرت شعیب نے کہا کیا ہم نفرت وکراہت بہی کرتے ہون اور تمہارے دین مین آہی جائین یعنی جبکہ ہمکو دلی نفرت اور روحی کراہت اوس رسم خبیث سے ہی تو کیونکر اوسطرف رجوع کرسکتے ہین اور اگر اس نفرت کی ساتھہ بہی ہم ایسا کرین تو

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ
بیشک افترا کیا ہمنے اللہ پر جھوٹہا اگر پھرے ہم مذہب مین تمہارے بعد ازانکہ نجات دی ہمکو اللہ نے اوس سے

وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ
اور حق نہین ہمکو یہ کہ پھر آئین ہم اوسمین مگر جب چاہے اللہ رب ہمارا گھیر لیا رب نے ہمارے ہر شی کو علم سے

عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ
اللہ ہی پر بھروسا کیا ہمنے ای رب حکم کر درمیان مین ہمارے اور درمیان ہماری قوم کے ساتہ حق کے اور تو اچھا حکم کرنیوالا ہے

بیشک ہمنے جھوٹہا بہتان باندہا اللہ پر اگر ہم تمہارے مذہب مین عود کرین اور کب جبکہ اللہ نے ہمکو اوس سے نجات دی راہ حق دکھائی (پس اگر ہمارا موجودہ دین حق ہی تو اسے چھوڑنے سے ہم مفتری ہونگے اور اگر تمہارا دین حق ہو تو ہمنے اظہار نبوت و دعوی ہدایت مین گویا افترا پردازی کی) تو یہ حق مجھے نہین ہی اور مین ایسا نہین کرسکتا مگر یہ کہ ہمارا رب چاہے ہمارے رب کا علم ہر شے کو وسیع ہمنے تو اللہ ہی پر بھروسا کیا تمہاری شرارت و عداوت کی کچھ پروا نہین۔ اے پروردگار تو ہمارے اور ہماری قوم کے اختلاف مین حق فیصلہ کردے تو تمام حکم کرنے والون سے اچھا حکم کرنیوالا ہے

بحث یہ قول کہ اللہ چاہے تو ہم تمہارے دین میں آ سکتے ہیں دلالت کرتا ہے کہ یا تو حضرت شعیب کو
دین قوم کے بطلان میں یا اپنی رسالت کی حقیقت میں کچھ شبہ تھا یا وہ جائز جانتے تھے کہ
اللہ تعالی کفر پسند فرمائے جواب ایسا نہیں بلکہ حضرت شعیب نے اونہیں کمال نرمی سے یہ
جواب ترش دیا یعنی اللہ چاہے تو ہم دین بدلیں اور اللہ کا چاہنا ممکن نہیں تو ہمارا پھرنا بھی
ممکن نہیں خواہ یہ کہ میں تو ایسا کبھی نہ کروں گا اور اگر تقدیر الٰہی و مشیت ازلی میں یون ہے
تو مجبور ہوں اب وہ مسئلے سمجھے گئے اسی مسئلہ مشیت الٰہی کا ہم ہی خیر ہو یا شر اور یہی مذہب
اہل سنت کا مسئلہ تبرکًا یہ کہنا کہ میں ان شاء اللہ مومن ہوں [illegible]

وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ۝
اور کہا سردار [illegible] جو کافر تھے قوم سے شعیب کے اگر پیروی کی تم نے شعیب کی بیشک تم اسوقت نقصان پانیوالے

[illegible] بات ملا تو اونکے تابعین مومنین کو ڈرانے لگے [illegible]
[illegible] تم اگر اون کے قدم بقدم رہے تو ضرور [illegible]

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝
پھر پکڑ لیا اونکو زلزلے نے پس ہو گئے گھر میں اپنے اوندھے

[illegible] پر رکھا ہوا اوندھا گرا ہوا مراد اس سے موت و ہلاکت ہے یعنی جب اون
شریروں نے [illegible] اور اونہیں کو کفر کی طرف بلانے لگے ضعیفوں کو ڈرانے لگے حضرت
شعیب نے دعا کی [illegible] کی اللہ نے سنی قوم پر عذاب آیا ایک زندہ نہ بچا معالم قتادہ نے کہا کہ
حضرت جبرئیل نے ایک چیخ ماری جس سے سب کے سب ہلاک و روبہلاک ہو گئے اوس قوم کے بادشاہ کا نام کلمن تھا

الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ۝
جنھوں نے جھٹلایا شعیب کو گویا نہ تھے اوس ملک میں جنھوں نے جھٹلایا شعیب کو تھے وہی ٹوٹا پانیوالے

کمال غضب سے ارشاد فرماتا ہے کہ ہمارے شعیب کے جھٹلانے والے ایسے ہو گئے گویا کبھی پیدا ہی نہوے تھے
ہمارے شعیب کے جھٹلانے والے ٹوٹے اور نقصان میں تھے - چونکہ کفار نے مومنین کو ڈرایا تھا
کہ شعیب کو نہ چھوڑو گے تو خاسر ہو جاوگے ارشاد ہوا کہ شعیب کے جھٹلانیوالے خود ہی خاسر و خائب ہو گئے

فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ ۝
پھر منہ پھیر لیا اونسے اور کہا اے قوم البتہ پہنچا دیے میں نے تمکو پیغام اپنے رب کے اور نصیحت کی میں نے تمکو پھر کیونکر افسوس کروں میں قوم کافر پر

کبیر عذاب سے پہلے آپ اون سے کنارہ کش ہوے تا کہ برکت قرب و معیت منقطع ہو جاے اور کہا گیا

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۝

اور اگر لوگ بستی کے ایمان لاتے اور ڈرتے البتہ کھولدیتے ہم اونپر برکتین آسمان سے اور زمین سے اور لیکن جھٹلایا اُنھنے پس پکڑلیا ہمنے اونکو بسبب اوسکے کرتے تھے کماتے

اگر آدمی ایمان لاتے اور اللہ سے ڈرتے تو ہم اونپر آسمانی اور زمینی برکتین دونون کھولدیتے مفسرین فرماتے ہین کہ آسمانی برکات سے باران رحمت اور زمینی سے پیداوار مراد ہی **ف** آسمان سے قبول و نور و توفیق و ثواب نازل ہوتا زمین سے دنیاوی اسباب و راحت عطا ہوتے جیسا کہ اصحاب کبار کو قبول تامہ و سلطنت عامہ عطا ہوے مگر اونہون نے جھٹلایا تو ہمنے اونکو اونکی شامت اعمال کی سزا دی **ف** معلوم ہوا کہ مومن متقی کے لیے غیب سے کارسازیان ہوتی ہین نہ صرف جنت بلکہ دنیاوی برکت بھی حاصل ہے

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ نَآىٕمُوْنَؕ۝ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ یَلْعَبُوْنَ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ۝

کیا بس نڈر ہوگئے لوگ بستی کے یہ کہ آجائے اونپر عذاب ہمارا راتارات اور وہ سوتے ہون کیا بیخوف ہین بستی والی یہ کہ آجائے اونپر عذاب ہمارا دنکو اور وہ کھیلتے ہون کیا پس مطمئن ہوگئے داؤسے اللہ کے پس نہین نڈر ہوتے مکرسے اللہ کے مگر قوم نقصان پانیوالے

کیا لوگ نڈر ہین کہ ہمارا عذاب رات کو سوتے مین آجائے یا دن کو کھیلتے ہون اور عذاب آجائے کیا یہ لوگ اللہ کی گرفت اور داؤسے مطمئن اور نڈر ہوگئے ہین اوسکی ربوبیت اور تحمل و رعفو پر غفلت و غرور اسقدر اور اللہ کی گرفت سے نہین بیخوف ہوتے مگر وہی لوگ جو نقصان پاتے ہین **ف** اللہ کے عذاب سے بیخوف رہنا کفر ہے نوم سے مراد غفلت ہے بیدار ہین یا خوابین ہو اور لعب سے مراد نفس پرستی ہے کسیطرح ہو ورنہ اکثر کفار شراب و کباب مین بیدار اور اکثر شغل زراعت و تجارت مین لہو سے بیزار ہی ہوتے ہین

اَوَ لَمْ یَهْدِ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْۚ وَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ۝

کیا نہین رہنمائی کی اونکو کہ وارث ہوتے ہین زمین کے بعد اہل زمین کے اگر چاہتے ہم پکڑلیتے ہم اونکو گناہون سے اونکے اور مہر کردیتے دلونپر اونکے پس وہ نہ سنتے

بعد اخبار ماضیہ و قصص سابقہ امت موجودہ کی طرف خطاب فرمایا کیا ان لوگون کو جو اگلون کے بعد زمین کے مالک ہوئے ہمنے واقعات گذشتہ اور احکام نازلہ سے رہنمائی نہین کی اور جبکہ اونپر حجت تمام ہوچکی ہے

توہم چاہتے تو اون کو اون کے اعمال کی شامت سے پکڑ لیتے اور دلونپر غفلت کی ایسی مہر لگا دیتے کہ پہر کسیکی نصیحت نسنتے **ف** اسمین اشارہ ہے کہ ای لوگو ڈرو تمہارا حال بہی اگلونکا سا حال ہے اور تم بہی اوسی عذاب کے سزاوار ہو مگر بطفیل رحمۃ للعالمین ہمنے بچا رہا نہ تمکو سزا دی نہ اپنی ہدایت سے محروم فرمایا تم تہوڑے ہی ابتلا کے بعد اس سے محفوظ اور ایمان پر ثابت ہوجاؤ گے

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا
یہ وہ بستیاں ہین بیان کرتے ہین ہم تجہسے خبرین اونکی اور بتحقیق لائے اونکے پاس رسول اونکے نشانیان پس نہ

كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
تہے کہ ایمان لاتے اوسپر جسے جہٹلایا تہا پہلے سے ایسے ہی مہر کردیتا ہے اللہ دلونپر کافرونکے

ان بستیونکے واقعات ہمنے آپکو کہہ سنائے جنکو پیغمبرون نے بدلایل ظاہر ہدایت کی مگر وہ تعصب و شرارت یا نادانی سے جو جہٹلا چکے تہے یعنے نبوت و توحید و کتاب وغیرہ پہر اوسپر ایمان نہ لائے لکیر کے فقیر رہے تو اللہ بہی ایسے شریران منکر کو توفیق و ہدایت سے محروم رکہتا ہے۔ اللہ کا مہر کردینا یہی ہے کہ ارادۂ ازلی متعلق ہدایت نہوا

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝
اور نہ پایا ہمنے اکثر مین اونکے کوئی عہد اور یہ کہ پایا ہمنے اکثر کو اونکے حکم سے نکلجانیوالے

عہد سے مراد عہد میثاق۔ یا وہ وعدے جو کفار بحالت اضطرار کیا کرتے ہین کہ اب کسیکو نہ پوجینگے اور ہوسکتا ہے کہ عہد سے دین مراد ہو اسلیے کہ کفار مین دین بطور خدا ترسی نہین ہوتا بلکہ جو اون کے اور اون کے بزرگون کے نفس نے حکم دیا وہی دین ہے **حاصل** کفار مین ہمنے وفاے عہد نہ پایا بلکہ اکثر اون کے تو نافرمانبردار رہی پائے **اکثر** یہان بمعنے کل ہے

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ
پہر بہیجا ہمنے بعد اونکے موسی کو ساتہ اپنی نشانیونکے طرف فرعون کے اور اوسکے سردارونکے پس ظلم کیا اون نشانیونکا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝
پس دیکہہ کیسا ہوا انجام فساد کرنیوالون کا

ظلم سے مراد کفر و انکار یعنے ان سب کے بعد ہمنے موسی کو اپنی نشانیون کے ساتہہ فرعون والون پر بہیجا تو اونہون نے حق انصاف نہ ادا کیا اور بجاے تصدیق کفر و انکار کیا تو آپ دیکہین کہ اون مفسدون کا انجام کار کیا ہوا اور **مشہور** کہا ابوحاتم نے فرعون فارسی اصطخر کا رہنے والا تہا کہا محمد بن منکدر نے اسکی عمر ۳۲۰ برس کی ہوئی ۲۲۰ برس تک کوئی ایسی بات پیش نہ آئی جو اسکی طبیعت کی خلاف ہوتی نہ مرض۔ نہ مصیبت اور ۸۰ برس حضرت موسی نے اسے سمجہایا کہا علی بن ابی طلحہ نے فرعون قبطی تہا

کر فرعون کو رب بنا رکھا تھا ایکدن حضرت موسیٰ نے عرض کی اے رب فرعون کو اسقدر مہلت دی
ارشاد ہوا اوسکی اخلاق اچھے ہیں اور اوسکے دربان کین و مظلومونکو منع نکرتے تو مجھے جلد انتقام لیتے ہوئے شرم آتی

وَقَالَ مُوسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ حَقِيْقٌ عَلٰٓى
اور کہا موسیٰ نے اے فرعون میں رسول ہوں پروردگار عالم کا مستحق ہوں

اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝
کہ نہ کہوں اللہ پر مگر حق بیشک لایا ہوں تمہارے پاس نشانی تمہارے رب سے پس چھوڑ دو میرے ساتھ بنی اسرائیل

اور موسیٰ نے فرعون سے کہا میں اللہ کا پیغمبر ہوں مجھ سے اور نہیں کہ سچ کے سوا اور کچھ اللہ کی طرف سے
بیان کروں میں تمہارے پاس اللہ کی نشانی اور معجزے لایا ہوں کہ تمکو اعتقاد ہو اب تمکو چاہیے کہ بنی اسرائیل کو
چھوڑ دو حضرت موسیٰ کا پورا قصہ دوسرے مقام پر آئیگا یہاں بطور خلاصہ مذکور ہے آپ مصر میں پیدا ہوئے اور فرعون کے
گھر میں پرورش پائی فرعون کی رعایا دو قسم کی تھی ایک قبطی یہ سب تابع و مطیع فرعون بلکہ فرعون پرست
تھے اور فرعون کی حمایت سے انکی عزت ۔ قوت ۔ دولت بڑھی ہوئی تھی دوسرے سبطی یعنی اولاد یعقوب
علیہ السلام یہی بنی اسرائیل ہیں یہ اس وجہ سے کہ فرعون کو رب نہ جانتے کمزور ۔ محتاج ۔ ہزاروں مصائب
میں گرفتار و پریشان جیسے آجکل کے مسلمان ۔ غلاموں کی طرح اونکے کام کاج کرتے رہتے ایک قبطی
نے سبطی کو دبایا اوسنے حضرت موسیٰ سے فریاد کی آپنے ایک طمانچہ مارا اوسکا دم نکل گیا آپ بخوف
انتقام وہان سے بھاگے مدین میں حضرت شعیب کے بیٹی سے نکاح کیا ایک مدت تک وہاں رہے پھر
وطن کا عزم کیا راہ میں پیغمبری عطا ہوئی اور آپکے بھائی ہارون بھی پیغمبر بنا کر آپکے ساتھ کئے گئے اور
حکم ملا کہ فرعون کو نصیحت کرو اور کہدو کہ بنی اسرائیل کو آزاد کر دے اسی لیے فرمایا کہ ایسا تو نہیں
کہ میں جھوٹا افترا نہیں باندھ سکتا میری یہ شان نہیں دوسرے میرے پاس دلائل و معجزات بھی ہیں

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فَاَلْقٰى عَصَاهُ
کہا اگر ہے تو لایا کوئی نشانی تو لا اوسے اگر ہے تو سچوں سے پس ڈالدیا عصا اپنا

فرعون نے موسیٰ کا یہ دعویٰ سنا تو کہنے لگا اگر تم سچے ہو تو اپنے رب کی نشانی لاؤ جس سے معلوم ہو کہ تم فرستادہ ہو

فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ
پس ناگاہ وہ اژدہا تھا ظاہر

حضرت موسیٰ نے عصا پھینکدیا وہ اژدہا ہو گیا معالم میں ہے عصا اسی گز کا اژدہا بنگیا بلندی اسکی

[illegible]

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ
اور آئی جادوگر فرعون کے پاس بولے بیشک ہمارے لیے مزدوری ہی اگر ہون ہم غالب

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ
کہا ہاں اور تم مقرب ہو جاؤ گے

اطراف بلاد سے ہزارہا جادوگر جمع ہوئے چونکہ فرعون کے زمانے مین جادو کا رواج بہت تھا اور انہین قوت سحر پر بڑا ناز تھا اللہ تعالی نے انکے غرور توڑنے کے لیے حضرت موسی کو وہ معجزے عطا فرمائے جو سحر کو باطل اور انکی شعبدوں کو عاطل کردین ان جادوگرون نے فرعون سے کہا اے بادشاہ اگر ہم موسی پر غالب آئیں تو ہمین کچھ انعام ملنا چاہیے فرعون نے کہا ہاں تمکو انعام ملیگا تم مقربان بارگاہ شاہی ہو جاؤگے

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ
بولے اے موسی خواہ تو ڈال اور خواہ ہون ہم ڈالنے والے

جب جادوگرون کا لشکر جمع ہو گیا فرعون نے اپنی عید کے دن یہ مقابلہ قرار دیا اور حضرت کلیم کریم کو خبر دی کہ آپ بھی میدان مین آئین دونون جانب کے زورون کے اندازے ہو جائین ادہر سے لشکر فرعون بے عقل وعون ادہر سے والله والے موسی وہارون مقابل آئے عرائس حضرت کلیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے آتے ہی ان جادوگرون سے فرمایا خرابی ہو تمہاری اللہ پر جھوٹ نہ باندھو نہین تو اوسکا عذاب آجائیگا ان کلمات کے پراثر مضمون جادوگرون کے دل مین در آئے چلا اُٹھے مَا هٰذَا بِقَوْلِ سَاحِرٍ یہ تو جادوگرون کی سی بات نہین ہے اور آپس مین چپکے چپکے صلاح کرنے لگے پھر بولے آج ہم وہ جادو کرین جسکا مثل دیکھا نہ گیا ہو پھر حضرت موسی سے کہا یا تو آپ پہلے اپنا وار کرین یا ہم ہی کوئی حملۂ خونخوار کرین

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ
کہا (موسی نے) ڈالو تم پھر جب ڈالا باندھدین آنکھین آدمیون کی اور ڈرایا اونہین اور لائے جادو بڑا

حضرت کلیم نے فرمایا تمہین پہل کرو دلکے حوصلے نکال لو۔ جادوگرون نے اپنی اپنی رسیان پھینکین اور نظر بندی کردی میدان مین سانپ ہی سانپ نظر آتے لوگ ڈرے خوفناک ہوئے اور بہت بڑا جادو ظاہر کیا عرائس ساٹھ اونٹ بھر کر رسیان لائے تھے وہ سب ایسی بڑی بڑی سانپ بنگئین گویا پہاڑ ہین ایک سانپ دوسرے پر سوار جدہر دیکھو مار مار کہا بعض نے کہ جادوگر کسی شئے کی ماہیت نہین بدل سکتے بلکہ نظرون مین صورتین مختلف دکھا سکتی ہین جیسا کہ آیت مین مذکور ہوا حالانکہ انکے سحر کے عظمت اللہ تعالی نے خود بیان فرمائی ہے جواب

یہ ہی کہ آیت میں ان ساحرون کی عظمت مذکور ہے لیکن یہ نہیں کہ کوئی ان کے برابر یا ان سے بڑھکر نہ تھا اور نہ یہ کہ سحر اصل شے نہیں بدل سکتا پس ایسا وسوسہ زعم ہی واللہ اعلم حقیقت کیا ہی

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۚ

اور حکم بھیجا ہمنے طرف موسی کے یہ کہ ڈالدے عصا اپنا پس ناگاہ وہی نگل جاتا تھا جو باندھ لیا تھا

حضرت موسی پہلے تو یہ طوفان بے تمیزی دیکھکر خوفناک ہوئے کہ حکم ارشاد ہوا خبردار ڈرنا نہیں ہمارے رسول کہیں ڈرتے ہین اپنا عصا ہاتھ سے پھینکدو اور تماشا دیکھو عصا چھوڑنا تھا کہ اژدہا ہے خونخوار بنگیا اور یہ تمام رسیان نگل گیا عرائس عصائے موسوی نہایت طویل و جسیم باہیبت سیاہ رنگ پہنکارے شعلے اور آنکھون سے آگ نکلتی ہوئی پیشانی کے بال نیزون کی طرح کھڑے مخالفین کے طرف حملہ آور ہوا جدہر منہ کیا قیامت آگئی بڑے بڑے محل و دیوارین سر بسجود اور سنگہائے سخت معدوم و نابود کردیتا عالم ایسی بھگدڑ پڑی کہ پچیس ہزار دب اور کچل کر مرگئے

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۚ

پھر ظاہر ہوا حق اور باطل ہوا جو تھے کرتے پس مغلوب ہوگئے اوسجگہہ اور پھرے ذلت مین

حق ظاہر ہوگیا اور کفر سا فرعونی ذلیل و خوار و بیقرار ہوئے جادوگر سحر بھول وہ اعجاز دیکھا کہ کچھ یاد نہ رہا

وَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ

اور ڈالیگئی جادوگر سجدہ کرنے والے بولے ایمان لائے ہم رب العالمین پر رب موسی اور ہارون کا

جادوگرون کے دلون مین تو پہلے ہی حضرت کلیم کریم کے کلام کا اثر تھا اسپر یہ قیامت کی معجزہ نمائی کہ استادان یکتا و ساحران عجائب نمائی شکست فاش اوٹھائی سمجھ گئے کہ بیشک یہ سحر نہین خدائی ہی بندے نے یہ قدرت کہان پائی ہی سجدے مین گر پڑے اور کہنے لگے ہم پروردگار عالم پر ایمان لائے جو موسی و ہارون کا رب ہی در منثور اوزاعی نے کہا ادہر انکا سجدے مین گرنا تھا کہ پردے اٹھ گئے جنت پیش نظر ہوگئی فالقی بصیغہ مجہول دلالت کرتا ہی کہ اونپر ہیبت و عظمت کی وہ حالت طاری ہوگئی کہ بے اختیار سجدے مین گرے ۱۲ بیشک ایمان سے عقل نورانی ہوجاتی ہی ایمان لاتے ہی جادوگر سمجھ گئے کہ حضرت الوہیت اس قابل نہیں کہ ہماری عقل اوسکا احاطہ کرسکے مگر پیغمبر معصوم کے دامن دولت مین چھپنا چاہیے اون کے ایمان اور سمجھ مین خطا کا دخل نہیں بولے ہم اوسپر ایمان لائے جو سب کا رب ہی پھر ڈرے کہ بھلا اس بات پہ قاصر و خاطی ہون کہنے لگے اور موسے و ہارون کا رب ہے

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا
کہا فرعون نے ایمان لائے تم اوسپر پہلے اس سے کہ مین اجازت دون تمکو بیشک مکر ہی کہ بنایا تمنے اوسے شہر مین تاکہ نکالو تم

مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝
اس سے اہل شہر کو تو اب جانلوگے البتہ کاٹونگا مین ہاتھ تمہارے اور پاؤن تمہارے خلاف سے پھر سولی دونگا تم سبکو

فرعون نے جب یہ حال دیکھا غضبناک ہوا اور کہنے لگا تم اوسی پر ایمان لائے اور مجھسے اجازت نہ لی بات یہ ہی کہ تمنے اور موسی نے ایک حیلہ پہلے سے بنایا تہا کہ اس تدبیر سے تمام لوگ تمہارے تابع ہو جائین اور اہل شہر مصر کو تم مصر سے نکالدو یعنے مغلوب و عاجز کر لو تم بادشاہ بن جاؤ سو اب تمکو اسکا نتیجہ معلوم ہوا جاتا ہی اور یہ حکم دیا کہ مین ضرور تم سب ایک جانب سے ہاتھ دوسرے جانب سے پاؤن کاٹونگا پھر سولی پر چڑہاؤنگا تاکہ میرا خوف دلون مین سما جاے پھر کوئی ایسا نکرے

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ
بولے ہم طرف اپنے رب کے پھر جانے والے ہین اور تو نہین دشمنی کرتا ہمسے مگر یہ کہ ایمان لائے ہم نشانیون پر اپنے رب کے جب آئین ہمارے پاس

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝
اے رب ڈال ہمپر صبر اور وفات دے ہمکو بحالت اسلام

ع ۱۸

چونکہ انکی نظرون مین نور توحید اور دل مین ذوق حق سمایا تہا ابھی نیا نیا مزا خدا پرستی کا پایا تہا فرعون کے دہمکانے ڈرانے کو خیال مین نہ لائے اور کہنے لگے اے فرعون ہمین قتل کریگا تو کیا پروا ہی ہم اپنے رب کی حضوری مین جائینگے اور تیری عداوت ہم سے صرف اسی لیے ہی کہ ہم اللہ کی نشانیون پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پاس اوسکے پیغمبر کے وسیلے سے آئین ۔ یہ کہکر جناب الوہیت کی طرف متوجہ ہوے اور عرض کرنے لگے اے رب ہمین صبر عطا کر اور بحالت ایمان و اسلام وفات دے پہر وہ سب بتسلیم اللہ کے بندے فرعون کے ظلم سے جان بحق تسلیم ہوے رحمہم اللہ اجمعین در منثور قطع علی الخلاف اور سولی پہلے فرعون نے ہی کی

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَ
اور کہا سردارون نے قوم سے فرعون کی کیا چھوڑ دیگا تو موسی کو اور اوسکی قوم کو کہ فساد کرین زمین مین اور چھوڑ دے تجکو اور

اٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝
تیرے معبودون کو کہا اب قتل کرونگا بیٹون کو اونکے اور زندہ رکھونگا بیٹیون کو اونکی اور ہم اونپر زبردست ہین

اور کہا سردارون نے قوم فرعون کی کیا تو موسی اور اوسکی قوم کو چھوڑ دیگا کہ زمین مین فساد پھیلا ئین یعنی تیری خدائی کا انکار و اثبات ذات واحد قہار کرین تجھے عبد و عاجز بنائین اور تجھ اور تیرے

معبودان باطل کو چھوڑ دین کہا فرعون نے کہ اب ہم حکم دیتے ہین کہ بنی اسرائیل مین جو لڑکے پیدا ہون وہ قتل کیے جائین اور جو لڑکیان ہون وہ رہین اور ہم اونپر زبردست و غالب ہین ابن کثیر کہا ابن عباس نے کہ فرعون جب کوئی خوبصورت گائے دیکھتا اوسکی پرستش کا حکم کرتا اسیوجہ سے سامری نے گائے بنائی تھی اور کہا بعض نے کہ فرعون کا ایک بت تھا جسکی پرستش خفیہ کرتا تھا معالم سدی نے کہا کہ فرعون نے قوم کے واسطے بت بنا دیے تھے جنکی پرستش کرین اور یہ ظاہر کیا تھا کہ تمھارے معبود یہ ہین اور مین انکا معبود ہون اسی لیے دعوی کرتا تھا اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی مین تمھارا رب اعلی ہون اور مطلب یہ ہی کہ نہ تو معبود رہی نہ تیری قرار دی ہوے بت سب کے سب چھوڑ دیے جائین۔ کہا ابن عباس نے قبل ولادت موسی بھی فرعون بنی اسرائیل کے لڑکے قتل کراتا تھا وہی حکم پھر دیا تو بنی اسرائیل نے حضرت موسی سے شکایت کی آپنے فرمایا

قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ
کہا موسی نے اپنی قوم سے مدد مانگو اللہ سے اور صبر کرو بیشک زمین واسطے اللہ کے ہی وارث بناتا ہی اوسکا جسے چاہے

مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ قَالُوْۤا اُوْذِیْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا
بندون سے اپنے اور حسن انجام ہی پرہیزگارون کے لیے بولے ستائے گئے ہم پہلے اسکے کہ آئے تو ہم مین اور بعد اسکے

جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّکُمْ وَیَسْتَخْلِفَکُمْ فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝
کہ آیا تو کہا قریب ہے رب تمھارا ہلاک کرے گا دشمن کو تمھارے اور خلیفہ بنالے گا تمکو زمین مین پھر دیکھے گا کیونکر کام کرتے ہو تم

کہا موسی نے اپنی قوم سے اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو زمین اللہ کی ہی جسے چاہے عطا فرمائے اور حسن انجام پرہیزگارون کے لیے ہی تمکو ضرور ان باغیون پر غلبہ عطا ہو گا بنی اسرائیل بولے جب آپ نہ آئے تھے یعنے پیدا نہوے تھے تب بھی ہمکو ایذا دی گئی کہ ہماری اولاد ذکور قتل کی گئی یا آپ کی نبوت سے پہلے بھی ہم فرعونیون کے ظلم کی برداشت کرتے رہے اور جب آپ پیغمبر ہوکر آئے تب بھی ہمکو وہی تکلیف و مصیبت ہی فرمایا گھبراؤ نہین تمھارا پروردگار مہربان بہت جلد دشمنون کو ہلاک کرے گا اور تمکو زمین کا مالک بنائے گا اور ملاحظہ فرمائے گا کہ تم کیا کرتے ہو افسوس کہ ہمارے ساتھ بھی ہمارے پروردگار نے ایسا ہی فضل کیا لیکن بہت جلد ہم اون مبارک فریعون کو بھول گئے جنکے طفیل مین ہمکو یہ دولت ملی تھی

وَلَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ۝
اور بیشک پکڑ لیا ہمنے آل فرعون کو ساتھ قحط کے اور نقصان کے پھلون سے شاید وہ نصیحت پکڑین

ہمنے فرعونیون پر قحط بھیجا اور پھل کم کر دیے تا کہ وہ سوچین سمجھین معالم شہرون مین مانع وثمہ
اور دیہات مین کھیت بے آب تھے درمنثور ابن عباس سے منقول ہو کہ جب قحط سالی پڑی نیل
بھی سوکھ گیا لوگ جمع ہوے اور کہا اسے فرعون اگر تو رب ہی تو کیون نہین دریا سے نیل جاری
ہوتا فرعون بولا کل پانی آ جائیگا جب وہ لوگ چلے گئے فرعون گھبرایا کہ اب مین کیا کرون جب
رات ہوئی غسل کیا اور صوف کے چادر پہنے پھر ننگے پانو نکلا اور نیل مین آیا اور کھڑا ہوا اور عرض
کرنے لگا ا ے اللہ تو جانتا ہی کہ مجھے یقین ہی کہ تو نیل کے جاری کرنے پر قادر ہو اسے دریا کو
جاری کر دے سبحان اللہ کیا شان ہی بیشک وہ دوست و دشمن سبکا پروردگار ہی شعر
ادیم زمین سفرۂ عام اوست ۔ برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست ۔ دریا سے نیل جاری ہو گیا
فرعون پرستونکا اعتقاد پہلا ناظرین پر عجب طاری ہو گیا ۔ اسیر اون مذہون کی ڈھٹائی دیکھیے

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا
پھر جب آئی اونکے پاس بھلائی بولے ہمارے لیے ہی یہ اور اگر پہونچے اونکو برائی نحوست ٹھہرائی
بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُ
موسی کی اور جو ساتھ اونکے تھے خبردار ہو نہین ہی مگر نحوست اونہین کی نزدیک اللہ کے لیکن اکثر اونکے نہین جانتے

معالم سعید بن جبیر نے کہا چارسو برس فرعون نے بادشاہت کی اور چہ سو ساٹھ برس جیا نہ کبھی
سر مین اور درد ہوا نہ بخار آیا نہ بھوکہا رہا نہ پیاسا غرضکہ کوئی امر خلاف مزاج و باعث ایذا پیش نہین آیا
خدائی کا دعوی اور یہ چشم پوشی مگر حضرت موسی کے آنے پر کچھ کچھ چشم نمائی شروع ہوئی قحط پڑا اور
دوسرے قسم کی بلائین آئین تو جب کوئی بلا آ کر ٹل جاتی کہتے یہ تو ہمارے لیے ہی اور نہ سمجھی کہ عنایت
پروردگار عالم ہے اور جب گرفت ہوتی بلا آتی کہتے موسی اور اونکے ساتھیونکی نحوست ہی اسنے پہلے کبھی
ایسا نہوتا تہا ارشاد ہوتا ہی کہ یہ گمان اونکا غلط تہا بلکہ اللہ کے نزدیک اونکی نحوست ہی یعنے عذاب جہنم
مگر وہ نادان ہین ف اشارہ ہی کہ نحوست کوئی شی نہین اصل نحوست عذاب و معصیت ہی

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ
اور بولے جب لائیگا تو ہمارے پاس نشانی سے کہ جادو کرے تو ہمپر اوس سے بس نہین ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے

اور حضرت موسی سے کہتے کہ آپ جو نشانی یعنی تعجب انگیز امر دکھائین تا کہ ہمپر جادو کرین اور ہمارا تیر ڈالین تو ہم آپپر ایمان نہین لانے کے

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ
پھر بھیجا ہمنے اونپر طوفان اور ٹیڈی اور جوئین اور مینڈک اور خون

فرعون · کے لیے · سیلاب نیل · اصل نحوست ·

ایٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝
نشانیان جدا جدا پھر تکبر کیا اور تھے قوم گنہگار

سبحان اللہ کیا رحمت ہی کیا عنایت ہو یہ سرکشی یہ بغاوت اوسپر ایک بلا آئی کہ اب آنکھین
کھولین اب سوچین باز آئین توبہ کرین معالم مین پہلے چار نشانیان آئین سنہ اٹہ ... سے عصا ید بیضا
سے برسونکا قحط ۵ پہلونکا نقصان - جب اسپر کچھ عبرت نہوئی اور حضرت موسیٰ کو نحوست کا
الزام دینے لگے آپنے دعا کی الٰہی فرعون اور اوسکے ساتھی باغی وعاصی تیرے بندونکو ستاتین
باتین بناتین یہ حلم وعفو تاکے انپر عذاب بہیج کہ تیرے غلامون کی عظمت ہو اور آئے والون کے
لیے عبرت اب بلائین اترنا شروع ہوگئین طوفان پانی برستا بنی اسرائیل کے ٹخنے گھرون مین
ایک بوند نہ جاتا فرعونیون کے محل ڈوبے کھیت غرقاب ہوے جدہر دیکھیے عالم آب تہا ہفتہ سے
ہفتہ تک پانی ہی پانی رہا لوگ فرعون کے پاس داد خواہ گئے اوسنے حضرت موسیٰ سے درخواست
کی کہ یہ عذاب دور ہو تو ہم ایمان لائین بنی اسرائیل کو چھوڑ دین - ادہر عرض کرنا تھا کہ پانی بند
ہوا اور ایک ایسی ہوا آئی کہ تمام شہر اور کھیت خشک ہوگئے اور ایسے پیداوار ہوئی کہ کبھی
نہوئی تھی مگر یہ فرعون بے سامان اب کسکی سنتے تھے ایک ماہ انتظار ہوا پھر ٹڈیان
بہیجی گئین جنکی کثرت سے آفتاب چھپ گیا کھیت باغ - گھاس جب کہا چکین دروازے چوکھٹین
کپڑے لوہے کی کیلین چاٹ گئین ہفتہ سے ہفتہ تک یہ عذاب رہا پھر بارگاہ موسوی مین حاضر
ہوے اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا بہیجی جسنے اونکو دریا مین ڈالدیا کبیر معالم حضرت موسیٰ نے
عصا سے اشارہ کیا مشرق ومغرب کی طرف ٹڈی جدہر سے آئے تھے چلے گئے اور اونکی کھیتیان
کچھ باقی رہگئین تو کہنے لگے کہ یہ ہماری خرابی کو کافی ہی اور ایمان نہ لائے ایک ماہ پہر مہلت دیگئی بعد ازان قمل
کا عذاب آیا اونہون نے بہی کوئی سبز لکڑی نچھوڑی اور آدمیون کے کپڑون مین چڑھ جاتے
اور کاٹتے اور کہانے مین بہر ہوتے بال تک کہا گئے کہانے مین چمٹی کسیکو ایک دم قرار نہ آتا قبطی
اس سخت عذاب سے بیچین ہوے پہر حضرت رسالت مین عہد وپیمان کیا اور سات دن کے بعد
یہ عذاب بہی دور ہوا - پہر بدستور کفر وشرارت مین غرق رہے اور کہتے کہ موسیٰ ساحر ہین ایک
مہینے کے بعد پہر آپنے بددعا کی اب ضفادع یعنے مینڈہک مسلط ہوے گہر اور برتن - کہانا
پانی مینڈہکون سے بہر گیا بیٹہی تو سر اور پیٹہ اور تمام بدن پر مینڈہک مکہیون سے بڑہکر چمٹے
جاتے لیٹتے تو ہر کروٹ مین مینڈہک تہے منہ کہولتے تو مینڈہک گہس جاتا معالم کہا

ابن عباس نے کہ مینڈک خشکی کا جانور تھا مگر جب اللہ نے اوسے اپنے دشمنوں پر بھیجا تو اسی
کمال فرمانبرداری ظاہر کی یہانتک کہ جلتی ہوئی آگ اور پکتے ہوئے کہانے میں مینڈک گر پڑتے
اور کسی مقام پر اللہ کے دشمنوں کو چین نہ دیتے حق سبحانہ تعالی اون کی جان نثاری سے
خوش ہوا اور اونہیں دریا میں جگہہ دی کہ خنک رہیں الحاصل قبطی جان سے بیزار ہہ
عذرخواہ ہوئے سات دن بعد یہ عذاب بہی موقوف ہوگیا۔ پہر وہی کجی اور ناشکری بحال
تہی ایک مہینا راہ دیکہی گئی اور عذاب دوم خون کا آیا نیل خون ہوا کنوئیں خون
ہوگئے برتنوں میں پانی لہو جدہر دیکہو خون ہی خون ہر شئے لال گون تہی یہ عذاب بہی
سات دن رہا ایک کنوئیں سے سبطی اور قبطی دونو بہرتے ادہر پانی اودہر لہو۔ بعض فرعونی عورتیں
زنان بنی اسرائیل کے پاس آتیں اور پانی مانگتیں وہ ہاتہہ میں لیا اور خون ہوگیا یہانتک
کہ اونسے کہتیں تم پانی منہ میں لیکر ہمارے منہ میں ڈالو مگر حکم قادر مطلق کیونکر ٹلے انکے منہ میں
خون ہوجاتا پہر حاضر ہوئے اور وہی پرانی درخواست کے ہر بار یہی عذر وہی انکار

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يٰمُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ
اور جب واقع ہوا اونپر عذاب بولے ای موسی پکار واسطے ہمارے رب کو اپنے اوس عہد سے کہ تیرے پاس ہی اگر

كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ
کہولدیگا تو ہمسے عذاب ہر آینہ ایمان لائینگے ہم واسطے تیرے اور بہیجدینگے ہم ساتہہ تیرے بنی اسرائیل کو

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝
پہر جب کہولدیا ہمنے اونسے عذاب طرف ایسی مدت کے کہ وہ پونہچنے والے تہم اوسکے ناگاہ وہ عہد توڑتے تہے

یعنے جب اونپر عذاب آتا حضرت موسی سے کہتے کہ اپنے رب سے دعا کیجیے اوس ذریعہ سے جو آپکو
بغرض حصول مقاصد و برار حاجات بتادیا ہی اگر یہ عذاب ہم سے ٹل گیا تو ہم خود ایمان لائینگے
اور بنی اسرائیل کو آپکے ساتہہ کردینگے پہر جب وہ عذاب اون سے کہل جاتا یعنے دفع ہوجاتا
ایک وقت تک کے لیے جسے وہ پورا کرنے والے تہے وہ اپنا عہد توڑ ڈالتے اور ایمان نہ لاتے
ف یہ عذاب سات سات دن کے تہے اور ایک ایک ماہ انتظار کیا جاتا

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝
پہر عوض لے لیا ہمنے اونسے اور ڈبودیا اونہیں دریا میں اسلیے کہ جہٹلایا آیتوں کو ہماری اور تہے اونسے بیخبر

جب اون کی بدعہدیوں کی انتہا ہوچکی ہمارا غضب جوش میں آیا اور پورا انتقام لیا

کہ اونہیں دریاے نیل مین ڈبو دیا اور ایک جانب نہوا نہ فرعون نہ اوسکی فوج اور یہ اسلیے ہوا کہ
اونہون سے ہماری نشانیان جہٹلائین اور اون نشانیون سے بے پروا اور بیخبر تہے

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ
اور وارث بنایا ہمنے اوس قوم کو　جو　تہے　کمزور　مشرق مین　زمین کے اور

مَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا
مغرب مین اوسکے　وہ زمین کہ برکت دی ہمنے اوسمین اور تمام ہوگئے کلمے تیرے ربکے اچہے　بنی اسرائیل پر　اسلیے کہ صبر کیا

جب فرعونیون کو نیست ونابود کردیا تو وہ قوم جسے سب حقیر وضعیف جانتے تہے یعنی بنی اسرائیل
کو ہمنے اوس زمین کے مشرق ومغرب کا مالک بنا دیا جسکے گرداگرد ہمنے برکت عطا کی ہی یعنے ملک
شام اور بنی اسرائیل پر جو کلمات حسنیٰ اور وعدہاے فضل وکرم تہے وہ حضرت پروردگار سے کامل
اور تمام کردے گئے اور یہ سب صبر کا صلہ تہا (بارکنا حولہ) سے مراد ملک شام ہی بخاری مین ہی کہ آپنے فرمایا اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا ہی اللہ برکت دے ہمکو ہمارے ملک شام مین ترمذی زید بن ثابت سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا طُوْبٰى لِلشَّامِ خوشخبری ہو شام کو ہمنے عرض کی یہ کسلیے فرمایا لِاَنَّ مَلَآئِكَةَ الرَّحْمٰنِ
بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا اسلیے کہ اللہ کے فرشتے اوسپر اپنے پر کہولے ہوے ہین مشارق شریح
بن عبید سے روایت ہی کہ حضرت علی کے سامنے اہل شام کا ذکر آیا بعض نے کہا آپ اونکے حق مین
بددعا کرین فرمایا مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شام مین ابدال ہون گے
چالیس مرد جب ایک مریگا اللہ اوسکی جگہہ دوسرے کسی بندے کو ابدال بنا دیگا۔ اونکی برکت سے
پانی برستا ہی اونکی برکت سے دشمنون پر فتح ملتی ہی اور اہل شام سے اونکی وجہ سے بلا ٹل جایا کرتی ہی
درمنثور کہا مکحول نے دمشق مین دوچند برکت ہے کہا عبداللہ بن شوذب نے گرداگرد برکت
والے سے مراد ملک فلسطین ہے۔ کہا ابن عساکر نے توریت مین ہی کہ شام کنز اللہ ہے
اوسمین پیغمبرون کی قبرین ہین آور کہا ضمرہ بن ربیعہ نے جو بنی شامی تہا اوسے شام کی
سیر کرائی گئی۔ کہا کعب احبار نے اللہ کے نزدیک تمام ملکون مین محبوب تر شام اور تمام
شام مین محبوب تر (قدس) اور قدس مین محبوب تر (جبل نابلس) ہے کہا عبداللہ بن مسعود
نے کہ خیر کے دس حصے ہین نو شام مین اور ایک تمام ملکو نمین۔ اور شر کے دس حصے ہین ایک
شام مین اور نو تمام عالم مین۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیت المقدس مین ایک
رکعت کا ثواب پچاس ہزار کے برابر ہی فلسطین وغیرہ جن شہرونکا ذکر ہوا یہ سب بلاد شام کے متعلقات سے ہین

الربع

وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ۝

اور اوکھاڑ دیا جو بناتے تھے فرعون اور اوسکی قوم اور جو کہ تھے چڑھاتے

اور جو کچھ فرعون اور اوسکی قوم کرتے تھے وہ سب ہلاک و معدوم کر دیا اور جو محل و قصر اٹھائے تھے
باغ بنائے تھے اور انگور کے چھتے پھیلائے تھے اونکا نام و نشان باقی نہ رہا اسی عرائس میں حضرت موسیٰ
سے نہ تھا و علیہ السلام نے اپنے دو لشکر جرار بھیجے کہ بلاد فرعون کو سخت تاراج کریں اور
تمام مال و متاع تحت و تصرف مین لائیں اللہ تعالیٰ نے یہ سب ملک اور مال اپنے کرم و رحمت سے اونکو
عطا کر دیئے ف ابتدا سے انتہا تک جسقدر معجزے حضرت موسیٰ کے فرعون کے مقابل مین
مذکور ہوئے وہ وہی تھے جو زمین سے متعلق اور سحر کو شکن ہون مثلاً عصا کا اژدہا ہونا۔ ہاتھ کا
چمکنا۔ ٹیڑی۔ مینڈک۔ خون۔ طوفان۔ اور نیل کا خشک ہوکر راہ دینا۔ پھر برابر ہو جانا
یہ تمام امور اسی عالم سے متعلق ہیں سبب یہ کہ یہ لوگ زور سحر و جادو مین لوٹتے اور اونہیں یہ
کہنے کو نہ رہے کہ آسمانی بلا کو ہم کیا کرین اور اسی وجہ سے ساحر متحیر ہو کر ایمان لائے

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَّهُمْ

اور پار کر دیا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے پھر آئے ایک قوم پر کہ معتکف تھے بتوں پر کہ واسطے اونکے تھے

قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَل لَّنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝

بولے اے موسیٰ بنا ہمارے لیے ایک معبود جیسے اونکے لیے معبود ہین کہا بیشک تم لوگ نادان ہو

اور بنی اسرائیل کو دریائے نیل سے پار اوتار دیا پھر یہ لوگ ایک قوم پر گزرے جو بتوں کی پرستش
کرتے تھے یہ بھی کہنے لگے اے موسیٰ جسطرح یہ لوگ بت بنائے اونسے لو لگائے بیٹھے ہین ہمکو بھی
کوئی بت بنا دیجیے ہم بھی اوسکی تعظیم کرین معاملہ یہ اونکی نادانی کا باعث تھا نہ اونہیں کوئی
مین شک نہ وحدانیت مین کلام تھا دیکھا دیکھی یہ خواہش پیدا ہو گئی اسی لیے حضرت موسیٰ
نے جواباً فرمایا بیشک تم لوگ نادان ہو جبکہ مفسرین کے اقوال و قرائن صحیحہ سے واضح ہے
کہ یہ درخواست اسلیے نہ تھی کہ غیر خدا کو خدا بنائین یا حضرت واحد قہار کو کافی نہ سمجھین اور پھر یہ
نہ جبکہ تم نادان ہو دلالت کرتا ہی کہ غیر خدا کی تعظیم حقیقۃً ہو یا صورۃً حرام و کفر ہے ہمارے
نادان مسلمان بھی اکثر ایسی خواہشین کرتے ہین کہ جسطرح کفار کے تہوار مطلع و مرصع ہین ایسی عنوان شان سے
وہ اپنے میلے اور بعض رسوم ادا کرتے ہین ہم مین بھی اسکا جواب بلکہ کچھ بڑھ چڑھ کر ہونا چاہیے اور ایسے موجب
علوے شان اسلام جانتے ہین اونہیں اس خطاب پاک سے اپنی نادانی تسلیم کرکے آئندہ نام و سالک کا لینا

إِنَّ هٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ قَالَ

بیشک یہ ہلاک کی گئی ہے وہ شے کہ وہ اوس میں ہیں اور باطل ہے وہ کہ تھے کرتے کہا

أَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْغِيكُمْ إِلٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝

کیا سوای اللہ کے چاہوں میں تمکو کوئی معبود اور اللہ نے افضل کیا تمکو تمام عالم پر

بیشک یہ قوم جس دین اور جس خیال میں ہے وہ انکا مہلک ہے اور یہ لوگ ہلاک وخراب شدہ اور جو کام یہ کرتے ہین وہ باطل ہین۔ پہر حضرت موسیٰ نے کہا اے لوگو کیا مین خدا کے سوائے تمہارے لیے کوئی دوسرا معبود تلاش کرون (یعنے یہ ممکن و سزاوار ہے ذرا غور تو کرو) اوسی اللہ نے تمکو تمام عالم پر فضیلت و شرف عطا فرمایا۔ تم نبی زادے دشمن پر غالب صاحب نبی و کتاب یہ حماقت کی باتین او پہر اللہ کے سوا

وَإِذْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۚ

اور جب نجات دی ہمنے تمکو آل فرعون سے چکھاتے تھے تمکو برا عذاب

يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ

مار ڈالتے بیٹوں تمکو تمہارے اور زندہ رکھتے عورتوں کو تمہاری اور اسمین آزمایش تھی تمہارے رب کی بڑی

وہ احسان یاد کرو جب ہی بنی اسرائیل تمکو ہمنے آل فرعون کے ہاتھ سے چھڑایا جو تمکو نہایت سخت عذاب مین رکھتے تھے تمہاری اولاد کو رقتل کر ڈالتے تمہاری لڑکیان زندہ چھوڑ دیتے اور یہ امر تمہارے حق مین تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑا امتحان اور آزمایش کا تھا

وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ

اور وعدہ دیا ہمنے موسیٰ کو تیس رات کا اور پورا کیا ہمنے اوسے دس مین پہر پورا ہوا تو مدت اوسکے رب کا چالیس رات مین اور کہا

مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ۝

موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے خلیفہ بن میرا قوم مین میری اور اصلاح کر اور نہ پیروی کر راہ کی مفسدون کی

قصہ اسکا یون ہے کہ جب بنی اسرائیل مظفر و منصور ہوے ایک دستورالعمل کی ضرورت پڑی جس سے معاد و معاش کی اصلاح کرین ارشاد ہوا اے موسیٰ تیس روزے رکھو پہر آؤ کوہ طور پر جب یہ روزے پورے ہو گئے آپنے مسواک کرلی ملائکہ نے کہا یہ بوے جان فزا اور رائحہ دلنواز آپنے دور کی خطاب آیا اے موسیٰ اب دس روز زیادہ کرو یہ میقات تیس کا تہا اور چالیس مین پورا ہوا۔ حضرت موسیٰ نے اس چلے مین اپنے بہائی ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین کر دیا اور وصیت کی کہ میری قوم کی اصلاح کرتے رہنا اور مجرمین و مفسد کے راہ پر نہ چلنا ابن کثیر۔ یہ دس یوم اول ذی الحجہ کے تھے

کہا ابن عباس نے اس سے سمجھا گیا کہ ختم میقات یوم نحر تھا یعنی دسوین ذی الحجہ کی اور اسی مین ہمارے دین کی بھی تکمیل ہوئی جیسا کہ فرمایا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ صفحہ (جلد اول)

ف چند امور معلوم ہوے ۱۔ وعدۂ انعام کسی وجہ خاص سے متغیر ہو سکتا ہے ۲۔ نوافل سے نقصان فرض رفع ہونے کی امید ہے ۳۔ خلوت و ریاضات مخصوص علوم عرفان و حضور رحمن کے لیے مفید و منقول ہین چونکہ خلوت اس لیے تھی کہ ذریعہ توریت شریف علم موسیٰ کا بڑھایا جاے اور مشتاق جمال کو قیع یار دل کا شوق بڑھ جائے ۴۔ حضرات صوفیہ مین بھی یہ روش محبوب و معمول ہے ۵۔ ہر پیغمبر کے لیے مستقل کسی امت کا ہونا ضرور نہین بلکہ صرف امانت و پیشکاری بھی کافی ہے اسی لیے حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم میرے قائم مقام اور نائب رہو لطیفہ حضرت علی کی مثال حضرت ہارون سے حدیث مین وارد ہوئی اسی لیے زمانۂ خلافت مرتضوی مثل ایام خلافت حضرت ہارون غیر منتظم رہا مگر مخالفین کی خطا کاری پر بھی اشارہ نکل سکتا ہے

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؕ قَالَ لَنْ
اور جب آئے موسیٰ وعدے پر ہمارے اور باتین کین ان سے رب نے اونکے کہا اے رب دکھا دے مجھ نظر کرون مین تیری طرف فرمایا ہرگز نہ

تَرٰىنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ
دیکھ سکیگا تو مجھے مگر دیکھ طرف پہاڑ کی پس اگر ٹھیرا رہا اپنی جگہ پر تو دیکھ لیگا تو مجھے

میقات اور وقت مین فرق یہ ہے کہ وقت زمانۂ معین کو کہتے ہین اور میقات وہ وقت جسمین کوئی کام معین ہو چونکہ حضرت موسیٰ کے لیے اس چلے مین صوم اور بعض عبادات معین کی گئے تھے لہذا میقات فرمایا (غرائب) الجبل سے مراد طور ہے **حاصل** جب حضرت موسیٰ اپنے رب کے وعدے کے موافق طور پر حاضر ہوے اور جناب الوہیت سے شرف ہمکلامی عطا ہوا ادہر سے ارشاد ادہر سے تسلیم ادہر سے التجا ادہر سے قبول **نظامی** شنید آنکہ کلامی نے باوازہ معانی در معانی راز بار از بدیہ تقرب ہی کیا کم تھا اوسپر لطف ہمکلامی - اب صبر کیسا - اوب کسکا طالب بیقرار کی زبانپر بے اختیار جاری ہوا اے میرے رب اے میرے مولی مجھے اپنا جمال جہان آرا دکھا دے مین نظر بھر کے دیکھلون - ارشاد ہوا اے موسیٰ تم نہ دیکھ سکوگے آنکھ اور ہمارا دیدار - اپنی ہستی اور جمال یار اچھا لو تمہاری خاطر منظور ہے دل کا حوصلہ نکال لو) کوہ طور جو باعتبار عظمت و استحکام تمہارے جسم اور قوت سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے اپنی جگہہ پر ٹھہر جاے تو تم بھی دیکھ لینا یعنے اے موسیٰ ہمکو تم سے بے حجابی مین دریغ نہین مگر یہ درخواست تو تمہاری قوت و تحمل سے زائد ہے اگر کوئی

موسیٰ کو عطائے کلام الٰہی اور اُن کا ارادۂ دیدار

اور دنیا مین ہمین دیکھ سکے تو تم سے بھی انکار نہین - آیۂ کریمہ مین کئی مقام ہین مقام اول
(کلام الٰہی) واضح رہے کہ کلام صفات الوہیت سے ہی آواز - وحرف - وترکیب وقیود لفظی وتوقف
سے فارغ - زبان ودہان سے بے پروا - حدوث وفنا وتغیرات سے منزہ - ازل سے ابد تک ایک
شان وعنوان سے قائم وباقی - اسلیے کہ اللہ تعالیٰ کے صفات ذات کی طرح قدیم ونقص واحتیاج و
زوال سے بری ہین اور حرف - وصوت وصیغہ زمانہ وقیود وغیرہ یہ سب حادث ہین جب یہ
مخلوق بھی نہ تھی کیا اللہ تعالےٰ کلیم نہ تھا - ضرور تھا یہی ایمان ہے ہمارا اور تمام اہل سنت کا یہ
وہ کلام قدسی قبل تخلیق حرف وصوت وعوارض وقیود وصیغہ وزمان کے اگر ان سب سے فارغ
ومنزہ نہ تھا تو کیونکر تھا گو کسی مخلوق کی مجال نہین کہ حضرت الوہیت کی ذات یا کسی صفت کی
حقیقت سمجھ سکے مگر اپنا دل سمجھانے کو یہ کہہ سکتے ہین کہ جب ہمارے کلام کے معانی حرف وصوت وغیرہ
کے عوارض سے پاک ہین تو وہ کلام جو معانی کی جان اور ہر مفہوم کی روح ہے ان عوارض مین
کیون آلودہ ہونے لگا تھا - ہم تعلیم معانی پر قادر نہین دوسرے کو بے آواز وزبان وحرف وغیرہ
دل کی بات سنا نہین سکتے وہ خالق معانی قادر مطلق ہے وہان واقعات کے تعلیم معانی کا القا کیا
مشکل ہے پس وہ کلام قدسی بکمال تنزیہ وبیان صریح دوسرے کو سنا دینا بھی غیر ممکن نہین مقام
دوم (دیدار الٰہی) یہ بھی ایک صفت ہے صفات قدسیہ سے کہ جب چاہے اپنا جمال بے نقاب
اپنے بندون کو دکھاوے اسکے لیے بھی - صورت - رنگ - جسم - قرب وبعد - جہت وزمان وغیرہ
کی ضرورت نہین چونکہ ہم جہت مین ہین اپنے مقابل کو دوسرے جہت مین دیکھتے ہین اور ہمارے
لیے زمانہ لازم ہے ہماری دید بھی بے زمانہ مشکل ہماری نظر محل مین قائم منظور کو بھی محل لازم ہے
اور ادراک بصر معانی شے سے قاصر لہذا رنگ وشکل محل وعناصر - ہمارا مکان محدود ہونے کے ساتھ
وسیع ہے قرب وبعد ثابت اور حضرت سبحان مین ان عوارض حادثہ کی گنجائش کہان پس اوسکی
صفت مرئیت بھی ان تمام آلایشون سے پاک ہے البتہ مخلوق اس تنزیہ کی ساتھ کوئی چیز نہین
دیکھ سکتے حضرت خالق کو کسنے منع کیا - کوئی منکر محروم بھی یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ تمام عوارض
مذکورہ قدیم ولازم نور بحت ہین اور جب ایسا نہین تو کسنے مجبور کیا ہے کہ وہ وجود حقیقی
اور نور ازلی اپنے کسی بندے کے نظر سے حجاب اوٹھا سکے مگر جنکی تقدیر مین یہ دولت لکھی
ہے ہنوز وہ انکار نہ کرین تو کیا کرین - بیشک منکرین کو دیدار نہوگا اور ہم تاب پروردگان
حضور چودھوین سے آس لگائے ایک نظر پہ ہزار جان بلکہ تمام جہان قربان کیے بیٹھے ہین

انشاء اللہ الرحمٰن دن وہ پہر سیدان انہیں آنکھون سے دیکھینگے اور اسطرح جیسے چودہوین
رات کا چاند اور اگر دیدار کا لایچ نہوتا تو ہمکو مرنے ہی کی کیا ضرورت تھی اور سچ تو یہ ہی کہ دیکھنے
والے یہان بھی دیکھ رہے ہین یہ وہ غنچکین نہی ع کہ مے میرم اگر یک لحظہ دیداری نہ بینم ۞
یہ پست ہمت اچھی طرح جانتے ہین کہ ہر جان لطیف اس مٹی پانی کے اجزا کہا کرتی ہی
اوس طائر قدس کو اس خارستان مجاز کے سیر لبہائے ہوے ہی استغفر اللہ ورد تجھی کہ
جویان جلوہ فرما ندیکھا ۞ برابر ہے دنیا کو دیکھا ندیکھا ۞ و ہم جب کلام و دیدار دونو صفات
قدیمۂ الٰہی سے ہین تو بعد زمانہ دراز حضرت موسیٰ سے تکلم اور قیامت مین دیدار عام کا
حدوث بے معنی وارد و دفع یہ حدوث ہماری اعتبار سے ہی حضرت الوہیت سے اسے کیا
تعلق اوسکی صفات ازلی و ابدی ہین اونکا ظہور و خفا ہمارے اعتبار سے کسی خاص وقت
مین ہو تو ہوا کرے **مقام سوم** (کیفیت مخاطبۂ حضرت باری) معالم جب موسیٰ حاضر
حضور ہوے ایک تاریکی نازل کی گئی جسنے طور کو سات سات کوس گہیر لیا شیاطین کیڑے
مکوڑے اردگرد سے نکالدی گئی - خلوتخانۂ خاص دور از نظر اغیار آراستہ ہوا - آسمان
کہولدیا گیا فرشتے معلق نظر آتے انوار عرش اپنا جلوہ دکہاتے - حضرت جبرئیل جلیل
حضرت موسیٰ کے قریب حاضر تھے در منثور ابن منبہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمام پہاڑون پر
وحی کی کہ ہم تم پر ایک بندی سے باتین کرینگے پہاڑ یہ سنکر جامے سے باہر ہو گئے فخر کرنے لگے
مگر طور متواضع و منکسر ہوا کہ میری یہ ہستی کہ حضرت الوہیت کا محل کلام بنون ایک بندۂ
مقبول کا مقام ہون حق سبحانہ تعالیٰ نے طور ہی کو سرفراز فرمایا لطیفہ تخصیص کوہ سے اشارہ
ہے کہ منزل مقصود دشوار گزار و عالی ہی پست ہمت کا دامان تمنا خالی ہی در منثور کعب نے کہا
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے تمام زبانون مین کلام فرمایا تو موسیٰ نے عرض کی اے رب
مین نہین سمجھا آخرکار زبان موسیٰ مین خطاب ہونے لگا تو آپ سمجھے اور بولے ای رب تیرا
کلام یہی ہی فرمایا نہین اگر تو میرے کلام کو سنتا یعنی اوسکی حقیقت و کنہ جانتا تو تو کچھ نرہتا
سعدی تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند) کہا ابن عباس نے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ
چالیس ہزار لغتون سے تکلم فرمایا - کہا ابو سلیمان نے حق سبحانہ تعالیٰ نے قلوب بنی آدم پر
نظر کی کوئی دل حضرت موسیٰ کے دل سے تواضع اور عجز مین برابر نہ پایا تو آپکو اپنی ہمکلامی سے
مشرف فرمایا - ابو خالد الاحمر سے مروی ہی کہ حضرت موسیٰ سے راز و نیاز کی باتین ہو رہی تہین

کہ شیطان بہی آپہونچا جبریل نے للکارا دور ہو اے لعین تیرا یہان کیا کام بولا مجہے موسیٰ
سے وہی امید ہی جو اون کے باپ آدم سے تہی حضرت جبرئیل نے ڈانٹا اے مردود نکل
پہر حضرت جبرئیل بیٹہ گئے اور رونے لگے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی ستبہ شریعت کو گویائی
عطا فرمائی اوسنے کہا اے امین انبیا کے ہمنشین یہ گریہ وزاری یہ حسرت وبیقراری کیسی کہا مین
باوجود اس تمام قرب کے اسی تمنا مین رہا کہ وہ کلام شریف جو موسیٰ سے ہوا میری سمجہ مین آجاتا لیکن نصیبہ
نہ ہوا مجتبہ بولا اے جبرئیل بہلا تم موسیٰ سے نزدیک ہو کہ مین اے جبرئیل مین بہی تو نہین سنتا
ع جبریل عذر لنگ کند حضر راہ گم از رہبری دل بمقامی رسیدہ ایم۔ ف اس روایت سے معلوم
ہوتا ہی کہ صرف آدمی ہی نہین بلکہ ملاء اعلیٰ مین بہی اون کے حسن ولفریب سے ہنگامہ محشر بپا
کر رکہا ہی عرش سے فرش تک اونکے یا دے بہر سے منتعش نہ تنہا من درین میخانہ مستم
جنید وشبلی وعطار شد مست۔ مقام چہارم (کلمات ربانی) بعض مخاطبات حضرت الٰہی جو تفسیر
درمنثور سے نقل کئی جاتی ہین ارشاد اے موسیٰ زہد سے عمدہ صفت اور تقویٰ سے بڑہ کر
تقرب اور رونے سے اچہی عبادت نہین التماس اے رب تو نے انکے لیے کیا انعام مہیا کیا ہی
ارشاد زاہدون کے لیے جنت متقیون کے واسطے آسانی حساب ور رونے والون کے لیے رفیق
اعلیٰ ہی التماس اے رب کوئی طریقہ ذکر تعلیم فرما ارشاد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا عرض کی یہ تو سبہی
کہتے ہین مین چاہتا ہون کہ کوئی خاص ذکر کرون فرمایا اے موسیٰ اگر ساتون آسمان اور زمین
اور اون کے رہنے والے ایک پلے مین ہون اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک پلے مین تو یہی بہاری
ہوگا التماس اے رب تیرے اہل ورخاص کون ہین جنہین تو سایہ عرش مین جگہ دیگا
ارشاد جنکے ہاتھ بری ہین (یعنے فعل ممنوع نہین کرتے) دل طاہر ہین (یعنی ریا
وشرک وخطرات ممنوعہ سے) میرے جلال کے عاشق ہین جب میرا ذکر ہوتا ہی وہی ذکر کیے جاتے
ہین اور جب اونکا ذکر آتا ہی مین بہی مذکور ہوتا ہون (یعنے باہمی ایسا ربط قوی ولزوم تام
ہے کہ ایک کا ذکر موجب ذکر آخر ہو جاتا ہے) جو وضو نا خوشی اور تکلیف کی حالت مین پورا کرتے
ہین اور اسطرح میرے ذکر مین شب بسر کرتے ہین جیسے چڑیا جہونجہ مین بسر کرے اور جس سے
محبت کرتے ہین میری محبت کی وجہ سے جسطرح بچے دوسرون کی دیکہا دیکہی محبت کرنے لگتے ہین
اور جب کوئی میری حرام کی ہوئی چیز کو حلال گردانے تو ایسے غضبناک ہو جاتے ہین جیسے
چیتا چہیڑنے یا حملے کے وقت۔ التماس اے رب مین تجہے کہان ڈہونڈہون ارشاد

ای موسی ٹوٹی ہوے دلون مین التماس حضور کسے بہت چاہتے ہین ارشاد ہوا جسے یہہ دوسرون کو اپنی جانکی طرح پیار رکھے التماس اے رحمن توہے بناے اور پہر بنائے ہودن کو عذاب مین مبتلا فرمائے ارشاد ہوا اے موسی کہیتی کرو فرمایا تہا کہ کہیت بویا اور اوگا تیار ہوا کاٹ پیٹ غلہ جمع کیا فرمایا اے موسی کیا چھوڑا اور کیا اوٹہایا عرض کی اے رب فائدہ کی چیز یعنے غلہ اوٹہا لیا اور بیفائدہ کوڑا کرکٹ چھوڑ دیا۔ فرمایا اے موسی ایسے ہی بیخیر اور برے لوگ دوزخ کے لیے چھوڑ دیے گئے التماس اے رب زیادہ عالم کون ہے ارشاد زیادہ ترجو الناس حکم کسکا اچھا ہو ارشاد جو دوسرون پر ایسا حکم کرے جیسا کہ اپنے نفس پر التماس بڑا غنی کون ہے ارشاد قانع۔ ابو نعیم اور ابوبکر بن عاصم نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک دن حضرت موسی نے سنا کوئی پکارتا ہے اے موسی۔ آپنے اودہر اودہر دیکھا کچھ نپایا پہر ندا آئی اے موسی بن عمران۔ داہنے بائین نظر کی کچھ نہ دیکھا۔ آپکا دل کانپنے لگا ارشاد ہوا اے عمران کی بیٹے ہم ہین اللہ ہمارے سوا کوئی معبود نہین موسی عرض کرنے لگے لبیک لبیک یہ غلام خدمت مین حاضر ہے اور سجدے مین گر پڑے فرمایا اے موسی سر اوٹہاؤ اگر چاہتے ہو کہ بروز حشر سایہ عرش مین رہو تو یتیم پر شفقت کرو جیسے اوسکا باپ اور بیوہ کو جیسے اوسکا شوہر۔ تم رحم کرو تم پر رحم کیا جائیگا اے موسی جیسا کروگے ویسا پاؤگے۔ اے موسی بنی اسرائیل میرے محمد سے انکار کرینگے مین اونہین جہنم مین ڈالدونگا موسی نے کہا ای رب محمد کون ہین فرمایا مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی کہ مین نے اون سے کریم تر و شریف تر کسیکو نہین بنایا آسمان و زمین سے دو ہزار برس پہلے اونکا نام اپنے نام کے ساتہہ عرش پر لکھا اپنی عزت وجلال کی قسم جب تک محمد اور امت محمد جنت مین نہ داخل ہو تمام بندون پر جنت حرام ہے۔ عرض کی اونکی امت کون ہے فرمایا اونکی امت اوترتے چڑھتے اللہ کی حمد وثنا کرینگے اور ہر حال مین کمربستہ رہینگی۔ وضو کرے گی دنکو روزے رات کو بیداری اونکا کام ہے اور اونکی تہوڑی سی خدمت قبول کرونگا اور بسبب شہادت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے اونکو بہشت مین داخل کرونگا۔ عرض کی اے رب مجہے اونکی امت کا پیغمبر بنادے فرمایا اونکا نبی اونہین سے ہوگا۔ عرض کی پہر مجہی کو اون مین داخل کر فرمایا تم مقدم ہوا اور وہ موخر مگر مین تمکو اور اوس نبی محبوب کو اپنے دار جلال مین جمع کرونگا۔ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کے کلمات سے ہے کہ یہ تمنا حضرت کلیم کے عوام امت کے لحاظ سے نتھی بلکہ آپنے اس امت کی عالی ہمت دین و دنیا

معالم
بن کعب
اجابہ
[illegible]

فراموش عشاق کے حالات رفیع ملاحظہ فرماے **مقام پنجم** رد شبہات) گو یہ بحث باعث تکدر وقت
صافی ہو جسطرح شیطان نے بوقت تکلم حضرت کلیم وسوسے کی تدبیر کے تھی ایسے ہے یہ مسئلہ
سعتر محقق چاہتے ہین کہ جوش مارنے والے دل اور نظارہ پرست آنکھین ادہر سے ادہر متوجہ
ہو جاتین لاحول ولا قوۃ یہ ہونے ہی کا نہین مگر باعانت جبرئیل دلیل انہین بھی خوار و ذلیل
کرنا چاہیے **وہم** لن ترانی مین لن تاکید ہو دلالت کرتا ہو کہ قطعًا رویت جائز نہو **دفع** اگر یہ مراد
ہوتی تو صیغہ جمع یعنے لن ترونی وارد ہوتا تا کہ سلب کلی مفید استغراق ہو سلب جزئی سے
عموم اوسی قیاس ہی قیاس حاصل ہو سکتا ہے لیکن سے استدراک اوس دلالت کو مرتفع کر رہا ہے
استقرار جبل جو محل شرط مین مذکور ہوا تو واقع نہو مگر امر ممکن ہے اور کوئی وجہ استحالہ استقرار
کے مذکور نہین ہوئی جیسا کہ تصدیق کلام پاک مین فرمایا اگر تمکو شک ہے تو کوئی سورت ایسی بنا لاؤ
اس سے وہم ہو سکتا تھا کہ شاید ایسی بن سکے اوسوقت شک جائز ہو جائے لہذا فرمایا
لن تفعلوا تم ہرگز ایسی سورت نہ بنا سکوگے یہان بھی فرمایا کہ پہاڑ نہ ٹھہر سکیگا ہان یہ امر یعنی
استقرار جبل ممکن ہے مگر ممکن الحصول نہین یہ عقدہ بھی بفیض الٰہی ایک معین وقت پر حل
ہوگا جیسا کہ ہم سے ہمارے نبی صادق نے وعدہ فرمایا کہ مومنین قیامت مین بچشم سر مشاہدہ جمال
حق سے مشرف ہونگے **نکتہ** حضرت موسی نے نسبت نظر اپنی طرف کے (انظر) مین دیکھون گا
پہر کہا (الیک) تیرے جانب اسمین غیرت و محبت کا مضمون تھا ارشاد ہوا کہ یہ نہین ہو سکتا ہمارا
دیدار اور اپنا فعل اور من و تو کا ذکر **نظامی** بسے منزل آمد زمن تا بتو ٭ نشاید ترا یافت
الا بتو ٭ اسی لیے جواب مین فرمایا کہ تم سے رویت ممکن نہین (لن ترانی) یہ نہین کہا کہ رویت
محال ہے **عراقی** اے کاش نبودی اے عراقی ٭ کز تست ہمہ فساد باقی ٭ **وہم** پہر حضرت کلیم
محرم حریم قدس نے یہ نسبت کیون کی اور اس قرب و حضوری مین اونہین اپنی ہستی کسطرح ملحوظ رہی
دفع بکمال اضطراب و شوق مین نہ تمیز خطا تھی نہ تلاش صواب اے یہ کمال رفعت حال و علو
ہمت و وسعت ظرف حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ہے کہ اسقدر ورود نور نورانیت و غلبہ
انوار جلال مین ہوش و حواس بجا صاحب مقام بقا رہے نور آفتاب اگرچہ تمام انوار کو محو و نابود
کر دیتا ہے مگر جو فنا چراغ پر آتی ہے اور جو نیستی تارون پر چھاتی ہے وہ ماہتاب پر نہین ہوتی
اور باوجود ایسی حالت کے آپ تصنع و تکلف سے ترک نسبت و ادعاے فنا کیونکر فرماتے کمال صدق
و ادب حضور کے شایان نہ تھا کہ باوجود بقا فنا کا دم مارین۔ اور یہی وجہ تھی کہ آپ کو اوس

حیات بخش دلنواز تجلی نے اپنے جلال و عظمت مین نیست و نابود کر ڈالا اور وہ فنا و محویت
جو دوسرے نبیر ابتدای احوال مین غالب ہو جاتی ہے آپکو انتہا مین بدرجۂ اتم و اکمل حاصل
ہوئی - پس یہ کلام اور یہ دید اور یہ تقرب حضرت موسی کا مثل و مشابہ دوسرون کے نہین
بلکہ امتیاز و قیاس اوسکا بہی اصحاب حال و ارباب نظر پر صعب و دشوار ہے[۳] چونکہ کمال
شوق مین ہر عضو پر وہی کیفیت طاری تہی جو کسی تڑپتے ہوے دلپر ہو اور ظاہر ہے کہ بدون
اپنے فعل کے تلذذ نہین ہوتا دل نے جوش مارا تمام اعضاء مشتاق و مضطر اپنے اپنے کامون سے
بیخبر ہوگئے زبان گویا ہوئی آنکہون نے نظر کی تمنا ظاہر کی سے تلذذ توحید و استغراق فنا
خاصۂ روح ہے حضرت موسی نے کمال علو ہمت و قربت و مقبولیت و تعشق کی بلند پروازی
مین جسم کو بہی پیش کر دیا ان تعلقات کے ساتھ حقیقت سوال و غایت فنا و کمال بے تعلقی ممکن
نہ تہی واقعات مرد یہ جوا [illegible] ہونگے انہین تمام امور کے شاہد ہین بہر حال یہ مقام کہ ایک
عبد راز دان و طالب مقرب لذائذ روحانی کو اعضاے جسمانی مین طلب کرے اور اسکی درخواست
مان لی جاے اور باوجود واردات قویہ و تجلیات علویہ کے اوسکا جسم قید وجود و ترتیب مین
باقی رہ سکے اون مقامات سے نہین جو حوصلۂ طلب بشری مین آسکین ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَّشَاءُ اگر ہم اسے مخصوص حضرت موسی سمجہین تو غالبا بجا ہے اور نسبت نبوت مین منحصر
جانین تو قطعاً صحیح ہے ہان ہمارے حضور کا قیاس ان تمام امور سے عالی ہے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ
ع بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری [۴] تعین اول کو تعینات ثانیہ سے کیا مناسبت
اور متصل حقیقی و اصلی سے متصل مجازی و ضمنی کو کیا مساوات لطیفہ یہ ارشاد کہ پہاڑ ٹہر جاے
تو تم بہی دیکہ لوگے باعتبار قوت جسمیہ و بصارت چشم کے تحمل انسانی تہا ورنہ پہاڑ انسان سے
زیادہ متحمل نہین قرآن پاک شاہد ہے کہ جو امانت آسمان و زمین سے نہ اوٹھ سکے اوسے آدمی
نے اوٹہا لیا پس یہ حوالہ باعتبار لطیفۂ قلب نہ جوہر روح موسوی نہ تہا حضرت کلیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی
کمال سخاوت و علو ہمت و وفور عشق نے حقیقت مین غضب کر دیا اس خاکی عناصر کے ساتھ

---

[۴] پس آپ حضرت [illegible] اور بالاصل متصل اور دوسرے اسکے واسطے سے لہذا اصلی و مجازی ہین ۱۲
[۳] جب آپ ہی کا نور مادۂ مخلوقات ہے پہلا ظہور آپ ہی سے ہے [illegible]
اول وجود آپ ہی کا تہا [illegible]
[۲] تعین اول [illegible] حقیقت محمدی [illegible]
[illegible] دوم بل نہین [illegible]
[illegible] مثال مین مخلوق مین کوئی [illegible]
بعد حق سبحانہ تعالے کے آپ ہی افضل
وجہ باری تعالی مین [illegible] ۱۲

حضور میں رسائی کے خواہان ہوے اسی لیئے فرمایا کہ یہ پہاڑ جو بھی حالت میں برجا مستحکم و متحمل ہو۔ اگر تاب لا سکے تو تمھاری ضد بھی پوری کر دیجائیگی۔ پس خاطب جسم شریف تھا نہ قلب لطیف مقام تشہیر (ظہور تجلیات) معالم و عرائس وغیرہ مین ہو کہ حضرت رحمن رحیم نے اپنے مشتاق کلیم کی خاطر سے آمد آمد شاہنشاہانہ کے اہتمام کا حکم دیا صواعق۔ برق۔ رعد۔ ابر ظلمات کو حکم ہوا کہ طور کے چار چار فرسخ گرد گرد گھیر لین۔ پہاڑ ملائکہ سے گھر گیا اور گرد گرد فرشتون کے آگ تھی اور گرد گرد آگ کے فرشتے پھر گرد انکے آگ کہا و ہب نے آسمان اول کے فرشتے آسے انکی تسبیح و تہلیل مین رعد کی سی کڑک تھی پھر دوسرے آسمان والے شیر و نکی صورتون مین اترے آوازہ تسبیح و تقدیس بلند ہوئی موسیٰ یہ جلال و عظمت دیکھکر ڈرے اور انکے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے مین اپنے سوال سے نادم ہون اب مجھے کیونکر نجات ملے اگر ٹھہرون تو مر جاؤن اور نکلون تو آگ محیط ہو جل جاؤن ملائکہ کے سردار نے کہا اے موسیٰ صبر کرو ابھی تو یہ بہت کم ہو۔ پھر تیسرے آسمانکے فرشتے آئے نسر کی سی صورتین انکی تسبیح و ذکر مین ایک زلزلہ اور شور شدید تھا جیسے بڑے لشکر کا غل و ہنگامہ ان کے رنگ آتشین اور تمام جسم سپید برف کیطرح نعرہائے ذکر بلند انکی آوازون سے انھین کچھ مناسبت نہ تھی حضرت وسے اور بھی گھبرائے اور زیست سے مایوس ہوے تو امیر ملائکہ نے کہا ٹھہرو اے عمران کے بیٹے یہانتک کہ انھین دیکھو جنکے بدون تمکو صبر نہین۔ پھر چوتھے آسمان والے نازل ہوئے ان کے رنگ آتشین اور تمام جسم برف پھر پانچوین آسمان والے اترے انھین سات سات رنگ تھے ابتو موسیٰ کو طاقت نرہی کہ انھین دیکھ سکین نہ ویسی صورتین دیکھی تھین نہ ویسی آوازین سنین آپکا دل خوف سے بھر گیا اور رونے لگے۔ رئیس ملائکہ نے کہا اے موسیٰ ٹھہرو یہانتک کہ وہ دیکھو جسکی تمکو قوت نہین۔ اب چھٹے آسمانکے فرشتونکو حکم ہوا کہ ہمارے اس بندے پر جو ہمارے دیکھنے کا طالب و سائل ہو نزول کرو اور اسے گھیر لو یہ آئے تو اسطرح کہ ہر ایک کی ہاتھ مین ایک حربہ دراز تھا آگ آفتاب سے زیادہ چمکتی تھی اور پوشاک انکی جیسے آگ کی آنچ جب آوازہائے تسبیح و تقدیس بلند کرتے تمام فرشتے انھین جواب دیتے و ہمزبانی کرتے ہر فرشتے کے سر مین چار منھ حضرت موسیٰ یہ دیکھکر انھین کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرنے لگے اور روتے تھے اور کہتے تھے اے رب اپنے غلام کی خبر لے اور اسے فراموش نہ فرمائین نہین جانتا کہ اس تہلکہ سے نجات پاؤنگا یا نہ اگر ٹھہرتا ہون جان نکلی جاتی ہے نکلتا ہون تو آتش سوزان جلاتی ہو تب خیر ملائکہ نے کہا اے موسیٰ ابھی یہ خوف اور بڑھیگا اپنے مانگے پر صبر کرو نکتہ یہ گھبراہٹ خواہ باعتبار جسمانیت و بشریت تھی جیسا کہ ہمارے حضور بھی جبرئیل کو صورت اصلی پر دیکھکر بیہوش ہو گئے اور گھر مین آئے

[illegible] ادم علیہ السلام [illegible] خدا [illegible] تھا اور [illegible]
[illegible] درخواست [illegible] گوارا گزرے [illegible]
[illegible] روح [illegible]
[illegible] ارشاد ہوا کہ [illegible] تجلی تھا [illegible]
[illegible] پہاڑ [illegible] اجلال فرمائے انوار [illegible]
[illegible] سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبِّ الْعِزَّتِ [illegible]

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ

پھر جب تجلی کی ربّ اسکے پہاڑ پر کر دیا اسے ریزہ ریزہ اور گرے موسٰے بیہوش ہو کر

پھر جب حضرت الوہیت کی کوہ طور پر تجلی فرمائی تو نورانیت اور عظمت الٰہی سے پہاڑ پھٹ پارہ پارہ ہو کر ریزہ ریزہ [illegible] موسٰی [illegible] تجلی [illegible] بیہوش ہو کر گر پڑے۔ کہان کا دیدار اور کیسا [illegible]
غیرت الٰہی نے ان [illegible] کہ کوئی اسے دیکھے اور پھر بینا رہے گو یہ دیدۂ حق بین غیر کی
دید سے محفوظ رہتے تاہم علانیت دید غیر منظور نہ تھی۔ جب منظور حضرت اس نیستی میں ہو تو ناظر کا کیا حال
ہوگا۔ شعر خواہم آئینہ [illegible] رسیدن نہ دہم [illegible] رشک من بین کہ ترا سوئے تو دیدن ندہم۔ در منثور حضرت علی
سے مروی ہے کہ یہ شب دیدار شب عرفہ تھی اور تجلی گاہ وہیں تھا جہان اب عرفات ہے پہاڑ کے سات
ٹکڑے ہو کر اُڑ گئے ایک تو وہیں رہا جہان اب حج میں وقوف ہوتا ہے اور ایک شام میں گیا جسے
طور سینا کہتے ہیں اسلئے کہ اُسنے طیران کیا اور تین مدینے میں آئے۔ احد و ورقان۔ رضوی۔ دوسری
روایت میں ہے کہ مدینے میں تین آئے احد۔ ورقان۔ رضوی۔ مکے میں تین گئے حرا۔ ثبیر۔ ثور۔
یہ چھ ٹکڑے ہو گئے شاید اسی مناسبت سے حضور اولاً غار حرا میں خلوات و عبادات کرتے رہے اور وسط
احوال میں غار ثور کو بوقت ہجرت سرفراز فرمایا اور آخر حال میں احد کو فرماتے هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا
وَنُحِبُّهٗ (رواہ بخاری) احد ایک پہاڑ ہے جسے ہم چاہتے ہیں اور وہ ہمیں چاہتا ہے اسلئے کہ اسپر ایک بار
محبوب کی تجلی پڑی ہے حسینی ستر ہزار حجاب کی آڑ سے بقدر ایک درم یہ نور چمکا تھا جس سے موسٰے
پیغمبر کو فنا اور پہاڑ بیچارے کو خاک سیاہ کر دیا۔ اُس مبارک وقت میں دنیا پر جتنے دیوانے تھے ہوشیار
ہو گئے جو بیمار تھے اچھے ہوئے زمین سرسبز اور کھاری چشمے شیرین ہو گئے بت سجدہ میں گر پڑے اور
آتش پرستوں کی بجھ گئی ف سبحان اللہ دیوانے ہوشیار اور ہوشیار دیوانے ہوں ابن کثیر
حضرت حمید نے ثابت سے انھون نے انس سے روایت کی کہ اس آیت کے تحت میں حضور نے فرمایا

اور انگوٹھا انگلی کے پوری پر رکھکر کہا اسقدر تجلی ہوئی تھی (یہ کنایہ ہے کہ نہایت قلیل روشنی ہوئی تھی) حمید نے ثابت سے کہا اے ثابت ایسا کہا ہے ثابت نے حمید کے سینے پر ہاتھ مارا اور کہا [illegible]
جو پوچھتا ہو تجھسے انس نے [illegible] نہیں روایت کی ہے [illegible] اسرائیلی [illegible]
وخطا ہی در [illegible] چالیس دن تک حضرت موسیٰ کے چہرہ نورانی پر [illegible] کر [illegible]
آپ چہرے پر نقاب ڈالے رہتے اور [illegible] قرب [illegible] حضور سے اپنی [illegible]
اور [illegible] آنکی [illegible] اے موسیٰ میں چاہتی ہون [illegible] ذرا چہرہ مبارک
تو دکھا دیجئے آپ نے نقاب اٹھایا بی بی صاحبہ بیہوش ہو گئین [illegible] کہا [illegible]
[illegible] تعالیٰ سے جنت میں تجھے آپکی زوجہ بنا دے فرمایا تو بعد میرے نکاح نکرنا [illegible]
کہا اچھا چنانچہ حضرت بی بی صاحبہ کھیت کاٹنے والون میں مزدوری کرتین اور اپنے شوہر کی خدمت
قبول نفرماتین — ابن عباس کہتے ہیں کہ جب موسیٰ نے درخواست کی ارشاد ہوا اے موسیٰ یہ نہین ہو سکتا
کہ تم مجھے دیکھو اور پھر زندہ بچو یہ عرض کی اے رب اگر دیکھون اور مرجاؤن تو اس سے بہتر ہے کہ
جیون اور نہ دیکھون۔ ابو نعیم نے حلیہ میں نقل کیا کہ اس دن سے حضرت موسیٰ دس فرسخ تک اندھیری
رات میں چیونٹی کی رفتار دیکھ لیتے تھے۔

فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ

پھر جب افاقہ ہوا کہا پاک ہو تو توبہ کی مینے طرف تیری اور مین پہلا ایمان لانیوالا ہون

جب حضرت موسیٰ کو افاقہ ہوا اور ہوش میں آئے کہا اے رب تو پاک ہے میں تیرے حضور میں توبہ
کرتا ہون اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہون ابن عباس یعنی مین اس سوال سے تائب
ہون اور اس امر پر ایمان لایا کہ تجھے دنیا میں کوئی نہیں دیکھ سکتا ف توبہ اسلیئے کی کہ یہ جرأت
ناخوشی کا خوف دلاتی تھی یا یہ کہ بحالت غلبۂ شوق کیون نہ رضا وعدم تمنا پر قناعت کی خدا پرستی و
تمنا بندگی وخودی یا یہ کہ کیون اپنے فعل وذات کیطرف نسبت کی یا جسکا تحمل نہ تھا وہ مانگا اور عالی
ہمت میں لن ترانی پر نظر نہ کی یا یہ کہ دیدار میں نظر کو شریک اور خلوت راز میں غیر کو دخیل کرنا چاہا اور
ایمان سے ایمان تنزیہ وتقدیس مراد ہے یا یہ کہ دیکھکر ایمان لانیوالون میں پہلا ہون۔ جب حضرت حق سبحانہ
تعالیٰ نے موسیٰ کا یہ خوف یہ ترس یہ توبہ یہ عجز ملاحظہ فرمایا بغرض تسکین وتشریف ارشاد ہوا

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ

فرمایا اے موسیٰ مینے برگزیدہ کیا تجھے آدمیون پر اپنے پیغام اور کلام کے لیے پس لے جو دیا مینے تجھے

وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝
اور ہوجا شکر گزارون سے

ارشاد ہوا اے موسی ہمنے تمکو برگزیدہ کیا کہ تم ہمارے پیغام و احکام آدمیون تک پہنچاؤ اور ہمنے کلام کرکے منتخب اور برگزیدہ کیا

پس تمپر فرض ہو کہ جو ہم عطا کرین اُسے مضبوط پکڑ لو اور ہمارے عطیات و انعام پر شکر گزار رہو اور جو مطلب اور قوت سے زیادہ طلب اضطرار جو ناشکری کی علامت ہے چھوڑ دو یہ کنایات اشتیاق رویت و تنبیہ ہے جسکے فرمائے
ف علی الناس سے حضرت موسےٰ کے زمانے کے آدمی مراد ہین اسلئے کہ اگر استغراق کے معنی لیے جائین یعنے تمام مخلوق سے افضل تو رسالت کا مضمون بہ نسبت امم سالقہ و انبیاء لاتعد صادق آئیگا پس یہ اصطفا نہین مگر اُمت موسوی پر اور وہ جو احادیث صحیحہ مین وارد ہوا کہ نفخہ صور مین تمام آدمی بیہوش ہوجائینگے اور سب سے پہلے مجھے ہوش آئیگا تو دیکھونگا کہ حضرت موسےٰ عرش کو پکڑے ہوئے ہین مین نہین جانتا کہ وہ مجھسے پہلے ہوش مین لائے گئے یا وہ بیہوشی جو اُنھین طور پر ہوئی تھی اس دن کا عوض ہوگی اور آپ بیہوش ہی نہین ہوئے یہ بھی فضل جزئی ہے اس سے افضلیت تامہ ثابت نہین ہوتی

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا
اور لکھا ہمنے واسطے اُنکے تختیون مین ہر شے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی پس پکڑ اسکو

بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۚ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ
زور سے اور حکم کر قوم کو اپنی اختیار کرین اُسکی اچھی باتین جلد دکھاؤنگا تمکو گھر نافرمانبرداروں کا

ہمنے تختیون مین توریت لکھی ہوئی عطا فرمائی جسمین ہر قسم کی نصیحت تمام امور کی تفصیل ہے اور حکم دیا کہ اے موسےٰ اسے بزور یعنے باستحکام تمام و قوت قلب اختیار کرو اور اپنی قوم کو بھی حکم کرو کہ نہایت عمدہ امور اختیار کرین اور تمکو نافرمانبرداروں کے ٹھکانے اب دکھا دیئے جائینگے کہ کیسی سزا ملی اسمین کئی بحثین ہین اول مراد اس مکتوب سے توریت شریف ہے اور یہ ارشاد کہ ہمنے لکھا بالغرض تشریف و تکریم و مزید تاکید ہے در منثور اللہ تعالےٰ نے تین چیزین اپنے ید مبارک سے پیدا کین ا حضرت آدم کو ۲ جنت کو ۳ کتابت توریت بعض روایتون مین ہے کہ جبریل اور عرش اور لوح محفوظ کو بھی اپنے ید قدرت سے بنایا دوم عرائس مین ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جبرئیل کو بھیجا کہ جنت عدن مین جائین اور شجر زمرد کی دس تختیان لائین۔ دس گز لانبی دس گز چوڑی پھر فرمایا کہ نوشاخین درخت سدرہ کی لائین وہ سب نور ہوگئین اور نور قلم ہوگیا جسکا طول زمین سے آسمان تک تھا پھر اپنے دست مبارک سے توریت لکھی پھر وہ الواحین آسمان پر رکھی گئین آسمان متحمل نہوسکا اسلئے کہ اسرار الوہیت و احکام حضرت و عہد و مواثیق سے کتاب بھاری تھی بیچارہ آسمان کیا اُٹھا سکتا عرض کی اے رب مین یہ بار کیونکر

اٹھا سکتا ہوں جبریل سے فرمایا کہ تم انھیں اٹھا کر موسے کے پاس پونہچا دو آپ بھی عاجز ہوگئے پھر تا بلہ ایک ایک حرف کے ایک ایک فرشتہ اور مدد کو دیا گیا تب حضرت قوی الامین انیس المرسلین حضرت موسے کے پاس وہ الواح مقدس لائے پہاڑ پھٹ گیا اور ڈرا اور عرض کی اے رب تیری امانت کون اٹھا سکے جبریل تا حق سبحانہ تعالی نے اسکی مثال قرآن مجید مین نازل فرمائی لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ اگر یہ قرآن ہم پہاڑ پر اتارتے تو آپ اے محمد دیکھتے کہ پہاڑ ڈرتا اور پھٹتا ہی اللہ کے خوف سے۔ جب موسیٰ کو یہ کتاب ملی آپ بھی متحمل نہوسکے اور دعا کرنے لگے یہانتک کہ آپنر سہل کردی گئی حافظ آسمان بار امانت نتوانست کشید ؛ قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند ؛ اسلیئے فرمایا اے موسے ذرا زور سے تھامو در منثور حضرت موسے توریت لکھنے کے وقت قلم کی آواز سنتے تھے۔ کہا ابن جریج نے کہ قلم وہ تھا جس سے ذکر لکھا گیا تھا اور روشنائی نہر نور کی تھی کیبیر حضرت موسیٰ کو غشی یوم عرفہ یعنے نہم ذی الحجہ کو ہوئی تھی دسویں کو توریت عطا ہوئی۔ کہا گیا کہ دس لوحین تھین اور کہا گیا کہ سات تھین۔ اور کہا گیا کہ جبریل نے لکھا۔ اور واضح رہے کہ آیت مین یہ تفصیلین نہین پس جو کچھ خبر صحیح ثابت نہو اسمین سکوت چاہیئے سوم کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ کل شئے سے عام مراد نہین یعنے دنیا کی تمام باتین بلکہ نصائح و احکام نہایت بسط و تفصیل سے تھے اور امور مفید و مضر یا وہ امر جسکا امت مین پیدا ہونا ہوگا سب تھے چہارم بقوۃ سے قوت قلب و عزم راسخ و ہمت عالی و عبودیت تامہ و ثبات دائمی مراد ہے اور یہ کہ خود بھی عمل کر و صرف فہمایش غیر سے کام نکلیگا پنجم باحسنہا اسمین مباحث نازک ہین ا کلام الٰہی مین سب احسن ہی اور سیاق عبارت اشارہ کرتا ہی کہ احسن نہون جواب جملہ امور چار قسم کے ہین ا ممنوعات ہیں انکا ترک احسن ہی ۲ مامورات انمین اختیار احسن ہے ۳ مشتبہات۔ انمین احتیاط احسن ہی ۴ مباحات۔ انمین تقلیل احسن ہی اسلیئے کہ گو انمین گناہ نہو مگر اضاعت عمر و صرف قوت بیسود کیا کم نقصان ہی اور اسی کیطرف اشارہ ہی کلام نبوت مین فرمایا مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ اسلام کی خوبی سے یہ ہی کہ بیکار بات چھوڑ دے۔ یا یہکہ امور مین توسط و میانہ روی اختیار کرو یا یہ کہ عزائم اور افضل پر ہمت باندھو مسافر کو گو افطار جائز ہی مگر صوم افضل ہی مسکین پر گو سوال حلال ہی مگر قناعت اولی ہی۔ انتقام سے عفو۔ جزع فزع سے صبر۔ تدبیر سے توکل زینت و راحت سے مجاہدہ و زہد افضل و احسن ہی ۲ کلمۂ امر بصیغۂ وجوب مذکور ہوا ہی پس بنی اسرائیل پر احسن اختیار کرنا واجب تھا اور جبکہ اللہ نے اسی قرآن مین ذکر فرمایا اور ممانعت نہین کی تو ہمپر بھی واجب ہوگیا کہ قرآن سے احسن پر عمل کرین جواب احسن پر عمل مستحب و افضل ہونے مین کلام نہین مگر وجوب نہین اسلیئے کہ اگر یہ امر وجوبی

[illegible] نماز کی [illegible] اصلاح پر عمل واجب اور ترک حرام ہوا۔ فائدہ جو از رہ اباحت و رخصت [illegible]
[illegible] موافق اجماع ہی [illegible] ضروری ہوگا امر سے استحباب مراد لیا جاوے اور گر وجوب سمجھا جاوے تو [illegible]
[illegible] ہے گر کہ محکمات پر عمل کرو اور متشابہات پر ایمان رکھو تاویل و تبدیل نکرو اور یقینی [illegible]
[illegible] اس سے مراد تصوف و طریق اہل اللہ و ذکر خالص [illegible]
[illegible] اور آیت میں اشارہ ہے کہ واعظ خود بھی عامل ہو۔ اور طالب [illegible]
[illegible] مقام سالکین ہے کہ ہم تمکو [illegible]
اور اگلے [illegible] اور انجام ولیا [illegible] جیسے ثمود و عاد وغیرہ

سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِن يَرَوْا كُلَّ

پھیر دونگا میں آیتوں اپنی انھیں جو بڑائی کرتے ہیں زمین میں ناحق اور اگر دیکھیں سب

آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ

آیتیں نہ ایمان لائیں انپر اور اگر دیکھیں راہ بھلائی کی نہ بنائیں اسے راہ اور اگر دیکھیں راہ

الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ

گمراہی کی بنائیں اسے راہ یہ اسلیئے ہے کہ انھوں نے جھٹلایا آیتوں کو ہماری اور تھے ان سے بے خبر

اور میں اپنے احکام اور آثار وحدانیت کے قبول کرنے سے انکو پھیر دونگا اور توفیق خیر عطا نہ کرونگا جو
زمین میں تکبر و تفاخر کرتے ہیں اور کوئی دلیل اور حق نہیں (تکبر سے مراد کفر و بغاوت و عصیان ہے)
حالت انکی یہ ہے کہ اگر تمام معجزات اور آیات انھیں دکھائے جائیں تب بھی ایمان نہ لائینگے اور تاویل باطلہ
و حیلہ ہائے واہیہ پیش کرینگے اور جب انکو کامیابی اور فائدے کی راہ دکھائی جائے (یعنی ایمان و توحید
و حق پرستی) تو وہ اسے اپنے چلنے کے لیئے راہ نہ بنائیں نہ عمل کریں نہ ایمان لائیں ہاں جب گمراہی کی باتیں
سنیں تو اسے دستور العمل بنالیں اور یہ نتیجہ ہے انکی تکذیب اور بے اعتنائی کا **ف** (ساصرف) یعنی ہم پھیر
دیتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ توفیق آسمانی و عنایت رحمانی انسے منقطع ہو جائیگی ضرور انپر شیطان مسلط ہوگا
رائے فاسد خیال غلط ہوگا دین سے بے پروائی غفلت و بغاوت کرنے والے۔ ایسے سیاہ دل ہو جاتے
ہیں کہ پھر دلیل و نصیحت بھی کارگر نہیں ہوتی ہمارے زمانے کی دو قوموں پر یہ آیت پوری پوری صادق
آتی ہے اول نوخیز آزاد مزاج لباس کفر۔ زبان کفر۔ طعام کفر۔ طریق کفر غرض سراپا ہی کفر پر فریفتہ۔
اسلامی ہر امر پر نکتہ چینی۔ ترمیم و اصلاح۔ حضرات سلف کو فضول و خرف اور حکمائے یورپ کو بادی
علم و شرف سمجھے ہوئے ہیں دوم بدعتی اسلام کا دعوی حب رسول اللہ پر تصدق مگر نیا شعبدہ دیکھا

حضور میں پیش کریں کہ وہ تمام قوم کیطرف سے معذرت کریں یہ ستر آدمی طور پر آئے بوقت خطابات الٰہی و تجلیات رحمانی کہنے لگے اے موسیٰ ہم تو دیکھتے ہی نہیں کیونکر یقین آئے کہ یہ کلام اللہ کا ہے اس گستاخی پر برق جلال چمکی اور ایک دم میں ان سبکو بے جان کر ڈالا حضرت کلیم عرض کرنے لگے اے رب تو مالک ہے انھیں اور مجھے بھی مارے پہلے مار ڈالتا اگر چاہتا تو ہم بیوقوفوں کی بات پر اسقدر غضب کہ ہم سبکو ہلاک کر ڈالے غلاموں کی امیدوار تو ایسے رحم کر اور بخشدے وہ سب جی اٹھے گو اسپاس خاطر کلیم کریم گستاخی و خطا سے درگذر فرمائی (یہ قصہ صفحہ ۴۲ جلد اول میں زیادہ تفصیل سے گذر گیا)

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ ۚ أَلَمْ يَرَوْا

اور بنایا قوم نے موسیٰ کی پیچھے اُنکے زیور سے اُنکے گوسالہ بدن تھا اسکے لئے آواز کیا نہ دیکھا

أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۘ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ ۝

کہ وہ نہ بات کرتا ہے اُن سے اور نہ دکھاتا ہے اُنھیں راہ اختیار کیا اُسے اور تھے ظالم

موسےٰ کی قوم نے طور پر جانے کے بعد اُس زیور سے جو فرعونیوں سے پایا تھا ایک گوسالہ بنا رکھا جسمیں گائے کی سی آواز نکلتی تھی کیا انھوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ وہ نہ بولتا ہے نہ راہ بتاتا پھر کیسلئے معبود بنایا اور اسکی عبادت کرنے لگے اور وہ حد سے بڑھنے والے عاصی تھے (قوم ۔ سے) کل قوم مراد نہیں اسلئے کہ سب گوسالہ پرست نہوئے تھے ساٹھ ہزار حضرت ہارون کی فرمانبردار رہے تھے (حلیہم) کا ضمیر فرعون کی قوم کی طرف ہے

وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ

اور جب شرمندہ ہوئے وہ اور دیکھا کہ وہ بہک گئے بولے اگر نہ رحم کرے ہمپر رب ہمارا اور

يَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

نہ بخشے ہمکو بیشک ہو جاوینگے ہم نقصان پانیوالوں سے

اور جب بنی اسرائیل بعد فہمائش تشریف آوری حضرت موسےٰ اپنی اس حرکت سے نادم ہوئے اور سمجھ گئے کہ انھوں نے بڑی غلطی کی عرض کرنے لگے اے اللہ اگر تو ہماری خطا نہ بخشیگا اور ہمارے حال پر رحم نکریگا تو ہم بڑے نقصان میں پڑ جاوینگے

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي ۖ

اور جب پھرے موسیٰ طرف اپنی قوم کے غضبناک ملول کہا بُری نیابت کی تمنے پیچھے میرے

أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ

کیا جلدی کی تمنے حکم سے اپنے رب کے اور پھینکدیں تختیاں اور پکڑا سر اپنے بھائی کا کھینچتے تھے اسے اپنی طرف

جب حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں آئے تو غضبناک و ملول تھے جا مع اُنکو طور ہی پر اسکی اطلاع ہو گئی تھی ایسا ہی سمجھا جاتا ہے سورہ طٰہٰ سے کہا بعض نے کہ بعد ملاحظہ حالت قوم ملول ہوئے اور در منثور سے سخت یہ ایک حالت سخت تر ہے غضب سے) اور کہا تمنے میرے بعد برا کام کیا اور اپنے رب کے احکام نہ آنے دیئے اور

جلدی کر بیٹھے اور یہ کہکر کمال غیظ و غضب میں الواح توریت یا تجسسے ڈالدیئے اور حضرت ہارونکے بال
پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے در منثور میں ہے توریت کے سات حصے تھے چھ حصے آسمانپر اُٹھ گئے ایک حصہ باقی رہا۔ دوسری
روایت میں ابن عباس سے ہے کہ چھ حصے تھے دو حصے اُٹھ گئے اور چار باقی رہے ابن عباس دو لوحین
ٹوٹ گئیں معالم چھ حصے اٹھ گئے اور انمیں غیب کی خبریں اور ہر شئے کی تفصیل تھی اور ایک رہگیا
جسمیں نصائح اور احکام تھے **ف** چند امور معلوم ہوئے ۱ غیظ و غضب و حزن و ملال دین کے لیئے
سنت انبیا سے ہے ۲ شامت اعمال سے صرف عذاب ہی نہیں ہوتا برکتیں بھی اُٹھ جاتی ہیں جیساکہ
بعض حصے الواح توریت جو نور و ہدایت و برکت تھے گوسالہ پرستی سے اٹھالیئے گئے ۳ حاکم کو اپنے
ماتحتو پر الزام دینا اور کسی قسم کی سزا جائز ہے جیسا کہ حضرت موسےٰ نے حضرت ہارون کو باوجود نبوت
و عصمت الزام سخت دیا اور ایسے ہی حضرت عمر فاروق نے اپنے زمان خلافت میں حضرت خالد
بن ولید و سعد بن وقاص و ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کو الزامات دیئے کبیر ہارون کے بال اسلیئے
پکڑے تھے کہ آہستہ استفسار کریں توہین مقصود تھی مگر عامہ مفسرین اسکے خلاف ہیں بیشک حضرت موسیٰ نے
بحالت غضب ایسا کیا وہم ہارون پیغمبر تھے اور پیغمبر کی عصمت ثابت اور عظمت واجب
حضرت موسےٰ نے انکی توہین کیوں کی **دفع** حضرت موسے یہ نہ سمجھے تھے کہ ہارون اون کے
شریک و معین ہو گئے بلکہ یہ خیال فرمایا کہ امر خلافت و نظم سیاست علی وجہ الکمال انجام نہ دے
سکے اور انکی ہدایت اور وعظ کا عمدہ اثر مرتب نہوا اور یہ امر گو الزام و عصیان کا موجب نہیں
مگر کسی منتظم ذی اختیار کے اقتدار گھٹانے اور سست و کم اثر بنانے کے لیئے کافی ہے اگر حضرت موسیٰ نے
اس بدنظمی یا عدم اہتمام کا خیال فرمایا تو نہ حضرت ہارون پر الزام ثابت نہ حضرت موسیٰ پر اتہام عائد ہوتا ہے

قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ
کہا اے میری ماں کے بیٹے　بیشک　قوم　کمزور سمجھی　مجھے　اور قریب تھا کہ قتل کریں مجھے　پس نہ خوش کر مجھپر
الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○
دشمنونکو　اور نہ　گردان مجھ　ساتھ　قوم　ظالم کے

کہا حضرت ہارون نے اے میری ماں کے بیٹے قوم مجھے کمزور و ناتوان سمجھی اور میرے قتل پر آمادہ ہو گئی اب
اگر آپ اس سختی سے مواخذہ کرینگے تو دشمنوں کو شماتت و طعنہ زنی کا موقع ملیگا آپ ایسا نکریں اور
مجھے ان ظالموں کے ساتھ شمار نکریں یعنے نہ مجھے عاصی خیال کیجئے نہ مواخذے سے دو ہرونکو پہنچائیے
(ابن ام) جواب میں اسلیئے فرمایا کہ ماں کے نام سے شفقت جوش مارے۔ اور جو مساوات و مقابلہ

(ید اور) کی لفظ سے مفہوم ہوتا ہے نہ سمجھا جائے اسلیے کہ غدار خواہ کو تذلیل لازم ہے اور تھا حضرت موسیٰ نے یہ بھی کہا تھا کہ تم یہ چاہتے تھے کہ میں ہوتا تو دونوں کو قتل کرتا پھر ہوتا نہ ... اسی لیے آپ نے کہا مجھے نالائق وکر ور بنالیا اور خود ... سے ...

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

کہا اے رب بخش مجھے اور میرے بھائی کو اور داخل کر ہمکو رحمت میں اپنی اور تو ارحم الراحمین ہے

جب حضرت موسیٰ کو معلوم ہوا کہ ہارون مجبور تھے تو کہنے لگے اے رب مجھے بخش دے جو زیادتی ہو گئی اپنے بھائی کے حق میں کی اور میرے بھائی کو بخش جو کمی اُنسے ہوئی ہو اسطرح کہ انتظام نہو سکا اور ہاتھ نہ ڈال سکے یا قتال وجہاد نہ کیا اے رب ہم سبکو اپنی رحمت میں داخل کر اور تو سب سے زیادہ رحمت کرنے والا ہے ف معلوم ہوا کہ واعظ و ہادی و دعا کرنے والا پہلے اپنی اصلاح کرے تاکہ برکت و اثر پیدا ہو اسی لیے حضرت موسیٰ نے پہلے اپنی مغفرت مانگی تاکہ بھائی کی مغفرت طلبی کی صلاحیت پیدا ہو اور جب دونوں کے لیے استغفار ہو چکا تو تمام قوم کو طلب رحمت میں داخل کیا

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ

بیشک جن لوگوں نے اختیار کیا گوسالے کو اب پہنچیگا انکو غضب اُنکے رب سے اور ذلت زندگی

الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ۝ وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا

دنیا کی میں اور ایسی ہی سزا دیتے ہیں ہم افترا کرنیوالونکو اور جنھوں نے کیں برائیاں پھر توبہ کی

مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

بعد اسکے اور ایمان لائے بیشک رب تیرا بعد اُسکے غفور رحیم ہے

ارشاد ہوا کہ جنھوں نے گوسالہ پرستی کی اُنپر عذاب آئیگا اسطرح کہ وہ اپنی جانکو ہلاک کریں اور ذلیل ہونگے دنیا کی زندگی میں اور مفتریوں کی یہی سزا ہے اور جنھوں نے گناہ کیے اور توبہ کی بعد گناہ کے اور ایمان لائے یعنے خلوص و یقین ظاہر کیا اُنکے لیے تیرا رب بخشنے والا اور مہربان ہے

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَ

اور جب فرو ہوا موسیٰ سے غصہ اُٹھالیں تختیاں اور اُسکے نسخے میں رہنمائی اور

رَحْمَةٌ لِلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ۝

رحمت تھی اُنکے لیے کہ وہ رب سے اپنے ڈرتے ہیں

جب حضرت ہارون نے اپنی مجبوری بیان کی اور قوم نے ندامت ظاہر کی اُنکا غصہ فرو ہوا اور توریت کی تختیاں اُٹھالیں اُنکی عبارت و مضمون میں رہنمائی اور رحمت تھی اُنکے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں معالم

تب حضرت موسیٰ نے لوحین ہاتھ سے ڈالدین تھین وہ ٹوٹ گئین بعد ازان انہی چالیس دن روزے رکھے تب وہ لوحین عطا ہوئین

وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ

اور چن لیے موسیٰ نے قوم سے اپنی ستر مرد ہمارے وعدہ کے لیے پھر جب پکڑ لیا انکو زلزلے نے کہا اے رب

لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا

اگر چاہتا تو ہلاک کرتا انکو پہلے سے اور مجھے بھی کیا ہلاک کریگا ہمکو اس کام پر کہ کیا احمقون نے ہم مین سے نہین یہ مگر

فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ

آزمایش تیری بہکادے اس سے جسے چاہے اور رہنمائی کرے جسے چاہے تو ولی ہمارا ہے پس بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور تو بہتر ہے سب بخشنے والون سے

موسیٰ اپنی قوم سے ستر مرد چنکر طور پر لائے موسیٰ بحجاب نور بین اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے اور یہ باہر سے سنتے کہنے لگے سنائی کا کیا اعتبار دیکھین تو مانین اس گستاخی پر برق جلال چمکی پہاڑ تھرایا تمام بدن کانپنے لگا موت نے گھیر لیا حضرت کلیم یہ دیکھکر کہنے لگے اے رب رحیم اگر یہی منظور تھا تو گوسالہ بنانے سے یا حکم توبہ اور حضوری خاص سے پہلے ہی انکو اور اپنے بندے موسیٰ کو تو ہلاک کر ڈالتا تو اچھا ہوتا اس برق جلال سے تو بچے ہم یہان بامید ترحم آئے تھے مگر لینے کے دینے پڑے کیا ان نادانون کے قول و فعل سے ہم سبکو ہلاک کریگا یہ تو حضوری ہی کی آزمایش تھی شعر ویدار مینمائی و پرہیز میکنی بازار خویش و آتش ماتیز میکنی نہ انھین یہان بلاتے اور نہ کلام دلکش سناتے نہ دیکھنے کی ہوس ہوتی تو اپنے امتحان سے جسے چاہے بہکادے اس لیے کہ تیری آزمایش مین کون ٹھہر سکتا ہے اور جسے چاہے بدستگیری توفیق و باعانت تحمل و طلب ثابت قدم رکھے ہدایت فرمائے تو ہی ہمارا مولیٰ اور مالک ہے پس ہمکو بخش اور ہمپر رحم فرما تو سب بخشنے والون سے بہتر ہے۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِي

اور لکھ ہمارے لیے اس دنیا مین نیکی اور آخرت مین بیشک ہم نے راہ پائی تیری طرف کہا عذاب اپنا

أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۖ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ

پہنچاؤنگا اسے جسے چاہونگا اور رحمت میری گھیر رہی ہے ہر شئی کو پس لکھونگا رحمت کو انکے لیے جو ڈرتے ہین

وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ

اور دیتے ہین زکوٰۃ اور وہ آیتون پر ہماری ایمان لاتے ہین

اے رب ہمارے لیے دنیا مین اچھائی اور آخرت مین نجات لکھ لے ہمنے تیری طرف راہ پائی یعنے رجوع اور توبہ کی فرمایا میرا عذاب تو اسی کے لیے ہے جسے مین چاہون اور میری رحمت ہر شئے کو گھیرے ہوئے ہے اب مین اپنی رحمت ان لوگون کے لیے ثابت اور لازم کیے دیتا ہون جو متقی اور سخی ہین یعنے ہر کام مین مخالفت

امر سے بچتے ہین مال راہ خدا مین صرف کیتے ہین اور ہمارے احکام اور آیات پر ایمان لاتے ہین ف حضرت موسیٰ کی دعا سے وہ لوگ زندہ ہو گئے اور دنیا مین ایک زبردست بادشاہت بنی اسرئیل کو عطا ہوئی اور آخرت مین انکے لیے نجات و مراتب علیا ملے جبتک وہ لوگ توبہ اور تقوی اور ایمان پر رہے معالم وعدہ رحمت پر شیطان نے کہا مین بھی شے ہون نازل ہوا رحمت مطیع کے لیے ہے کافر محروم ہے نظر مشیت اگر تخصیص عذاب سے اگر اسلیئے ہے کہ رحمت بدون ارادہ الٰہی ہوتی ہے تو باطل ہے اور اگر وہ تو مشیت پر موقوف ہین تخصیص لاحاصل جواب ازل مین مشیت ہو چکی ہے کہ وعدہ انعام مین خلاف نہو اور وعید عذاب مین گاہ گاہ عفو بھی ہوتا رہے لہذا مشیت کا تعلق دو امر وکن فرمایا ایک استحقاق دوسرے حصول مثلاً مشیت آلٰہی مین قرار پا چکا ہے کہ ہر مطیع مرحوم و عاصی معذب ہونیکا مستحق ہے اور جب کوئی اطاعت یا عصیان کرتا ہے یہ استحقاق بمشیت خاصہ قائم ہو جاتا ہے مگر حصول رحمت و عذاب کیلیے دوسری مشیت مطلوب ہے پس انعام و ترحم کا تعلق حصول و استحقاق دونوں سے معاً ہو جاتا ہے تاکہ کوئی مستحق محروم نرہے لہذا ہر مطیع مرحوم ضرور ہے اور اخذ و عذاب کا تعلق اولاً استحقاق سے ہوتا ہے بعد وقوع عصیان حصول عذاب سے متعلق ہو یا معاف فرمایا جائے اسی لیے ہر عاصی کا معتوب ہونا ضرور نہین ۲ کلمہ من ذوی العقول کے لیئے خاص ہے پس عذاب عاصیان انس و جن کے لیئے ہے اور رحمت ہر مخلوق پر عام ہے ۳ وجود و تخلیق و ربوبیت متعلقات رحمت سے ہین پس وہ اصل و عام ہے اور انتقام عاصی کا تعلق غضب سے ہے پس وہ ضمنی و خاص ہے اسی لیئے فرمایا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ اور مین نے اپنی ذات پر رحمت لازم کر لی ہے نظر اولاً فرمایا میری رحمت ہر شے پر محیط ہے پھر فرمایا کہ مطیعون کے لیئے لکھے گئے جواب وہ رحمت جو ہر شے کو شامل ہے رحمت تخلیق و ربوبیت و نصیحت ہے اور یہ رحمت انعام نجات و قبول ہے ربط ذکر رحمت کے ساتھ ہی حضرت رحمة للعالمین کی مدح و ثنا فرمائی اور بتادیا کہ رحمت کے خواہان ہو تو اسی در پر آو۔

ع

سلہ خواہ صفت ۲ ہو مؤمنون سابق کی خواہ عطف ۳ الذین پر ۱۲

الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ

جو پیروی کرتے ہین رسول نبی امی کی جسے پاتے ہین وہ لکھا ہوا پاس اپنے توریت

وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ

اور انجیل مین حکم کرتا ہے انکو اچھی باتون کا اور منع کرتا ہے انکو بری باتون سے اور حلال کرتا ہے انپر پاک چیزین اور حرام کرتا ہے

عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ

انپر بری چیزین اور اتارتا ہے انسے بوجھ انکے اور قیدین جو تھین انپر

ع

یہ آیہ کریمہ حضرت کے اوصاف مین ہے صفت اول رسول فرستادہ دوم نبی خبر دینے والا دوم مرد جسے اللہ تعالیٰ

نے بغرض ہدایت خلق مقبول و مبعوث فرمایا ہو پس پیغمبر گناہون سے معصوم غضب و عزل سے مامون تمام
خلق سے مکرم واجب الاطاعت اکمل البشر ہو شعر ہو نبوت کمال وصف بشر ہو کوئی اسکا ہمسر نہو سیوم
سوئم آپ امی ہین پڑھے جیسا ماکے پیٹ سے پیدا ہوا ہمارے حضور کا یہ بڑا معجزہ تھا کہ نہ تعلیم پائی نہ لکھا پڑھا
اور ذرہ بین وا عیان کے علوم ظاہر فرماتے چہارم یہ کہ آسمانی کتب مین آپ ممدوح ہین پنجم معروف ہر
نیکی کا حکم کرتے ہین ششم منکر سے روکتے ہین ہفتم پاک چیزونکو حلال کرتے ہین زاہدی طیبات سے مراد
وہ شئی ہے جو ... گا وہ گوسفند جو بنی اسرائیل پر حرام تھا یا مثلاً بحیرہ و سائبہ وغیرہ جیسے کفار نے حرام
ٹھیرا لیا تھا کیونکہ چیزین جیسے طبع سلیم پسند کرے اور شریعت مین ممنوع نہو ف وہ چیزین جو بوجہ
نجاست ظاہر نہون یعنے عوارض و مضرات جسمانی پیدا نکرین اور باعث خباثت باطن نہون یعنے اخلاق
ردی اور قساوت قلب و غفلت روح و تنفر ملائکہ اور بعد رحمت کے باعث نہون ہشتم خبائث حرام
کرتے ہین زاہدی نے شراب و خنزیر وغیرہ احمدی (خبیث) خون مذبوح لغیر اللہ - اور رشوت - سود
کی حرام وغیرہ نہم بوجھ اتارتے ہین یعنے وہ سخت احکام جو شرائع سابقہ مین تھے جیسے حرمت مال
صدقہ - و قطع عضو زانیہ و پارچہ نجس وغیرہ حاصل رحمت کے وہ ایمان والے سزاوار ہین جو ہمارے
نبی امی یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی بھی کرتے ہین ف اتبع یہان عام ہر مجرد تصدیق اور
یہ امم سابقہ کے لیے تھی کہ آپکے اخبار دیکھکر آپکی نبوت کو حق جانین جسطرح ہمپر لازم ہو کہ امام مہدی
آخر زمان کی تصدیق و اتباع لازم سمجھے رہین (تصدیق و تعمیل) اور یہ انپر لازم ہوئی جو آپکے زمانے
مین تھے یا آپکے بعد ہونگے ابن کثیر آپ ایک یہودی پر گذرے جو توریت کھولے اپنے لڑکے
کی لاش پر پڑھتا تھا فرمایا مین تجھے اس ذات کی قسم دلاتا ہون جسنے توریت اتاری تو اپنی کتاب
مین میرا بیان پاتا ہو اسنے سر ہلایا یعنے نہین وہ لڑکا بولا قسم ہو اسکی جسنے توریت اتاری ہم آپکے
اوصاف توریت مین پاتے ہین اور کلمہ شہادت پڑھا آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے پاس سے اس یہود
کو اٹھاؤ پھر آپ اسکی نماز اور کفن کے متولی ہوئے درمنثور قتادہ سے منقول ہو کہ حضرت موسی نے
حق سبحانہ تعالے سے عرض کی کہ مین الواح توریت مین پاتا ہون کہ ایک امت خلق مین آخر اور
دخول جنت مین سابق ہوگی - امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انکا شیوہ ہو پہلی اور پچھلی کتابونپر
ایمان لائینگے - خروج دجال تک جہاد کرتے رہین گے - انکی انجیل یعنی کلام الہی انکے سینو مین ہوگی
حفظ پڑھینگے (کما قتادہ نے حافظہ جیسا اس امت کو عطا ہوا کسیکو نہین ملا) اپنے صدقات خود کھائینگے
اور ثواب پائینگے - قصد خیر پر ایک نیکی اور عمل پر دس نیکیان سات سو تک ملینگی - اور میرا ایمان صرف

اور تمام مخلوق پر عام ہے ۳ آپ تعلیم خلق و استفادہ ظاہر سے مستغنی تھے ۴ آپ کی اتباع پر راہ راست پانا منحصر ہے اور آپ کا ایمان اور آپ کی اتباع قولی و فعلی فرض ہے ۵ واعظ - ہادی شیخ کو چاہیے کہ خود تابع و عامل ہو تو صحیح یہ تو ثابت ہے کہ آپ سب کے پیغمبر تھے مگر یہ امر کہ دوسرے انبیا کو عام نبوت نہ تھی یہاں سے مفہوم نہیں ہوتا لیکن حدیث صحیح جیسے شیخین نے روایت کیا شاہد ہے کہ نبوت عامہ آپ ہی کو ملی اور کسی کو نہیں ملی فرمایا اُعْطِیتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطِهِنَّ اَحَدٌ قَبْلِی مجھے پانچ چیزیں ملی ہیں جو کسی کو مجھ سے پہلے نہ ملی تھیں ان میں سے یہ ہے کہ میں تمام آدمیوں پر مبعوث ہوں - اور اسی کی طرف اشارہ لطیف ہے کلام پاک میں کہ محمد ہمارے رسول ہیں اور ہم زمین و آسمان کے مالک پس سزاوار ہے کہ محمد بھی زمین و آسمان کے پیغمبر ہوں

وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝

اور قوم موسی سے ایک جماعت ہے راہ دکھاتی ہے ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے انصاف کرتے ہیں

اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کے ساتھ دوسروں کو رہنمائی کرتا ہے اور حق سے عدل و انصاف کرتا ہے - اس قوم ممدوح میں اختلاف ہے کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ اس سے مراد عبد اللہ بن سلام وغیرہ ہیں اور کہا صاحب معالم و درمنثور و ابن کثیر وغیرہ نے کہ یہ ایک قوم ہے بنی اسرائیل سے جب ان میں قتل انبیا و معاصی زیادہ ہوئے ایک گروہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کو نافرمانبرداروں سے علیحدہ کردے دفعۃً ایک سرنگ نمودار ہوئی اوس میں یہ لوگ در آئے انکے ساتھ نہر جاری اور نور کے چراغ روشن ڈیڑھ برس تک برابر چلے گئے ایک زمین میں نکلے جہاں کیڑے مکوڑے اور حیوان تھے اور وہیں بود و باش اختیار کی کنکریاں وہاں کی دُر و یاقوت ہیں اور چاندی سونے کے پہاڑ وہ کوئی کام نہیں کرتے ہر صبح کو پھل اور درختوں کے پتے انکی غذا و لباس کے لیئے دروازوں پر مہیا ہو جایا کرتے ہیں - اون میں بغض حسد ظلم معاصی نہیں - شب معراج حضور کا اون لوگوں پر گذار ہوا تو آپ نے انسے باتیں کیں جبرئیل نے کہا تم جانتے ہو کس سے باتیں کر رہے ہو بولے ہمکو نہیں معلوم -

بیچ میں قطعہ مفقود ہے جس کو بیچ میں غیب ہیں علم مو جود

× × × × × × ×

۱ کی پرانے اٰ ۔ ۱۶ ستی فرا ہے ۱۲ قالی ستر اولی ۱ ایمان اٰبر پاوٰن ۲ منحصر ۱۲ ہیں ہرم تسمی ۳ وفسن خود ۴ مجیسا کو تعود ۵ کی نسبت یعان ہو ۱۲ ۱۲

جبرئیل نے کہا یہ نبی عربی و رسول امی ہین تو وہ لوگ آپ پر ایمان لائے اور عرض کی یا رسول اللہ
ہمکو حضرت موسیٰ نے وصیت فرمائی تھی کہ جو تم مین کا احمد مجتبیٰ کی زیارت سے مشرف ہو میرا سلام
شوق عرض کرے آپنے کہا السلام علیکم وعلی موسیٰ۔ پھر اونہین قرآن کی دس سورتین سکھائین اور
نماز و زکوۃ کا حکم دیا اور یہ کہ وہین رہین اور ہفتہ کو چھوڑین جمعہ اختیار کرین۔ کہا اکثر نے کہ
وہ لوگ بیت المقدس مین تھے اور اب چین کے اوس طرف ہین اور کہا بعض نے اندلس کے دوسرے
جانب ہین نہ وہ ادہر آسکتے ہین نہ کوئی وہان جاسکتا ہی اور صحیح کہا اس تقریر کو صاحب معالم نے
اور تضعیف کے صاحب تفسیر کبیر نے **ف** قرآن مین تو صاف صاف یہ ہی کہ موسائی سبکی سب براہ
نہ تھے حق نما و حق آگاہ بھی ہین خواہ یہ گروہ منتشر و مختلط ہو جیسا کہ مسلمانین علماے ربانی
وصوفیۂ حقانی۔ خواہ مخصوص وعلیحدہ ہو جیسے ہم مین اصحاب صفہ بلکہ تمام اصحاب باصفا اور
نظیر اسکی امت محمدیہ مین بھی مذکور ہے فرمایا تم لوگ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے ہو با حدیث صحیح
مین وارد ہوا میری امت سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر اور غالب رہیگا۔ اور عام طور پر بھی ارشاد ہوا
مِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ صفحہ (۱۴۴) **و**۔ ہم بعد نسخ یہودیت وعموم
اسلام قوم موسیٰ کیون فرمایا محمدی کہا ہوتا **دفع** ممکن ہے کہ بغرض اظہار نسبت فرمایا ہو یا شرف اظہار
بعض یہود مقصود ہو کہ ایسے خدا دوست موسائی تھی یہودیت مین بھی خدا پرست رہے اور اسلام مین بھی نور علی نور
ہوے **و**۔ ہم کیا سبب ہی کہ نئی نئی آنکھین اوسپر یورپی عینکین اور برقی روشنیان اور اتنے بڑے
شہر نظر نہ آئین یہ مشاہدے کے خلاف ماننا آنکھو مین خاک ڈالنا ہی **دفع** کیا آپ تمام خدائی پر محیط ہین
یاجوج وماجوج کا شہر مسکن اصحاب کہف۔ سورج کا گرم چشمے مین ڈوبنا۔ وہ پانی جہان حضرت موسیٰ کی
مچھلی جی گئی تھی یہ تمام مقام جو قرآن اور صحیح احادیث مین بھی مذکور ہین آپکو دیکھنا نصیب ہے جو یہ تعجب
و انکار ہے ابھی دو دن کی بات ہی آپکو امریکا بھی معلوم نہ تھا اور اللہ ہی جانے کتنی جزیرے ابھی
اور مخفی ہین یہ کھلے کھلے نشانیان اپنی کوتاہ نظری اور بے خبری کے دیکھ رہے ہو پھر وہی خود رائی حضرت سلامت
اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہی جسے چاہے چھپائے جسے چاہے دکھائے بندے کے حق مین خیر یہی ہی کہ جو سنے
مانے سر نہ ہلائے **و**۔ ہم ایسے روایات کی سند **جواب** اسکا ضعف وقوت محققین پر مخفی نہین اگر صحیح ہی تو بسر وچشم اور ضعیف
ہو تو نہ قرآن سے مجہول و مخصوص ہی نہ کوئی امر مخالف نصوص کچہ مضائقہ نہین البتہ کذب صریح وخلاف صحیح عقل وعبث و بیہودہ سے احتراز واجب ہے

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اِذِ اسْتَسْقٰهُ

اور جدا جدا کر دیے ہمنے اونکے بارہ قبیلے گروہ گروہ اور حکم بھیجا ہمنے طرف موسیٰ کے جب پانی مانگا اوس

قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ

قوم نے اوسکی کہ مار عصا سے اپنے پتھر کو پس پھوٹ نکلے اوس سے بارہ چشمے بیشک جان لیا ہر شخص نے گھاٹ اپنا

ہمنے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے کردیے یعنی یعقوب کے ہر بیٹے کی اولاد سے ایک گروہ جداگانہ ہو گیا اور جب وادی مین یہ لوگ پیاسے ہوے اور موسی سے پانی مانگا ہمنے موسی پر وحی کی کہ اپنا عصا پتھر پر مارو اوس سے بارہ چشمے نکل آئے ہر قبیلے نے ایک چشمہ اپنے لیے کرلیا صفحہ (۳۹) جلد ۱

وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

اور سایبان کردیا ہمنے اونپر ابر کو اور اوتارا ہمنے اونپر من اور سلوی کھاؤ پاک چیزون سے

مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

جو دین ہمنے تمکو اور نہین ظلم کیا ہمپر ولیکن تھے وہ جانونپر اپنے ظلم کرتے

اور ہمنے اونپر دھوپ سے بچانے کے لیے (تیہ) مین ابر کردیا جو اونپر سایہ کیے رہتا اور اونپر آسمانسے من و سلوی اوتارا کھاؤ پاک و حلال چیزین جو دی گئین اور اون لوگون نے ناشکری اور سرکشی کرکے ہمپر ظلم نہین کیا بلکہ اپنی جان پر خود ظلم کیا اس لیے کہ اوسکا وبال اونہین پر رہا صفحہ ۳۷ جلد ۱

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا

اور جب کہا گیا اونسے رہو اس قریے مین اور کھاؤ اوس سے جس طرح چاہو اور کہو

حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ

حطہ اور داخل ہو دروازون مین سجدہ کرتے بخشدینگے ہم واسطے تمہارے خطائین تمہاری اب زیادہ دینگے احسان کرنیوالون کو

جب ہمنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اس شہر یعنی بیت المقدس یا اریحا مین جا کر رہو اور جو چیز جی چاہے کھاؤ اور داخل ہوتے وقت دروازے مین سجدہ کرو اور (حطہ) یعنی عفو کہو ہم تمہارے گناہ بخشدینگے اور جو لوگ شکر کرتے ہین اونہین زیادہ نعمتین عطا فرماینگے صفحہ ۳۸ جلد ۱

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ

پھر بدل دیا اونہون نے جو ظالم ہوتے اونمین سے قول خلاف اوسکے جو کہا گیا اونسے پھر بھیجا ہمنے اونپر عذاب

السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ

آسمان سے بسبب اوسکے کہ تھے ظلم کرتے

یعنے جو لوگ نافرمانبردار تھے اونہونے بجاے کلمہ (حطہ) کے دوسری بات کہی یعنے حنطۃ (گیہون) کہنے لگے تو ہمنے اونپر عذاب آسمانی و مرگ ناگہانی نازل کی اور یہ سزا اوسکی تھی جو وہ نافرمانبرداری اور سرکشی کرتے تھے صفحہ (۳۸) جلد ۱

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ
اور پوچھیے اونسے اوس قریہ سے کہ تھا کنارے پر دریا کے جب تجاوز کرتے تھے ہفتے کے دنمین جبکہ آتین اونکے پاس

حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ
مچھلیان اونکی دن مین ہفتے کے کھلم کھلا اور جسدن نہ ہفتہ کرتے نہ آتین اونکے پاس ایسے ہی آزمایا ہمنے اونکو بسبب اوسکے کہ تھے حکم سے نکلجاتے

اور آپ اے رسول اللہ بنی اسرائیل سے پوچھیے اوس بستی والون کا حال جو دریا کے کنارے پر رہتے تھے (اسکا نام ایلیا تھا اونکو ممانعت تھی کہ ہفتے کے دن مچھلی کا شکار نکرو) جبکہ وہ تعدی اور تجاوز کرتے تھے ہفتے کے دن اور مچھلیان پکڑتے - اسطرح کہ جب ہفتے کا دن ہوتا مچھلیان ظاہر طور پر کنارے آجاتین اور جب ہفتے کا دن نہوتا تو دریا مین رہتین باہر نہ نکلتین ہم فاسق و گناہگار قوم کو یونہین آزمایش مین ڈالتے ہین

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
اور جب کہا ایک گروہ نے اونمین سے کیون نصیحت کرتے ہو اوس قوم کو کہ اللہ اونکو ہلاک کرنیوالا یا عذاب کرنیوالا ہی اونکو عذاب

شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ
سخت بولے واسطے عذر کے طرف تمہارے رب کے اور شاید وہ ڈرین

آخر کار اوس قوم کے تین حصے ہو گئے ایک وہ جو شکار پر آمادہ ہو گئے اور مچھلیان پکڑنے لگے دوسرے وہ جو خاموش تھے نہ شریک ہوتے نہ منع کرتے تیسرے جو خود بچتے اور دوسرونکو بچاتے عذاب الٰہی سے ڈراتے تو ان چپ رہنے والون نے نصیحت کرنے والون سے کہا تم کیون نصیحت کرتے ہو اللہ اونہین ہلاک اور عذاب کرنے والا ہی تمہین اس در دسرسے فائدہ ہوگا ہم اسلیے نصیحت کرتے ہین کہ ہمکو بحضور رب تمہارے عذر ہو اور شاید کہ وہ سوچین اور ڈرین اور بچ جائین

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ
پھر جب بھول گئے وہ جو نصیحت کی گئی اونکو نجات دی ہمنے اونکو جو منع کرتے تھے برائی سے اور پکڑ لیا ہمنے اونہین جنہون نے

ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ
ظلم کیا بری عذاب مین بسبب اوسکے کہ تھے نافرمانبرداری کرتے

جب وہ لوگ حکم الٰہی اور ممانعت حضرت داؤد علیہ السلام جو اونکے پیغمبر تھے بھول گئے اور مچھلیون کے شکار سے باز نہ آئے تو اس نصیحت کرنے والون کو ہمنے بچا لیا اور جو ظالم تھے بوجہ شکار کے یا بوجہ سکوت و مرابطت و مخالطت اہل فسق کے اون دونونکو سخت عذاب مین

گرفتار کیا اور یہ سب سزا تھی نافرمانبرداری کے

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ

پھر جب سرکشی کی اوس سے کہ منع کیے گئے تھے اوس سے کہا ہمنے اون سے ہو جاؤ بندر پھٹکارے ہوے

یعنی اوس مخالفت ومخالطت کی سزا مین حکم ہوا کہ بندر ہو جاؤ وہ لوگ مسخ ہو کر تین دن کے بعد مر گئے
اور کہا گیا کہ ایک فریق بندر دوسرا سور ہو گیا (یہ تمام قصہ صفحہ ۳۹ جلد اول مین تفصیل ہے)

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ

اور جب اطلاع دی رب تیرے نے البتہ بھیجیگا اونپر روز قیامت تک اوسے کہ چکھائے اونکو برا

الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

عذاب بیشک رب تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہے اور بیشک بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے

یعنے بعد عصیان وسرکشی کے اللہ تعالی نے حکم دیا کہ ہم تم پر اوسے مسلط ومعین کرینگے جو عذاب
سخت پہنچاتا رہے اور یہ عذاب وذلت وقتی نہو بلکہ دائمی قیامت تک رہے اسمین کچھ شک
نہین کہ پروردگار عالم بہت جلد حساب کرتا ہے جیسا کروگے پاؤگے اور غفور رحیم بھی ہے
اگر نادم وتائب ہوگے بخشے جاؤگے اشارہ ہے کہ اگر یہود مطیع ومومن ہون گے تو
عزیز وکامیاب مغفور ہو جائین گے ورنہ اون کی خیانتوں کا حساب لیا جائے گا
ابن کثیر مراد آنحضرت ہین جنہون نے دائمی طور پر یہود کو ذلیل وحقیر ومغلوب و
معذب کر دیا **ف** یہ اللہ کا وعدہ ہے یہود کی ذلت کی نسبت بدون اسلام اونہین بچاؤ نہین

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۟ وَبَلَوْنٰهُمْ

اور ٹکڑے ٹکڑے کیا ہمنے اونہین زمین مین گروہ گروہ اونمین سے نیک ہین اور اونمین سے سوای اسکے اور آزمایا ہمنے اونکو

بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ

بھلائیون اور برائیون سے شاید وہ رجوع کرین

اور اون کی جماعت کو پریشان کر دیا مختلف بلاد
مین آباد ہین اونمین سے بعضے صالح بعضے غیر صالح ہین
اور ہمنے اونکو آزمایا کثرت مال وعیال وصحت عطا فرمائی کبھی فقر وفاقہ ومصیبت ڈالی
تا کہ وہ اللہ کی طرف رجوع کرین **ف** معلوم ہوا کہ انقلاب حوال اسلیے ہے کہ بدلنے
والے کی طرف پھرین۔ کافر ایمان لائے۔ عاصی متقی ہو جائے۔ متقی ترک مقصود وفنا
وجود پر کمر باندھے اگر انقباض ہے تو کثرت ذکر ندامت مجاہدہ کے طرف رجوع کرے اگر
نعمت بسط ہے تو ماسوا سے ہمت بلند شکر ورضا کے ساتھ اپنی طلب وپسند کو نا پسند رکھے

اور کہے اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ سپردم تو مایۂ خویش را معالم صلحا سے مراد وہ یہود ہین جو آپ پر ایمان لائے یا وہ جو دور آبادیون مین رہتے ہین اور شریر اپنے کفر پر مصر حضور کے عصر مین مگر سیاق قرآن بتاتا ہی کہ یہ اگلون کا حال ہے حضور کے زمانے مین نہ تھے جیسا کہ فرمایا

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ
پھر جانشین ہوے پیچھے اونکے ناخلف وارث ہوے کتاب کے لے لیتے ہین اسباب اس کمینے کا اور

يَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ
کہتے ہین بخشدیا جائیگا ہمکو اور اگر آئے اونکے پاس اسباب مثل اسکے لے لین اوسے کیا نہین لیا گیا اُن سے

مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۭ وَالدَّارُ
عہد کتاب کا یہ کہ نہ کہین اللہ پر مگر سچ اور پڑھ چکے ہین جو اوسمین ہے اور گھر

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ
پچھلا اچھا ہی اونکے لیے جو ڈرتے ہین آیا پس نہین سمجھتے

انکا ذکر صفحہ ۱۳۱ مین ہے

خلیفہ جانشین جو کسی کے بعد ہو مراد یہان اولاد اور آنے والی نسلین ہین معالم خلف بفتح لام جانشین و بدل صالح پس فتحہ مدح کے لیے ہے - اور بسکون لام اولاد بد و بدل بد اسمین جمع و واحد ایک ہی عرض اسباب غیر نقدین یہان مراد دنیاوی فائدے مالی ہون یا صرف تلذذ و سرور نفس سے متعلق ہون ادنیٰ دنو سے یعنے پست تر یا دنیا سے مشتق ہی یعنی قریب و متصل تر یعنی بہر حال مراد دنیا ہی حاصل پہر بعد ان کے دوسرے لوگ آئے اور اونکے جانشین ہوے اور کتاب یعنے توریت کے وارث بنے مال و جاہ دنیا کو حاصل کرتے حلال ہو یا حرام اور کہتے یہ بخشدیا جائیگا اگر اونہین اور بہی ایسے مال دے تو لے لین اور کچہ پروا انکو نہ کیا اون سے اللہ تعالی نے وعدہ محکم نہ لیا تہا کہ توریت کی اتباع کرنا اور اللہ کی طرف غلط بہتان نہ منسوب کرنا جو سچی بات ہو وہی کہنا اور جو کچہ توریت مین ہو وہی پڑہنا اور یہ کہ آخرت کا گہر متقیون کے لیے خیر و بہتر ہے کیا یہ لوگ اتنا بہی نہین سمجھتے یہ بیان ہے یہود موجودہ کا جو آپکو اللہ کا بیٹا اور دوست سمجھتے اور برابر رشوتین اور سود اور ہر قسم کے بری باتین جاری کر لین تہین اور بجاے حق بتانے کے اللہ اور اللہ کی کتاب پر اتہام لگاتے اپنے موافق مسئلہ بتاتے **ف** گو یہ آیت عام ہی ہر مسلمان قرآن کا وارث اور اوسکے عمل و حکم کا مجاز ہے لیکن مخصوص علما اور مشائخ اور امراے قوم کے لیے بہت بڑی عبرت کا مقام ہی

کہا اونھون نے دنیاوی فائدون کو مقصود و مطلوب نہین بنالیا - کیا یہ بے اٹکل نہین کہتے
کہ ہماری خطائین تو بخشدی جائینگی اور اسلیے نہین کہ اللہ کی رحمت اور پیغمبر کی شفاعت
کا شکریہ ہو بلکہ اسلیے کہ غضب اور حساب روز قیامت سے بے پروا ہین تقویٰ کی ضرورت نرہے
کیا اون سے وعدہا ے حلفی نہین لیے گئے کہ ہم اللہ اور اوسکی کتاب بلکہ کسی امر شرع مین دی لسے کوئی بات نکہینگے
پہر یہ امر کہ ہم قطعی جنتی ہین کچہہ بہی کیون کرین سو ہمارے اگاونے یا خود ہمارے نفسونے ایجاد کیا وہ ضرور مقبول
خدا ہی کہان سے نکالا گیا اون کے پاس وحی آتی ہے جبرئیل سے سرگوشی ہوتی ہے لاحول لا قوۃ

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝

اور جو مضبوط پکڑتے ہین کتاب کو اور قائم کرتے ہین نماز ہم نہ ضائع کرینگے ثواب نیکی کرنیوالون کا

جو لوگ کتاب کو دستور العمل بناتے ہین ہر کام اوسکے حکم سے کرتے ہین اور نماز قائم رکہتے ہین تو ہم اون صلحا کا اجر ضائع
نکرینگے ف عمل بالقرآن مین سب نیکیاں آگئین نماز کا ذکر تخصیص دلالت کرتا ہے کہ اور اعمال سے نماز کا اہتمام زیادہ چاہیے

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ

اور جب اوٹھالیا ہمنے پہاڑ سر پر اونکے گویا کہ وہ سائبان ہے اور سمجھے کہ پہاڑ گر پڑیگا اونپر لو جو

اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

دیا ہمنے تمکو قوت سے اور یاد کرو جو اوسمین ہے تاکہ تم پرہیزگار ہوجاؤ

اور یاد کرو وہ واقعہ کہ جب ہمارے حکم سے جبرئیل نے کوہ طور تمہارے سر پر کر دیا جیسے سائبان اور تم سمجہہ گئے
کہ اب یہ پہاڑ سر پر گر پڑیگا ہم پس جائینگے اوسوقت کہا گیا کہ جو کچہہ احکام توریت مین ہین ان سب کو
باستحکام اختیار کرو اور جو اسمین لکہا ہے اوسے پڑہو اوسپر غور کرو تاکہ تم متقی ہو جاؤ در منثور طور
چار منزل پر تہا جب بنی اسرائیل نے قبول توریت مین عذر کیا یہ پہاڑ دو بازوون سے اوڑا اور اوسکے
ساتہہ روشنی تہی جسمین گوناگون عذاب نمایان تہی اور بنی اسرائیل پر چہا گیا اور ندا ے غیب
آئی توریت کو مانو نہین تو ابہی نیست و نابود ہو جاؤگے باقی قصہ صفحہ (۱۴) جلد اول سے

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ

اور جب نکالا تیرے رب نے اولاد آدم سے پشتون سے اونکی ذریت کو اونکی اور گواہ بنایا اونکو نفسون پر اونکے

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝

کیا نہین ہون مین رب تمہارا بولے ہان گواہ ہوے ہم (مبادا) کہ کہو تم دن مین قیامت کے ہم تہے اس سے بیخبر

وہ واقعہ یاد کرو جب اللہ تعالے نے آدم کی پشت سے اونکی اولاد نکالی اور پوچہا مین تمہارا رب ہون

ع ۲۱ ۹ ۱۱

سبنے کہا ہان فرمایا اوسپر گواہ رہو ایسا نہو کہ قیامت مین کہو ہمین تو خبر ہی نہ تہی معالم چونکہ ذریت آدم اوسے ترتیب سے نکلے تہے جسطرح دنیا مین پیدا ہونگے لہذا فرمایا (من ظہورہم) جب تک یہ سب روحین پیدا نہونگی قیامت نہ آئیگی ترمذی جب آدم کو بنایا تو اونکی پشت کو دست قدرت سے مسح کیا ایک گروہ اولاد آدم کا نکلا اوسکی نسبت فرمایا یہ جنت کے لیے بنائی گئی ہین اور کام بہی جنتیون کا کرینگے پہر مسح فرمایا دوسرا گروہ نکلا اونکے حق مین ارشاد ہوا کہ یہ دوزخ کے لیے پیدا کیے گئے ہین کام بہی دوزخیون کے کرینگے۔ ابن کثیر آسمان و زمین اور آدم کو اس اقرار پر (کہ تو ہمارا رب ہے) گواہ بنایا۔ پہر آدم نے دیکہا کہ بعضے فقیر بعض غنی بعضے حسین بعض بدصورت مختلف الاحوال ہین عرض کی ان سبکو یکسان بنایا ہوتا فرمایا اسلیے کہ میری شکرگزاری کرین۔ تفاسیر سے مفہوم ہوتا ہی کہ یوم الست مین دو معاہدے لیے گئے ۱ عام وہ یہ تہا کہ اللہ تعالی نے ہم سب سے کلام کیا اور پوچہا مین تمہارا رب ہون۔ سب نے عرض کی بے شک و شبہ تو ہمارا رب ہی ارشاد ہوا یقین کرو نہین معبود میرے سوا مین تمہارا رب ہون نہین رب میرے سوا میرے ساتہ کسیکو شریک نہ کرنا مین اوس سے بدلا لونگا جو میرا شریک ٹہرائے یا میرے پیغمبرون پر ایمان نہ لائے مین انبیا بہیجونگا جو میرا وعدہ تمکو یاد دلائین سبنے اسکا اقرار کیا پہر حق سبحانہ تعالی نے اونکی رزق و عمر وغیرہ لکہی ۲ خاص وہ صرف انبیا سے ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائین اونکے معین رہین جیسا کہ صفحہ جلد اول مین ہی وہم اگر اقرار اول کافی تہا تو چاہیے کہ جو شخص ساکت رہے نہ توحید کا اقرار کرے نہ انکار جیسے اکثر وحشی عوام کہ وہ توحید و غیر توحید دونو سے بیخبر ہین وہ کافر نہو اسلیے کہ اقرار سابق ہی اور انکار غیر ثابت دفع وہ عہد تہا اور پیمان کا اقرار وفا سے عہد ہی جسنے سکوت کیا یا انکار عہد شکن ہوگیا وہم جبکہ وہ اقرار پیمان یاد نہین تہا تو اوس اہتمام سے فائدہ دفع بیشک فطرت انسانی مین اقرار یوم الست داخل و مؤثر ہے سعادتمند اوسے نور سے چراغ روشن کر لیتے ہین بدنصیب اوسے بجہا دیتے ہین اگر آدمی اپنے نفس کو تعصب و تقلید قدیم سے خالی کر کے فکر کرے تو اسقدر کہ ایک قادر۔ واحد۔ خالق ہے ضرور سمجہ لیگا پہر اوسکے حفظ و شرح کے لیے انبیا و کتب کا جویا اطاعت پر آمادہ ہوگا ف کلمہ الست سے ظاہر ہے کہ یہ مجرد اقرار نہ تہا بلکہ دلائل ربوبیت پیش فرمائے گئے تاکہ خوب ذہن نشین ہو جائے ابن عباس کے روایات سے ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی اور عقل کامل بہی انہین عطا ہوئی تہی

ورنہ فائدہ خطاب وعہد باقی نرہتا در منثور ہے معاہدہ الست سنگ اسود مین لکہانہ رکہا گیا ہے جسنے بحالت توحید اوسکا بوسہ دیا ہے قیامت مین حجر اوسکا شاہد ہے

أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّن بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا
یا کہو تم نہین شرک کیا مگر باپ دادون نے ہمارے پہلے سے اور تہے ہم اولاد بعد اونکے تو کیا ہلاک کریگا ہمکو

بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ۝ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝
اوس خطا پر کی جو بطلون نے اور ایسے ہی ظاہر کرتے ہین ہم نشانیان اور شاید وہ رجوع کرین

یا ایسا ہو کہ تم کہنے لگو شرک تو ہمارے باپ دادون نے کیا ہم اون کی اولاد تہے جو کرتے دیکہا کرنے لگے اے اللہ کیا ہمکو اون غلط کارون کی خطا پر ہلاک وگرفتار عذاب کریگا۔ اسی طرح ہم اپنے آیات مفصل ومشرح کرتے ہین تاکہ وہ لوگ سمجہین اور رجوع کرین اور کوئی عذر باقی نرہے ف معلوم ہوا کہ تبع خاطی معذور نرہیگا پس اہل ضلال کے عوام مقلد اور بدعتی شیوخ کے نافہم مرید اور ظالم سلاطین کے ملازم اور کسی آبائی رسوم بد کے پابند ماخوذ ومعذب ہونے سے نہین بچ سکتے ربط یوم الست کے معاہدے بہلانیوالون کے بعد دنیا کے عہد جدید واحسانات مزید فراموش کرنے والون کا احوال بیان فرمایا

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝
اور پڑہ اونپر خبر اوسکی کہ دین ہمنے اوسکو نشانیان اپنی پہر نکل گیا اونسے پہر پیچہے لگا اوسکے شیطان تو ہوگیا بہکنے والون سے

اے نبی کریم آپ اوس شخص کا قصہ انہین سناوین جسے ہم نے اپنی نشانیان یعنی علوم خفیہ اور اسرار تعلیم فرمائے تہے پہر وہ اون علوم سے خارج ہوگیا اور شیطان نے اوسکا پیچہا کیا اور وہ راہ راست سے بہک گیا۔ اس باب مین کہ یہ کس بدنصیب کا ذکر ہے روایتین مختلف وارد ہوئین زیادہ تر گمان بلعام باعور پر ہی عرایس ومعالم بلعام بن باعور نسل لوط علیہ السلام سے ملک بلقا مین رہتا بڑا عابد زاہد مستجاب الدعا تہا۔ اسے اللہ تعالی کا اسم اعظم معلوم تہا جب حضرت موسی نے جبارین پر جہاد کا عزم فرمایا مجاہدین کفر شکن نے زمین کنعان مین خیمے استادہ کیے اور شہر بلقا پر حملے کا ارادہ ہوا تو اہل بلقا نے بلعام سے کہا کہ موسی مرد تند مزاج ہین یہان آئینگے تو ہمکو ہمارے ملک سے نکالدینگے آپ بددعا کرین وہ بولا تم کیسے بیوقوف ہو موسی اللہ کے پیغمبر اون کے ہمراہ ملائکہ الہی کسکی مجال ہی کہ اون کے خلاف کرسکے میری دنیا وآخرت دونو خراب ہوجائنگی ایک روایت مین ہی کہ شاہ بلقا نے ڈرایا کہ اگر تو بددعا نکریگا

معطوف ہے مقدر پر ۔ یفعلون لاسلاف ۔ تفصیل الایات ۔ یتفقھون فیہا ولعلہم ۔ یرجعون

تو مین تجھے سولی پر چڑہا دونگا اور بعض نے کہا اوسکی بی بی کے پاس لوگ بہت کچھ تحفے اور مال لے گئے
اور اوسے آمادہ کر دیا الحاصل کسی وجہ سے بلعام نے استخارہ کیا (یہ دعا نکرتا تھا جبتک معلوم نکر لیتا
کہ یہ امر ہونے والا ہے) مخالفت ہوئی پہر عرض کی جواب نہ ملا قوم نے کہا اگر اللہ تعالے اس
امر سے ناراض ہوتا تو منع کرتا سکوت نیم رضا ہی تجھے اختیار ملا ہی جب بادشاہ کی تخویف اور قوم
کے زاری و تضرع اور بی بی کی ہٹ حد سے گزر گئی بلعام اپنے گدھے پر سوار ہوا اور مقام حسان
کی طرف جہان لشکر مجاہدین خیمہ زن تھا چلا راہ مین گدھے گر گر پڑتے یہ اوسے مارتا بجبر چلاتا
جب اوسے سواری کے رکنے اور گرنے سے تنبیہ نہوئی تو بحکم قادر مطلق گدھے بولے خرابی ہو تیری
اے بلعام تو کہان جاتا ہی نبی اللہ کی طرف تجھے سوجہہ نہین پڑتا کہ فرشتے میرے سامنے ہین مجھے پیچھے
پہیرے دیتے ہین بلعام یہ سنکر سجدے مین گر پڑا اور دیر تک رویا کیا فرشتے ہٹ گئے اور شیطان صاحب
آ پہونچے بعد مدت شیخ صاحب دم پر چڑھے ہین کہا اے بلعام چل دیکھ تیرے رب نے تیری دعا قبول
کی اور فرشتوں کو ہٹا دیا پہر بلعام چلا اور مقام حسان پر جا کر بددعا کرنے لگا۔ جو بری بات بنی اسرائیل
کے حق مین کہتا اوسکی زبان سے قوم جبارین کا نام نکلتا اور جو دعاے خیر اون کے لیے کرتا زبان سے
بنی اسرائیل کا نام نکلتا تو اوسکی قوم نے کہا اے بلعام تجھے کیا ہوا ہی بولا مین کیا کرون اللہ غالب
ہی پہر زبان اوسکی نکل پڑی اور سینے تک لٹک آئی اور اپنی تباہی پر مطلع ہو گیا۔ بلعام نے کہا
اے لوگو میرا حال بد دیکھ لیا اب مجھہ مین کوئی کمال نرہا ہان مکر و فریب بتاتا ہون تم اپنی قوم کی
خوبصورت عورتین بھیجو کہ وہ لشکر مین سودا بیچنے جائین اور جو مرد اونہین صرف مین لانا چاہے
عذر نکرین اگر تم اس حیلے مین کامیاب ہو گئے تو ایک دم مین لشکر تباہ ہو جائیگا چنانچہ یہ شیطانی
فوج گئی بنی اسرائیل مین ایک شخص زمری سرداران قوم سے تہا اوسنے ایک عورت حسین کو جسکا
نام کبشا تہا پسند کیا اور حضرت موسی کی خدمت مین آکر گستاخانہ کہا کہ آپ تو ضرور حرام بتلاینگے
مگر مین تمہارا کہنا مانونگا پہر خیمے مین لیگیا اور ہر قوم پر بلاے طاعون نازل ہوئی لوگ مرنے لگے
اور زمری خیمے مین مست تہا ناگاہ فنحاص بن عیزار بن ہارون جو بڑا پہلوان تہا آیا تو ماجرا دیکھا
اور سنا حربہ خونخوار ہاتھ مین لیکر زمری کے خیمے مین گھسا اور اوسی حالت مین دونو کو چہید کر
آسمان کی طرف اوٹھائے ہوے باہر لایا اور کہنے لگا اے اللہ ہم ایسا ہی کرتے ہین اوس بے ادب سے
جو تیری نافرمانبرداری کرے۔ رحمت الٰہی نے جوش مارا طاعون موقوف ہوا مگر اتنی ہی دیر مین
ستر ہزار مر چکے تھے ف نیکی اور بدی دونو دنیا مین دوسرے پر اثر ڈالتی ہین چند گناہگارونکی

شامت سے شہر کے شہر برباد ہوتے ہین اور چند فقرائے بیکس شکستہ دل سوختہ جان اللہ اللہ کرنیوالونکی برکت سے ہزارون بلائین دفع اور برکتین نازل ہوتی ہین مگر برون کا اثر دنیا ہی مین ہے یعنے جو اون کے ساتھ پس جاتے ہین وہ قیامت مین اپنے اعمال کے ساتھ ہونگے اور نیکیونکی برکت یہان اور وہان دونو جگہہ دستگیری فرماتی ہے جیسا کہ وارد ہوا هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ اللہ کے نام لینے والے وہ لوگ ہین جنکا ہمنشین بھی محروم نہین رہتا عبد اللہ بن عمرو بن زید نے کہا کہ یہ آیت امیہ بن ابی الصلت الثقفی کی شان مین نازل ہوئی ف امیہ کتب آسمانی اور علوم سابقہ پڑھے ہوے تہا اسے معلوم تہا کہ حضرت خاتم الانبیا اس صفت و صورت مین مبعوث ہونگے جب آپ پیغمبر ہوے حاضر ہوا آپنے سورہ یٰس پڑھی جب آپ فارغ ہوے اوٹھکر چلا قریش نے اوسکا پیچہا کیا کہ اے امیہ تیری کیا رائے ہے بولا حق تو یہ ہے کہ آپ نبی برحق ہین قریش نے کہا پہر تو ایمان کیون نہین لاتا بولا ابھی مین دیکہتا ہون کہ انجام کیا ہوتا ہے پہر وہ چلا گیا اور بعد مدت بعزم اطاعت و قبول اسلام آیا تو بدر کی لڑائی ہو چکی تہی اوسے معلوم ہوا کہ اوسکے عزیز و اقارب قتل ہوے پہر آیا باغوائے شیطان منکر ہو گیا کہ نبی ہوتے تو ایسا نکرتے عرالبیس بڑا شاعر تہا اوسکے بعض اشعار حضور مین پیش کیے گئے

مَلِيكٌ عَلَى عَرْشِ السَّمَاءِ مُهَيْمِنٌ ✣ لِعِزَّتِهِ تَعْنُو الْوُجُوهُ وَتَسْجُدُ

بادشاہ ہے عرش آسمان پر مہربان اوسکے غلبے کے سامنے ذلیل ہو جاتی ہین منہ اور سجدے کرتے ہین

عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ يُعْرَضُونَ عَلَيْهِ ✣ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَالْكَلَامَ الْخَفِيَّا

حضور مین مالک عرش کے پیش کیے جائینگے - جانتا ہے ظاہر اور مخفی کو

يَوْمَ نَأْتِيهِ وَهُوَ رَبٌّ رَحِيمٌ ✣ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيَّا

قیامت مین ہم حاضر ہونگے اوسکے سامنے اور وہ رب مہربان ہے - بیشک اوسکا وعدہ آنے والا ہے

يَوْمَ نَأْتِيهِ مِثْلَ مَا قَالَ فَرْدًا ✣ لَمْ يَذَرْ فِيهِ رَاشِدًا أَوْ غَوِيَّا

قیامت مین آئینگے ہم اوسکے حضور مین تنہا تنہا جیسا کہ فرمایا ہے اور نہ چھوڑیگا کوئی ہدایت والا اور گمراہ

رَبِّ إِنْ تَعْفُ فَالْمُعَافَاةُ ظَنِّي ✣ أَوْ تُعَاقِبْ فَلَمْ تُعَاقِبْ بَرِيًّا

اے رب اگر معاف کرے تو تو یہی امید میری ہے اگر عذاب کرے تو کسی نیک پر عذاب نہین کیا یعنے اگر بخشے تو زہے رحمت اور عذاب کرے تو ہم کون بڑے نیک ہین کہ محل شکایت ہو حضور نے یہ اشعار امیہ کی بہن سے فرمایش کر کے پڑہوائے اور سنکر پسند فرمائی اور کہا شعر اوسکے مومن ہین اور دل کافر اسکے علاوہ اور روایتین بھی ہین ف قابل غور یہ ہے

کہ بلعام کون تھا حقیقت حال اللہ جانے بظاہر عامل زبردست عابد مرتاض۔ صاحب کشف و اثر ہوگا مگر دل پر چوٹ لگی ہوتی اور فیضان ولایت و لذت عشق کی چاشنی پائے ہوتا تو قدم کیسے اور جان کسکی ساتون دوزخین اور آٹھون جنتین بھی تو نظر مین نہ جچتین اور جو کچھ ہو ہمارے حضور کے غلام تو بوٹی بوٹی کاٹ ڈالو مگر دامن دولت چھوڑتے ہی نہین اور یہ امر کہ اللہ تعالیٰ سے اوسکی رضا کی خلاف کچھ مانگنا اس امت کی اولیا نے سیکھا ہی نہین۔ یہ قصہ بذاتہ دلالت کرتا ہے کہ ارباب حال کا یہ حال نہین۔ تاہم آدمی کو اللہ کے خوف سے ڈرنا چاہیے مخصوص علما کے لیے یہ بہت بڑی عبرت ہے اگر وہ کسی کے سمجھانے اور بہکانے سے یا امید و خوف سے کچھ بھی پھسلے تو بلعام کی طرح دوزخ کے ساتوین طبقے مین ٹھہرینگے

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ

اور اگر چاہتے ہم البتہ بلند کرتے اوسکو اوس علم سے لیکن وہ جھکا رہا زمین کا اور پیچھے پڑا اپنی خواہش کے پس مثل اوسکی مثل

الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ

کتے کی ہے اگر لادے تو اوسپر ہانپے اور اگر چھوڑ دے اوسے ہانپے

ارض سے یہان مراد دنیاوی اور زمینی چیزین ہین تحمل سے مراد مشقت۔ اسلیے کہ کتے پر بوجھ نہین لادا جاتا پس یہ دونو لفظ مجاز ہین حاصل اگر ہم چاہتے تو اوسے اوس علم کی برکت سے مراتب عالیہ عطا کرتے۔ اور شیطانی وسوسون سے بچا لیتے مگر وہ تو مال دنیا اور خواہش نفس کا بندہ بنگیا اوسکی مثال کتے کی سی ہے محنت لو تو ہانپے یونہین چھوڑ دو تو ہانپے معلوم ہوا کہ ۱ توفیق بدون خلوص و طلب کے عطا نہین ہوتے ۲ بدترین وہ گناہ ہے جسپر آدمی دوام و قیام کرے جیسا کہ فرمایا وہ تو دنیا کا ہو رہا ہم کیونکر توفیق دیتے ۳ لذات دنیاوی کی حرص نفسانی ہے اور آسمانی مراتب کے طلب ایسے نہین ۴ نفس پرستی کے دو درجے ہین ایک مجبوری و اضطرار بقدر ضرورت یا بطور سہو و خطا مگر جب اوس حالت سے افاقہ ہو فوراً ترک و ندامت ظاہر اور یہ بلا کبھی کبھی اللہ کے نیک بندون پر آجاتی ہے اور اس سے عفو کا تعلق زیادہ ہے جسطرح سوائے کلب کے دوسرے جانور کہ ہانپتے ہین مگر ماندگی و مشقت سے تھوڑی دیر کے لیے دوسرے بے ضرورت قیام و دوام کے طور پر اور یہ حالت کفر و فسق کی ہے جیسے کتا کہ جب دیکھو زبان نکالے ہانپ رہا ہے ۵ اسمین دو اشارے ہین اول یہ کہ جسے علم وسیع و ذہن فیع و دولت ایمان۔ عزت دین ملی ہو وہ دنیا سی دنی کی طرف دل لگائے دین کو مصائب کے سپر منافع کا دم بنائے

تو وہ کہتا ہو دنیا ہی افلاس ہین قانع ہو دینی غنا پر شاکر و صدیث کرو نیا پرست کبھی سیر نہو گا مال ہے تو زیادہ کی ہوس اور نہین تو روز و شب طلب

ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

یہ مثل ہو اوس قوم کی جنہنے جھٹلایا آیتون کو ہماری پس آپ بیان کرین قصے شاید وہ سوچین

سَآءَ مَثَلًا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ

بُری ہو مثل اوس قوم کی جنہون نے جھٹلایا آیتونکو ہماری اور اپنی جانون پر تھے ظلم کرتے جسے راہ دکھائے اللہ

فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

پس وہ راہ پر ہو اور جسے بہکائے پس وہی نقصان پانیوالے ہین

یہ مثال ونکی ہے جنہون نے ہماری آیتین اور احکام جھٹلائے اب آپ اہل کتاب اور قریش کو یہ واقعات سُنائے شاید اپنے معاملات قدیم اور گذشتہ امتون کے انجام یاد کرین سوچین جو لوگ ہماری آیتون کے جھٹلانے والے ہین اور اپنی جانون پر بوجہ کفر و فسق کے ظلم کرتے ہین اونکی مثال بہت بری ہے جسے اللہ راہ دکھائے وہی راہ پر ہے اور جسے اللہ توفیق خیر نہ دے بہکائے وہ نقصان اور ٹوٹے مین ہو مسئلہ سچے اور عبرت انگیز قصے بہ نیت نصیحت کہنا اور سننا مستحب ہی اگر دینی فائدے مقصود ہون اور مباح ہی اگر دنیاوی فائدے ملحوظ ہون اور بغرض لہو و لعب تضییع وقت ہے

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۖ

اور بیشک پیدا کیے ہمنے واسطے جہنم کے بہت جن اور انسان اونکے لیے دل ہین نہین سمجھتے اون سے

وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۗ اُولٰٓئِكَ

اور اونکی آنکھین ہین نہین دیکھتے اون سے اور اونکے کان ہین نہین سنتے اون سے وہ

كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝

مثل چارپایونکے ہین بلکہ وہ گمراہ زیادہ ہین وہی بیخبر ہین

اور بیشک بہت جن وانس جہنم ہی کے لیے پیدا کیے ہین جنکے دل ہین سمجھتے امر حق ذہن مین نہین آتا آنکھین ہین بے نور ہین قدرت الٰہی نہین دیکھتے۔ کان بہرے ہین وعظ نصیحت نہین سنتے وہ لوگ ایسے ہین جیسے چارپائے اسلیے کہ اشیا و معرفت الٰہی انکا خاصہ ہے جب یہی نہین تو حیوان ہین نہین نہین حیوان تو اوس امر کو سمجھتے ہین جسکے لیے وہ بنائے گئے اور یہ وہ نہین سمجھتے پس یہ اونسے بھی بدتر ہین بایہ کہ حیوان تو فنا و معدوم ہو کر عذاب سے بچ جائینگے اور یہ دواما دوزخ مین رہینگے پس وہ اونسے بدتر ہین یہی لوگ غافل ہین کہ کسلیے آئے تھے اور کیا کر رہے ہین انجام کیا ہی اور نفع و ضرر کسمین ذرانا یعنے خلقنا مسلم علیہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ کوئی تم مین ایسا نہین جسکا ٹھکانا دوزخ یا جنت مین نہ لکھا ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ پھر ہم کیون اسپر بھروسا کرلین اور عمل چھوڑ دین فرمایا اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ کام کیے جاؤ ہر شخص پر وہ امر آسان ہی جسکے لیے وہ بنایا گیا ہی یعنی سعید اور ناجی عمل جنت کے اور شقی و ناری عمل دوزخ کے کرتا ہی ترمذی ابن عمرو کہتے ہین کہ ایکدن حضور باہر تشریف لائے اور آپکے ہاتھ مین دو کتابین تھین فرمایا تم جانتے ہو یہ کتابین کیسی ہین ہم سبنے عرض کی یا رسول اللہ آپ بتا دین فرمایا داہنے ہاتھ والی کتاب رب العالمین کی ہی اسمین جنتیون کے نام مع ولدیت و قوم مرقوم ہی آخر مین میزان دی ہوئی ہی ممکن نہین کہ کوئی کم یا زیادہ ہوسکے اور بائین ہاتھ کی کتاب رب العالمین کی ہی اسمین نام اہل نار کے مع ولدیت و قوم لکھے ہین پھر آخر مین میزان ہے کیا طاقت کہ کچھ زیادہ و کم ہوسکے۔ اصحاب نے عرض کی اب عمل کی کیا حاجت رہی فرمایا اچھے کام کیے جاؤ اہل جنت کا خاتمہ جنت کے کام پر اور اہل نار کا خاتمہ دوزخ کے کام پر ہوتا ہے پہلے سے جو کام چاہے کرتا ہو پھر وہ صحیفے ہاتھ کے اشارے سے ڈالدیے اور کہا قَدْ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ تمہارا رب بندون کے کام کرچکا ایک گروہ جنت مین اور ایک گروہ جہنم مین ف اس آیت سے اہل قدر یعنے قدر اور جبر نے مجبور ہوگئے قدریون کی مجبوری تو ظاہر ہے اور جبریون کے لیے نسبت فعل بجانب عباد ایک دلیل واضح ہی نہ سمجھین اور نہ دیکھین اور نہ سنین تو مجبوری ہی کثیرا سے معلوم ہوتا ہی کہ ناری جنتیون سے زائد ہونگے اور ایسی ہی روایت کی بخاری نے کہ اللہ تعالیٰ قیامت مین ندا کریگا اے آدم یہ عرض کرینگے حاضر ہون کیا ارشاد ہی حکم ہوگا آگ کا حصہ نکال۔ عرض کرینگے حصہ آگ کا کیا ہے

اللہ تعالیٰ فرمائیگا ایک ہزار سے نو سو ننانوے فَعِنْدَ ہُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُم بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ

اسوقت کمال خوف سے بڈھے ہو جائینگے لڑکے اور ہر حاملہ اپنا حمل گرا دیگی اور تو دیکھے گا کہ آدمی نشے مین ہین حالانکہ وہ نشے مین نہین بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ وہ ہزار کا ایک ہم مین سے کون ہوگا فرمایا خوش ہو تم ایک ہو یاجوج ماجوج کے ہزار سے تمھین

اس سے معلوم ہوا کہ بعض جن جہنمی نہین **ف** آیت شریف بتا رہی ہے کہ عقل دنیا عقل نہین ہے بلکہ دیوانگی ہے

ربط اہل شقاوت کے بیان کے بعد سعادتمندون کی طرف اشارات دلفریب شروع ہوئے کہ تمھین اون ہجران نصیبان ندہ درگاہ قوم سے کیا غرض تم ہماری یاد کرو ہمکو پکارو اور اپنے اپنے مذاق کے موافق اسلیے کہ ہمارے نام متعدد ہین ہمارے حسن جان بخش کے جلوے رنگا رنگ ہمارا ذکر کی لذتین مختلف

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ

اور اللہ ہی کے لیے نام عمدہ ہین پس پکارو اوسے ساتھ اونکے اور چھوڑدو اونھین جو کجی کرتے ہین ناموں مین اوسکے

سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

عوض دیے جائینگے جو تھے کرتے

اللہ کیلیے اسماء حسنیٰ ہین اسے انھین ناموں سے پکارا کرو اور جو اوسکے ناموں مین بے دینی و کجی کرتے ہین اونہین چھوڑ دو اونہین جلدی کی سزا مل جائیگی آیت مین کئی بحثین ہین **اول** جبکہ دوسرونکے نام بھی احسن بلکہ اسماء الٰہی مین داخل ہین جیسے رحیم و سمیع و بصیر تو حصر کے کیا وجہ جو تقدیم مجرور سے مستفاد ہے

جواب سوائے ذات حضرت قدیم کوئی ایسا نہین جو نقص و عیوب سے پاک ہو سکے احتیاج قابلیت فنا۔ سابقیت عدم۔ امکان زوال حسن و عروض قبح۔ وغیرہ ماہیت ممکنات مین داخل ہین۔ اور ہمنامی بھی برائے نام ہے مسمی کو اسم سے مطابقت نہین کیا ہم غائب کے بصیر اور بعید کے سمیع ہین ہرگز نہین۔ پس احسن کامل و حقیقی غیر ممکن **دوم** ادعوا سے واجب ہو گیا کہ اللہ کو انہین ناموں سے پکارین اور مستحب ہوا کہ اونکے معانی سمجھین اور ملحوظ رکھین اسلیے کہ بدون فہم معانے اختلاف اسماء کا لطف اور فائدہ ناتمام ہے **سوم** اسماء باریتعالیٰ توقیفی ہین یعنی جو حضرت شارع نے

لہ نام کا حسن ہونا اور معنی کا حسن ہونا [illegible]

لہ جیسا کہ [illegible] بیان [illegible]

لہ جمع کیا [illegible] تفسیر [illegible]

لہ الحاد [illegible] اسماء باریتعالیٰ کی [illegible]

لہ (تنبیہ) [illegible]

لہ اسماء ہمہ وزن افعال [illegible] جمع [illegible]

تعلیم فرمائی وہ مسلم اور آگے سکوت۔ اسلیے کہ کمال حسن اور ایسا کمال جو سزاوار حضرت قدس ہو اور اک مخلوق سے خارج ہی۔ اور اسمار مبارک مقید بقید حسن پس ضرور ہے کہ ہم انہین سے پوچھین کہ آپکا اسم شریف کیا ہی دل سے کیون گڑہین مسئلہ یہ حصر اور دہ امر اس امر پر دلالت نہین کرتا کہ دوسرے نام سے پکارنا ممنوع ہوجاے جبتک کوئی وصف غیر مسموع اور وجہ ممنوعہ قائم نہو سوم (الحاد) نیشاپوری اسکی تین صورتین ہین ۱ یہ کہ بتون کے نام اللہ کے نام سے مشتق کرین جیسے لات اللہ سے اور عزی عزیز سے وغیرہ ۲ اسمار مخصوصہ باریتعالی جیسے رحمن۔ غفار سے دوسریکا نام رکہین ۳ اللہ کے نام اون اوصاف سے رکہین جو اوسکی ذات مین جائز نہین جیسے سخی۔ عاقل وغیرہ مسئلہ اسمار حسنی کے علاوہ ایسے نام جو انہین سے ماخوذ ہون جیسے مسبب الاسباب یا جو اوسکی کمال تقدیس تعظیم کیلیے ضروری ہون جیسے واجب الوجود یا اونہین نامون کے ترجمے ہون جیسے پروردگار۔ آفرینندہ یا کسی زبان مین ایسی ذات کیلیے مخصوص و مستعمل ہون جیسے ہم اللہ کہتے ہین جیسے خدا یا ایزد یا جسمین شائبہ نقص و تنفر و امکان نہو جیسے محبوب حضرت الوہیت کی نسبت جائز ہین الہٰم یہ برکت خاص اور امتثال امر ان سے متعلق نہوگا مسئلہ جو نام کسی ذات ممکن کیلیے موضوع ہوجاے جیسے رام یا اوسمین احتیاج کا شائبہ ہو جیسے عاقل یا وہ کسی عام وصف کیلیے مشہور ہو جیسے سخی۔ شجاع۔ ذات باری تعالی مین جائز نہین نیشاپوری بعض علماے فرمایا کہ بعض اسما مین اون ہونیسے جائز نہین ہوتا کہ تمام اوسکے مشتقات بہی اللہ تعالی کی نسبت جائز کرلیے جائین جیسے معلم اور ایسے ہی انبیا کے حق مین بہی جائز نہین کوئی کہے معاذاللہ حضرت آدم عاصی و غاوی تھے اس لحاظ سے کہ حضرت الوہیت سے خطاب عَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی کا عطا ہوا ہے مسئلہ حق سبحانہ تعالی کے نام پر نام رکہنا تین وجہون سے ہوتا ہے ۱ یہ کہ وہ لفظ ہمارے عرف مین کثیر الاستعمال ہو جیسے عزیز ۲ یا تبرک مقصود ہو جیسے علی یہ دونو جائز ہے ۳ تعظیم و تشبیہ و تقلید منظور ہو جیسے منات منان سے اور عزی عزیز سے یہ حرام ہے حکمت تعداد اسمار حسنی اشارہ کررہا ہے کہ تمہاری مختلف حاجتون کیلیے مختلف ذریعے مہیا کیے ہین اور تمہارے مختلف خیالات و طلب کے واسطے ہر دم تلذذ جدید و کرشمہ نو ہے ع ہر لحظہ بشکل دگران یار برآمد دل بردو نہان شد بخاری اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اللہ کے ننانوے نام ہین ایک کم سو جو اونکو یاد کرے

جنت مین چلا جاے لیکن اسمای ایک ننانوے مین منحصر نہین اس سے بہی زیادہ ہین اور تفسیر
حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہی کہ یہ ننانوے نام قرآن مین جابجا مذکور ہین ف یعنی
بحسب طلب ہر ایک کے مگر دلمین کچہ اور ہی آرہا ہے بیٹھے ہے مستغرقان جمال مشتاقان دیدار اوسکے
تو پیارے پیارے نام مین ذرا گوش و زبان کی بیقراری پر بہی نظر ہے کمال ذوق و شوق
مین اونہین دلفریب القاب سے پکارا کرو کہ لذت خطاب و لطف حضور دوبالا ہو - اور کجی
کرنے والون کو چہوڑ دو وہ اپنا کیا پا لینگے پہر الحاد کے ۵ درجے ہین ۱ جو تفاسیر سے مذکور ہوا
۲ اہل حاجت بحسب حاجت اور اہل ذوق بفرمان عشق دوسرے نامون سے کیون پکارین
کہ ان برکات و تعلقات خاصہ سے محرومی کی سزا ملے ۳ بے ادبی اور نافہمی اور ریا کے
حالت مین ذکر کرنا ۴ مخلوق کو اوسکے نامون مین برے نام بہی شریک کرنا یعنے نافع و
ضار جانتا - یا خوف و امید رکہنا ۵ متاع قلیل و نفع ذلیل اوسکی ذکر کا عوض بنا لینے
خدا سے غیر خدا مانگنا - افسوس حضرت اللہ وسیلہ ہو اور یہ اوسکے طفیلی (نور عرش ہو یا
خاک فرش) مقصود - کیا انصاف ہی اور کیسی معرفت ہو وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى
حَرْفٍ - یعنے اللہ کو کسی غرض اور کجی سے پوجتے ہین - اسی لیے جزا کا ذکر نکیا کہ غیر
کی طرف التفات نہو ہم جانین اور ہمارا طالب - اور سزا کو مطلق فرمایا ثواب و عذاب کی
قید نہ لگائے تاکہ کبھی عام رہے کہین عذاب ہو کہین عتاب گا ہے محرومی گا ہی عوض ناقص
و فانی لیس عامل تاثیر دنیاوی اور ریاکار عزت دو روزہ پاکر باقی نعمتون سی محروم
کر دیے جاتے ہین - اور صرف حیات و لذت دائم حور و قصور کے خواہان گو بہت کچہ
پاتے ہین مگر یہ سرور و کیف کہان کہ دنیا مین کسیکو دیکہا نہ آخرت مین کسی سی غرض
فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ صدق کے مقام مین ایک زبردست بادشاہ کی پاس ہین

ہمارے مخلوق | وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝ | سے ایک گروہ

اور اونمین سے کہ پیدا کیا ایک گروہ ہے راہ دکہاتا ساتھ حق کے اور حق سے انصاف کرتا ہے

وہ بہی ہی جو حق کی طرف رہنما اور
حق پر قائم ہے اوسکے کئی صورتین ہین ۱ ہر حق پرست حقنا اسکا مصداق ہی کہین ہو یہ سب
ایک گروہ ہین ۲ یہ بشارت مخصوص ہی امت محمدیہ کے لیے جیسا کہ ابن کثیر نے قتادہ سے
روایت کی کہ حضور جب یہ آیت پڑہتے فرماتے یہ بشارت تمہارے لیے ہی اور اگلون کو بہی
ایسا ہی انعام عطا ہوا تہا جیسا کہ فرمایا وَمِنْ قَوْمِ مُوسٰى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ

یہ ہے مطلب حضور نے فرمایا میری امت سے ایک قوم حق پر رہیگی جبتک حضرت عیسیٰ نزول فرمائیں اور بعد حضرت مہدی کے
حق پر رہیگی بخاری میں ہے میری امت سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہیگا اونکا مخالف اونہیں ضرر نہ پہنچا سکیگا

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۚ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝

اور جنہے جھٹلایا آیتونکو ہماری درجہ بدرجہ کھینچینگے ہم اونکو اس طرح کہ نجانینگے اور ڈھیل دونگا مین اونکو بیشک داؤ میرا مضبوط ہے

جو لوگ ہمارے آیتونکی تکذیب کرتے ہین ہم اونکو آہستہ آہستہ ہلاکت و ضلالت مین پہنچا دینگے اونکو خبر
بھی نہوگی اور اونکو مہلت دیجائیگی اپنی معاصی اور خدا کا انتقام ہوگا بہار دانو زبردست ہے
دستکاری نہین ہے اور ظہور استدراج سے دنیاوی نعمتین اور حصول مقاصد مراد ہے
اور کید سے عذاب ہے جو نعمت بدون تقوی ملے یا جس کامیابی مین لذت حق پرستی
نہ پائے جائے اوسے استدراج سمجھکر ہوشیار ہونا چاہیے اور رجوع کرنا چاہیے

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۜ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

کیا نہین سوچے کہ نہین ہے اونکے ساتھی ہین کچھ جنون نہین وہ مگر ڈرانیوالا ظاہر

صاحب سے مراد رسول اللہ ہین یعنے منکرین نے کیا فکر و غور نہین کیا اور نہین سمجھے
ونکے رہنما اونکے پیغمبر مین جنون کا لگاؤ بھی نہین بلکہ وہ تو کھلے کھلے عذاب الٰہی اور غضب قہار سے
ڈرانے والے ہین یہ جواب قریش کی بیہودہ گوئیونکا ہے کہ وہ حضور کو مجنون و ساحر قرار دیتے تھے

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى

کیا نہین دیکھا بادشاہت کو آسمانون اور زمین کی اور جو کچھ پیدا کیا اللہ نے شے سے اور شاید

اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝

کہ ہو قریب ہوگئی موت اونکی پس کس بات پر بعد اسکے ایمان لاینگے

کیا وہ آسمان و زمین کے بادشاہت اور تمام اشیائے موجودہ کے صناعت کو بھی آنکھ کھولکر
نہین دیکھتے اور نزدیک ہے کہ اونکی موت آگئی ہو دیہ بیفکری کس امید پر ہے اور اگر
اوسپر بھی نمانو تو پھر کس بات کو مانوگے نہ ایسی کتاب نہ ایسا معلم پھر ملیگا ابن قیم نے فرمایا کہ
مین نے شب معراج آسمان دنیا سے دیکھا کہ شور و غل و گرد و غبار اور دھوان ہے پوچھا اے جبرئیل کیا
ہے کہا یہ شیاطین ہین جو آدمیونکی آنکھونکے سامنے پھرتے ہین کہ ملکوت سموات نہ دیکھین نہ بات کو یاد کرین

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

جسے بہکا دیوے اللہ پس نہین رہنما واسطے اوسکے اور چھوڑتا ہے اونکو سرکشی مین اونکی بہکا ہوا

[illegible] ... کہ جو جو فرق مین ... [illegible]

[illegible] ... مین ہم برابر ہین ... مین بیان فرمائین

قریش نے آپ سے کہا کہ ہمین بتا دیجیے کہ نرخ کیا ارزان ہوگا کہ ہم ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

کہ وہان سے ... [illegible]

قُلْ لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ

[illegible] ... نہین اپنی ذات کے ... اور ... مگر جو اللہ چاہے اور اگر ہوتا مین جانتا ... [illegible]

مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

خیر ہے اور نہ چھو جاتی مجھے برائی نہین ہون مین مگر ڈرانیوالا اور خوشخبری سنانیوالا قوم ایمان لانیوالے کو

آپ کہدیجیے کہ مجھے اپنی ذات کے بھلائی برائی کا بھی اختیار نہین ہان جسقدر اللہ چاہے وہ نفع و ضرر مجھکو
حاصل ہو اور اگر مین غیب دان ہوتا تو دنیا مال کما لیتا یا بہت فائدے اوٹھاتا اور مجھے ضرر نہ پہونچتا
مین تو فقط آپ ہی سے ڈرانے والا اور اسکی رضا و لقا کی خوشخبری سنانے والا ہون ایمان
لانیوالون کے لیے تفسیر ... [illegible] ... نفع و حسن ... سے آیت سے مراد لیا ہے
بحث پیغمبر نے تعلیم کی کہ آپ کہدیجیے کہ مین غیب دان نہین اور دلیل یہ پیش کیجیے کہ غیب جانتا تو
خیر کثیر پا لیتا اور دوسرے مقام پر فرمایا جسے حکمت دی اوسے خیر کثیر دی اگر کہا جاے کہ حکمت
غیب ہی تو لقمان غیب دان ہوے جاتے ہین اسلیے کہ فرمایا ہمنے لقمان کو حکمت دی ہے اور اگر کہا جاے
کہ ممکن ہے کہ خیر علم غیب اور حکمت دونو سے حاصل ہو تو دلیل بیکار ہو جائیگی اسلیے کہ حکمت تو
حضور مین یقینی ہے جیسا کہ فرمایا وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ آپ کتاب اور حکمت کے معلم
ہین پس نفی خیر کثیر ہوگی اور دلیل غیب نجاننے کی باطل ہو جائیگی جواب حکمت سے صرف
خیر کثیر متعلق ہے اور غیب دانی مین وہ خیر جو ضرر کو پاس نہ آنے دے ذکر فرمائے اور یقینی ایسی
خیرون غیب دانی ممکن نہین بحث آیت سے مفہوم ہوتا ہے کہ آپ بھی سوء و ضرر سے محفوظ نہین
جواب شر و نباوی کے لیے انبیا تو سب سے زیادہ مستحق قرار پا چکے ہین اور ضرر اخروی
کو اونسے متعلق نہین مگر خوف ضرر دور نہین ہو سکتا جیسا کہ منقول ہے کہ آپ تمام عالم سے زیادہ
اللہ سے ڈرنے والے تھے اور غیب دان کو امید و بیم جو اصل ایمان ہے نہین ہو سکتا پس معنے
یہ ہونگے کہ اگر مین غیب دان ہوتا تو ہر قسم کے فائدے اور امن و اطمینان مجھے حاصل ہوتا

حالانکہ مین نفع پر قادر ہون نہ ضرر سے بچ سکتا ہون حق سبحانہ تعالیٰ کی مشیت پر دار و مدار ہے
مسئلہ اللہ ہی خالق خیر و شر ہے مسئلہ غیب کا علم سوا حق کے دوسرے کی طرف منسوب کرنا
قرآن کا انکار اور تغیر ہے فضیلت کا دعویٰ ہے مسئلہ نیک بندے صرف اسی لیے ہین کہ اللہ تعالیٰ
اوسکے غضب سے ڈرائین نہ یہ کہ خود سمجھنے لگین حل مشکلات کرین غیب کی خبرین بتائین

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا

وہی جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے اور بنایا اوس سے جوڑا اوسکا کہ آرام لے طرف اوسکے

فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللَّهَ

پھر جب ڈھانک لیا اوسے حاملہ ہوئی حمل ہلکا پھر کرتی رہی ساتھ اوسکے پھر جب بوجھل ہوئی پکارا دونوں نے اللہ کو

رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ

کہ رب ہے اونکا اگر دے تو ہمکو فرزند نیک بیشک ہونگے ہم شکر کرنیوالون سے

اللہ وہی ہے جسنے تم سب کو ایک جان یعنے آدم سے بنایا اور بنائے اوسے آدم سے اوسکی زوجہ حوا
تاکہ آدم اون سے انس و آرام حاصل کرین پھر جب آدم یا اولاد آدم نے ہمبستری کی اپنی زوجہ
سے تو وہ حاملہ ہو گئی خفیف طور پر یعنی پہلی صرف علوق ہوا تو پھر جب حمل ثقیل ہوا اور بچہ پیٹ مین بڑا ہوا
اور دونو کو امید ہوئی اللہ سے عرض کرنے لگے ای رب اگر بچہ صالح ہوا تو ہم تیرے انعامات کی شکر گزاری کرینگے

فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ

پھر جب دیا اونکو لڑکا نیک بنائے اوسکے لیے شریک اوسمین کہ دیا اللہ نے اونکو پس برتر ہوا اللہ اوس سے کہ شریک ٹھہراتے ہین

جب اللہ تعالیٰ نے اونکو لڑکا عطا فرمایا اوسکی دی ہوئی نعمت مین دوسرونکو شریک ٹھہرانے لگے
پس اللہ مشرکون کے شرک سے بری ہے مفسرین نے یہان عجیب آثار نقل کیے ہین کہ جب حوا حاملہ
ہوئین شیطان نے بہکایا کہ جانتی ہو یہ کیا ہے اور کیونکر پیدا ہوگا ۔ کہا بعض نے جب آدم کا ایک
لڑکا مرا تو شیطان نے کہا کہ سب یونہین مر جاوینگے ۔ اور تدبیر یہ بتائی کہ تم میرے نام پر نام رکھو

مسئلہ [illegible] اول (کم) سے مراد اولاد آدم اور (نفس) سے آدم (منہا) کا ضمیر راجع ہے نفس [illegible] (زوج) جفت [illegible] فاعل و مفعول [illegible] باعتبار تانیث معنوی [illegible] راجع ہے جماعت کی طرف [illegible] اور (زوج) جز امر د ہو یا عورت [illegible] اور اونمین سے اول [illegible] (یسکن) کا ضمیر واحد مذکر [illegible] اور ضمیر (الیہا) کا واحد مونث [illegible] (تغشیہا) مین جماعت مین سے [illegible] کا فاعل واحد مذکر اور مفعول واحد [illegible] اور (حملا) مفعول [illegible]

یہ مشکل ہے سو ان میں پہلا وہ ہے کہ جسکا نام عبد الحارث رکھا گیا۔ کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب
ہے کہا ابن کثیر نے کہ راوی اسکے حسن بصری ہیں اور انہیں دونوں سے یہ روایت صحیح منقول ہے
کہ کہا آیت میں مراد یہود و نصاریٰ ہیں انہوں نے ایسی برائی کی ہیں جیسا کہتے ہیں۔ اگر حسن کو
کوئی حدیث آنحضرت سے معلوم و محفوظ ہوتی تو یہ تفسیر کیوں کرتے پھر کہا ایسی ہی آثار
شاید پہلے واقعہ اسرائیلیات سے ہونگی اور آنحضرت سے یہ روایت صحیح نا ثابت ہوا
اِذَا حَدَّثَکُمْ اَهْلُ الْکِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوْهُمْ وَلَا تُکَذِّبُوْهُمْ جب یہود و نصاریٰ تمہی
کوئی روایت کریں نہ تصدیق کرو نہ تکذیب پھر ان کی روایتوں کی تین قسمیں ہیں ایک جسکی
شہادت کتاب و سنت سے نکلے ۔ جسکی مخالفت پائی جاوے سوم سکوت محض ہو پس اول
مقبول و دوم مردود اور سوم مسموع ہے جیسا کہ فرمایا حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج
یعنی اسرائیلیات کی روایت سنو لیکن نقل نہیں اسلیے کہ انکے پاس بھی علوم آسمانی و اخبار انبیا
موجود ہیں لیکن یہ روایت حضرت آدم کی اس شان سے جس کا ثبوت ہم انبیا علیہم السلام ایسے
[illegible] ف اور ہم یہ روایت صحیح بھی ہو جاوے تو ہم کہینگے کہ کوئی وجہ ہے
جسکا علم ہم کو نہیں ہوا جس سے حضرت آدم عمداً ایسے گناہ کبیرہ کے مرتکب قرار نہیں پا سکتے
پس ضرور ہے کہ مراد آیت میں یہود و نصاریٰ یا عوام بنی آدم ہوں ابو مسعود کہا گیا کہ یہ
خطاب قصی کی طرف ہے جو قریش کے جد اعلیٰ تھے اور وہ اکیلا تھا اور اونکی بی بی بھی عربی تھی
اسلیے فرمایا اوسی کے جنس سے یعنے عرب سے پھر اللہ تعالیٰ سے دونوں نے ولد صالح کی تمنا کی
چار لڑکے پیدا ہوے عبد مناف۔ عبد شمس۔ عبد قصی۔ عبد دار۔ سبکے عبد ہوے مگر عبد اللہ
کوئی نہ ہوا ارشاد ہوا ہماری دی ہوئی نعمت میں یوں ناشکری کی ف یہ تقریر نہایت
عمدہ ہے اگر منقول و مقصود ہو حاصل باوجود ایسی نعمتوں کے بھی آدمی ایسے ناشکری باغی
ہیں تغشیٰ کا فاعل ضرورۃً محذوف ہے اسلیے کہ مذکور نفس ہے اور وہ مونث پس خواہ
آدم محذوف مانا جاوے خواہ (رجل) اور یہی اولیٰ ہے اور مراد شرک سے عمداً ولد و حیثیا و ربوبیت و حفظ
میں دوسروں کی شرکت بعد بیان قصہ ملائکہ و شرک بیان فرمایا اور سب بڑی حاجت و بجو او عقد کشائی تھی اسکی نسبت فرمایا

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَا اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ

کیا شریک بناتے ہیں انکو جو نہ پیدا کریں کچھ اور خود پیدا کیے جائیں اور نہ کر سکیں اونکی مدد اور نہ اپنی ہی مدد کر سکیں

معبودیت ادعا [illegible]

کیا ایسونکو شریک بناتے ہین جو کچہہ پیدا نکرسکین اور خود پیدا کیے جاتے ہین اگر اونکو کوئی تکلیف
ہو تو اونکا سا جہاہی نہین ہی ربوبیت درحقیقت روائی کا اور نہ اپنے پوجنے والون کی
اپنی جان بچا سکتے ہین پہر کس بنیاد پہ خدائی کا دعوی ہے مسئلہ اللہ سے خیر و شر کا اختیار اور نفع
ضرر کا مالک ہی کوئی دوسرا ہوتا تو شرک روا ہو جاتا - حتی کہ اپنے اون کی پناہ

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ

اور اگر پکارو تم اونکو طرف ہدایت کے نہ پیروی کرین تمہاری برابر ہی تمکو بلاؤ تم اونکو

اور اگر مشرکین کو راہ راست کی طرف بلاؤ اچہی اور سچی بات بتاؤ تو تمہارا کہنا نہ مانین
اونہین پکارو یا چپ رہو وہ جواب نہ دینگے - پہر فرمایا سنو جاہلو ذرا

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ

بیشک وہ جنہین پکارتے ہو تم سوای اللہ کے بندے ہین مثل تمہارے پس پکارو تم اونکو پس چاہیے کہ جواب دین تمکو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ

اگر ہو تم سچے کیا اونکے پانوہین چلتے ہین جس سے کیا اونکے ہاتھ ہین پکڑتے ہین اوس سے

اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ

کیا اونکے آنکہین ہین دیکہتے ہین اوس سے کیا اونکے کان ہین سنتے ہین اوس سے کہدے تجہے پکارو شریکون اپنے کو

ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝

پہر داؤن کرو مجہپر پہر نہ مہلت دو مجہے

جنہین تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ بہی تمہاری ہی طرح اللہ کے غلام و مخلوق ہین انہین تم پکارو
جواب دین اگر تم سچے ہو کیا اون کی پانوہین جنسے چلین گے کیا اون کے ہاتھ ہین جنسے
کچہہ پکڑین گے کیا اون کی آنکہین ہین جس سے دیکہین کیا اون کے کان ہین کہ سنین اون
کہدیجیے آپ ای مشرکین نافہم اب بہی نہین مانتے تو بلاؤ اپنے شرکا کو پہر وہ سب ملکر مجہپر داؤن کر
اور ذرا مہلت ندین اگر کچہہ کرسکتے ہین تو کیون خاموشی ہے اور نہین قابو تو اس گرمجوشی پر

اِنَّ وَلِيِّیَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝

بیشک حمایتی میرا اللہ ہے جسنے اوتاری کتاب اور وہ حمایتی ہے نیکون کا

اے مشرکو میرا ولی اللہ ہے جسنے قرآن اوتارا جسنے تمہاری قلعی کہولدی اور وہ تو نیکون کا
دوست و متولی ہی اسمین کمال توکل و یقین ہے کہ نہ کسی کی مخالفت کی پروا نہ عداوت کی

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝

اور جنکو پکارتے ہو تم غیر خدا کے نہین کر سکتے مدد تمہاری اور نہ اپنی جانوں کی امداد کر سکین گے

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۭ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝

اور اگر بلاؤ تم انکو طرف راہ راست کے نہ سنین اور تو دیکھتا ہے انکو دیکھتے ہین طرف تیرے اور وہ نہین دیکھتے

والذین تدعون سے مراد بت اور ان تدعوہم سے بھی وہی بت مراد ہین تمام آیت معبودان باطلہ کی تحقیر اور بیان ہے کیطرف ... کو ان تدعوہم الخ سے مراد بت پرست ہین یعنی جنکو تم سوائے خدا کو پکارتے ہو وہ تمہاری مدد نہین کر سکتے ... اور اگر تم ان بت پرستوں کو راہ راست کی طرف بلاؤ وہ سنین گے اور تو انکو ... تیری طرف ... لگائے ہین حالانکہ وہ کچھ دیکھتے نہین لایعقل و نافہم محض ہین

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝

اختیار کر عفو کو اور حکم کر اچھائی کا اور چشم پوشی کر جاہلوں سے

درگذر و عفو اختیار فرمائیے اور اچھی باتوں کے کرنیکا حکم کیجیے اور نادانوں سے چشم پوشی کیجیے معالم جب یہ آیت اتری آپنے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے جبرئیل بولے مین بھی نہین جانتا پھر بارگاہ الٰہی مین سوال کیا ارشاد ہوا کہ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ جو تجھسے قطع کرے تو اوس سے مل اور ظلم پر رحم کر اور جو تجھے محروم رکھے تو اوسے بھی دے ف یہی تین کلمے تہذیب اخلاق و اصلاح نفس کے لیے کافی ہین پھر عفو و اعراض مستحب ہے واجب نہین اور صرف حقوق نفس مین ہے حقوق اللہ مثل حدود و قصاص و جہاد سے اسکا تعلق نہین اور امر بالمعروف فرض کفایہ ہو گیا

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اور اگر ورغلائے تجھے شیطان سے کوئی وسوسہ تو پناہ مانگ ساتھ اللہ کے بیشک وہ سننے والا جاننے والا

یعنی اگر شیطان وسوسہ ڈالے اور اخلاق حسن اور عفو و صفح سے روکے یا امر معروف سے مانع ہو تو اللہ سے پناہ مانگو وہ تمہاری فریاد سنیگا اور مجبوری و صدق نیت جانتا ہے مسئلہ استعاذہ ایک قسم کی دعا ہے لہذا واجب نہین مستحب ہے البتہ برائی سے بچنا واجب ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ

بیشک جو متقی ہوئے جب چھو جاے انکو وسوسہ شیطان کا خبردار ہو جائین پھر یکایک وہ

مُّبْصِرُوْنَ ۝ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝

بینا ہو جاتے ہین اور بھائی اونکے کھینچتے جاتے ہین انکو گمراہی مین پھر نہین کمی کرتے

یعنی جب تقویٰ والوں کو وسوسات شیطانی پیش آتے ہیں تو فوراً چونک پڑتے ہیں اور اللہ
کو یاد کرکے دفعۃً دیکہتے ہیں تو دل میں نور ایمان سے دیکہنے لگتے ہیں اور شیطانوں کے بھائی یعنی شریر آدمی
مدد دیتے ہیں شیطانوں کو بہکانے میں اسطرح کہ وہ شیطان سے اثر لیتے ہیں اور سب سے آگے کھینچتے
یا ایک طرف شیاطین بہکاتے ہیں دوسری طرف سے یہ بھی ورغلاتے ہیں۔ یا اخوانہم الشیاطین
یعنی فساق و کفار و مشرکین بڑہاتے ہیں اونکو شیاطین گمراہی میں اور وہ رکتا تو نہیں کرتے
یا یہ گناہ میں باک و کمی نہیں کرتے **ف** معلوم ہوا کہ وسوسہ شیطانی سے تقویٰ میں نقصان نہیں
آتا اور اوسکے تین درجے ہیں اعلیٰ وسوسے کا اثر ہی نہو جیسا کہ حضرت خلیل و حضرت ذبیح علیہما السلام
سے منقول ہے اور یہ اعلیٰ مراتب حضور و عشق و عصمت ہے اور نہایت نادر ہے صاحب اس مقام کی روح
اور جسم کو ایک حالت پر ہے آتا ہی دیتا ہے سہو کی یاد نہ فراموشی کا ذکر نہ یاد کی تکلیف نہ التفات کی
فکر دوسرے وسوسہ اثر دکہائے مگر معاً متنبہ ہوکر اوسے دور کرے اوسکی شر سے بچ جائے یہ غالب حالت
صدیقین ابو الوقت کی ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے منقول ہے تیسرا ہو جائے مائل بہ گناہ
مگر معاً سنبہل جائے یعنی ڈرے شرمائے باز آئے۔ یہ مقام تائبین کا ہے انکی سیر کبھی ناسوت میں
اور کبھی ملکوت میں نہ ادہر سے انقطاع کامل نہ ادہر سے غافل۔ اور یہ تینوں صورتیں کلمۂ
مس سے ظاہر ہیں اور صاحب ان تینوں مقاموں کا متقی۔ عارف۔ ولی۔ صاحب دل ہو سکتا ہے
ابن کثیر نے حافظ ابن عساکر کی تاریخ سے عجیب روایت نقل کی ہے کہ کوئی جوان مسجد میں عبادت
کیا کرتا ایک عورت نے اوسے اپنی طرف متوجہ کیا جوان باغواے شیطان اوسکے ساتھ ہو لیا جب
گھر میں جانے لگا یہ آیت یاد آئی بیہوش ہوکر گر پڑا جب ہوش آیا پھر یہ آیت پڑہی اور مر گیا
عمر آئے اور اوسکے باپ سے کلمات تعزیت فرمائے وہ رات کو دفن ہو چکا تہا تو اوسکی قبر پر گئے اور
حاضرین کے ساتھ نماز پڑہی اور کہا اے جوان لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ جو اپنے رب کی
رو بکاری سے ڈرتا رہے اوسے دو باغ ملیں قبر سے آواز آئی یہ کو رب سے عطا ہو چکے اور نفوس
خبیثہ شیطان کی اغوا کی پروا نہیں رکہتے بلکہ اوسے مدد دیتے ہیں ادہر اسنے اشارہ
کیا اور وہ ہاروت کی طرح سے اوڑہی رابطہ چونکہ کفار بار بار آپ سے معجزات طلب
کرتے بعض ظاہر ہوتے بعض بحسب مصلحت الٰہی ملتوی رہتے تو کفار کہتے

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ
اور جب نہ لاے تو پاس انکے کوئی نشانی کہیں کیوں نہ قبول کیا اوسے کہہ مجھے نہیں پیروی کرتا میں مگر اوسکی کہ وحی کیجاے

إِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

طرف میرے میرے رب کیطرف سے دلائل ہین رب کی تمہارے اور رہنمائی اور رحمت قوم مومن کو

جب آپ اونکی درخواست کے موافق کوئی معجزہ ظاہر نکرین تو کہتین کیون نہ اسے منظور کیا
آپ کہدیجیے مین تو وحی الٰہی کا تابع ہون مجھے اختیار ہی کیا نہ جھگڑ سکتا ہون نہ خود مختار ہون
اے نبی کریم آپکے اسی ارشاد مین یا قرآن مجید مین دلائل و براہین ہین تمہارے رب کی طرف سے
(اگر غور کرین) اور ہدایت ہے اور رحمت ہے (اگر اتباع و تعلق پیدا کرین) مگر سب و نکے لیے
جو ایمان لاتے ہین خواہ اسوقت مومن ہین یا سچے دل سے ایمان کے عازم ہین یا توفیق
الٰہی اونکی معین و ہدایت ازلی اونکی کارساز ہو چکی ہو قل انما اتبع اسمین تعلیم ہے کہ نبوت
کمال عبودیت ہے اور جسطرح شرائع مین ہمکو دخل نہین زیادہ کارسازی نفس بھی اپنے ذمہ نہ لینا
چاہیے اللہ ہی پر چھوڑ دو جسطرح ہمارے حضور کفار کے اعتراضون پر التفات نفرماتے منصب
ہدایت مین خلل اور لذت حضور و محویت ذکر مین فتور نہ آنے دیتے اللہ خود آپکی طرف سے
جواب دیدیتا اسی لیے فرمایا کہ آپکی یہ حالت کہ مین ہمہ وجوہ تابع ہون بہت بڑی دلیل
ہدایت ہے کہ اگر آپ سچے نبی نہوتے اور دل سے کوئی بات گڑھی ہوتی تو اپنی عزت اور فخر کے لیے
کچھ تو سعی کرتے بخلاف اسکے صاف کہدیا میرا تو اختیار ہی کیا میری ہستی ہی کیا مین فرمانبردار ہون

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اور جب پڑھا جاے قرآن پس سنو تم اوسے اور چپ رہو تاکہ تم رحم کیے جاؤ

سکوت وقت قرأت

اور جب قرآن پڑھا جاسے تو اوسیطرف کان لگاؤ اور خاموش رہو تاکہ قرآن کی برکت سے
تمپر رحمت نازل ہو آیت مین تین بحثین اور مختلف مذہب ہین بحث اول آیت عام ہو
یا خاص کہا ایک جماعت نے کہ آیت خاص ہو معالم مین کہا گیا نماز مین کلام سے ممانعت
کی گئی جو ابتدائی اسلام مین جائز تھا۔ ابن مسعود نے کہا امام کے پیچھے بعضون نے قراءت
کی تو آپنے بعد نماز کے یہ آیت پڑھی اور سکوت کی تعلیم فرمائی۔ سعید بن جبیر نے کہا نماز کے
اور عیدین اور جمعہ مین وارد ہوئی۔ سعید بن مسیب نے کہا خطبہ جمعہ مین نازل ہوئی مگر یہ
قول ضعیف ہین اسلیے کہ آیت مکی ہو اور عید و جمعہ و خطبہ مدینہ مین ہوئے ... کہا عمر بن عبد العزیز نے
واعظ کا بیان سنو اور خاموش بیٹھو۔ اور کہا حنفیہ نے کہ آیت ... شافعیہ نے
قاعدہ کے موافق خبر واحد سے تخصیص کی ... کا حکم ...

اور جبکہ حنفیوں کے اصول پر کوئی وجہ تخصیص کی پائی نہ گئی عام حکم باقی رہا وہ یہ جبکہ
آیت عام ہے تو اسکا مطلب یہ ہے نماز میں منفرد اور امام پر اگر وہ کسیکو پڑھتے سنے سکوت
لازم ہے مقتدی یہ سب عقلاً داخل ہی نہیں اسلیے کہ مخاطب اسکے سامعین ہیں اور سامع حکماً قاری
وسامعین ومصلح قراءت ہے اور نمازی تو حقیقۃً قاری ہے پس یہ لوگ امر اہم میں مشغول ہیں اور
حکم سکوت میں داخل نہیں بحث دوم امر سے وجوب مراد ہے یا استحباب بعض حنفیہ
کی رائے سے سمجھا جاتا ہے کہ استماع اور سکوت واجب ہے پس مقتدی کو امام کے پیچھے قراءت
جائز نہوگی۔ مگر خارج نماز سننا اور چپ رہنا مستحب ہے اسلیے کہ تلاوت عبادت ہے اور دوام
ادسیر سعادت پس سکوت میں تعطل امور لازم آئیگا لیکن یہ تقریر مخدوش ہے اور جمع حقیقت
ومجاز غیر ثابت اولی واصح یہ ہے کہ بوجہ حرج اور اختلاف مجتہدین کے یہ امر استحباب کے
لیے ہے پس مقتدی کو امام کے پیچھے قراءت اولی نہوگی اور یہ تقریر کسی قول کو زیادہ ضرر رسان
نہیں جیسا کہ معلوم ہوا جاتا ہے بحث سوم علما مختلف ہوگئے کہ امام کے پیچھے سورۂ
فاتحہ پڑھنے کا کیا حکم ہے۔ ۱ شافعیہ واجب جانتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ سری
نماز میں واجب ہے ۲ احمد اور محمد اور ایک روایت میں ابو حنیفہ کے نزدیک سری میں
مستحب ہے ۳ جہری نماز میں احمد و مالک و محمد کے نزدیک مکروہ ہے ۴ ہر حال میں مکروہ ہے
یا حرام حنفیہ کے نزدیک ۵ سکوت مستحب ہے ابو حنیفہ کے نزدیک ۔ ذکیا اور
کراہت و حرمت کو ابن ہمام نے اور سری میں استحباب کو اختیار کیا حضرت استاذ قدس سرہ
نے امام الکلام میں۔ اور آثار صحابہ کی حرمت و وجوب دونوں میں منقول ہیں کہا
شافعیہ نے کہ آیت محتمل ہے اور حدیث لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَاب محکم پس استدلال
حدیث ہی سے ہوگا۔ جواب حدیث بھی محتمل ہے اسلیے کہ مراد نفی کمال ہو نہ نفی صلوۃ جیسا کہ
فرمایا لَا یُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِکُھُمْ اِمْرَأَۃٌ (بخاری) جس قوم کی عورت بادشاہ ہو اوسے فلاح
نہوگی یعنے کمال فلاح ورنہ خلاف مشاہدہ لازم آئیگا لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلَا
ھُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ نہیں نماز (یعنے ثواب کامل و اطمینان قلب) جب کھانا سامنے
ہو یا اوسے پائخانے پیشاب کی ضرورت ہو۔ انمین بالاتفاق کمال کی نفی ہے۔ اور لائے نفی
جنس نفی وصف کو مفید ہے پس ذات کی نفی نہوگی اسی لیے کہا حنفیہ نے کہ الحمد پڑھنا
واجب ہے تاکہ کمال ثواب حاصل ہو اور فرض نہیں اسلئے کہ بے اسکے بھی ذات نماز باقی رہتی ہے

مسئلہ قراءت فاتحہ خلف امام

اور جب آیت و حدیث دونو محتمل ہوئین تو آیت قوی ہے اور کہا بعض نے کہ مراد چپ
کرنا خاموش رہو اور ولیکن فاتحہ پڑھتے جاؤ جیسا کہ اگلی آیت مین ہے کہ دل مین رب کو یاد کرو اور
اسلیئے امام کے پیچھے الحمد آہستہ پڑھنے کا حکم ہے جواب :- آہستہ پڑھو یا صرف تصور ہی
مراد ہو مگر سماع مین خلل پڑیگا اور یہان تو کلمہ استماع ہے جسکے معنی خوب کان لگا کر شوق سے سننا
اور پھر انصتوا تاکید فرمایا کہ خوب سمجھ کر سنو سمجھو اور چپ رہو پس ہے پڑھنا کیسا تخیل
و تصور کے بھی گنجائش نہی نکلتی ہے کبیر کہا بعض نے یہ خطاب کفار سے ہے کہ قرآن جو بصیرت و ہدایت
و رحمت ہے جب پڑھا جاوے کان دہر کے سنو سمجھو نہ عذر کرو نہ انکار اور امیدوار رہو کہ
اسکی برکت سے تم پر نزول رحمت ہوف یہ تاویل نہایت احسن اور سیاق قرآنی سے مرتبط ہے

وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ

اور یاد کر رب کو اپنے جی مین اپنے عجز اور ڈرتے اور کم جہر سے بلی آواز مین

بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ

صبح اور شام اور نہ ہو جا بیخبرون سے

اپنے پروردگار کو دل مین بکمال تضرع و زاری نرم اور پست آواز سے صبح شام یاد کیا کر
اور بیخبر نہو جا یعنے اطراف روز و شب کو ذکر اللہ سے گہیرلے اور اذکار معینہ و نماز
مفروضہ ادا کر اور درمیان مین بہی غافل و بیخبر نرہ - آیت مین مختلف تاویلین ہین
اول مراد ذکر سے نماز ہے اور فی نفسک سے قرأت سری - اور دون الجہر سے یہ کہ
جہری نمازون مین حد سے زیادہ نہ چلاؤ - اور صبح و شام کا ذکر خواہ کنایہ ہے دوام
ذکر سے خواہ یہ کہ یہ وقت افضل ہین اور ابتدا و انتہاے روز و شب - (احمدی) دوم
ذکر خفی افضل و مامور بہ ہے اور جہر بدعت ہے یا مباح ف :- اگر ذکر سے ذکر لسانی مراد ہے
تو اخفا کا حکم ثابت اور جہر کی نفی نہین ہے اور کیونکر ہو حالانکہ متعدد مقامات پر جہر کا
حکم ہے فرمایا قرآن سنو اور سننا بدون جہر کے غیر ممکن - فرمایا نماز مین نہ زیادہ جہر کرو نہ خفا
متوسط حالت اختیار کرو - فرمایا اللہ کو پکارو ذکر کرو اور کوئی قید نہین فرمائی ایسے ہی نماز
و تکبیرات و بعض دعاؤن مین جہر کا حکم باتفاق ثابت ہے :- ذکر سے ذکر قلبی یا ذکر نفسی
یعنے پاس انفاس مراد ہے اور قرائن اسکے شاہد (قرینۂ اول) تضرع و خوف افعال قلب سے ہے (قرینۂ دوم)
آواز سے جہر نہو یہ بہی ذکر لسانی کو منع کرتا ہے (قرینۂ سوم) غافل نہو یہ چاہتا ہے

یاد داشت وحضور کو اسلیے کہ یہ ممکن ہی نہین آدمی ذکر لسانی سے غافل ہو یہ ۲ باوجود ذکر بہی گاہ گاہ ذہول یعنے بیخبری لازم ہی اور صاحب پاس انفاس سوتے جاگتے خاموشی او رگویائی او رخلوت وانجمن مین غافل ہو ہی نہین سکتا اسلیے کہ وہ آثار جو ذکر سے عارض وطاری ہوتے ہین بمقابلہ ارادات قلبی ضعیف و کمزور ہین اسی واسطے آخر میں ذکر نفسی ور مراقبہ دائمی اور شوق غالب و خوف طاری کی طرف توجہ دلائی گئی ہی اور اشغال جو جو حضرات صوفیہ مین معمول ور اونکی خود دی مشا ہنوالی تاثیرین منقول ہین اس آیت سے متعلق ہین بعض ایسے امر کہ ذکر سریہ کو ترجیح ہے جہریہ پر اسلیے موقع پر یہ ہو سکتا جب جہر ذکر و نکو لیے ہم دوسرا اصل صحیح نکالیں

إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۩

بیشک جو نزدیک تیرے رب کے ہین نہین تکبر کرتے غلامی سے اوسکی اور پاکی بیان کرتے ہین اوسکی اور اوسی کو سجدہ کرتے ہین

ع ۲۴ ۱۸ ۱۴ السجدۃ

جو لوگ تیرے رب کے مقرب ہین اونکی صفت یہ ہی کہ عبادت سے عار وانکار نہین کرتے اسلیے کہ رفعت کبریا وجلال سے بے انتہا مین آپکو نہایت حقیر و نابود دیکہ کر جسقدر عجز و فروتنی اونکی امکان مین ہے اوسے بہت کم سمجہتے ہین تکبر و توقف کیسا اور بساط قدس و تجلیات جبروت سے اوس کے تسبیح کیا کرتے ہین اور بکمال تذلل و عجز و غایت تعظیم سے سجدے مین پڑے رہتے ہین مفسرین بالاتفاق کہتے ہین کہ اللہ کے پاس والون سے فرشتے مراد ہین ممکن ہے کہ انبیا اور اولیاے مقرب بہی داخل ہون اسلیے کہ قرب سے مراد کثرت ثواب وحسن قبول ہی اور ممکن ہی کہ عامۂ مومنین بہی اپنی استعداد کے موافق اس نعمت سے بہرہ ور ہون اسلیے کہ قرب کی تین علامتین بیان ہوئین ۱ عبادت سے استکبار نکرنا ۲ سبحان اللہ کہنا ۳ سجدے کرنا - یہ تینون امر نمازیون مین بدرجۂ اولی ہین اور حدیث مین وارد ہوا أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ (رواہ مسلم) بندہ زیادہ تر قریب اپنے رب سے سجدے مین ہوتا ہی مسلم آنحضرت سے سوال کیا گیا کہ کون کلمہ افضل ہے فرمایا مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ جو اللہ نے اپنے فرشتون یا بندون کے لیے پسند فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ترغیب آپنے فرمایا جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا اوسکے لیے ایک لاکہ نیکیان لکہی جائین گی احکام سجدۂ تلاوت یہ پہلی آیت ہی آیات سجود سے ابن ماجہ نے روایت کی قرآن مین پندرہ سجدے ہین پہر کہا کہ سورۂ اعراف مین سجدہ ہی طحاوی نے نقل کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
شروع کرتا ہون مین نام سے اللہ مہربان رحمت والے کے

ابن کثیر اسکا نام سورۂ انفال ہی مدینہ مین اوتری ور بقول بدر کی لڑائی مین اوتری کیہ آیتین چہتیر ۷۵ آیتین ہین اور شمار دو ہزار ومسائل غنیمت وخمس ہجرت وغیرہ کا اسمین ذکر ہے

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا
پوچھتے ہین آپ سے مال غنیمت سے کہہ دیجیے غنیمتین واسطے اللہ اور اوسکے رسول کی ہین پس ڈرو اللہ سے اور اصلاح کرو

ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
معاملات مین آپس کے اور اطاعت کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اگر ہو تم ایمان والے

انفال جمع نفل بمعنی زیادت یہ لفظ معنًا مشترک ہی ہر شی جو اصل پر زائد ہو نفل ہی مگر باتفاق ال غنیمت مراد لیا گیا ہی اگلی امت کی غنیمتین آتش آسمانی جلا دیتی اگر کچہ بچ رہتا مجاہدین کے کام آتا اسی رعایت سے غنیمت کو نفل کہتے ہین ف چونکہ جہاد مین اصل غلبہ اسلام ہی یا شہادت۔ مال گہاتے مین ملتا ہی اسی لیے نفل نام ہوا اسباب آپنے جنگ بدر مین فرمایا جو کسی کو قتل یا قید کرے اوسے یہ انعام ملیگا۔ جوان آگے بڑہے بڈہے نشان اسلام کے پاس رہے تیر ان دشمن شکار بعد فتح انعام کے امیدوار حاضر ہوے کہا گیا اگر بحسب وعدہ انعام دیا جائیگا تو باقی محروم رہجائینگے۔ ور بقول اس حملے مین لشکر اسلام کے تین حصے ہوگئے ایک کفار کو بہگاتا جاتا۔ دوسرا اپنے متفرق بہادرون کو جمع کرتا تیسرا حضور اقدس کے گرد مثل پروانہ جان نثار۔ شر اعدا سے خبردار۔ جب قصہ چک گیا اور غنائم مجتمع غازی فراہم ہوے اصحاب (نہ بحرص مال بلکہ بنظر استحقاق ولقمۂ حلال) آپسمین اختلاف کرنے لگے ہر گروہ نے اپنی اپنی خدمت اور استحقاق بیان کیے کسی نے کہا ہمین تو مار چہین کر لائے ہین دوسرا بولا ہم تمہاری پشت پر حامی ومنتظم تہے تیسرے نے کہا ہم رسول اللہ پر فدا تہے جنکا یہ سب تصدق ہی حق سبحانہ تعالی نے اپنے پیارے بندونکی تسکین اور اونکی تصفیۂ قلب واخلاص نیت کے لیے ارشاد کیا ایسے مال غنیمت کی نسبت سوال کرتے ہین لے حبیب کریم آپ اپنے خادمونکو سمجہا دین کہ یہ مال تو اللہ ورسول کا ہی دیجئے تم تو لیجئے اس خدمت کے صلے مین اللہ ہی کی خوشنودی کے خواستگار جنت فردوس کے وارث وسزاوار ہو چکے ہو دنیا اور اوسکے چیزون سے کیا کام) پس ڈرو اللہ سے اور آپسمین اصلاح اور درستی رکہو یہ منازعت کیسی اور اللہ ورسول کے مطیع رہو اگر تم

تفسیر انفال غنیمت و اصلاح و اطاعت

مومن ہو یعنے سچے اور کامل اس حکم مین سے تعلیم خلوص وطلب صادق ہی جہاد مین ایک گونہ لگاؤ رہتا کہ کہ پھل جاتا ہی ابتدا ارادے ہی مشاہدہ کہ انہین تمہارا حق نہین ہی جب اونہین سچا اور کھرا پایا دوسری آیت سے چار خمس عنایت فرمائے اور ارشاد ہوا فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ پانچوان حصہ اللہ کا ہے باقی غازی لیجائین پس اسکا حکم منسوخ ہی لطیفہ اسمین اشارہ ہی کہ طالب وقت کو ابتدا مین تصفیہ قلب وخلوص نیت وکمال تبتل وذلت نفس کے لیے اجض مباح امور سے مخالفت اور آخر مین ایک حد تک اجازت دیجاتی ہی لطیفہ اختلاف سے سحر دے حاصل ہوتی ہی غنیمت جو خاصۃً اس امت پر حلال ہوئے اختلاف کی بدولت ملے گئے اور پہلے بھی تو پانچوان حصہ کم کرکے ترمذی سعد بن وقاص سے مروی ہی کہ بدر کی لڑائی مین میرا بھائی عمیر شہید ہوا اور سعید بن العاص کو مین نے قتل کیا اور اسکی تلوار لیکے آپکی حضور مین حاضر ہوا اور اس تلوار کی اجازت چاہی فرمایا یہ نہ میری ہی نہ تیری مین نے رکھ تو دی مگر بھائی کی قتل اور درخواست کی نامنظوری سے دلپر وہ صدمہ تھا کہ خدا ہی جانتا ہے دل مین کہتا تھا یہ تلوار کسیکو ملیگی مگر اوسنے میری سی مصیبت نہ اوٹھائی ہوگی ابھی پھرا ہی تھا کہ پکارا حضور نے فرمایا لے اب یہ سیف میری ہوگئی ف آیت مین اصلاح باہمی کی تاکید اور منازعت کی تردید ہے ربط اسی کے ساتھی سچے اور پکے ایمان والون کی نشانیان بیان فرمائین

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ

نہین مومن مگر وہ کہ جب ذکر کیا جاے اللہ ڈر جائین دل اونکے اور جب پڑھی جائین اونپر آیتین اوسکی

زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

بڑھاتی ہین اونکے ایمان اور رب پر اپنے بھروسا کرتے ہین وہ کہ قائم کرتے ہین نماز اور ہماری دی ہوئی

يُنْفِقُوْنَ ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۗ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ

خرچ کرتے ہین وہی مومن حق ہین اونکے لیے درجے ہین اونکے پروردگار کے پاس اور بخشایش اور رزق بزرگ

ایمان والے وہی ہین کہ جب اللہ پاک کا ذکر کیا جاے اون کے دل ڈرین اور جب قرآن پڑھا جاے اونکا ایمان زیادہ ہو یعنے تصدیق کرین عمل پر آمادہ ہون اور اپنے اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہین وہ جو نماز قائم کرتے ہین اور ہمارے دیے ہوے مال سے خرچ کرتے ہین وہی مومن سچے ہین اون کے لیے اللہ تعالی کے پاس مدارج کثیرہ ومراتب علیا ہین اور عفو گناہ اور رزق کریم ہے ف آیت مین پانچ وصف علامات ایمان سے مذکور فرمائے ابتغیت

ساتھ دلی ایمان کے توکل سے اہتمام نماز سے ادائے زکوۃ - اور ہمین شک نہین کہ یہی اسکے سچا
مومن ہوتا ہی نہ تاجی اگر دل مین ڈر نہین - تو گویا اللہ کو دانا و توانا و قاہر نہ سمجھا - اور
قرآن سنا اور تازگی ایمان حاصل نہوئی تو تصدیق کی مادہ سے مانا - اور یہہ سمجھا کہ توکل نہ رکھا
تقدیر حق نہ مانا اور نماز نہ پڑہے تو تقاضائے اسلام و ستون دین ترک کیا اور زکوۃ نہ دی تو شکر
نعمت نہ کیا اب ایمان پورا نہوا ہر آیت مین کئی بحثین ہین بحث اول (خوف و ذکر الہی
ذکر سے عام مراد ہی ذات پاک ہو یا صفات جلیلہ - ابن کثیر کہا ام درداء نے دل میں ایسا
ہوتا ہی جیسے خرمے کی ٹہنی یا پتی جلانے سے بڑ بڑاتی اور تھرتھراتی ہے در منثور حضرت
عایشہ نے فرمایا جب دل مین خوف پیدا ہو دعا کرو مقبول ہوگی امام غزالی نے فرمایا کہ خوف
ایک درد یا آگ ہی کہ دل مین پیدا ہو اور اسکے تین درجے ہین (ضعیف) مثل گریہ زنان
کہ آنسو گرنے سے پہلے کیفیت زائل ہو جاتی ہی (قوی) کہ مایوسی و ناامیدی پیدا ہو
پہلا کم مفید ہی اور پچھلا مضر اسلیے فرمایا کہ قرآن سننے سے ایمان قوی ہوتا ہی کہ اثر خوف
قائم رہے اور فرمایا کہ رب پر توکل کرتے ہین اور نماز و زکوۃ ادا کرتے ہین جسکے نسبت مایوسی نہین آتی
(معتدل) اور یہ محمود ہے اور اسباب اسکے مختلف ہین عذاب سے ڈرنا یہ ضعیف ایمان ہی
موجبات عذاب کا خوف جیسے معاصی و سوء خاتمہ یہ تقوی سے ہوتا ہی حق سبحانہ تعالی کو
لاابالی سمجھنا یا اوسکی ناراضی سے ڈرنا - یہ مقام عبودیت ہی - اور محض ہیبت و عظمت ذات یہ
ایک حالت ہی جو دلکو بے قابو کر دیتی ہی اور نصیب اہل محبت ہی ترغیب ایکدن جبرئیل نے
حضور سے حرارت دوزخ کا ذکر کیا دونو بے اختیار رونے لگے آپنے فرمایا اے جبرئیل تم کیون
روتے ہو مقرب بارگاہ و مقبول حضرت اللہ ہو جبرئیل نے کہا مجھے کیا ہوا ہی کہ نہ روؤن کیا معلوم
کہ علم الہی مین میرا انجام اس حال کے خلاف ہو - کیا معلوم کہ ابلیس کی طرح مغضوب یا ہاروت
و ماروت کے مانند معتوب ہون - معارج مین ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو خلعت خلت عطا ہوا
فرشتون نے کہا بندہ صاحب مال و عیال و صاحب نفس حضرت الوہیت کی سزاوار کیونکر ہو سکتا ہی
ارشاد ہوا ابراہیم کو کسی سے علاقہ نہین جاؤ اور آزماؤ - یہ دونو بصورت بشر آئے آپ صحرا مین
بکریان چرا رہے تھے - بارہ ہزار بکریان تہین اور ہر ایک محافظت کو ایک کتا گلے مین طلائی پٹا
پڑا - جبرئیل نے کہا یہ بکریان کسکی ہین ابراہیم بولے اللہ کی مین امین و خادم ہون - جبرئیل
نے کہا کوئی بکری بیچوگے فرمایا ہان ایکبار ہمارے دوست کا نام لو اور تہائی لیجاؤ جبرئیل نے

درجات خوف

خلت حضرت ابراہیم

بآواز نرم وحزین کہا (اَللّٰہُ) آپ لذت ذکر و شور ذوق سے بے اختیار ہوگئے کہا ایکبار اور
پھر جبرئیل نے نام پاک لیا آپکو زیادہ وجد و ذوق ہوا پھر وہی درخواست آپ بکریان تمام
ہو چکین کتے بھی نذر کیے اور شوق ویسا ہی جوش پر تہا کہا لے بندۂ خدا ایکبار اور وہ نام محبوب
سنا اور مجھے بندۂ زرخرید بنالے زہے سان چو بنام دلنوازی ؎ چون پردہ برافگنی چہ سازی
حضرت رب العزت سے خطاب ہوا کہ جبرئیل دیکھا ہمارے خلیل جلیل کو۔ جبرئیل نے کہا اے
ابراہیم مین جبرئیل ہون اپنا مال لیجیے آپنے وہ سب خیرات کردیا فرق یہ ہے کہ خوف نار
و عذاب کا کرب دائمی پیدا کرتا ہے مگر باقی و دائمی نہیں۔ اور ہیبت ذات کا خوف عجیب لذت
کے ساتھ قائم اور روبہ ترقی رہتا ہے بحث و وھم (ایمان کا گھٹنا بڑھنا) یہ مسئلہ قدیم سے مختلف فیہ
چلا آتا ہے بعضے ثابت کرتے ہین بعض غیر ممکن بتاتے ہین اور ظواہر نصوص کے تاویل ضروری جانتے ہین
اسلیے کہ ایمان نام ہے اعتقاد و یقین کا اور یقین ایسی حالت نہین جسمین مدارج و اجزا نکل سکین
یقین غایت علم ہے اب زیادتی کیونکر ہو۔ ذرا سے گھٹے اور مقام ظن پر آگئے اسکا ایمان مین
اعتبار ہی نہین۔ گو اعتقاد و یقین دلائل و حواس کے ذریعے سے پیدا ہوتا ہے مگر ان سے
بے پروا ہو جاتا ہے اگر استدلالی ہوتا تو اون کے ضعف و قوت سے متاثر و متغیر ہوتا **قول فیصل**
یہ ہے ایمان باعتبار یقین و ذات متفاوت نہین ہوتا اور باعتبار صفت و کیفیت گھٹتا بڑھتا ہے
اسکی مثال بعینہ موت کے مثال ہے کہ بعد موت کوئی اور درجہ منافی حیات نہین اور ذرا حس و حرکت
ہوئی اور کیفیت موت فنا ہوگئی مگر میت تازہ و قدیم مین باعتبار رطوبت و اثر حرارت و یبوست
و برودت البتہ تفاوت ہے ایسے ہی حیات تندرستی مین کامل و مرض مین برائے نام ہے ایات
و احادیث مین زیادت سے نور ایمان تعین و اطمینان و جوش دل مراد ہے پس (زیادت) کنایہ ہے
علم و معرفت و خوف سے جیسا کہ در منثور مین ربیع بن انس سے مروی ہے کہ زیادت سے
مراد خشیت ہے امام غزالی رحمہ نے نقل کی کہ حضرت عمر اونٹ پر سوار جاتے تھے ایک گھر سے کو
سنا کہ تلاوت کرتا تہا اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ تیرے رب کا تو عذاب آنے ہی والا ہے یہ سنکر

بعض کہتے ہیں ... ایمان یقین ... ۱۲ ‖ سے الغرض ... مالک ... ۱۲ ‖ علم جمیل جانب مخالف ... بالاتفاق ... ۱۲ ‖ ایمان کا اطلاق ... ۱۲ ‖ وکر دیا ... ۱۲ ‖ ذات و عظمت ... ۱۲ ‖ عه قائم ... ۱۲ ‖ اور بعد حضرت ... خوف ... ۱۲ ‖ بالیقین ... ۱۲ ‖ حضرت ... ۱۲

سواری سے اوترے اور خاک مین گر پڑے لوگ گھر و شہر لیکے پہنا ہر بیمار رہے بلا آفت زنی
اور حضور اقدس نے ابی بن کعب سے قرآن پڑھوا کر سنا اور آب دیدہ ہوئے پھر بلا کو کلمہ
صلوٰۃ کی معرفت زیادہ کو خوشنما کہی ورد کو کلام محبوب سے تلذذ اور انواع خطابات سے تجدید
شوق ہوتا ہے کہ جان و ایمان دونون قربان کرنے پر آمادہ اور دنیا و مافیہا سے متنفر ہو جاتی
ہین کہین غضب سے تخویف نار کہین ترحم سے قبول توبہ و استغفار کہین لقاء سے بہشت سے ترغیب
کہین رضا کی بشارت قرب و دیدار کے اشارے کہین عبودیت کی تعلیم ۔ اظہار ربوبیت و
تعلیم کہین خود ستائی کے لطف دوستون کے مذکور کہین باغیان سرکش کی سزا ابن ابی حاتم
دو رسالہ پڑھا ہے جسنے یہی قرآن قسم ہے قرآن کی جو جواب ہی نہین رکھتی ہر گفتگو تیری سوم توکل
یعنے اللہ پر بھروسا و نوشتۂ تقدیر پر اکتفا کرنا اسباب ظاہر سے قطع استعانت غیر سے اعراض ہے
اسکے وجوہ مختلف ہین ۱ (جیسے مشرکین) جب کچھ نہو سکا اور کوئی کام نہ آیا اللہ کو پکارنے لگے
یہ مرتبہ ہر مخلوق کو حاصل ہے جیسا کہ فرمایا کہ جب دریا مین ہوتے ہین اللہ کو پکارتے ہین جب کنارہ پر آئے
شریک ٹھہرا لیتے طرح طرح کی باتین بناتے ہین ۲ اعتقاد کہ جو ہونا ہے ہوگا دوا دوش سے
حاصل ۳ محبت کہ وسیلہ و توسط ناگوار بوسہ و پیغام ناپسند جو ہوا دوسرہی سے ہو
پھر اسکے مدارج ہین ایک یہ کہ اسباب و تدبیر ظاہر سے قطع نظر کرے بخاری ابن عباس
نے آنحضرت سے روایت کی کہ میری امت مجھے دکھائی گئی اسطرح کہ ہر پیغمبر اپنی امت کے ساتھ
گذرتا کسی کے ساتھ ایک کسیکے ہمراہ پانچ ۔ کسیکے ہمراہ دس کوئے تنہا مین نے ایک بڑا انبوہ
دیکھا اور جبرئیل سے کہا یہ میری امت ہے بولے نہین آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھئے دیکھا
تو بہت بڑا گروہ تھا او نمین ستر ہزار آگے آگے آتے تھے جبرئیل نے کہا یہ آپکی امت ہے اور یہ
ستر ہزار وہ ہین جو بے حساب و عذاب جنت مین جائینگے مین نے کہا کیون بولے نہ یہ بیماری
مین علاج کرتے ہین نہ جھاڑ پھونک ۔ نہ شگون سے تعلق ۔ اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہین مسلم
فرمایا یہ لکھا ایسا کرتے تو یہ ہوتا بلکہ کہو تقدیر یونہین تھی ابن ماجہ اگر تم اللہ پر بھروسا کرو
اسطرح رزق دے جیسے چڑیون کو ملتا ہے دوسرے یہ کہ اسباب و تدبیر و سامان کے ساتھ
الہی کی کارسازی پر نظر رہے سب ہوا اور سب سے درگذر رہے گو پہلے بڑے مرتبے والے ہین
لیکن یہ دوسرے اونچے مقام پر ہین عباد متاہل متعلق اور مجرد صحرا نشین کا فرق ہے
ہمارے حضور نے جنگ بدر مین اسقدر سامنظر اب ہے دعا کی کہ ابو بکر نے کہا بس کیجیے وعدۂ فتح

آپکے لیے کافی ہے۔ خود بدولت سامان جہاد و تدبیر معاش دونوں مین مصروف ہوتے اور دوسرون کو سکھاتے۔ وہ اکرتے علی الاسباب کے طریقے بتاتے حق سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ ہر کام مین مشورہ کر لیا کرو۔ سامان مقاتلہ کفار مہیا رکھو۔ نماز مین بھی اپنے بچاؤ کا بندوبست کر لیا کرو البتہ ان تمام باتون کے بعد جب عزم مصمم کر لو تو اللہ پر بھروسا کرو پس تدبیر و اسباب کے ساتھ توکل افضل ہے اسلیے کہ اس طریقے مین کمال عبودیت و عادت سوال و استحقاق و اظہار حال ہے جو مولی نے فرمایا غلام بجالایا کارروائی کے لیے جو اسباب بتائے اور جو اسیر مہیا کو تعلیم فرمائے وہ بھی مہیا ہین اب صرف نظر عنایت کی امیدواری ہے مستجیب لیے وانی و سیلے بایا ہی اصرار بیجا سے بچنا اسلیے کہ ترک تدبیر کبھی اس لیے بھی ہوتا ہے کہ ہمکو ضرورت ہی نہین یا ہم تو یون ہی کام کرا ئین گے پس صاحب تدبیر آپ کو نیاز مند و امیدوار ظاہر کرتا ہے ۳ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ ہے جبکہ عادت الٰہی جاری ہے کہ ہر امر کے لیے سبب مہیا کر دے ہم بھی اسکی تقلید کرتے ہین ۴ نعمات الٰہی اور تعلیمات غیبی سے استفادہ ورنہ تراکیب عجیبہ و تدابیر صائب و تاثیر غریبہ ضائع و بیکار ہو جائین اور سب سے بڑھکر یہ امر ہے کہ اسباب و تدبیر کے ہوتے ہوئے نظر بخدا رہنا ایسا ہے کہ مجمع اکل و شرب مین صوم یا جلسہ احباب مین مراقبہ۔ یا گفت و شنود باہمی مین ذکر۔ تونگری مین زہد۔ جوانی مین انقطاع شہوت مین تحمل کمال مین تواضع جیسا کہ فرمایا فِیْهِ رِجَالٌ لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ مسجد مین ایسے مردان خدا ہین جنکو خرید فروخت سوداگری اللہ کے ذکر سے غافل نہین کر سکتی مولانا مصطفے گفتہ باواز بلند ؛ بر توکل زانوے اشتر بہ بند ؛ **بحث چہارم** چونکہ نماز حضور و راحت قلب مومن و نور نظر طالب صادق و مناجات و محل قبول دعا اور افضل ترین عبادات و مانع فحش و سیئات ہے لہذا فرمایا کہ نماز درست یعنے باہتمام تمام باداے فرائض و واجبات و سنن ادا کرتے ہین اور زکوۃ مالی عبادت ہے اور مال محبوب نفس ہے اور اللہ تعالی محبوب روح لازم تھا کہ خلوت خانہ دل محبوب روح کے لیے مخصوص و آراستہ کیا جاے دوسرونکا ذکر و وہم بھی پاس نہ آنے پائے مگر نظر بحال احتیاج عباد و نظم عالم فرمایا کہ ایک مقدار حقیر یعنے چالیسوان حصہ دیکر بطور منتے نمونہ از خروارے ہمارے چاہنے والون مین ہو جاو حقا سے اشارہ ہے کہ بعد ان پانچ خصلتون کے ایمان خالص و اسلام حقہ حاصل ہوگا ابن کثیر حارث بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت نے اون سے فرمایا تمنے صبح کس حال مین کی حارث بولے میں

حال ہین کہ مومن حق تھا فرمایا حقیقت ہر شئے کے لیے ہی تمھارے ایمان کی حقیقت کیا ہو حارث نے کہا مین فنا سے دنیا کو پہچان گیا تو رات کی بیداری اور دن کے روزے اختیار کیے اب گویا مین عرش پروردگار کو دیکھ رہا ہون اور جنت والون پر نظر کرتا ہون کہ وہ اپس مین ملاقاتین کرتے ہین اور دوزخی پیش نگاہ ہین کہ تلملا رہے ہین آپنے فرمایا اے حارث تُنے پہچانا بس اس حال کو لازم پکڑ و اور ترک نکر و درجات جمع ہے یعنے مراتب کثیرہ و مدارج مختلفہ کوئی مقام عبادت مین کوئی شان محبت مین کہین عطاے خداوندی ہی کہین اداے محبوبانہ۔ الغرض ہر شخص اپنے مقام اور انعام مین ہے معالم کہا عطانے اہل جنت کے درجے بقدر اعمال متفاوت ہونگی ربیع بن انس نے کہا جنت کین ستر درجے ہین ہر درجے مین سوار کے ہفتاد سالہ راہ ہے رزق سے مراد رزق بہشتی ہے۔

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝

جس طرح نکالا تجھے رب نے تیرے گھر سے تیرے ساتھ حق کے اور بیشک ایک گروہ ایمان والون سے ناخوش تھا

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ؕ

جھگڑتے تھے تجھسے حق مین بعد اسکے کہ ظاہر ہوگیا گویا کہ وہ چلائے جاتے ہین طرف موت کے اور وہ دیکھ رہے ہین

تفسیر جسطرح اللہ نے آپکو مدینے سے جہاد کے لیے حق کے ساتھ نکالا اور کچھ مومن اسے پسند نہین کرتے تھے ایسے ہی جھگڑتے ہین تجھسے امر حق یعنے جہاد مین اور کب جبکہ اونہین معلوم ہو چکا کہ فتحیاب ہونگے ایسا جھجکتے ہین گویا وہ دیکھ بھال کر موت کی موہنہ مین جاتے ہین۔ اور کہا بعض نے کہ جب غنیمت کے باب مین ارشاد ہوا کہ خاموش رہو حکم تو سبنے مانا مگر بعض نے اچھا نجانا فرمایا یہ ناخوشی ویسی ہی نافہمی سے ہی جیسا کہ مدینے سے نکلنے اور دشمن سے لڑنے مین اتفاق نکرتے تھے توضیح اسکی یہ ہی کہ جب آپ مدینے مین آئے اور حکم جہاد اترا کچھ چھیڑ چھاڑ شروع تھی کہ خبر ملی قافلہ قریش مال تجارت لیے ہوے شام کو جاتا ہی حضور نے کچھ اوپر تین سو مہاجرین و انصار ہمراہ لیے اور مدینے سے نکلے ادھر ابو جہل ایک زبردست فوج تیار کر کے مدینے کے قریب آپہونچا اور قافلہ راہ کترا کر دوسری طرف سے نکل گیا یہ لوگ تو حلوا سے بردود

ف ۵ [illegible] ف ۶ [illegible]

سمجھتے تھے اب کانٹون مین اوبجھنا گران گزرا حضور نے اصحاب سے مشورہ طلب فرمایا پہلے تو
کچہ ایسی رائین پیش ہوئین جو پسند خاطر نہ آئین اسلیے کہ اونکی غرض یہی تہی کہ قافلے کی جستجو اور
ترک مقابلہ لشکر کرین پہر ابوبکر اور عمر نے حضور کے ہمزبانی کی اور مدینے والون سے سعد بن
عبادہ کہڑے ہوے اور کہا یا رسول اللہ جدہر حکم خدا ہو آپ چلین بخدا اگر آپ عدن بہی جائین
تو بہی ایک ہم مین کا نہ رہ جائیگا مقداد نے عرض کی یا نبی اللہ کیا ہم وہ جواب دینگے جو بنی اسرائیل
نے حضرت موسی کو دیا تہا کہ تو اور تیرا رب دونون جائین اور عمالقہ سے لڑین ہم تو یہین بیٹھے
رہینگے نہین نہین ہم کہتے ہین کہ آپ چلین ہم آپکے ساتہ لڑینگے فقط جو فرمائیے وہ ہم ایمان مین ہین ہمین
ہمین اختیار اپنا باقی نہین ہے وہ مطیع شہ پاک دائم رہین گے کیا ہی جو عہد السعید قائم رہینگے
کبیر وجہ عذر وسکراہ اصحاب کے یہ تہے کہ فوج تہی نہ سامان نہ سواری صرف ستر اونٹ دو
گہوڑے ورنہ یہ اللہ والے دشمن کی کیا حقیقت جانتے تہے۔ اور (بعد ما تبین) سے آنے والے
آیت مراد ہے اور یہ ارشاد کہ گویا موت کی منہ مین جاتے ہین قلت اور بے سامانی کے خیال
دشمن کی کثرت کے لحاظ سے ہے جس سے یہی معلوم ہوتا تہا کہ گویا مرنے ہی جاتے ہین زندہ نہ بچینگے
ف بظاہر کلمات قرآنی سخت ہین مگر غرض اظہار کمال احسان و تعلیم اطاعت حضرت رحمن ہے
دیکہو تم ڈرتے تہے کیسے کامیاب ہوے ناخوش تہی کیسے خوش ہوے ایسے ہی اطاعت مین فائدے ہین

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ

اور جب وعدہ کیا تمسے اللہ نے ایک کا
دو گروہون سے
کہ وہ تمہارے لیے ہے اور تم دوست رکہتے تہے کہ بے
کانٹے کا

تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ

ہو تمہارے لیے اور چاہتا تہا اللہ یہ کہ ثابت کرے
حق
اپنے کلمات سے اور کاٹی
جڑ
کافرون کی

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ

تاکہ ثابت ہو جائے حق اور باطل ہو
ناحق
اگرچہ برا مانا کرین گناہگار

یاد کرو جب اللہ تعالی نے تمسے وعدہ کیا کہ ان دو سے ایک یعنے قافلہ یا لشکر قریش کا تمکو ملیگا
اور تم چاہتے تہے کہ بے زحمت تمکو ملے (یعنے قافلہ اسلیے کہ اوسمین لڑائی بہڑائی نہین) اور اللہ یہ
چاہتا تہا کہ (اونکی قوت توڑدی اسلیے کہ لشکر کی شکست سے آیندہ کے لیے ہمتین پست کام آسان
ہو جاتا ہے قافلے سے صرف مال ملتا غلبہ اسلام و مغلوبی کفار نہوتی) تاکہ حق ثابت کردے اپنے کلمات
سے (یعنے وہ اخبار جو اسباب مین نازل فرمائی) اور کافرون کو بیخ و بن سے نیست و نابود کردے

تاکہ اونکی مغلوبی سے حق ثابت اور باطل ساقط ہو جاوے اگرچہ مجرم برا مانا کریں

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ

جب فریاد کرتے تھے تم رب سو اپنے پھر قبول فرمایا تمہارے رب نے کہ مین مدد کرنیوالا ہون تمہارا ہزار فرشتون سے لگاتار آنیوالے

وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ

اور نہین بنایا اسکو اللہ نے مگر خوشخبری تاکہ مطمئن ہون اوس سے دل تمہارے اور مدد نہین ہے مگر پاس سے اللہ کے

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

بیشک اللہ غالب حکمت کار ہے

معالم جب صف جنگ آراستہ تیار کیا گیا تھا اوسمین تشریف ہوئی حضور کے لیے ایک سائبان لے گئے اور ہاتھ پھیلا کر دعا
کرنے لگے یہانتک کہ رداے مبارک کاندھے سے گر پڑی ابو بکر نے چادر اوڑھا دی اور کہنے لگے
یارسول اللہ آپکو اللہ کا وعدہ کافی ہے وہ اوسے پورا کریگا کہ یہ آیۂ شریف نازل ہوئی واقدی
آپ [illegible] چونک پڑے اور فرمایا آگئی مدد اللہ کی یہ جبریل گھوڑے کی باگ تھامے لڑائی کے
ہتھیار لگائے چلے آتے ہین اون کے دانتون پر غبار پڑا ہے یہ فرما کر سائبان سے باہر آئے اور کہا
سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ یہ مجمع پیٹھ دکھا کر بھاگا جاتا ہے اور حکم دیا کہ بڑھو **حاصل**
جب تم اپنے رب سے فریاد خواہی کرتے تھے تو اللہ تعالی نے دعا قبول فرمائی اور کہا کہ ہم ایک ہزار
فرشتون سے مدد کرتے ہین جو یکے بعد دیگرے آئین گے یا مسلمانون کی ردیف اور ہمراہ ہو
اور یہ اسلیے ہے کہ تمہارے دل مطمئن اور خوش ہو جائین اور فتح تو اللہ ہی کے پاس سے ہے
جو غالب ہے اور حکمت والا **ف** معلوم ہوا کہ لڑائی مین یکبار فوج کا مقابلہ اچھا نہین بلکہ ایک
حصہ دوسرے کے بعد بڑھے اس سے دوست قوی دل اور دشمن مضمحل ہو جاتا ہے اور یہ تمام اسباب
اشغال میہ اسلیے ہرگز نہین کہ انہین کچھ دخل یا اثر ہو بلکہ سب کچھ وہی کرتا ہے یہ انتظام مخلوق کی
تسکین کے لیے ہین اگر یہ اسباب نہوتے تو انکی نظر محض حکم الٰہی پر ہو جاتی اور تدبیر امور و
تسکین قلوب کا وجود نہ رہتا **سوال** اچھا ہے کہ ملائکہ اور ارباب شہود کے لیے اسباب ہون
اسلیے کہ اونکی نظر مین یہ تمام کارخانہ طلسم ہے کوئی کچھ نہین تعین اسمی ہے **جواب** اونکے لیے بھی
اسباب ہین مگر نورانی و لطیف جو حق سبحانہ تعالے کے افعال کے لیے حجاب نہین بلکہ شاہد
حقیقت پر دلفریب نقاب کے طرح در پردہ جھلک دکھا رہے ہین ملائکہ کو علم احکام نہین ہوتا
مگر بذریعہ جبریل اور جبریل کو بواسطہ اسرافیل اونہین بمطالعہ لوح اور اوسے بحرکت قلم اور اوسی
اللہ جانے کیونکر معلوم ہوا کرتا ہے ایسے ہی عرش کے لیے چار فرشتے حمال اور ہر کام پر کچھ خادم

وعمال صحیح ہین اسباب وانتظام عالم بالا ہین ہر مگر لطف ربّانی اور دنیا کی اسباب کثیف وظلمانی

اِذْ یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَ یُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ
جب ڈھانک لیا تمکو نیند سے امن اللہ کیطرف سے اور اوتارا گیا تمپر آسمان سے پانی کہ پاک کرے تمکو

بِهٖ وَ یُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَ لِیَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ یُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَؕ
اور دور کرے تمسے نجاست شیطان کی اور باندھ دے دونیر تمہارے اور ثابت کردے اس سے قدم

واقعہ یہی بدر مین آپنے اولا ایسی جگہ قیام فرمایا تہا کہ بالو بہت تہی پانو دہنس جاتے گرد
اوڑتی اور پانی نہ تہا اسلیے کہ پانی پر دشمن نے قبضہ کر لیا تہا اصحاب پیاسے اور محزون
دوسیر طرح یہ کہ شب کو احتلام ہوا اللہ تعالی نے پانی برسایا زمین جم گئی غسل کیا سب اب ہو
ادہر کفار کیچڑ مین ذلیل وخراب رہے۔ پہر بمشورہ خباب بن منذر خیمہ گاہ بدر کنوین
کے قریب لشکر ٹھہرا کہا گیا کہ یہ نیند جنگ مین طاری ہوئی مگر نہ ایسے کہ بیکار ہو جائین صرف
ایک غنودگی تہی جسنے خوف ہیبت جنگ دلسے دور کردیا نعاس بضم آغاز خواب جسے اونگہنا
کہتے ہین احمدی معلوم ہوا کہ آسمان کا پانی طاہر ومطہر ہے حاصل جب اونگہ تمپر غالب کردی
کہ تمہارا خوف اور حزن دفع ہو وہ امن تہی اللہ کی طرف سے اور تمپر پانی برسایا کہ تمکو نجاست
شیطانی یعنے احتلام سے پاک کردے اور یہ امور تمہاری تسکین وربط قلوب کے باعث وثابت
قدمی کے موجب ہون کہتے ہین شیطان نے بعض مومنین کے دل مین یہ وسوسہ ڈالا کہ ہم مین
پیغمبر موجود ہو اور ہم پیاسے رہین جنب ہون غسل نکر سکین یونہین نماز پڑہین اللہ تعالے نے
باران رحمت سے یہ خیال دہو ڈالے **ف** غالبا نوم خفیف سے مراد نزول سکینہ و ربودگی
ومحویت انوار الٰہیہ وجذب فیضان محمدیہ ہے۔ اور پانی سے نزول رحمت ومغفرت وتصفیہ
قلوب وسیرابی دیدار محبوب اور رجز شیطانی یہی وسوسۂ نفسانی ذوق ولذات فانیہ وتعلقات
واہیہ اور ربط قلب سے توجہ الی اللہ وحضور وذکر قلب وقطع غیر وثبت سے دوام واستقلال
وعلوے ہمت وکامیابی مقام صبر وابتلا۔ اسلیے کہ مقام مقام افاضہ وانعام ہے جیسا کہ آپنے فرمایا
لھم درجات اور ممکن ہے کہ بسبب خلاف طبایع وتفاوت طلب وامتیاز خلوص قابلیت انعام
کے وجہ متفاوت ہون ادنی وہ جو اوپر مذکور ہوا اور اوسط یہ جو ہمنے کہا اور اعلی اللہ جانے

اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاؕ سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ
جب حکم بہیجا رب نے تیرے طرف فرشتون کے مین ساتہ ہون تمہارے پس ثابت رکہو انکو جو ایمان لائے مین ڈالدونگا دلون مین

الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ

اونکے جو کافر ہوے ڈر پس مارو گردنونپر اور مارو اونمین پور پور

جب حق سبحانہ تعالی نے فرشتونکو حکم دیا کہ اے ملائکہ مین تمہارے ساتھ ہون یعنے تم حسب ہدایت
کام کرو اثر پیدا کرنا ہمارا کام ہے پس تم مومنین کو ثابت قدم بنا دو اور اونہین وسوسہ شیطانی
سے بچائے رہو مین کفار کے قلب مین خوف ڈالدونگا پس تم اونکی گردنین مارو اور بند بند
جدا کرو آیت مین مسائل ولطائف ہین سوال کیا سبب ہے کہ اس خفیف امر مین اسقدر اہتمام
فرمایا گیا۔ ملائکہ کا لشکر بھیجا۔ اوسپر ایسی تاکیدین۔ پھر یہ بڑھاوے کہ مارو اور قتل کرو۔ اور مومنین
کو سنبھالے رہو ہم تمہارے ساتھ ہین اور ساتھی نہین بلکہ کفار کو ڈراوینگے۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ چند
مقتول ومحبوس ہوے باقی زندہ بھاگ گئے جواب یہ اہتمام شان اپنے پیغمبر کے دکھلانے
اور خوش کرنے کے لیے تھا ورنہ وہان زمین وآسمان کا بنانا اور مٹانا اور چیونٹی کا مارنا جلانا
دونون یکسان ہین نہ اسمین مشغولی نہ اوسمین بیکاری۔ اور ملائکہ کے ساتھ معیت بیان امر
واقعی ہے اسلیے کہ یہ سب مجاز ہین اور حقیقت اوسکے لیے ہے لطیفہ مومنین کے کارسازی مین ملائکہ
متوسط کئے گئے کہ حجاب ملکی مین بقدر تحمل افاضہ ہو اور کفار پر خود رعب ڈالنے کا وعدہ فرمایا اسلیے
کہ گو آج وہ مورد غضب سہی مگر جزئیت وقرابت نبی محبوب اون سے متعلق ہے ایک ایک دن
اصلاح ہو جایگی سواد کفر نور معرفت دکھائے گی پس جو ناقابل محض تھے اون پر رعب عذاب
اور باقی ماندون پر صورت عتاب نازل فرمائی اور بپاس خاطر نبی کریم یہ نسبت خاص
کردی کہ جو ہلاک ہو وہ پست ترین طبقات نار مین جاے جیسے ابوجہل اور جو سنبھلے وہ اعلی
درجات قرب پائے جیسے عباس مسئلہ تعلیم طریق ضرب ودوام مستفاد ہوے یہ کہ ان فنونکا
سیکھنا مستحب ہوا اسلیے کہ امتثال امر الہی کہ جوڑ جوڑ پر مارو بے تعلیم مشکل ہے۔ پس بانک سلکڑی
بانا۔ پٹا۔ نیزہ بازی۔ توپ بندوق۔ وتیر سب اسی حکم مین داخل ہین اور مسلمانون کو
اسکی ترغیب دلائی گئی مسلم فرمایا الا ان القوۃ الرمی آگاہ ہو جاؤ کہ قوت تیر اندازی سے
اور فرمایا من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا وقد عصی جسنے تیر اندازی سیکھکر بھلادی تو ہمسے
نہین اور گناہگار ہوا اس فن شمشیر زنی مین مسلمان ہمیشہ بالادست رہینگے۔ اسلیے کہ ملائکہ اسکا موجد ہین
اور انعکاس ملکی سے مومنین مستفیض ہین نکتہ فتح وشکست حرب وضرب پر نہین بلکہ ثابت قدمی اور
نامردی غیب سے اوتاری جاتی ہے ورنہ ضرب کے ساتھ رعب وتثبت کے کیا ضرورت ہے

أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ
یا پناہ لینے والا طرف لشکر کے پس تحقیق آگیا غضب مین اللہ کے اور ٹھکانا اسکا جہنم ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ
اور بری بازگشت ہے

اے ایمان والو جب مقابلہ کرو کفار سے بحالت لشکر کشی تو انکی طرف سے پیٹھ نہ پھیرو اور جو
پیٹھ پھیرے اوسدن وہ اللہ کے غضب مین آگیا اور ٹھکانا اوسکا جہنم ہے اور بری
بازگشت ہے البتہ اگر بقصد قتال حیلہ وتدبیر کرتا ہو یعنی ایسا ظاہر کرے کہ گویا بھاگا جاتا ہے
اور غرض یہ ہو کہ دشمن مطمئن وغافل ہوجاے یا کسی نزدیک کے مقام تک آجاے یا کسی زبردست
لشکر یا سامان سے مل جانیکی لئے ہٹے تو مورد الزام نہین **مسئلہ اول** کفار سے بھاگنا حرام ہے
احمد کہتے یہ حکم جنگ بدر کے لیے خاص ہے اور درمنثور مین ابوسعید خدری اور ابن عمر سے
بھی منقول ہے کہ یہ مخصوص بجنگ بدر ہے لیکن عموم قرآنی کی تخصیص بیوجہ نہین ہوسکتی
زاہدی یہ حکم آیۂ تخفیف (صفحہ ۲۰۴) سے منسوخ ہے **ف** یعنے عموم باقی نرہا بلکہ جب کافر
مسلمانون کے دوچند سے زائد ہون تو فرار پر الزام نہوگا۔ کہا امام شافعی نے جائز ہے
مگر اچھا نہین (ترغیب) **مسئلہ** قید زحف مشیر ہے کہ اگر بدون قصد جہاد کفار سے سامنا ہوجاے
تو فرار ممنوع نہیں اور بیشک صف جنگ مین فرار شان اسلام کو گھٹاتا ہے کفار کا دل بڑھاتا
ہے اور یون کہ ایسا ہوا آدمی بھاگے تو اہانت دین متین نہین ہوتی **مسئلہ دوم** خدع
وحیلہ لڑائی مین جائز ہے **مسئلہ سوم** دوبارہ لڑنے کے عزم سے ہٹنا جائز ہے بلکہ
آیت مین خدع وتحیز کی طرف ترغیب دلائی گئی ہے **درمنثور** ابن عمر نے کہا کہ ہم لوگ ایک لڑائی
سے ہٹ آے تو گھر مین گئے اور کہتے تھے کہ جہاد سے بھاگنے والے اللہ کے غضب مین گرفتار
رسول اللہ کو کیا منہ دکھائین پھر جب حضور مین حاضر ہوے تو آپنے فرمایا کون ہے مین نے کہا
نَحْنُ الْفَرَّارُونَ (ہم بھاگنے والے) ارشاد ہوا لَا أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ نہین تم تو مکرر حملہ کرنے والے ہو
تحقیق یہ ہے کہ جہاد سے قدم پیچھے ہٹانا گناہ کبیرہ ہے مگر کسی حیلے کے لیے اچھا ہے اور جب
دشمن دونی سے زائد ہون تو بھی ثابت قدمی سے کام لے اور اللہ پر توکل کرے ہان جب
ضعف ومجبوری کا یقین ہوجاے تو مضائقہ نہین خواہ مخواہ مرجانا مصلحت شرعیہ کے
خلاف ہے۔ اور جب دشمن تعداد مین دوچند یا برابر یا کم ہو اور اتفاق سے لڑائی بگڑ جاے

تو صرف جان بچانے کیلئے پیچھے ہٹنا ایسی حالت میں مصلحت ہے کہ دوسری مرتبہ اسکا تدارک ہو جائیگا اور اسوقت تدبیر جنگ یہ ہی ہے کہ ہٹ جائیں تاکہ پھر سنبھل کر حملہ آور ہو سکیں

ہے گاہ گاہ نافرمانی بھی ہماری آپنے فرمایا سات گناہ ہلاک کرنے والے ہیں اللہ کیساتھ شرک کرنا
سحر قتل ناحق سود خواری یتیم کا مال کھا جانا ... جہاد سے بھاگنا ... غیبت ... طبرانی نے روایت کی کہ تین گناہ ایسے ہیں جنکے ساتھ
کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا شرک عقوق والدین جہاد سے فرار ... اذان کے بعد
مسجد سے نکلنا جائز نہیں مگر بقصد واپسی کسی ضرورت کیلئے

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ
پس نہ قتل کیا تمنے اونکو لیکن اللہ نے قتل کیا اونہیں اور نہیں پھینکا تمنے جب پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا

رمی تیر پھینکنا یا گولی اور پتھے پھینکنا ۔ ابو سعود جب بہ عنایت و اعانت ہماری ہی تو تمنے اونکو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ ہی نے قتل کیا ۔ اور تمنے خاک نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی توضیح اسکی یہ ہی معالم جب بدر میں مسلمان فتحیاب ہوئے تو ہر ایک کہتا میں نے اوسے مارا اسے مارا ارشاد ہوا یہ فخر اچھا نہیں یہ کام تو ہمارا ہی تم اہمیں بھول کر اپنا خیال کیوں کرتے ہو ابن کثیر عبد الرحمن بن زید نے کہا یہ آیت بدر میں اوتری آپنے تین مٹھیاں خاک کی پھینکیں ایک کفار کے داہنی جانب دوسری بائیں طرف تیسری سامنے اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یہ مٹی تمام کفار موجودہ کے سر و رو پہ بقدرت خدا پہنچ گئی اور اونکو بھاگتے ہی بن پڑا ارشاد ہوا اسے نبی کریم یہ بھی ہماری ہی کارسازی تھی ۔ مفسرین متفق ہیں اور روایات مشہورہ شاہد کہ یہاں رمی سے مٹی پھینکنا مراد ہی لطیفہ حقیقت امر پہ نظر رکھو کہ فاعل حقیقی اللہ ہے لطیفہ یہ دعوی چھوڑ دو کہ ہم بھی کچھ کر سکتے ہیں لطیفہ مجاہدات پر کامیابی اور نفس کی سرکشی منجانب اللہ سمجھو لطیفہ توحید قولی و فعلی کا مرتبہ ریاضات و اعمال کے بعد ہے لطیفہ مومنین کی تعظیم مقصود ہے کہ اونکا فعل ہمارا ہے فعل ہی اور کفار کی توہین منظور ہی کہ جو مردود و مقتول و صدین ہی وہ مقتول و مردود رب العالمین ہی مسئلہ افعال عباد مخلوق باریتعالی ہیں

وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
اور تاکہ آزمائے مومنین کو اس سے آزمائش اچھی بیشک اللہ سنتا جانتا ہے یہ تو ہو چکا اور بیشک اللہ سست کرنیوالا ہی مکر کفار کا

بلا آزمائش کبھی مصیبت سے ہوتی ہی کہ صبر و ثبات کی جانچ ہو اور کبھی نعمت سے کہ شکر و فروتنی

دیکہی جاسکے حاصل یہ فتح و نصرت اپنی عطا کی تاکہ خدا تعالیٰ مومنین کو اپنی نعمتوں سے آزمائے آزمایش اول یہی تہی کہ اون کے فعل کو اپنا فعل قرار دیکر اونکو اپنی خودی بہلا دینے کا حکم فرمایا تاکہ تکبر و تفاخر کی بیخ کنی ہو جاوے) یہ فتح تو دیکہی اور آیندہ بہی اللہ تعالیٰ کافرون کے مکر کو سست و باطل کرتا رہیگا (یعنے اگر آزمایش مین پورے نکلے تو آیندہ بہی عنایتون کا وعدہ اونکو کیا جاتا ہی لطیفہ کافرین عام ہے خصوصاً محل امتنان مین اور شیطان سب سے بڑا کافر ہے نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کید شیطان کو کمزور کردیگا اور وہن سے خواہ یہ مراد ہو کہ ہمارے توفیق و ہدایت و عفو کے سامنے اوسکی ایک نچلی گی یا یہ کہ فی الواقع فریب شیطانی اور خواہش نفسانی قابل التفات نہین یہ بات ہی اور ہی کہ تم آنکہہ بند کرلو خصوصاً مجاہدین نفس شکار مومدین حقیقت مین یہ تو کچہہ بہی اونکا داؤ نہین چلتا ربط مومنین پر اظہار نعمت فرماکر پہر کفار کے تہدید اور ذکر وعدہ و وعید شروع ہوا

إِن تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِن تَنتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَعُودُوا نَعُدْ

اگر فیصلہ چاہتے ہو تو آگیا تمہارے پاس فیصلہ اور اگر باز آؤ تو یہ اچھا ہے تمہارے لیے اور اگر پہرو گے تم پہرینگے ہم

وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ

اور نہ کافی ہوگی تمکو جماعت تمہاری کچہ اور اگرچہ بہت ہوجاوے اور بیشک اللہ ایمان والونکے ساتہ ہی

ع ۹ / ۱۶

کفار اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتے کہ امر حق جلد کہل جاوے معالم ابو جہل نے عین جنگ مین دعا کی کہ اللہ کہولدے اور امر حق ظاہر کر ارشاد ہوا اگر فیصلہ چاہتے ہو تو وہ آگیا اور اس لڑائی نے حقانیت اسلام ظاہر کردی اگر اب بہی باز آؤ اور کفر چہوڑو تو تمہارے حق مین اچہا ہوگا وہی اللہ رحمٰن و رحیم ہے اور وہی نبی کریم اور اگر کہین پہر تمنے گستاخی کی تو ہم بہی ایسی ہی مدد دینگے یونہین فرشتے آئینگے اسیطرح مشت خاک سے تمکو خاک مین ملا دینگے اور یہ تمہاری فوج و جمعیت اگرچہ بہت کچہ ہو مگر کوئی فائدہ نہ دیگی اور اسمین شبہہ نہین کہ اللہ تعالیٰ ایمان والونکے ساتہ ہی ف آیت بعبارت نصیح بتاتی رہی ہو کہ وہ انصرت الٰہی اور افواج ملائکہ مومنین کے ساتہ ہین اور کفار مغلوب و خوار

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اوسکے اور نہ پہرو اوس سے اور تم سنتے ہو

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ

اور نہ ہو مثل اون کے جنہوں نے کہا سنا ہمنے اور وہ نہین سنتے ہین

اے مسلمانو اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور اوسکے ارشاد سے روگردانی نکرو اور حالانکہ تم سنتے ہو

ربع الحزب

اندرون کی سے ہو جاؤ جنہون نے کہہ دیا کہ ہمنے احکام الٰہی سنے حالانکہ دل سے نہیں سنے یا تو سنی نہیں یا سنی سمجھے نہیں سمجھ سے یہان مراد قبول و فہم ہی تہ آواز سننا ایسے لوگ خواہ منافق ہین خواہ سخت قائل نہ ہوا

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ

بیشک بدترین رینگنے والوں کے پاس اللہ کے وہ بہرے گونگے ہین جو نہین سمجھتے اور اگر جانتا

اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

اللہ اونمین کچھ بہتری البتہ سناتا اونکو اور اگر سناتا اونکو البتہ پھر جاتے اور وہ روگردان ہوتے

دواب زمین پر چلنے والا آدمی ہو یا جانور ۔ عرف مین اسکا استعمال حیوان مین ہی اور یہان کنایہ ہی کمال حمق و تحقیر سے صم بہرا کنایہ ہے سرکش ۔ نافہم غیر مطیع سے ۔ بکم گونگا کنایہ ہی اوس سے جو کلمہ حق سے ساکت ہو عاقل سے مراد عارف و انجام فہم احکام الٰہی کو سمجھنے والا ۔ منصف کشاف کہتے ہین شر الدواب سے بنی عبد الدار مراد ہین حاصل اللہ کے نزدیک تمام جانورون مین وہ بہرے گونگے بدتر اور خوار ہے جو کچھ جانتا ہے نہ ہو یعنے امر بدیہی و دلیل صریحی توحید و ربوبیت سے غافل رہے ۔ پھر فرمایا ۔ اگر اللہ تعالے اپنے علم ازل مین جانتا کہ انمین کسی قسم کی خیر ہے تو ضرور اونکو سناتا یعنے سننے والا بناتا مگر جبکہ علم ازلی نے اونمین کوئی اچھائی معلوم ہے نکی تو اب سنانے کا فائدہ کیا ہی اور باوجود سی غیر قابلیت و حیوانیت کے اگر اونہین سناتا تو بہی وہ منہ پھیرے ہوئے پھر جاتے اور راہ پر نہ آتے ف ۱ انسان جو اللہ کو نجانے تمام حیوانون سے بدتر ہے ۲ عقل شرعی معرفت حق ہے ۳ ارادہ الٰہی کا تعلق بحسب علم ازلی ہے یعنی جو امر شدنی علم مین قرار پا گیا اوسکے ایجاد و اصلاح پر ارادہ متوجہ ہوتا ہے ورنہ نہ ۔ اسمین تسکین نبی کریم مقصود ہے کہ آپ کفار کی نافہمی سے ملول نہون ربط بعد تذلیل و تفضیح کفار مومنین کی ہدایت و تعلیم کی طرف توجہ فرماتے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا

اے ایمان والو قبول کرو واسطے اللہ کے اور واسطے رسول کے جب پکارے تمکو واسطے کہ زندہ کرے تمکو اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

بیشک اللہ در آتا ہی درمیان آدمی کے اور اوسکے دل کے اور شان یہ ہی کہ طرف اوسکے جمع کیے جاؤگے

استجیبوا قبول کرو اطاعت کرو (معالم) یحییکم زندہ کرے معالم کہا سدی نے زندگی ایمان ہے اسلیے کہ کافر مثل مردہ کے ہی کہا قتادہ نے قرآن ہے کہا مجاہد نے امر حق و صواب کہا قتیبی نے کہ مراد شہادت ہی جو حیات ابدی ہی ابن کثیر کہا عروہ بن زبیر نے مراد جہاد ہے جس سے حیات اعزاز و غلبہ

حاصل ہوتی ہی اور ذلت و مغلوبیت کی موت سے رہائی ملتی ہی **حاصل** اے ایمان والو
اللہ و رسول کی بات سنو اور اطاعت کرو جب وہ تمکو بلائین طرف حیات و نجات کے اور جان لو
کہ اللہ تعالی آدمی اور اوسکے دل مین مد آتا ہے (نہ دل اوسے کسیطرف پھیر سکتا ہے نہ آدمی
دل پر قابو پاتا ہی جبتک اللہ تعالی نچاہے یعنے اس قبول یا نا زان ہنوا پنا حق نہ ٹھہراؤ اسلیے
کہ قبول ہو یا انکار اقبال ہو یا ادبار سب اوسی کے قبضے مین ہی اسی لیے حضور سے منقول ہے کہ
فرمایا کرتے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ
ہم آپکے ایمان لائے کیا آپ ہمپر خائف ہین فرمایا ہان اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اَصْبَعَيْنِ مِنْ
اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ (رواہ ترمذی) بیشک دل اللہ کے دو انگلیون مین ہین جدہر
چاہے پھیر دے) اور تم سب اللہ ہی کے حضور مین جمع کیے جاؤگے (یعنے نہ یہان اختیار ہی نہ وہان
جاے فرار پھر عذر و انکار سے فائدہ) **کبیر** قلب سے مراد عقل ہے یا کنایہ ہی کمال قرب سے جیسا کہ
فرمایا نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ہم رگ جان سے زیادہ تر قریب ہین **ف** کچھ ضرورت
نہین کہ ہم اسے مبالغے اور مجاز پر محمول کرین بلکہ حق یہی ہے کہ حق سبحانہ تعالی ہر شے سے اوسکے
نفس سے زیادہ تر عالم و قریب ہی یہ امر عجیب و نکتہ غریب ہے **بخاری** آپ ایکدن ابو سعید بن کعب کے
طرف سے گذرے وہ نماز مین تھے آپنے طلب فرمایا بعد فراغت آئے سبب توقف پوچھا تو عرض کی کہ مین
نماز مین تھا فرمایا تمکو یہ حکم قرآن نہین معلوم کہ قبول حکم رسول بلا توقف واجب ہی **قیاس** چونکہ امام عادل
احکام الہی کا جاری کرنے والا اور پیغمبر کا قائم مقام ہوتا ہی اوسکی اطاعت مومنین پر واجب ہی

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ
اور ڈرو تم اوس فتنے سے کہ نہ پہنچیگا اونہین جو تمکو ظلم کیا تم مین سے خاص کر اور جانلو بیشک اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی

اور ڈرو اوس فتنے سے کہ صرف ظالمون ہی کے لیے نہین بلکہ عام طور پر خطاوبے خطا سب کو
گھیر لیتا ہی اور یقین کرلو کہ اللہ کا عذاب شدید ہے **در منثور** حسن نے کہا یہ آیت علی و عثمان
و طلحہ و زبیر کے حق مین اوتری کہا سدی نے اصحاب جمل کی شان مین ہی کہا ضحاک نے
اصحاب پیغمبر سے متعلق ہے۔ اسلیے کہ آخر عہد حضرت عثمان سے جو فتنے ایسے برپا ہوے وہ
ہر شخص کو شامل تھے کوئی محفوظ نرہا یہان تک کہ یزید کے لشکر کشی سے مستورات اور پناہ گزینان
خانہ کعبہ اور عابدان گوشہ نشین کو امن نملے **ابن کثیر** کہا مطرف نے کہ مین نے حضرت زبیر
سے کہا کیا ہی کہ آپ نے پہلے خلیفہ سوم کو کھو دیا پہلے اون کے قاتلون کو نروکا اور اب خون کے

مدعی ہو تو فرمایا ہم آنحضرت اور ابو بکر و عمر اور عثمان کے زمانے مین یہ آیت پڑہتے تھے مگر
یہ معلوم نہ تہا کہ ہمین اسکے مخاطب ہین ف آیت کا حکم عام ہی اور خاصکر اون گنا ہون سے
ڈرایا ہی جنکا اثر دوسرون کو پہنچتا ہے جیسے (موالات وہم نشینی مجرمین) جیسا کہ اصحاب سبت کی
نسبت ہوا کہ مچھلی پکڑنے والے اور اون کے ساتھ خاموش رہنے والے دونو دہر لیے گئے
یا (مداہنت و بی پروائی) بخاری فرمایا کہ مثال مداہن اور عاصی اور مطیع کے ایسی ہے جیسے ایک
قوم کشتی پر سوار ہوئی کچھ درجہ اسفل مین کچھ طبقہ اعلی پر بیٹھے تلے والے پانی لینے اوپر جاتے
اس آمد و رفت مین اونکو تکلیف ہوئی تو وہ لوگ ایک بسولا لیکر کشتی مین سوراخ کرنے لگے
(کہ یہین سے پانی لی لین) اب اوپر والون نے اگر نہین روکا تو سبنے نجات پائی نہین تو سب ڈوبے
یا (نفاق) بیہودہ بلا ہے کہ کسیکو اچھے حال پر نہین چھوڑتا ابن کثیر ام سلمہ کہتی ہین کہ آپنے فرمایا جب میری
امت مین گناہ ظاہر ہو جائینگے اللہ تعالی کا عذاب عموما آجائیگا مینے کہا یا رسول اللہ کیا اونمین نیک لوگ نہو نگے
فرمایا ہون گے مگر سبکے ساتھ بلا سے دنیا ہی مین گرفتار اور قیامت مین مغفور و رستگار اوٹھینگے

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ

اور یاد کرو تم جبکہ تھے تم تھوڑے کمزور زمین مین ڈرتے تھے یہ کہ اوچک لین تمکو

النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

آدمی پہر جگہ دی تمکو اور قوت دی تمکو اپنی مدد سے اور روزی دی تمکو پاک چیزون سے تاکہ تم شکر گذاری کرو

اور اے گروہ مہاجرین یاد کرو وہ حالت کہ تم گنے مین کم اور کمزور تھے ڈرتے تھے کہ اہل مکہ تمکو قتل
و اسیر نہ کرین ایذا لین نہ دین تو ہمنے تمکو مدینے مین جگہ دی اور انصار کی فوج اور ملائکہ کی نزول
اور فتح بدر سے تمہاری مدد فرمائی اور تمکو اموال غنیمت سے پاک و لذیذ رزق دیا تاکہ تم
شکر کرو ف اپنے ضعف اور احتیاج کا ذکر بغرض شکر نعمت مستحب ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اے ایمان والو نہ خیانت کرو اللہ اور رسول کی اور نہ خیانت کرو امانتون اپنی اور تم جانتے ہو

اے ایمان والو اللہ و رسول و باہمی امانتون مین خیانت نکرو تم تو جانتے ہو کہ اللہ حاضر ناظر عذاب
و انتقام پر قادر ہے) مفسرین نے اسکی متعلق واقعات بیان کئے مگر یہ حکم عام ہے ہر خیانت سے
متعلق ہے اور کسی پر مخصوص نہین ہر خیانت عام ہے مال مین ہو یا کسی اور امر مین جیسا کہ وارد ہوا
المستشار مؤتمن مشورہ لینے والا امین ہر اوسے حق پوشی اور راے فاسد دینا بجا نہیں ساہین

الصلوٰة امانة والوضوء امانة والوزن امانة والكيل امانة (ترغیب) نماز، وضو، تول، ناپ سب امانت ہی۔ اور آپنے حضرت عبیدہ بن الجراح کو فرمایا امین الامۃ۔ اسلیے کہ وہ انکے اسرار کے محافظ تھے۔ پس ریا۔ نفاق۔ اسلام واتقا کی پردہ مین شرور۔ نصیحت مین خود غرضی۔ مسائل مین تاویل باطل۔ روایت مین افترا۔ غلط بتانا۔ حق چھپانا۔ فریب وغیرہ سب خیانت ہین اور جو قوت حق سبحانہ تعالی نے عطا فرمائی اوسکے بے محل خرچ کرنا بھی خیانت ہو خیانت سے بچنے کی نقصان اور عرف مین ضد امانت ہی مگر خیانت وہین بولتے ہین جہان امانت واطمینان ثابت ہو چور اوچکے کو کوئی خائن نہین کہتا۔ بس علماے کرام واہل اسلام شاید وہ تر اس حکم کے مخاطب ہونگے لطیفہ خیانت کو مکرر ذکر فرمایا کہ حق اللہ وحق العباد دونو سن منتقل ہو اور لا نفی ایک ہی بار کہا کہ دونو متفقین ایک ہی ڈھنگ کی سمجھے جائین ترغیب علی سے روایت ہو کہ ایک شخص نے حضور سے پوچھا کہ سب سے آسان اور سب سے مشکل کیا ہی فرمایا کلمہ شہادت آسان اور حفظ امانت دشوار ہی خبردار ہو کہ نہ دین نہ نماز نہ زکوٰۃ بے امانت کے کچھ معتبر نہین **ابن کثیر** آیت ابولبابہ کے حق مین اوترے جب یہود بنو قریظہ مجاہدین کے محاصرہ سے تنگ آ گئے عذر خواہ ہوے حضور نے فرمایا اگر اس شرط پر قلعی سے آؤ تو آؤ کہ جو ہم چاہین وہ کرین اونہون نے کہا ابولبابہ کو آپ بھیجدین تب ہم اسکا جواب دینگے یہ گئے تو اونکی گریہ وزاری پر ترس آ گیا اشارے سے بتا دیا کہ اگر باہر آؤگے قتل کیے جاؤگے یہ کہکر پھری تھی کہ دلمین کہنے لگے ہین مینے اللہ ورسول کی خیانت کی اب کیا منہ دکھاؤن مسجد شریف مین گئے اور آپکو ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ نہ کچھ کھاؤنگا نہ پیونگا یا مرون یا توبہ نازل ہو۔ نو دن یون ہی گزرے آپ بیہوش ہوگئے رحمت الہی نے جوش مارا توبہ قبول ہوئی لوگون نے چاہا کہ کھولدین ابولبابہ نے قسم دلائی کہ مجھے وہی کھولینگے جنکا مین چور ہون پھر حضور خود تشریف لائے اور اونکے عقدہ کشائی فرمائی۔ بعد ازان تہائی مال بھی آپنے خیرات کر دیا۔ حضور سے مروی ہے کہ فرمایا ہمارے پاس کیون نہ آیا کہ ہم بارگاہ الہی مین عذرخواہی کرتے **درمنثور** کہا مغیرہ بن شیبہ نے کہ اسکا تعلق حضرت عثمان کے قتل سے ہی ربط پھر وہ اصول تعلیم فرمائی جنپر امانت وخیانت دونون کا مدار ہے

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

اور جان رکھو بیشک مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہی اور بیشک اللہ پاس اوسکے ثواب بڑا ہی

معلوم رہے کہ مال واولاد بہکانے والے ہین (اگر ادہر جھکے تو پھر کبھی رک نہین سکتے حضور سے

نکل گیا ابوالبختری بولا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مکان مین بند کرو اور روزن سے کھانا پانی دیتے رہو یہان تک کہ مرجائین۔ شیطان بولا یہ رائے اچھی نہین اون کے اصحاب لڑینگے۔ ہشام نے کہا اونہین نکالدو۔ ابلیس نے کہا اپنے تیز زبان سے پھر تو وہ کھل کھیلینگے ہزارون کو اپنا بنا لینگے پھر تم پر چڑھائی ہوگی ابوجہل بولا قریش کے ہر قبیلے سے ایک ایک آدمی جمع ہوکر ایک ساتھ آپکو شہید کرو تاکہ نہ کسی ایک پر خون ہو نہ کسی کو انتقام کا حوصلہ ابلیس نے اسکی بڑی تعریف کی اور اسی شورے پر کفار متفق ہوے اور در دولت کو گھیر لیا حضرت نے ایک مٹھی خاک ڈالکر انکی آنکھون مین ڈالدی اور ابوبکر کے پاس چلے آئے وہانسے غار ثور مین پھر مدینے مین آئے کفار انھی تیلیے نسی وہ نور خدا سوجھ نہ پڑا جب اندر آئے تو دیکھا کہ فدائے رسول زوج بتول علی مرتضی برادر مصطفے آرام فرماتے ہین ہاتھ ملکر رہگئے حق سبحانہ تعالی نے اس آیت مین یہ احسان یاد دلایا کہ دیکھو جنہے اونہین کیسا ذلیل و اسیر مقتول غریب الوطن کر دیا

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اِنْ هٰذَآ

اور جب پڑھی جاتین آنپر آیتین ہماری کہین سن لیا ہمنے اگر ہم چاہتے تو کہتے مثل اسکے نہین یہ

اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ

مگر قصے اگلون کے

اور جب کفار پر ہمارا قرآن پڑھا جاتا ہی کہتے ہین ہم نے سن لیا اگر چاہتے تو ہم بھی ایسا کہلیتے اسمین ہے کیا اگلونکے قصے ہین

معالم نضر بن حرث یہ فارس مین جاتا اور رستم و اسفندیار کے قصے سنتا یہود و نصارا سے اونکی کتابونکی باتین سنتا بڑا قصہ خوان تھا جب مکے مین آیا اور قرآن سنا نافہمی سے کہنے لگا مین بھی ایسی داستان بنا سکتا ہون

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ

اور جب کہنے لگے اے اللہ اگر ہے یہ وہی حق پاس سے تیرے تو برسا ہمپر پتھر آسمان سے

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

یا لا ہمپر عذاب دردناک

اور جب کہا اے اللہ اگر ہے یہ قرآن یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان حق تیرے طرف سے تو ہمپر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور عذاب لا کہا بخاری و مسلم نے کہ کہا انس نے یہ قول ابوجہل کا ہی اور صاحب معالم نے ابن عباس سے روایت کی کہ جب نضر بن حارث نے قرآن کی نسبت کہا یہ تو اگلے قصے ہین مین بھی ایسے بہت بنا سکتا ہون عثمان بن مظعون نے کہا کہ اللہ سے ڈر حضور حق فرماتے ہین وہ بولا مین بھی حق کہتا ہون عثمان نے کہا آپ تو لا الہ الا اللہ کہتے ہین یہ بولا مین بھی کہتا ہون مگر یہ کہ اصنام اللہ کی بیٹیان ہین پھر بولا اے اللہ اگر یہ حق ہو تو ہمپر عذاب بھیج (تاکہ حق و باطل کھل جاے) اور ابن کثیر نے بھی ایک روایت مین اسے مقولہ نضر قرار دیا ہے بہرحال کوئی ہو قول کفار مکہ ہی اور اس سے

و دوامی اعتبار سے معتبر ہوتی ہی خود موجود ہو یا اوسکے نائب اس طریقے سے بھی قیامت تک آپ کے
نائب باقی ہین اور برکات کا زیادہ تعلق صفت نبوت ہی اور وہ دوامی ہی یہ حکم حیات ظاہر
پر مقصور و موقوف نہوگا سوم (فیہم) سے ایک طرح کی خصوصیت مفہوم ہوتی ہی کہ معیت مکانی
یا مصاحبت روحانی ایسے تعلق خاص ہونا چاہیے مگر جبکہ کفار بہ شرف نسبت کے قابل نتھے
حیات دائمی کے قابل وہ کے لیے صرف معیت جسمی و مکانی مفید ہو اور آپکی کلمہ پڑھنے والے کہین ہون
قدمونکے تلے ہین کیا یہ چند میدان اور سمندر کی لہرین درختونکی آڑ پہاڑونکی اوٹ تڑپنے والے دل
اور بیقرار جانونکو مشاہدۂ جمال صاحب مدینہ سے روک سکتی ہین استغفر اللہ حجاب دریا کو چھپا لین ذرے
آفتاب کے حجاب بنجائین الحاصل آپکا وجود باجود دوامًا اپنے خادمون کے لیے دور ہون یا قریب
مفخر امان بلکہ ان کا روح کی جان ہی اور کفار کے حق مین صرف بحالت ہمسایگی حرز امان بحث دوم
جب عذاب سے عام مراد ہی تو یہود مدینہ پر کیون آفت آئی مسلمان کیلیے مصائب اوٹھائی ہین جواب
قرآن مین مطلوب و مذکور وہ عذاب الٰہی ہی جو وسائط اور وسائل سے نہو جیسا کہ قرائن سے سوال ہوتا ہی
اور یہود جنگ مین مغلوب ہوے اور مسلمان دو ہی قسم کے مصیبت مین پہنچے ہین سارا نفوذ درگاہ
حضور جیسے یزید ہے اور بعض فساق و ظلام مقہور ہے وہ جو بطور امتحان و کفارۂ معاصی و عطاے
ثواب کسی بلا مین پہنچے پہلا دل دور ہین اور دوسرے معذب نہین بلکہ ماجور ہین اور قیامت مین کوئی
گروہ ناری علیحدہ رہینگے جیسا کہ ارشاد ہوا آج جدا ہو جائینگے مجرم اور حدیث مین ایسی مروی ہی کہ فرمایا
سحقًا لھم یہ دور ہون بحث سوم جبکہ ہر عمل مین اسلام شرط ہے تو کفار کا استغفار کیون مانع
عذاب ہو جواب عمل کے دو جانب ہین ایک قبول یعنی ثواب اسمین اسلام شرط ہے دوسرا اثر یعنی کوئی
فائدہ یہ عام ہے جو کرے پاوے۔ پس استغفار سے اونہین دنیا ہی مین امان تھی اسلیے عذاب کو دو بار
فرمایا کہ پہلا عام ہو اسلیے کہ قرب محبوب مین غضب کا کیا ذکر اور دوسرا خاص ہے اسلیے کہ کفار قیامت
مین فائدۂ عمل سے محروم ہین ضَلَّ عَنْهُمْ اونکا کیا برباد ہی ف آیت سے معلوم ہوا کہ معیت
حضور بہترین اعمال ہی اسکی لیے اسکی برکتین دائمی اور عام ہوئین اور ذکر مین تقدیم ملحوظ رہے
اور یہ کہ ہم شامت زدہ صرف آپکے طفیل سے محفوظ ہین اور استغفار ہماری زبانون پر ہے ورنہ
ان فعلونکے ساتھ بچاؤکی کیا صورت تھی بخاری آپنے فرمایا کہ مین ستر بار سے زیادہ روزانہ
استغفار کرتا ہون اور مسلم مین سو بار کی روایت ہی ابن ماجہ جسنے استغفار لازم کرلیا اوسکو تنگی مین
فراخی اور ہر مشکل مین آسانی حاصل ہوگی اور رزق اسطرح ملیگا کہ وہم مین بھی نہ آسکے

معالم اہتمام جنگ بدر مین یہ آیت نازل ہوئی کہ جن مالدارون نے روپیہ خرچ کرکے مدینہ پر چڑھائی کی مال بھی گیا شکست بھی پائی سوا حسرت و افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آیا در منثور جنگ احد کے سامان مین نازل ہوئی اسلیے کہ بعد شکست بدر کفار مکہ نے بہت بڑا مال واسطے انتقام جمع کیا اور لشکر کشی کی ف اشارہ ہے کہ کفار تدبیرین مسلمانون کی مخالفت مین کرینگے مگر ناکام رہینگے وہ انتہا انھین کی کامیابی ہر طرف سے ہر تدبیر تیر بہدف ہے دفع مکہ (ختم) بتاتا ہے کہ آخر کو میدان ہمارے ہی ہاتھ رہیگا اور ایسی ہی امید ہے انشاء اللہ تعالی

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۙ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ

اور جو کافر ہوے طرف دوزخ کے جمع کیے جاوینگے تاکہ جدا کردے اللہ نجس کو پاک سے اور کر دالنے

الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

خبیث کو ایک دوسرے پر پھر تلے اوپر کرے سبکو پھر ڈالے دوزخ مین یہی لوگ نقصان پانیوالے ہین

ع ۹ ۱۸

خبیث نجس یعنی آلودہ کفر و معاصی طیب پاک شرک و کفر و معاصی سے رکوم بالفتح تلے اوپر جمع کرنا حاصل کفار دوزخ مین جمع کیے جاوینگے تاکہ اللہ تعالی نجس کو پاک سے علحدہ کردے اور کفار نجس کو باہم جمع کردے دوزخ مین - رکم سے اشارہ ہے کہ ایک دوسرے پر ڈھیلون کی طرح ہونگے

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ

کہدیجیے کافرون سے اگر باز آوینگے بخشا جاویگا انکے لیے وہ جو گذر گیا اور اگر پھر کرین تو بیشک گزر گئی عادت اگلون کی

آپ کافرون سے کہدین کہ اگر باز آوگے تمہارے پچھلے قصور بخشدیے جاوینگے اور اگر پھر وہی حرکت کی یعنے کفر پر اڑے رہے یا اسلام کے بعد مرتد ہوگئے تو جان لو کہ اگلونکا یہی دستور رہا ہے کہ عاصی و باغی مٹادیے جاوین کیفر کی پوری سزا پاوین تمہارے لیے بھی دنیا مین تلوار اور آخرت مین نار موجود ہے ف کافر تین قسم کے ہین ۱ حربی ۲ ذمی ۳ مرتد - پس اسلام لانے سے ان سبکے گناہ یعنی حق اللہ معاف ہوجاتے ہین جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا اِنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ اسلام اپنے اگلے سب گناہ گرادیتا ہے مگر مواخذہ عباد جیسے دیون و حقوق و قصاص وغیرہ حربی سے ساقط اسلیے کہ وہ ہماری شریعت کا معاملات مین بھی پابند نہ تھا اور ذمی پر باقی رہینگے اسلیے کہ وہ اسکا ذمہ وار تھا اور مرتد پر بھی باقی ہے اسلیے کہ بعد توبہ وہ اپنے قدیم معاہدہ پر عود کر آیا مگر حقوق باقیہ وعطاے مستمرہ کی اجازت نہین مثلاً حربی مسلمان ہوا اوسکے نکاح مین اوسکی ما یا بہن یا دایہ ہے تو فوراً جدا کردیجاویگی یا مال مغصوب و ربوا و رشوت وغیرہ ہے تو واپس کرایا جاویگا جو کرچکا وہ معاف

آیندہ کے لیے حکم ترک ہی احمدی اسی بنا پر کہا امام ابو حنیفہ نے کہ مرتد جب توبہ کرے تو نماز و صوم متروکہ کی قضا اوسپر نہین اسلیے کہ بحالت کفر واجب نتھی اب قضا کیسی اور کہا شافعی نے کہ قضا ہی اسلیے کہ کفار بھی اسکے مخاطب ہین شامی گناہ نہوگا اور قضا رہیگی اسلیے کہ فقط شرط وجوب کا اور رہ وہ بوجہ توبہ عود کر آیا اور گناہ ثمرہ ترک و توقف کا ہے وہ معاف ہوگیا مسئلہ جب کوئی کافر مسلمان ہوا اور اوسکی ذمے کسیکا مواخذہ تہا اگر اوسے ادا کیا بہتر ورنہ صرف بیدینی کا گناہ رد ہوا حق اللہ سے سبکدوش رہا

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ

اور لڑو اونسے یہانتک کہ نہ رہے فتنہ اور ہوجاے دین سب اللہ کا

اور کفار سے لڑا کرو یہان تک کہ فتنہ یعنی کفر مفقود و معدوم ہوجاے اور دین سب اسی کا ہوجاے آیت مین دوام جہاد کا حکم ہی پس فرض کفایہ ہوگا اسلیے کہ دوام اگر فرض عین ہو تو دوسرے امور معطل ہوجائین پس اگر کوئی گروہ اسلامی جہاد پر قائم ہی تو سب کے ذمے سے گناہ ساقط ورنہ سب کے سب ماخوذ ہونگے اور مراد انعدام فتنہ و دین اللہ سے یہ نہین کہ سب مسلمان ہی ہوجائین بلکہ احکام الٰہی کے سوا دوسرا قانون نافذ نرہے اور یہ اسطرح ہی کہ خواہ جزیہ دین مطیع فرمان ہون خواہ کفر چھوڑین صاحب ایمان ہون حدیث مین آیا اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ جہاد ہمیشہ اسلام مین باقی رہیگا نور الانوار یہ آیت محکم ہی اسلیے کہ احتمال نسخ و التوا اسمین نہین وہم اس حکم مین تعمیل یعنی سب کو مطیع اسلام بنا لینا مسلمانون سے نہوسکا و فضلا ہمارے ذمے قیام و آمادگی تہی اوس سے کوئی زمانہ نہ خالی رہا نرہیگا گو قلیل ہو سلا ابتدا حکم کے اجرا سے ہوئی اور تکمیل اسکی امام مہدی سے ہوگی یا یون کہو کہ حضرت سے ابتدا اور عیسیٰ پر انتہا ہوگی فرق آپنے جہاد کو افضل عبادات فرمایا اور نماز کو بھی مگر جہاد کے لیے حکم ہوا بعد انہدام کفر چھوڑ دینا اور نماز کے لیے فرمایا حَتّٰی یَاتِیَكَ الْیَقِیْنُ یعنی تک مرنے تو نہ چھوڑیو پس وہ محبوب و مقصود اور یہ وسیلہ ہی

فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

پس اگر باز آئین پس بیشک اللہ اوسپر کہ وہ کرینگے بینا ہی اور اگر منھ پھیرین تو جانلو بیشک اللہ مولی تمہارا ہی اچھا مولی ہی اور اچھا مددگار

اگر وہ کفر سے باز آئین تو اللہ تعالی اونکی افعال و نیات کو دیکھتا ہی یعنی اگر مسلمان ہون تو اونہین بالاولیٰ مطیع ہون تو امن دو اگر وہ فریب غدر کرینگے اللہ تعالی دانا بینا ہی سزا پائینگے معالم مین ہے کہ ایک قراءت مین تعملون تائی فوقانی ہی تو یہ معنی ہونگے اے مسلمانو جو تم کرتے ہو وہ اللہ جانتا ہی یعنی کفار باز آئین تو اللہ تمکو اس امر مین ثواب و برکت دیگا ۔ اور اگر رو گردانی کرین خواہ اولاً خواہ بعد صلح و اطاعت و اسلام

خوش ہوجاؤ کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ اچھا مولیٰ اور اچھا مددگار ہے ف معلوم ہوا کہ بعد اسلام
الزام و اتہام و بدگمانی بیجا ہے اسلیے کہ اللہ نے گناہ بخش دیے ہیں تو اب ہمین کہ مواخذہ اور بدگمانی کرین
خود نگران ہیں ہم خاموش رہیں تو رحم ہو سکتا ہے کہ (حتی لا تکون فتنۃ) تک کہ ... جیسا کہ تفسیر
(فتنہ) یعنی انسانہ ام فساد و خونریزی کا نقض امن ہو اور (انتہوا) سے ترک جنگ مراد ہو
سے ترک سلامت و اختیار جنگ مراد ہو اور مطلب یون کہا جاسکے کہ کفار یعنے لڑین تو ...
دشمن مقتول و مغلوب ہوکر خونریزی جنگ نکرسکے اور دین حق اسلام ہی کا ہو ... باز آئین تو
اون کے اعمال کفر کو خود دیکھتا ہے کہ کو یا مجوش اور اس سکونت و امن ... اللہ ...
اور یہ مبین ہو رفاعیان بو خبر کو دفع ... اسلیے ... مسلمانو ... نہین
جائز ہے کہ کفار نہ لڑین ورنہ صلح و اطاعت کرین اب ضرور ہے کہ فتنہ یعنے کفر و سرکشی ... کا
مٹنے سے اسلام یا اوسکی اطاعت پہیل جاوے اور انتہا مجمل ہے تفسیر اسکی احادیث اور اجماع
امت سے یہی ہے کہ باز آئین کفر یا تمرد سے مومن ہوجائین یا ذمی۔ اور اللہ کا بصیر ہونا ہی اسلام
اور جبریہ اطاعت کے لیے ضروری ہے پس کوئی وجہ نہین کہ انتہا سے قتال مراد ہو
نہ ابتدا اور ہی نہ کوئی قرینہ شاہد اور (تولی) کسی حکم یا عہد سے روگردانی کو کہتے ہین نہ ابتدائی
سرکشی کو پس اگر کافر جیسے جنگ چھوڑدی تھی اور صلح بھی نہین کی پہر لڑے تو نہ تولی ثابت نہ حجت
کا استحقاق ایسے ہی صفحہ (۱۳۲) جلد اول مین سی آیت کے بعد فرمایا فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا
عَلَى الظّٰلِمِيْنَ اگر باز آئین تو تجاوز یعنے حرب و ضرب نہین مگر ظالمو پر وہان کوئی وجہ نہین کہ ظالم
مخصوص معنے (مقاتلین) ہو بلکہ یعنے عاصی و کافر ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعد انتہا یعنے اسلام حقیقۃ کافر
و ظالم نہ رہینگے یا بعد اطاعت کافر و عاصی کی طرح قابل گوشمال نہ رہینگے اور زبردستی تو کافر و عاصی کے
لیے تھی۔ الحمد للہ کہ مذہب دفاع ممنوع و مدفوع اور قتال ابتداءً محمود اور مشروع ہوا احمدی
پہر یہ عموم فاعل یعنی ہر مسلم کا قاتل بننا مخصوص ہے آیہ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ سے اور عموم مقتول
یعنے ہر کافر کا قتل اولاً آیت جزیہ صفحہ (۲۳۹) پہر اخبار سے مخصوص ہے یا منسوخ یعنی مسلمانان
تندرست مردان کافر حربی کو بیرفانی و راہب وغیرہ نہون قتل کرین اور اسکا مضائقہ
نہین کہ آیت ایک آیت کی ناسخ ہو ایک اعتبار سے اور دوسری آیت کے ناسخ ہو دوسرے
اعتبار سے ف اور ظرف یعنے جای قتال و وقت قتال بہی بعض کے نزدیک مخصوص
ہے اسلیے کہ ماہ حرام اور حرم مکہ مین ابتداءً لڑنا جائز نہین پس جملہ آیات قتال مخصوص ہے

تمہید ابتداے سورہ مین چونکہ سوال وطلب واختلاف کی صورت تہی مال غنیمت سب کا سب اللہ و رسول کی طرف منسوب کیا گیا کہ بندگان مخلص کو آل پر نظر چاہیے نہ مال پر جو ہو اللہ کے لیے ہو نہ کسی اور خیال پر پہر جب جانچ مین کامل اور اطاعت مین حاضر پایا بندگان حاجتمند و نشانیان حق پسند کی پرورش منظور ہوئی

وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى
اور جان لو تم نہین لوٹا تمنے کچھہ مگر تحقیق واسطے اللہ کے ہی خمس اسکا اور واسطے رسول کے اور واسطے قرابت والونکے

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰى
اور یتیمون کے اور مسکینون کے اور مسافروں کے اگر ہو تم ایمان لائے اللہ پر اور اوسپر جو اوتارا ہمنے

عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اپنے بندے پر دن فیصلے کے جسدن ملے دو گروہ اور اللہ ہر شے پر قادر ہے

جان لو کہ جو لوٹ لاؤ اوسمین پانچوان حصہ اللہ و رسول و اہل قرابت یعنے بنی ہاشم اور یتیم اور مسکین اور مسافرون کے لیے ہی (مانو) اگر ہو تم ایمان لائے اللہ پر اور اوسپر جو بہیجا ہمنے بروز فیصلہ یعنے جنگ بدر نازل فرمایا اللہ سب کچھ کرسکتا ہی **غنیمت** جو مال کفار حربی سے چہین لین اور خراج و ہدیہ اور مال صلح اور جزیہ وغیرہ فی ہی غنیمت نہین غنیمت کے علاوہ اور اموال خلیفہ کی راے سے مناسب ضرورتون مین خرچ کیے جاتی ہین صمد کہا طحاوی نے اس سے ملک و حق مراد نہین بلکہ فرض مراد ہی **للرسول** کہا طحاوی نے ملک رسول کے **ذوی القربی** رشتہ دار کہا طحاوی نے تمام اقارب پیغمبر کے مراد ہین ہاشمی ہون یا قریشی جیسا کہ قرآن سے دوسرے مقام پر ثابت ہی اور یہ دلیل (کہ بنی ہاشم پر صدقہ حرام کرکے خمس اوسکا عوض کیا گیا پس مراد صرف بنی ہاشم ہین) کافی نہین اسلیے کہ اگر حرمت صدقہ موجب استحقاق ہی تو موالئے ہاشمی بہی مستحق ہوتے حالانکہ بالاتفاق محروم ہین اور اغنیائے ہاشمی کا حق نہوتا حالانکہ جو حق ذوی القربی کا ثابت کہتے ہین وہ غنی و فقیر سبکو دیتے ہین پس صدقہ حرام ہونے سے بنی ہاشم کی خصوصیت نہین بلکہ تمام اقارب داخل ہین

[illegible]

مگر فقہا متفق ہیں کہ آیت میں مراد بنی ہاشم ہیں دوسرے قریشی نہیں اور لام اسمین عہد کا ہے
اور یہی مذہب ہے یتٰمٰی نابالغ بے پدر مسٰکین جنکے پاس حاجت اصلی سے زائد مال بقدر نصاب نہو
ابن سبیل مسافر مفلس عمدۃ الرعایہ اقارب اور یتامی اور مساکین ان سب کے لیے شرط ہے
یعنی محتاج ہوں اور ذکر سے خصوصیت واہتمام پایا گیا پس سب سے پہلے فقرا بنی ہاشم مستحق ہیں پھر فقرا یتامی
پھر عام فقرا و مساکین و فقراے مسافر مسئلہ زید وطن میں مالدار ہو اور سفر میں مفلس ہے مستحق ہے
مسئلہ اگر وطن سے منگانے میں دشواری نہو جیسا کہ آجکل کہ ایک ساعت میں ارسال زر و بلانا
بھی ممکن ہے تو غالبًا مالدار مسافر فقیر و مستحق نہوگا اسلیے کہ علت عجز ہے اور یہ قادر ہے ما انزلنا سے
قرآن اور کہا بعض نے ملائکہ بدر مراد ہیں عبدنا ہمارے اور تمام عالم کے سردار نبی مختار - یہ اضافت
کمال تشریف و تخصیص و تلذذ کے لیے ہے یوم الفرقان فیصلے کا دن یعنے جنگ بدر جہاں حق
غالب اور باطل خوار ہوا۔ تخصیص اسکی خواہ بغرض اظہار نعمت ہے تا کہ پانچواں حصہ دینے میں ملال
نہو یا یہ کہ وہ دن اور حکم یاد کریں جب بے اختیار کر دیے گئے تھے - اب چار حصے لو اور شکر و اطاعت کرو
الجمعان فوج مجاہدین و لشکر مشرکین - آیت میں اختلاف و مذاہب ہیں اول غنیمت اسکے
پانچ حصے کیے جاتے ہیں چار حصے مجاہدین کو اور ایک میں فقراے مذکورہ کو دیا جاتا ہے اور
مراد غنیمت سے مال تام ہے اور وہ بدون احراز نہیں ہوتے اسلیے کہ قبضہ بحالت تردد مس و قرب ہے
دلیل ملک نہیں اسلیے فقہا نے شرط کیا کہ قبل احراز غنیمت تقسیم نکی جاے اور چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے
اور سواے کھانے پینے یا ضرورت کے چیز نلیں اور کچھ استعمال میں نلائیں اور ظاہر ہے کہ غنیمت مطلق
فرد کامل کی طرف منصرف ہوگی اور ملک لاحق چاہتی ہے کہ ملک سابق اوٹھ جاے اور یہ نہیں
حاصل ہوتا جبتک دار الاسلام میں نلے آئیں مسئلہ امام مختار ہے کہ قبل احراز کسی بہادر کو
کچھ انعام معین فرمائے یا کسی حملہ آور لشکر کو کل غنیمت دینے کا وعدہ کرے - اسلیے کہ ابھی تک حق
غانمین متعلق نہیں (تنویر الابصار) دوم حکم غنیمت عام نہیں گو بصورت حصر و عموم ہے اسلیے
کہ باتفاق ائمہ و احادیث مشہورہ اسمیں سے اکثی چیزیں خاص ہیں زمین یعنے جو ملک فتح کیا جاے
اوسمیں امام مختار ہے جسطرح مناسب جانے تصرف کرے آنحضرت نے بعض خیبر تقسیم کیا اور یہود کے
پاس چھوڑا اور اصحاب کا عمل بحسب مصالح مختلف رہا صفی یعنے حضور جو شے قبل تقسیم غنیمت
اپنے لیے پسند فرمائیں لیں جسطرح ذو الفقار جو حیدر کرار نے منبہ بن حجاج کو مار کر چھین لی
تھی آپنے غنیمت سے علیحدہ فرمالی اور حضرت صفیہ بنت حیی کو اپنی ہمبستری کے واسطے پسند فرمالیا

سوم کہا بعض نے کہ خمس کے چھ حصے کئے جائیں اور اللہ کا حصہ کعبے میں صرف ہو (معالم) یا بیت المال میں رکھا جائے (بیضاوی) **ابن کثیر** ابو العالیہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور نے ایسا ہی کیا **طحاوی** اللہ کے لیے کوئی حصہ علیحدہ نہیں حصہ رسول کے ساتھ ہے ذکر اسکا تبرکاً فرمایا اور یہ روایت حسن بن محمد بن علی سے بھی ہے اور یہی قول جمہور کا ہے چہارم رسول کا حصہ آپکے حیات میں بالاتفاق تھا اور بعد انتقال ساقط اسلیے کہ یہ تخصیص باعتبار نبوت تھے اور نبوت میں کوئی آپکا شریک و مثیل نہیں اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا اور کہا طحاوی نے کہ اسی پر مجتمع ہو گئے سب کہ **بیضاوی** جسطرح آپ صرف کرتے تھے درستی سامان جہاد و حوائج عباد میں اوٹھایا جائے اور حضرت ابوبکر و عمر ایسا ہی کرتے رہے اور کہا شافعیہ نے امام کو دیا جائے پنجم کہا حنفیہ نے حق ذوی القربیٰ علیحدہ نہیں بلکہ یتیم و مسکین و مسافر میں داخل ہے اور سب پر مقدم اسلیے کہ حضور نے اپنے سامنے سب کو بطور استحقاق نہیں دیا جیسے چچا کو عطا فرمایا اور کہا کہ بنی ہاشم نے مجھے کفر میں چھوڑا نہ اسلام میں اس سے معلوم ہوا کہ انکا کوئی حصہ نہ تھا ورنہ منتظر بطور تقسیم ہوتے اور جو کچھ دیا وہ بوجہ نصرت و رفاقت تھا اور آپکے بعد یہ علت باقی ہے نہ حکم۔ اور خلفائے راشدین ایسا ہی کرتے تھے اب خمس کے تین حصے رہ گئے **تنسیخ** ابتدائی سورت میں اگر نفل کے معنی عام لیے جائیں یعنے وہ سب مال جو کفار سے ملیں غنیمت ہو یا خراج وغیرہ تو یہ آیت اوسکے حکم کی ناسخ ہے یعنے حق اللہ و حق الرسول جملہ انفال میں نہیں بلکہ صرف فئے اور خمس میں ہے اور اگر وہاں نفل بمعنے فئے لیا جائے تو آیت کو منسوخ بنانے کی ضرورت نہیں

إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُم بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ

جب تھے تم کنارہ نزدیک میں اور وہ کنارہ بعید پہ اور قافلہ پست تم سے

وَلَوْ تَوَاعَدتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ وَلَٰكِن لِّيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا

اور اگر وعدہ کرتے تم البتہ پھر جاتے تم وعدے میں مگر تاکہ کر دے اللہ وہ کام کرنا تھا کیا گیا

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ

کہ ہلاک ہو جو ہلاک ہو دلیل سے اور جیے جو جیے دلیل سے اور بیشک اللہ سنتا جانتا ہے

عدوہ کنارۂ وادی دنیا نزدیکتر **قصوی** بعید تر **کبیر** مراد دنیا سے وہ وادی ہے جو مدینے سے متصل جنگ بدر میں لشکر گاہ اسلام تھا اور قصوی وہ وادی جو مدینے سے بعید اور جائے قرار کفار تھا اور یہ ابوجہل اور اوسکے ساتھی تھے جو آنحضرت سے لڑنے آئے تھے

رکب جمع سوار مراد قافلہ ابن کثیر مراد ہی قافلہ ابوسفیان سے اسفل نیچے تر مراد کنارہ دریا جہان ابوسفیان اورا وسکا قافلہ تہا میعاد جائے وعدہ وو قت وعدہ مفعول کردہ شدہ یعنے علم ازل اور حکم قدیم مین ہو چکا تہا مراد اوس سے فیصلہ حق وباطل ہلاک موت یہان کنایہ ہے مغلوبی وذلت سے اسیلیے کہ سب ہلاک نہوے تھے حیی زندگی کنایہ ہی غلبی اور عزت سے اگرچہ بعض اصحاب شہید بہی ہوے ہمیشہ دلیل وظہور حاصل اے مسلمانو وہ احسان یاد کرو جب تم وادی متصل مدینہ کے کنارے پر تھے اور وہ وادی منفصل مین اور سواران قافلہ تم سے پست جگہہ پر دریاے شور کے جانب تھے اور اگر تم آپین وعدہ کرتے تو کچہ نہ کچہ خلاف ضرور ہوتا مگر اللہ تعالی نے دونو کو ایک ہی وقت جمع کر دیا کہ وہ امر کرڈالے جو مشیت ازل مین ہو چکا ہی نادم ومغلوب سر میدان بدلائل وبرہان ہلاک وخراب ہو اور غالب حق پرست قوم باعلان فتحیاب ہو اور بیشک اللہ تعالی تمہاری دعائین تمہاری خلوص نیت اور ضعف حال کو دیکہتا ہی **واقدی** جب حضور کو خبر ملی کہ ابوسفیان قریش کا قافلہ لیے شام کو جاتا ہی کئی سو اصحاب ہمراہ لئے اور روانہ ہوے کہ انہین گہیر لین ابوسفیان یہ سنکر نہایت پریشان ہوا مکے والون سے کہلا بہیجا کہ دوڑو پونہچو مسلمانون سے بچاؤ اور خود راہ کترا کر ساحل بحر کی طرف چلا گیا ادہر سے ابوجہل ایک زبردست لشکر تیار کرکے چلا ابوسفیان نے دوسرا قاصد بہیجا کہ ہم بچ نکلے تم بہی مکے پہر جاؤ اللہ والون کے مقابل نہ آؤ ابوجہل کے سر پر قضا کہیل رہی تہی بولا ہم بدر تک جائینگے شرابین پئین گے تاکہ ہماری بہادری کی دہاک بیٹھ جاے پہر کوئی سر نہ اوٹھائے الغرض بدر کے قریب آگیا ادہر سے لشکر اسلام جا پونہچا وادی بدر کے ایک کنارے شیران اسلام نے تکبیرین بلند کین اور دوسری جانب کفار کا شور وشر تہا اور ابوسفیان سواحل بحر کی طرف پناہ گزین ایک ہی دن دونو لشکر بدر مین تو پہنچے اور بعد جدال وقتال کفار ہلاک ہوے اسلامیون نے فتح پائی ارشاد ہوا تم وعدہ کرنے پر بہی ایک دن ایک وقت مین نہ پونہچتے یہ سبھی کر دیا تم ابوسفیان اور قافلے کے خواہان تھے اوسے بچا لیا لڑائی ناپسند کرتے تھے اوسیکا سامنا کرا دیا تاکہ کفار کو پوری زک ملے کمر ٹوٹ جاے مسلمانوں کا رعب سنے

وَاِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَّلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ

اور جب دکہایا تجہے اونکو اللہ　خواب مین تیرے　تہوڑا　اور　اگر　دکہاتا تجہے اونکو　بہت　تو البتہ　سست ہو جاتے تم

وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

اور جہگڑتے تم کام مین لیکن اللہ نے سلامت رکہا بیشک وہ جاننا ہے سینون کے بہید۔

اور جب پیغمبر کے خواب مین کفار کو قلیل دکہایا اگر کثیر دکہاتے تو تم سست ہو جاتے اور قتال مین تزلزل ڈالتے مگر اللہ تعالی نے تمکو سلامت رکہا وہ تمہارے دلونکی باتین جانتا ہے در منثور حضرت کے خواب مین کفار کو قلیل دیکہکر اصحاب کو خبر دی تو وہ مطمئن ہوگئے بحث نبی کا خواب غلط نہونا چاہیے جواب خواب مین مثال و تشبیہ اکثر ہوتی ہے قلت جماعت کو قلت تدبیر و قوت و ہمت سے تعبیر کیا اور وہ صحیح بہی نہی ہوا بحث کیا اصحاب رسول ایسے بزدل اور مخالفت کرنے والی تہی کہ فرمایا لفشلتم و لتنازعتم جواب دشمن قوی سے گہبرانا اور بچاؤ کی تدبیر انسانی طبیعت مین داخل ہے اور مراد سستی اور تنازع سے گریز و خلاف ورزی نہین بلکہ اسقدر دلیر نہوتے اور حملے اور مقابلے مین تدابیر مختلفہ پیش کرتے توفیق گو محض فضل الٰہی ہے مگر خلوص قلب اور صلاحیت بہی مقدم ہے معالم کہا ابن عباس نے کہ (ذات الصدور) سے یہان مسلمانون کی دلی محبت مراد ہے جو اللہ و رسول کے ساتھ تہی یہی صلاحیت موجب فیضان توفیق و التفات خاص ہو گئے

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ

اور جب دکہایا تمکو اونہین جب ملے تم آنکہونمین تمہارے قلیل اور کم دکہایا تمکو آنکہون مین ونکی

لِيَقْضِيَ اللّٰهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ

تاکہ کردے اللہ وہ کام کہ تہا کیا ہوا اور طرف اللہ کے پہرتے ہین کام

ع

اور جب تم اونسے ملے اور مقابل ہوے تو اونکو تمہاری آنکہون مین بہی قلیل دکہا دیا اور تمکو اونکی نظر و مین بہی کم دکہایا تاکہ کسیکو وحشت نہو اور لڑبہڑ کر فیصلہ کرلین اور تمام امور کی بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے در منثور ابن مسعود فرماتے ہین مینے اپنے پاس کے آدمی سے پوچہا کہ کیا یہ لوگ ستر ہین بولا نہین بلکہ سو ہین حالانکہ ایک ہزار تہے ف یہی مطلب ہے حدیث پاک کا کہ ہر شخص پر وہ امر آسان ہے جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا جبکہ یہ جنگ شدنی تہی تو دونو کو لڑنا آسان نظر آیا ان احسانونکے بعد چند قواعد تعلیم فرمائے جنپر اقبال و سعادت کی بنا اور فتح و ظفر کا مدار ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اے ایمان والو جب ملو تم کسی فوج سے تو جمے رہو اور یاد کرو اللہ کو بہت تاکہ تم فلاح پاؤ

اے ایمان والو جب دشمن کی فوج سے سامنا ہو تو ثابت قدم رہو اور بامردی سے کام لو اور اللہ کو بکثرت یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ثبات و ذکر دو امر مستحب قرار دیے گئے ہیں اور کسی قید اور استثنا کی ضرورت نہیں ثابت بامردی اور یاد خدا کسی حال میں غیر محمود نہیں اور اگر ثبات بعد نسخ واجب قرار پایا تو جب دشمن دو چند سے زیادہ نہو اور فرار کسی مصلحت پر مبنی نہو تو ثبات واجب اور ذکر کثیر مستحب رہیگا گو عین حرب و ضرب کے وقت انسان مضطر ہو جاتا ہے کہ ثبات اختیاری ہے نہ ذکر جاری مگر فرار حرام ہیں قرار واجب ہوا اور فرضیت ذکر نماز میں بھی ادا ہو جاتی ہے بلکہ نماز کو ذکر کثیر قرار دینا نہایت عمدہ تاویل اور صحیح تقریر ہے لہذا مطلق ذکر مستحب ہی رہا اور ثبات ہر مقام پر لازم ہے اور فئۃ نکرہ ہے ہر گروہ کو شامل کافر ہو یا مسلم البتہ جو کافر صلح و امن میں داخل ہو یا مسلم باغی و ظالم نہو اون سے مقابلہ حرام ہے اور حکم ثبات جو اوسکی فرع ہے غیر ثابت ہے لقا مطلق ہے مقابلہ ہو یا بحالت مقابلہ ثبات ضد فرار ہے یعنی ڈٹے رہو کام ہو سکے یا نہ ثبات و ذکر سے فلاح کی امید دلانا اشارہ کرتا ہے کہ عالی ہمت خدا پرست کو الٰہی اعانت اور قدرتی نصرت نازل ہوتی ہے اور یہ کہ محض تدبیر پر بھروسا کرو کہ یہ کسب کم توجہی کرے نہ مجرد توکل رہے کہ سلسلہ انتظامی برہم ہو دعا کے ساتھ دوا اور عین تدبیر میں نظر بخدا چاہیے یہی وجہ ہے کہ میدان جنگ میں نعرۂ اللہ اکبر گرز و خنجر سے بڑھ کر کام دیتے ہیں

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور نہ جھگڑو کہ سست ہو جاؤ اور چلی جاویگی ہوا تمہاری اور صبر کرو

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

بیشک اللہ ساتھ ہے صبر کرنے والون کے

اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نکرو نہیں تو سستی پیدا ہو گی اور تمہارا اثر جیسا ہوا بندھی ہوئی بگڑ جائیگی اور صبر کرو اللہ تعالیٰ صبر کرنے والون کے ساتھ ہے بحث لاتنازعوا اگر مراد یہ ہے کہ خدا و رسول سے تنازع نکرو تو تنازع کفر ہے یا فسق جیسے الوہیت و رسالت میں تردد یا ضروریات دین سے انکار یا احکام متفقہ میں خصومت یا رمضان میں علانیہ خورد و نوش بدعات کا سنت کی طرح جوش و خروش قوانین خلاف کی ترویج مراسم ممنوعہ کی تقلید انداز ریشمی و طلائی لباس و زیور سے تزئین و اعزاز داڑھی منڈانا سود کو تجارت بنانا زنا پر نکاح کی طرح بے تکلفی وضع و لباس کفر پر فخر اور خوشی

ناچ رنگ کے جلسون کے لیے عام دعوت - دوآنے والون سے بحق قرابت و اسلام شکایت - ایسے
فضول کارون کے مدح و ثنا - اور ایسے عام فعل جو باتفاق حرام اور کھلے خزانے حلال و مستحب کی
طرح معمول ہون بحث اگر یہ مراد ہو کہ آپس مین تنازع نکرو تو اختلاف جائز اور تنازع
حرام اسلیے کہ اختلاف اصل مین اظہار حق و نصیحت کے لیے مشروع ہے عناد و جہل عاطل
و معذور اور عصیان مین قصداً اتباع نفس ہے اور تنازع مخالفت حاصل - اور تنازع خصومت
اور باہمی تخالف ہی پھر اس تنازع کے دو سبب ہین (۱) جہل و عناد) نہ بہ شان اسلام ہے
نہ کسی حال مین جائز ہے (۲) تفاوت عقل و غرض الیس اگر یہ مقصود ہے کہ مذہب حق فراموش اور وجوہ
نصیحت فوت اور تاویل صحیح معدوم ہونے پائے تو (حسن) ہے اور اسی پر مبنی ہے اختلاف صحابہ
و اجتہاد علما کا - اور اگر غرض خصومت و اظہار مخالفت یا عملی کارروائی کا روکنا یا فتنہ و فساد
برپا کرنا - یا فعل کے لیے ترک واجب و توہین حرام کا قبول کرنا متصور ہو تو (قبیح) ہے اور اگر
نہ خیر ہو نہ شر تو (مباح) ہے بحث اس تقریر سے معلوم ہوا کہ وہ اختلاف جسکے مذمت قرآن مین
وارد اور فیصلہ قیامت پر موقوف ہی اور جسکی نسبت حضور سے مروی ہی اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
بِهٰذَا (ابن ماجہ) اگلی امتین اسی اختلاف سے ہلاک ہوئین - وہ اختلاف ہی جو جہل و عناد سے
ہو اور جسے ہم قبیح کہتے ہین اور وہ اختلاف جسے حضور نے رحمت فرمایا اور حضور کے زمانے سے آجتک برابر
جاری ہی جیسے فیصلہ اسیران بدر و خروج احد و امر بیعت و استیصال مرتدان عرب و روانگی
جیش اسامہ اور تمام مجتہدات فقہاء ہی ہین جنھین ہمنے حسن لکھا ہی بحث یہ اختلاف
اگر بوجہ جہل و عناد ہو تو معصیت ہی - اور اگر اختلاف رائے سے ہو مگر اس درجے تک پہونچے
کہ عملی کارروائی روکدے اور سامان شر نظر آئے لیکن نیت خیر ہو تو معصیت نہی مگر نحوست
فعل یعنی فشل و ادبار لازم ہے اور غالباً آیت مین انہین صورتون کی طرف اشارہ ہی اسلیے کہ
وعید مین صرف اثر و نتیجۂ فعل بیان فرمایا سزا کا ذکر نہ کیا - اور اگر ہوائے نفس و نیت فتنہ ہی
تو عصیان کی سزا اور فعل کی نحوست دونون ہین لیکن اختلاف ممنوع کا زحمت ہونا اسلیے ہی

کہا جاتا بعد انتقال بعض نے کہا نہ بھیجا جائے بعض نے کہا کہ بھیجا جائے ۱۲ ... [illegible] ... جماعت مین ... حضور کے ... اسلام ... وفات آنحضرت ... اختلاف ہوا ... استیصال بعد انتقال ... میدان مین ... [illegible]

کہ جب باہمی جھگڑے بڑہے نفرت و بدگمانی پیدا ہوئی ایک دوسرے کو کم عقل متعصب سمجھکر
اوسکی رونق بازار کو شکست دیگا دلون مین سستی ہمتون مین پستی - امیدون مین مایوسی -
حوصلون مین تنگی پیدا ہوگی اور دشمن کے سامنے یہ تمام امور موجب ضعف و تحقیر ہونگے
نہ رعب وداب رہیگا نہ اتفاق و اتحاد اور اختلاف حسن کا رحمت ہوتا اسلیے ہی کہ جب علم غیب
مخصوص بجناب باری و عصمت خاصہ حضرت نبوت ہی کسی بشر کا کلام قطعی نہین ہوسکتا اگر
مطلقاً تقلید و اتفاق لازم ہوتا تو بسا اوقات حق مخفی اور نصیحت معدوم اور مذہب فراموش
ہوجایا کرتا اور جو تجویزین کسی موجودہ ضرورت یا ناواقفیت سے کیجاتین اونکی اصلاح متعذر
ہوتی چنانچہ وہ مسائل جنپر اجماع ہے جیسے بیع صرف و حرمت ربوا یا طلاق ثلثہ وغیرہ انمین
نہ مجال توسیع ہی نہ جواز تاویل بخلاف مسائل مختلفہ کے جنمین کسی ضرورت پر ایک مجتہد
معتمد سے تمسک کرسکتے ہین جیسے کہ مسئلہ المفقود مین بحث ظاہر آیت قطع منازعت پر دال
اور اقتضائے ضرورت امامت پر مشیر ہے اسلیے کہ اختلاف انسانی خلقت مین داخل ہی عقلین متفاوت
اور غرضین مختلف ہوتے ہین پس بدون امام واجب الاطاعت کے انقطاع منازعت
دشوار اسلیے فقہانے اکثر امور کو امام پر محمول کیا اور ابن عمر سے مروی ہی مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ
فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً الْجَاهِلِيَّةِ (رواہ مسلم) جو مرا اور اوسکے گلے مین بیعت نہین
تو جاہلیت کی موت مرا پس جسطرح چار عنصر یعنی آب - آتش - خاک - باد کا تضاد روح کے
اثر سے اتحاد و اعتدال کے درجے مین آجاتا ہی اختلاف اغراض و عقول کا بدون کسی امام
مطبوع سے نہین اوٹھ سکتا **مشکوۃ** مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ
فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً
جو دیکھے اپنے امیر سے وہ امر کہ اوسے ناگوار ہو تو چاہیے کہ صبر کرے پس بیشک کوئی نہین کہ
جماعت سے ایک بالشت جدا ہو پس مریگا مرنا جاہلیت کا **بحث** اسی پر مبنی ہی مسئلہ تقلید
شخصی جبکہ جملہ نصوص مین نہ لفظاً اتفاق ممکن تہا نہ معنیً غمخواران اسلام نے ایک
سیدہی راہ بنادی اور عوام سے اختیار سلب کرلئے سے حصر ان چار مین ہوا ناچار؛
تا نہو اختلاف کا اکثار **مسئلہ** نصوص مختلف التصحیح و محتمل التاویل اور مسائل قیاسی
مین تقلید لازم ہے کہ نزاع منقطع ہوجاے **مسئلہ** مذاہب حقہ سے جہان ایک مذہب
رائج اور مشتہر ہو وہان ایسا اختلاف پیش نکیا جاے جو موجب تنافر و تباغض و منجر

فتنہ و فساد ہو بلکہ بضرورت خود اونکی اتباع کر لیا کرے جسطرح اصحاب رسول باوجود کمال اتقاء و وسعت علم و کثرت اختلاف ایک روش پر ساتھ چلتے تھے صحابہ کرام سے فوائد اتحاد و اتفاق اگر شرف امامت نہ میسر آئے تو جماعت قوت اور پنچایتی حکومت کو اوسکا نعم البدل تصور کر کے قائم کرنا چاہیے لہ ریح ہوا کہا جاتا ہے جسطرح نصرت و فتح کہا سدی اسلئے جرأت و دلیری کہا نضر نے قوت - کہا اخفش نے دولت (درمنثور)

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ

اور نہ ہو مثل اونکے کہ نکلے گھرون سے اپنے اتراتے ہوئے اور دکھاتے آدمیونکو اور روکتے

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ

راہ سے اللہ کی اور اللہ اوسے کہ وہ کرتے ہین گھیرے ہوئے

اور ایسے نہو جاؤ جیسے نکلے والے اپنے گھرون سے زور اور فوج پر اتراتے دوسرون کو اپنی بڑائی دکھاتے لوگون کو اللہ کی راہ اور رسول کی مدد و ایمان سے روکتے تھے حالانکہ اللہ اون کے تمام افعال کو گھیرے ہوئے ہے یعنے کوئی بات اوس کے علم سے غائب نہ اون سے فارغ ہے معالم مراد ابو جہل اور اوس کے ساتھی ہین ف آیت مین ایک واقعہ کی خبر ہے پس الحجج وجہ عام نہین البتہ بطر اور ریا وعید حرام ہے

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي

اور جب اچھے دکھائے اونکو شیطان نے عمل اونکے اور کہا نہین غالب تمپر کوئی آج آدمیون سے اور مین

جَارٌ لَكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي

حمایتی ہون تمہارا پھر جب ظاہر ہوئین دو فوجین پھرا ایڑیون پر اپنے اور کہا مین بری ہون تمسے مین

أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ

دیکھتا ہون وہ جو نہین دیکھتے ہو تم مین ڈرتا ہون اللہ سے اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے

کبیر سراقہ کفار کے نامی سردارون سے تھا بدر کے لڑائی مین خود نہ آیا تھا مگر شیطان اوسکی صورت بنا کر اہل مکہ کے ساتھ ہو لیا لوگونکا دل بڑھاتا اور کہتا آج تمسے کوئی پیش نہ پائیگا جب فوج ملائکہ آئی اور شیطان نے دیکھا کہ حضرت جبرئیل حربہ جنگ لئے چلے آتے ہین بھاگا - ابلیس حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا دفعۃً بھاگا حارث نے روکا اور کہا بے لڑے بھڑے بھاگتا ہی شیطان اوسے ڈھکیل کر چلدیا اور کہا جو مین دیکھتا ہون تم نہین دیکھتے جب یہ شکست خوردہ لشکر مکے مین پہونچا اور سراقہ پر الزام دیا گیا اوسنے

قسم کھائی کہ میں تمھارے ساتھ ہون پھر جنگ سے واقف آخرکار معلوم ہوا کہ وہ شیطان تہا حاصل مسلمانوں وہ عجیب شعبدہ دکھا کر وہ شیطان نے اونکا فعل بہلے مسلمانونسے لڑنا اونہین اچہا دکہایا اور سمجہایا کہ آج تمسے کون جیت سکتا ہی اور مین تمہارے ساتہ اور تمہارا حمایتی ہون پہر جب دونون لشکر مقابل ہوئے ہر ایک نے دوسرون کو دیکہا شیطان اپنی ایڑیون کے بل بہاگا اور بولا مین دیکہہ رہا ہون کہ عذاب الہی آگیا تمام مجرمون کے تہ و بالا کرنے والے پیغمبرون کے ہمنشین جبرئیل امین آرہے ہین اور مع سامان حرب وضرب فوج ملائکہ ہمراہ ہے جسے تم نہین دیکہتے ہین اللہ سے ڈرتا ہون کہ وہ سخت عذاب کرنے والا ہے **ف** اگر آیت قصے کے ساتہ نہ ملا لی جائے تو بہی مراد ظاہر ہے کہ شیطان ہر کار بد پر بہلی دکہاتا ہے اخاف سے مراد عذاب دنیاوی ہے ورنہ شیطان کو خوف آخرت سے جو علامت صلاح و فلاح ہے کیا واسطہ

اِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِينُهُمْ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

جب کہتے تھے منافق اور وہ جنکے دلون مین مرض ہے دہوکہا دیا اونکو انکے دین نے حالانکہ جو اللہ پر بہروسا کرے بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے

وہ زمانہ یاد کیجیے جب منافق اور کافر جنکے دلون مین جہل وانکار کا مرض ہے کہتے تہے ان مسلمانون کو ان کے دین نے دہوکے مین ڈالدیا - اور حال یہ ہی کہ جو اللہ تعالے پر بہروسا کرتا ہے بیشک اللہ غالب ہی اپنے ارادون مین حکمت والا ہی اپنے کامون مین یعنے جسطرح مصلحت اور مشیت ہوتی ہے اون کی کارسازی فرماتا ہے **ف** یہ مطاعن ابتدائے اسلام مین تہے جب مسلمان کمزور تہے ربط آپس اونکی بیہودہ گوئیان سنین اونکے مظالم دیکہے سہے پہر اونکی ذلت وخواری میدان جنگ مین ملاحظہ فرمائی ذرا اونہوالونکی بہی کیفیت سنیے کہ ان پر کیا گذری

وَلَوْ تَرٰىٓ اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ

اور کاشکے آپ دیکہتے جب کہ جان نکالتے ہین اونکی جو کافر ہوے فرشتے مارتے ہین منہون پر اونکے اور پیٹہون پر اونکے

وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ

اور (کہتے ہین) چکہو عذاب جلن کا یہ اسلیے ہی کہ آگے بہیجا ہاتہون نے تمہارے اور بیشک اللہ نہین ظلم کرنیوالا بندون پر

کاشکے تم دیکہہ لیتے (تو بہت خوش ہوتے اور ایمان زیادہ ہو جاتا) جب فرشتے کفار کی جان نکالتے ہین اون کے منہ پر اور پیٹہہ پر مارتے ہین اور کہتے ہین جلن کا عذاب چکہو اور یہ تمہارے لیئے کی

سزا ہی جو تمنے اپنے زندگی مین آگے بھیجا اللہ تعالی اپنے بندونپر ظلم نہین کرتا ف ۱۳ ظالم کہا گیا کہ یہ کیفیت ہی مقتولین بدر کی جب وہ مقابلہ کرتے منہ کی کہاتے بہاگتے تو پیچھے سے پیٹے جاتے آگ کے کوڑے اونہین جلاتے اور فرشتے ڈانٹتے کہ اپنے کیے کا مزا چکہو کہا حسن بہتے قیامت مین یہ کہا جا یگا کہ عذاب حریق چکہو ف الذین کفروا عام ہو اور (ملائکہ) مین لام عہد ہی مخصوص متعین ہین پس مقتولین بدر کیلیے ملائکہ بدری مراد ہین اور عام کفار کے لیے ملائکہ عذاب جو حضرت عزرائیل کے ہمرکاب آتے ہین اور دوزخ سے پہلے کافر کو عذاب کا مزا چکہاتے ہین تفصیل اسکی صفحہ (۱۱) مین گذری

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ

مثل عادت آل فرعون کے اور اونکے جو پہلے تھے اون سے کافر ہوئے اللہ کی آیتون سے پہر پکڑلیا اونہین اللہ نے

بِذُنُوبِهِمْ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

بسبب اونکے گناہون کے بیشک اللہ قوی ہی سخت عذاب کرنیوالا

یہ عذاب وگرفت ویسی ہی جیسا کہ فرعونی اور اونکے اگلے کفار کے ساتھ ہوا اونہون نے اللہ کے آیتونسے کفر کیا اللہ نے اونکے گناہونکی سزا مین اونہین پکڑا اور نیست ونابود کرڈالا بیشک اللہ تعالی زبردست ہی سخت عذاب کرتا ہے

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا

یہ اسلیے ہی کہ بیشک اللہ نہ تہا بدلنے والا کسی نعمت کا کہ انعام کیا اوسے کسی قوم پر یہانتک کہ وہ بدل ڈالین اوسے

مَا بِأَنفُسِهِمْ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

جو اونکی ذات مین ہی اور بیشک اللہ سنتا جانتا ہی

اور یہ یعنی انتقام معاصی اسلیے ہے کہ اللہ تعالے نعمت دیکر کسی سے نہین چہینتا جب تک وہ اپنے جی کی بات نہ بدلڈالے۔ پس جبکہ سلب نعمت خلاف عادت ہی اور نعمت وخبث کا اجتماع خلاف حکمت پس لازم ہوا کہ سزا ے جرائم دیجاے اور ہر ایک اپنا کیا پاے بیشک اللہ تعالی سنتا ہی آہستہ کہو یا زور سے۔ جانتا ہے چہپاؤ یا دکہاؤ بے خبر وغافل بے علم نہین جو نعمت کو بے محل چہوڑ دے اور عاصی ومطیع کو ایک حال پر رکہے ف ۱۰ تغییر نعمت کے لیے صدور خطا ضرور ہے اور عطا کو کسی استحقاق کا انتظار نہین ۱۰ نعمت اور قوم نکرہ ہے اور (ما بانفسہم) عام پس معنے یہ ہون گے کہ کسی قوم کو عاصی ہو یا مطیع کوئی نعمت دنیاوی ہو یا دینی دیکر نہین چہینتے جب تک وہ اپنے دلی حالت دکچہ ہو نہ بدلین یعنے وہ کیفیت جو بوقت انعام تہے نہ بدلین اور ظاہر ہے کہ جو اسباب کسی امر کے حصول ووجود کے ہوتے ہین اونکے تبدیل سے یہ امر حاصل زائل ہو جائیگا اور اسکے نظائر ہزار ہا گزرے اور گزر رہے ہین تاجر اگر ترک شغل کرے دولت کی ترقی نہو گی

اعمال اور دوسرے مشاغل دینیہ اپنے تاوان ہو جائیگا علی ہذا القیاس یا یون کہو کہ نعمت الٰہی کا کمال
و باقی ہونا چاہئے پس اسباب معتبرہ کا مراد ہین جیسے علم۔ خلافت۔ اخلاق محمود۔ نور ایمان
فہم عرفان۔ عقل سلیم۔ تدبیر صائب۔ ذہن ثاقب۔ اقبال یاور۔ مال حلال۔ اولاد صالح
وغیرہ اور قوم سے مرادیہی مشایخ مراد ہین اسلیے کہ وہ انعمت علیہم سے کا ذخیرہ ہوا ور بایالنفسہم
سے اخلاق حسنہ۔ تقویٰ۔ صدقہ۔ خیرات معمول۔ اتباع منقول۔ ارادہ۔ نیت اور وہ حالت
جو وسینہ و محل انعام خداوندی ہوئی تہی پہر کیف انماست اچہی پر ماست یہ تدبیر ہوامت
مرحومہ بھی یہ کہ جو عزت و خصوصیت تمکین۔ فتح۔ حق پرستی۔ تہذیب اخلاق۔ علوم عالیہ تمہین
عنایت ہوی ہے وہ ہم نہیں لیتے جب تک تم ان مادتون کو چہوڑ و جوان نعمتون کا وسیلہ ہین
تمہین پس کہلا کہلا اشارہ ہے کہ صحابہ رسول و دین منقول کے اتباع کرو نہین تو یہ ہوا انکے
اور حباب کا سے وشتہ ہے کہ قرآن سے ثابت ہے کہ نعمت اتفاق و اتحاد مسلمانون کو
عنایت فرمائے گئی جیسا کہ فرمایا اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم
بنعمتہ اخوانا اور دوسرے مقام پر فرمایا اگر تنازع کروگے تمہارا اقبال جاتا رہیگا معلوم ہوا
مسلمانون کی عزت اشاعت اسلام تک تہی اور یہی جسکا مقصد اول تعمیم اسلام و ادائے
حقوق اسلام و نماز و جماعت پر قیام ہے اور منصور ابو شیخ نے کہا نعمت اللہ کے وجود
باجود نبی محمود ہے کو والون نے ناقدری کی بعد جسکے سرفراز ہوا ف مسلمان آپکی ترک اتباع
سے بیزار ہوئے افسوس کہ نصاریٰ ظاہری اقتباس و صوری اتباع سے دنیا مین کامیاب ہین

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ

مثل دستور آل فرعون کے اور ان لوگون کے جو پہلے تہے انکے کہ جہٹلایا آیتون کو اپنے رب کی پہر ہلاک کیا ہمنے انکو

بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝

بسبب انکے گناہون کے اور ڈبو دیا ہمنے آل فرعون کو اور سب تہے ظالم

یہ تغیر نعمت مثل دستور فرعون والون کے اور اون سے اگلون کے ہے کہ اونہون نے جہٹلائین آیتین پہر
ہمنے اونہین ہلاک کردیا اور آل فرعون کو غرق کردیا اور وہ سب ظالم تہے یعنی جسطرح
ہوتا آیا ہے ایسا ہی ہوگا منکرین نبوت مطمئن نرہین عذاب آیا ہی چاہتا ہے

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ

بیشک بدتر جانورون کے اللہ کے پاس وہ ہین کہ کافر ہوئے پس وہ ایمان نہین لاتے وہ لوگ

عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ۝

کہ عہد کیا تونے اونسے پھر توڑتے ہین عہد اپنا ہر مرتبہ اور وہ نہین ڈرتے

بیشک تمام چلنے والون سے بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہین جو کافر ہوگئے اور ایمان نہین لاتے وہ کافر جنسے آپنے عہد امن و صلح کیا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑتے ہین اور کچھ بھی تو نہین ڈرتے ان سے مراد ان آیات مین یہود بنی قریظہ اور کعب بن اشرف ہے جنہون نے حضور سے عہد کیا پھر بار بار عہد شکنی کی اور بعد شکست فاش عذر خواہی کی پھر جنگ احد کے بعد کفار سے مل گئے اور کعب بن اشرف مکے گیا اور ان سے حلفاً معاہدے کئے اور پھر [illegible] مشرکین [illegible] داب جیسے نرم رفتار زمین پر رینگنے والا اور خواہ مراد [illegible] مسئلہ کسی حکم کا شرط و وصف سے متعلق ہونا دلالت نہین کرتا کہ جہان شرط یا وصف نہو حکم نہ پایا جائے ورنہ لازم آتا کہ جو کافر بار بار نقض عہد کرے بدتر ہو حالانکہ دوسرے مقام پر کفار کو فرمایا اُولٰٓئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ کفار مثل جانور ہین بلکہ ان سے بھی گمراہ تر شبہ بس اصرار اور عہد شکنی کے ذکر سے کیا فائدہ ہوا دفع [illegible] وہان اضل فرمایا صرف راہ بھٹکنے مین حیوانون سے بڑھا ہوا ٹھہرایا اور یہان [illegible] مسئلہ کافر کو مملوک بنانا جائز ہے اسلیے کہ جملہ حیوانات مملوک ہین اور کافر ملحق بحیوان ہے پس ملک و قبضہ و انتفاع غلام سے امر معقول ہی ہے مسئلہ نقض عہد نہایت عار و سخت جرم ہے اسلیے کہ جب کفار کو اس فعل سے عار دلائے گئے تو مومن بدرجۂ اولی اسے ممنوع جانینگے [illegible] نہی سے موکد تر ہے ربط چونکہ ہمارے حضور رحمت مجسم سراپا عفو و کرم تھے اور ریاست سیاست پر موقوف لہذا بصیغہ امر تعلیم فرمائے

فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝

پس اگر پائے تو اونکو لڑائی مین تو پراگندہ کر بسبب انکے انکو جو پیچھے اونکے ہین تاکہ وہ سوچین

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ۝

اور اگر تو ڈرے قوم سے فریب کو تو پھینکدے (عہد) طرف اونکے بطور برابری بیشک اللہ نہین دوست رکھتا خیانت کارونکو

ثقف بالفتح پالینا اور پکڑ لینا تشرید پراگندہ و متفرق و ہلاک کرنا یعنی اے نبی کریم اگر آپ کافرون کو لڑائی مین مغلوب و اسیر پائین تو ایسی سزا دین وہ خونریزی کرین کہ دوسرے جو اونکے بعد ہین منتشر و متفرق ہو جائین پھر کسیکو عہد شکنی کا حوصلہ نہو شاید وہ سوچین سمجھین

اور اگر آپ کو قوم سے بدعہدی کا خوف ہو تو اونکا عہد اونکے سر ماریے یعنے اون سے کہدیجیے اب ہمارے تمہارے کوئی عہد نہین بلکہ برابری کے طور پر ہو یعنے اسطرح نہو کہ وہ سمجھین نہ سکین اور سب ہمارے ہاتھ سے ہو ۔ وہ پا لڑنا پڑے بلکہ ایک مہلت معقول دیجائے جیسا کہ سورۂ برائت مین اسکا ذکر آئیگا خدا خیانت کار کو پسند نہین فرماتا مسلم ہو یا کافر تو صحیح جب آپکو کفار سے کہ جنکا عہد ہو اونکی شرارت سے پہلے ہی ہوشیار ہو جایئے اور اونہین بھی اطلاع دیجیے اور اگر وہ بدعہدی کرین جیسا کہ یہود نے کیا اور پہر لڑنے اور اون کے سامنے آجاین تو استقرار قتل کیجیے کہ پیچھے کا دودہ یاد آجائے پہر وہ راستہ بہولجائین باقی ماندہ کو وضو شکست ہون مقابلے کی تاب نرہے سمجھے متفرق ہمتین پست ہون خواہ کوئی اور حکمت سے مطیع و مغلوب بنین اکلیل کہا گیا کہ یہ حکم آیۂ (مَنًّا وَفِدَآءً) سے منسوخ ہے اور کہا گیا کہ یہی آیت ناسخ ہے ف نسخ کی ضرورت نہین بلکہ غرض یہ ہے کہ آیندہ کا انسداد قطع مادۂ عناد ہو اور یہ کبھی قتل و قہر سے ہوتا ہے کبھی عفو و مہر سے پس رائے امام و مصلحت حاصل سکے مفسر ہے اور حکم کسی ایک انداز پر غیر منحصر (من و فدا) بھی اسکے افراد سے ہے قتل کعب بن اشرف و استیصال و ہلاک بنو قریظہ و اخراج قینقاع و بنو نضیر و ابقائے یہود خیبر پہر اصحاب کرام کا مانعین زکوٰۃ پر جہاد اور شام و عراق و مصر مین خون کے دریا بہادینا اور گاہ گاہ عفو و ترحم وسیع چشمی سب اسی آیت کے تحت مین داخل ہین مسئلہ نقض عہد حرام ہے مسئلہ عہد غیر موقت کا کسی مصلحت سے تمام کردینا جائز اور معاہد کو مہلت مشروط یا متعارف یا مناسب دینا لازم مسئلہ جب دشمن عہد توڑ دے تو بدون مہلت و اطلاع کے دفع و ابتداء جائز ہے مسئلہ ذمی اگر نقض عہد کرے اور دار الحرب مین بہاگ جاوے یا آمادۂ جنگ ہو ذمہ باقی نرہا قتل و قید جائز ہے مسئلہ اس حکم سے مفہوم ہوا کہ امام کو باوجود امن و صلح اعداد اسباب حرب و تعلیم فنون و درستی اسلحہ و فراہمی مجاہدین و نگرانی حدود و طلب اخبار سے غافل رہنا جائز نہین کہ جب اتمام عہد کا ہمکو اختیار ہے تو اونہین کون مانع ہے (باقی مسائل عہد و صلح صفحہ (۲۰۲) مین آتی ہین

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ

اور نہ گمان کرین جو کافر ہوے کہ نکل گئے بیشک وہ نہ عاجز کرینگے

یعنے کفار یہ نسمجھین کہ ہم بہاگ گئے اور مسلمانون کے ہاتہون سے نکل گئے بلکہ وہ ہرگز ہمسے بہاگ نہ بچینگے اور ہم اون کے حبس و قید سے عاجز نہونگے معالم یہ آیت بدر سے

بھاگ گئے ہو دین میں ہے کہ نہ سمجھیں سو اونکو نہیں سمجھ ... بیشک وہ نہ عاجز کر سکینگے

وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ

اور مہیا کرو واسطے اونکے جو مہیا کر سکو تم قوت سے اور باندھے گھوڑون کے ڈراؤ اوس سے دشمن اللہ کے اور دشمن کو اپنے اور دوسرونکو سوائے اونکے نہیں جانتے تم اونکو اللہ جانتا ہے اونکو

اور تیار و مہیا کرو جسقدر قوت اور گھوڑے بندھے ہوسکیں تفسیر نبی اور اللہ کے دشمنون کو ڈراؤ اور اون دوسرون کو جنہیں تم نہیں جانتے اللہ جانتا ہے رباط جمع ربط معنے اس کے باندھا ہوا پس رباط وہ گھوڑے جو اللہ کے کام کے لیے باندھے اور پالے جائیں خیل گھوڑے اور سوار آخرین سے مراد منافق کہا اکثر مفسرین نے یہی قول صحیح ہے اور بعض نے یہود بنو قریظہ اور کفار فارس وغیرہ سے بھی مراد لی ہے ف ممکن ہے کہ آخرین سے مراد وہ ہون جو بعد انتقال شریف مرتد ہوگئے مسلمان اونکی شر سے بیخبر تھے۔ اور ہوسکتا ہے کہ باغی مراد ہون اور جائز ہے کہ اہل ضلال وخروج مراد ہون جو بظاہر کلمہ گو اور حقیقت مین اسلام کے بیخ کن ہین اور دونون معنے غیر ہے اور یہ سب غیر کفار ہین اور اگر دونون معنی اولی و کمتر لیا جاوے تو منافق بتکلف داخل رہینگے اسلیے کہ منافق ایک اعتبار سے کم دوسرے اعتبار سے بڑے ہوئے ہین مگر […] مسلمان یعنی روافض وخوارج وغیرہ ہرحال مین کفار سے اولی […] مہیا کرنا مسئلہ اعداد اسباب جہاد فرض کفایہ ہے اور امام کی طرف سے ذمہ وار اگر امام تساہل کرے تو سب عاصی ہونگے جب تک بقدر کفایت سامان مہیا نکرلیں لیکن کسی ایک شخص کا مہیا کرلینا سبکی طرف سے کافی ہے مسئلہ اگر بیت المال مین روپیہ نہو تو بوقت ضرورت جمل یعنی تھوڑا تھوڑا مال مسلمانون سے لینا جائز ہے اسلیے کہ امتثال امر اعداد واجب اور امام سبکی طرف سے نائب پس اعانت عموماً لازم ہوگی مسئلہ اعلی درجہ اعداد کا وہ مقدار ہے جس سے دشمن پر غلبے کا گمان غالب ہوجاوے اسلیے کہ غرض ترہیب وتخویف کے حاصل ہوگی اور ادنی درجہ وہ مقدار جسکی وسعت ہو جیسا کہ قید استطاعت سے مفہوم ہوا مسئلہ باوجود اعداد امام و فراہمی بقدر کفایت استحباب باقی ہے اسلیے کہ مقدار کفایت امر ظنی ہے نہ قطعی اور جبکہ ضرورتین بیش وکم ہوا کرتے ہین تو جسقدر سامان مجتمع ہوسکے بے ضرورت ہوگا مسئلہ مالی امور مین قدرت ممکنہ معتبر ہے اسلیے استطاعت کی قید زیادہ فرمائی مسئلہ بدنی عبادتون مین قوت متوہمہ کافی ہے

دوسرون کے احسان سے بے پروا ہے اور حق اللہ کا بھی لحاظ رہے اور فرمایا جسنے اللہ کے لیے گھوڑا باندھا
اوسکی میزان مین نیکیون کے ساتھ اوسکی گھاس اور پانی اور سرگین سب تولے جائینگے

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ۝
اور جو خرچ کروگے کچھ راہ مین اللہ کی پورا دیا جائیگا تمکو اور تم نہ ظلم کیے جاؤگے

یعنے جو مال اللہ کی راہ مین خرچ کروگے اوسکا ثواب پورا ملیگا اجر کم کرکے ظلم نکیا جاے گا
ف سبیل اللہ گو عام ہے خرچ ہو یا پرورش مساکین یا اعانت مسلمانان مگر یہان مراد جہاد ہو اور
نفی ظلم سے ظاہر اراده یہی ہے کہ بخلاف اور مصارف کے وعدۂ ثواب جہاد مین زیادہ تر ہین تو اونکی ادا مین
بھی عجلہ موکد ہونا چاہیے ابو داؤد جہاد مین خرچ کا ثواب سات سو درجے تک بڑھتا ہی

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝
اور اگر جھکین واسطے صلح کے پس جھک واسطے صلح کے اور بھروسا کر اللہ پر بیشک وہ سنتا جانتا ہی

اگر وہ صلح کی طرف جھکین تو آپ بھی مائل ہو جائین اور اللہ پر بھروسا کرین یعنے انجام امور
نتائج صلح یا مغالطہ و فریب کفار سے وہ سنتا جانتا ہی **احمدی** کہا گیا کہ یہ حکم منسوخ ہے
آیۂ قتال سے مگر صحیح یہ ہے کہ صلح جائز ہے **کبیر** بعض اسکی منسوخیت کے قائل مگر بضرورت جواز کے
طرف مائل **مذہب** کہا فقہا نے امام مختار ہے مصلحت سمجھے صلح کرے نہ سمجھے نکرے **ماثور**
حضور اقدس سے متعدد صلحین مخصوص حدیبیہ مین منقول ہین اور یہود بنی قریظہ وغیرہ کی درخواست
کا رد کرنا بھی ثابت صحابہ نے بھی کبھی صلح کی کبھی آمادۂ جنگ رہے **تعامل** یہی طریقہ سلاطین
اسلام کا بدون انکار و الزام کے رہا پس نسخ غیر ثابت اور وجوب صلح ساقط اسلیے کہ اصلح مین
ہمارا فائدہ ہی صلح عبادت بھی نہین کہ استحباب ہو پس نہین قرائن سے امر بجانب جواز پر
محمول ہوگا **توضیح** مشروعیت جہاد اسی لیے ہی کہ تمام آدمی خدا پرست ہو جائین اور سبھون تو
مطیع قانون آسمانی ضرور رہین اور یہ غرض تبھی پوری ہوگی جب ایمان لائین یا مطیع ذمی ماتحت
بنجائین لیکن غلبۂ دائمی و فتح لازمی بحسب مصالح عظیمہ و اسباب حکمیہ مشیت ازل مین قرار نہ پایا تھا
ضرور ہے کہ کبھی ہمکو یقینی کمزوری ہو اور گاہ گاہ اپنی کامیابی مین شک رہے لہذا رحم فرمایا
صلح کا طریقہ بتایا پس صلح سے نہ طریق خدا پرستی جاری ہوتا ہی نہ قانون شرعی نافذ صرف ہمارا

تحفظ ہمارے فائدے میں ضرور ہوا کہ امر صلح واجب نہو جائز رہے اور نسخ کی ضرورت نہیں
مسئلہ درخواست صلح کا منظور کرلینا عبارۃً ثابت اور خود خواہان صلح ہونا علۃً مفہوم
اسلیے کہ جواز صلح ہمارے فائدوں اور مجبوریوں کے اعتبار سے ہوا اور اپنی طرف سے درخواست
بوقت کمال عجز و غایت حاجت ہوتی ہے یا کوئی اور مصلحت اوس میں پائی جاتی ہے

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭهُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ

اور اگر چاہیں کہ فریب دیں تجھے پس بیشک کافی ہے تجھے اللہ وہی ہے جسے قوت دی تجھے اپنی مدد سے اور مومنین سے

اگر کفار بعد صلح چاہیں کہ پھر ایسے داؤں فریب کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے تحفظ کو کافی ہے
اوسی نے تو آپکو فتح نمایاں اور مومنین کے فوج سے مدد و عنایت کی ف نصرہ و مومنین سے مراد
انصار جان نثار ہیں جنسے اسلام کو قوت ملے کبیر نصر سے مراد اعانت غیبی جو بدون اسباب
آپکے شامل حال تھے اور مومنین سے طور ظاہر و درستی آلات و اسباب و کثرت اعوان و اصحاب
ف یہ حکم آیت اول کا مخالف نہیں کہ فرمایا اگر تمکو دغا کا خوف ہو تو معاہدہ شکست کردو اور یہاں صلح کا ارشاد
اسلیے کہ وہ درصورت شک و مصلحت جنگ ہی اور یہ بحالت اطمینان یا عدم موجودگی آلات و اسباب ہی

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭلَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ

اور الفت ڈالی اونکے دلوں میں اگر خرچ کرتے آپ جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب نہ ملا سکتے اونکے دل

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

اللہ نے الفت ڈالدی اونمیں بیشک وہ غالب ہے حکمت والا

اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کے دلوں میں محبت اور اتحاد پیدا کردیا آپ اے نبی کریم اگر تمام
دنیا کا مال خرچ کرڈالتے یعنے اختیار و قدرت سے زیادہ سعی فرماتے تب بھی اون کے دل
آپسمیں نہ ملا سکتے مگر اللہ نے اونکے دل ملا دیے وہ اپنے ارادوں میں غالب ہے اور کاموں
میں حکمت والا ف اللہ تعالیٰ نے شر کفار و فریب منافقین و اعدا سے اپنے نبی محبوب کو
تین طرح سے مطمئن فرمایا ۱ بالتفات خاص کارباب باطن مطمئن ہوں ۲ اعانت مومنین
کہ بحسب ظاہر ہیبت بڑہے ۳ اتفاق و محبت باہمی کہ دانشمند حکما ان چاہیں اور
کسی حیثیت سے کسیکو یہ وہم نہو کہ اسلام بے بس بیکس ہے کسیکی تدبیر و تزویر
اسے مجبور و حقیر کرسکتی ہے عنایت کرم و اعانت اتم ہے ۔ اور اشارہ ہے
کہ تالیف قلوب مخلوق کے حد اختیار سے خارج اور نعمت عظمیٰ ہے اور
نصرتہا ے آلہیہ سے ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

اے پیغمبر کافی ہی تجھے اللہ اور وہ جو تیرے تابع ہوے مومنین سے

اسباب جب حضرت عمر اسلام لائے تو ارشاد ہوا کہ اے نبی حبیب آپکو اللہ کافی ہے
اور یہ چند مومنین جو آپکا دامن دولت پکڑے ہین ف اسمین تائید کی تکرار اور فضل
مومنین کا اظہار ہے اور یہ کہ اللہ کے کامون مین زیادہ تر اسباب و آلات پر نظر نہ رکھے جو وہ
ہمیشہ ہی بس ہے اور اشارہ ہی کہ غیر مومن کی اعانت کے ضرورت نہین جبکہ یہی کافی ہین

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا

اے پیغمبر آمادہ کر مومنین کو لڑائی پر اگر ہونگے تم مین سے بیس صابر غالب آجاینگے

مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ

دو سو پر اور اگر ہونگے تم مین سے سو غالب ہونگے ہزار پر اونسے جو کافر ہوے اسلیے کہ وہ قوم ہی سمجھتے

اے رسول مقبول آپ مومنین کو جنگ و جہاد پر آمادہ کیجیے اگر تم مین سے بیس صابر و ثابت قدم
ہونگے تو کفار کے دو سو پر غالب آجاینگے اور اگر سو ہونگے تو ہزار پر غالب آئینگے اور یہ مغلوبی
اونکی اسلیے ہی کہ وہ نادان ہین کیونکہ جب یہ آیت اوتری تو حضور اسی حساب سے
لشکر روانہ کرنے لگے بلکہ حمزہ کو تیس آدمیون سے ابو جہل کے قافلے پر بھیجا
جسمین تین سو آدمی تھے کہا ابن عباس نے کہ اصحاب مضطر ہوے اور کہنے لگے اے رب
ہم ہو کے ہمارے دشمن آسودہ ہم غربت مین مصیبت زدہ وہ خوش و خرم ارشاد ہوا

الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ

اب تخفیف کردی اللہ نے تمسے اور جان لیا کہ تم مین ناتوانی ہی پس اگر ہونگے تمسے سو صابر

يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ

غالب آجاینگے دو سو پر اور اگر ہونگے تمسے ہزار غالب آئینگے دو ہزار پر حکم سے اللہ کے اور اللہ ساتھ ہی صابرون کے

اب اللہ نے تمپر تخفیف کردی اور مشقت گھٹا دی اور معلوم ہوا کہ تم مین ضعف و ناتوانی ہے
تو اب سو صابر تمہارے اونکی دو سو پر اور ہزار دو ہزار پر غالب ہو جاینگے اللہ تعالی کے
حکم سے اور اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ اونکا معین ہے ف ان دو آیتون مین اقوال مضطرب
ہین مشہور یہ ہی کہ حکم اول حکم ثانی سے منسوخ ہے پہلے ایک کو دس سے بھاگنا حرام تھا اب
دو سے فرار عار و نار ہے مگر مشکل یہ ہی کہ اگر خبر ہے تو نہ نسخ ثابت نہ وقوع خلاف جائز حالانکہ

[illegible] اگر کفار دو چند ہون [illegible] بتائی جائے تو عبارت خلاف ہی حل
[illegible] بشروط [illegible] الآن ہی - دس کے مقابلے مین ہمہ بحسب بشریت
[illegible] گران تہا [illegible] رہتا تو وجود شرط [illegible] باطل تہا اسلیے کہ
[illegible] دس کے مقابلے [illegible] کا مقابلہ [illegible] صبر موجب غلبہ تہا لہذا غلبہ
[illegible] ہوا اور تغیر شرط موجب تغیر مشروط [illegible] خلاف لازم آیا نہ تاویل
[illegible] کی ضرورت پڑی - اور یہ نہین فرمایا [illegible] یہ غلبہ نہوگا بلکہ بشرط صبر پہر وہی لطف وکرم
[illegible] مشابہ [illegible] سے فرار بدون عزم جنگ ہر حال مین حرام ہے اور کسی قواعد اور مصلحت
سے [illegible] گردانی ہر حال مین جائز مگر ایسا فرار بقصد تحیز و استعداد چونکہ بوجہ ضعف و خوف غلبہ اعدا
[illegible] ہو گیا ایک وقت تک دو چند کے مقابلے مین ضرورت نہ دیکھی گئی پہر دو چند کے
لیے مسلمان کافی سمجھے گئے آپ دوگنی کفار سے ترک جہاد یا فرار حرام اور اس سے زیادہ ہون تو
اختیار ہی کہ ہمت و شجاعت سے کام لین یا احتیاط و مصلحت پر نظر رکھین اب نہ نسخ کی ضرورت ہی
نہ کوئی شبہہ باقی ہان یہ وعدہ کہ دو چند کفار سے مسلمان مغلوب نہونگے مثل اور وعدون کے
کمال اتباع پر لازم اور اسکے فضل سے ہمیشہ متوقع ہی ایمان کا صلہ جنت ہی مگر جبکہ نفاق وریا
و کبائر سے پاک ہو ورنہ بعد سزا کے اعمال نجات ہی یہان بھی ایک مومن دو پر غالب ہی جبکہ
عذر - و غلافت [illegible] امام - و بے صبری و فخر و ریا سے بچے صدق دل سے بقوت قلب
جم جاوے ورنہ انجام غلبہ اسلام تو متیقن ہی مسئلہ تحریض مومنین اولاً واجب اور ثانیاً مستحب
ہی یعنے پہلے تو امام کو حکم دینا اور آمادہ کرنا لازم ہی پہر اون کے دل بڑہانے اور جوش دلانے کو مستحب
نکتہ عشرون و مائتین وغیرہ فرمایا دو نے دس گنے نہ کہے تاکہ معلوم ہو کہ امر جہاد موقوف
ہی جماعت و فوج پر نہ یہ کہ ایک دو آدمی کہڑے ہو جائین نکتہ لا یفقہون سے معلوم ہوا
کہ جسطرح روحی اور اخروی غلبہ علم و معرفت و عقل سے ہی دنیاوی غلبہ بہی انہین سے متعلق ہی
اور منجملہ سامان حرب تفقہ بہی ہی علوم حرب فنون سیاست - صنائع جنگ و مسائل جہاد سیکہنا
چاہیے لطیفہ اسلام کی قوت اور کفر کا ضعف روحی و قلبی ہے نہ جسمی اسلیے کہ فقہ افعال
قلب سے ہی نہ اعضا کے لطیفہ کلمہ خفف بتا رہا ہی کہ ہمارا وعدہ تو وہی ہی صرف مشقت
گہٹا دی گئی یعنے تم متحمل نہو سکو اور خائف ہو جاؤ تو ہم گرفت نکرینگے اور ہمت کرو جم جاؤ
تو غلبہ عطا ہوگا اور اسی کی تائید نکلتی ہی دمع الصابرین سے لطیفہ باذن اللہ اسلیے فرمایا

کہ تم اسباب ظاہر پر نظر نہ کرو صرف ہمارے ہی طرف دیکھا کرو یہ حکم فرمایا (علم) جان لیا گیا (و اعلم تھا) حق سبحانہ تعالی تو سب کچھ ازل سے جانتا ہے مگر بحسب ظہور اسباب کا وہ لفظ امتحان ارشاد ہوا ویسے ہی یہان فرمایا کہ جب امتحان تھا تو نتیجہ یہ نکلا کہ تم اوسکے متحمل نہ تھے در منثور بدر مین ستر آدمی قید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مشورہ کیا حضرت ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ یہ آپ ہی کی قوم کے لوگ ہین شاید اللہ انہین توفیق توبہ عطا فرمائے فدیہ لیجیے یا انہین چھوڑ دیجیے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ انہون نے آپکو وطن سے نکالا جھٹلایا انکی گردنین اڑا دیجیے اور ہر شخص اپنے اپنے قریب رشتہ دار کو قتل کرے یہ دکھا دے کہ اللہ والے اسطرح اللہ کے واسطے قطع تعلقات کرتے ہین عبداللہ بن رواحہ بولے کوئی جنگل تلاش کیجیے جسمین سوکھی لکڑیان بہت ہون وہان انہین آگ مین جلا دیجیے حضور رحمت مجسم دولتخانے مین تشریف لے گئے اور کچھ نہ فرمایا پھر آپ برآمد ہوے اور فرمایا اللہ تعالی نے بعضون کے دل نرم کر دیے ہین اور بعضون کے دل سخت لے ابوبکر تمہارے مثال ابراہیم کے ہے اونہون نے کہا جو میری پیروی کرے میرا ہی اور جو عصیان کرے اوسے اللہ معاف کرنے والا ہے ویا مثل عیسی کے ہی کہ کہا ای اللہ اگر تو عذاب کرے تو یہ گنہگار تیرے بندے ہین اور بخشے تو تو غالب وحکیم ہی اور اے عمر تمہاری مثال حضرت نوح کی سی ہی کہ کہا اے رب کوئی چلنے والا زمین پر زندہ نہ چھوڑ اور مثال موسی کی سے کہ کہا اے رب انکے مال ہلاک کر انکے دل جکڑ دے یہ بے عذاب دیکھے ایمان نہ لائین گے پھر آپ نے فرمایا کہ فدیہ دین یا قتل ہون حسب ارشاد سب سے فدیہ لیا گیا تو ارشاد ہوا

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا

لائق نہین کسی پیغمبر کو جب ہو اوسکے لیے قیدی یہانتک کہ خونریزی کرے زمین مین تم چاہتے ہو مال دنیا کا

وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا

اور اللہ چاہتا ہے آخرت اور اللہ غالب حکیم ہے اگر نہ ہوتا لکھا اللہ کیطرف سے پہلے البتہ پہونچتا تمکو اوسمین

کسی پیغمبر کو جب گروہ کفار کو مقید کر بالا کچھ لائق نہین یہانتک کہ خوب خونریزی کرے اور شمشیر اسلامی

أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

کر لیا تمنے عذاب بڑا

کی دھاک بندھ جاوے۔ تم لوگ دنیا کا مال و اسباب چاہتے ہو اور اللہ تعالی آخرت کا ثواب تمہارے لیے پسند فرماتا ہی اور وہی غالب ہی اور حکمت والا اگر ازل مین رحمت و عفو تمہارے حق مین مکتوب نہ ہو گئی ہوتی تو اس مال لینے پر تمہین بڑا عذاب پہونچتا لینے کام تو عذاب کے

قابل تھا مگر ہماری رحمت سابقہ نے بچا لیا۔ در منثور مراد کتاب سابق سے یہ ہی کہ معین ہوچکا تہا کہ اہل بدر پر عذاب نہوگا یا رحمت دائم رہیگی ابو سعود یا یہ کہ خطای اجتہادی پر گرفت نہیں ہی۔ معالم کہا ابن عباس نے کہ عمر نے کہا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم اور ابو بکر روتے ہیں عرض کی کہ یہ گریہ وزاری کسلیے ہم سے فرمائی کہ ہم بہی روئیں ارشاد ہوا اس فدیہ کی وجہ سے میں رو رہا ہون کہ حضرت جلیل جبار نے خطاب سراپا عتاب نازل فرمایا اور مجھے دکھا دیا گیا کہ عذاب اس درخت سے بھی قریب آگیا تھا (یہ درخت حضرت کے قریب تہا) در منثور فرمایا اگر عذاب آتا تو عمر ہی بچتے

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
پس کہاؤ اوس سے جو لوٹا تمنے حلال پاک اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ غفور رحیم ہے

بعد عتاب والزام پہر جلوۂ رحمت دکہایا ارشاد ہوا جو تمنے مال لوٹا اوسے کہاؤ یہ حلال طیب ہے اور اللہ سے ڈرو وہ غفور رحیم ہے۔ **احمدی** معلوم ہوا کہ خطای اجتہادی عفو اور بعد ظہور خطا عمل ناجائز ہی دباقی احکام آئندہ آئینگے **شان نزول** مفسرین متفق ہین کہ جب حکم فدیہ دیا گیا عباس نے کہا یا رسول اللہ مین مسلمان تھا مجھے جبراً لائے تھے فرمایا وہ دلی اسلام اگر ہو تو اوسکا اجر ملیگا ظاہر تو یہی ہی کہ تم بہی اون مین کے ساتھ تھے جو لڑنے آئے تھے بغرض تسکین نازل ہوا

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
ای پیغمبر کہدیجیے اونسے کہ تمہارے ہاتھ میں ہین قیدیون سے اگر جانیگا اللہ تمہارے دلون مین

خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
خیر دیگا تمکو خیر بہتر اوس سے کہ لے لیا تم سے اور بخش دیگا تمکو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی

اے نبی کریم آپ فرما دیجیے اون سے جو آپ کے اسیر ہین اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلون مین خیر پائیگا تو جو کچھ تمسے لیا ہی اوس سے بہتر عطا فرمائیگا اور تمکو بخش دیگا وہ غفور رحیم ہے کبیر حضرت عباس کے لیے خاص ہے اور ظاہر تر ہی کہ تمام قیدیون کو شامل ہے **ف** خیر سے مراد ایمان ہے جو جو اون مین ایمان لائے اللہ نے اونہین دنیا مین عزت عطا فرمائی اور آخرت مین امید جنت ہی **معالم** عباس سے آپنے فرمایا کہ اپنا اور عقیل اور نوفل کا فدیہ دو اونہون نے عذر کیا فرمایا وہ سونا کہان ہی جو تمنے ام فضل اپنی بی بی کو چلتے وقت دیا تھا کہ اگر کوئی حادثہ پیش آئے تو تم لے لینا عباس گھبرائے کہ یہ راز مخفی کیونکر کھلا کہا آپ کو کسنے بتایا فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ عباس بولے ابتک مجھی تردد تھا اب اطمینان ہوگیا بیشک آپ رسول اللہ ہین

اور ایمان لائے اور فرماتے کہ بعوض بیس اوقیہ کے اللہ تعالیٰ نے مجھکو اسقدر مال دیا کہ بیس غلام
میری طرف سے تجارت کرتے ہین ہر ایک کا سرمایہ کم سے کم بیس ہزار درہم ہے اور چاہ زمزم
عطا ہوا جو مجھے تمام مکے کے مال سے محبوب تر ہے اور مین مغفرت کا امیدوار ہون
لطیفہ اسیران گیسوے محبوب کی دولت ایمان جمال روے احمد سے امیدوار رہین
کہ اونہین وہ عطا ہوگا جو اون کے دل وجان سب سے زیادہ تر ہے یعنی رضا و لقا

وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

اور اگر چاہین وہ خیانت آپ کی تو خیانت کر چکے ہین اللہ کی پہلے پس قادر کر دیا اونپر اور اللہ دانا حکمت والا ہے

اگر چھوڑے ہوے قیدی اوسکے فدیے ہوکر [illegible] اہل مین عہد شکنی اور خیانت کا
قصد رکھین (تو بعید نہین) اللہ سے بھی پہلے بدعہدی و کفران نعمت کر چکے ہین اللہ تمکو اونپر
مسلط و غالب کر چکا ہے پھر سر اوٹھائین گے تو پھر منہ کی کھائین گے اللہ تعالیٰ عالم ہے
اون کے ارادون پر پختہ کار ہے اون کی سرشکنی مین کہا بعض مفسرین نے کہ (امکن)
سے مراد غلبہ بدر ہے یعنے جیسا وہان ہوا پھر بھی ہوگا ف ظاہر تو یہ ہے کہ (امکن)
خبر ہے یعنے تم غالب ہو چکے خائن ہمیشہ مغلوب رہا ہے اور اہل حق منصور و قادر رہینگے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بیشک جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیے مالون سے اپنے اور جانون سے اپنی راہ مین اللہ کی

وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ

اور جنہون نے جگہ دی اور مدد کی وہ ہین کہ ایک اونکا ولی ہے ایک کا اور جو ایمان لائے اور نہ

يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي

ہجرت کی نہین تمپر ولایت سے اونکی کچھ بھی یہان تک کہ ہجرت کرین اور اگر مدد مانگین تمسے

الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

دین مین تو تمپر ہے مدد کرنا مگر اوس قوم پر کہ تم مین اور اونمین عہد ہو اور اللہ جو کرتے ہو تم دیکھتا ہے

ف ۱۰ نعلون من المعرفۃ او ترکیہا

مہاجرین و انصار [illegible]

موصول اول [illegible] معطوف [illegible] الذین [illegible] معطوف [illegible] ایمان [illegible] ہجرت کی [illegible] ۱۲

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ

اور جو کافر ہیں ایک ایک کو ولی ہے ایک کا اگر نہ کرو گے تم یہ ہوجائیگا فتنہ زمین میں اور فساد بڑا

حق سبحانہ تعالیٰ نے آدمیوں کی پانچ قسمیں قرار دیں اور سب کے حکم و حقوق علیحدہ بیان فرمائے۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جان مال سے جہاد کیا اور جنہوں نے اونہیں ٹھکانا دیا اونکی مدد کی یہ دو نوں آپس میں ایک دوسرے کے ولی اور دوست ایک جان دو قالب ہیں اور جو ایمان لائے اور ہجرت نکی اون کے کچھ کارسازی تمہارے ذمے نہیں مگر جب دین کے لیے کفار سے لڑیں اون کے ظلم سے رہائی چاہیں اختیار ہجرت پر آمادہ ہوں تم سے مدد طلب کریں اوسوقت تمپر اون کی اعانت لازم ہے سا مگر جب ہجرت کریں اور تم میں ملجائیں۔ تو وہ بھی اولین سابقین کے ساتھ ایک دوسرے کے ولی سمجھے جائینگے۔ اور اللہ تمہارے کام دیکھنی خبردار ہے اور جو کافر ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے کی ساتھی ہیں نہ تمکو اون سے تعلق نہ اونہیں تم سے واسطہ۔ دلے ایمان والو اگر ایسا نکرو گے یعنی جس تفصیل سے حکم موالات و سکوت و قطع تعلقات مذکور ہوا اوسکے خلاف وقوع میں آئیگا زمین میں فساد عظیم و فتنہ مہیب پھیل جائیگا اصلاح نوع نظم بگڑ جائیگا آیت میں مباحث ہیں **بحث اول** مہاجر اکثر اہل مکہ ہیں خواہ حضور کے ہمراہ مکے سے نکلے خواہ فتح مکہ سے پہلے حاضر ہوئے انکا ایمان و ہجرت ظاہر ہے اور جہاد بھی حضور کے ساتھ برابر کرتے رہے گو مدینے میں مال نہ تھا مگر تمام گھربار چھوڑا تجارتیں باغ زراعتیں ترک کیں لڑکے بی بی دوست آشنا عزیز اقارب سب سے منہ پھیر لیا **مصرعہ** ازان روکہ یارم کسے خویش خواند ٭ دگر با کسم آشنائی نماند ٭ سایے کی طرح حضور کے قدموں سے ملے رہے اور انصار مدینے والے ہیں جو اللہ کے حبیب لولاک کے قدم گھر سے آتے اپنے مکان خالی کر دیے مال نذر کیا اہل و عیال تصدق کیے جانیں فدا کیں نہ بزم سے غائب ہوئے نہ رزم میں قاصر پروانے کی طرح جب دیکھیے مرنے پر تیار دشمن کے مقابلے میں معین و مددگار اور مومنین غیر مہاجر وہ ضعیف الحال یا ضعیف الہمت مسلمان تھے کہ حضور میں نہ آسکے **مسئلہ** گو ہجرت کا حکم بعد فتح نرہا تاہم دارالکفر کا ترک اولیٰ و موجب اجر عظیم ہے **مسئلہ** جب اور جس طرح دین کی مدد کیجاسے نصرت میں داخل ہے **بحث دوم** مفسرین متفق ہیں کہ ولایت سے

[illegible]

تعلق نہین ہے۔ حدود شرعی سے تجاوز نکرو اور کسی شرکو مسئلہ خیر نسمجھو مسئلہ دار الکفر
یہ ہمارے ولایت ہے نہ حمایت مسئلہ عاصی توبہ کرنے کے بعد مطیع کے ساتھ ہی جسطرح تارک
ہجرت بعد ہجرت سو کی بنائی گئی مسئلہ امر دین مین مجبور مسلمانون کی فریادرسی بمقابلہ
کفار لازم ہے مسئلہ عہد صلح کا توڑنا حرام سمجھے کوئی ضرورت کیون نہو مسئلہ
کافر معاہد پر کوئی دوسرے مسلمان اگر پیشدستی کرین اور یہ بھی اون کے قتال و دفع پر
آمادہ ہوجائین۔ یا ایسے حقوق مسلمان انسے طلب کرین جو درج عہدنامہ نہ تھے اور اسکے
انکار پر باہم مخالفت ہو تو نہ عہد صلح ٹوٹیگا نہ اونکے ہم عہد مسلمانون کو لڑنا جائز ہوگا جیسا کہ
بعد صلح حدیبیہ کے آپنے ابوبصیر وغیرہ جو مکہ سے بھاگ آئے مدد نہ دی اور صلح پر قائم رہے

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا
اور جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیے راہ مین اللہ کی اور جنہون نے ٹھکانا دیا اور مدد کی

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ
وہی مؤمن ہین سچے اونکے لیے مغفرت ہے اور رزق بزرگ اور جو ایمان لائے پیچھے سے

وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ
اور ہجرت کی اور جہاد کیے تمہارے ساتھ پس وہی تمسے ہین

یعنی مہاجر و انصار سچے مومن ہین اور مغفرت خاصہ اور رزق کریم یعنے نعمائے جنت اونہین کے لیے ہین اور
جو انکے بعد ایمان لاتے گئے اور ہجرت کرکے آئے اور جہاد کئے وہ بھی تم مین داخل ہین
ف ا تکرار مفید ہے عموماً ذکر کے بعد مخصوص تین گروہ حق پژوہ مذکور ہوئے مہاجر
و انصار کو اللہ تعالیٰ نے ایک حد مین قائم کیا گو مراتب بیش و کم ہون سابقین کے
مدارج عالی اور لاحقین کو اونکا طفیلی بنادیا مسئلہ اشارۃ النص سے ظاہر ہے
کہ جب سابقین اصحاب لاحقین سے بڑھ گئے تو اب صحابہ کے بعد والے کبھی اون کے
درجے کو نہ پاسکین گے مگر اون سے جدا بھی نہین مسئلہ ثواب ہجرت وجہاد و نصرت
دائمی ہے اسلیے کہ کلمہ بعد زمان آخر دنیا تک کو شامل ہے

وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
اور ذوی الارحام ایک اونکا قریب تر ہے دوسرے کے کتاب مین اللہ کی بیشک اللہ ہر شے کا داناہے

یعنی سب قرابت والے ایک دوسرے کے ولی اور وارث ہین اللہ کی کتاب یعنی علم یا لوح محفوظ یا قرآن مین اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے اور اسکے احکام مصلحتون پر مبنی ہین اولو صاحب ارحام جمع رحم بمعنے بچہ دان زن مراد اس سے وہ رشتہ دار جنھین خون ملا ہو فائدہ آیت مذکورہ مین یہ کہ اگلی آیت مین ولایت سے مراد میراث تھے تو یہ آیت اوسکی ناسخ ہے اور ولایت بمعنے حمایت تھی تو یہ حکم جدید ہے اور کچھ ہو ذوی الارحام کا وارث ہونا اور صلہ رحم یعنی عام مومنین مین قریب ذو رحم کو مقدم و مستحق تر جاننا اس سے ثابت ہے اور اسی سے تمسک کیا حنفیہ نے توریث ذوی الارحام مین مسئلہ اگر ذو رحم کافر ہو تو صرف احسان جائز اور میراث ساقط ہے اکلیل بیان ہی استنباط کیا گیا کہ ولایت نکاح وغیرہ مین قریب لی ہے غیر نہین اور اقرب مستحق تر

سورۃ توبہ

اسکا نام سورۂ توبہ و سورۂ براءت ہے اسمین ایکسو تیس آیتین ہین مفسرین متفق ہین کہ یہ سورت مدنی ہے معالم ماہ شوال مین اوترے سنہ ۹ ہجری مین در منثور بعد فتح مکہ نازل ہوئے تیسیر تمام سورت مدنی ہے مگر دو پچھلی آیتین تعداد چار سے مکی ہین۔ اسکے تیرہ نام ہین مگر مشہور یہی ہین مسئلہ کہا ابن عباس نے اسے فاضحہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ منافقین کی قلعی کھولدی گئی ہے تخصیص باتفاق ثابت ہے کہ بخلاف تمام سورتون کے اسمین بسم اللہ نہ لکھی جاوے نہ پڑھی جاوے۔ مگر اختلاف اسمین ہے کہ آیا یہ تتمہ و جز سورۂ انفال ہے اور اسی رعایت سے اسمین بسم اللہ نہ لکھی گئی۔ یا ایک سورت مستقل اور اسی کے خیال سے فاصلہ دیا گیا تیسیر حضرت علی بسم اللہ نہ پڑھتے اسلیے کہ اول ہی سے معلوم ہو کہ اسمین جو عہود تمام کردیے گئے ہین عرب نقض عہد مین بسم اللہ نہ لکھتے تھے بیضاوی کہا گیا بسم اللہ امان ہے اور یہ سورہ رفع امان اسی لیے بسم اللہ نہ لکھی گئی۔ اسکے علاوہ اور وجوہ بھی مذکور ہین بعض پر صاحب تفسیر کبیر نے معقول خدشے کئے اور اصل یہ ہے کہ بسم اللہ حضور سے منقول ہے نہ اصحاب مین معمول لہذا خاموشی اختیار کی گئی ربط سورۂ انفال کے آخر مین باہمی رابطہ و حقوق و موالات مومنین کا ذکر تھا اور یہ کہ کفار سب ایک دوسرے کے ولی ہین مناسب ہوا کہ احکام قطع تعلقات کفر و ایمان و عہود توحید و شرک بیان فرمائے جائین لہذا فرمایا

بَرَاۗءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ فَسِيْحُوْا

بیزاری ہے طرف سے اللہ کے اور اوسکے رسول کے طرف اونکے جنسے عہد کیا تمنے مشرکون سے تو پھر لو

فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ

زمین میں چار مہینے اور جان رکھو کہ تم نہیں عاجز کرنے والے اللہ کے اور یہ کہ اللہ رسوا کرنے والا ہے کافروں کا

بیزاری ہو کنارہ کشی و دست برداری ہے اللہ و رسول کی طرف سے ان مشرکوں کی نسبت
جنسے تمنے عہد کیا پس اے مشرکو زمین پر چار مہینے اور چل پھر لو اسکے بعد تمہارا سر ہو اور
موحدین حق پرست کی تلوار اور خوب سمجھ لو کہ تم اللہ کو اسکے پکڑنے اور عذاب کرنے سے عاجز
نکر سکوگے اوسکے غضب سے نہ بھاگ سکوگے تحقیق یہ ہے کہ اللہ تعالی کفار کا رسوا کرنے والا ہے
دنیا میں قتل و قید و جزیہ سے اور آخرت میں عذاب جہنم سے حقیقت یون تو اللہ تعالے
سب کچھ کرتا ہے اور کسی امر میں کسی سبب و ذریعہ کا محتاج نہیں مگر سلسلہ عالم انتظامی اصول پر
قائم فرمایا کہ تا وہ اپنی اختیاری قوتوں اور نفسی مستورات میں متحیر اور تماشائے قدرت سے
بیخبر رہیں اور اہل بصیرت رنگا رنگ پردہ ہائے مجازی میں جمال حقیقت کے نظارے کرین لہٰذا اسلام
ضعیف و قلیل تھا تمام صلح کی تدبیر بتائی جب اطراف عرب میں غلبہ ہو گیا اللہ کا حبیب اپنے
گھر کا مختار بنا مکہ معظمہ پر قبضہ ہوا سرکشوں کی خبر لینا ضروری ہوا ماہ شوال ۹ھ میں یہ سورت نازل
فرمائی مشرکین کو خبردار کردیا کہ سوچیں سمجھیں سر جھکائیں اور نہیں تو ہتھیار سنبھالیں میدان میں
آئیں زمین مقدس عرب نجاست کفر سے خالی ہو ہر طرف اسلام غالب اور پایہ حق عالی ہو [illegible]
حضور سے عرض کیا گیا کہ حج میں کفار بدستور سابق آئینگے برہنہ طواف کرینگے افعال کفریہ بجالائینگے
یہ امر خلاف مزاج والا ہوا یار رفیق ابو بکر صدیق کو بلا کر امیر حاج کیا اور چالیس آیتیں اس صورت
کے دین کہ علی رؤس الاشہاد سنا دین پھر یہ قافلہ تھوڑی دور گیا تھا کہ جبریل امین آئے اور کہا
کہ یہ حکم آپ یا آپکا نہایت مقرب پہنچائے آپنے برادر علی حیدر کو بلایا اور یہ آیتیں دین اور
اس خدمت عالی پر مامور فرمایا [illegible] جب حضرت مرتضی صدیق سے ملے تو آپ واپس آئے
اور حضور سے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ کیا میرے اللہ نے میرے
حق میں کوئی حکم اوتارا ہے جو یہ عزل عمل میں آیا فرمایا نہیں مگر اس حکم کے اعلان کے لیے سوائے
میرے اہل و قریب تر کے دوسرا سزاوار نہیں اے ابو بکر کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم غار میں میرے
صاحب اور حوض پر رفیق ہو عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ پھر حسب ارشاد حضور حضرت
ابو بکر امیر حاج رہے اور حضرت علی ان احکام کے پہنچانے والے پھر جب زمانہ حج آیا حضرت ابو بکر
نے ارکان حج ادا کرائے اور دسویں تاریخ کو اور بقول بعض دسویں کو حضرت شیر خدا علی مرتضی

یہ احکام حاضرین میدان حج کو سنا دیئے اور عام منادی کر دی کہ کفر وایمان و شرک و توحید مین کوئی عہد و امان نہین ہی اور یہ کہ جنت مین نہ جائیگا مگر مومن۔ اور مشرک و مومن اس سال کے بعد حج مین جمع نہو سکین گے مرد و دبارگاہ الٰہی کا بیان کیا گیا ہے۔ اور کوئی شخص برہنہ طواف نکرے جامع صحیح یہ ہے کہ چار ماہ دسوین ذی الحجہ سے شروع اور دسوین ربیع الثانی مین ختم ہوتی ہین اور کہا گیا کہ شوال سے جو وقت نزول سورت ہی ابتدا اور آخر محرم پر اختتام ہے۔ ف: قول اول اولیٰ واقرب ہے

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖٓ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ

اور اعلان ہے جانب سے اللہ کے اور اوسکے رسول کی آدمیوں کی طرف دن میں حج اکبر کے بیشک اللہ بری ہے

الْمُشْرِکِیْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُہٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا

مشرکین سے اور رسول اوسکا پس اگر توبہ کرو تم پس اچھا ہی تمہارے لیے اور اگر منہ پھیروگے تم تو جان لو

اَنَّکُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰہِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۙ

بیشک تم نہین عاجز کرنے والے ہو اللہ کے اور خوشخبری سنا دیجیے اونکو جو کافر ہوئے عذاب دردناک کی

اور یہ اشتہار واطلاع ہی اللہ ورسول کی طرف سے تمام آدمیوں کو حج اکبر کے دن یہ کہ اللہ بری ہی اور رسول اوسکا پھر اگر تمنے توبہ کی تو یہ تمہارے حق مین اچھا ہی دنیا مین امن و عزت آخرت مین مغفرت وجنت پاؤگے اور کہین روگردانی کی تو خوب جانے رہو کہ تم اللہ سے بھاگ نہ بچوگے اور آپ اے نبی بشیر و نذیر کفار کو عذاب دردناک کا مژدہ سنا دین حج اکبر مین بہت اختلاف ہی کہا بعض نے یوم عرفہ ہے اور کہا بعض نے یوم نحر مگر یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ جمعہ کی نوین ہو تو حج اکبر ہے فرمایا جناب استاذ رحمۃ اللہ نے اسکی کوئی اصل معتبر نہین۔ اور وجہ اکبر کی ظاہر ہے اس مجمع اور عبادت و ہجوم کا دن اور کون ہی در منثور ایک اعرابی حضرت عمر کے پاس آیا کہ مجھے کوئی قرآن سکھا دے ایک شخص نے اوسے سورۂ برات سکھائی مگر (رَسُوْلُہٗ) کے لام کو زیر پڑھایا جسکے معنے یہ ہوے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ بری ہے مشرکون سے اور اپنے رسول محبوب سے بیچارہ سچا مسلمان دہقان کہنے لگا جب اللہ رسول سے بری ہی تو مین بھی حضرت فاروق نے سنکر کہا کیا تو اللہ کے رسول سے بری ہوتا ہی وہ بولا مین قرآن سیکھنے مدینے آیا تھا سورۂ برات مین یہی حکم ہے مین کیا کرون آپنے فرمایا اے اعرابی یہ نہین ہی بلکہ (رَسُوْلُہٗ) ہے اللہ اور اللہ کا رسول مشرکون سے بری ہے اعرابی نے کہا تو مین بھی بیزار ہون جن سے اللہ و رسول بیزار ہو پھر فرمایا کہ تعلیم قرآن نکرے مگر عالم اور اسود سے کہا کہ نحو کے قواعد

ف ایمان اسے کہتے ہین جو اعرابی کو اللہ نے عطا فرمایا تھا جو حکم سنا بے تردد مان لیا جیسے عکس آئینہ جسکا وجود ہے شد عدم ہر امر مین اصل کے ساتھ ہے

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا
مگر جنھون نے عہد کیا مشرکون مین سے پھر نہ عہد شکنی کی تمسے کچھ اور نہ مدد دی

عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ
تمپر کسیکو تو پورا کرو طرف اونکے عہد اونکا اونکی مدت تک بیشک اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگارونکو

عموماً برأت کرکے اونکو مستثنیٰ فرمایا جنسے عہد تھے مگر وہ لوگ جنھون نے تمسے عہد کیا پھر نہ عہد شکنی کی نہ تمھارے خلاف تمھارے دشمنون کی مدد کی تو تم بھی اونکا عہد اونکی مدت باقیہ تک پورا کرو اللہ پرہیزگارون کو دوست رکھتا ہے معالم یہ بنو ضمرہ تھے جنکی مدت نو مہینے باقی تھی اور کوئی بدعہدی اونسے نہ ہوئی تھی ف وفاے عہد واجب اور تقوی موجب محبوبیت حضرت حق جل وعلی اور بدعہدی حرام — معاہد کافر ہو یا اہل اسلام

فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ
پھر جب تمام ہون ماہ حرام پس مار ڈالو مشرکونکو جہان اور جس حال مین پاؤ تم اونہین

وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ
اور پکڑو اونکو اور گھیر لو اونکو اور بیٹھو اونکی تاک مین ہر کمینگاہ مین

پھر جب ماہ حرام تمام ہو جائین تو مشرکین کو جہان اور جس حال مین پاؤ قتل کرو اور گرفتار کرلو اور قلعہ بند کرو اور راہ اون کی تاک مین کمین گاہون مین لگے رہو اشہر حرم رجب - ذی قعدہ ذی الحجہ - محرم حیث اگر بمعنے مکان ہے تو حرم مکہ خاص ہے وہان ابتدائی قتال جائز نہین اور اگر بمعنے احوال ہے تو بھی حالت رہبانیت (یعنے جہان پاؤ ۱۲) خاص ہے اسلیے کہ آنحضرت نے تارک الدنیا عابدون کے قتل سے (یعنے جسطرح پاؤ ۱۲) منع فرمایا ہے مگر یہ کہا جائے کہ نہی یہود و نصارا کے راہبون کے لئے ہے اور یہ حکم مشرکین کا ہے جو اہل کتاب نہین بہرحال وہ حالتین اور وہ مکان بھی مخصوص ہو جاینگے جہان ہم اونہین غالب یا اپنی خلاف مصلحت سمجھین مسئلہ کفار کو غرق و حرق - ظاہر و مخفی شمشیر و تدبیر سے جسطرح ممکن و مناسب ہو زک دینا جائز ہے ہمکو کسی خاص عنوان کی ممانعت یا پابندی نہین اسلیے کہ آیت ظاہر ہے اخذ و حصر و کمین مین اور نص ہے عموم تدبیر و حیلہ و شمشیر مین مسئلہ فنون حرب اور حیلہا ۔ جنگ یاد کرنا امر مستحب ہے مجاہد کو مرفہ سیدھا سادہ نمازی ہونا

کافی نہین بلکہ دیوانہ بکار خویش ہوشیار تمام دنیا سے بیخبر ہو کر آخرت ہی پر نظر رکھنا چاہیے
الکلیل ربآنا کی طرف بھی اسمین اشارہ ہے لیئے ہر کہین گاہ اور جہاد کی تاکید ہے تھی رہو **فتح** رہی
کہ اس اعلان مین کئی مدتین بیان ہوئین ۱ چار ماہ ۲ جنکا عہد مدت صلح باقی ہو ۳ انسلاخ شہر حرام
کہا صاحب جامع البیان نے کہ اربعہ اشہر کی تفسیرین روایتین مختلف ہین مگر اکثر کے نزدیک یہ ہی
کہا جسکے لیئے کوئی مدت معین تہی اور عہد شکنی بہی نہین ہوئی اوسکے لیئے وہی مدت باقی رکہی گئی
۲ جسکا عہد مطلق تہا ۳ چار ماہ سے کم کا تہا ۴ چار ماہ سے زائد تہا اگر عہد شکنی ہوئی اسکے لیے
چار ماہ کی مدت ہے **ف** مراد عہد شکنی سے یہ ہے کہ علامات و آثار عہد شکنی کی پائے گئی ورنہ مہلت دینے
کی ضرورت نہ تہی جیسا کہ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ کے تحت مین گزرا (۱۹۷) کہا ابن عباس نے جسکا عہد مطلق تہا
یا موقت اوسی چار مہینے کی مہلت دی اور جنسے کوئی عہد نہ تہا اوسکے لئے اتمام ماہ حرام فرمایا **ف** غالبًا
موقت سے مراد یہ ہے کہ مدت تہی مگر چار ماہ سے زائد نہ تہی **توضیح** جنہون نے بعد عہد نقض صریح کیا یا جنسے کوئی
عہد نہ تہا یا تہا مگر مدت ایام حرام سے کم یا مساوی تہی اونہین ماہ حرام تمام ہوتے ہی مارنا شروع کرو اور
یہ صرف پچاس دن کی مہلت تہی نوین یا دسوین ذی الحجہ سے آخر محرم تک اور جنسے نقض عہد کا
خوف تہا یا مدت چار ماہ سے زائد باقی نہ تہی اون کے لیے چار ماہ مدت دی ربیع الثانی سنہ ۹ تک
اور جنکی مدتین چار ماہ سے زائد اور عہد مستحکم تہے اونہین مدت ملی **واضح** رہے کہ مسائل عہد و صلح
کئی جگہ مذکور ہوئے ہین یہان مجموعی تفسیر اور مطابقت کی تقریر مناسب جانتا ہون **صلح** ہر حال مین
جائز ہے اور کسیوقت واجب نہین (۲۰۲) **عہد** اسکے دو حال ہین (مشروط) جسمین کسی فریق سے
کسی قسم کا عوض لیا جاوے (غیر مشروط) جسمین سوائے شروط متعلقہ صلح و امن و رفع نزاع اور کچھ نہو
پہر یہ دونو تین طرح ہین **موقت** یعنی کسی مدت معین کے لیے **موبد** ہمیشہ کے واسطے **مطلق** یعنے
بدون ذکر مدت **نقض** یعنی عہد شکنی **نبذ** یعنے اطلاع دیکر عہد فسخ کر دینا اوسکی کئی صورتین ہین ایک یہ کہ
مدت صلح ختم ہوئی ہو یا یہ کہ دشمن نے کہلم کہلا بد عہدی کی اب کسی انتظار اور اشتہار کی ضرورت نہین
(۱۹۷) ۳ دشمن کی نقل و حرکت سے عہد شکنی یا دفعتہً حملے کا خیال ہو اب اطلاع و مدت
شرط ہے (۱۹۷) **البتہ** صرف امام کی مصلحت و رائے سے صلح کو توڑ دینا کہا فقہا نے کہ جائز ہے اسلیے
کہ صلح مصلحت پر مبنی تہی اور اب مصلحت بدل گئے اور کہا شامی نے کہ اگر مشروط ہو تو جسقدر مدت
باقی ہو اوسقدر معاوضہ پہیر دے **لیکن** اشتہار و انتظار شرط ہے تاکہ عذر نہو **ف** صلح موقت میعاد
مجہسے حکم ظاہر قرآن کے مطابق نہین ہو سکتا اسلیے کہ صفحہ ۲۱ مین اتموا الیہم عہدہم فرمایا اور

صفحہ ۲۲ مین فاستقیموا بصیغہ امر وارد ہی اور تبدیل مصلحت ایک جانب سے معتبر نہین کوئی معاہدہ فریقین کی آزادی اور مصلحت پر مبنی ہے ایسے نہین ہوتا یا ایک موجب اسکا ہی پابند رکھنا اوسکا منشا ہوتا ہی اور کسیقدر بلی اعتبار ہی نہی باقی رہجاتی ہی خصوصاً اس مشروط مین کبھی وا پسی عین معاوضہ متعذر کبھی فریق کو اوسکا لینا ناگوار و غیر مفید ہوتا ہی البتہ صلح دائمی اور مطلق مشروط ہو یا نہ لازم نہین اسلئے بعض دس برس سے زیادہ مدت کے معاہدہ مین کلام کرتے ہین ۲ امام کی مصلحت یا رای دستور العمل دائمی نہین ہوسکتی جبتک کسیکو حق کو نہ پہنچا ہو ۳ اصل و عزیمت یہ ہی کہ تمام آدمی موحد و مومن ہون اور نہون تو ذمی و مطیع رہین تاکہ نفاذ حقیقی و حکمی احکام الٰہی کا عام رہے صرف ہماری ضعف و مصلحت کے لیے صلح و امن جائز کی گئی (۲۰۲) پس اسی رخصت کو مبطل و مسقط عزیمت بنانا خلاف موضوع ہی اور آیات قتال محکم و متفق علیہ البتہ صلح دائمی مشروط امام کی حیات و اختیار تک باقی رہیگی اسلیے کہ جتنی رعایت زیادہ تر اسکی ذات سے متعلق تھے یہ اوسکا پابند رہے شبہہ اگلی آیت مین ہی فما استقاموا جب تک وہ صلح پر قائم رہین تو تم بھی ضرور قائم رہو اور اسمین عموم ہی موقت ہو یا موبد حل خواہ یہ حکم مخصوص ہی واقعہ مذکورہ سے جیسا کہ خود فرمایا الا الذین عاہدتم عند المسجد الحرام جنسے تمنے مسجد کعبہ کے پاس عہد کیا اور انسے صلح موبد نہ تھی اور وجہ تخصیص شرف جوار بیت و لحاظ قوم نبی کریم ہوسکتی ہی حاصل یہ ہی کہ جبتک وہ مدت معینہ تک جو درج صلح ہین قائم رہین اور قرینہ وہی دوام قتال ممکن ہے کہ علما نے بھی اسی نظر سے کہ آیۂ قتال جو محکم اور متفق علیہ ہے اسکے مقابل پڑتی ہے ابتدا سے مقدم اور بعد و اختتام صلح جائز کہا ہو (واللہ اعلم) **مہلت** اسکی بھی تین قسمین ہین ۱ مشروط یعنی اتنے دنون پہلے خبردار کرنا ۲ معروف اگر وہان کوئی مدت معروف ہو ۳ اور مشروط و معروف نہو تو جو مدت مناسب و کافی سمجھی جاے جسمین دفعۃً مغالطہ دینے کا الزام عائد نہو سکے اور دشمن فراہمی لشکر درستی آلات و سلاح وغیرہ کا پورا موقع پاسکے شرط ہی (ہدایہ)

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَآتَوُا الزَّكَوٰةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

پھر اگر توبہ کرین اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ تو چھوڑ دو راہ اونکی بیشک اللہ غفور رحیم ہے

پھر اگر کفر و عناد سے توبہ کرین اور نمازین پڑھین زکوۃ دین تو اون کی راہ چھوڑ دو اللہ تعالے انکے تمام پچھلے گناہ معاف کرنے والا مہربان ہی مسئلہ اگر کافر موجب نقض عہد و باعث اشتعال نائرہ جنگ کو فرو کرے اور عذر خواہ ہو تو نہ اوسکا قتل حرام اور نہ امن دینا واجب ہی امام مختار ہی

جو مناسب ہو جائے کرے اسلیے کہ توبہ سے مراد ترک کفر و اختیار ایمان ہو بدلے اسکے وجوب ایمان
وہم و گمان ہو **مسئلہ** منہ سے کہے ایمان لایا اور فرائض و احکام اسلامی کی حقیقت یا اوسکے
منکر ہو تو قتال جائز رہیگا اسی بنا پر حضرت ابوبکر صدیق نے مانعین زکوۃ پر جہاد کیا اور فقہا
نے تارک نماز و جماعت سے لڑنے کی اجازت دی ہو جبکہ نماز ایمان ہو تو بے نماز ہونا مرگ ایمان
مسئلہ کافر حربی جب ایمان لائے پھر کوئی دشمنی اور حق اوسکے ذمہ نہ رہیگا اسلیے کہ (خلوا)
امر وجوبی مطلق ہو البتہ ذمی اور مستامن پر وہ مواخذے اور حقوق رہجائینگے جو دار القضا
سے متعلق ہون جیسے جلد زنا و قطع سرقہ و مطالبہ دین و قصاص مقتول و ارش مجروح وغیرہ
اسلیے کہ یہ لوگ بشرط تسلیم بعض قوانین انتظامیہ شرعی ایک فائدہ امن جیسے لے چکے ہین اب
وہ قید جو خود اسلام نے اونپر رکھی اور جسکا عوض اونہین دیا بحالت اسلام اور مستحکم ہون گے
یا **مسئلہ** **ف** نماز و زکوۃ سے غرض یہ ہو کہ جملہ احکام قبول کرین بدلی ہون یا مالی ورنہ خصوصیت
نماز کی کیا ہو رمضان کا منکر بھی مرتد ہو جائیگا انکی تخصیص بوجہ اہتمام شان ہو یا یہ کہ نماز ممیزہ
اسلام ہے کسی مذہب مین اس ہیئت مجموعہ کے نظیر نہین اور زکوۃ تقویت ہے غربائے مسلمین کے
زکوۃ کہائین اور الحمد اللہ کرین **بحث** حکم اس اگر مجموع پر ہے تو صرف ایمان پر کفایت نچاہیے
اور فرد فرد پر ہو تو ایمان کی قید زائد ہو **جواب** حکم مجموع پر ہو مگر ایمان باعتبار اصالت تمام
فروع کو شامل ہو اور نماز و زکوۃ بنظر فرعیت ایمان پر دال ہے جب تک کسی فرد کی نفی صریح
نہ پائی جائے ایمان باقی ہو بس کافر نماز پڑھنے لگے تو مومن مان لیا جائیگا البتہ زکوۃ
امر باطنی ہے اور نفقات کے ساتھہ مشابہ پس علامت نہین ہو سکتی **وهم** چاہیے کہ
باغی مسلم پر مواخذہ نہو **دفع** یہ سزائے مخالفت و سرتابی ہے نہ جزائے کفر و شرک

وَاِنۡ اَحَدٌ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ اسۡتَجَارَكَ فَاَجِرۡهُ حَتّٰى يَسۡمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ
اور اگر کوئی مشرکون مین سے پناہ مانگے تجھسے تو پناہ دے اوسے یہان تک کہ سنلے کلام اللہ کا پھر

اَبۡلِغۡهُ مَاۡمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ
پہونچادے اوسے جائے امن مین یہ اسلیے ہو کہ وہ قوم نادان ہین

اگر کوئی مشرک آپ سے اسقدر مہلت مانگے کہ قرآن سنے
یا کوئی شبہہ حل کرے تو مہلت دیجیے تا کہ کلام الٰہی سنے
اور ایمان نہ لائے تو اوسے اوسکی جائے امن مین پہونچا دیجیے اور یہ مہلت اسلیے ہو کہ وہ لوگ
نادان ہین شاید قرآن سنین اور سمجھین **احمد** نے حضرت علی اس آیت تک پہونچے تھے کہ
کسی نے کہا اگر کوئی قرآن سننے کے لیے مہلت مانگے فرمایا صبر کر مین خود پڑھتا ہون **ف** آیت سے

واضح ہو کہ استیمان دو ہین ایک استیمان مصلحت جسکا ذکر فقہا نے کیا بضرورت ملکی مسلمان دار الکفر
مین اور کافر دار الاسلام مین پناہ لیکر آئین جائین اوسکا یہان سے تعلق ہے دوسرے
استیمان ہدایت کہ وہ جسمین پناہ مانگین اور اگر مسائل ضروری پوچھین شبہے مٹائین - یہ
واجب ہی اور یہ مشرک پر موقوف نہین باغی راہزن - مشکک - مرتد - کافر - ہر شخص پناہ
لیکر وعظ اسلامی سن سکتا ہی اور یہ ضرور نہین کہ قرآن ہی سنے بلکہ جو سمجھے اور جسکی اوسے ضرور
ہو اسلیے کہ مقصود ہدایت و دفع جہل ہے وہ ہر عاصی اور ہر حکم دین سے متعلق ہی مسئلہ
یہ امان بعد ہدایت تمام ہو جائیگی پھر اوسے بے ضرورت توقف جائز نہین مسئلہ کلام اللہ
مطلق ہے یہ ضرور نہین کہ کل سنے بلکہ اوسکے شبہے اور تسکین کے آیتین کافی ہونگے اور مدت اسکے
امام کے رائے پر ہے شارع کی طرف سے نہین مسئلہ مامن کافر اسکی چار صورتین ہین اول یہ کہ
اوسکی حد اسلامی حد سے متصل ہے اب حد تک پونچا دینا کافی ہوسکے بعد آنے کے کوئی قوم یا سبب
دونون حدون مین حائل ہو گیا کہ اب وہ نہین جا سکتا - اب اوسے خواہ مخواہ نکالنا نچاہیے
کہ ہلاک ہو جاوے بلکہ ایک مناسب وقت تک دار الاسلام مین بطور مستامن رہے اور امام
مختار ہے کہ اوسے بعض مقامات اور افعال سے جو خلاف مصلحت ہون روکدے سوم وہ پہلی ہی سے
کسی اور قوم کا ملک طے کر کے آیا تھا - اب ہمکو اوس حد تک جہان اوسے امان دی تھی پونچا دینا
کافی ہوسکے اوسنے شرط کر لی تہی کہ ہمکو اس قوم کی حد سے باہر کر دینا اور مسلمانون نے کسی مصلحت سے
اسکی ذمہ داری کر لی تھی تو اب وفاے شرط لازم ہے مسئلہ بعد فراغ سماعت قرآن و
ہدایت اسقدر مہلت اوسے اور بھی دیجاوے گی جو بحسب عرف اسلامی حد سے نکلجانے کیلیے کافی ہو

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ
کیونکر ہوگا مشرکونکے لیے عہد پاس اللہ کے اور پاس اوسکے رسول کے مگر وہ جنسے عہد کیا تمنے

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ
پاس مسجد حرام کے پس جبتک سیدھے رہین تمہارے لیے سیدھے رہو تم اونکے لیے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگارونکو

اور کیونکر ہوگا مشرکین کے واسطے اللہ اور رسول کے پاس عہد و ذمہ مگر وہ لوگ جنہون نے
مسجد حرام کے پاس عہد کیا تو جبتک وہ قائم وہین تم بھی قائم رہو بیشک اللہ پرہیزگارونکو
دوست رکھتا ہی یہ ذکر ہے صلح حدیبیہ کا مگر قریش نے عہد توڑ ڈالا اور آپکے ہم عہد بنی بکر
پر ہمراہی بنی خزاعہ چڑھائی کی اور دوسرے قبیلے مثل بنی بکر و بنی مدلج و بنی ضمرہ کے

اپنے عہد پر باقی رہے انکے لیے ... (معالم)

كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ

کیونکر اور اگر غالب ہون وہ تمپر نہ ملاحظہ کرین تم میں عہد کی اور نہ قرابت کی خوش کرتے ہین تمکو اپنے منہ سے اور انکار کرتے ہین دل اونکے اور اکثر اونکے نافرمانبردار ہین

اور کسطرح (ہم اونکو مہلت دین) حال یہ ہے کہ اگر وہ تمپر غالب ہو جائین تو نہ عہد کو دیکھین نہ قرابت کو وہ تمکو زبانی باتون سے خوش کر دیتے ہین اور اونکے قلوب مخالفت انکار کر رہے ہین اور بہت سے اون مین فاسق نافرمانبردار ہین یعنی تم کیونکر اونہین امن دو اونکی تو حالت یہ ہے کہ اگر تمپر قابو پا جائین تو کوئی رعایت نکرین نہ عہد دیکھین نہ قرابت ف آیت مین اشارہ ہے کہ مسلمانون سے بصدق دل نہین مل سکتی تو نہین چاہیے کہ ہم رفع الوقتی کرین اور اون کی چرب زبانی پر مطمئن ہون اور زیادہ یہ بار وافض مین بتجارب کثیرہ ثابت ہوئے کہ وہ کبھی اہل سنت سے وفا و خلوص نہین کرتے

اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

خریدی آیتون سے اللہ کی قیمت قلیل پھر روکا راہ سے اللہ کی بیشک برا ہے جو ہین کرتے

ان لوگون نے اللہ کی آیتون کے عوض دنیا کا مال فانی اور قلیل خریدا یعنے دین چھوڑکر دنیا اختیار کی اور مومنین کو اللہ کی راہ سے روکا وہ کام جو یہ کرتے ہین برا ہے معالم ابوسفیان نے اپنے ہم عہدون کو مال دیا تاکہ وہ رسول خدا کے مخالف ہو جائین اور یوم خندق وغیرہ مین بڑے بڑے لشکر اطراف سے جمع کیے تھے

لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ۝ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

نہین دیکھتے کسی مومن مین قرابت کو اور نہ عہد کو اور یہی حد سے بڑھنے والے ہین پھر اگر توبہ کرین اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ تو بھائی ہین تمہارے دین مین اور صاف بیان کرتے ہین ہم آیتین قوم دانشمند کے لیے

تاکید مکرر فرمایا وہ کسی مومن مین عہد و ذمہ کی پروا نہین کرتے اور حد سے آگے بڑھجاتے ہین اب بھی اگر توبہ کرین شرک وکفر سے اور قائم کرین صلوۃ اور دین زکوۃ تو دین مین تمہارے بھائی ہین جو حال تمہارا وہ اونکا ہم اپنے احکام اور آیتین صاف صاف بیان کرتے ہین اون کے لیے جو دانا و فہمیدہ ہین وہ ہم اللہ تعالی تو مسلم کو بھائی فرماتا ہے

اور کہا فقہا نے نو مسلم قدیم مسلمان کا کفو نہین **ف** ع دین مین بہائی ہوتا اور راہ سے اور نسب مین بہائی ہوتا امر آخر او رفقہا کی غرض یہی ہے کہ نسب مین برابر والا نہین

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ

اور اگر توڑ ڈالین قسمین اپنی بعد عہد کے اور طعن کرین دین مین تو لڑو سرداروں سے کفر کے

اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝

بیشک نہین عہد اونکے لیے تاکہ وہ باز آئین

اور اگر یہ اپنے عہد توڑ ڈالین بعد عہد کے اور دین مین طعن وتشنیع کرین تو کفر کے سرداروں سے لڑو اون لوگون کے لیے قسم اور عہد نہین ہے (اور یہ قتال اسلیے ہے) کہ وہ باز آئین یا مطیع ہو جائین نکث عہد شکنی ایمان بالفتح یمین بمعنی قسم طعن عیب کرنا ائمہ جمع امام بمعنے پیشوا و سردار و رئیس قوم **ف** امن پانے والے چار قسم کے ہین ۱ نو مسلم جو مسلمان ہو کر ہم مین ملجائے ۲ ذمی جو عیب وجزیہ گزار بنکر رہے اور ہم اوسکے جان و مال کی حفاظت اپنی جان و مال کی طرح کرین ۳ مستامن وہ کافر حربی جو امان لیکر برائے چندے ہمارے ملک مین آئے ۴ معاہد وہ خود مختار کافر جنسے ہمنے صلح کر لی ہے۔ اور یہ سب کے سب اسکے مخاطب ہین البتہ عہد ہر شخص کا اوسکی طور پر علحدہ ہے مسلم کی عہد شکنی اون امور سے ہے جو اوسے اسلام سے خارج یا بغاوت مین داخل کرے۔ ذمیونکا عہد اطاعت مستامن کا امن حفاظت و معاہد کے حق مین پابندی شروط قرارداد ہ لیکن معاہد پر طعن کا اثر بدون شرط صریح مرتب نہین ہو سکتا اسلیے کہ ۱ اوسکا کفر اوسکی خودسری طعن مجسم ہے ۲ طعن سے عہد صلح کا توڑ دینا خلاف اجماع ہے **مسئلہ** ہر عہد شکن بعہد جدید امن پا سکتا ہے مگر ایمان لانے والے اور ذمی بننے والے کو امن دینا واجب اور صلح قبول کرنا رائے امام پر مفوض ہے **مسئلہ** اگر یہ عہد شکن قابو مین آجائین تو مرتد کا بدون توبہ زندہ چھوڑنا ممنوع اور کافر کو غلام بنا لینا جائز ہے اسلیے کہ مرتد کے اطاعت اور عہد کیا ہی بہی ایمان ہے یہ ایمان نہ عہد ہے ناماں طعن اسکی کئی صورتین ہین اول جسپر اونکے اعتقاد کی بنا ہے جیسے تثلیث اور اہرمن کا خالق جاننا یا اہل تشیع کا اصحاب کو برا غاصب حق مرتضی کہنا بعض اماموں کے نزدیک طعن نہین **ف** اگر یہ امور بقصد تعلیم و بطور عبادت بدون اسماع وایذائے مسلمین بعنوان توہین ہون تو دست اندازی عہد و امن کے خلاف ہے اور اگر شر وایذا و توہین و طعن و اشاعت فتنہ و اغوائے خلق منظور ہو تو بلا تردد روکنا چاہیے۔ مگر برعایت اعلائے کلمۃ الحق و اطفائے نائرۂ شر و سد باب فساد سیاست ایسی زبان درازیاں کی جائین

تو مضائقہ نہین جیسا کہ حضرت ابوبکر یا کسی اور صحابی سے مروی ہو کہ آپنے ایک یہودی سے کہا قسم ہو اوسکی جسنے محمد کو تمام عالم پر برگزیدہ کیا۔ یہودی بولا قسم ہی اوسکی جسنے موسیٰ کو تمام عالم پر برگزیدہ کیا تو آپنے بحال غضب اوسے ایک تھپڑ مارا اور جب یہ نالش بحضور سید المرسلین پیش ہوئے تو سواے فہمائیش کوئی زجر و تنبیہ نہوا اور وہم قرآن و اسلام یا انبیاء علیہم السلام یا ملائکہ یا ان بزرگان دین کو برا کہنا جو محض دینی عمدہ سے مشہور ہین کوئی اور روابط اور تعلق نہو یہ تمام امور طعن فی الدین مین داخل ہین جیسا کہ فرمایا مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِيْنَ مسئلہ کسی مسلمان کو ذاتی طور پر برا کہنا یہ دوسرے دائرہ القضا سے متعلق ہے

مسئلہ مسلمان کو من حیث اسلام برا کہنا طعن فی الدین ہے مسئلہ سید کو باپ دادا ویسکی گالی دینے سے آنحضرت کی شان مین گستاخی لازم آتی ہو (درمختار) اور کہا شامی سے کہ امام الحرمین کے نزدیک اسکا اثر عام نہین ہو پس مسلم کا اثر نہو گا اور عام سمجھا جاے تو جیسے باپ دادا کی گالی دو وہ حضرت آدم تک پہونچیگی اور یہ بالاجماع باطل ہے ف گالی دینے والے کی یہ غرض نہین ہوتی کہ اسکے آبا و اجداد بھی قابل دشنام تھے صرف اوسکی کمال توہین و ایذا مقصود ہوتی ہی جیسے گالی دیتا ہو ورنہ کوئی شخص اپنے اقارب کو گالی ندیتا البتہ اگر گالی دینے والا کافر یا اون بزرگون سے جو اوسکے اجداد مین گذرے منکر ہو تو ایک قرینہ عموم ہے جیسے شیعہ کسی صدیقی یا فاروقی یا اولاد حضرت غوث الاعظم کو باپ دادے کی گالی دے یا خارجی علوی کو ایسے گالی دے اوسوقت سمجھ سکتے ہین کہ اسنے اون بزرگون کی توہین کا قصد کیا اور مسلمان پر تو ایسا گمان ہی جائز نہین تاہم تنبیہ و تادیب بطور احتیاط کرنا چاہیے ضرور ہی کہ دینی مطاعن کا اعلان و اظہار جرم قرار دیا جاے اور مخفی و سربستہ امور کے تفتیش نکیجاے طاعن اگر مستامن یا ذمی ہے تو ادنیٰ طعن مین تعزیر اور اغلظ مین قتل چاہیے شامی عن حافظ الدین النسفی اذا طعن الذمی فی دین الاسلام طعنا ظاہرا جاز قتلہ حافظ الدین نسفی سے مروی ہی کہ جب ذمی دین مین طعن کرے کھلی طور پر یعنی خفا و تاویل نہو تو اوسکا مار ڈالنا جائز ہو جائیگا۔ اور بعض فقہا بھی جو طعن کو موجب نقض عہد نہین کہتے اس قتل سے نہین روک سکتے اسلیے کہ ممکن ہی کہ عہد باقی رہے اور قتل جائز ہو جیسا کہ تعزیر و سیاست و قصاص مین اور اگر مسلم تھا اور جان بوجھکر صاف و صریح طعن کیا مرتد ہو گیا توبہ کرے تو خیر ورنہ گردن ماری جاے۔ تجربہ دیگر جا نبری ہوگی مسئلہ حضور اقدس کی شان مین گستاخی

کرنے والے کی نسبت علما مختلف ہین شامی نے یہ بحث نہایت بسط سے لکھی ہی جسکے جا بجا کا
خلاصہ یہ ہی کہ اگر توبہ نکرے تو سب کے نزدیک قتل کیا جاے اور وہ مرتد ہی اگر توبہ کرے
تو مواخذہ اُخروی سے امید عفو ہی مگر دنیا مین بحق نبی حداً قتل کیا جاے یہی مذہب مشہور
مالک و احمد کا ہی اور قول ظاہر ابو حنیفہ و شافعی کا یہ ہی کہ توبہ مقبول اور عفو ثابت ہی بحث
حق العبد ہی توبہ سے عفو نہوگا جواب سب سے توہین بلحاظ ذات شریف نبوی نہین بلکہ مخصوص
بوصف رسالت ہی جبکہ عام مومنین کے لیے ارشاد ہوتا ہی وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا
بِاللّٰہِ کافر دشمنی نہین کرتے مگر اسپر ایمان لانیکی وجہ سے تو حضور کی نسبت بدرجۂ اولی ثابت و محقق
ہی اور جا بجا فرمایا آپسے خدع نہین کرتے اللہ سے کرتے ہین۔ فرمایا آپکو کچھ دخل نہین پس یہ
گستاخی اللہ کی طرف منسوب ہی اور ہمارے حضور جب حیات مین کسی سے انتقام نہ لیتے تھے
تو بعد قطع تعلقات جسمانی بدرجۂ اولی ترحم و عفو فرمائینگے قاتل حمزہ سے درگزر کی۔ ایذاے
قریش پر نظر کیجے اور یون بھی سہی تو دعوی شرط ہے نہ امام کے اسباب مین بنایت ثابت
نہ دعوی ممکن نہ حد قائم مسئلہ حضرات شیخین کو برا کہنا بعض کے نزدیک ارتداد ہے مگر
شامی نے بدلائل ثابت کر دیا کہ فاسق و عاصی ہوگا کافر نہوگا اسلیے کہ نواصب و خوارج و روافض
کی روایتین مقبول ہین مگر فسق باتفاق ثابت ہی مسئلہ طعن موجب نقض امن و عہد ہے
پس سزاوار ہی کہ جو مسلمان کافر حکام کے امن و ذمہ مین ہون اونکی قوانین و شرائط کے
خلاف اور اونکی سب و شتم مین جرأت نکرین اسلیے کہ یہ غدر ہے اور غدر ممتنع اور موجب فتنہ
البتہ وہ شرائط کہ ہماری شریعت کے مخالف پڑین مثلاً ترک جماعت اداے صلوا وغیرہ اونکی
پابندی بجبر و اکراہ جائز اور بحالت اختیار ناجائز ہی ائمۃ الکفر کہا صاحب تفسیر کبیر نے
کہ جسنے طعن کی اور عہد توڑا مفسدون کا سرغنہ ہوگیا یا یہ کہ اون کے سردارون کو قتل کرو
تو عام خود مطیع و منتشر ہو جائینگے بہر حال عوام کے قتل کی نفی نہین ہی اور سردارونکا ذکر
بطور اہتمام و خصوصیت تاکید ہی ف ایک اور فائدہ ہی کہ یون تو بڈھون اور عورتون اور
عزلت گزین عابدونکا قتل ممنوع تھا مگر کلمۂ (ائمۃ الکفر) مین وہ بھی داخل ہین اور یہی مذہب ہے
کہ اگر عورت یا بڈھا یا درویش منتظم جنگ و مشیر و مدبر ہو تو قابل قتل ہے لعل بمعنے رجا
و امید ہی یعنے جب تم سرکوبی پر آمادہ ہمیشہ شمشیر بکف رہوگے فتنہ و بغاوت فرو رہیگی کفر
مغلوب و معدوم ہو جائیگا بحث علما مختلف ہین کہ ذمی کا عہد طعن سے ٹوٹ جاتا ہی یا نہ

صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَیُذْهِبْ غَیْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ

دل قوم مومن کے اور دور کریگا غصہ اُنکے دلونکا اور توبہ دیگا اللہ جسے

یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝

چاہیگا اور اللہ علیم و حکیم ہے

مارو تم انکو تمھارے ہاتھون سے اللہ کفار پر عذاب کریگا اور اُنھین قتل و قید و شکست و جزیہ سے رسوا کریگا اور انپر تمکو فتح دیگا اور تمھارے دل ٹھنڈے کریگا اور تمھارے دلکے غصے نکال دے اور کفار سے جسے چاہے توبہ کی توفیق دیگا اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے جو شدنی ہے یا جو تم تمنا کرتے ہو اور حکمت والا ہے انتظام عالم و انقلاب احوالمین **ف** گو یہ وعدہ عام ہے مگر اصل مخاطب اسکے خواہ ستمدیدگان مہاجر تھے جنھین ذلت و خواری سے کفار نے اللہ کے گھر سے نکالدیا یا اندن طعن تشنیع کرتے محتاج احمق ذلیل جانتے یا انصار جان نثار ہین جن پر یہود کے مطاعن اور مخالف قومون کے چڑھائیان تھین - اسلئے فرمایا کہ تمھارے دلکے غصے بھی نکالدینگے اور کفار کو ذلیل کرکے تمھارے دل خوش کرینگے اور توبہ کا وعدہ اُنکے لیے ہے جو بعد جنگ بدر و اُحد و فتح مکہ ایمان لاتے گئے جیسے حضرت ابو سفیان و حضرت عکرمہ بن ابی جہل یا حضرت سیف اللہ خالد بن ولید و حضرت عمرو بن عاص جنکی مردانہ شجاعت اور دانشمندانہ تدبیرون نے اسلام کی دھاک باندھدی تمام دنیا کے سرکشون کو نیچا دکھایا آور یہ وعدہ اگرچہ فتح مکہ مین پورا ہوا مگر پوری تکمیل اسکی حضرت عمر کے زمانے مین ہوئی آور ہمیشہ کے لیے مومنین اس عطیہ کے امیدوار کیئے گئے ہین - اشارۃً معلوم ہوا کہ اگر چاہتے ہو کفار ذلیل و خوار ہون اور تم غالب و کامیاب ہو تو سر فروشی سخت کوشی اختیار کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اپنا عوض قیامت مین لیگا دنیا جائے مکافات نہین یہ تمام دار و گیر تمھارے خوش کرنے کو ہے **ف** وعدے مین مضارع کے صیغے درصورت شرط دوام و استمرار پر مشیر ہے -

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ یَتَّخِذُوْا

کیا جانتے ہو تم کہ چھوڑ دیئے جاؤگے اور نہین جانچا اللہ نے اُنھین کہ جہاد کیا تم مین سے اور نہین بنایا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

غیر اللہ کے اور نہ اُسکے رسول کو اور نہ مومنین کے دلی دوست اور اللہ جانتا ہے جو کروگے تم

کیا تم جانتے ہو کہ یونہین چھوڑ دیئے جاؤگے اور کوئی باز پرس نہوگی حالانکہ اللہ نے ابھی امتحان نہین
لیا اور ظاہر نہین ہوا کہ کسنے جہاد کیا اور اللہ و رسول و مومنین کے سوا کسیکو ہمراز اور دلی دوست نہین بنایا
اور اللہ تمھارے ہر کام سے خبردار ہے سوال بظاہر تین شبہے ہین ۱ عقائد کی خلاف یعنے اللہ کو علم آیندہ نہین جیسا کہ
(لما یعلم) سے مفہوم ہے ۲ اختلاف اسلیئے کہ (خبیر بما تعملون) سے احاطہ جزو کل ثابت ہے اور لما یعلم لاعلمی ہے ۳ یہ کہ فعل موجود
ہونے سے قبل وجود معلوم علم کسطرح ہو جاتا جواب اسکا تین مقدمونپر موقوف ہے مقدمہ اولی جو امور بدلائل محکم ثابت اور
مسلم مان لیئے گئے ہین انکے خلاف دلائل سے تاویل و مجاز اختلاف اٹھا دیا جاتا ہے تاکہ ابطال قول صحیح و معارضہ محکم
لازم نہ آئے جیسے توحید تنزیہ علم و قدرت حضرت باریتعالی و فرضیت صوم و صلوۃ و ایمان وغیرہ مقدمہ ثانیہ علم
کی دو قسمین ہین تحقیقی یعنے وہ انکشاف تام و حضور دائم جسکے لیے کوئی مانع و حاجب نہو سکا اور حقیقت اشیا ہر آن
حاضر و مشاہد رہے اور یہ مخصوص ذات عالم الغیب ہے کسی مخلوق کو اسمین حصہ نہین تقلیدی یعنے وسائل جان لینا جیسے
کان آنکھ قرائن قواعد ۔ اسمین شی ماہیت حاضر ہوتی ہے نہ حجاب اٹھتا ہے بتقلید اعتقاد یا دلیل و تجربہ علم مان لیا جاتا ہے
اسکی صحت و غلطی وسائل کی خوبی اور نقص کے تابع ہے بینائی کا قصور اوسکی ضعف قواعد کا فتور اس علم کو ناقص و غلط
بنا دیتا ہے اور یہی علم سرمایہ مخلوقات ہے مقدمہ ثالثہ علمی تعلق بھی دو قسم کے ہین ۱ (تعلق ذاتی) جو وجود معلوم سابق
اور اسکے ملازم رہتا ہے گو معلوم ابتک تشخص و تعین مین نہو مگر مرتبہ معلومیت سے جو احاطہ علمی مین حاضر ہے خارج نہین
ہو سکتا دیکھو وجود قیامت ابھی نہین ہے مگر اعتقاد و علم مین حاضر ہے اور اکثر حوادث قیاسیہ مثل حدوث موجود و معلوم
ہو جاتے ہین ۲ (تعلق فعلی) یعنے بوقت حدوث فعل سے علم کا تعلق ۔ اسمین ضرور ہے کہ علم وجود فعل سے مقارن یا متاخر ہو
اسلیئے کہ تعلقات سابقہ ذاتی گنے جائینگے پس تعلق فعلی اگر تعلق ذاتی کے ساتھ ہے تو یہ حدوث باعتبار فعل معلوم ہے
عالم سے علاقہ نہین اور اگر تعلق نہ تھا تو علم و تعلق دونو حادث ہین اب ملاحظہ ہو کہ (لما یعلم) اور جہان جہان
ایسے مضامین وارد ہین مجازاً علم فعلی اور تقلیدی پر محمول ہین یعنے تعلق فعلی ابھی نہین پیدا ہوا اور آلات علمیہ ابھی
مستعمل نہین ہو سکے اور (خبیر بما تعملون) اور تمام نصوص علمیہ اپنے معنے حقیقی یعنے علم تحقیقی و تعلق ذاتی پر باقی ہین
یعنے اللہ تعالی کے علم مین آپکے وجود سے قبل باعتبار صور علمیہ ازلیہ حاضر و شاہد ہین اب اختلاف ہے نہ خلاف ۔ اور نہ علم
فعل وجود کا استحالہ اور اسے تعلق کیطرف اشارہ کیا ہے امام ابو حنیفہ نے اپنی کتاب فقہ اکبر مین واضح رہے کہ تقدیر
باعتبار علم ازلی ہے اور عذاب ثواب باعتبار علم تقلیدی اور ایسا نہوتا تو نظم عالم و دار دیگر مخلوق قائم ہی نہوتا ۔
خلاصہ اللہ تعالی تمھارے تمام کام تو جانتا ہے مگر اس عنوان سے جو حصول علم و ترتیب مدح و ذم کے لیئے معین کیئے
گئے ہین اور باعتبار تعلق فعلی ابھی ثابت نہین کہ تم مخلص و مطیع ہو یا منافق و باغی مسئلہ کفار سے بدل ملنا اور
انھین دوست ہمراز محب صادق بنانا جائز نہین اسلیئے کہ اللہ تعالی نے اسے امتحان ایمان مین داخل فرمایا اور اسی پر مخلص و منافق کا

حکم دیا جائیگا تنبیہ یہ حکم کامل ضعیف الایمان کفار دوست مسلمانونکے لیے تازیانہ تہدید بلکہ وعید شدید ہے
مجھکو نہ پوچھو گے نہ جاؤ گے نہ ہمارے باغی دشمنوں سے تعلق پیدا کرسکو گے جب کفار سے بیزاری
ظاہر فرمائی اور انکی سرکوبی کا حکم دیا تو بوجوہ تنفر و عقوبت اور یہ کہ وہ کسی عطیہ اور کسی منصب کے قابل نہیں کرکے

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ اُولٰٓئِكَ
نہیں مشرکون کے لیے کہ آباد کریں مسجدون کو اللہ کے گواہی دیتے ہون اپنی ذاتون پر ساتھ کفر کے یہی ہین

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ۝
کرنٹ گئے نیک کام اونکے اور آگ مین وہ ہمیشہ رہینگے

مساجد اللہ ہر کوئی مسجد ہو اور مکہ معظمہ بدرجہ اولی داخل ہے شہادت کفر اسی مراد بت پرستی سجدۂ غیر خدا کلمات
شرک و کفر وغیرہ اعمال جمع عمل صیغہ گو عام ہے مگر بعض حقیقت پر مقصور ہے یعنی اعمال نیک اسلیے کہ قطعاً معلوم ہے اور آخر
آیت بھی شاہد ہے کہ اونکا ٹھکانا جہنم ہے اور جہنم سزائے اعمال بد ہے نہ صلۂ عدم حسنات حاصل یعنے مشرکین کارِ اس
قابل نہین اور اونکو یہ حق نہین کہ مکہ معظمہ کے خادم اور مجاور بنین اور اس حال مین کہ وہ اپنے کفر پر خود گواہی دیتے ہون
بتونکا سجدہ کرکے غیر خدا کی نذر دیکر پیغمبر حق کو جھٹلا کر یہ تو وہ لوگ ہین جنکے اعمال خیر مٹا دیے گئے اور ہمیشہ کو دوزخ مین رہینگے
اور خدمت مساجد خیر ہے اور موجب جنت تو یہ لوگ خدام المساجد نہین ہوسکتے یہ حکم عام ہے یعنی کوئی کافر کسی مسجد کا متولی یا بانی یا خادم ہونیکے قابل نہین

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ
نہین بساتا مسجدین اللہ کی مگر وہ کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پر قیامت کے اور قائم کی نماز اور دی زکوۃ

وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ۝
اور نہ ڈرا مگر اللہ سے پس اب یہ لوگ ہو جاسکینگے راہ پانیوالون سے

مسجد کی تعمیر وہی کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لایا (تاکہ عظمت اوسکی اور اوسکی وحدانیت جانے) اور قیامت کو آنیوالا جانے (کہ خوف و امید خلوص سے
یہ کام کرے) نمازی ہو (کہ اوسی سے مسجد کی ضرورت ہے) زکوۃ دیتا ہو (کہ مصارف خیر پر کمر باندھے) نہ ڈرے مگر اللہ سے (تاکہ تمام عالم کو چھوڑ کر
اوسکے در دولت پر جبہ سا رہے مراد ڈرنے سے فاعل موثر حقیقی اور نفع و ضرر پر قادر جاننا ہے ورنہ مخصوص حضرت قادر مطلق ہے) یہی لوگ
راہ پانیوالے ہین یعنے توفیق خیر راہ حق سلوک معرفت وصول جنت منزل مقصود انہین کے لیے ہے تعمیر بطور عموم مجاز مسجد کے
ہر خدمت کو شامل ہے پس (بنانا تام) مسلم مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ وَمِثْلَهٗ جسنے اللہ کے لیے کوئی مسجد بنائی
اللہ اوسکے لیے جنت مین ویسا ہی گھر بنائیگا مراد مثل سے مماثلت نیت و خلوص ہے صرف محنت و ضرورت ہے ورنہ احمد سے مروی ہے کہ اوسکا
گھر سے وسیع تر ہوگا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ گھر در و یاقوت کا ہوگا ترغیب اِنَّ عُمَّارَ بُيُوْتِ اللّٰهِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
بیشک بنانیوالے اللہ کے گھر کے اللہ والے ہین درست کرنا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ اگر مسجد لوئی کے گھر کے برابر ہو یا اوس سے بھی چھوٹی ہو

اور یہ کنایہ ہے مرمت یا مسجد بنا دینے سے (مسجد میں نماز پڑھنا اور اوسکا تعلق اور حضوری)
ترغیب مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَهُ اللّٰهُ جسنے مسجد سے دل لگایا اللہ اوس سے الفت کرتا ہے
ترمذی فرمایا اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ جب تم کسیکو دیکھو
کہ حضوری مسجد کا عادی ہے اوسکے مومن ہونے کی گواہی دو پھر یہ آیت پڑھی اِنَّمَا یَعْمُرُ آیۃ یعنی
اگر اوسکا حال معلوم نہیں تو مومن کہو اور ایمان معروف ہو تو مومن کامل سمجھو اور احادیث صحیحہ میں
وارد ہوا کہ مسجد کی طرف چلنے میں ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اور گناہ عفو ہوتے ہیں ابن ماجہ
ابوہریرہ نے آنحضرت سے روایت کی کہ جو شخص نماز کے لیے مسجد جاتا ہے لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ
بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً کوئی قدم نہیں کہتا مگر ایک مرتبہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ
مٹ جاتا ہے در منثور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو مسجد میں صبح شام جاتا ہے اوسکے
لیے ہر آمد و رفت میں ایک گھر جنت میں تیار ہوتا ہے اور ابوامامہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا
مسجد میں صبح شام جانا جہاد ہے اور فرمایا بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ اِلَی الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ بِمَنَابِرَ
مِنْ نُوْرٍ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا یَفْزَعُوْنَ جو نمازی اندھیری راتوں میں مسجد
کی طرف جاتے ہیں اونہیں خوشخبری سنادو کہ قیامت کے دن اونہیں نور کے منبر عطا ہونگے
تمام آدمی خوفناک اور ترسان ہونگے اور یہ مطمئن و فرحان (جاروب کشی وغیرہ) مشکوۃ
فرمایا عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتَّی الْقَذَاةُ یُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ مجھپر میری امت
کی نیکیاں پیش کی گئیں یہانتک کہ مسجد سے کوڑا نکالنا ترغیب آپنے ایک عورت
کی نسبت فرمایا کہ میں نے اوسے جنت میں دیکھا وہ مسجد کا کوڑا کرکٹ بہارا کرتی تھی اور فرمایا
اِخْرَاجُ الْقُمَامَةِ مِنْهَا مُهُوْرُ حُوْرِ الْعِیْنِ مسجد سے کوڑا نکالنا حور جنت کا مہر ہے در منثور
فرمایا جو کوئی مسجد میں چراغ جلاتا ہے ملائکہ حاملان عرش اوسکے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں
جب تک چراغ میں روشنی رہے - اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار فرشتے مسجد میں قندیل
لٹکانے پر استغفار کرتے رہتے ہیں مسلم اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ
الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا اللہ کے حضور میں مساجد محبوب ترین مقامات ہیں اور بازار
مبغوض و ناپسندیدہ مقام ف اسلیے کہ بازار میں نہ ذکر خدا نہ ذکر رسول دنیا کی مشغولی اسراف
و فضول نہ کان نہ نظر نہ دل نہ جسم نہ مال کوئی شے ممنوعات سے نہیں بچ سکتے ترمذی
آپنے فرمایا جب جنت کے کیاریوں میں جاؤ تو اونہیں چرو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ

جنت کی کیاریاں کیا ہیں فرمایا مسجدیں - پھر عرض کی انمین چرنا کیا ہے فرمایا سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا ۔ درمنثور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مین قصد کرتا ہون کہ زمین والوپر عذاب کرون پھر جب دیکھتا ہون قرآن کے ہمنشین اور مسجد کے خادمونکو اور مسلمانون کے متصوق بخشو نکو تو میرا غضب تھم جاتا ہے - کہا ابن معقل نے کہ مسجد شیطان کے لیئے قلعہ ہے یعنے مسجد والوپر اسکا جبر کم اثر کرتا ہے - ابن عباس نے کہا مسجدین اللہ کے گھر ہین آسمان والونکے لیئے ایسی نورانی دکھائی دیتی ہین جیسے زمین والونکو تارے - کہیں سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ نے مکے مین اپنے دروازے پر مسجد بنائی اسمین نماز وقرآن پڑھتے ہر چند کفار ڈراتے دھمکاتے آپ خیال مین نہ لاتے ف مصداق اول اس آیت کے آپ ہی ہین ضابطہ نیک کام دو قسم کے ہوتے ہین ایک وہ جو خالص ثواب ہی کے لیئے موضوع ہون جیسے مسجد نماز روزہ - انمین نفی ثواب سے نفی ذات بھی جائیگی دوسرے وہ جو کسی اور غرض کے لیئے موضوع ہون گو ثواب انمین ملے جیسے مرمت مسجد جو مسجد کے بقا کے لیئے ہو اور فرش وروشنی وغیرہ جو اسکی رونق یا نمازیونکے راحت کے لیئے ہے انمین نفی ثواب سے نفی ذات نہوگی - مسئلہ کافر یا مال حرام کی بنائی ہوئی مسجد مسجد نہوگی مثل اور گھرونکے ہے اسلیئے کہ نہ کافر کی نیکیاں مقبول نہ موجب ثواب ایسے ہی مال حرام مقبول نہ لائق اجر لیکن اگر کفر یا حرمت مشتبہ ہو یعنے اسکے ثبوت پر دلائل یقینیہ و قطعیہ نہون جیسے منافقین یا اہل ضلال یا عوام شرک پسند کی مسجدین یا طوائف - رشوت خوار - ربواپیشہ تا رباز کی مسجدین انمین سزاوار یہ ہے کہ امید ثواب زیادہ نرکھی جائے مگر احتیاط حرمت مسجد کا لحاظ رہے مسئلہ کافر یا مال حرام کی مرمت اگرچہ جزو مسجد ہو جاتی ہے مگر مسجد کو حکم مسجد سے خارج نہین کرتی پس یہ فعل ممنوع اور فضل سابق بدستور رہیگا اور اسی پر قیاس ہو روشنی وفرش وغیرہ کا لیکن مسلمانو پر واجب ہے کہ مساجد کو ایسے اموال وافعال خبیثہ سے محفوظ رکھین شان اسلام وآداب خانہ خدا انھین روا نہین رکھتا مسئلہ اگر خارج مسجد یعنے غسلخانہ وغیرہ ایسے مالون سے بنایا جائے تو گو جائز ہے مگر باعتبار تعظیم قرب خانہ الٰہی واظہار توہین فساق وکفار احتراز اولے ہے حق مسجد یہ ہے کہ نماز پنجگانہ ہو وقت پر اذان کہی جائے اللہ کا گھر اللہ کے نام سے نورانی رہے ضروری سامان اسکے موجود مرمت لازمی ملحوظ ہو

۵ درمنثور فرمایا جو کوئی مسجد میں چراغ جلاتا ہے ملائکہ حاملان عرش اسکے لیئے استغفار ۴ بحوالہ اول فائدہ ف
... روشنی وغیرہ اور ایسا روایت میں ... فرش مسجد ... بھی ...

آدر اوسے انہین کہ مساجد کو نقش و نگار سے مزین اور اسلام کو دولت سے معزز کرین
انمین اللہ کے نام کی روشنی اور اللہ والونکے سوز دل کے بخور اور انکے زرد چہرونکے
سنہرے رنگ اور سینہ خراشیونکے نقش و نگار کافی ہین صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ
مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً تخصیص کوئی عبادت مسجد کے لیے خاص نہین یعنے اگر مسجد نہو تو وہ
عبادت نہوسکے البتہ مسجد نماز و ذکر کے لئے مخصوص ہے انمین بیع و شرا دنیا کے فضول
ادھر ادھر کی باتین کوڑا کرکٹ - بدبو - مضمون جنب و حائض انمین نہجائین حضرت ... انکا م
جاری ہوا صحیح رہے کہ مسجد صرف مکان نہین بلکہ تحت الثری سے فوق ... تک بقدر مسجد مسجد ہی

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

کیا بنایا تمنے پانی پلانا حاجیونکا اور خدمت مسجد حرام کے مثل اسکے کہ ایمان لایا اللہ پر اور پچھلے

الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ

دن پر اور جہاد کیا راہ مین اللہ کی نہ برابر ہونگے پاس اللہ کے اور اللہ

عالم عباس اور اور حضرت علی سے

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

نہین راہ دکھاتا قوم ظالم کو

طلحہ بن شیبہ وغیرہ گفتگو آپس کی عباس کے

ہم حاجیونکو پانی پلاتے تھے کہا طلحہ نے مین صاحب کلید مکہ ہون حضرت علی نے کہا مین نے یہ کچھ
نہین جانتا یعنے اللہ کی راہ مین جہاد کیے اللہ تعالے نے ہی اسکا فیصلہ کردیا کہ فرمایا کہ کیا تم لوگ
حاجیونکا پانی پلانا اور مسجد مکہ کی خدمت کو ایمان اور جہاد کے برابر کیے دیتے ہو ایسا
ہرگز نہوگا یہ دونو برابر نہین اور اللہ ظالمونکو جنت و خیر و فضل کے طرف رہنمائی
نہین کرتا - کبیر حضرت علے نے عباس سے بعد اسلام کے کہا آپ ہجرت کرکے چلے آئین
وہ بولے مین خدمت بیت اور سقایت حجاج کرتا ہون یہ ہجرت سے بہتر ہے اللہ تعالی نے
یہ آیت اتاری تب حضرت عباس نے کہا یا رسول اللہ کیا مین یہ خدمت چھوڑ کر چلا آؤن فرمایا تم
وہین رہو تمھارے لئے کچھ اسمین خیر ہے اور کہا گیا کہ مشرکون نے یہود سے کہا کہ ہم لوگ ساقی
حجاج و خادم بیت ہین اب ہم اچھے ہین کہ محمد اور انکے اصحاب یہود بولے تم
افضل ہو اللہ تعالے نے ان کا رد فرمایا شبہہ اس تقدیر پہ آیت بمقابلہ
کفار اتری لازم آتا ہے کہ بحالت کفر بھی انھین اس خدمت سے کچھ فائدہ
ملے حالانکہ کفر مین کوئی نیکی مقبول نہین حل آیت مین انکے زعم پر مقابلے کی -

نفی کی گئی اور آخر مین اشارہ فرمایا کہ گو یہ خدمت موجب اجر تھی مگر تم ظالم ہو تمکو کامیابی
کی طرف راہ نہ ملیگی ف شبہہ دوسری روایت پر یہ وہم ہوتا ہی کہ عباس اوس وقت تک ایمان
نہ لائے ہون ہو ہمارے نزدیک ہما نہ بھی ایمان کا ذکر ہوتا ہے اسکے ظلم کی نسبت فرمائی اور عباس کا
بعد جنگ بدر مسلمان ہونا مسلم ہی حل یہان ایمان کفر کے مقابل مذکور نہین بلکہ مجاہدین کو جو
سبقت اسلام و تشویت واعلام موصوف بصفت ایمان فرمایا اور دوسری طرف اوسکی ضرورت
نہ رکھی ف اسمین شک نہین کہ ہجرت وجہاد افضل ترین عبادت ہی مگر دین مین ضرورت
پیش نظر رہتی ہے جسکی جسوقت ضرورت بحسب دین زائد ہو اوسکا ثواب زائد ہوگا بغرض
اتفاق و اجتماع ہجرت بوقت مقابلہ جہاد بوقت امن وعظ و علم در صورت عدم مشاغل
مذکور عبادت و خلوت بہترین اعمال ہین ربط بعد تہدید فضائل مجاہدین ذکر فرماتے

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ
جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیے راہ مین اللہ کی مالون سے اپنے اور جانون سے اونکے بہت بڑے

دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ
درجے ہین پاس اللہ کے اور وہی کامیاب ہین بشارت دیتا ہی اونہین رب اونکا رحمت کی اپنی طرف سے اور خوشنودی کی

وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝
اور باغونکی اونکے لیے اونکی جنت مین نعمتین ہین رہنیوالے اونمین ہمیشہ بیشک اللہ پاس اوسکے ہی ثواب بڑا

جولوگ ایمان لائے اور خدا کے لیے گھر چھوڑے جہاد کیے اپنے مال اور جان سے اونکے لئے بڑے
مرتبے مین حق سبحانہ تعالی کے حضور مین وہی لوگ کامیاب ہین اونکا رب اونہین خوشخبریان دیتا ہی
اپنی رحمت اور رضا کے اور اونکے لیے جنت مین ہمیشہ رہنے والی نعمتین ہین یہ لوگ
جنت مین ہمیشہ رہینگے نہ موت ہی نہ خروج بیشک اللہ کے پاس اجر عظیم ہی نعیم مقیم پایدار جنت
کی نعمتیں زائل و فانی نہین مسلم من یدخل الجنة تنعم لا یبأس لا تبلی ثیابه
و لا یفنی شبابه جو جنت مین جائیگا عمدہ رہیگا نہ اوسکے کپڑے پھٹین نہ اوسکی جوانی مٹے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ
اے ایمان والو نہ بناؤ اپنے باپ دادونکو اور بھائیون کو دوست اگر وہ دوست رکھین کفر کو

عَلَی الْاِیْمَانِ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
ایمان پر اور جو دوست بنائے اونکو تم مین سے پس وہی لوگ ظالم ہین

اے ایمان والو اپنے باپ دادون اور بھائیون کو اگر وہ کافر ہون تو دوست نہ بناؤ اور جو
ایسون سے محبت رکھیگا وہ ظالم ہو گا۔ اس آیت مین قطع رحم کا حکم نہین بلکہ موالات و
محبت جو موجب شرک چھوڑ و ہجرت و اعانت دین ہو منع فرمائی پس عزیز و اقارب باپ بیٹے
کی رعایت و دوستی ہو فرائض اعمال اور واجبات دین سے روگردانی ممنوع ہے احسان کرنا
انکی رعایت کرنا صلہ رحم ہے اسے منع نہ کرے ۔ معالم ۔ آدمی مرتد ہو کر مکے والون مین جا ملے
تھے اونکے اقارب کے حق مین حکم ہوا کہ اونکو دوست نہ بناؤ پھر وہ مسلمان جنہون نے ہجرت نکی تھی
کہنے لگے کہ اگر ہم ہجرت کرین تو ہمارے گھر خراب کھیتیان برباد مال ضائع ارحام قطع ہو جائینگی ارشاد ہوا

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ
تو کہدے اگر ہین باپ دادے تمہارے اور اولاد تمہاری اور بھائی تمہارے اور ازواج تمہاری اور اقارب تمہارے اور مال

اۨقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ
جو کمائے تم نے اور تجارت کہ ڈرتے ہو اوسکی مندی بازاری سے اور گھر جنہیں دوست رکھتے ہو محبوب تر تمکو اللہ سے اور

رَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۔
رسول سے اوسکے اور جہاد سے اوسکی راہ مین تو منتظر رہو یہان تک کہ لائے اللہ حکم اپنا اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم نافرمان کو

اگر باپ دادے اولاد بھائی بہن رشتہ دار ازواج کمائے ہوئے مال اور سوداگری جسکے
کساد بازاری کا ڈر ہے اور گھر جو بہت اچھے لگتے ہین (یہ سب) اللہ اور رسول سے اور اوسکی
راہ مین جہاد کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہین تو انتظار کرو کہ اللہ تعالی اپنا حکم یعنی قیامت
لائے یا دنیا مین کوئی فیصلہ قطعی کردے (اور جان رکھو کہ تم ایسی محبت سے فاسق ہو جاؤگے
اور راہ مقصود نہ پاؤگے اسلیے کہ) اللہ تعالی فاسق کی رہنمائی نہین کرتا۔ بخاری ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ
اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ قسم ہے اوس ذات پاک کی کوئی
تم مین سے ایمان والا نہین ہوتا ہے جبتک مین محبوب تر نہو جاؤن اوسکے نزدیک ماباپ
اور اولاد سے ۔ اور انس کی روایت مین وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ بھی ہے یعنے تمام مخلوق سے
بھی زیادہ حضور محبوب ہو جائین۔ ابن کثیر حضرت عمر نے کہا واللہ یا رسول اللہ مین آپکو
تمام چیزون سے زیادہ محبوب رکھتا ہون مگر اپنی جان سے زیادہ نہین فرمایا جب تک
جان سے زیادہ محبوب نہون ایمان ہی نہین تو حضرت عمر نے کہا فانت الان واللہ احب الی من نفسی

حب رسول

پس تھے آپ تو ہم ہی خدا کی کہ جانسے بھی زیادہ محبوب ہین آپ کی حسن تدبیر و لطف
تاثیر نے عام و خاص کو تمام تعلقون سے بے پروا کر دیا ایمان ہی تو اسمین اور ہجرت
ہے تو اسمین بظاہر تناہی فرمایا کہ مجھسے زیادہ کسی اور کو چاہو مگر اشارات نہایت
اور ادا ہے یہانی نے غیر کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینکدیا اسلیے کہ محبت اگر ضعیف ہے
اور تیز ادراک ... حسن محبوب و کمال محبوب کا اندازہ اور شعلہ محبت ... لازم ہے جبتک
صرف جمال عارضی اور زینت نمائشی کی نظارہ و نیز التفات ہم اسکو سرمایہ حیات و لطف زندگانی
جانا کئے ہوسکتے تھے مگر جمال حقیقت و طلسم قدرت کے سامنے کیسی ہستی رہسکتی ہے
رفتہ رفتہ کا احب الآفلین کی ندا ملبند ہو دنیا اور اوسکی متاع قلیل نا پسند ہو گئی
چو شنیدند عزت علم برکشید + جہان از سر جیب عدم درکشید آفتاب نکلا پھر تارے کہان
رات کا فور ہوئی روشنی پھیلی تاریکی دور ہوئی - یہ سب دنیا و افسون و فسانہ ناقل کیا ولیا
سبق اپنے تو یکا یان نادان بچے کے ہاتھ سو سرخ - زرد چمکدار شیشے جنپر وہ لوٹ رہے
الماس و جواہر دیکر بھی لینا مشکل ہے اسلیے کہ نہ وہ جواہر شناس ہے نہ اون کے
جوہر و قیمت سے خبردار - اگر اوسے جوہر شناسی سکھا کر ایک پارۂ الماس دیکر کہیں کہ تم
وہ شیشے اور یہ الماس دونو برابر سمجھو اتو وہ قدر و قیمت سمجھ چکا ہی ہو ہی نہین سکتا
کہ شیشہ و جواہر دونو ایک ہی سلک مین رکھے راہ مین پھینکدیگا اور اوسے صندوق
دل مین چھپائیگا یہ تدبیر احسن بدون تکلف و تشدد محبت غیر کو مٹاتے مٹاتے یکسو کر دیگی
اور تمام تعلقات چراغ سحر کی طرح فرو ہو جائینگی اور اگر محبت غالی محبت محبوب ادراک
واقعیات سے خالی ہی جو آدمی کو اندھا بہرا بنا دیتی ہی تو وہ اشتراک گوارا ہی نہین کرسکتے
دنیا پر گرا تو فی النار و السقر شقی ابدی ہوا اور جمال حق پر نظر کی تو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ مین غرق ہو گیا ہ نام کے تیرے ہی اے جان ہی فقط گنجایش + وسعت دل ہی
ہے مانند نگین تھوڑی سی ٭ ہان علما و صلحا کے محبت ذکر و عبادات کا ذوق عمل
خیر کی آرزو اللہ و رسول کی محبت سے ملحق ہی ذکر گو عین مذکور نہین مگر یاد دلانیوالا
ضرور ہے اور پھر خدمت گو قرب نہو مگر قرب رضا و مقام عبودیت مین موجب لطف و سرور نکتہ
... ہوا کہ دنیا اور اوسکے تمام کام دین سے بڑھکر بلکہ برابر سمجھنا موجب و عید ہے سہ
شمع دین ہو کہ غم غم نیست ٭ ہمہ غمہا فرو تراز و نیست ٭ ہان اللہ و رسول کی محبت

مقصود بالذات ہے باقی وسائل - ذکر سے اللہ کو رغبت ہے اور لقا سے رضا لذیذ

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ
بیشک مدد کی تمہاری اللہ نے مقامات کثیر مین اور دن حنین کے جبکہ خوش کیا تمکو کثرت نے تمہاری پس نہ کفایت کی تمسے

شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ
کچھ اور تنگ ہوگئی تمپر زمین ساتھ کشادگی کے پھر پھرے تم پشت دکھاتے

اے مسلمانو اللہ تعالی نے تمہاری مدد کی اور فتح دی بہت مقامون مین اور حنین کے لڑائی مین بھی جب تم اپنی کثرت فوج وسامان پر نازان تھی پھر اس کثرت نے تمہین کچھ فائدہ نہ دیا اور زمین باوجودیکہ کشادہ ہی تمپر تنگ ہوگئی (یہ اشارہ ہے کمال اضطراب وانہزام سے) پھر تم پشت دکھا کر پھرے **قصہ حنین** کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ بعد فتح مکہ آپکو خبر دی گئی کہ مالک بن عوف نے قبیلہ ہوازن اور ثقیف سے چار ہزار آدمی جمع کیے ہین معا حکم تیاری لشکر ظفر پیکر صادر ہوا بارہ ہزار مجاہد جرار وغازیان خنجر گزار روانہ ہوئے بعض یہ فوج پرہیبت دیکھکر بول اوٹھی آج ہمارا لشکر کثیر اور سامان درست ہے حضور کو یہ خیال پسند آیا حق سبحانہ تعالی نے تعلیماً انکی تہدید فرمائی اس لڑائی مین نومسلم ضعیف الایمان بہت فراہم تھے اور کفار پہلے سے کمین گاہون مین تاک لگائے تھے گو لشکر اسلام ایک منتظم طور پر بڑھایا گیا مگر راہون کی تنگی سے صف بندی نہوسکے دشمن کی تیراندازون نے کمین گاہون سے تیر برسائے آگے کا لشکر منتشر اور اونکی دیکھا دیکھی پیچھے والے درہم برہم ہوگئے ضعیف الایمان آپ اور آپکے اصحاب پر ہنستے باتین بناتے حضور پر نور مع بعض اصحاب میدان مین رہگئے اور آپ رجز مین فرماتے تھے ؎ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ٭ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ
مین پیغمبر ہون امین دروغ وکذب نہین ہین بیٹا ہون عبد المطلب کا یعنے شرف یہ پیغمبر ہون اور نسب یہ کہ تمام آدمیون مین کریم تر علی وابن مسعود اور ابو سفیان ؓ و عباس آپکے گرد گرد تھے آپنے عباس سے فرمایا ہمارے جان نثارون کو پکارو اونہون نے بلند آواز سے کہا یا معشر الانصار اے انصار کے جان نثار بہادرو یا اصحاب الشجرہ اے شجرۂ رضوان کے تلے موت پر بیعت کرنے والو یا اصحاب سورۃ البقرۃ اے سورۂ بقر اوٹھانے والو یہ سننا تھا کہ اصحاب پروانے کی طرح ہر طرف سے دوڑے اور اوس شمع نبوت کے گرد تصدق ہونے لگے موحدین کی تلوارون نے جوہر دکھایا تیرون نے موت کا منہ

حاصل حنفیہ کے نزدیک یہ ہی کہ شرک اعتقاداً پلید ہین انکی خدمت وعبادت مقبول نہین لہذا مساجد کی خدمت اور کعبہ کے حج وطواف سے منع کردیے جائین احتیاطاً بحسب ظاہر آیت ومیلان بعض مجتہدین امت مناسب ہی کہ کفار دخول مساجد سے عموماً اور دخول حرم مکہ سے خصوصاً روکے جائین جب تک کوئی ضرورت دینی مثل مزدوری وغیرہ کے پیش نہ آئے شبہہ آیت مین کفار سے خطاب ہی کہ تم طلاق دو معلوم ہوا کہ جزئیات احکام مین بھی کفار مخاطب ہین جیسا کہ بعض کا مذہب ہی حل مومنین مخاطب ہین اصالۃً اور کفار مبالغۃً اسلیے کہ ابتداءً ذکر مومنین کا ہی اگر وہی مخاطب ہوتے تو خواہ مخواہ اونکے آنے سے مواخذہ ہوتا خواہ ہم بھی دوسرے مقام پر حکم دیے جاتے کہ اونہین روکو پس مراد یہ ہی کہ کفار کو آنے کے ممانعت ہی وہ نہ آنے پائین اور اگر کفار بھی مخاطب ہین تو کیا مضائقہ اسلیے کہ تعظیم حرم حقوق اسلام سے ہی اور حقوق ومعاملات مین کفار باتفاق مخاطب ہین چہارم خوف فقر کی تفسیر یہ ہے کہ اطراف کے لوگ مکے مین آتے اور حج کرتے باہم خرید وفروخت بھی ہوتی مکے والے فائدہ پاتے اس حکم سے اہل مکہ گھبرائے تو ارشاد ہوا گھبراؤ نہین ہم تمکو فتوحات متکاثرہ ونذر وتحائف مومنین یا حج اہل اسلام سے مالدار کردینگے اور یہ ایک معجزہ ہی قرآن کا کہ اہل مکہ ہمیشہ خوش عیش کفار کے اعانت سے بے پروا ہین

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

لڑو اونسے کہ نہین ایمان لاتے اللہ پر اور نہ پچھلے دن پر اور نہین حرام جانتے جسے حرام بنایا اللہ اور رسول نے اور

وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ

اور نہین قبول کرتے دین حق کو اونمین سے کہ دیے گئے کتاب یہانتک کہ دین جزیہ

عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝

ہاتھون سے اور وہ خوار ہون

لڑو اونسے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان نہین لاتے اور اللہ ورسول کی حرام کی ہوئی کو حرام نہین جانتے اور دین حق پر نہین چلتے اور اہل کتاب سے ہین اونسے لڑو یہانتک کہ جزیہ گزارنیجائین اور اپنے ہاتھون سے بحالت ذلت وخواری اداکرین (لا یحرمون) سے مراد تکذیب احکام اور دین حق سے یہی دین اسلام ہی جزیہ ایک مالی عذاب ہی جو کفار پر بجائے بدنی عقوبت یعنی قتل وقید وغلامی کے معین کیا جاتا ہی تیس نہ جہاد کی غرض خونریزی وقتال ہی نہ جزیہ کا حاصل جمع مال بلکہ یہ اعلی درجے کی تدبیر ہی جس سے کسی باقبال

ع ۵

دانشمند بادشاہ کو چارہ نہین ہوسکتا جسطرح اوہے کو آگ سے نرم کر کے کام لیتے ہین سرکش
باغی کو بہی تلوار سے زیر کرتے ہین پہر امن و کیفیت اسلام کی قوت حق پہ سچی تہذیب اخلاق کی
خوبیان بعدل وداد کی رونق دکہاتے ہین تاکہ اثر صحبت سے دل نرم ہو انکی اسلاح سیلاد کی
بالادستی دیکہکر شرہائین شاید راہ راست پر آئین سبب یہ ہی ہے کہ یہ مضمون سے متعلق ہے یعنی
بشکر اسلام جان بخشی یا بمقابل دست زور و فتحیابی جزیہ ادا کرین اور کہا گیا کفار سے
متعلق ہے یعنی بحالت تذلل ہاتہون سے جزیہ پیش کرین اور فقہا نے اسی طرف میل کیا
اور کہا کہ ذمی اگر جزیہ کسی کے ہاتہ نبہیجے نلیا جاے بحث کہا گیا جزیہ کا حکم صرف
اہل کتاب کے لیے ہے کیونکہ آیۂ قتال عام ہے وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون
الدین کلہ للہ جب تک ایمان نہ لائین مارے جاؤ امن نہ پائین مگر اہل کتاب کو بشرط جزیہ
علیحدہ کر لیا پس بت پرستون کو یہ حکم شامل نہوگا مگر حنفیہ بلکہ جمہور اوسکے خلاف ہین انکے
نزدیک تمام دنیا کے کفار اہل کتاب ہون یا بت پرست جزیہ دیکر امان حاصل کرسکتے ہین
البتہ جزیرۂ عرب نجاست شرک و بت پرستی سے محفوظ رکہا گیا ہے وہان جزیہ لیکر رہنے
کی اجازت نہ دینگی اور دلائل انکے یہ ہین احمدی کہا بعض نے وقاتلوھم الخ کا عموم
آیت جزیہ سے منسوخ ہے یعنی جزیہ گزار کو قتل نکرو ف ممکن ہے کہ فتنہ بمعنی تمرد و سرکشی ہو
اور دین سے اطاعت مراد لیجاے پس جب ذمی و جزیہ گزار ہوا نہ تمرد رہا نہ عدم اطاعت
اب قتل اوسکا جائز نہوگا اس تقریر سے دونو آیتون مین مطابقت ہے ضرورت نسخ نہین اور
جبکہ آیۂ قتال اجماعاً مخصوص ہے بچے عورتین سدرویش شیخ فانی یہ سب معاف رکہے گئے ہین
صلح سے بہی امن جائز ہے اور اصحاب کبار نے مجوس سے جزیہ منظور فرمایا عبدالرحمن نے آنحضرت سے
روایت کی کہ مجوس فارس ایمان لائین یا جزیہ دین پس بحکم قیاس اہل کتاب اور دوسرے
کفار ملت واحدہ سمجہے گئے اور سواے احکام مخصوصۂ منصوصہ کے ایک حال پر اوتارے گئے
اہل کتاب کا جزیہ نصاً اور دوسرے کا فرون کا قیاساً یا بطور تعامل اصحاب کبار ثابت ہوگا
ہدایہ جزیہ اگر بطور صلح ہے تو جو طے ہو ورنہ غنی سے اڑہتالیس درہم اور متوسط سے چوبیس
درہم اور محتاج پیشہ ور تندرست سے بارہ درہم سالانہ لینا چاہیے اور کہا امام شافعی
نے غنی و مفلس برابر ہین معالم بعض یہود نے کہا کہ ہم آپ پر ایمان کیونکر لائین آپ
عزیر کو ابن اللہ نہیں جانتے اونکی تردید میں ارشاد ہوا

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم
اور کہا یہود نے عزیر بیٹے اللہ کے اور کہا نصاری نے مسیح بیٹا اللہ کے یہ کہنا انکا

بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ
اونکے مونہوں سے برابر ہوتے ہین بات سے اونکی کہ کافر ہوئے پہلے ہلاک کرے اونکو اللہ کہان پھرے جاتے ہین

یہود نے کہا عزیر اللہ کے بیٹے ہین اور نصاری نے کہا مسیح اللہ کے بیٹے ہین یہ انکا منہ سے
کہنا ہی باتین اگلی کافرون کی ایسی ہوگئی ہین (یعنے انہین نہ اسکا علم ہے نہ یقین نہ دلیل صرف
بطور تقلید باطل سنی سنائی کہا کرتے ہین اسلیے کہ نہ کتب آسمانی انکے شاہد نہ عقل سلیم اسیر ہوئیا
صرف جہل اور ہٹ ہی) اللہ تعالی انہین ہلاک کرے یہ کہان بہکے جاتے ہین دلائل
موجود ہین اور بے خبر معلوم پاس ہین مگر غرور ہے نہ نظر ہے عالم منہ سے کہنا اہل معانی
کے نزدیک بمعنی قول زور آیا ہی اور قاتلہم سے کمال تعجب مراد ہے کہ جب عمالقہ
بنی اسرائیل پر غالب آئے اونکے علما اور اکابر کو قتل و قید کیا حضرت عزیر بہت رنج رہے تھے جو
اونکے حال پر روتے یہان تک کہ آنکھون کی پلکین جھڑ گئین ایک دن کسی عورت کو دیکھا
کہ وہ قبر کے پاس روتی تھی ہاے روٹی دینے والے ہاے کپڑا پہنانے والے حضرت عزیر نے
کہا اس سے پہلے تجھے کون روٹی کپڑا دیتا تھا بولی اللہ آپنے فرمایا پس اللہ تو زندہ و قائم
ہے مرتا نہین عورت نے کہا تجھے یہ علم کسنے سکھایا فرمایا اللہ نے کہا پھر بنی اسرائیل کے علما اور
انبیا علیہم پر کیون روتے ہو یہ سمجھے کہ کوئی امر ہے پھر انہین بطور الہام معلوم ہوا کہ فلان نہر
جاکر غسل کرو اور دو رکعتین پڑھو وہان ایک شیخ ملیگا جو کھلاے کھا لینا آپ گئے شیخ
غیب نے اونکے منہ مین تین بار شعلے کے ایسے چیز کھلائی اور آپکا علم وسیع ہو گیا بنی اسرائیل
سے کہا کہ مین توریت گم گشتہ لایا ہون اونہون نے تکذیب کی آپنے پورا نسخہ لکھدیا جب
بعض علماے یہود دشمنون سے بچ کر آئے اور گڑے چھپے ہوے نسخے توریت کے نکالکر
ملاے حرف حرف صحیح تہا بعض جہلا ابن اللہ کہنے لگے اور آپکے مرکر زندہ ہونیکا قصہ صفحہ (۲۴۴)
جلد اول مین گزر گیا وہ قرآن سے مفہوم ہوتا ہی ربط یہود و نصارا کے جہل
وضلالت کا سبب بیان فرمایا

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ
ٹھہرا لیے اپنے علما کو اور درویشونکو رب سواے اللہ کے اور مسیح ابن مریم کو

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○
اور نہین حکم کیے گئے مگر یہ کہ عبادت کرین معبود واحد کی　نہین کوئی معبود مگر وہی　پاک ہے وہ　اوس سے کہ شریک کرتے ہین

ان لوگون نے اپنے علما او پیرون اور حضرت عیسی کو خدا کے سوا پروردگار ٹھہرا رکھا ہے حالانکہ انھین حکم یہی کیا گیا ہے کہ صرف معبود واحد حضرت صمد لم یلد ولم یولد کی غلامی کرین اور نہین کوئی معبود مگر وہی پاک اور منزہ ہے ان تمام اقرار داری اور صفات مجازی سے جو کچھ اسکے ساتھ شریک کرتے ہین ف تفسیر آیت مین کئی بحثین ہین اول عطف مسیح کا احبار پر شمولاً نہین تفسیماً ہے یعنے یہود نے احبار کو اور نصاری نے رہبان اور مسیح کو رب بنالیا وہ دوم رب بنانے سے اگر حقیقی معنے مراد ہین تو رہبان احبار مین ثبوت مشکل جیسا کہ انکار عدی بن حاتم سے ظاہر ہے اور اگر رب بمعنے واجب الاطاعت لیا جا جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا تو اطاعت مسیح پر جو نبی رسل ہین الزام لازم نہ آئیگا فرمایا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ - حدیث کہا عدی بن حاتم نے کہ مین (جب نصرانی تھا قصد اسلام) حضور مین آیا اور میرے گلے مین صلیب لٹکتی تھی آپ اسوقت یہی آیت پڑھتے تھے مینے عرض کی ہمتو علما کی پرستش نہین کرتے فرمایا کیا انکے حرام بتائے ہوے کو حرام اور حلال بتائے ہوے کو حلال نہین جانتے یعنے بدون سند و استنباط کلام خدا و رسول) مینے کہا ہان یارسول اللہ جانتے ہین فرمایا یہی رب بنانا ہے - اور اگر علما مین رب کے معنے واجب الاطاعت اور حضرت مسیح مین معنے ابنیت مراد ہو تو لازم آئیگا جمع حقیقت و مجاز مین جو اصولاً ممنوع ہے جواب اعموم مجاز ہے یعنے عاملوا هم معاملة المربوب مع الرب وہ معاملہ کرتے تھے جو مربوب اپنے رب سے کرتے ہین پھر یہ معاملہ علما سے تقلید جامد ہے اور حضرت مسیح سے ادعاے ابنیت سے مراد ربوبیت اعتبار التزامی ہے - حضرت مسیح مین اسلیے کہ انکو ابن اللہ بنایا اور اس ابنیت مین ربوبیت لازم اور معتبر ہے اور احبار و رہبا مین اسلیے کہ وہ جسے چاہین اللہ اور ابن اللہ بنا دین جسے چاہین حرام یا حلال ٹھہرا دین بے تردد و نظر انکی اطاعت کیجائے اور اسے بھی ربوبیت لازم و معتبر ہی آن یہہ وصف مسیح مین ذاتی اور رہبان احبار مین عارضی ہونے سے کچھ حرج نہین ہوتا سوم مسیح احبار پر معطوف ہے نہین بلکہ جملہ مستقلہ ہے بحذف فعل اتخذو بقرینہ عاطفہ یعنی اتخذوا المسیح ابن مریم ربًا وصف باطل جیسا کہ فرمایا اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ یہان مطلق اتخاذ ظلم نہین بلکہ اتخاذ موصوف بوصف ممنوع یعنی معبودیت ظلم ہے اس تقریر سے وہ تمام تکلفات دور ہوجاتے ہین - التقدیم مفعول ثانی جو قائم مقام خبر و صفت ہو مفعول اول پر ارباباً ہے تخلل مفعول ثانی درمیان اول مفعولون مین کہ معنے رب بحسب تفسیر حدیث مذکور بلا تکلف ثابت ہونگے یعنے علما کو مطلقاً واجب الاطاعت بنانا ایسی تقسیم کی بھی ضرورت نہ رہیگی بلکہ یہود و نصاری دونون پر دونو الزام عائد ہونگے یعنے تمنے علما کو واجب الاطاعت باطلہ اور مسیح ابن مریم کو موصوف بوصف باطلہ بنالیا اتخاذ یہود کا باعتبار تکذیب نبوت و اتہام نسب حضرت مسیح ہے اور اتخاذ نصاری کا بوجہ ادعاے ابنیت و انکار عبودیت و نبوت ہے - بہر کیف حاصل آیت یہ ہے کہ تم دونون نے ایک ایک امر قبیح اختیار کیا حالانکہ تمکو حکم یہی تھا کہ صرف معبود واحد کی اطاعت و پرستش کرو جسکے سوا کوئی معبود نہین اور جو تمام شرکا سے منزہ ہے مگر تمنے وہ امر اختیار کیا جو اسکے خلاف ہے کبھی علما کی اطاعت کی کبھی اسکی توحید کو باطل کیا کبھی اسکے پیغمبر برحق یعنی مسیح بن مریم

لاتا ہی کہانیکا لفظ مبالغۃً ارشاد ہوا باطل ناحق - طریق حرام - رشوت - چوری - مکر
اہلہ فریبی - ظلم وغیرہ لیکن باعتبار علم و درویشی کے باطل سے مراد یہ ہی کہ فیصلے رشوت لیکر
ناحق کرتے - مال وجاہ کے طمع پر حکم حق چھپاتے نار وا کو روا بتاتے - فتوی غلط یا حق پر
سکوت ہوتا یا اپنا تقدس اور علم حصول زر و علوی مدارج کا ذریعہ ٹھہراتے کہا صاحب تفسیر
کبیر نے کہ ہمارے زمانہ کے ناموس و خاندان والے دیکھے جائین تو معلوم ہو کہ یہ آیت
تماصل وہین کی شان مین ہے تقوی و طہارت مین فرشتہ صفات اور مال مردم خوری
مین شیطان کی سی داؤ گہات سے ظاہر ہو بنا رما یہا سے قطع نظر مگر انہیں ارسہر... ۱۲ یصدون ... و ز
یصدون اہل اسلام اور نبی علیہ السلام کی متابعت سے روکنا عوام کو بہکا ناحق کے
طرف آنے نہ دینا آنحضرت کے اوصاف و نبوت سے وحشت دلانا جسطرح اب دنیا دار عالم
اور رنگی فقیر اپنی مریدون کو طلب حق و اتباع شرع سے باز رکھتے ہین - یہ تو چاہتے ہی
نہین کہ ہمارا معتقد دوسرے کی بات سنے کسی اور کو کچھ دے بلکہ اپنا بندۂ خاص بنانا منظور
ہے حق نمائی کو آڑہ بنا رکہا ہی ہمین کوئی روایت نہین ملی کہ اسلاف کبار اپنے کسی معتقد کو حق طلبی
اور صحبت علما سے روکتے ہون بلکہ خود ترغیب دلاتے حق ڈہونڈہتے حق بتاتے آیت مین تین
امر مین سے یہود و نصارا کے پورے گمراہی اور یہ کہ امید اصلاح بہی مفقود ہی عموماً خدا کا بیٹا
قرار دیا ہی عوام نے علما کو رب بنالیا ہی بڑون نے حرام خوری پر کمر باندہی ہی اب کون حق بتاوے
اور کسکی اصلاح ہو ع مژدہ باد اے مرگ عیسیٰ آپ ہی بیمار ہے ؂ جس قوم مین خواص حرام خور
حق پوش ہوجائینگے آپکو عوام سے بچوائینگے اونکی یہی حالت ہونا ہی - افسوس کہ اسیکا آج
اسلام کو بہی رونا ہی ۲ طمع زر و جمع مال و بخل کی مذمت اور سخاوت کی ترغیب ہی ۳ مسائل
زکوۃ کی تصریح اور نہ دینے والون کی تفضیح - اور اسمین کئی بحثین ہین بحث اول (الذین)
سے اہل کتاب ہی مراد ہین جیسا کہ امیر معاویہ سے منقول ہی یا ہر زکوۃ نہ دینے والا مخاطب ہی
جیسا کہ ابوذر کا قول اور منشاء عموم حکم ہے اور یہی صحیح ہی بحث دوم آیت اختیار فقر
وکمال سخاوت سے متعلق اور جمع مال و کثرت درہم و دینار کی حرمت و مذمت پر ناطق ہے
پہر یہ علم منسوخ ہوگیا آیت زکوۃ سے جیسا کہ بخاری نے کتاب التفسیر مین عبداللہ بن عمر سے
اور صاحب تفسیر احمدی نے بعض مفسرین سے نقل کیا ہی اور اس بنا پر (کنز) اپنے لغوی
معنے پر ہی یعنے مال مدفون و جمع کردہ اور جواب دیا گیا کہ آیت احکام زکوۃ سے متعلق

ترمذی
بخاری

اور غیر منسوخ ہو دیگر مجازاً اکمعنے مال غیر مزکے مستعمل ہو جیسا کہ مذہب ہے جمہور کا اور غنا سے مجتہدین و محدثین کا کہا بخاری نے فاادی منا کو نہ فلیس بکنز جسکی زکوۃ دیجائے
وہ کنز نہیں ہے اور استنباط کیا اسے احادیث صحیحہ سے اور درمنثور میں آنحضرت سے
یہی روایت ہے کہ فرمایا جس مال سے زکوۃ دیجائے وہ کنز نہیں اپس کنز کہتے مال غیر مزکی کو
خواہ حقیقت شرعیہ ہے خواہ مجاز بہر تقدیر وعید شدید منسوخ زکوۃ سے ہے تجمیع مال پر
اور آیات زکوۃ متعدد اور سابق ہیں اس آیت سے جیسا کہ شان نزول سے ہے اور اوسمین
جنت کے وعدہ کی موجود ہیں حالانکہ زکوۃ نہیں ہے مگر غنی پر پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی
کریم کو آیت مکی میں جو باتفاق اس سے مقدم ہے فرمایا وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ
اور پایا آپکو مفلس تو مالدار کردیا اگر غنا پر وعید ہوتی تو نہ آپ کو عطا ہوتا نہ محل امتنان
مین مذکور اور مال کو بلفظ خیر و فضل تعبیر فرمایا ہے اور حضور نے حضرت عثمان کو
جنگ تبوک مین تمام لشکر کے سامان کردینے پر مَا عَلَىٰ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ
کی سند عطا فرمائی یہ دولت آپکو دولت ہی کے بدولت ہاتھ آئی اگر آپ مالدار نہوتے
تو نہ بیر رومہ کو خرید کر وقف کرسکتے نہ مسجد نبوی بڑھاتے نہ لشکر تبوک کے کارسازی ہوتی
پس ضرور ہوا کہ لفظ کنز کی تاویل کیجائے اور تاویل اولیٰ ہے نسخ سے **بحث سوم**
ذہب و فضہ کے تخصیص سے کئی امر مفہوم ہوے ۱ زکوۃ مین اصل یہی ہین باقی انکی فروع
و تابع ۲ ذہب و فضہ لفظ خاص ہے کسی بیان و قید کا متحمل نہین پس زیور برتن
جو ہو سبمین زکوۃ ہو گی ۳ اور اسوجہ سے کہ عام خطاب مین عورتین بھی داخل ہوتے
ہین عورتون کی زیور پر بھی زکوۃ ہے اور اسیکی تحسین کی صاحب تفسیر کبیر نے حالانکہ وہ
شافعی ہین **بحث چہارم** آیت زکوۃ مجمل ہے تفسیر اوسکی احادیث سے کی گئی اور ممکن
ہے کہ قرآن سے بھی استنباط کیا جاے **وجوب زکوۃ** اسمین چار شرط ہین ۱ اسلام
اسلیے کہ نفقہ فی سبیل اللہ عبادت ہے اور انعام اسکا جنت اور بے اسلام غیر معتبر ۲
عقل ۳ بلوغ۔ اسلیے کہ ترک مین وعید عذاب ہے اور عذاب بے فہم خطاب غیر ثابت اور
مجنون و صغیر قابل خطاب و عذاب نہین ۴ آزاد ہونا اسلیے کہ خرچ کا حکم غیر کے مال مین
نہین ہو سکتا اور مملوک مالک نہین ہوتا ادا اسمین شرطین ہین ۱ نیت اسلیے کہ عبادت
ہے اور عبادت بے نیت باطل ۲ نصاب ۳ فراغ۔ اسلیے کہ کنز جمع اور تمول کو چاہتا ہے

آنحضرت صلعم سے روایت ہے کہ جو کوئی سونا چاندی رکھتا ہو اور اوسکا حق ادا نہیں کیا گیا تو پترا بنایا جائیگا اور
دوزخ کی آگ میں گرم کرینگے اور قیامت کے دن جو پچاس ہزار برس کا ہے پہلو اور پیٹھ
پہلو پیشانی اوس سے داغیں گے اور یہ اوس وقت تک برابر رہیگا جب تک فیصلہ ہو کر جنت
یا دوزخ کا حکم ملے۔ اور ابن مسعود رضہ نے کہا کہ اسطرح عذاب ہوگا کہ ایک درم دوسرے درم
سے نہ چھوجائے بلکہ اوسقدر بدن کہ درہم و دینار کے اوسکے کھال وسیع کردی جائیگی کہا ابن عباس
نے کہ [illegible] مال کہیگا میں وہی تیرا مال ہوں جسکے سبب تو نے بخل کیا تھا مسلم ابوذر سے
آنحضرت صلعم سے روایت کی کہ مال جمع کرنے والے پشت سے داغے جائینگے کہ پسلیوں سے نکل
جائیگا اور گدی کا داغ ماتھے سے نکل جائیگا مشکوۃ ابوذر سے روایت ہے کہ میں آپکی
خدمت میں گیا آپ کعبے سے تکیہ لگائے تھے فرمایا هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نقصان
پانے والے ہیں خدا کے کعبہ کی قسم میں نے کہا آپ پر میرے ماں باپ تصدق ہوں یہ کون ہیں
فرمایا وہ ہیں جو مال بہت جمع کرتے ہیں مگر وہ جسنے ہر طرف خرچ کرڈالا اور حضرت عائشہ سے
مروی ہے کہ آنحضرت صلعم کے مرض الموت میں میرے پاس چھ یا سات دینار تھے آپنے مجھے حکم کیا کہ انہیں
خرچ کرڈالو میں آپکی بیمارداری میں مشغول رہی پھر آپنے مجھسے پوچھا کہ وہ دینار کیا ہوئے میں نے
عذر کیا کہ آپکی خدمت سے فرصت نہ ملی آپنے طلب فرمائے اور ہاتھ میں رکھے اور کہا کیا تمکو
گمان ہے کہ اللہ کا پیغمبر اللہ کے سامنے جائے اور یہ مال اوسکے پاس ہو (رواہ احمد)
اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور بلال کے پاس تشریف لے گئے اونکے پاس ایک ڈھیر خرمے
کا دیکھا فرمایا اے بلال یہ کیا ہے کہا یہ میں نے جمع کیا ہے فرمایا تو ڈرتا نہیں کہ قیامت میں اسکا
دھوان دوزخ کی آگ میں دیکھے أَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا
خرچ کرڈال اے بلال اور رب العرش سے کم کردینے کا خوف نکر۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
بیشک گنتی مہینوں کی پاس اللہ کے بارہ مہینے ہیں کتاب میں اللہ کی وقت خلق آسمان

وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ
اور زمین سے اونمیں چار حرام ہیں یہ دین درست ہے پس مت ظلم کرو اونمیں جانو اپنی

[illegible]

بیشک مہینونکا شمار اللہ کے نزدیک بارہ مہینے سے ہے کتاب اللہ یعنی لوح محفوظ یا حکم میں جس
دن زمین و آسمان کی پیدایش کے دن سے ان میں چار حرام ہیں یہ شمار و حرمت
دین درست و حساب صحیح ہو تو ان میں تجاوز بیشی و کمی اور نا فرمانبرداری سے اپنی جانون پر
ظلم نکرو الشہور سال اسلیے کہ عام ہے جملہ مہینونکو شامل اور بارہ سے زیادہ نکرار سے
پس مراد اس سے سال کامل اربعۃ سے با حادیث صحیحہ با تفاق علما - رجب - ذی قعدہ
ذی الحجہ - محرم مراد ہیں دین سے خواہ طریق استوار و حکم پروردگار مراد ہو یعنی تمہارے
حسابات اور تعین ایام عبادات کے لیے یہی طریق درست قرار پایا ہے - اور اشہر حرم کے
تعظیم دین قویم ہے خواہ حساب مراد ہو جیسا کہ ذکر کیا صاحب تفسیر کبیر نے - بہرکیف یہ
حساب اور دینی ہے ظلم سے مراد (نسی) اور تغیر تبدل ہے اور یہی ظاہر و مناسب مقام ہے
یا گناہ و قتال وغیرہ پھر آیت میں کئی بحثیں ہیں شمار و تعیین واضح ہے کہ عالم اسباب
اور مقام عبودیت میں دو امر سب سے زیادہ ضروری ہیں اول فصلون اور موسمونکا بدلنا
جس سے خزان و بہار سردی - گرمی - برسات - کیفیت لیل و نہار پیدا ہو اور بسبب
اختلاف طبائع و حاجات ہر کام کے لیے ایک وقت معین رہے دوم عرض حاجات
و ادائے عبادات کے اوقات تاکہ حسن قبول و شرف رضا حاصل ہو محض آزادی کہ جب
جی چاہا کچھ کر لیا یا بالکل مجبوری کہ دفعۃً کوئی حکم آ گیا باطل ہو گو یہ تمام تاثیرین وابستہ
مشیت خاص ہیں کسیکو سر مو دخل نہیں مگر ترحم بحال عباد و سلسلۂ نظم عالم ایجاد ان سبکے
علامتیں معین فرمائیں اسطرح کہ جب حضرت شاہنشاہ مطلق چاہتا ہے کہ زمانے میں تاریکی
طاری ہو آفتاب کو حکم دیتا ہے کہ وہ ایک موزون اور معین روش سے طے مراحل کرتا ہوا
شبستان مغرب میں داخل ہو اور یہی رفتار اور قرب آمد آمد شب کی خبر دیتی ہے اسی پر
دوسرے وقتونکی تبدیل کا قیاس ہے مگر معاذ اللہ ایسا نہیں کہ یہ تارے بیچارے خود
بجذب ذاتی و تاثیر مستقل کچھ کر سکتے ہیں پس ہماری معاش کا سلسلہ گردش نجوم و
دورِ شمسیہ کے مفوض کیا اور ہمیں اوس تبدل و تغیر کی وجہیں بھی سمجھا دیں تاکہ اندھونکی
طرح نہیں بلکہ دیکھ بھال کر کام کریں اور غار تقلید سے عروج تحقیق پر ترقی کریں اور
اپنی رضا کا ضابطہ منازل قمریہ سے متعلق فرمایا اور اوسکے وجوہ و علل سے عوام کو اطلاع
نہ دے کہ مبادا دلیر ہون اور ہمارے رضا و ترحم کو متعلق بعلل و معلول بغرض جانکر سزاوار

عذاب دائم نہجائین اسی لیے جب صحابہ نے ہلال کے ماہیت پوچھی ارشاد ہوا کہ کہدے اس
کیا فائدہ ان لوگو کہ تمہارے حساب اور حج کی نئی ہے اور یہ دعویٰ کہ فضلی حساب متعلق شمس ہے
جمہور علماء مسلمین وحکما کے نزدیک شتباہ ہوا ادیان سابقہ مین مسلم اور یہ بیان کہ اوقات عبادت
قمر سے وابستہ رہتے ہین قرآن مجید و احادیث و اجماع امت سے ثابت اور ہو نہیں سکتا
کہ شمسی مہینون سے ہمارے اسلامی اوقات بدون تکلف بعیدہ و تغیر حقیقہ معلوم ہو سکیں
پس امور دینیہ و شعار اسلام و حقوق عباد مین یہی قمری حساب مقبول ہوگا جیسا کہ
فرمایا یہ حساب عند اللہ معلوم - لوح محفوظ پر مرقوم - اور طریق محمودی ہے - اگر فضلی ضرورتون
مین سال شمسی سے شمار اور استفادہ مباح رہا ورنہ یہ ارشاد کہ عدد سنین وحساب جانو
کے لیے شمس قمر ہین بظاہر فائدے سے خالی رہتا احکام ۱ سال بارہی مہینے
کا ہوتا ہو نہ کم نہ زیادہ پس لوند باطل ہے جبکہ باخبار صحیحہ و اجماع امت ثابت ہی
کہ مہینا ۲۹ سے کم اور ۳۰ سے زائد نہین ہوتا تو ۲۸ یا ۳۱ وغیرہ کا حساب بہی غلط ہو
۳ سال ۱۲ مہینے سے زیادہ نہوگا پس تعین اوقات عبادات و مدت شرعیہ مثل عدت
و وقت ادائے دیت و سال عمر و بلوغ و حقوق عباد جیسے تنخواہ - کرایہ - وعدہا سے
داد و ستد مین دوسرے حساب پر مدار بدعت ہی اور گناہ ہے ۴ اپنے معاملات مین اگر
فریقین کسی دوسرے حساب پر اتفاق کرلین تو اون کے حق مین وہی حساب بدون
کراہت کے معتبر ہوگا تاکہ حقوق مین اختیار اور معاملات مین وسعت باقی رہے
۵ اگر پہلے سے کوئی فیصلہ نہوا ہو تو دوسرے حساب سے حکم جائز نہوگا ۶ ولی وکیل
متولی وقف - وصی - امین - بدون اجازت و ضرورت دوسرے حساب سے معاملہ
کرین تو تصرف نافذ ہی اور نقصان مین ضامن مالک چاہے تو دعوی کرسکتا ہی اسلیے کہ
گو یہ تصرف باختیار شرعی تھا مگر اس تبدیل کے لیے نہ کوئی ضرورت شرعی تھی نہ اذن
پس اس خاص تصرف مین خائن اور ضامن ہوگا البتہ کچھ نفع ہو تو نہ مسترد ہوگا
اسلیے کہ فریق ثانی کی رضا سے تہا اور نہ یہ متصرف خود پاسکتا ہی اسلیے کہ اسنے اپنے
نفس کے لیے کیا ہی نہیں اور نہ معاملہ فسخ ہوگا اسلیے کہ تصرف مباح باختیار صحیح ہی پس
مالک یعنی نابالغ یا موکل وغیرہ کے ملک مین جائز اور حلال طور پر آجائیگا ۷ گو کہ
اشتہار قانون اور دستور العمل بدون اذن صریح ہماری حسابات مین موثر نہوگا اسلیے کہ

[illegible] ۱۲

منصوص شرعی معروف تر ہین۔ صرف ہمارے زمانہ یا ہ؟ ورنہ فصلی موسم و معتبر ہے
۵ و مسلمانون کو دفتر حساب و تاریخ خطوط اور دستاویزات وغیرہ مین بھی اسلامی ماہ و سال
لکھنا چاہیے ورنہ کراہت بلکہ شبہ بدعت سے خالی نہین ۹ البتہ بوقت ضرورت کے لیے
دوسری تاریخ جائز ہے۔ سنا مین نے بعض مشائخ سے کہ وہ تاریخ اسلامی کو مقدم و مرادف
لکھنا پسند کرتے تھے بلکہ یہ مقدم و اصل اور دوسرے موخر و تابع ہونا علم حساب اور
بقدر ضرورت فن نجوم سیکھنا مستحب ہے ۱ احساب عند اللہ علم شریف ہے لطیفہ بعض اوقات
مین برکات خاص عطا ہوتے ہین لطیفہ دنیا میں وہ زرع آخرت ہے جسطرح آفتاب طلب
روشن کرے قمر لطیفہ قمر بشرف خدمت دینے مرتبے مین آفتاب سے ممتاز ہے ا شہر حرم
جمہور کے نزدیک انمین لڑائی شروع کرنا حرام تھا مگر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اور محققین اوسے
غیر منسوخ جانتے ہین اور ایسا ہی سنا مین نے اپنے مولانا رحمہ اللہ سے مسئلہ اگر دشمن
پہل کرے تو لڑنا باتفاق جائز ہے مسئلہ اگر پہلے سے لڑائی ہو رہی ہو تو ماہ حرام کے
آنے سے موقوف کر دینا لازم نہین مسئلہ اگر ظن غالب ہو کہ دشمن موقع تلاش کر رہا ہے
یا مقدمات جنگ دونو جانب سے مہیا ہون تو بھی یہ جنگ ابتدائی اور ممنوع نہوگے

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝

اور لڑو مشرکون سے سب کے سب جیسے وہ لڑتے ہین تمسے سب کے سب اور جان لو بیشک اللہ ساتھ ہے پرہیزگارونکے

مشرکون کو سب ملکر مارو جسطرح وہ مل جل کر تمسے لڑتے ہین اور جان لو کہ اللہ پرہیزگارون کے
ساتھ ہے اگر یہ قتال تمہارا بحسب احکام الٰہی ہوگا مدد ملیگی احمدی و کبیر جمہور یہ آیت
ناسخ حرمت قتال ماہ حرام بتاتے ہین اسلیے کہ اسمین قتال کسی وقت کے ساتھ خاص
نہین اور ممکن ہے کہ کہا جاسے ۱ جملہ آیات قتال مخصوص ہین تو اسکی تخصیص بھی مشکل نہین
۲ (کما) بمعنے (انما) ہے یعنے جب وہ لڑین پس نہ خلاف ہے نہ نسخ مسئلہ کا وہ سے سمجھا گیا کہ ۱ بوقت ...
جہاد جمع ہو جانا چاہیے ۲ فوج شرط ہے ۳ لڑائی مین چاہیے ایک ایک بہادر نکلی خواہ ایکبارہ دریا و اہو کے جانے

إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ ۖ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا

یہ جو مہینے کی تاخیر ہے کفر زیادہ کفر مین بہکائے جاتے ہین اسکے وہ جو کافر ہوئے حلال کر لیتے ہین ایک سال اور حرام ٹھہراتے ہین ایک برس

لِّيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

تاکہ موافقت کرین گنتی اوسکی کہ حرام کی اللہ نے پس حلال کر لیوین جو حرام کیا اللہ نے اچھے کر دکھائے گئے انکو برے کام انکے اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم کافرون کی

نسی تاخیر یا نسیان۔ توضیح اسکے مفسرین نے یون تحریر فرمائی کہ عرب باتباع ابراہیم
علیہ السلام عربی مہینون کے پابند تھے مگر جب تین ماہ برابر ماہ حرام ہوتے اور لڑائی کی
ضرورت پڑتی یا حج ایسے موسم میں آتا کہ سفر و تجارت نہو سکے تو بقاعدہ شہور شمسیہ بدل
ڈالتے محرم کو حلال اور صفر کو حرام یا ذی قعدہ کو حج اور ذی حجہ کو خالی کر دیتے اس پہیر
بدل کو نسی کہتے یعنے اپنی جگہ سے ٹل گئے حساب بدل گئے ابو سعود چنانچہ حضرت
ابو بکر نے حجۃ الوداع سے پہلے جو حج کیا وہ ماہ ذی قعدہ میں تہا معالم کہا مجاہد نے ہر مہینے
مین دو دو برس حج دورہ کیا کرتا اور بوجہ حساب شمسی تیسرے برس ایک مہینا بڑھجاتا لہذا
اسکی مخالفت فرمائی اور کہا کہ سال بارہ ماہ کا ہی اور یہ نسی کفر میں بڑہائی گئی اس سے
کفار بہکائے جاتے ہین ایک ماہ کو ایک سال حرام دوسرے سال اوسیکو حلال بنالیتے ہین
تاکہ مطابقت اور تکمیل کر دین اللہ کے حرام کئے ہوئی وقتونکی (یعنے مثلاً محرم کو حلال کرکے صفر
سے اوسکی گنتی پوری کردین) اونکے برے کام اون کے آنکھون مین اچھے دکھائے گئے ہین
اور اللہ کفار کو رہنمائی نہین کرتا اب یہ خودپسندی اور گمراہی کیونکہ چہوٹی بخاری ان
الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ آنحضرت نے حجۃ الوداع
مین فرمایا کہ اب زمانہ ویسا ہی ہوگیا جیسا بروز خلقت زمین و آسمان تہا یعنے اونکا بدلا ہوا سا
درست کرلیا گیا یہ حج آپکا ذی الحجہ مین واقع ہوا اوسدن سے آجتک حساب صحیح وائر وسائر
ہی اور رہیگا مسئلہ اوقات عبادت کو بدلنا حرام اور دوسرے وقت اونکی جگہ قرار دینا بدعت
ضالہ ہے مسئلہ قضا سے صرف بار وجوب اوترجاتا ہی ثواب ادا نہین ملتا اسلیے کہ عبادات
فرض مین دو جانب ہین ا وجوب یہ ذمہ داری قضا کرلینے سے بہی اوترجاتی ہے ۲ ثواب و قبول
یہ انعام رضا پر موقوف تہا اور اوسکے علامات وہی ایام و اوقات معینہ ہین پس دوسرے
وقتون مین ملنا مشکل مسئلہ اوقات سنن و ادعیہ یا ذکر کے برابر دوسری عبادتین نفل
و اذکار و اوراد نہین ہوسکتین اسلیے کہ اون مین علامت قبول وہی تعلیم موجود ہی اور اون مین
مجہول و مفقود قیاس النسی کی ممانعت کی دو علتین ہین ۱ تعین شرعیہ کا باطل کرنا ۲ محض
رائے سے غیر منصوص کو منصوص مین داخل کرنا پہلا وصف موجب حرمت اور دوسرا بدعت
ہی جہان دونو جمع ہون وہ بعینہ نسی ممنوع ہے جیسے زکوۃ ترک کرکے دوسرے نذر و نیاز
یا مصارف لازم ٹھہرالینا اور جہان ایک ہی وصف ہی حرمت یا بدعت کا الزام قائم ہے

پس ہر ایسی گوشہ نشینی کہ حضور جمعہ جائز نسمجھا جاسکے اسی واسطے علم کہ مشابہ طوات کعبہ
واحرام حج یا حرم مکہ کے ہو۔ عمداً نماز کا وقت ٹال کر قضا پڑھنا۔ ہنا نے کے عذر یا رسمو
ون حج پڑھنے تک منتظر رہنا۔ بعذر مصنوعی رمضان میں قضا اور کسی آسان فصل میں ادا۔
مباح امور کو واجب یا موجب ثواب بنا لینا ممنوع ہے۔ چونکہ زیادہ تر بدعت کے مشابہ ہے
لہذا معلوم ہوا کہ بدعتی کی ہدایت مشکل ہے اور کیونکر ہو وہ تو آپ کو بڑا نیک جانتا ہے

يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ
اے ایمان والو کیا ہے تمکو جب کہا جاتا ہے تمسے نکلو راہ میں اللہ کی بوجھل ہو جاتے ہو تم طرف زمین کے

أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ
کیا خوش ہوئے تم حیات دنیاوی پر آخرت سے پس نہیں فائدہ حیات دنیاوی کا آخرت میں

إِلَّا قَلِيلٌ ۝ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا
مگر تھوڑا اگر نہ نکلوگے عذاب کریگا تمپر عذاب دردناک اور بدل دیگا قوم دوسری کو اور نہ

تَضُرُّوهُ شَيْئًا وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
بگاڑ سکوگے تم اوسکا کچھ اور اللہ اوپر ہر شی کے قادر ہے

مفسرین متفق ہین کہ یہ آیتین جنگ تبوک سے تعلق رکھتے ہین ماہ رجب ۹ھ ہجری مین
جب آپنے جنگ طائف سے فراغت پائی اور مدینے مین آئے معلوم ہوا کہ ہرقل شاہ روم
نے ایک زبردست لشکر بغرض مقاتلہ مومنین عرب بھیجا ہی ارشاد ہوا کہ لشکر اسلام مین کر تیار
ہو جائے پیشقدمی کرنے والا اپنے بستر ہی کو مدفن پائے یاران جانثار مہاجرین و انصار
تیار ہوئے چونکہ گرمی سخت تھی اور اصحاب تہیدست نہ زاد میسر نہ راحلہ ممکن۔ باغ بربار
ہوئے تیار۔ ان تمام وجوہ سے دلون مین سستی آئے اور چاہا کہ یہ سفر دراز اس لوہ
اور دھوپ مین ملتوی رہے باغون کی ٹھنڈی ہواؤن اور سایون مین بسر ہو خطاب
سراپا عتاب نازل ہوا۔ اے ایمان والو تمکو کیا ہو گیا ہی کہ جب تمسے کہا جائے کہ اللہ کی راہ
مین جہاد کو نکلو زمین مین بوجھل ہو جاتے ہو قدم آگے نہین بڑہاتے کیا تمنے حیات فانی
اور دنیاوی زندگانی پسند کرلی اور آخرت کے طلب و جستجو نہین رہی اگر ایسا ہے تو
حیات دنیاوی کا فائدہ بمقابل آخرت بہت ہی کم کالعدم ہے اگر تم نہ نکلوگے اللہ تمپر
دردناک عذاب کریگا (دنیا مین یا دین مین) اور بدل دیگا دوسری قوم جو تمہاری سوا ہو

اور تم اللہ کا کچھ بگاڑ نہ سکوگے اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف آیت مین کئی امر ہین تعالیٰ کی رغبت اور حیات دنیا سے نفرت ۲ اور درصورت تساہل و عدول حکم خدا سے اور سفر ولی دوسرون کی سرفرازی ۳ تمہاری مخالفت سے اللہ اور رسول کے انتظام مین کوئی خلل نہ پڑیگا وہ اپنا کام جسطرح چاہے کرسکتا ہے اور یہ جو شبہ ہو قدرت ہی تعالیٰ ایک قبیلہ عرب نے ہمراہی سے انکار کیا عذاب امساک باران مین گرفتار ہوے اور کسی قوم مین جنکے بدلنے کا ذکر ہے اختلاف ہے کہا گیا اہل فارس ہین اور کہا گیا اہل یمن ہین ف بات یہ ہے کہ عذاب عام ہے دنیا میں ہو یا عقبی اور عذر وس ہے کہ امام کا نافرمان مقابلہ دشمن سے روپوش دنیا مین ذلیل مفلس مجبور ہوا اور آخرت مین بھی سزاوار ہوا اور ایسے ہی فارس و یمن کے تخصیص کی کوئی وجہ نہین اللہ جب چاہے سرفراز فرمائے مگر اصحاب سے نہ عذر و سستی ہوئی نہ دوسری قوم اونکی جگہ بیٹھے بلکہ اونکی جگہ اونکا نظیر بھی پیدا کرنا غیرت الٰہی نے منظور نہ فرمایا مسئلہ امام جب حکم دے اطاعت واجب ہے مسئلہ مصالح ملکی مین امام کا مقابلہ جائز نہین ہان مشورہ کا عرض کرنا بہتر ہے

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي
اگر نہ مدد کروگے رسول کی پس تحقیق مدد کی ہے اوسکی اللہ نے جب نکالا اوسے اونھون نے جو کافر ہوے کہ وہ دوسرا تھا دو کا جب وہ دونون

الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَ
غار مین تھے جب کہا رسول نے اپنے ساتھی سے نہ رنج کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اوتارا اللہ نے سکینہ اوسپر اور

اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
مدد دی اوسکی ایسے لشکر سے کہ نہ دیکھا تم نے اور کردی بات اونکی جو کافر ہوے نیچی اور بات اللہ کی وہی اونچی ہے اور اللہ غالب حکمت والا

ثانی اثنین جب دو ہون تو ہر ایک شخص اوس مجموعی کا دوسرا سمجھا جائیگا سکینہ سکونت و اطمینان و یقین کامل اور یہ نور و ایمان اور فہم عرفان ہے اور ایک قسم کے فرشتے ہین جنکا نام سکینہ ذاکر و قاری پر اونکا ظہور ہوتا ہے جنود سے مراد ملائکہ جو بدر مین اوترے یا اعانت غیب بدون اسباب کے لوگو اگر تم نہین مدد کرتے رسول کے

ع ۱۰

الا تنصروه فلا ضیر فان اللہ ... نصره ثانی اثنین ... اخرجه حال ... اذ هما بدل ... اذ یقول بدل ... فقد نصره ... اذ هما فی الغار ... بعض نے ابوبکر ...

(تو کیا پروا ہے) پس مدد کر چکا ہی اوسکی اللہ جب اوسے کفار مکہ نے وطن مالوف سے
بے یار و بیکس نکالدیا در اسحالیکہ وہ رسول دو کا دوسرا تھا یعنے ایک ابوبکر دوسرا ہمارا اونپر
اور تمام قوم مخالف جب یہ دونو غار ثور مین مخفی تھے اور قوم در غار تک آگئی تو ہمارا رسول
اپنے ساتھی ابوبکر کو تسکین دلاتا تھا کہ میری بیکسی پر حزن و ملال نکرو اللہ ہم سب کے
ساتھ ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر یا اونکے دوست ابوبکر پر اپنا سکینہ نازل فرمایا اور
جنگ بدر مین ایسے لشکر سے مدد کی جسے تم نہین دیکھ سکتے اور کفار کی بات پست اور
اللہ کی بات اونچی ہو گئی اللہ غالب ہی جو چاہے کرے حکمت والا ہی اوسکے کامون مین خامی
اور نقص کی گنجایش نہین واضح رہی کہ آیت مین ۱ تعلیم ہے کہ کبھی یہ نسمجھنا ہم کچھ
کر سکتے ہین اللہ اپنے کامون مین کسیکا محتاج نہین تمہاری شرکت تمہارے ہی مراتب
بڑہانے کے لیے ہے ۲ وعدہ کہ اللہ اپنے دین اور پیغمبر کی مدد ضرور کریگا کوئی شریک ہو
یا نہ اور اوسکے متعلق ایک واقعہ غار ثور دوسرا قصہ جنگ بدر ذکر فرمایا تاکہ آیندہ
ایسی ہی امید رکھین ۳ طریق نصرت کبھی محض بیکسی مین محافظت رہے جیسا کہ
غار ثور مین ہوا اور کبھی فرشتے بھیجے جسطرح بدر مین ۴ آنحضرت کے سچے معین خادم
کی مدح و ثنا اور توضیح اسکی یہ ہی قصہ غار جب قریش نے حضور کے قتل پر ایکا کیا اور آپ
مع ابوبکر غار ثور مین آ کر چھپے کفار نشان قدم ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے آگئے اور پتا بتانے والے
نے کہدیا کہ آپ یہان سے آگے نہین بڑھے دیکھا تو غار کے در پر مکڑی نے جالا لگایا تھا اور کبوتر
نے جھونجھ بنا کر انڈا دیا سمجھے کہ آدمی کا یہان گذر نہین ہوا مایوس واپس آئے بخاری
جب کفار سر پر آگئے تو حضرت ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ لوگ پانونکی طرف دیکھین تو ہمکو
دیکھ لین فرمایا ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما اون دو آدمیون کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے
جنکا تیسرا اللہ ہو یعنی اللہ اونکا معین اور ساتھی ہو روضۃ الاحباب مین ہے کہ غار کے گرد دم
دبار دیکھکر ابوبکر کو حضرت کی تکلیف پر رنج ہوا بہ حال آپ نے تسکین دی کہ بے غم رہو اور آپنے
کبوتر کو دعا دی اوسکی نسل ابتک حرم مکہ مین شکار و آزار سے بیغم بسر کرتے ہین درمنثور
آپنے فرمایا کہ مکڑی کو نہ مارو یہ اللہ کا لشکر ہے کہا ابونعیم نے جب طالوت داود علیہ السلام کی
جستجو مین تھا مکڑی نے آپکو جالے مین چھپایا اور حضور کے لیے بھی اوسکی خدمت مقبول ہوئی
منقول ہی کہ جب آپ غار سے نکلکر مدینے کی طرف چلے سراقہ گھوڑا دوڑا کر آ پہنچا حضور نے

ہنگا وہ تیز دیکھا زمین سے گزرتے کے پانو تک لیے سراقہ چلا یا عذر کیا آپ کے ترحم سے جانبر ہوا
اور بدر مین فرشتونکا آنا کفار کی شکست مذکور ہو چکی فرمایا کہ جب ان حالون مین ہمارا پیغمبر
غالب رہا اور دشمن کچھ نکرسکا تو اب کسیکے پہلوتہی سے کیا بگڑیگا فضائل ابوبکر صدیق نمبر
آپ ہی کے لیے خاص ہیں کہ قرآن مین ہے اس تصریح سے کہ کسیکو مجال انکار نہوتا اور تفصیل
سے کہ گنجایش تاویل نرہے ہے اس تقریر سے کہ دوسری طرح اوسکے ہم پلہ نہو سکے مذکور ہوا۔
اس امر پر اجماع ہے کہ غار سے غار ثور اور اخراج سے سفر ہجرت اور صاحب سے ابوبکر مراد ہین نہ
غیر جیسے انہین ارادہ عموم بہی باطل ور ایک ہی بار ایسا ثابت ہونے سے شک و تردد و جہل زائل
نہ مخالف کا خلاف نہ موافق کا اختلاف مراد آیت ظاہر و صاف ہی پس اول آپکا صاحب رسول
و مونس پیغمبر ہونا اور اوس معیت اور سکینی مین جو رسول اللہ کے لیے تہی جسکا احسان جتایا گیا
شریک رہنا اس قطعیت سے ثابت ہی کہ منکر کو ایمان کی خیر منانا چاہیے دوم آپ ناصر پیغمبر و
منصور من اللہ ہین اسلیے کہ آپکی صحبت کو ذکر نصرت مین بیان فرمایا اور آنحضرت کو منصور قرار
دیکر ابوبکر کو شریک کر دیا پس آنحضرت عبارۃً منصور ہین اور ابوبکر اشارۃً چنانچہ یہ دونو صدق و
تمام اصحاب سے بڑھکر آپسے ظاہر ہوے ابتداے نبوت سے آخر تک مال۔ جان اولاد کا تصدق
کرنا محتاج بیان نہین ہر بزم و رزم مین موجودگی ثابت ہی جب حضور نے انتقال فرمایا اور اطراف
عرب مین مدعیان نبوت اور اصحاب ردت نے سر اوٹہایا جسکی تصریح صفحہ (۷ ۵۰) جلد اول مین
گزرے اصحاب وہم بخود تھے دلیر و مدبر متحیر کیا کرین اور کیا نکرین مگر اللہ کے شیر دلاور جانشین
پیغمبر نے وہ نشان جو فتح شام کے لیے دست مبارک نبوی سے باندہا گیا تہا شام کی طرف روانہ کرکے
رومیون کو دفعۃً چونکا دیا اور بنفس نفیس اعراب خانہ خراب کے گوشمال کی طرف توجہ فرمائی یہ صدیق
کی نصرت تہی جسکی نسبت حضرت علی نے فرمایا وَاللهِ لَئِنْ اُصِبْنَا بِكَ لَا يَكُوْنُ لِلْاِسْلَامِ نِظَامٌ
قسم خدا کی اگر ہمپر آپکی مفارقت کی مصیبت پڑے تو اسلام کا انتظام نہو سکیگا اور بعض اصحاب سے
بہی منقول ہے کہ اگر ابوبکر نہوتے تو دین حق نظام نہ پاتا پہر فتوح متواترہ و شکست قیاصرہ و
اکاسرہ کیسے منصوریت تہی سوم اللہ نے آپکو اپنے محبوب کے لقب و معیت مین ایسا شریک کر دیا
کہ امتیاز ممکن نہین (ثانی اثنین) ہر ایک دو کا دوسرا تہا پس یہ مبارک لقب پیغمبر اور ابوبکر
دونو کے لیے ہی اور ایسے ہی کلمہ (ان اللہ معنا) بتا رہا ہی کہ عام معیت نہین جسمین ہر مخلوق داخل
ہی بلکہ وہ خاص معیت جو اپنے محبوب کریم کے لیے محفوظ رکہے گئے تہے جو حاصل ترک عالم و دونے

اسواد ثنا ہی کلی ہے بطفیل نبی کریم ابوبکر کو عطا ہوے جسکا فخر اونکی ہستی کے ساتھ ہی معلوم
ہوا کہ جو جو انعامات خاصہ اوس غار میں یار رفاقت و افتخار میں پیغمبر پر ہوے اوسکے او ہی حصہ دار
اوس غریب الوطن مسافر منزل قرب کے میزبان کریم نے فرمائے ابتک ہمیں یار تا رہی ہم نوالہ
وہم پیالہ تہا اب گئے اب کون ہی تیرا ایسا ہم پایہ ہو سکتا ہو جو چہارم آپکی صحبت اور تعشق
اور جان نثاری پر اللہ و رسول کی گواہی ہے منکر جاہل کو ذلت و روسیاہی نکتہ
(ثانی اثنین) شاہد صحبت مسئلہ فنافی الرسول پر ورنہ ایک لقب کا دو پر صادق آنا ہی معنی و اد
(صاحبہ) سے مصاحب و ہمنشین ہونا ثابت اور (لاتحزن) سے عاشق زار ہونا ظاہر
شبہات منکرین (پہلا) صحبت موجب شرف نہین قرآن مین مومن کو کافر کا صاحب
کہا ہی **جواب** وہان الزام و نفرت ہی اور یہان اتحاد و نصرت وہان ذکر عذاب ہے
اور یہان نزول سکینہ۔ اگر دل مین فروق ہو تو اس اضافت کا فرق اسلئے (جیسا کہا ہی
ساتھی سے (دوسرا) لاتحزن نہی تحریمی ہی معلوم ہوا کہ یہ حزن اونکا بطور عصیان
تہا جب تو مخالفت کے گئی **جواب** اگر اس سے معصیت مان لی جاے تو اوس نہی کا کیا
جواب ہی جو موسی پر نازل ہوے تھے (لاتخف) بلا روخیر ہم تو غیر نبی کو معصوم نہین کہتی
مگر حضرت موسی تو نبی معصوم باتفاق تھے (از تفسیر کبیر) ۱ اگر ہم مان لین کہ نہی تحریمی
ہے تو بھی قبل نہی دعوی عصیان باطل ۲ نہی بمعنے نفی بطور تعلیم و تسکین ہے کہ بیغم ہو
محل حزن نہین اللہ معین ہے۔ اور عصیان موجب نزول سکینہ نہین ہو سکتا ۳ یا نہی
تنزیہی ہے یعنی استقلال بہتر ہے اضطراب سے (تیسرا) کلمہ حزن سے معلوم ہوا
کہ آپ نرم دل غیر شجاع تھے **جواب** غلط ہی حزن اور ہے خوف اور یہ دونو ایک جگہ
جمع نہین ہوتے معرکہ تیغ و تیر مین کوئی دوست و عزیز پر نظر بھی نہین ڈالتا اپنی جانکی فکر رہتی
ہے اور جسکا بیٹا مر پڑا ہو اوس پر شیر جہپٹے تو بیٹے کو یاد بھی نکریگا ایسا سہم جائیگا کہ پس
حزن سے معلوم ہوا کہ اونہین مطلق خوف نہ تہا کمال شجاعت ثابت ہو گئی پہر حزن اپنے
حال پر ہو بھی نہین سکتا اسلیے کہ حزن تہا تو بیکسی و مجبوری کا اور یہ سب بخوف دشمن ہوتا ہی
اور جب خوف نہ رہا تو پہر حزن بیکسی کیسا ضرور ہے کہ یہ حزن بحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہو گا اور ایسے وقت مین جبکہ آدمی کو اپنے جانکے پڑجاتی ہی رسول خدا کا اسقدر خیال
کر غایت قلق و ملال پیدا ہو دلاسے اور تسکین کی نوبت آئی نہین ممکن مگر اوسی سے جو ایسا ہی تہا

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

نکلو ہلکے اور بوجھل اور جہاد کرو مالون سے اپنے اور جانون سے اپنی راہ بیچ اللہ کی یہ اچھا ہو واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے

ہلکو اور بوجھل سفر کرو اور اللہ کی راہ مین مال سے اور جان سے جہاد کرو یہ جہاد تمہارے حق مین اچھا ہے اگر تم سمجھتے ہو دنیا مین ملک ۔ مال ۔ عزت ۔ آخرت مین رضامی حق اور جنت مراد خفاف وثقال سے عموم حکم ہے یعنی جس حال مین ہو بیکار یا کامون مین مشغول ۔ تنگدست یا غنی جوان ۔ تیز رو یا پیر سست رفتار واضح رہے کہ مسئلہ جہاد دو طرح ہی فرض کفایہ یعنے کوئی گروہ اسلامی کفار سے لڑا کرے اب سب کے سب سبکدوش ہوگئے اور اگر سب خاموش رہین تو گنہگار ہونگے فرض عین (یعنے کفار کی چڑھائی ہو فرض ہر ایک پر لڑائی ہو سیلے دین سب نفیر عام کرین مرد وزن ملکے اژدہام کرین ایک ہوجائین سب خدا کے لیے جان دین دین مصطفے کے لیے اگر حاضرین کافی نہ ہون یا تساہل کرین تو اونکے قریب والون پر اون کے قریب والون پر یہانتک شرقًا وغربًا فرضیت عام ہوجاتی ہے کچھ تمیز وتخصیص نہین رہتی صاحب ہدایہ نے اس آیت کو اسی پر محمول کیا اور غزوہ تبوک بھی بغرض منع پیش قدمی روم تہا البتہ ظاہر آیت سے سمجھا جاتا ہی کہ جب تک دم مین دم اور کیسے مین دینار ودرم رہے میدان جنگ مین قدم اور مشغلہ تیغ دودم رہے اسلیے کہ خفاف وثقال ابن عباس وحسن وقتادہ ومجاہد کے تفسیر مین عام ہے مجرد چلو یا مع اسباب وعیال ۔ بے سامان وتنگدست یا فارغ البال ۔ جوان تیز رو یا پیر سست رو ۔ نہتی یا ہتیار بند ۔ تندرست یا مریض دردمند ۔ بخوشی خاطر یا با جبار مشغول ہو یا بیکار چونکہ یہ عموم نہ صرف مومنین پر گران تہا بلکہ شریعت میسرہ واستطاعت متمکنہ ومصالح قطعیہ کے بھی خلاف تہا تعین معنی مین مفسرین مختلف ہوگئے احمد سے کہا گیا یہ حکم غزوہ تبوک سے خاص ہے اتقان آیت منسوخ ہی اور کہا گیا اگر عام مراد لیجاے تو منسوخ اور صرف تندرست توانا مراد لے جائین تو غیر منسوخ ہی غرض جب ابن ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ کیا مجھے بھی حکم خروج ہی فرمایا تم یا ثقیل ہو یا خفیف کسی صورت مین تخفیف نہین ۔ آپ گہر مین گئے ہتیار لگائے اور نکلکر ہمراہ رکاب ہوے تب دوسرے آیت مین مریض ونابینا کے معافی کا حکم آیا کہا گیا (انفروا) امر استحبابی ہے وجوبی نہین اسلیے کہ حکم جہاد نفس ومال سے متعلق ہے لیس مال کثیر ونفس صحیح مراد ہوگا

تاکہ مفید غرض ہو اور کلمہ خیر بھی استحباب کا مشیر ہو ہو اسباب کیا صفوان بن عمرو نے کہ مینے
ایک شیخ دمشقی کو دیکھا پلکین آنکھون سے لٹک آئین تھین مگر سوار قاصد میدان کارزار تھے
مینے کہا اے عم بزرگوار اللہ نے آپکو معذور فرمایا ہے شیخ نے پلکین اوٹھائین اور یہ آیت
پڑھکر کہا اے بھتیجے اللہ کا حکم تو عام ہے آگاہ ہو جسے اللہ بہت چاہتا ہے اوسی پر تشدد و
ابتلا فرماتا ہے سعید بن مسیب کے پیرانہ سالی سے ایک آنکھ بے نور ہوگئی مگر لڑائی پر کمر باندھی
لوگون نے کہا آپ معاف کیے گئے ہین فرمایا اللہ سبکو حکم دیتا ہے ثقیل ہو یا خفیف تو جو ہو
سکے نہ لڑسکونگا حفظ اموال و کثرت جماعت تو مجھسے ہوگی - ابو طلحہ اسی حکم سے
باوجود کبرسنی لشکر شام مین گئے اور تادم آخر مجاہد رہے ف اگر آیت اپنے عموم پر باقی
اور امر وجوب پر دال ہے تو تاویل صاحب ہدایہ اصح ترین تفاسیر ہے اور اگر لفظ خفاف و ثقال
مجمل و مبہم مان کر انکی تفسیر کی جستجو کی جائے تو ضرورت ورائے امیر پر مفوض ہے ایسا ہی سمجھا
جاتا ہے صاحب تفسیر کبیر کے رای ہے کہ جسے امام حکم دے وہ بلا عذر نکلے اور ظاہر ہے کہ کبھی
تندرستون مین بھی انتخاب ہوتا ہے اور کبھی معذورین سے اعانت کی ضرورت پڑتی ہے پس
رائے امام پر تفویض کرنا اولی ہے مگر تقریر خصوصیت تبوک و نسخ و استحباب قابل التفات نہین
آیات قتال ابتدائی بطور فرض کفایہ مین تمام رعایتین ملحوظ رہینگے اور بضرورت دفاع و فرض
عین یہ آیت ہر کلمہ گو کو مقابلے پر کھڑا کر دیگی پس آیت محکم ہے منسوخ نہین نکتہ مال کو نفس پر خواہ
اسلیے مقدم کیا کہ ادنی مال ہے اور اعلی نفس یا یہ کہ نفس سے اعانت خاص ہے اور مال سے کفالت
عام یا یہ کہ اعانت مالی مین زن و مرد سب شریک ہین اور نفس مین ایسا نہین اسی لیے فرمایا فقہا
نے کہ اگر بیت المال مین مال نہو تو جعل یعنے لوگون سے کچھ لینا جائز ہے (خیر) یعنے جہاد ترک
و تساہل اور نامردی سے خیر ہے یا بنفسہ خیر ہے اور ممکن ہے کہ باعتبار انجام و نتیجہ جملہ اعمال سے
خیر ہو اسلیے کہ غلبۂ اسلام ہوا تو یہ کلید فتح ابواب خیرات و نفاذ احکام الٰہی ہے اسلام اور اسلام
والے اسی کے ظل امن و امن و دولت مین بعافیت تمام بسر کرتے ہین اور اگر شہادت ملی تو خاتمہ
بخیر ہوا اور یہ خیر الاعمال ہے پس عزت و دولت ملک مال سب اسی سے ملتا ہے جبکہ تو غازی مرے
تو شہید ہر حال مین کامیاب ہے و سعید بخاری فرمایا لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ
مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا صبح یا شام کو اللہ کی راہ مین جانا دنیا و مافیہا سے خیر ہے مسلم فرمایا
رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ بخاری جسنے کسی غازیکا سامان کر دیا

[illegible] فرمایا حضرت عمرؓ [illegible]
[illegible] اَتْقَاكُمْ جیسا [illegible] کہ ہین سے [illegible]
[illegible] دنیہ نظر لیسی ہے جیسے ما پر نظر کرنا اور دین کی کفالت عظمت [illegible]
[illegible] آنحضرت سے سوال کیا گیا کون آدمی افضل ہے فرمایا [illegible]
[illegible] فی سبیل اللہ [illegible] وہ آدمی جو اللہ کے راہ مین مال اور جان سے جہاد کرے
[illegible] تاکہ غنیمت پر [illegible]
[illegible] الذل [illegible] یعنے آلات کشتکاری کسی قوم کے گہر مین
[illegible] داخل ہوتے [illegible] گہر مین ذلت [illegible]

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَ
اگر ہوتا مال نزدیک اور سفر ہلکا البتہ پیروی کرتے تیری مگر دور گزری اونپر مسافت اور

سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ
قسمیں کہائینگے اللہ کی اگر قوت رکہتے ہم ضرور چلتے ساتہ آپکے ہلاک کرتے ہین اپنی جانونکو اور اللہ جانتا ہی کہ وہ جہوٹے ہین

عرض یعنی مال اسباب قریب سہل الوصول قاصد میانہ بعدت دور یعنی مشکل وگران شقہ مشقت یعنی اگر کوئی مال غنیمت ملنے کی امید ہوتی اور سفر بہی دور نہوتا جیساکہ بدر مین ہوا تو یہ منافق آپکے ساتہ ہو لیتے مگر اسقدر مشقت اوٹہانا گرمی مین جانا اور پہر گران گزرا آپ وہ لوگ آپ سے قسمین کہا کہا کر عذر کرینگے کہ ہم چلنے پر قادر نہین پیادہ پائی یا گہر مین دوسرا منتظم نہین یا کوئی اور وجہ ہے اور اگر ہم چل سکتے تو ضرور آپکے ساتہ چلتے۔ اس مخالفت اور نفاق و کذب سے اپنی جان کو ہلاک کرتے ہین اور اللہ جانتا ہی کہ وہ جہوٹے ہین

عَفَا اللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ۝
معاف کرے اللہ تجہسے کیون اجازت دی تونے اونکو یہانتک کہ ظاہر ہوجاتے تجہپر کہ سچے ہین اور جان لیتے جہوٹونکو

معاف کرے اللہ آپ سے کیون اجازت دی اونکو جب تک نہ ظاہر ہوا آپ پر حال انکا جو سچے ہین اور جو جہوٹے ہین تاکہ سچونکو اجازت دیجاے جہوٹونکے پیش نجاے۔ بعض لوگون نے حضور سے عذر کئے آپنے منظور فرماے عتاب آیا کہ بے جانچ و تحقیقات کیون رخصت دی گئی۔ مسئلہ حاکم کو حقوق سلطنت مین بدون تحقیقات کوئی تصرف کرنا نچاہیے مسئلہ بضرورت شرعیہ عیب بہی معیوب نہین مسئلہ امور غیر منصوصہ مین اجتہاد پیغمبر

اور خوف اور تردد اونپر غالب ہوگیا اور اون کے دلون مین ڈالدیا گیا کہ گھر مین بیٹھے رہی
ف آیت دلالت کرتی ہے کہ سے خدمت اوسکو دیجاتی ہے جسے محروم بنانا منظور ہوتاہے بدون
خلوص ارادت توفیق نہین عطا ہوتی سے خیر وشر دونو اللہ ہی کی طرف سے ہین گو انجام سرادہ کا تقدیر الٰہی ہے
مگر اسباب اوسکے علامات سے ہے اسی لیے منافق رہو کر دیے گئے کہ سعادت صدر سے بھی محروم رہین

لَوْ خَرَجُوا فِيكُم مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ
اگر نکلتے وہ تم مین نہ زیادہ کرتے تمہارے لیے مگر برائی اور رکیتے (جیبے) تم مین ڈھونڈتے تمہارے لیے فتنہ اور تم مین ہین

سَمَّاعُونَ لَهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ
مخبر اونکے اور اللہ جانتا ہے ظالمونکو

یعنی وہ منافق اگر تمہارے ساتھ جہتے تو کچھ فائدہ نہوتا خرابی بڑھتے آپس مین جھگڑتے بھگتے بزدلی کرتے عذر دیتے
تردد ڈالتے اپنے تمام اقوال وافعال سے تمکو بہکانے اور بسلانے کی جستجو کرتے اور تمہارے
لشکر مین اونکے مخبر یعنے دوست تمہارے خبر رسان موجود ہین اور اللہ ظالمون کو خوب جانتے ہوئے ہے

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِن قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ حَتَّىٰ جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ
بیشک چاہاتہا فتنہ پہلے سے اور اولٹ دیے آپکے لیے کام یہانتک کہ آگیا حق اور ظاہر ہوا حکم اللہ کا

وَهُمْ كَارِهُونَ
اور وہ بیزار تھے

یعنے ان منافقون نے اس سے پہلے ہی فتنہ چاہا (جنگ احد سے کئی سو آدمی ابن ابی منافق پھیر لیگیا) اور آپکی تدبیرون
اور کامون کو پھیر دیا (یعنے آپکے دین کے انہدام وابطال مین سعی کرتے رہے) یہانتک کہ امر حق
یعنے فتوحات اسلام آگئے اور اللہ کا امر ظاہر ہوا گو منافق دل مین برا مانا کیے پس اے نبی کریم
اب بھی انکی ہمراہی سے نفع نہوتا در منشور آپ جنگ تبوک کے لیے عموماً ترغیب دلاتے ایک دن جد
ابن قیس سے کہا تجھے رغبت ہی کہ رومی لڑکیان پلئے بولا میری قوم کو معلوم ہے کہ مین عورتونکا بہت
مشتاق ومتمنی ہون تو آپ مجھے رومی عورتون کے فتنے مین نڈالیے اجازت دیجیے کہ مین رہون
آپ کے مال سے مدد کرونگا ارشاد ہوا

وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ
اور اونمین سے وہ ہے کہ کہتا ہے کہ اذن دیجیے مجھے اور نہ فتنے مین ڈالیے مجھے آگاہ ہو فتنے ہی مین گر پڑے اور بیشک جہنم گھیرے ہے کافرونکو

اون منافقون سے وہ بھی ہین جو آپ سے کہتے کہ ہمین اجازت دیجیے ہم ہمراہ نہ جائین اور اس
بیابانی وسفر بعید وحر شدید وجنگ روم کے فتنے مین مبتلا نہ کیجیے اے نبی کریم آپ مطلع ہوجائین
کہ وہ فتنے ہی مین گر پڑے **ف** جد ہو یا اور کوئی بد اعتقاد حکم عام ہے منافق کی مراد فتنے سے

خواہ مشقت سفر و جہاد ہو یا یہ کہ نہ جانا تو معصیت پیغمبر اور جانا تو جان کا خطرہ ہے یا تشمغر تکذیب پیغمبر کیسے فتح و غنیمت اور رہا کی حور و جنت آپ اس لالچ میں ہیں کہ جان ملیں آور دوسرا فتنہ خواہ فتح و دولت خواہ مومنین کی کامیابی کی حسرت ہو یا یہ کہ گناہوں میں غرق ہو گئے اب ہدایت ہو گی یا مصائب دنیاوی و عذاب اخروی سے نہ بچینگے جس سے وہ بھاگتے ہیں اور میں گریں گے شکستہ دین کو مصیبت اور اطاعت کو بلا سمجھنے والے امن میں نہیں رہ سکتے صحابہ کو سینہ سپر ہیشہ منصور و مظفر رہیں منافقوں جسقدر راحت و امن کی تمنا میں طرہ ہیں نشانہ تیر بلا ہوتے فنا ہیں کے شکل ثبات آ لی پیش ✻ یہ بھاگی جس سے وہ بات آ لی پیش

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا

اگر پہنچے آپکو بھلائی بری لگے اونکو اور اگر پہنچے آپکو مصیبت کہیں بیشک اختیار کی ہم نے تدبیر اپنی

مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ۝

پہلے سے اور مُنھ پھیرین اور وہ خوشیاں کرتے ہوں

اگر آپکو کامیابی ہو تو انہیں بری لگے اور کوئی مصیبت پہنچے کہیں ہم تو پہلے ہی سے اپنے کام میں احتیاط و دور اندیشی کر کے علحدہ ہو گئے تھے اور منہ پھیرے خوش خوش چلے جاتے ہیں یعنے نہ ابتدا میں شریک ہوں نہ آخر میں حال پرسی کریں بلکہ خوشیاں منائیں باتیں بنائیں (حسنہ و مصیبت) سے مراد دنیاوی نفع و ضرر ہے منافقوں کو اخروی معاملات پر کب نظر ہے

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰىنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

کہدیجیے نہیں پہنچتا ہمکو مگر وہی جو لکھا اللہ نے ہمارے لیے وہ مولی ہمارا ہے اور اللہ ہی پر بس بھروسا کرتے ہیں ایمان والے

آپ کہدیجیے ہمیں وہی پیش آتا ہے جو ہمارے اللہ نے مقدر و معین کر دیا اور ہر حال میں اللہ ہمارا مولی و حامی ہے ایمان والے تو اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہیں ف۔ مخاطب قل کا محذوف کیا تاکہ حکم عام رہے دشمنوں کو جواب خادموں کو تعلیم ہو ۔ آیت بعبارۃ النص بتا رہی ہے کہ بے مشیت الٰہی کچھ نہیں ہوتا خیر ہو یا شر امر اہم ہو یا حقیر ۔ فضل خدا پر اعتماد تقدیر پر بھروسا مومنین کا شیوہ ہے ۔ جہاں ایسے ذکر آئیں جو اختیار غیر و مجرد تدبیر کا اثر دل پر ڈالیں یہ مجازی صورتیں پردہ حقیقت سے سر نکالیں ان ایسے تصور اور ایسے کلمے جو جبروت و ہیبت اور کمال قدرت کی نورانیت پھیلا سکیں مستحب ہونگے جیسا کہ بیان علیہ ہے

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ

کہدیجیے نہیں انتظار کرتے تم ساتھ ہمارے مگر ایک دو نیکیوں کا اور ہم انتظار کرتے ہیں ساتھ تمہارے یہ کہ پہنچاوے تمکو اللہ

ہذا اسپر یہ اعتراض ہے کہ [illegible] کفر ہے [illegible] اگر مطلق ہے عام مراد
لیں تو بھی ہر فسق [illegible] ایک عمل [illegible] اگر ایسا مان لیا جاسکے
تو ہر عمل [illegible] قبول [illegible] ممکن ہو قبول جائز ضرور ہے
[illegible] فسق [illegible] مانع کرتا ہے اور
[illegible] اور سے قبول
سے [illegible] ہیں چونکہ ان منافقون [illegible] قبول [illegible] ناگواری ہوتی وہ مال
جو لفظ جہاد خرچ کیا [illegible] قبول ہو [illegible] ثواب قبول منظور و مقصود نہ تھا
سے یہان ذکر فسق سے متعلق نہیں کیا بلکہ کفر سے جیسا کہ فرمایا اونکے قبول کو کوئی امر مانع
نہ تھا مگر کفر اور صرف فسق اگر مانع ہوتا تو کفر کے ذکر کی ضرورت کیا تھی **بحث** جبکہ صرف کفر
رد عمل کو کافی ہی تو چار وصف کیون ذکر فرمائے ۱ فسق ۲ کفر ۳ کسل ۴ کراہت جواب
۱ اسلیے کہ منافقون کے خوب پردہ دری ہوئے معلوم ہو کہ یہ نفاق کی علامتیں ہیں **کسالی**
جمع کسلان یعنے سست و کاہل اور اسکی دو صورتین ۱ یہ کہ نماز کو غیر ضروری اور محض بیکار سمجھکر
سستی کرے یہ کفر ہے ۲ فرض جانتا ہی مگر شامت اعمال سے سستی کرتا ہی پہر کسل کبھی اوا میں
ہوتا ہی یعنے کبھی کبھی لگا ہے گاہے پڑہ لی یہ فسق ہے اور کبھی اوسکے اہتمام و شروط میں مثلاً طہارت
یا حضور مسجد یا تلاش جماعت یا قرأت و ارکان و توجہ قلب میں یہ موجب حرمان و قلت ثواب ہیں
کبھی اگر جماعت ملگئی تو پڑھ لی اور اکیلے ہوے تو واحد قہار کا خوف اوڑھ اودیا نہ پڑھی **تنبیہ**
جب کسل نماز پر یہ عتاب و وعید ہی تو ترک کا کیا حال ہوگا نماز کے تمام اعمال سے زیادہ تاکید ہی
حضرت غوث الاعظم نے آنحضرت سے بروایت عبادہ بن صامت نقل کی کہ جسنے اچھا وضو کیا اور
نماز کے رکوع و سجود اور ارکان و شروط اچھی طرح ادا کیے نماز کہتی ہے اللہ تیری حفاظت کرے
جسطرح تو نے میری حفاظت کی پہر آسمان پر چڑہتی ہی اور نور اوسکے ساتھ ہوتا ہی یہان تک
کہ حضور حق سبحانہ تعالیٰ میں حاضر ہوتی ہے اور نمازی کی سفارش کرتی ہے اور اگر نماز بداحتیاطی
و بیدلی سے پڑھ لی گئی تو کہتی ہی اللہ تجھے ضایع کرے جیسا کہ تو نے مجھے ضایع کیا پہر آسمان پر
صعود کرتی ہے جب آسمان تک پونہچتی ہے دروازے نہیں کہلتے پہر پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر
نمازی کے منہ پر پہینک ماری جاتی ہے اور حضرت علی سے مروی ہی جو اپنے نماز میں سستی کرتا ہے
اللہ تعالیٰ اوسے پندرہ عذابوں میں مبتلا کرتا ہو (مرنے سے پہلے چھ عذاب) اوسکا نام نیکون

فائدہ [illegible]

عدم الشرط [illegible] قبول [illegible] ایک [illegible] ہو گا اور [illegible]

نہ رہیگا ۱ برکت حیات یعنی زندہ دلی نہین رہتی ۲ رزق مین برکت نہین رہتی ۳ عمل خیر قبول نہین ہوتے بلکہ نارہی کی تکمیل مین محسوب ہوجاتے ہین ۴ دعا مستجاب نہین ہوتے ۵ بزرگون کی دعا سے محروم رہتا ہے اور مرتے وقت مین عذاب ہوتے ہین ۱ پیاسا مرتا ہے اگرچہ اوسکے حلق مین ساتون دریا چھوڑ دیے جائین ۲ دفعۃً مرجاتا ہے (یعنی دلکی حسرت دل مین رہجاتی ہے اگرچہ مدتون بیمار رہے) ۳ دنیا کے پتھر اور لکڑیان اوسپر لاد دی جاتی ہین (یعنی جنازہ بھاری ہوجاتا ہے) اور تین عذاب قبر مین ۱ تاریکی ۲ تنگی ۳ جواب مین عجز اور تین عذاب حشر مین ۱ اللہ تعالی سے ایسی حالت مین ملیگا کہ وہ اوسپر غضبناک ہوگا ۲ محاسبہ نہایت سخت ہوگا ۳ اخصومحق سبحانہ تعالی سے دوزخ کی طرف لوٹایا جائیگا۔ ہان وہ شاہنشاہ کریم و رب رحیم مالک بے پرواہ چاہے بخشدے

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ط اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

پس نہ تعجب مین ڈالین آپکو مال اونکے اور نہ اولاد اونکی نہین چاہا اللہ نے مگر یہ کہ عذاب کرے اونہین اس سے حیات دنیاوی مین

وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

اور نکلین جانین اونکی اور وہ کافر ہون

پس ونکے مال اور اولاد کی کثرت آپکو تعجب مین نہ ڈالے کہ نافرمانبردارون پر یہ عطا اور پسند نہ آئے کہ انکی حالت اچھی ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے یہی چاہا کہ انکا تمول انکے حق مین بلائے جان ہوجائے دنیا مین اسی کے ذریعے سے عذاب ہو اور جان نکلتے وقت اسکی محبت اور اسی کے تصور مین کافر مرین کبیر یہ غایت تفضیح وکمال تعذیب ہے پہلے عقائد باطلہ و اعمال واہیہ کا ذکر فرماکر مایوس کردیا کہ یہ کچھ کرین بھی تو آخرت مین کام نہ آیگا رہے دنیا اسمین انکی کامیابی بھی ذریعہ عذاب و بلا ہے خسر الدنیا والآخرہ **ف** منافق کفار سے بھی بدتر حالت مین ہین ۱ قرآن مین ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے مین ہونگے ۲ ارشاد ہوا کہ کفار کے لیے دنیا جنت ہے اور منافقین کے حق مین عذاب ۳ کفار ایک آزادی اور اعلان سے بسر کرتے ہین اور منافق نہ ادہر کے نہ اودہر کے دل مین کچھ زبان پر کچھ ضیق مین رہتے ہین ۴ انسے کوئی کبھی راضی نہین ہوتا اسلیے کہ انکا اعتماد کسیکو نہین رہتا

سوال اولاد و مال لطف حیات و زینت دنیا و موجب نشاط ہین عذاب کسطرح ہون گے

جواب آدمی تین قسم کے ہین ۱ جو دنیا کو فانی اور آخرت کو جاودانی سمجھے ہوئے ہین ۲ وہ جنکو دنیا ہی مقصود ہے ۳ وہ جنہین گو دنیا سے تعلق ہو مگر نام و شجاعت و عزت پر دم دیتے ہین پس طالب آخرت کو دنیاوی سامان پر بحسب مقتضائے طبع توجہ ہو مگر نہ بقدر

تورات وان ادسکا دہیان رہتے آور طالب نام خدا پرستون سکے برابر نہی تاہم جان ومال فدا کردینے پرشگفتگے آمادہ ہوجاتا ہی اوران دونو کی نظیرین نہ صرف خالص ورہلوانان نام جوکے کارنامون مین موجود ہین البتہ محض ابن رست دنیا پرست رحت وسلامتی کا خواہان بزدل ونیا کے جہوٹے نقصان کو بہی عذاب الیم جانتا ہے اسلیے کہ اوسکا حاصل عمر یہی مال واولاد ہی اگر انہین کوئی نقصان آیا تو نہ اوسے آخرت کا اعتقاد ہے کہ وہان کی امید رکھے نہ نام واعزاز پر اعتماد کہ دل خوش کرلے - اور نفاق کی اصلی علت یہی بزدلی راحت طلبی ہے منافق اسلیے آپکو مومن کہتا ہی کہ مسلمانون کے تلوارون سے آنکھہ نہ ملانا پڑے اور انکے صدقات اور غنایم کی فضلی ملجائین اور کافر اسلیے رہتا ہی کہ وہ آخرت کو کچھ سمجہتا اوسے ماننے بے اصل سمجھے کیونکر ضروری جانے جب یہ معلوم ہوگیا تو تمام عمر منافق کے حفظ وجمع وتحصیل مال مین گزرے گی اوسپر زکوۃ وصدقات اور بعض نفقات لین چارناچار مال صرف کرنا پڑینگے یہ عذاب نہین تو کیا ہی پہر مرتے وقت ادہر ملائکہ عذاب جان کہینچ رہے ہین اودہر مال واولاد کے دائمی جدائی کیسا عذاب الیم ہے جیسا کہ اکثر دنیا پرستونکی مرتے وقت دیکہا گیا الحاصل دنیا مین مال کا عذاب ہونا خواہ باعتبار تحصیل وحفظ ومحبت شدید ہو خواہ بحیثیت مصارف واجبہ - خواہ یہ کہ یہی مال انپر وبال ہوگا اگر کافر غالب ہوے تو انہین مومن سمجہکر دشمن ہونگے اور مسلمان انہین منافق وضعیف الایمان جانکر حقیر جانینگے دونون مال کے خواہان اور اوسکے حفظ ومنع سے درپے ایذا وہلاک جان ہونگے اور اولاد کی پرورش غایت محبت اون کے فراق کا صدمہ اور اسکے قطع نظر ضرور نہین کہ وہ بہی منافق ہون کافر ہوے تو مخالف اور مومن ہوے تو انکے دشمن چنانچہ اکثر منافقون کی اولاد حضور مین ایمان لائے اور اجلہ اصحاب ومخلص خدام سے شمار کی گئی عبداللہ جو بدر مین حاضر اور خالص مومن تھے ابن ابی منافق کے بیٹے تھے اور حنظلہ جنکو بعد شہادت جنگ احد مین فرشتون نے نہلایا ابوعامر فاسق کے بیٹے تھے - اور بڑا عذاب انپر یہ ہی کہ مسلمانون کو دشمن رکھتے ہین اور زبان سے اونہین کی خوشامد کرنا پڑتی ہے حاصل یہ ہی کہ مومن جبکہ تمام اسباب دنیا کو ہر وقت فانی یقین کرتا ہی اوسکے فنا پر اوسے زیادہ حسرت ومصیبت کیونکر ہوگی اور پہر آخرت کی امید بہی ہی اور منافق تو دنیا کو باقی ومقصود اصلی اور آخرت کو تصویر خیالی سمجھی ہوئی ہے اوسے اسکی جدائی مین جو عذاب نہو وہ تعجب ہی (خلاصہ تفسیر

مسئلہ کفار یا فساق کے مال و نعمت دیکھکر اون کے حال کو اچھا جاننا ویسے ہی کیفیت کے
تمنا کرنا حرام ہے مسئلہ منافق دنیا مین بحکم مومن اور آخرۃ مین کافر ہے جیسا کہ فرمایا اور کی
جان سجالت کفر نکلتی ہو نکتہ اشارہ قرآنی سے معلوم ہوا کہ ظاہر دنیا باطن کے خلاف ہو جیسے
بہروپیہ کچھ کا کچھ دکھاتے ہین دنیا کے بھی مصنوعی تماشے نظر آتے ہین ورنہ دولت جو اسباب
راحت ہو اور اولاد جو رونق نشان ہو عذاب نہوتے بس دنیا - انجام مین کبھی اس زال
صد وسی سالہ کے دلکش لباس و رنگ فریب زیور و آرایش پر فریفتہ نہین ہوسکتا

وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ○
اور قسمین کہاتے ہین اللہ کی کہ وہ تم مین سے ہین اور نہین وہ تم مین سے مگر وہ قوم ڈرنے والی ہین

منافق قسمین کہا کہا کر کہتے ہین واللہ باللہ ہم تو تمہارے ہین مومن اہل دین ہین اور حال
یہ ہو کہ وہ نہ مومن ہین نہ معین بات یہ ہو کہ یہ ڈرپونک لوگ ہین جسے زبردست پایا اوسکا کلمہ
پڑہنے لگے ف معلوم ہوا کہ زیادہ قسمین کہانا علامت کذب ہو اور زیادہ خوف نشان
نفاق ہے منافق جری و قوی دل نہین ہوتا تجربہ آنکھون سے دکہا رہا ہو کہ عموماً اہل تشیع
انہین صفات سے موصوف ہین - واللہ باللہ حضرت عباس کے قسم امام حسین کے قسم مولا علی
کی قسم غرض ایک بات اور ہزار قسم انہین کا شیوہ مستمر ہی یہی فرقہ ہے جسے ہر آن تقیے پر
نظر ہے شجاعت انکی مشہور اور استقامت و وفا انکی معلوم - جرأت - ثبات - وفا - خلوص -
صدق - صفا - اگر کسی نے انکین دیکہا ہو تو ذرا ہمکو بھی بتائے ہماری بھی عمر انہین کی ہمسایگی
مین گزرے ہے پس نہ پسند آئے اور نہ عجب مین ڈالے تمکو ان کے ٹھاٹ انکی دولت وری
انکی اولاد انکی ظاہری زرق برق - نہ حب آل ہے انکے دل مین ہی نہ نور ایمان
آب و گل مین موجود کچہ اور ہے اور مذکور کچہ اور محبت مین عداوت بلا مین ہجو ملیح کا طرح

لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ○
اگر پائین جای پناہ یا کوئی غار یا جای دخول البتہ پھر جائین طرف اوسکے اور وہ جلدی کرتے ہونگے

یعنے منافق بمجبوری آپ کے ساتہہ ہین ہان مین ہان ملاتے ہین اگر انہین کوئی ایسی
جگہہ ملجائے جہان پناہ لین تمہارے خنجر ان خونریز و نیز ہاے تیز سے بیخوف ہو جائین
یا جنگل یا پہاڑ کا غار چھپنے کو ملجاے یا اور کوئی راہ بچنے کے نظر آئے البتہ اوسی کی طرف
بعجلت و اکثر تمام چلے جائین مگر کیا کرین مجبور ہین

وَمِنْهُمْ مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ

اور بعضے ان مین وہ ہین کہ آپ پر طعن کرتے ہین تقسیم صدقات مین پس اگر دیے جاتے ہین صدقے سے خوش ہوجاتے ہین اور اگر نہ دیے جاتے ہین صدقے سے اوسوقت برا کہتے ہین

مشارق مین بخاری سے مروی ہے کہ ایکبار حضرت نے کچہ مال تقسیم کیا تو ذوالخویصرہ بولا انصاف سے تقسیم کیجیے آپنے فرمایا اگر مین انصاف نکرونگا تو کون کریگا حضرت فاروق کہڑے ہوے اور عرض کی اجازت ملی تو اس منافق کی گردن اوڑا دون فرمایا اسے چہوڑ دو اسکے چند ساتہی ہونگے کہ تم انکے سامنے اپنی نماز کو حقیر اور اون کے روزون کے آگے اپنے روزے ناچیز خیال کروگے قرآن پڑہینگے مگر حلق سے نیچے نہ اتریگا یعنے دل مین اثر نہوگا اسلام سے اسطرح نکل جاوینگے جیسے تیر جانور سے پار ہوجاوے اور اوسکی گانسی اور باڑہ اور لکڑی اور پر مین کوئی اثر نہو ایسے ہی یہ اسلام سے کورے اور ایمان سے بے اثر نکل جاوینگے انکی شناخت یہ ہے کہ ان مین ایک مرد سیاہ رو ہوگا ایک بازو اوسکا مضغہ گوشت یا پستان زن کے مشابہ ہوگا یہ لوگ اوس گروہ پر خروج کرینگے جو بہترین خلق ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ یہ لوگ اختلاف و نفاق کے زمانے مین ظاہر ہونگے معالم ذوالخویصرہ ایک مرد تمیمی تہا نام اسکا حرقوص بن زہیر ہی اصل خوارج کے ہے کہا ابوسعید نے مین گواہی دیتا ہون کہ یہ حدیث حضرت سے سنی اور مین گواہی دیتا ہون کہ حضرت شیر خدا امام ہدی علی مرتضی نے اوس خارجی کو قتل کیا مین اس معرکے مین شریک تہا جب بعد صلح شامیان خارجیون نے آپسے سرکشی کی اور آپکی شمشیر خاراشگاف سے مقتول و مخذول ہوے مینے اسی صورت کا آدمی دیکہا الحاصل اوسکی طعن کی رد مین ارشاد ہوا بعض اون منافقین سے وہ ہین جو آپ پر طعن و عیب گیری کرتے ہین تقسیم صدقات مین اگر اونہین کچہ دیجیے تو خوش ہین نہین تو ناراض بدگو ہین ف عیب چینی دو طرح ہے ۱ النصیحت یعنے خدا و رسول کے حکم یا کوئی اور اچھی بات بدون اپنی غرض و نفسانیت کے بیان کردے ۲ عیب گیری وہ قول و فعل جو اپنی ضرر و نفع کے لحاظ سے یا محض اوس کے ذلیل و قابل کرنیکے لیے ہو پس نصیحت واجب ہے اگر ضرورت و قدرت ہو ورنہ مستحب ہے فرمایا الدین نصیحۃ دین خیر خواہی و نصیحت مسلمین ہے اور عیب گیری حرام فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ يَدِهٖ وَلِسَانِهٖ مسلمان وہی ہے جسکے ہاتہ اور زبان سے مسلمان سلامت رہین ضرر نہ پہونچے مسئلہ بقصد توہین عزت بغرض نفع و ضرر خاص پیر و امام پر طعن حرام ہے اسلیے کہ افعال منافقین سے ہے

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ
اور اگر وہ خوش ہوتے اوس پر کہ دیا اونکو اللہ نے اور رسول نے اوسکے اور کہتے کافی ہے ہمکو اللہ اب دیگا ہمکو اللہ

مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ
فضل سے اپنے اور رسول اوسکا ہم طرف اللہ کے رغبت کرنیوالے ہین

اگر وہ لوگ اللہ و رسول کی عطا پر راضی رہتے اور کہتے ہمکو اللہ کافی ہے دیگا مال اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہین (تو یہ اونکے حق مین اچھا ہوتا) **ف** یہ تعلیم ہے رضا و دعا کی اور اشارہ ہے کہ متوکلین کو اللہ دیتا ہے اور جواب (لو) محذوف فرمایا تاکہ وسعت رہے ربط بعد اوس الزام اور اس تعلیم کے فیصلہ کر دیا کہ تم رسول پر الزام دیتے ہو جواب دندان شکن لو اور سر جھکاؤ

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ
نہین ہین صدقے مگر واسطے فقرا اور مساکین کے اور صدقہ پر کام کرنیوالونکے اور مؤلفۃ قلوب کے اور آزادی گردنونکی

وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝
اور ادای قرض مین اور راہ مین اللہ کے اور مسافر کے لیے فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ دانا حکیم ہے

صدقہ کل مصارف دو طرح ہین موجب ثواب جیسے زکوۃ اعانت مؤمنین خیرات غیر موجب ثواب پس یہ یا (ممنوع) ہین جو بطور ممانعت شرعی صرف ہو یا (فضول) جو حاجت سے زیادہ اور اجازت کے خلاف صرف ہو یا (مباح) جو ضرورت سے زائد ہون مگر اجازت کے خلاف نہون جیسے عمدہ کہانا کپڑا از زینت و تفریح جائز پھر موجب ثواب کی دو شکلین ہین اول (مستحب) جسکے ترک پر وعید اور فعل کی تاکید مزید نہو اور یہ خواہ (تبرع) جیسے طعام عوت و ولیمہ و ہبہ و وصیت اور اغنیا مین باہمی تحفہ و ہدایا عام مسلمانون سے احسان یا الداراقارب واحباب سے سلوک اپنی ذات اور اولاد کے مصارف رفاہ عام و امن خلائق و ترویج اسلام کے مصارف خواہ (صدقہ) ہے یعنے لقمہ سوال اور وہ خیرات جو فقرا کے لیے خاص کی جاسے دوم واجب جسکے ترک پر عذاب اور کرنے کی تاکید ہے اور یہ بہی خواہ (حقوق) سے ہے جیسے نفقہ ازواج و اقارب مفلس و عمال صدقہ و کارپردازان سلطنت کے وظائف و مجاہدین

کی غنیمت اور گوشت اضحیہ وغیرہ یا (صدقہ) ہے جیسے فطرہ کفارہ عشر زکوۃ وغیرہ اور یہاں یہی مراد ہے فقیر جسکے پاس کچھ مال ہو مگر نصاب سے کم مسکین جسکے پاس کچھ بھی نہو اور اوسکے برعکس بھی منقول ہے جابر مقاتل وسدی نے کہا فقیر وہ جو گھر میں بیٹھے سوال نکرے مسکین جو مانگے کہا قتادہ نے فقیر وہ محتاج جو اپاہج ہو مسکین جو اپاہج نہو کہا مجاہد نے حسن محتاج کے عزیز واقارب موجود ہیں وہ فقیر ہے ورنہ مسکین مسئلہ فقیر اور مساکین کو اسقدر دینا کہ صاحب نصاب ہوجائیں مکروہ ہے (ہدایہ) نکتہ گو فقیر و مسکین دونوں کا حکم ایک اور معنی بھی قریب ہیں مگر فائدہ ذکر یہ ہے کہ وہ لوگ غیر مستحق نہ سمجھے جائیں جو نہ صاحب نصاب ہیں نہ حاجتمند عامل جو وصول عشر و زکوۃ کے لیے سعی کرے اسمین نہ فقر شرط ہے نہ حصہ معین لینے نہ یہ کہ آٹھواں حصہ دیا جاوے اور نہ یہ کہ توانگر ہو تو نہ پاوے اور کہا شافعیہ نے کہ عامل کو آٹھواں حصہ ہو اسلیے کہ آیت میں آٹھ مستحق مذکور ہیں مگر یہ تقریر قوی نہیں اسلیے کہ مقصود بیان استحقاق ہے نہ تقسیم ورنہ لازم آتا کہ اگر ایک قسم دستیاب نہو تو ساتوین چھٹے حصے کی نوبت آئی یا بعض محتاج ہوکہ ملنے مرتے ہوں مگر دوسری ضرور پائین پھر عامل کو بقدر اجرت دیا جاوے گا مولفۃ قلوب وہ نومسلم جنکو اخلاق و مال سے مطیع کرنا ہو یہ حصہ حضور اقدس نے دیا اور بعد فتح مکہ وحنین نومسلمون کی تالیف قلوب فرمائی مسلم جب حنین کی لڑائی ہوئی بارہ ہزار لشکر مجاہدین کا تھا جب مشرکین ہوازن وغطفان بڑھے سب ہٹ گئے آپنے دوبار پکارا داہنے طرف فرمایا یا معشر الانصار یہ جان نثار بولے لبیک یارسول اللہ ابشر نحن معک یارسول اللہ آپ کو خوشخبری ہو کہ آپکے فدائی آپکے ساتھ ہیں بائیں طرف آواز دی یا معشر الانصار ایسے ہی جواب ملا پھر آپ اپنی سواری سے اوترے اور کفار بھاگ گئے اور بہت غنیمت ہاتھ لگی آپنے مہاجرین اور نومسلمونکو دیدیا اور اپنے خادمان جان نثار انصار کو کچھ ندیا تو انصار نے کہا جب سختی ہو تو ہم بلائے جائیں اور دوسرے مال مارین حضور کو یہ خبر ملی آپنے سبکو جمع کیا اور فرمایا یہ کیا بات ہے سب خاموش ہو رہے فرمایا تم راضی نہیں کہ لوگ مال لیکر چلے جائیں اور تم محمد کو اپنے ساتھ لیجاؤ اور اپنے گھرون میں رکھو سب خوشدل ہوگئے اور کہا ہاں یارسول اللہ یہ تو دلی آرزو ہے پھر فرمایا اگر تمام دنیا ایک راہ چلے اور انصار ایک راہ چلین تو مین انصار کی راہ اختیار کرون مگر زمانہ ابوبکر صدیق میں باجماع حصہ مولفۃ القلوب ساقط ہوگیا اسلیے کہ ضرورت تالیف قلوب کرنے کی باقی نرہی **ف** ممکن ہے کہ کہا جاے کہ اسقاط حق مولفۃ القلوب بعلت استغنا ہوا پھر کبھی حاجت سابقہ عود کرے تو کیون نہ حکم عود کرے گا

فی الرقاب مکاتب یعنی وہ غلام یا لونڈی جنکے مالک روپیہ لیکر آزاد کرنے پر آمادہ ہون انکو آزاد کرانا اور کہا امام مالک نے کہ غلام خرید کر آزاد کردے مگر عموم لفظ مکاتب کو بھی شامل ہے (احمدی) غارم وہ جسنے مسلمانون کی اصلاح اور رفع فساد باہمی کے مصارف اپنے ذمہ لیے اور قرضدار ہوگیا۔ اور کہا حنفیہ نے (غارمین) عام ہے ہر صاحب تاوان و دین مگر شرط یہ ہے کہ یہ تاوان کسی گناہ کے وجہ سے نہو اور یہ تخصیص عقلی ہے اسلیے کہ زکوۃ بغرض اعانت مومنین جمعیت و فراغت ذکر الہی و حصول رزق موعود آسانی ہے نہ حرام و گناہ پر اعانت بدکارون کی کفالت

مسئلہ بقدر ادا قرض اعانت کیجاے گی مثلاً زید کی پاس ہزار درہم ہین اور دوسوکے کا قرض ہے تو اب ۱۹۹ درہم تک اوسے دینا جائز ہے سبیل اللہ اسمین بھی اختلاف ہے کہا محمد نے مراد حاجی ہین جو مفلس ہوگئے ہون کہا ابو یوسف نے غازی بے سامان اور عموم لفظ چاہتا ہے کہ ہر شخص جو اللہ کے کام کرتا ہو بشرط افلاس مستحق ہے کوئی وجہ نہین کہ بعض خاص کرلیے جائین ابن سبیل مسافر بے مایہ یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے اور اللہ تعالی علیم و حکیم ہے احمدی یہ آیت بیان مصرف زکوۃ مین ہے اور صیغہ حصر سے معلوم ہوا کہ انکے سوا اور کوئی ان صدقات کا مستحق نہین پس بناے مساجد و تکفین اموات اور دوسری خیرات مین صرف کرنا نچاہیے اور یہ ضرور نہین کہ ان ساتون قسم کے آدمیون کو تلاش کرکے دیا جاے بلکہ انہین سے سبکو یا ایک کو دینا کافی ہے اسمین بیان مستحقین ہے نہ تقسیم اور شافعیہ کے نزدیک ہر قسم سے تین آدمیون کو ضرور دیا جاے دلائل اسکے تفسیر احمدی سے اور شرح وقایہ اور توضیح مین منقول ہین اور صاحب تفسیر کبیر نے ایک زبردست تقریر سے شافعیہ کا جواب دیا ہے مسئلہ کو مولفة القلوب کا حصہ نرہا تاہم نومسلمون کی دلداری ایک مصلحت شرعی ہے

وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ

اور اونمین سے وہ ہین کہ ایذا دیتے ہین نبی کو اور کہتے ہین وہ کان ہے کہدیجیے کان اچھا ہے تمہارے لیے ایمان لاتا ہے اللہ پر اور

يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

سچا جانتا ہے مومنونکو اور رحمت ہے اونکے لیے جو ایمان لائے تم مین سے اور جو ایذا دیتے ہین رسول اللہ کو اونکے لیے عذاب دردناک ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الم یعلموا [illegible]

[illegible] اونکی تسلیم سے [illegible]

[illegible] اس مین قسم

[illegible] اور اللہ تعالی عالم الغیب

اور [illegible] مین کسی لیے کہا

[illegible] جب مدعی گواہ نہ لا سکے اور مدعا علیہ حلف

اوٹھائے [illegible] قسم کہانے سے انکار کرے تو یہ اقرار یحق مدعی نہین جس سے

سمجھا جاوے کہ مدعا علیہ ظالم و کاذب تہا بلکہ اوسنے اپنا مال خرچ کرکے اپکو قسم سے بچایا جیساکہ مروی ہے

سعید بن جبیر سے کہ اونہون نے کہا کہ مین نے اپنی قسم ستر ہزار دیکر خرید کی اور کہا اگر قسم کہاتا تو

وہ راست ہوتی [illegible] آنحضرت کے شرف و قرب کا بیان ہے آپکی رضا کو اپنی رضا

سے متضمن فرمایا اور یہ کمال قرب و قبول ہے کہ ایک کی رضا و غضب دوسرے کی رضا و غضب ہو

یرضوہ کا ضمیر اگر قریب یعنی رسول کی طرف راجع ہے تو رضاے رسول پر رضاے الٰہی موقوف ہوے

جیساکہ فرمایا مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ جسنے پیغمبر کی اطاعت کی وہ اللہ کی اطاعت

کرچکا اور اگر بعید اللہ کی طرف ہے یا ہر واحد کی طرف ہے تب بہی وہی مضمون اتحاد ظاہر ہے

اسمین اشارہ جلی ہے کہ رسول کو تمہارے قلوب و اعمال پر اطلاع دیجاتی ہے ورنہ کیا وجہ تہی

کہ رضاے مومنین ہو اور رضاے رسول نہو حالانکہ آپ زیادہ تر قسم اور قول کی تصدیق

کرنیوالے تہے جیساکہ فرمایا يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور یہ حالف بظاہر مومن بہی تہے

أَلَمْ يَعْلَمُوْٓا أَنَّهُ مَنْ يُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ۝

کیا نہین جانا اونہون نے شان یہ ہے کہ جو خلاف کرے اللہ سے اور رسول سے اوسکے بیشک اوسکے لیے اگ ہے دوزخ کی ہمیشہ رہا اوسمین یہ رسوائی بڑی ہے

کبیر (الم یعلموا) وہان کہا جاتا ہے جہان تعلیم مقصود ہو اور شاگرد باوجود سعی و توجہ استاد

بے پروائی کرے تو کہتے ہین اب تک نہ سمجھے حاصل مدتون سے اونکو پیغمبر خدا تعلیم کررہے ہین

لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ

نہ عذر کرو　بیشک کفر کیا تمنے بعد اظہار ایمان کے　اگر معاف کرین ہم ایک گروہ کو تم مین سے تو عذاب کرینگے ہم دوسرے گروہ کو اسلیے کہ وہ تھے گنہگار

اے منافقو نہ عذر کرو بیشک تمنے کفر کیا اظہار ایمان کے بعد اگر کسی گروہ کو (بسبب اسکے ندامت و توبہ کے) بخشدینگے تو دوسرے گروہ کو (جنکے دل ویسے ہی سخت ہین) عذاب کرینگے اسلیے کہ وہ مجرم ہین۔ یہ جواب ہے منافقین کے فریب آمیز عذر خواہیونکا کہ یہان سماعت ہوگی تو اوسی کی جسنے سچے دل سے توبہ کی ابن کثیر آپنے منافقون کو بلاکر یہ آیتین سنائین اور فرمایا کیا تمنے ایسا ایسا کیا ہے قسم کہا گئے کہ ہرگز نہین معالم ابن حمیر الاشجعی جو اسوقت تک اونہین مین تھے صدق دل سے تائب ہوے اور دعا کی کہ اے اللہ مجھے اپنی راہ مین شہید کر اللہ نے اونکے عذر قبول فرمایا اور وہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے یہ ہنستے تھے مگر باتین نہ بناتین تھے یہ کیون ارشاد ہوا کہ تمنے ایمان کے بعد کفر کیا حالانکہ وہ مومن نہوے تھے دفع یہ اونہین کے منہ سے اونکا قائل کرنا ہے کہ اگر تم اپنے بیان کے موافق تھے تو یہ افعال کفر کے ہوے اور اگر مومن نہ تھے تو یہ عذر عبث ہے ف یہ ارشاد کہ ہم ایک کو بخشین گے تو دوسرے پر عذاب کرینگے امید دلاتا ہے کہ دل سے نادم ہو یہان بخشنے دیر نہین لگتی اور ڈراتا ہے کہ فریب سے
جان بچانا بحضور شاہنشاہ قادر و غیب دان ممکن نہین

الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ

منافق مرد اور منافق عورتین ایک ونمین کا (بعض ہم) دوسرے کا حکم کرتے ہین گناہ کا اور روکتے ہین نیک باتون سے

وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

اور بند کرتے ہین ہاتھ اپنے بھول گئے اللہ کو پس بھول گیا اونکو اللہ بیشک منافق وہی نافرمانبردار ہین

ایک منافق دوسرے کا ساتھی ہے مرد ہون یا عورتین۔ یہ برائیونکی طرف لوگون کو متوجہ کرتے ہین اور اچھی باتون سے روکتے ہین اور اپنے ہاتھ ادائے زکوۃ و صدقات و اعانت اسلام و خدمت مومنین سے روکتے ہین اللہ کو بھولے ہوے ہین اللہ بھی اونہین میدان حشر مین بھلا دیگا پھر کچھ فریاد رسی نہوگی یا دنیا مین عطاے توفیق و نزول برکات و قبول عذر و مغفرت عامہ سے محروم کردیے گئے۔ بیشک منافق حکم سے نکل جانے والے ہین

وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ

وعدہ کیا اللہ نے منافق مردون اور منافق عورتون سے اور کافرونسے آگ دوزخ کے ہمیشہ رہینگے اوسمین آگ کافی ہے اونکو اور رحمت سے دور کیا اونکو اللہ نے اور اونکو عذاب ہے دائم

اللہ تعالیٰ نے منافق مرد اور منافق عورتون اور کافرون سے وعدہ کرلیا ہے کہ اون کے لیے دوزخ کی آگ ہے او سمین ہمیشہ رہینگے بس ہے آگ اون کے لیے شایان ہے اور اللہ نے اونھین اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے اور اونکے لیے دردناک عذاب ہے

كَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوا

مثل اونکے کہ تھے پہلے تمسے تھے سخت تمسے زور مین اور زیادہ مال اور اولاد مین پھر نفع اوٹھایا اونھون نے

بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ

اپنے حصے سے پس نفع اوٹھایا تمنے بھی اپنے حصے سے جیساکہ نفع اوٹھایا اونھون نے کہ تھے پہلے تمسے حصے سے اپنے اور باتین بنائین تمنے

كَالَّذِي خَاضُوا أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ

جیسے باتین بنائین اونھون نے یہ لوگ ہین کہ مٹ گئے عمل اونکے دنیا مین اور آخرت مین اور یہی نقصان پانیوالے ہین

یعنے اے منافقو تم بھی بلاے دنیاوی اور عذاب اخروی مین مبتلا ہوگی مثل اون لوگون کے جو تم سے پہلے تھی اور قوت ومال واولاد مین تمسے زیادہ تھی اور اپنی دنیاوی حصے سے فائدا اوٹھا گئے تو تم بھی اپنے حصے سے جو تمہارے مقدر مین ہے نفع اوٹھاؤ جیسے وہ اپنی حصے سے نفع اوٹھا گئے اور بحث بیجا وقیل وقال عبث مین پھنسے رہو جس طرح وہ لق لق وزق زق مین رہے یعنی منافق یہ وہی لوگ ہین جنکے اعمال دنیا وآخرت مین ضایع ہوے دنیا مین بوجہ نفاق وفریب ہر طرف ذلیل تدبیرین ناتمام کیا برباد آخرت مین کافرون کے ساتھ دوزخ مین گرفتار اور یہ لوگ اپنے تجارت مین نقصان پانے والے ہین نہ سرمایہ حیات سود مند نہ نقد عمل بکار آمد

أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ

کیا نہین آئی پاس اونکے خبر اونکی جو تھے پہلے اونکے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور صاحب مدین

وَالْمُؤْتَفِكَاتِ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

اور اولٹے گئے لائے اونکے پاس پیغمبر اونکے نشانیان پس نہ تھا اللہ کہ ظلم کرتا اونپر مگر تھے وہ جانونپر اپنے ظلم کرتے

یعنے منکرو کیا تمکو اون لوگون کا حال نہین معلوم ہوا جو تمسے پہلے گزر چکے ہین وہ نوح کی قوم ہے جو پانی مین ڈوبکر مرے اور امت عاد ہے جو ہواے تند سے برباد ہوے اور قوم ثمود کی ہے جو زلزلے کے عذاب مین ہلاک ہوے اور قوم ابراہیم کے یعنے نمرود جنسے نعمتین سلب کرلین اور

[illegible marginal notes: کالذین منافقین … مذکر … کالذی … خاضوا …]

نمرود کو خدائی کا مزا چکھایا اور مدین والے امت شعیب ہیں جو سائبان کے عذاب سے مرے
اور موتفکہ یعنی پھرنے والے وہ قوم لوط ہی جو الٹ پلٹ کر جہنم واصل ہوے ان سب کے پیغمبر
کھلی کھلی نشانیان اور زبردست معجزے لیکر آئے اور کوئی عذر سننے سمجھنے کا باقی نرکھا پس اللہ
نہ تھا کہ اونپر ظلم کرتا مگر وہ خود اپنے جانونپر ظلم کرنیوالے تھے نافرمانی کی جہنم کے سزاوار قرار دیے گئے
ف معلوم ہوا کہ اگلون کے حالات سے عبرت اختیار کرنا لازم ہے ورنہ تارک پر الزام ہوتا

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
اور مومن مرد اور مومن عورتین ایک انمین کی دوست ہین دوسرے کی حکم کرتے ہین نیکی کا اور منع کرتے ہین گناہ سے اور

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ
قائم کرتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوۃ اور اطاعت کرتے ہین اللہ کی اور اوسکے رسول کی یہ لوگ ہین کہ رحم فرمائیگا اونپر اللہ

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
بیشک اللہ غالب حکمت والا ۔

اور ایمان والے مرد اور عورتین یہ سب آپسمین ایک دوسرے کے ولی اور دوست ہین یہ حکم کرتے ہین شرعی
امور کا اور روکتے ہین برے کامون سے اور نماز اچھی طرح پڑھتے ہین اور زکوۃ ادا کرتے ہین
اور اللہ ورسول کے اطاعت کرتے ہین یہ لوگ قریب ہے کہ اللہ رحمت کرے اونپر بیشک
اللہ غالب حکمت والا ہی ف آیت مین کئی فائدے ہین (علامات مومنین) ا آپسمین محبت کرنا
۲ اچھی باتین بتانا ۳ برائیون سے روکنا ۴ نماز ۵ زکوۃ ۶ ہر امر مین اطاعت خدا ورسول نکتہ
اس تعمیم سے معلوم ہوا کہ صرف چند فرائض پر کفایت نہین ہوسکتی ہردم منتظر حکم و آمادہ خدمت
رہنا چاہیے نکتہ جب اطاعت نشان ایمان ہی تو معصیت سلب ایمان اور امر مباح عبث مسئلہ
بعد آنحضرت کے اطاعت رسول یہی ہی کہ علماے ربانی وخلفاے اسلامی کی اطاعت کی جاے
(انجام مومنین) استحقاق رحمت خلعت قبول تاج رضا بہشت برین حصول مدعا احکام ہر مسلمان
کا حق دوسرے پر ہی ۔ اقارب پر صلہ رحم تکفل نفقات مساکین ۔ ولایت و نگرانی نابالغ ۔ ولایت نکاح
اناث ۔ خلیفہ پر جان ۔ مال ۔ آبروی رعایا کے حفاظت اون کے اصلاح ورفاہ کی توجہ بیکس و عاجز
کی حمایت اسلیے کہ (اولیا) جمع ولی بمعنے نزدیک و دوست ۔ و حاکم و متکفل ہی اور ہر حال مین مجمل
بحسب تفسیر احادیث واجتہاد ہر شخص کی ولایت وحقوق جداگانہ ہین مسئلہ امام وقت ہر صغیر
بے وارث کا ولی ہے اسلیے کہ یہ ولایت عام مسلمانون کے ذمے ہی اونکی طرف سے امام ذمہ دار ہی مسئلہ
کسی مسلمان پر حلال نہین کہ دوسرے مسلمان کو قول یا فعل یا قصد مجروسے ضرر پہونچاے ۱۲ اسلیے کہ

دوستی و تکفل و جماعت علامت ایمان ہے جو حق شانہ نے [illegible] جبکہ منافقین و کفار ایک
گروہ اور مومنین ایک گروہ قرار پائے پس وہ سلوک اور وہ محبت جو باہمی مسلمانون مین ثابت و لازم ہے
کفار سے رکھنا نچاہیے اور وہ عناد و تشدد جو [illegible] کی نسبت مقتضاے اسلام ہے مسلمان سے جائز
نہوگا تاکہ امتیاز باقی رہے اور یہی [illegible] اسلام [illegible]
مومنین کی نشانیان فرما کر اوس رحمت کے تفصیل فرماتی جسکا اونہین امیدوار کیا ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ
وعدہ دیا اللہ نے مومن مردون اور مومن عورتون کو جنتون کا بہتی ہین تلے اوسکے نہرین ہمیشہ رہنے والے اونمین اور

مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
گھر پاک جنات عدن مین اور رضا اللہ کی بڑی ہے یہ وہی کامیابی بڑی ہے

اللہ تعالی نے ایمان والے مردون اور عورتون سے وعدہ کر لیا ہے جنتون کا جنکے تلے نہرین جاری
ہونگی اور ہمیشہ رہین نہ نکلنے کا ڈر نہ فنا کا رنج اور محل پاکیزہ جنات عدن مین ملینگے اور سب سے بڑھکر اور
بہتر اللہ کا خوش ہو جانا ہے اور بہت بڑی کامیابی ہے ف دوسری آیتین انعام و رحمت کی خبر
سناتے ہین اور یہ آیت وعدہ و عہد جناب باری ہے پس زیادہ تر اطمینان بخش قلوب ہے انہار
بدور سافرہ مین ہے کہ بہشت کی نہرون کا پانی ٹھہرنہ مزا بدلے اور آپنے فرمایا کہ مشک کے پہاڑ وان سے
نکلے ہین - دوسری روایت مین ہے کہ جنت عدن سے یہ نہرین جاری ہین فرمایا یہ نہرین بالاے
زمین رواں ہین عمق مین نہین مساکن طیبہ در منثور مین ابو ہریرہ و حصین بن عمران سے مروی ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین موتی کے محل ہین ہر ایک مین ستر گھر یاقوت سرخ کے
ہر گھر مین ستر بیت زمرد سبز کے ہر بیت مین ستر فرش ہر رنگ کے ہر ایک پر ایک حور سیاہ چشم
جلوہ گر اور ستر خوان نعمت بچھے ہوے اور ستر خوبصورت خادم کمربستہ جنتی کو اسقدر قوت دیجائیگی
کہ ان تمام حوران دلفریب و اغذیہ روح بخش سے متمتع ہو عدن کہا صاحب تفسیر کبیر نے
کہ عدن کے بیان مین دو قول ہین ایک یہ کہ عدن نام ہے ایک مقام کا جو جنت مین ہے جیسا کہ صاحب
معالم نے کہا کہ کہا عمرو بن عاص نے جنت مین ایک محل ہے جسکا نام ہے عدن اوسکے گرد گرد برج ہین
اور پانچ ہزار دروازے اور کہا عطا بن صائب نے عدن ایک نہر ہے اوسکے دونو کنارون پر باغ
سرسبز - کہا ابن مسعود نے وسط جنت مین محل ہے کہا مقاتل نے عدن جنت کا اعلی درجہ ہے
اسمین نہر تسنیم جاری ہے اوسکے گرد اوپر [illegible] اوسمین محل ہین یاقوت اور موتی اور سونے کی [illegible] سے

ہوا چلتی ہی اور اسمین مشک کی ڈالیان ہین کہا ابن عباس نے عدن کی جنت عرش ہی اور ایک
شہر ہے جنت کا یہ کہ عدن صفت ہی جنت کی جیسے اسکے قریب یا جگہ جیسا کہ روایت ابن عباس
سے کہ عدن اقامت سے مشتق ہے جہان جنتی ہمیشہ رہینگے اور اسی بنا پر سب جنتین عدن ہین حضرت
صاحب درمنثور و مسلم اور وغیرہ مفسرین نے باتفاق روایت کی کہ عدن مخصوص ہے بانبیا
اور صدیقین و شہیدون کے لیے - اور آیت سے ظاہر ہے کہ تمام مومن اوسمین داخل ہونگے
جیسا کہ عموم لفظ و سیاق سے ظاہر ہے حل اگر عدن بحسب قول ثانی جنت کی وصف ہی تو ہر
مومن اوسمین داخل ضرور ہوگا - اور اگر کسی خاص مقام کا نام ہے جیسا کہ روایات سے ثابت
اور اسی قول سے کہ وہ مخصوص بانبیا و صدیقین و شہدا ہی مفہوم ہی تو تاویل کیجائیگی کہ جنت
[illegible] اور رہین خلود و سکونت ہی مگر عدن اور رضا سے خاص سے ہی [illegible]
عطیات [illegible] ہونگے اور انبیا و صدیق و شہید عدن مین ساکن اور رضا مین مستغرق رہینگے [illegible]
کہیں جنت [illegible] اور مساکن سے مراد قصر و محل تا کہ عطف مین مغایرت پائی جا [illegible] اور
گلگشت و چمن محل تفریح اور حور و قصور جائے استراحت ہو رضوان اللہ کا خوش ہونا سب
یہ نعمت تمام نعمتون سے کہ ذکر و تصور مین آسکین بدرجہا افضل ہی اسلیے ارشاد ہوا اکبر الصیغہ
تفضیل [illegible] مضاف الیہ محذوف ہی یعنی من کل شئ یا من ذلک المذکور نکتہ جسطرح ذات
بابرکات حق سبحانہ تعالی تمام چیزون سے افضل و اکبر ہی ایسے ہی رضائے الہی تمام نعمتون سے
بڑھکر ہی اسلیے کلمہ (اکبر) ذکر فرمایا لطیفہ [illegible] رضائے الہیہ کے چار درجے ہین [illegible] دنیا و [illegible] نعمت
یہ گو بنظر رضا و قبول ہون جیسے حضرت یوسف یا حضرت سلیمان یا زمانہ خلافت مین ہمارے
حضور کے اصحاب پر یہ فانی اور اعتباری ہی زیادہ وقعت نہین رکھتے ۲ لذائذ بہشت گو یہ
باقی اور [illegible] ہین مگر تلذذ نفس و جسم کے لیے ہین مراتب علیای روح کو نہین پا سکتین ۳ لقائی خاص
جسکی [illegible] نے قیامت برپا کر رکھی ہی گو سعادت عظمی و مراتب علیا سے ہی مگر طالب مشتاق
متلذذ ہوتا ہے ۴ رضائی خاص اسمین حضرت محبوب متلذذ و محظوظ ہوتا ہی اور فرق تلذذ
حبیب [illegible] محبوب کا ظاہر ہے جسکا دل بنا ہوا ہے وہ اس مزے سے ماہر ہے ۵
اگے مقصود [illegible] طلبی بہ دوم فراق گر از خود طلبی [illegible] رضا خواہش لقاست حرام تو لقا از پے رضا طلبی
پس بہشت مین عطیات محبوب سے تلذذ ہی اور دیدار مین ذات محبوب سے اور رضا مین تلذذ
بر رضا و تلذذ محبوب ہی ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۶ جنت و ثواب اسلیے مطلوب ہی

کہ محل رضا وعدونکا والقا ہو۔ دونین مقصود بدرجا ہی مگر رضا ایسی صفت نہین جسکا اثر دونو جانب نہو یقین کہ زید تجھسے راضی ہی دلیل ہی کہ ہم بھی اوس سے راضی ہین پس کمال رضا کی آگہی اونہین کے لیے ہی جو دنیا مین اوسکی رضا ہی کا دم بھرتے رہے پھر جب رضا سے کبھی بخواہش نہ اختیار کی ہو کبھی مگر اپنے دل کا خوش رکھنا اور اوسکے ہر ادا کو لذیذ جاننا اپنے تمام ارادت تمام اختیار بلکہ قوت امتیاز وحس ادراک کو بھی فنا کر دینا اور مقام عبدیت تامہ مین سر جھکانا آخرکار موجب محبت ورضای محبوب ضرور ہوجاتا ہی مسلم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالی جنتیون سے کہیگا کیا تم ہمسے راضی ہو عرض کرینگے ہمکو کیا ہوا ہی کہ راضی نہوا ہے تو وہ دیا ہی جو کسیکو نہین دیا ارشاد ہوگا اس سے بھی افضل دونگا عرض کرینگے ای رب اب اس سے زیادہ کیا ہی فرمائیگا اپنی رضا تمپر حلال کیے دیتا ہون پھر کبھی ناخوش نہونگا ذلک سے مراد یہ تمام انعام یا صرف رضا ہی

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ

ای پیغمبر جہاد کیجیے کافرون اور منافقون پر اور سختی کیجیے اونپر اور ٹھکانا اونکا دوزخ ہی اور برا بازگشت ہی

اے پیغمبر کفار اور منافقونپر جہاد کیجیے اور اونپر سختی کیجیے اونکا ٹھکانا دوزخ ہی اور بری جگہ ہے

ف بظاہر منافق وکافر دونوکے قتل کا حکم ہے مگر ایسا نہین بحالت اقرار ایمان امان واجب ہی لہذا مفسرین نے مختلف تاویلین کین کہا گیا جہاد سے مراد زبانی تشدد وسرزنش ہے لیکن کفار کے حق مین یہ کافی نہین اور کہا گیا مراد اجرای حدود ہی مگر یہ حکم عام ہی مومن ومنافق دونون اور کہا گیا کہ کافرون سے لڑو اور منافقون کو فہمایش کرو۔ یہ جمع درمیان حقیقت ومجاز جائز نہین ہان یہ کہا جاے کہ منافق واجب القتل ہین مگر اسوجہ سے کہ ثبوت شرعی غیر ممکن ہے حکم نافذ نہین ہو سکتا اور فائدہ یہ ہی کہ منافق وکافر دونو ایک حال مین سمجھے جائین اونسے نفرت اونکی توہین دلون مین قرار پکڑلے اُن سے اجتناب اور نفرت کرین اور اگر کبھی کوئی منافق اقرار کرے کہ میرا اسلام زبانی ہے اوسکا سر اوڑا دین اور آنحضرت باوجودیکہ منافقون کے حال سے مطلع کردیے گئے تھے اسلیے خاموش رہے کہ حجت ظاہر شرع مقصود تھی اور اخبار غیب کی پردہ دری موجب ابتلای عام ہوجاتے یا یہ کہا جاے کہ جہاد لغت مین مشقت وسعی ہی اور شرع مین وہ سعی جو اصلاح ودفع شر کے لیے کی جاے اور سعی اصلاح بحسب اختلاف احوال مختلف ہوتی ہی جسطرح علاج کبھی قطع عضو واخراج دم سے ہوتا ہی اور کبھی دوسرے آسان ذریعون سے کافر کھلم کھلا منکر ہے اوسے تلوار سے ڈرایا تاکہ انکار ظاہر اور شر فرو ہو اور منافق کی اصلاح قلبی

مقصود ہر حسیب و ربو نہیں بخشیگا ۔ ان تستغفر لہم ۔ سے کچھ کام نکلے تو نکلے پس
بطور کلیہ جہاں ہر مقام پر یعنی مناسب لیجائینگے اور اسکی طرف میل کیا ہے صاحب تفسیر کبیر نے
لطیفہ لکھا ہے بارہ منافق ہے اور شیطان کا قران دونو پر جہاد واجب اور تشدد لازم

یَحْلِفُونَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِہِمْ وَہَمُّوا
قسم کھاتے ہیں اللہ کی نہیں کہا اور بیشک کہتے کلمے کفر کے اور کفر کیا بعد اپنے اسلام کے اور قصد کیا

بِمَا لَمْ یَنَالُوا وَمَا نَقَمُوا اِلَّا اَنْ اَغْنٰہُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنْ یَّتُوبُوا یَکُ خَیْرًا لَّہُمْ
اوسکا کہ نہ پایا اور نہیں دشمنی کی مگر یہ کہ غنی کردیا انکو اللہ نے اور اوسکی رسول نے فضل سے اپنے پس اگر توبہ کرین ہوگا اچھا واسطے انکے

وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْہُمُ اللّٰہُ عَذَابًا اَلِیْمًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَا لَہُمْ فِی
اور اگر روگردانی کرین البتہ عذاب کریگا اونپر اللہ عذاب دردناک دنیا مین اور آخرت مین اور نہین واسطے انکے

الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝
زمین مین دوست اور نہ مددگار

معالم کہا ابن عباس نے آپ ایک پتہر کے تلے رونق افروز تھے کہ فرمایا ایک آدمی آئیگا اور تمکو دیکھیگا شیطان کی آنکھون سے اوس سے بات نکرنا تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک مرد کرنجا آیا آپنے اوسے بلاکر کہا تونے ہمین کیون برا بہلا کہا وہ چلا گیا اپنے ساتھیونکو لایا سبنے قسمین کہائین کہ اسنے ایسا نہین کہا اللہ تعالی نے اوسکی تکذیب نازل فرمائے - اور کلبی نے کہا جلاس بن سوید نے کہا تہا کہ اگر آپ سچے ہین تو مین گدہے سے بہی بدتر ہون جب آپ جنگ تبوک سے واپس آئے عامر بن قیس نے حضور مین عرض کیا جلاس مکر گیا آپنے فرمایا اچہا میرے منبر کے قریب قسم کہاؤ دونو قسمین کہاگئے مگر عامر نے ہاتہ اوٹھاکر کہا اے رب اپنے پیغمبر پر میری تصدیق نازل فرما آپنے فرمایا مومن این ہوتا ہی جبریل یہ تصدیق لیکر آئے جب توبہ کا ذکر آیا تو جلاس کہڑے ہوے اور عرض کی لے رسول کریم اللہ تعالی مجھے توبہ کی بشارت سناتا ہی عامر سچے ہین اور مین توبہ کرتا ہون آپنے توبہ قبول کی اور وہ مومن خالص ہوگئے الحاصل اللہ کی قسمین کہاتے ہین کہ ہمنے رسول کو برا بہلا کہا اور کوئی خلاف بات نہین کہی اور بیشک کلمات کفر کہے ہین اور اپنے اسلام زبانی کے بعد کافر ہوگئے اور قصد کیا ایسی بات کا جسمین کامیاب نہوسکے (یہ خواہ منافقون کے تمنا کا ذکر ہے کہ ہمیشہ مومنین کی خرابی کے خواہاں اور بہکانے کے درپے رہتے تھے یا اوس ارادہ کا ذکر ہے جو بوقت واپسی تبوک منافقون نے کیا کہ آپکو تنہائی

بنکر چلانے۔ پھر اوسنے دوبارہ التجا کی آپنے دعا فرمائی برکت ہونے لگی اوسکی بکریان اسقدر بڑہین کہ مدینہ
چھوڑ کر جنگل مین رہنے لگا اور حضور کی خدمت سے محروم رہا صرف جمعہ مین حاضر ہوا کیا جب اور وسعت
والی پڑی تو جمعہ بھی تشریف لیگیا آپنے ایکدن اسکا حال پوچھا لوگون نے عرض کیا تب تین بار فرمایا
ثعلبہ ہلاک ہوا جب زکوۃ واجب ہوئی تو عامل صدقہ روانہ ہوئے ایک شخص بنی جہینہ کا آیا ثعلبہ
اور ایک مرد سلیمی کے پاس بھی گئے ثعلبہ بولا یہ تو جزیہ کے مثل ہی اچھا تم سب جگہ ہوکر یہان بھی آنا
وہ مرد سلیمی کے پاس گئے انہون نے اپنی عمدہ عمدہ اونٹنیاں چھانٹ کر عامل کے حوالے کیے وہ بولے
یہ فرض نہین ہے کہ عمدہ مال چھانٹ دیا جاوے مرد سلیمی نے کہا میری خوشی یہی ہے پھر وہ عامل ثعلبہ
کے پاس آیا اسنے کہا مجھے حکم دکھاؤ وہ فرمان عمل دکھایا گیا پڑھکر کہا یہ بھی جزیہ کی بہن ہے ابھی
تم جاؤ مین غور کرون جب یہ عامل حضور مین آئے آپنے سلیمی کے لیے دعای برکت فرمائی اور ثعلبہ
کے حق مین کہا خرابی ہلاکی ہے ثعلبہ کے لیے۔ پھر جب یہ آیت اوتری۔ اوسکا کوئی رشتہ دار حاضر
تہا حضور کا ارشاد اور قرآن کا نزول اوس سے ذکر کیا ثعلبہ یہ سنکر حاضر ہوا اور زکوۃ لایا آپنے
فرمایا اللہ نے تیرے صدقے کی لینے سے منع کیا ہے وہ بہت رویا سر پر خاک ڈالی آپنے فرمایا یہ تیری
شامت اعمال کا نتیجہ ہے تونے ہماری نصیحت نہ سنی پھر جب آپ انتقال فرما گئے وہ ابوبکر صدیق
کی خدمت مین زکوۃ لایا آپنے بھی رد کردی حضرت عمر اور حضرت عثمان کی عہد خلافت مین یہی ہوا
مردود رہا اور مر گیا **ف** عدم قبول صدقہ گو کسی ظاہر دلیل سے جائز نہین مگر ممکن ہے کہ خاصہ
رسول ہو یا اوسکا کفر ثابت ہوگیا ہو اور کافر پر صدقہ نہین ہے اور خلفای راشدین نے
بھی آپکی حکم کی تعمیل کی **ف** یہ حکم ہر بد عہد بخیل منافق کے لیے ہے اور معلوم ہوا کہ بدعہدی
اور تکذیب سے نفاق پیدا ہوتا ہے بعض گناہونکی سزا عذاب نار یا دنیا مین تکلیف و
عار ہے اور بعض کی شامت سے دل سیاہ ہوجاتا ہے توبہ کی توفیق نہین ملتی دوسرے گناہ
سرزد ہونے لگتے ہین اور یہ بدترین عذاب دنیاوی ہے

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا
جو طعن کرتے ہین رغبت کرنیوالونپر مومنین سے صدقون مین اور اونپر جو نہین پاتے مگر

جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
مشقت اپنی پھر ہنستے ہین اونسے ہنستا ہے اللہ اونسے اور واسطے اونکے عذاب ہے دردناک

جو لوگ طعن و عیب گیری کرتے ہین بخوشی تمام صدقہ دینے والونپر اور اونپر جو مزدوری سے کے سوا اور

کچھ نہیں پاتے ہوتا تو اوسپر ٹھٹھے کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اونسے تمسخر کرتا ہے یہ سمجھتے ہیں کہ ہنسنے ہنسانے
کو ہم ہو کہا وہ منہ نظر آوت اچھے رہتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ مومنین ... اس لیے ہیں
زینت کامیابی اُن سے ... آخرت میں پل صراط ... سب حسنات پر
انھیں چھوڑ دینگے اور کسی ... اونکی رعایت و مروت نکی جائیگی یا جب کہ
پورا غلبہ نہیں ہوتا ... پھر کر ان انھیں ... یہ آیت
منافقین کے رد میں ہے تفصیل اسکی کتب احادیث و تفاسیر میں اسطرح ہے کہ جب تبوک پر چڑھائی کی
اور ... ہزار یا چالیس ہزار ... لشکر گزار جمع ہوئے جنمیں ... ہزار سوار تھے روپیہ تھا
کم ... سامان کیا ... اصحاب کو ترغیب دلائی کہ مالی اعانت بھی کریں سبھے اپنی ہمت
اور وسعت کے موافق مال نذر کیے حضرت ابوبکر نے کل مال حاضر کیا حضرت عمر نے آدھا مال دیا
حضرت عثمان کا قافلہ تجارت ... شام تیار تھا بڑے نفع والے سوداگری سمجھکر قصد شام ملتوی
فرمایا اور ... سوار مع ... اور ایک ہزار مثقال سونا پیش کیا حضرت نے دعا دی اے اللہ
عثمان سے راضی ہوں میں بھی اون سے راضی ہوں عبد الرحمن بن عوف نے آدھا مال یعنے چار ہزار درہم
نذر کیے ابو عقیل نے رات بھر آبکشی کی دو صاع خرما مزدوری میں ملا آدھا لڑکے بالون کو کھلایا
آدھا نذر اللہ کیا کہا گیا کہ یہ ایک صاع تھا اور مسلم میں آدھا صاع مروی ہے منافق ہنسنے لگے کہ
عبد الرحمن ناموری چاہتے ہیں اور ابو عقیل کا مال حقیر اللہ و رسول کے قبول کے قابل نہیں
ارشاد ہوا کہ (مطوعین) یعنے عبد الرحمن اور (صاحب جہد) یعنے ابو عقیل پر طعن کرنے والون
سے اللہ تمسخر کریگا یعنے اس طعن و تمسخر کی سزا دیگا یا مومنین میں رکھکر کفار کے ساتھ
حشر کریگا **ف** طعن و بدظنی و تمسخر اور نیکبختوں پر ہنسنا شیوۂ منافقین ہے۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ
بخشش مانگیں آپ اونکے لیے یا نہ بخشش مانگیں آپ اونکے لیے اگر بخشش مانگیں آپ اونکے لیے ستر بار تو بھی نہ بخشیگا اللہ

لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ
اونکو یہ اسلیے ہے کہ اونھوں نے کفر کیا اللہ اور اوسکے رسول سے اور اللہ نہیں راہ دکھاتا قوم نافرمان کو

آپ مغفرت مانگیں یا نہ اور اگر ستر بار مغفرت مانگینگے اللہ تعالیٰ نہ بخشیگا اونکو یہ عدم مغفرت اسلیے
ہے کہ اونھوں نے کفر کیا اللہ و رسول سے اور اللہ تعالیٰ نافرمان اونکو راہ راست نہیں دکھاتا
استغفار اللہ تعالیٰ سے اوس گناہ کی بخشش مانگنا جسکی جزا عالم آخرت سے متعلق ہو پس

اور یہ کھا ہے نفاق کی سزا یہی تھی جب آپنے اعرابیوں کو ہنستے کھیلتے دیکھکر فرمایا اے لوگو تم ہنستے ہو
اور دوزخ پس پشت ہے جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اور کھانا
پینا چھوڑ دیتے جنگل کیطرف نکل جاتے اور اللہ سے پناہ مانگتے اے لوگو روؤ اور
اگر رونا نہ آوے تو رونے کی صورت بناؤ اور یہ تکلف رونیکا ... اہل دوزخ ... انکے آنسو
رخسار پر نہروں کی طرح بہتے ... پھر جب آنسو ہو چکینگے تو خون ...
بہت اگر نظر ... کفار کی خوشی قلیل اور غم طویل ہوا ... دنیا کی خوشی
غم دین پر غالب آنے پایے اور کثرت ضحک بھی خلاف ... ہونگے

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا
پس اگر پھیرے تجھے اللہ طرف کسی گروہ کی انمین سے پھر وہ اجازت مانگیں آپ سے واسطے نکلنے کی پس کہدیجئے نکلو تم میرے ساتھ کبھی
وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخَالِفِيْنَ
اور نہ لڑو میرے ساتھ کسی دشمن سے بیشک تم خوش ہوئے بیٹھ رہنے پر پہلی مرتبہ پس بیٹھے رہو ساتھ پیچھے رہنے والونکے

پھر جب اللہ آپ کو ان منافقوں کے گروہ کی طرف پھیر لائے (یعنے باعانت الٰہی جنگ تبوک سے آپ مدینے میں آئیں) اور دوسرے کسی جہاد میں یہ منافق آپ سے رخصت طلب کریں کہ ہمکو بھی ہمراہ لیچلیے تو آپ کہدیجئے تم ہمارے ساتھ نجاؤ اور ہمارے ہمراہ کسی دشمن سے نہ لڑو تم تو پہلی بار بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے تھے اب انھیں پیچھے رہجانے والونکے ساتھ بیٹھے رہو ہم جب وہ خود آمادہ ہوں تو امر حق سے روکنے کی کیا وجہ اسلیئے کہ بظاہر احوال کافر نہیں کہہ سکتے کیا ادائے اوامر انپر نہوا اور بعد تسلیم اسلام روک نہیں سکتے دفع مراد یہ ہے کہ بدون توبہ بحالت نفاق بطمع مال یا بخوف ضرر تمہاری ہمراہی پر آمادہ ہونگے تم ایسی خدمت قبول نکرنا اور اسی پر اشارہ کر رہا ہے لن تخرجوا ولن تقاتلو اسلیئے کہ لن میں تاکید نفی اور خبر آیندہ ہوتی ہے یعنے ہرگز انسے زمان آیندہ میں بھی خروج و قتال مخلصانہ نہ پایا جائیگا اور خوشامد منافقانہ معتبر نہیں۔ یا یہ کہ کوئی خدمت قبل توبہ قبول نہ کرو مسئلہ امام کو چاہیئے کہ جسپر نفاق اور فتنہ پردازیکا گمان ہو اسے مصالح ملکی اور مشورہ امور میں دخل نہ دے

وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
اور نہ نماز پڑھ کسی پر انمین سے کہ مرا کبھی اور نہ کھڑا ہو قبر پر اسکی بیشک وہ کافر ہوئے اللہ اور اسکے رسول سے
وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ
اور مرگئے حالیں کہ وہ فاسق تھے اور نہ اچھے معلوم ہوں تجھکو مال انکے اور اولاد انکی نہیں چاہتا اللہ نے مگر یہ کہ عذاب کرے انپر

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ

مگر رسول اور وہ جو ایمان لائے ساتھ اُسکے جہاد کیے اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے وہی ہین کہ واسطے اُنکے

الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

نیکیاں ہین اور وہی ہین رستگار تیار کیے اللہ نے واسطے اُنکے باغ کہ جاری ہین تلے اُنکے نہرین

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

ہمیشہ رہنے والے اُنمین یہ کامیابی بڑی ہے

البتہ رسول اور اُنکے ساتھی یعنی اُنکے اعتقاد اور حکم کے موافق ایمان لانے والون نے مال و جان سے جہاد کیے یہی لوگ ہین جنھین خیرات حاصل نجات میسر ہے اُنکے لیے وہ باغ تیار کیے گئے ہین جنھین نہرین رواں ہین اُنمین ہمیشہ رہین نہ خوف زوال ہے نہ فنا کا ملال اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے **ف** معلوم ہوا کہ احکام مشکل مین عذر و لسائل علامت نفاق اور آمادگی نشان خلوص و استحقاق ہے کہا ابن عباس نے کہ خیرات سے وہ انعام مراد ہین جنھین اللہ ہی جانے الا معدود خیرات سے مراد حورین ہین جیسا کہ خود فرمایا خَيْرٰتٌ حِسَانٌ خوبصورت حورین **ف** خیرات جمع خیر بطور عموم خواہ جمیع خصلت مراد ہین دینی و دنیاوی اور ذکر جنت بطور تخصیص بعد التعمیم ہے یا یہ کہ یہ خیر جنت کی غیر ہے جیسا کہ مقتضا ہے واو عاطفہ کا پس مراد اس سے حکمت و ولایت و خلافت و کمال علوم تکمیل نفس حسن اخلاق مراتب ولایت وغیرہ ہے جسکی انتہا اور تفصیل اللہ ہی جانے اور علمائے امت و اولیائے اسلام اور شجاعان عرب و خلفائے عادل اس وعدے کے مصداق ہین

وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور آئے عذر خواہ اعراب سے تاکہ رخصت دیجائے اُنکو اور بیٹھ رہے جنھون نے جھٹلایا اللہ کو اور اُسکے رسول کو

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

پونہچیگا اُنکو جو کافر ہوئے اُنمین سے عذاب دردناک

اور اعراب عذر کرتے ہوئے آپکے پاس آئے کہ آپ اُنکو رخصت دیدین اور ہمراہ نہ لیجائین اور جو اللہ و رسول کو جھٹلاتے تھے وہ بیٹھ رہے تو اُنمین سے کافرونکے لیے عذاب دردناک ہے معذرون مین تین قول ہین ایک تشدید ذ اور یہ عام قرأت ہے باب تعذیر سے یعنے تقصیر یعنے عذر بیجا و غیر کافی کرنیوالے اور بے عذر بیٹھ رہنے والے دونو مبتلائے عذاب ہونگے ۲ تخفیف ذ باب اعذار سے یعنے صاحب عذر یہ بھی ایک قرأت ہے اور اسکو ابن کثیر نے ترجیح دی اور کہا یہ عذر خواہ بنی غفار کے آدمی تھے یعنے صاحب عذر حاضر ہوکر

خبث ظاہر ہوئے اور وہ جو خدا و رسول کو جھٹلاتے تھے عذر بیجا ہم انمیں سے کافر ہوگئے انکو
عذاب ہے اور پہنچیگا تفسیر سے معلوم ہوا کہ بیجا عذر کرنیوالا ماخوذ نہیں ہے اصل اسکی معتذرون تھی
ت اسکا میں مدغم ہو گئی اسکے معنی کبھی عذر صحیح اور کبھی عذر باطل دونوں آتے ہیں جیسا کہ تفسیر کبیر میں ہے
معالم میں ہے یہ لوگ عذر خواہ عامر بن طفیل کے گروہ والے تھے آپنے فرمایا اللہ نے مجھے تمہارے حال سے
خبر دیدی اور تمہاری شکست سے بے پرواہ کر دیا کبیر میں ہے کہ عامر بن طفیل اور غطفان کے گروہ
کے تھے آپ سے عرض کی اگر ہم ہمراہ چلیں تو دوسرے اسد کے گروہ کے لوگ لوٹ مار کرینگے آپنے اجازت
دیدی اور بلا اظہار غضب اور عذر منافقین کے بعد مومنین معذورین کی طرف التفات ہوا

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ
نہیں ہے ناتوانوں پر اور نہ بیماروں پر اور نہ اوپر جو نہیں پاتے وہ کہ خرچ کریں
حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
تنگی جبکہ خیر خواہی کی اللہ کی اور اسکے رسول کی نہیں محسنین پر الزام اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

جو کمزور بیمار ہیں اور جو تہیدست زاد راحلے سے عاجز ہیں انپر کوئی تنگی نہیں جبتک وہ اللہ و رسول کی خیر خواہی
کریں یا دوسرونکو اللہ و رسول کے لیے نصیحت کرتے رہیں احسان کرنیوالوں پر الزام نہیں ہوتا اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے نصیحت خیر خواہی در منثور حواریوں نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا کہ اللہ کیواسطے خیر خواہ کون ہے
فرمایا جو اللہ کا حق آدمیوں پر مقدم کرے اور جب اسے دو ضرورتیں پیش آئیں ایک دینی دوسری دنیاوی تو دینی
کو پہلے انجام دے کبیر یہاں نصیحت سے یہ مراد ہے کہ وطن میں رہیں اور مجاہدین کے اہل و عیال کی نگرانی کریں خبریں
پونہچائیں جو اعانت گھر بیٹھے کر سکیں اُٹھا نرکھیں جلالین نصیحت سے مراد خلوص ہے یعنے اللہ و رسول پر
بخلوص ایمان لائے ہوں ف ممکن ہے کہ مفعول اسکا محذوف ہو یعنے نہ جائیں مگر جہاد زبانی سے خاموش نہوں
دوسرونکو اللہ و رسول کے واسطے نصیحت و تعلیم خیر کرتے رہیں اب دو امر ثابت ہونگے ایک یہ کہ رخصت بقدر عذر ہے
چلنے اور لڑنے سے معذور ہیں دل و زبان تو قابو میں ہے نیت خالص رکھیں تعلیم اسلام و امر بالمعروف و نہی
عن المنکر سے سکوت نکریں تو یہ نصیحت احسان ہے پس وہ محسن ہو کر الزام سے بری رہینگے کما اصحاب تفسیر کہ ابن
ام مکتوم جو نابینا تھے اور معقل بن یسار اور صخر بن خنسا وغیرہ جو مفلس محض تھے اور محرومی رکاب سعادت انتساب پر
افسوس کرتے تھے بری الذمہ کیے گئے احمدی یہ آیت ناسخ ہے (انفروا خفافا وثقالا) کی اسمیں سبکو جہاد کرنے کا
حکم ہے اور اسمیں معذور مستثنی کیے گئے ف صفحہ ۵۰ میں لکھا گیا کہ نہ آیت مذکور عام ہے نہ
نسخ کی حاجت محسنین نکوکار کبیر اصل احسان لا الہ الا اللہ کہنا ہے پس ہر مومن محسن ہے لیکن

ایمان لانا جہاد کرنا - اصحاب و انصار سے ہو جانا چاہتا ہے کہ لام استغراق یا جنس کا نہو ۳۳ یہ ارشاد و من
الاعراب من یومن، جو اگلی آیت میں آتا ہے ہماری مدعا کے لیے سند کافی ہے مسئلہ اسی بنا پر فرمایا
علماء نے کہ دیہقانی شہر یکا امام نبنے یعنے غالباً وہ ناشایستہ جاہل ہوگا پس یہ اکثریہ ہے نہ کلیہ

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ
اور بعض دیہقانی وہ ہین کہ ٹھہراتے ہین اوسکو کہ خرچ کیا تاوان اور انتظار کرتے ہین تمہارے لیے گردشین اونہین پر

دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
گردش بد ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے

بعض گنوار وہ ہین کہ خرچ مال راہ خدا مین تاوان سمجھتے ہین صدقہ فطر و قربانی و زکوٰۃ و نفقات عیال خصوصاً اعانت
مجاہدین و ضروریات دین و خدمت طلبہ پہ ستاندان اور جبر سمجھکر ادا کرتے ہین اور اسی کی منتظر رہتے
ہین کہ کب مسلمان گردش روزگار مین مبتلا ہون اونہین پر بری گردشین ہونگے اور اللہ سنتا ہے
دلون کی بات اور جانتا ہے جو ہونے والا ہے مغرماً تاوان یعنے یہ خرچ بیسود و بےثواب
جانتے ہین مسئلہ مصارف شرعی کا تاوان جاننا اور فرائض اسلامی کو تکلیف و جبر
تصور کرنا علامات منافق سے ہین اور ایسے ہی یہ تمنا کہ فلان کو یہ آفت پہونچی
آثار نفاق سے ہے اور ایسے حاسد بد بین خود ہے گرفتار بلا ہوتے ہین

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ
اور بعض دیہقانی وہ ہین کہ ایمان لاتے ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر اور ٹھہراتے ہین جو خرچ کیا موجب ثواب پاس اللہ کے

وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
اور دعا رسول کے آگاہ ہو بیشک فہم ثواب ہے اونکے لیے اب داخل کریگا اونہین اللہ رحمت مین اپنی بیشک اللہ غفور رحیم ہے

کچھ اعرابی وہ ہین جو اللہ و رسول پر ایمان لاتے ہین اور جو مال خرچ کرتے ہین اوسے موجب
ثواب الٰہی و دعاے رسالت پناہی یقین کرتے ہین خبردار ہو کہ یہ فہم و خرچ اون کے حق مین
ثواب ہے اللہ اب اونہین اپنی رحمت مین داخل کریگا اور اللہ غفور رحیم ہے تمہید
بعد تفضیح منافقین و ذکر اعراب و فضل و انعام مخصین اجلہ اصحاب و مقتدائے مومنین کی مدح فرمائے

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ
اور پڑھ جانے والے پہلے مہاجرین اور انصار سے اور وہ جنہون نے پیروی کی اونکی ساتھ احسان کے راضی ہوا

اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
اللہ اون سے اور راضی ہوئے وہ اللہ اور تیار کیے اونکے لیے باغ جاری تلے اونکے نہرین رہنے والے اونمین ہمیشہ یہ کامیابی بڑی ہے

اور کہا جاتا ہے کہ فرد اول ہر قسم سے یعنے عورتوں میں حضرت خدیجہ اور اطفال میں علی اور رجال میں [illegible]
[illegible] اور موالی میں زید [illegible] اور یہ سب انصار نہ تھے پس ضرور ہے کہ [illegible]
[illegible] سابق [illegible] کہ ہجرت میں سابق اور نصرت میں اول [illegible] اور یہ [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] حضوری کے ساتھ ہجرت کی اور ہر قسم نصرت میں سابق
[illegible] اعمال صالحہ میں سبقت لیکر اور سب سے
[illegible] اصحاب پر تمام ہو گئے نزدیک انکے اول ہو سکتے ہی
سابق [illegible] جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا کہ اصحاب کا ایک مد دوسرونکے پہاڑ [illegible]
[illegible] کہا حسن نے انصار مرفوع ہے السابقون پر معطوف یعنے سابق مہاجرین
اور انصار تابعین احسان ہیں اور رد کیا اس قرأت کو صاحب تفسیر کبیر وابن کثیر وغیرہ نے احکام
مسئلہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہیں اسلئے کہ اصحاب کی اتباع میں احسان کی قید فرمائی جس
سے خارج رہے اور پیغمبر کی اتباع مطلق ہے فاتبعونی یحببکم اللہ نکتہ اب تو شاید اہل تشیع بھی
سمجھین گے کہ سابق و اول اصحاب نہ تھے اسلئے کہ وہ حضرت علی کو معصوم اور مطلقاً واجب الاتباع
سمجھے ہیں اور یہان دوسری بات پیدا ہو گئی مسئلہ اقوال و افعال اصحاب اگر بدون
رد و انکار منقول ہون واجب الاتباع ہین ورنہ محل نظر تاکہ مضمون احسان فروگذاشت نہو
اور یہی مذہب ہے مسئلہ صحابہ مین جو باہمی مشاجرات ہوئے ہمکو روا نہین کہ ایک کی اتباع سے
دوسرے پر زبان کھولین اسلئے کہ ہم احسان میں تابع ہین پس حضرت معاویہ اور انکے ہمراہیون پر طعن
یا اور انکے طرفدار پر معاذ اللہ امام برحق علی مرتضی کی منقصت شان ہرگز ہرگز جائز نہین۔ کہا بعض
مفسرین نے کہ مراد اتباع سے یہ ہے کہ انکے حقمین دعاے خیر کرے اور مدح و ثنا کرتا رہے مسئلہ اصحاب کبار
مقتدائے امت ہین اور تمام صلحا تابع۔ مخالف انکا قول انکا منکر ہے مسئلہ کوئی شخص اصحاب کے مرتبے کو نہین
پا سکتا انکا مرتبہ اور انکا کمال تابعیت ہے مسئلہ تابعیت یعنے صحبت صحابی گو فضل ہے مگر نہ ایسی کہ غیر تابعی
انکے برابر نہو سکے اسلئے کہ والذین اتبعوہم عام ہے ہر تابع کو شامل نکتہ صفت اتباع باحسان دو گروہونکے
حصے مین ہے (ایک گروہ علما) اہل حدیث پوری جانچ کرتے رہے کہ انمین نسخ کیا گیا اور وہ کیسا تھا
مجتہدین نے واجب العمل اور قابل ترک کو جدا کر دیا اور ہر ہر امر مین انکے آثار اور اتباع کے
مقلد رہے لطیفہ شاید اسی بنا پر علمائے حنفیہ نے استحسان قیاس پر مقدم رکھا ہے (دوسرا گروہ صوفیہ)
احسان حقیقی تو انکا کام ہے ہجرت انکی ترک تمنا۔ ترک خودی۔ دنیا مین رہنا اور دنیا سے باہر

نہ کھولے گا صاحب مانا نے کہ سات دن تک یونہین بندھے رہے یہانتک کہ غش آ گیا اور گر پڑے رحمت حق نے جوش مارا اور یہ آیت نازل ہوئی ابولبابہ نے کہا میری توبہ سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنے اس گھر سے جدا ہو جاؤن جہان یہ خطا کی ہے اور تمام مال تصدق اللہ کر دون درمنثور آپ نے فرمایا مجھے حکم نہین دیا گیا کہ تمہارا مال

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

لے مالون سو انکے صدقہ پاک کر انکو اور صاف کر انکو ساتھ اسکے اور دعا کر اپر بیشک دعا تیری تسکین ہے واسطے انکو اور اللہ سنتا جانتا ہے

اے نبی کریم آپ انکے مالون سے صدقات قبول فرمائین اور انھین پاک اور تزکی کرین اس صدقہ کی وجہ سے اور انکو دعائے خیر و برکت دین بیشک آپکی دعا انکے حق میں موجب تسکین ہے کہ اطمینان ہوگی اور اللہ دعا سنتا اور خلوص قلب جانتا ہی **ف** آیت شان نزول پر محمول کیجائے تو آپکی قبول و دعا کا موجب برکت و عفو گناہ ہونا ظاہر ہی مگر جب اصولی قواعد سے عام حکم دیا جاوے (اور یہی صحیح ہی) تو تکلف و تاویل سے چارہ نہین پس خذ امر وجوبی ہی امام کو قبول صدقات مین تردد و توقف جائز نہین اموال سے ہر مال مراد نہین بلکہ وہی جس سے تمول حاصل ہو مال غیر نامی معرض ہلاک مین ہی اور مشغول بحاجت جانب خدمت و قیام وحق نفس غالب البتہ مال نامی و فاضل مین جانب تمول ظاہر اور وہی یہان مراد ہی۔ اسی لیئے کہا فقہا نے اگر کوئی کہے میرا تمام مال مساکین پر صدقہ ہی تو اموال زکوٰۃ ہی مراد ہونگے کہ ایجاب عبد ایجاب الٰہی پر مرجح ہونے پائے اور فرع کی خریت اصل پر لازم نہ آئے ہان وصیت و میراث مین جانب رعایت حق نفس تمام اموال بحکم لغت مراد ہو جاینگے پھر (اموال) جمع اور عام ہی اور جملہ اموال زکوٰۃ کو شامل اسی لیئے چاہیئے کہ صدقہ لینے والا اوسط درجے کا مال لے تاکہ جانب خسیس و نفیس دونو کو شامل رہے اور اسی مال مین زکوٰۃ واجب ہوگی جسمین ملک تام ہی تاکہ نسبت ضمیر (ہم) کی صحیح ہو جائے صدقہ لفظ خاص ہی معنے اسکے معلوم مگر قسمین متعدد ہین صدقہ فرض۔ واجب۔ نفل پس اگر صرف زکوٰۃ بہائم و عشر مراد ہو تو امام پر وصول اور مالک پر ادا واجب ہی اور درصورت توقف و تردد حق جبر حاصل اور اگر یہ صدقہ مراد ہو تو بحسب درخواست امام کو رد کرنا جائز نہین پھر صدقہ نکرہ مطلقہ ہی قلیل و کثیر دونو کو شامل اور دونو کے حکم ساوی طہارت و تزکیہ کے معنے قریب قریب ہین کیونکہ تزکیہ مین مبالغہ ہی یعنی خوب طہارت یا طہارت سے عفو گناہ اور تزکیہ سے نمو یعنی افزونی مال مراد ہی اسلیئے کہ صدقات سے مال طاہر گناہ معاف برکت زائد ہوتی ہی ترمذی وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ

حاشیہ: ابولبابہ، خدمت یہ مال مالک کی خدمت کرنے یعنی قیام، یعنی اس سے قیام مصالح و انتظام ہو اور یہ دونو جانب ہین اور جانب حق نفس حق اللہ پر غالب ہی ۱۲ یعنی اگر کوئی نذر کرے ... مرادی نہ ہو سکے ... ایجاب عبد سو مجھ جو زیادہ ہونگے ۱۲

[illegible] تطہرہم [illegible] صدقہ [illegible] اسطرح [illegible] جسطرح پانی آگ کو [illegible] اسمین بھی روتا ویلید

[illegible] فعل صدقہ کیطرف پھریگا اور فاعل

[illegible] صدقہ یعنی آپ ظاہر کرین اور صورت یہ [illegible]

[illegible] یعنی میل آدمیونکا فرمایا ہی تو جسطرح میل چھوٹنے سے جسم کو

[illegible] پس صدقہ اور [illegible] باعث ادا [illegible] علامت قبول اور

[illegible] اور بشارت سے مراد یہ ہی کہ مال رکتے و خبیث و وبال آخرت نہو اور

[illegible] سے کم نہو یہ کہ صدقہ دیئے اور حق مسکین ادا کرنیسے مال پاک و ل

[illegible] اور محبت اللہ و رسول کی طاعت و حاجت فقیر کو اپنی خواہش نفس و حب

[illegible] تو [illegible] تزکیۂ نفس حاصل ہو صل بمعنی دعا و استغفار لنا ہر امر استحبابی ہی احمد ہی

[illegible] وقت کے آجرک اللہ فیما اعطیت وبارک لک فیما ابقیت اللہ تجھے اس مال مین

ثواب دے جو خرچ کیا اور اسمین برکت دے جو باقی رکھا سوال صلوٰۃ مخصوص بحضرت رسالت ہی یا ہر

مومن کے لیئے عام حل اسکی دو صورتین ہین تبعا یعنے آپکے نام پاک کے ساتھ کسی اور کو شریک کر لینا

جیسے صلی اللہ علی محمد و آلہ و صحبہ یہ باتفاق جائز تعلیم درود نماز اسکی شاہد تعامل قدیم اسکا مثبت ـ

وسعت کرم نبوی اسکا مقتضے مستقل اسمین قول مختلف ہین کہا صاحب تفسیر کبیر نے ہمارے اصحاب سوائے

آنحضرت کے کسی اور پر درود کی اجازت نہین دیتے اور کہا مالک نے کہ آپکے سوا کسی اور پیغمبر پر بھی

درود جائز نہین مگر یہ مذہب امام مالک کا غیر مشہور ہی اور ابن عباس سے دو روایتین ہین ایک یہ کہ

آپ کے سوا کسی پر صلوۃ نہین دوسرے یہ کہ سوائے انبیا کے کسی پر صلوۃ نہین تحقیق معنی کے اعتبار سے

صلوۃ دعاے رحمت ہی اور یہ عموماً مستحب و حقوق اسلام و داخل ادعیۂ ماثورہ ہی اور لفظ کے رو سے بھی

قرآن مین عام استعمال ہوا ہی فرمایا هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن

رَّبِّهِمْ اور احادیث صحیحہ مین مسلم سے مروی ہی کہ آپکے پاس جو صدقہ لاتا فرماتے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ

اور فرمایا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ آلِ أَبِي أَوْفَىٰ شفا حضرت علی نے حضرت عمر کو کہا صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ اور

انس بن مالک اپنے دوستون کو غیبوبت کی حالت مین کہتے اللَّهُمَّ اجْعَلْ مِنْكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ

صَلَوَاتٍ پس نہ تخصیص معنوی ہی نہ لفظی ـ اور آیت مین صیغۂ امر (صل علیہم) موکد ہی احتمال مجاز

و تاویل نہین اسلیئے کہ حل جزا مین ہی پس ان تمام تعمیمات کے ساتھ منع اور تخصیص کے لیئے کوئی وجہ

نہین مگر ممانعت ان بزرگون کی بھی ایک معنی لطیف و فرق نازک پر مبنی ہی **ف** جو لفظ ـ

مخفی کرے اور پردہ فاش نکرے اور کھلے ہوئے گناہ کے توبہ ظاہر طور پر کرے تاکہ جن مسلمانون نے اسے بغاوت ومخالفت مین دیکھکر دوبارہ گاہ خیال کیا تہا اب مطیع ومقبول سمجھ لین ترغیب معاذ کو آپنے تعلیم فرمایا وَاحْدِثْ لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوْبَةً اَلسِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةَ بِالْعَلَانِيَةِ اے معاذ ہر گناہ کے لیے توبہ کیا کر مخفی گناہ کے توبہ مخفی اور گناہ ظاہر کے توبہ ظاہر ہوتے مومنین کی شہادت امر معتبر ہے جیساکہ وارد ہوا جسے مسلمان اچھا جانین وہ اللہ کے نزدیک بہی اچھا ہے یہ تمنا کہ مسلمان مجھے صالح جانین اگر ریا وتفاخر سے نہو بلکہ بغرض محبت اہل اسلام ودعا مومنین ہو تو محمود ہے اسی لیے فرمایا کہ رسول اور مومنین دیکھینگے یعنی تم آپکو انہیں اچھا ظاہر کرو

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

اور دوسرے امیدوار ہین واسطے حکم اللہ کے خواہ عذاب کرے اونپر خواہ توبہ عطا کرے اونکو اور اللہ دانا پختہ کار ہے

اور دوسرے وہ ہین جو ہنوز امیدوار رب غفار ہین کہ خواہ اونپر عذاب کرے یا توبہ قبول فرمائے اور اللہ تعالی خلوص قلب سے آگاہ اور مصالح مین حکیم ہے معالم پہلا اشارہ ہی منافقون کی طرف جو قبول توبہ سے محروم رہے اور دوسرا اشارہ ہی اون تین آدمیون کی طرف جنہون نے آپکو مسجد مین باندھا تہا اور آخر کار توبہ قبول ہوئی انکی تفصیل آتی ہے ابن کثیر ومعالم ابوعامر ایک راہب تہا ایام جاہلیت مین نصرانی ہو گیا اور کتب آسمانی پڑہی لوگ اسکے علم وعبادت سے تکریم وتعظیم کرتے جب حضور اقدس نے مدینہ کو نورانی فرمایا اور جوق جوق آدمی مسلمان ہونے لگے اسے رشک وحسد ہوا پہر بدر کے فتح سے اور بہی جلا اور کہا کہ جو قوم لڑے گی اون کے ساتہہ ہو کر آپسے لڑونگا احد مین مشرکون کے ساتہہ تہا حضرت حنظلہ جنکو بعد شہادت کے فرشتون نے غسل دیا اسی کے بیٹے تھے پہر جب ہوازن مین مسلمان فتحیاب ہوئے ابوعامر ہرقل شاہ روم کے طرف بہاگ گیا کہ حضور کے مقابلے پر اونکو آمادہ کرے اور منافقون کو جو مدینے مین تھے لکہا کہ تم ایک مسجد تیار کر رکہو مین جب آؤنگا تو اوسمین نماز پڑہونگا اور تم منتظر وقت رہو اسی لیے اسکا نام ابوعامر فاسق ہوا۔ یہ بارہ منافق تھے جو اس مسجد کے بنانے پر مستعد ہوئے حضور سامان لشکر تبوک کر رہے تھے کہ یہ مفسد آئے اور کہا ہمنے یہ مسجد بنالی ہے۔ کہ بیمار۔ بڈھے۔ معذور ابر وہوا مین وہین نماز پڑھ لین آپ ایکبار تشریف لیچلین اور اس مقام کو متبرک کردین فرمایا اب تو مین عازم سفر ہون بعد واپسی دیکھا جائیگا پہر جب آپ صحیح وسلامت مراجعت فرمائی مدینے کے قریب آگئے تھے کہ جبرئیل نے منافقین کے فریب سے مطلع کیا اور یہ آیتین لائے

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ
اور جنہوں نے بنایا مسجد کو واسطے ضرور اور کفر اور تفرقہ ڈالنے کے مومنین میں اور

إِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا
کمین گاہ بنانی کو واسطے اوسکے کہ لڑا اللہ سے اور رسول سے اوسکے پہلے اور البتہ قسمیں کہاتے ہیں کہ نہیں چاہی ہمنے مگر

الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ
نیکی اور اللہ گواہی دیتا ہی کہ وہ جھوٹے ہیں نہ کہڑا ہو تو اوسمین کبھی

جن منافقین نے مسجد اسلیے بنائے کہ ضرر پہنچائیں اور کفر کریں اور مومنین مین تفرقہ ڈالیں اور اللہ
ورسول سے لڑنے والے کے لیے کمین گاہ بنیا کر رکہیں جو پہلے سے حارب و دشمن تہا اور قسمیں کہاتے ہین
کہ ہمنے تو نیکی ہی کا قصد کیا ہی اور اللہ گواہی دیتا ہی کہ یہ منافق جھوٹے ہین آپ اوس مسجد مین کبھی نہ
کہڑے ہون مسجد اسے وہ مکان مراد ہی جسے منافقین نے مسجد قبا کے پاس مسجد قرار دیا تہا اسیکا نام
مسجد ضرار ہو گیا ضرارسے ضرر مسجد قبا مراد ہے کہ اوسکی جماعت ٹوٹے یا ضرر مومنین واسلام مراد ہی
کفرا یعنے بغرض تقویت کفر تفریقا یعنے تفریق جماعت مومنین ارصادا یعنے انتظار وقت من حارب
سے مراد ابو عامر فاسق اور ہر دشمن خدا ورسول من قبل سے اشارہ ہی عداوت قدیمی ابو عامر کی طرف
لیکن یہ قید احترازی نہین کہ جو قبل سے دشمن نہوا اوسکے لیے جائز ہو جاے اور ممکن ہے کہ قبل سے مراد
قبل بنائے مسجد ہو اسلیے کہ اگر بوقت بناء وہ دشمن خدا ہو نہ آثار ضرر و فریب ثابت تو آیندہ کے لیے
کوئی حکم نہین ہو سکتا الحسنے نماز و عبادت کاذبون یعنے اس فریب و دربیان ہین کہ ہمنے تصدیق
وراحت معذورین کیا ہی دروغگو ہین یا یہ کہ وہ کاذب ہی ہین۔ اور بیشک کافر منافق سچے نہین
ہو سکتے اسلیے کہ اکثر واہم واعظم امور یعنی امور آخرت ومتعلقات خدا ورسول مین جب وہ کاذب
قرار پائے تو دوسرے سچائی یا جھوٹ قابل اعتبار نہین لا تقم نہی تحریمی ہے اور مراد مجاز ہی یعنے
لا تنصرہ ولا تلتفت الیہ ولا تکن معھم اور اگر لا تقم کے معنی حقیقی ہو تو نماز اور اہتمام وغیرہ
دلالۃً ممنوع اور اعانت وشراکت والتفات قیاسًا حرام ہے ابدًا تاکید نہی ہے اسلیے کہ بظاہر نماز
و مسجد کا نام مومنین کا دل نرم کرنے والا تہا لہذا بتاکید تمام دائمی ممانعت فرمائی ابو سعود نے بعد

نزول آیت مالک بن دخشم و معن بن عدی و عامر بن سکن اور وحشی کو حکم دیا کہ جاؤ اور اوسے
منہدم کرو جلا دو اور پاخانہ بنا دو تعمیل ارشاد کی گئی اور وہ بناے کفر و فساد جلا کر خاک سیاہ کر دی گئی
اور [illegible] گیا اور فلشو جب بنی عمرو بنی عوف نے مسجد بنائی اور حضور کو بلا کر نماز پڑھوائی
تو بنی غنم کو حسد ہوا اور یہ مسجد ضرار بنائی - مدارک - جو مسجد ناموری اور ریا کی غرض سے
تیار ہو یا مال حرام سے بنائی جاوے اسی حکم سے ملحق ہے احمدی عجب ہے کہ ہمارے زمانہ کے مشائخ
صرف نام و نشان کے لیے ہر طرف ایک مسجد تیار کرتے ہین اللہ تعالی نے مسجد ضرار کے چار وصف
بیان فرمائے ۱ قصد ضرر رسانی ۲ تفریق جماعت ۳ دشمنان خدا کے لیے موقع و محل ۴ کفر اور
اوسکی تقویت پس جس مسجد مین یہ سب یا بعض وصف دلائل ظاہرہ و وجوہ مسلمہ سے پائے جائین وہ
مسجد نہین اسلیے کہ حرمت مسجد امر شرعی ہے نہ صورت و تعیین عرفی پس بنانے فاسد و طرق ممنوع
سے ثابت نہوگی البتہ مجرد ظن و قیاس پر کسیکی نیت کا اندازہ کر لینا حرمت و ادب مسجد کو ساقط نکریگا
اوسکا تدارک روز جزا پر موقوف ہے مسئلہ اگر مسجد قدیم چھوٹی یا دور ہو یا کسی معقول وجہ سے
نمازیون کو حاضری سے محرومی کار بار مین ہرج آمد و رفت مین وقت ہو تو دوسری مسجد بنا لینا
جائز ہے اسلیے کہ قصد خیر ہے اضرار نہین مسئلہ کفار کی بنائی ہوئی مسجد مسجد نہین مسئلہ
نماز کو جہان تک مال سے تعلق ہے وہ صرف طہارت و نجاست کے اعتبار سے ہے مثلاً آب وضو و غسل
جاے نماز و لباس وغیرہ ان سب مین طہارت کے سوا نہ ملک شرط ہے نہ حلت البتہ ممنوع
چیزون کے استعمال کا مواخذہ وار رہیگا نماز مین ہو یا خارج اور نہی قرآنی یعنے لا تقم
خواہ مخصوص بجناب رسالت ہے تاکہ فساد قوی اور رحمت متوجہ نہو یا محمول ہے التفات و
اہتمام و عظمت پر یعنی آپ اوسکی پروا نکرین مسئلہ جب زمین مملوکہ کفار پر باجماع امت نماز جائز
ہے اور زمین مغصوبہ مین بھی فاسد نہین سمجھے گئے تو دوسرے اموال بدرجہ اولی موجب فساد نماز نہونگے
البتہ ایسی چیزون سے مسجد نہین بن سکتین اسلیے کہ اوسکے لیے شروط و قبول حق لازم ہے مسئلہ نماز کا
جواز امور باطنیہ پر موقوف نہین پس طہارت ظاہر یعنی کسی نجاست کا نہونا کافی ہے اور طہارت باطن
یعنے محرمات سے اجتناب مشروط نہین قبول و مزید ثواب کے لیے مفید ہے ف مسجد کے تین متعلق ہین
۱ فرش وغیرہ جو عارضی تعلق رکھتے ہین ۲ در و دیوار و عمارت مسجد جو مثل جز کے ہین ۳ زمین مسجد
اور یہی اصل ہے جیسا کہ فقہ مین مقرر ہے کہ قبلہ تحت الثری سے آسمان تک وہ ہوا ہے جو مقابل
مکان کعبہ ہے نہ بنا پس زمین مسجد اگر ملک کفر سے ہو تو اس وجہ سے کہ تقرب کافر جائز نہین

یا مال حرام سے ہو تو اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ سوائے حلال کے قبول نہین فرماتا اور نہ حکم مسجد دیا جائیگا
اور عمارت مسجد گرانی کا فر یا خبیث سے ہو تو وہ مسجد مسجد نہ ہوگی اور بنانے والا گناہگار ہوگا اور
ہر او سکا انہدام لازم ہے کہ تطہیر مساجد مامور بہ ہے۔ اور ایسے مال خبیث کی فرش وغیرہ ضرور منع
کرانی بنا بین مسئلہ یا کافر مسجد اور ایسے عبادات مین جو مخصوص ہین باہل اسلام ہین جیسے حج وغیرہ
جائز نہین (شامی) مسئلہ اسم و رسم و نسبت بدون معنی موثر و حکم معتبر عرفی یا فرضی طور پر کوئی شے
نہین مثلاً کسی مکان کا نام مسجد یا کربلا یا کعبہ رکھ لیا جائے یا کوئی آدمی بہ اسم محمد یا جبرئیل ہو یا موسیٰ مشتہر
یا کسی تصویر کی نسبت کہا جائے کہ فلان نبی یا ولی کی ہے تو ان سب صورتون مین کوئی حکم جدید نہ دیا
جائیگا جسطرح تعزیہ اور تصویر قابل انہدام و کسر ہے اوسمین سر مو رعایت نہوگی یا کوئی جانور کسی
بزرگ کے نام سے ذبح ہو یا کھانا قبر پر چڑھایا جائے یا حضرت حسین مظلوم علیہ السلام کے نام کے
فقیر یا سید سالار کا جھنڈا یا بی بی کی صحنک برسوم ممنوعہ یا حضرت علی کا روزہ وغیرہ یہ سب اور
ویسے ہی مٹانے اور توہین کے قابل ہین جیسے بدون ان نامون اور نسبتون کے ہوتے اور اسی
بنا پر اس مکان کا نام بحسب عرف مسجد ہوا مگر جیسی خدمت کی گئی وہ گذرے ہوئے صفحہ مین آپ نے دیکھی
یعنے جلانا گرانا۔ پاخانہ بنانا البتہ جب کوئی مکان بہ نیت مسجد وقف ہو یا کوئی جانور ہدیہ کے لئے قرار
دیا جائے یا کسی کاغذ پر قرآن لکھا جائے یا کپڑا چادر کعبہ بنایا جائے یا کھانا نذر اللہ کر کے ثواب اسکا
کسی ولی یا نبی پر بھیجا جائے تو ان تمام صورتون مین وہ نسبت معتبر ہے اور انکی حالت سے معظم سمجھینگے

لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ
البتہ وہ مسجد کہ بنائی گئی ہے تقویٰ پر پہلے دن سزاوار تر ہے کہ کھڑا ہو تو اوسمین اوسمین مرد ہین

يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ
دوست رکھتے ہین پاک ہونے کو اور اللہ دوست رکھتا ہے طہارت کرنیوالونکو

البتہ وہ مسجد جو اول روز سے بر بنائے تقویٰ و طہارت ہے زیادہ سزاوار ہے کہ آپ اوسمین نماز پڑھین
اوسمین وہ مردان خدا ہین کہ پاک و صاف رہنا پسند کرتے ہین اور اللہ پاک رہنے والونکو دوست رکھتا ہے
مسجد تقویٰ ابو الشیخ اور ضحاک اور عروہ کی روایت مین مسجد قبا ہے اور مسلم و احمد و ترمذی و نسائی
و ابو شیبہ وغیرہم نے ابو سعید خدری سے اور بعض نے ابی بن کعب و زید بن ثابت سے روایت
کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی میری مسجد یعنے مسجد مدینہ مسجد تقویٰ ہے اور کہا ابن
کثیر نے یہی صحیح ہے رجال جمہور مفسرین کی روایت سے ثابت ہے کہ مراد انصار ہین جب یہ آیت اوتری

تو آپنے پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدح وثنا کی بتاؤ تم کیونکر طہارت کرتے ہو بولے پانی سے
آبدست لیتے ہیں اور بعض روایتون میں آیا کہ نماز کے لیے وضو جنابت سے غسل پانی سے
استنجا کرتے ہیں فرمایا اس عادت کو لازم کرلو۔ اور کہا ابن کثیر وغیرہ نے مسجد تقوی سے
اگرچہ مسجد قبا مراد ہو تو بھی مسجد مدینہ بدرجہ اولی مسجد تقوی ہو ف عموم آیت چاہتا ہی کہ ہر
مسجد جو جائز طور پر بنائی جائے اور تمام آدمی جو طہارت کو لازم ومحبوب بنالیں اس خطاب کے
مستحق ہیں اسلیے کہ حکم متعلق بوصف ہی نہ متعلق بذات پس خصوص بے ضرورت ہو ایسی ہی خصوصیت
رجال نہیں عورتین سب اس وصف وحکم مین شامل ہین بلکہ کلمہ رجال بھی بحسب صفا ہی مسئلہ
جب جہت خیر اور مال طاہر اور بنا سے تقوی سے مسجد بنائی گئی ہو پھر نہ متولی فاسق ہو وسکو ضرر پہونچ سکتا اور
نہ دوسرے کے فساد سے اسلیے کہ تاسیس یعنے بنا تقوی پر تمام ہوگئے نکتہ اولی ہے کہ مسجد کی بنا کسی
متبرک متقی سے کرائیں جیسا کہ مروی ہو کہ حضور نے مسجد قبا کا پہلا پتھر خود رکھا افسوس ہمارے
زمانے کے خوشامدی قومی ہمدرد اون مکانون کی بنا جو عام فائدے کے لیے بنائے گئے ہون اور جیسے
ثواب وخیر کے توقع رکھیں مراہی سے کراتے ہین گو وہ کافر وفاسق کیون نہو اول یوم سے مراد ابتداء وبنا ہی
احق سے معلوم ہوا کہ افضل ہو واجب نہیں یتطہر وا صیغہ مبالغہ ہے یعنے اعلی درجہ کی طہارت
پسند کرتے ہین گو بحسب شان نزول طہارت مخصوص پر حمل کیا جاسکے مگر حکم اسکا عام ہے یعنی
نجاسات ومحارم وحدث سے طہارت اور اسطرح کہ طریق مسنون وآداب مستحبہ فوت نہو نا اور
لقمہ حرام سے بچنا نجاست کذب سے احتراز آلایش معاصی سے دوری۔ اخلاق ذمیمہ خصوصًا
کفر شرک حسد کینہ۔ بخل سے اجتناب یہ تمام امور موجب محبوبیت ہین ترغیب ابن عمر سے
مروی ہو کہ جو رات کو طاہر سوتا ہی اوسکے بالون مین ایک فرشتہ شب باشی کرتا ہی اور اوس کے
حق مین استغفار کرتا رہتا ہی۔ اور ہمیشہ باوضو رہنے کے فوائد مشاہد اور فضائل منقول ہین
ربط بعد تفضیح مسجد ضرار وفضائل مساجد تقوی ومومنین اخیار اون مفسدون کی مثال بیان فرمائی

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ
آیا وہ جسنے ڈالی بنیاد اپنی تقوی پر اللہ سے اور رضا پر اچھا ہو یا وہ جسنے ڈالی بنیاد اپنی

عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
کنارے پر گڑہی کھوکھلی کے پس گرا اوسے آگ میں دوزخ کی اور اللہ نہیں رہنمائی کرتا قوم ظالم کی

آیا وہ شخص جسکی بنا تقوی اور طلب رضا پر ہوا چھا ہے یا وہ جسکے بنا ایسے گڑھے پر ہو جسکا کنارہ
گرا چاہتا ہے پھر لے گرے وہ کنارہ اسی دوزخ کی آگ میں اور اللہ قوم ظالم کی رہنمائی نہیں کرتا
افمن الخ سے مومن خالص مراد ہے بنیانہ بنا مسجد۔ ۔ ۔ انجام ۔ تدبیر کار ۔ مقصود ۔ ۔ ۔ ہمت
تقوی ترک معاصی رضوان عبادت واطاعت من الخ یا بنیان مسجد ضرار شفا الخ نفاق
کفر و فریب اسلئے کہ جسطرح کنارہ غار یا پہاڑ کی گھاٹی گرتی ہو اور سر کھڑا ہونیوالا معرض
ہلاک میں ہے ایسے ہی نفاق والے اب گرے تب گرے پردہ کھلا تو مارے اور رسوا ہوئے اور نار سے

لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ
ہمیشہ رہیگی بنیاد اونکی جو بنائی شک دلونمیں اونکے مگر یہ کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں دل اونکے اور اللہ دانا حکیم ہے

یہ بنا سے شریر مسجد ضرار جو اونہوں نے بنائی اون کے دلوں میں شک کفر پیدا کرنے والی رہیگی
ہاں اگر اون کے دل پارہ پارہ کردے جائیں یعنے موت آجاے تو وہ خود رہینگی نہ سلامت شک
نہ شک اور حیتی جی تو یہ غصہ یہ ندامت یہ نفاق اون کے دل سے نہ نکلیگا اللہ تعالی دانا ہے امور
مدبر کار ہے رفتہ رفتہ الاحباب نبوت کی گیارہویں سال مدینے سے اوس وخزرج کی چند آدمی آکر ایمان لائے
اور آپ سے بیعت کی حضور نے مصعب بن عمیر کو اون کے ہمراہ کردیا کہ احکام وعقائد سکھائیں
تیرھویں سال تہتر آدمی حاضر ہوے اور بخوف قریش رات کو پہاڑ کی گھاٹی میں جمع ہوے آپنے
اونہیں قرآن سنایا ابن کثیر عبداللہ بن رواحہ نے کہا یا رسول اللہ آپ اس بیعت میں اپنے
رب کے شروط اور اپنے حقوق بیان فرمائیں ارشاد ہوا حق اللہ یہ ہے کہ کسی کو شریک نہ کرو اور
اوسکی بندگی کرو۔ اور میری شرط یہ ہے کہ اپنے نفوس و اموال کی طرح میری حفاظت کرو
وہ بولے پھر ہمیں کیا ملیگا ارشاد ہوا جنت ملیگی وہ جان نثار بولے ربح البیع لا نقیل ولا
نستقیل یہ سوداگری تو بڑے نفع کی ہے نہ ہم بیچ توڑیں نہ ہم اسکے توڑنے کی درخواست کریں
منقول ہے کہ اپنے وعدہ کیا کہ ہر حال میں اطاعت کرینگے خوش ہوں یا ناخوش۔ راہ خدا
میں مال خرچ کرینگے تنگی ہو یا فراخ دستی۔ شرعی امور کا حکم کرینگے۔ برائیوں سے منع کرینگے۔ اللہ کے
معاملے میں کسیکی ملامت کی پروا نہ کرینگے۔ اور پیغمبر خدا کی اعانت اور اپنے جان ومال کی طرح
دشمنوں سے حفاظت کرینگے۔ بعد اس بیعت کے انصار نے عرض کی حضور مدینے چلیں فرمایا حکم الہی کا
منتظر ہوں۔ انصار بولے یا رسول اللہ ہم سے اور اقوام عرب سے عہد ہیں آج ہم اونہیں قطع کردیں
ایسا نہو کہ جب اللہ تعالی آپکو غالب ومنصور کرے آپ اپنی قوم کی طرف التفات فرمائیں اور ہمیں

چھوڑدین حضورؐ یہ سنکر ہنس پڑے اور فرمایا نہین تم ہمسے ہو اور ہم تم مین سے ہم لڑینگے جس سے لڑوگے اور صلح کرینگے جس سے صلح کروگے در منثور سعد بن زرارہ نے حضورؐ کا دست مبارک پکڑکر حاضرین سے کہا کچھ جانتے ہو کہ اللہ کے رسول صلعم سے کس امر پر بیعت کرتے ہو بالتحقیق تم بیعت کرتے ہو کہ عرب و عجم بلکہ جن و انس جو ہو سب سے لڑو انصار بولے ہم لڑین گے جو حضورؐ سے لڑے اور صلح کرینگے جو حضور سے صلح کرے شعر جس طرف ہوتا ہے تو اے دل ربا نصرت سے دل ہل لیتا ہے پہلو اوس طرف × اسکو بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہین مفسرینؒ کہا کہ حق سبحانہ تعالی نے اون سچے بندون کی تسکین اور معاہدے کی توضیح و تکمیل مین یہ آیت نازل فرمائی

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ
بیشک اللہ نے خریدین مؤمنون سے جانین اونکی اور مال اونکے اسپر کہ اونکے لیے جنت ہے لڑتے ہین

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَ
راہ مین اللہ کی پس مارتے ہین اور مارے جاتے ہین وعدہ اسکے ذمہ پر سچا ہے توریت اور انجیل اور قرآن مین اور

مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ
کون زیادہ پورا کرنیوالا ہے اپنا اقرار اللہ سے پس خوش رہو اپنی بیع سے جو کی تمنے ساتھ اسکے اور یہ کامیابی بڑی ہے

بیشک اللہ نے مومنین کی جانین اور مال اس قیمت پر خریدے کہ اونکو جنت عطا فرمائیگا وہ اللہ کی راہ مین لڑتے مارتے اور مرتے ہین یہ وعدۂ جنت حق ہے لکھا ہی توریت انجیل قرآن مین اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے اسے بیچنے والو اس بیع سے خوش ہو اور یہ جنت پانا ہمارا وعدہ بہت بڑی کامیابی ہے اشتری کنایہ ہے حسن طلب اور کمال اہتمام و التفات سے جسطرح خریدتے وقت مبیع مقصود اور ادائے ثمن منظور اور شوق و طلب موجود ہوتا ہے ورنہ حضرت رب العالمین کو اپنے بنائے ہوے غلامون سے بیع و شرا کیسے لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ تائب دل ترا جان تری بندہ فرمان ہم بھی × تیرا ہے تو ہے یہ جو کچھ ہے ہمارا کیا ہے پس یہ وہم کہ کسی بندۂ جان فروش کا اللہ تعالی پر کچھ حق ہو باطل ہو گیا اموال خواہ اسلیے کہ جہاد مین مال کی ضرورت ہی خواہ یہ کہ جب آدمی شہید ہوا مال بھی جاتا رہے فیقتلون الخ یعنے

نا ہی ممنوعات سے روکنے والا اور حفظ نہایت اعتنا سے احکام الٰہی کا لحاظ رکھنے والا
حدود دو باتون پر مشتمل ہین ایک شرعی بجا لانا حرام ہے یعنی اتباع اور حفظ حقوق اللہ و عباد و نظم
سیاست و انتظام موافق [illegible] اس لیے کہ سائح قرآن مین بمعنے روزہ دار
آتا ہے اور اکثر مفسرین نے سائح کو بمعنے روزہ دار روایت کیا مگر باعتبار معنے عام سفر
دینی و مشی [illegible] مقامات مقدسہ کی زیارت۔ اکابر دین کی
ملاقات۔ سفر جہاد [illegible] سیاحی ہین خواہ دینی یا طلب علم تاویل تائبون
[illegible] قول [illegible] صاحب تفسیر کبیر نے کہ خواہ مرفوع علی المدح ہے یعنے
المومنین ہم التائبون [illegible] یا مبتدا ہے خبر اسکے (اہل الجنۃ) محذوف ہے یا یہ صفات
بدل ہین [illegible] تائبون مبتدا اور عابدون الخ خبر یا ف تائبون الخ مبتدا
خبر محذوف (مومنون) اور بشر المومنین مظہر موضع مضمر ہین خلاصہ مومنین مجاہد
تائب و عابد وغیرہ ہین [illegible] تائب و عابد وغیرہ بھی جنتی ہین اگر مومنین مذکور یعنے مجاہدین کو بالتخصیص بشارت
سنا کین ایک خصوصیت زائد مجاہدین کی نکلتی ہے مومنین جنکا اللہ خریدار ہے مقاتلہ کرتے ہین اور تائب
عابد وغیرہ سے تو کرنیوالے عابد و جاہد وغیرہ ہین [illegible] تائب و عابد وغیرہ مومنین ہین [illegible] سزاوار بشارت
ربط جب اللہ تعالیٰ نے منافقین و کفار کے قبائح ذکر فرمائے اور اونسے اجتناب و احتراز کا حکم دیا بغرض تکمیل
امر و غایت تنفر ارشاد ہوا کہ صرف جیتے جی نہین بلکہ مرنے پر بھی خیر خواہ نہ بنو یہان اور وہان الگ رہو

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا

نہین چاہیے پیغمبر کو اور ایمان والون کو کہ استغفار کرین واسطے مشرکین کے اگرچہ ہون صاحب قرابت بعد اسکے

یعنے نبوت اور ایمان کے سزاوار جہنمی ہین اونکے لئے طلب مغفرت

تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

کہ کھل گیا بیشک وہ صاحب نار ہین

نہین کہ بعد علم اس امر کے کہ مشرک کرین اگرچہ وہ قرابت والے ہی ہون

مسئلہ مشرکین کے لیے دعای مغفرت حرام ہے وہم جہنمی ہونے کا علم مرنے کے بعد ہوتا ہے تو چاہیے کہ
زندگی مین کافر کے لیے استغفار جائز ہو دفع کافر پر بحالت کفر ہر حال مین یقین ہے کہ دوزخی ہوگا پس
دعای جائے تو ہدایت و ایمان کے ساتھ وہم مشرک کے لیے استغفار ممنوع ہے کافر کی ممانعت نہین دفع
اجب منافقین کے حق مین ممانعت اوپر گزر چکی تو کافر بدرجہ اولی داخل ہین ہر کافر مشرک ضرور ہوتا ہے
ثبوت اسکا صفحہ (۲۹۵) جلد اول مین گزرا عذر شان نزول مین قرابت حضرت نبوی کا مذکور کیا گیا ہے
چونکہ تفسیر آیت اوسپر موقوف نہین سکوت و ترک اولی سمجھا گیا۔ سوائے اسکے جو بوجہ ظاہر مخالفت

فرمایا سلام ہو تجھ پر میں تیرے لیے اپنے رب سے طلب آمرزش کرونگا۔ آپکی حمدلی اسقدر تھی کہ جب قوم لوط پر عذاب آیا اور ملائکہ آپکے پاس آئے اور آپسے حکم الٰہی بیان کیا آپنے اُنسے اسباب میں گفتگو کی جسکی بابت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم قوم لوط کے بارے میں ہم سے مجادلہ کرتا ہے قصہ اسکا پارہ ۱۲ سورۂ ابراہیم میں آئیگا

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اور نہیں ہے اللہ کہ گمراہ کرے کسی قوم کو بعد اسکے کہ راہ دکھائے ان کو جبتک کہ بیان نہ کر دے انکے لیے وہ چیزیں جن سے بچیں بیشک اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے

یعنے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہدایت فرمائے اسکے بعد انہیں کسی فعل کی وجہ سے گمراہ نہیں قرار دیتا جبتک کہ بیان نہ کر دے کہ انہیں کن باتون سے بچنا چاہیے اللہ ہر شے سے خبردار ہے کیونکہ مسلمان قارب پہلے مشرکین کے لیے بھی استغفار کرتے اس ممانعت کے بعد سے ارشاد ہوا ہم بیدون بیان مواخذہ نہیں کرتے۔ اور کہا بعض نے کہ اس آیت میں تعریض ہے منافقین کفار پر جو مذکور ہوئے خود جواب فرمایا کہ ہماری کسی پر سختی منظور نہیں اسلیے کہ ارحم الراحمین ہیں مگر سب بعد اطلاع و ممانعت سرکشی و بغاوت کریں معالم جب قبلہ بیت المقدس منسوخ ہوا اور کعبہ قبلہ قرار پایا اور شراب حرام ہوئی تو وہ لوگ جو اس سے پہلے حاضر ہو کر کہیں چلے گئے تھے بطور سابق بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے اور شراب پیتے بعد مدت مطلع ہوئے تو ڈرے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال باطل نکریگا اوسکی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی لیضل کہا صاحب تفسیر کبیر نے۔ خواہ راہ جنت سے بہکانا مراد ہے جو کفار کے لیے لازم ہے۔ خواہ یہ کہ گمراہی میں ڈالنا یعنی الطاف توفیق کا بند کر دینا خواہ کم میں ہے کہ حکم بالضلالت۔ قبل اعلام و بیان مواخذہ نہیں ہے اس آیت سے مفہوم ہوتا ہے کہ جہل عذر ہے۔ جہل اصلی عذر ہے جیسا کہ ابتدائے اسلام میں تھا اور جہل عارضی یعنے کسی حکم شرعی کو بعد اسکے کہ انکا علم کتب میں شائع ہو موجود ہوں سستی سے حاصل نکرنا ہرگز عذر نہیں اس لیے کہ واجبات کا دریافت کرنا امر عقلی ہے اسکا ترک موجب عفو نہیں ہوسکتا

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

بیشک اللہ ہی کے لیے ہے ملک آسمانوں اور زمینوں کا جلاتا ہے اور مارتا ہے اور نہیں ہے تمہارے واسطے سوائے اللہ کے حامی اور نہ مددگار

عموماً خطاب فرمایا کہ اے منافقو اور کافرو کس خیال میں ہو اور اے ایمان والو ترک موالات کفار سے کیوں افسردہ ہوتے ہو بادشاہت آسمان و زمین کی اللہ ہی کے لیے ہے وہی پیدا کرتا ہے اور زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے اور تمہارے لیے اللہ کے سوائے کوئی حامی اور مددگار نہیں

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَي النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

بیشک توجہ کی اللہ نے پیغمبر پر اور مہاجرین اور انصار پر ایسے جنہوں نے اتباع کی نبی کی وقت عسرت میں

مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

بعد اسکے کہ قریب تھا کہ کج ہوں دل ایک گروہ کے ونمیں سے پھر توجہ کی اونپر بیشک اللہ اونپر مہربان رحیم ہے

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اور مہاجرین و انصار کے جو تنگی کے وقت یعنی جنگ تبوک میں آپکے تابع ہوئے توبہ قبول فرمائی جبکہ ایک گروہ کے دل شدت حوادث سے کج ہونے لگے تھے پھر اون کی توبہ قبول فرمائی اللہ تعالیٰ مہربان اور رحیم ہے تائب رجوع کی۔ کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ پیغمبر پر توبہ ترک اولیٰ میں ہے جیسا کہ صفحہ (۳۰۶) میں ارشاد ہوا آپنے منافقوں کو کیوں اجازت دی۔ چونکہ اس سفر میں سختی زیادہ اور مقابلہ ایک بڑے زبردست بادشاہ کا تھا منافقین طرح طرح کے باتیں بناتے تھے اور بعض بعض اصحاب خالص کو بھی زلت ہو گئی تھی لہذا فرمایا کہ سب کو معاف کیا عسرۃ تنگی کیونکہ اس سفر میں عسرت بہت تھی (سواری) دس دس آدمیوں کے حصے میں ایک اونٹ تھا نوبت بنوبت اوترتے چڑھتے (زاد راہ) ایک ایک خرمے پر جماعت کی جماعت بسر کرتے اسطرح کہ ایک نے چوسا پھر دوسرے نے چوسا یہانتک کہ گٹھلی رہگئی۔ آٹا ایسا خراب ہو گیا کہ لقمہ منہ میں رکھا اور ناک بند کرلے ایسی بدبو آتی (پیاس) یہ کہ اونٹوں کے لید نچوڑ کے پی جاتے۔ اور کہا گیا کہ مراد ساعت عسرت سے جنگ خندق ہے جسکو قرآن میں جیسے کہ نظر خیرہ ہوئی اور کلیجے منہ کو آئے ف باعتبار لفظ ہر عسرت و تنگی میں ثابت قدم رہنے والے کو یہ مژدہ عفو ثابت ہے زیغ کجی کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ مراد اس سے وہ وسوسے ہیں جو اس تنگی و سختی سے قلوب میں آتے اور متابعت رسول کا ترک کرنا چاہتے پھر نادم ہو کر اتباع پر ثابت قدم رہے ف پہلے توبہ آنحضرت اور تمام مہاجرین کی نسبت تھی جس سے صرف ترک و فضل و خطرہ نفس مراد ہے اور دوسری توجہ بعض ہی جیسے کچھ لغزشیں ہو گئیں اور آخر میں اپنی رحمت و محبت کا ذکر فرمایا کہ دل مطمئن ہو جائیں

وَّعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ

اور اون تین پر جو پیچھے چھوڑے گئے یہانتک کہ تنگ ہو گئی اونپر زمین باوجود وسعت کے اور تنگ ہو گئیں اونپر

أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

جانوں نے اونکی اور گمان کیا یہ کہ نہیں جائے پناہ اللہ سے مگر اوسکی طرف پھر توجہ کی اللہ نے اونپر تاکہ توبہ کریں بیشک اللہ وہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے

اور توبہ قبول فرمائی اون تین شخصوں کے جو پیچھے چھوڑ دیے گئے اور پھر کہ اب سعادت نہ پاسکے اور کمال ندامت یا عتاب رسول و ترک و تہاجر مومنین سے اونپر زمین اپنی وسعت کے ساتھ تنگ ہو گئی اور دم گھٹنے لگا اور وہ جان گئے کہ اللہ کے عذاب سے بچاؤ اور ٹھکانا نہیں ہے مگر اوسی کے فضل و کرم کی طرف پھر حق سبحانہ تعالیٰ اونکی طرف متوجہ ہوا کہ باز آئیں اور توبہ کریں اور اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے

بخاری میں کعب بن مالک سے منقول ہے کہ جب حضور جنگ تبوک کی تیاری کرنے لگے اور عموما حکم ہوا کہ
جان نثاران حضور ہمراہ چلین مین روز قصد کرتا کہ سامان درست کرون اور چلون مگر یونہی دن
تمام ہوتا یہان تک کہ حضور تبوک چلے گئے اور مجھے یاد بھی نفرمایا ایک دن تبوک میں ارشاد ہوا کہ کعب کا
کیا حال ہوا ایک مرد بنی سلمہ نے کہا اوسے خوش پوشاکی اور راحت طلبی و غرور نے روک رکھا معاذ
بن جبل بولے تو نے غلط کہا واللہ ہم تو اوسے اچھا ہی جانتے ہین - اور مین یہان مدینے مین روز قصد
کرتا کہ آج چلون کل چلون آخر کار خبر مراجعت لشکر اسلام شایع ہوئی اب دل مین ٹھہرائے کہ عذر
غلط کر کے حضور کو راضی کر لونگا اور اپنے اہل مشورہ سے بھی اسپر اتفاق کر لیا مگر جب حضور آ گئے
(برکت قرب شریف) میرے دل سے وہ تمام فریب و دروغ زائل ہو گیا اور قصد کر لیا کہ حضور مین
سوائے سچ کے کچھ نہ کہونگا آپ اصحاب مسجد مین آئے اور بعد ادائے دوگانہ نفل رونق افروز ہوئے
لوگ آئے اور جھوٹی قسمین کہا کہا کر اپنی بیقصوری ظاہر کرتے آپ نے اون کے بیان پر قبول ظاہر کیا
اور اللہ سے طلب بخشش کے (یہ وہی ہین جنکی نسبت صفحہ ۲۹۶ مین ممانعت مذکور ہوئے کہ اگر آپ راضی
ہون تب بھی اللہ راضی نہو گا) کعب کہتے ہین کہ مین بھی سامنے گیا اور سلام کیا میری طرف دیکھکر
غضبناک طور پر تبسم فرمایا اور کہا آگے آؤ مین آگے گیا اور بیٹھا ارشاد فرمایا تجھے کسنے ہمراہی سے روکا
کیا تو سواری نہ خرید چکا تھا - مین نے عرض کی بخدا اے رسول کریم اگر کسی اور کے سامنے ہوتا اپنی طلاقت
بیان سے بچ جاتا اور راضی کر لیتا اللہ تعالےٰ نے مجھے تقریر فصیح و بیان وسیع عطا فرمایا ہے اور
بخدا اے کریم مین جانتا ہون کہ اگر باتین بناؤن تو آپ کو خوش کر لونگا مگر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل
ہو جائیگا اور سچ بولونگا تو گو آپ ناخوش ہونگے مگر امیدوار عفو ہون بخدا مجھے کوئی عذر نہ تھا اور نہ
دوسرے مجھ سے زیادہ قوی تھے آپ نے فرمایا یہ سچ بولا اب اوٹھ یہان تک کہ اللہ فیصلہ کر دے جب مین
اوٹھا تو لوگون نے کہا تجھے یہ ... کو عذر کر کے منا لیتا اور آپکا استغفار تیرے حق مین کافی
ہوتے میرے ... آیا کہ ... نے کہا اور بھی کوئی اس جرم راست بیانی مین میرے
ساتھ ہے تو لوگون نے کہا ... مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ یہی تین سچ بولنے والے ہین مجھے
تو یہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی) مین نے کہا یہ دونو مرد صالح ہین اور بدر مین شریک تھے انکی اقتدا و
اتباع سزاوار ہے - پھر حکم جناب رسالت پناہی نافذ ہوا کہ مومنین خالص ان مجرمین صادق سے
کلام و سلام چھوڑ دین - لوگ کنارہ کش ہوئے گویا میں اوس زمین مین نہ تھا جہان کے رہنے والے
مجھے پہچانتے ہون پچاس دن یونہی گذر گئے اور میرے دونو ساتھی یعنے ہلال و مرارہ زار زار روتے

اور گھر میں بیٹھے رہے مگر میں جوان تیز رو تھا گھر سے نکلتا اور مسجد میں جا کر نماز میں شریک ہوتا اور بازار
میں پھرتا کوئی مجھ سے بات نہ کرتا اور یہ نماز پڑھکر حضرت کی مجلس میں آتا اور سلام کرتا اور دیکھتا کہ
جواب سلام میں لب ہلے یا نہ ہلے پھر کچھ پیش رکے یا نہ پھر آپکے پاس نماز پڑھنے لگتا اور کن انکھیوں سے دیکھتا
جب میں نماز میں مشغول ہوتا تو قبلہ جان و کعبہ ایمان میری طرف بنظر التفات دیکھتا اور جب میں
قصد مشاہدہ جمال کرتا چشم پوشی کرتے جب یہ مدت طویل گزری ایکدن میں ابو قتادہ کے پاس جو میرا چچا زاد بھائی
تھا باغ کی دیوار پھاند کر اندر گیا اور انکو سلام کیا ابو قتادہ نے جواب نہ دیا میں نے کہا اے ابو قتادہ
تمہیں خدا کی قسم تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور رسول کو چاہتا ہوں کچھ جواب نہ دیا پھر میں نے پوچھا اور قسم دیکر
دینا شروع کیں تو اسقدر کہا اللہ اور اللہ کا رسول دانا تر ہے تب مجھے ضبط نہو سکا آنسو بھر آئے
نکل آئے اور اوٹھکر چلا اور بازار میں آیا ناگاہ ایک نبطی پوچھ رہا تھا کہ مجھے کعب بن مالک کا پتا بتاؤ
لوگوں نے بات تو نکی صرف اشارے سے بتایا کہ وہ یہ ہے اوسنے مجھے شاہ غسان کا خط دیا اوس میں لکھا تھا
کہ ہمنے سنا ہے تمہارے صاحب نے تم پر ظلم کیا اور اللہ تعالی نے تمکو خوار اور ضائع نہیں کیا ہے تم ہمارے
پاس آؤ ہم ہر طرح حاضر ہیں میں نے کہا یہ بھی ایک امتحان و ابتلا ہے تو میں نے وہ خط تنور میں
ڈالدیا پھر جب چالیس دن گزر گئے تو حضور انور کا یہ فرمان جاری ہوا کہ کعب تو اپنی بی بی سے
علیحدہ ہو جا میں نے کہا کیا ارشاد ہے آیا طلاق دوں یا کیا کروں کہا نہیں صرف کنارہ کش رہو جبتک
اللہ تعالی فیصلہ نکرے اور مرارہ اور ہلال کو بھی یہی حکم ہوا میں نے اپنی بی بی سے کہا تا نزول حکم الہی اپنی
گھر چلی جاؤ۔ ہلال کی بیبی حضور میں آئے اور عرض کیا کہ ہلال بڈھے ہیں میں خدمت کرتی ہوں تو کیا
آپ اسے بھی پسند نہیں فرماتے ارشاد ہوا خدمت کرو مگر ہمبستر نہو وہ بولیں حضور اونکو اسطرف حس و
حرکت نہیں ہے اور جب سے عتاب رسول و خدا میں آیا ہے رونے سے فرصت نہیں مجھے بھی میری بی بی نے
کہا کہ جسطرح زوجہ ہلال کو اجازت ملے تو بھی اجازت حاصل کرلے میں نے کہا میں اسباب میں عرض نکرونگا
نہیں معلوم کیا جواب ملے اور میں خود اپنے کام کرسکتا ہوں پھر دس دن اور گزرے اور پچاس پورے
ہوئے پھر جب میں نے پچاسویں دن نماز فجر ادا کی ناگاہ ایک پکارنے والے کی مبارکباد سنی کہ وہ بلند
سے پکارتا تھا یا کعب بن مالک اَبْشِر اے کعب مالک کے بیٹے خوشخبری ہو تجھے میں یہ سنتے ہی سجدہ میں
گر پڑا اور سمجھ گیا کہ فرح و سرور کا وقت آگیا اور صورت یہ ہوئی کہ بعد نماز فجر آنحضرت پر یہ آیت مذکور اتری
جب آدمی مطلع ہوئے تو دوڑے کہ اپنے اپنے دوست کو مبارکباد سنائیں (چنانچہ کعب کے لیے حضرت ابوبکر صدیق
آمادہ ہوئے تھے) میں نے یہ بشارت سنی اور اپنے کپڑے اتار کر بشیر کو پہنا دیے بخدا میرے ملک میں اور ہی دو

سرداران مسلمانوں کی سوکے تفصیلت ہے تمام صحابہ صلحائے امت کی تعظیم اخیین کا شیوہ ہے اور بعض کا ترک اور بعض کا اختیار عموم و خصوص

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
نہ تھا واسطے مدینے والوں کے اور جو گرد اونکے ہین گنوارون سے یہ کہ پیچھے رہجائین رسول اللہ سے

وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا
اور نہ یہ کہ رغبت کرین اپنی جانوں مین (چھوڑکر) اونکی ذات کو یہ اسلیے ہے کہ نہین پہنچتے اونکو پیاس اور نہ رنج اور نہ

مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ
بھوک راہ مین اللہ کی اور نہین چلتے کسی جگہہ کہ غصے مین لاوے کافرونکو اور نہین پاتے دشمن سے

نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝
کوئی چیز مگر لکھا جاتا ہے اونکے لیے ایک کام نیک بیشک اللہ نہین ضائع کرتا ثواب نیکی کرنیوالون کا

نہ مدینے والونکو جائز تھا نہ ان کے ارد گرد رہنے والون کو کہ رسول اللہ کو چھوڑ دین اور اپنی جان کے حفظ و راحت کی طرف مائل اور رسول کی ذات شریف سے غافل رہین۔ اور یہہ یعنے آپکی ہمراہی اور جان نثاری کا وجوب اسلیئے ہے کہ انکو اُس راہ مین کوئی مصیبت یا پیاس یا بھوک نہین پہنچتی اور کہین چلتے پھرتے نہین کہ کافر دیکھ دیکھکے غصے مین آئین پیچ و تاب کھائین اور دشمن سے کوئی رنج۔ زخم۔ قید۔ قتل۔ فتح۔ شکست وغیرہ انکو نہین ملتی مگر اُنکے لیئے ایک نیکی لکھ لی جاتی ہے بیشک اللہ مزدوری نیکو کی ضائع نہین کرتا مسئلہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ امام وقت کی اطاعت و حفاظت مین مستعد رہے اسلیئے کہ یہ نصرت نہ مخصوص عرب تھی نہ متعلق شان رسالت بلکہ نصرت دین و ضرورت و مصلحت اسلام مقصود ہے۔ ذلک گو لفظاً حکم سابق کیطرف اشارہ ہے اور اِسکا مابعد علت حکم مذکور مگر ایسا نہین بلکہ ترغیب و تحریص کے طور پر فرمایا ہے اسلیئے کہ تحصیل ثواب امر محبوب ہے اور ترک موجب حرمان ہے نہ باعث عصیان اور یہان ترک و تخلف حرام و اتباع و نصرت واجب۔ ظمأ وغیرہ کا ذکر بنظر کثرت وقوع ہے نہ یہہ کہ انھین امور سے ثواب متعلق ہو بلکہ حکم عام ہے ہر فعل موجب اجر ہے اور یہہ تمام نکرے تحت نفی مفید عموم مین۔ یطئون سے مراد نقل و حرکت خفیف نیلا ہر امر کو شامل ہے بحالت ثبات و اطاعت شکست۔ فتح مارنا مرنا سب ثواب ہے۔ عمل صالح پہ اکتفا کی اور کوئی کلمہ مبالغے کا مذکور نفرمایا کہ مقابلہ ہر فعل خفیف و بزرگ کا ہوسکے اور ثواب عظیم مین ایسا عموم نرہتا احمد سے مروی ہے کہ ابو خیثمہ اول ہمراہی سے رہگئے تھے بعد روانگی مجاہدین اپنے باغ مین گئے انکی بی بی نے فرش بچھا دیا اور خرمے اور آب سرد پیش کیا تو آپنے کہا سایہ گنجان ہے اور خرمے پختہ ہین اور پانی ٹھنڈا ہے اور عورت خوبصورت ہے اور

ف
ای مجاہد

لہ فرمایا
یعنے صحابہ و تابعین
صیغہ جمع
تمام مرتے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھوپ اور لو مین ہین یہ اچھی جگہ نہین ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور ناقہ کسا تلوار و نیزہ اُٹھایا اور تیز ہوا کیطرح روانہ ہوکر حضور کو جا لیا حضور نے راہ کی طرف نظر فرما کے دیکھا کہ ایک سوار دلیرانہ آ رہا ہی بطور تمنا فرمایا یہ سوار ابو خیثمہ ہو تا پھر جب آپنے اُنھین دیکھا نہایت خوش ہوئے اور اُنکے حق مین طلب مغفرت فرمائی

وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

اور نہین خرچ کرتے کچھ چھوٹا اور نہ بڑا اور نہین طے کرتے کوئی میدان مگر لکھا جاتا ہو واسطے

اور کوئی خرچ قلیل مثل عقیل کے اور خرچ کثیر مثل عثمانؓ عبدالرحمنؓ کے نہین کرتے اور

لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

تاکہ جزا دے اونہین اللہ اچھا اسکا کہ تھے کرتے

کوئی سفر دراز نہین کرتے مگر اُن کے لئے لکھ لیا جاتا ہی تاکہ اللہ تعالے اُنہین اُنکے اعمال سے اچھا عوض دے۔ یا اُن اعمال سے جو بدون جہاد کرتے اچھا عوض دے مشکوٰۃ رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما علیہا یعنی حد اسلامی ایک دن کی راہ خدا مین دنیا اور جو اُسپر ہی سب سے بہتر ہی (متفق علیہ) بخاری ما اغبرت قدما عبد فی سبیل اللہ فتمسہ النار کسی بندے کے پاؤن پر راہ خدا مین غبار نہین بیٹھا اور اُسے آگ مس کرے یعنی ایسا نہین ہوسکتا نسائی من انفق نفقۃ فی سبیل اللہ کتب لہ بسبع مائۃ ضعف جسنے کچھ اللہ کی راہ مین خرچ کیا اُسکے حق مین سات سو گنا ثواب لکھا جائیگا ترمذی ابوہریرہ سے روایت ہی کہ ایک شخص آپ کے اصحاب سے پہاڑ کی گھاٹی پر گزرا اُسمین چشمۂ شیرین دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہا اگر گوشہ نشین ہوکر یہان بیٹھ رہتا تو کیا اچھی بات تھی پھر حضور سے ذکر کیا فرمایا بیشک جہاد مین رہنا گھر کے ستر برس کی نماز سے افضل ہی کیا تم نہین دوست رکھتے کہ اللہ تعالی تمھارے گناہ بخشے اور جنت مین داخل کرے لڑو اللہ کی راہ مین اگر اونٹ پر بھی چڑھکر لڑوگے تو جنت واجب ہو جائیگی۔ اور آپ نے فرمایا اللہ کے نزدیک دو قطرون سے اور دو نشانون سے زیادہ محبوب کوئی شے نہین ہی ایک قطرۂ اشک جو بخوف خدا نکلے دوسرا قطرۂ خون جو راہ خدا مین ٹپکے اور ایک نشان جو جہاد مین پہونچے (مثل ضرب و زخم وغیرہ کے) دوسرا نشان جو ادائے فرائض مین ہو (جیسے وضو مین پاؤن پھسلایا داغ پیشانی وغیرہ) ابوداؤد فرمایا قفلۃ کغزوۃ یعنی جنگ وفتح یا بحسب مصلحت جہاد سے پھر آنا مثل لڑائی کے ہی ربط جب متخلفین کے حق مین عتاب ہوا تو مومنین سبکے سب آمادہ ہوگئے

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ

اور نہین مسلمان کہ سفر کرین سبکے سب پھر کیون نہین جاتے ہر گروہ سے اونکے ایک جماعت

ف

جہاد و علم فرض کفایہ

لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

تاکہ سمجھ پیدا کرین دین مین اور ڈراوین قوم کو اپنی جب پھرین طرف اونکے شاید وہ بچیں

احمدی نے نقل کیا تفسیر مین اہل مومنین کی شان نہین کہ سبکے سب جہاد کے لیے چلے جاوین (اندرونی نظم و نسق مسئلہ حفظ حدود وغیرہ) چھوڑ دین چونکہ یہ امر حزم و تدبیر کے خلاف تھا فرمایا کہ شان ایمان سے ایسی بد احتیاطی نہین ہے کیون نہین ہر جماعت کثیر سے ایک گروہ قلیل جہاد کو نکلتا تاکہ باقی ماندہ علم دین سیکھین اور اپنی قوم کو ڈراتے رہین جب یہ لبعد فراغ علم اپنی باقی ماندہ قوم کی طرف رجوع کرین تاکہ وہ گناہون سے بچین اہل مومنین کی شان نہین کہ سب جہاد کو نکلین بلکہ ہر جماعت کثیر سے کچھ لوگ سیر و سفر کرین اور پیغمبر کی ہمراہی یا علما کی صحبت مین فقہ سیکھین اور جب پھر آئین باقی لوگون کو ڈرائین تاکہ وہ معاصی سے بچین اور یہ معنی بلا تکلف اور صاف ہین مسئلہ ضرور ہے کہ تمام ضروری سامان تیار ہر قسم کے آدمی موجود رہین تاکہ رفاہ خلق و صحت نفوس نظم عالم و قوت اسلام مین فتور نہ آئے مثلاً سپاہی اہل قلم - خدمت پیشہ - مدبر - علما - اہل حرفہ - تاجر - ملازمت پیشہ کسان سب قسم کے آدمی موجود رہین (شامی) اور ظاہر ہے کہ جب تمام مسلمانونکا سفر جہاد مین نکلنا ممنوع ٹھہرایا تو دوسرے کامو نمین ایسی توجہ کیونکر جائز ہوگی مسئلہ ہر شہر اور گروہ سے ایک کافی مقدار کا علم دین سیکھنے پر آمادہ ہونا واجب ہے ورنہ سب عاصی ہونگے پس علم دین فرض کفایہ ہے مسئلہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر بھی فرض کفایہ ہے اور اہل علم اسکے بالتخصیص ذمہ دار ہین گو دوسرے مقامون سے ہر مسلمان اسکا مخاطب ہے مسئلہ جس قوم مین علما نہون یا ہون مگر تعلیم دین و وعظ خلق و امر بالمعروف بقدر کفایت نکرین تو سب عاصی ہونگے مسئلہ طالب علمی کی غرض تفقہ فی الدین و امر بالمعروف ہو نہ حصول جاہ و جمع زر و مباحث و جدال وغیرہ احمدی کما فخر الاسلام سنے کہ ایسے علم و عمل دونون کے حکم ظاہر مین اسلیے کہ تفقہ علم ہے اور (انذار) عمل ہے مسئلہ یہ حکم بوقت نفیر عام نہین لیجئے جب کفار کی چڑھائی ہو اور بوجہ قلت یا ضعف یا تساہل امام عموماً خروج کا حکم دے تو خروج ہر ہر فرد پر فرض عین ہوجائیگا ف یہ تخصیص آیت سے مفہوم ہوتی ہے اسلیے کہ ممنوع خروج نفیر ہے اور فرض ہونے کی حالت حفظ و دفع کی ہے وہان لشکر کشی نہین ہوتی احمدی پہلے معنونکو اعتبار خبر مشہور اور دوسری تقریر پر خبر آحاد کا قابل قبول و واجب العمل ہونا سمجھا گیا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً

اے ایمان والو لڑو اونسے جو قریب ہون تمسے کافرون سے اور چاہیے کہ پاوین تم مین سختی

اى ایمان والو اور ن قریب ہوتی نہ جسطرح

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ

اور جان لو بیشک اللہ ساتھ ہے تقوے والون کے

نے اوّل قریش و یہود و اطراف عرب کو فتح کرکے پھر شام اور عراق اور مصر پر چڑھائی کی ... ازان دور دور کے شہر فتح ہوئے ... اور یہ بھی ضرور ہے کہ کفار تمکو شجاع ... ثابت قدم پائین مسئلہ جہاد مین ترتیب چاہیئے باعتبار قرب ملک و شدت کفر کے قریبین کے ہوتے ہوئے اہل کتاب سے لڑنا ضرور نہین اور قریب چھوڑ کر بعید پر نہ دوڑین مگر اسمین کوئی خاص مصلحت ہو اسلیئے کہ وجوب نفس قتال مین ہے نہ دوسرے صفات مین پس قریب ... مسئلہ اظہار شجاعت ... تا بہ اختیار واجب ہے مسئلہ تمام افعال خیر ... کا اظہار افضل ہے اسلیئے فرمایا وہ تمکو ایسا پائین اور اسلیئے آنحضرت نے فرمایا کہ ... نہین مگر صف قتال مین اور حج مین فرمایا کہ اضطباع کرین تاکہ کفار پر رعب پڑے - اور جان ... کے ساتھ ہے - اس سے معلوم ہوا کہ تقوی کی حالتین مختلف ہین جہاد کا تقوی ترک ...

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

اور جب اوتاری جاتی ہے کوئی سورت پس اونمین سے وہ ہے کہ کہتا ہے کسکا تمسے بڑھایا اسنے ایمان پس لیکن جو

اور جب کوئی آیت قرآنی اتاری جاتی ... منافقین سے بعض وہ ... ہین جو دوسرے

اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ

ایمان لائے ہین تو بڑھایا اونکو ایمان مین اور وہ خوش رہتے ہین

یا ضعیف ایمان والون سے تمسخر و مضحکہ و طعن کرتے ہین اس آیت کے حکم تمین سے کسکا ایمان زیادہ ہوا (جواباً ارشاد ہوا) کہ جو ایمان والے ہین اُنکا ایمان بڑھتا ... ہے اور وہ خوش رہتے ہین

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ

اور مگر جنکے دلونمین مرض ہے پس بڑھایا اونمین نجاست مین نجاست پر اور مرے حالانکہ وہ کافر تھے

ہان جنکے دلون مین کفر و نفاق کی بیماری ہے اُن کے حق مین نزول قرآن سے نجاست پر نجاست زیادہ ہوتی ہے اور بحالت کفر مرتے ہین - یعنے مومن کا علم زیادہ ہوتا ہے فوائد عمل حاصل ہوتے ہین تصدیق و یقین سے دلمین نورانیت ایمان مین تازگی آتی ہے منافق کے لیئے بسبب انکار کے نجاست سابق پر نجاست لاحق زیادہ ہوتی ہے اور ایسے انکار مین ... رہتے ہین

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ

آیا نہین دیکھتے کہ وہ فتنے مین ڈالے جاتے ہین ہر سال ایک یا دو بار پھر نہین توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے

کیا نہین دیکھتے کہ انپر ہر سال ایک دو بار کوئی نہ کوئی بلا آجاتی ہو پھر بھی نہ توبہ کرتے ہین نہ عبرت اختیار کرتے ہین یہ کمال شقاوت وسیاہ دلی ہو مجاہد نے فرمایا فتنہ سے مراد قحط اور سختی ہے کہا قتادہ نے جہاد کہا مقاتل نے کہا وہ مین انکی نفاق ظاہر اور رسوائی عام ہوتی ہو کہا عکرمہ نے کبھی ایمان لاتے ہین کبھی منافق ہوجاتے ہین۔ ف مطلب یہ ہو کہ راحت و رنج سے اللہ کی کھلی کھلی نشانیان دیکھتے ہین اور نہ نادم ہوتے ہین نہ عبرت پکڑتے ہین

وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ انصَرَفُوا

اور جب اتاری جاتی کوئی سورت دیکھا ایک نے اونکی طرف ایک کے کیا دیکھتا ہو تمکو کوئی پھر پھرے

صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ○

پھیر دیئے اللہ نے دل اونکے اسلیئے کہ وہ قوم نادان ہین

جب کوئی سورت اترتی ہو تو ایک منافق دوسرے کو دیکھتا ہو اور اپسمین کہتا ہو کوئی مسلمان تو نہین دیکھتا اگر کسی کو نہ پایا تو مسجد سے پھرے اور نکلے اللہ نے اُنکے دل پھیر دیئے اور دروازے توفیق کے بند کر دیئے اور یہہ اسلیئے ہو کہ وہ بے سمجھ نادان لوگ ہین ف پہلے فرمایا کہ وہ خود پھر گئے۔ پھر کہا ہمنے پھیر دیا اسمین اشارہ ہو کہ کسب و عزم بندے کیطرف ہے اور خلق اللہ کیجانب ہے

ذکر نفاق

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم

بیشک آگیا تمہارے پاس پیغمبر نفوس سے تمہارے شاق ہو اوسپر وہ چیز کہ رنج مین ڈالے تمکو حرص کرنیوالا ہو تمپر

بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○

ساتھ مؤمنوں کے شفیق مہربان

ای لوگو تمہارے پاس وہ پیغمبر آگیا جو تمہاری جنس اور قوم سے ہو تمہارا رنج وملال اُسے گران گذرتا ہو تمہاری بہبود و نجات و ہدایت پر حریص ہو ایمان والو نپر نہایت شفیق کمال مہربان مِنْ أَنفُسِكُمْ اگر اشارۂ خاص لیا جائے تو بنی ہاشم مراد ہین یا قریش یا عرب اسلیئے کہ حضور ہاشمی قریشی عربی تھے اور بہتر ہو کہ اس فیض عام مین تمام بشر داخل کر لیئے جائین اور مراد نفس سے جنس ہو یعنی جنس بشر سے ہو کہ تمہارا ہمدرد ہمراز ہو تمکو اسکی نسبت سے فخر و امتیاز حاصل ہو اسکے حضور مین تمہارا عبادہ ونزدیکی تقرب زیادہ ہو (عنتم اور علیکم) کی ضمیر عام ہو یعنی کوئی بشر کیون نہو آپکو اسکی خرابی اور مصیبت ناگوار اُسکی ہدایت محبوب ہو مگر مومنین کے ساتھ بالتخصیص مہربان ہین حاصل بیشک آگیا تمہارے پاس رسول عالی قدر تم مین سے یا تمہارے شریف وطاہر لوگون سے گران ہے اُسپر وہ چیز جو تمکو رنج مین ڈالے۔ حریص ہو تمہاری ہدایت اور نجات اور آسانی پر مومنین پر نہایت شفیق کمال مہربان

آنحضرت پیغمبر

رسول مین تنوین تعظیم کی ہی یعنے نہایت عظیم الشان رسول جسکی تعریف و تمجید تمھارے فہم سے
اعلی تر ہی انفس۔ بضم فا جمع نفس یعنی جنس ونسل و قوم اور بفتح فا بمعنی نفیس تر و شریف و کریم تر
دونو قرائتین ہین (معالم) کم سے بطور تخصیص مراد بنی ہاشم یا قریش یا اہل مکہ یا تمام عرب اور بعنوان
تعمیم تمام انسان پس یہ احسان تمام آدمیون پر ہی بمقابلہ اور مخلوق کے اور تمام عرب پر ہی بہ نسبت
دوسرے آدمیونکے اور قریش یا ہاشمیون پر ہی باعتبار عرب کے پھر آپکا نفیس تر ہونا ہر اعتبار سے
مسلم ہی دُرّ منثور فرمایا انا انفسکم نسبا وصہرا وحسبا یعنی مین تم سب سے دادیان
ونانہال اور عزت مین بہتر ہون اور فرمایا اللہ نے اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو اور اولاد اسمعیل سے
بنی کنانہ کو اور اولاد بنی کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور انمین سے مجھے برگزیدہ
فرمایا۔ پھر عنتم وعلیکم سے تمام آدمی بلکہ مخلوق مکلف مراد ہی اسلیئے آپ پر سبکا رنج گران تھا اور
ہر ایک کی ہدایت کے خواہان تھے جن ہون یا بشر فرمایا ان ہذا الدین یسر یہ دین آسان ہی
وبعثت بالحنیفیۃ السمحۃ مین امر حق و آسان لیکر آیا ہون اور ہدایت کی یہ کیفیت تھی
کہ وارد ہوا لعلک باخع نفسک کیا انکی رہنمائی کے لئے آپ اپنی جان ہلاک کر دینگے۔ مگر رافت و
رحمت مومنین کے لیئے خاص ہی اسمین دوسرونکا حصہ نہین دُرّ منثور عکرمہ نے کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا اللہ تعالے آپ پر سلام فرمایا ہی اور اوس
فرشتے کو جو پہاڑونکا داروغہ ہی بھیجا ہی اور حکم دیا ہی کہ بے حکم حضور کچھ نکرے اُس فرشتے نے بھی
کہا مجھے حکم ہی کہ بے حکم حضور کچھ نکرون آپ فرمائین تو ان کفار ایذا رسان پر پہاڑ رکھدون سب پس
جائین اور فرمایئے تو زمین دھس جائے اور کہیئے تو سنگ باری ہو مینے کہا اے ملک جبال شاید انکی
نسل سے کوئی کلمہ گو پیدا ہو فرشتے نے کہا آپ اسم بامسمی ہین جیساکہ آپکو اللہ تعالے رؤف رحیم فرمایا

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

پھر اگر منہ پھیرین تو کہدیجے کافی ہی مجھے اللہ نہین کوئی معبود سوای اوسکے اوسی پر بھروسا کیا مینے اور وہ رب ہی عرش عظیم

ع ۱۶ ۵

پس اگر ان انسانون پر بھی منھ پھیرین نافرمانی کرین تو آپ کہدیجئے مجھے صرف اللہ کافی ہی نہین کوئی معبود
مگر وہی اسی پر مینے بھروسا کیا اور وہ پروردگار ہی عرش عظیم کا ف بعد بیان مومنین و منافقین
کے پیغمبر کے جلالت قدر کمال ترحم و خیر خواہی کا ذکر کیا کہ دل نرم ہو محبت جوش زن رہے اور آنحضرت کیطرف
خطاب ہوا کہ اسپر بھی نمانین تو آپ ہمارے ہی کرم پر بھروسا کیجئے۔ ابن کثیر ابی بن کعب نے کہا یہ آخری آیت ہی جو
قرآن سے نازل ہوا۔ ابوداؤد سے مروی ہی کہ جو صبح شام حسبی اللہ سے آخر تک سات بار پڑھا کرے اللہ اسکی ہر مہم آسان کریگا

سورۂ یونس | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مکیۃ

شروع کرتا ہون نام سے اللہ کے بڑا مہربان رحمت کرنیوالا

تفسیر اسکا نام سورۂ یونس ہے اگرچہ حضرت یونس کا تفصیلی قصہ بیان نہین مگر اسلئے کہ یہان انکا نام ہے اور ایک خصوصیت یعنی بوقت نزول عذاب ایمان لانا انکی قوم کے لیئے مذکور ہے۔ اسمین دلائل توحید اور رسالت باطلہ اہل کفر و شرک کی تردید اور نصائح سوثر و بے ثباتی دنیا کے نظائر بیان فرمائے ہین مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی مگر کہا ابن عباس نے کہ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ مدنی ہے حق مین یہود کے اتری ہے اسمین ایکسو نو آیتین ہین تیسیر مقامات تنزیل مین ہے کہ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مدنی ہے۔ مقاتل نے دو اور آیتین مدنی ٹھہرائی ہین فَاِنْ كُنْتَ فِىْ شَكٍّ سے خٰسِرِيْنَ تک اسباب اہل مکہ آپکی رسالت پر کمال تعجب کیا کرتے کہ اگر اللہ کو کوئی رسول کرنا تھا تو آدمیون کیون ہوا فرمایا

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ

یہ آیتین ہین کتاب استوار کی کیا ہے آدمیونکو حیرت یہ کہ وحی کی ہمنے طرف کسی مرد کے اونمین سے

اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ

کہ ڈرا دے آدمیونکو اور خوشخبری سنا دیجیے اونہین جو ایمان لائے کہ واسطے اونکے قدم صدق ہے اونکے رب کے پاس کہا کافرون نے

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝

بیشک یہ جادوگر کھلا ہوا ہے

الٓر حروف مقطعات سے ہے اسکی مراد جو اللہ کے نزدیک ہو مسلم اور تاویل سے سکوت اسلم تِلْكَ (یہ) کبیر خواہ اسے سورت کیطرف اشارہ ہے خواہ ان آیتون کیطرف جو اول مذکور ہوئین۔ اور کتاب سے خواہ قرآن مراد ہے۔ خواہ وہ قرآن جو لوح محفوظ پر ہے خواہ کتب سابقہ یعنے توریت و انجیل وغیرہ مگر کہا ابن کثیر نے امام اس تیسری تاویل کی کوئی وجہ اور معنی نہین جانتی ف صاف یہ ہے کہ یہ یعنے سورہ یونس قرآن کی آیتین ہین حکیم صاحب حکمت یا حاکم یا محکم پس قرآن حکمت بھی ہے اور مضبوط و استوار اور حلال و حرام مین حاکم بھی لِلنَّاسِ بقول ابن عباس اہل مکہ ہین اور عموم لفظ مین تمام آدمی داخل رَجُلٍ گو نکرہ ہے ہر رجل پر صادق آسکتا ہے مگر آپ ہی کی ذات مقدس مراد و مقصود ہے خواہ اسلئے کہ فرد کامل یہی ہین اور مطلق فرد کامل کیطرف منصرف ہوتا ہے یا یہ کہ آپ کمال عظمت و وسعت سے دائرۂ تعریف و تحدید مخلوق مین نہین آسکتے لہذا نکرہ چھوڑا یا بوجہ کمال ظہور کے تبادر اذہان پر کفایت کی گئی یا یہ کہ جب مطلق رجل کیطرف وحی مستبعد نہین تو سید الرجال کیطرف بدرجۂ اولی جائز ہوگی قَدَمَ صِدْقٍ در منثور مین ہے کہ کہا ابن عباس نے وہ درجات جنکا ذکر مقدم ہوا یا اجر خیر جو مقدم ہوگئے یا کہا

ابن مسعود سے اعمال مقدمہ اور آثار قدم جو جماعت و مسجد اور کار خیر کیلئے اٹھتے ہیں تمہارے نبی نے
بتلائی کہ اثر ابو سعید و حسن سے وہ مصیبت جو پیغمبر کی اطاعت یا محبت میں پہونچی پہونچے ابن عباس اور
زید بن اسلم اور ابو سعید خدری اور حضرت علی نے قدم خیر ہونا بیان فرمایا اکثر کہتے ہیں کہ مراد حضرت
شفیع ہونگے ف قدم صدق راستبازی استقامت تقوی مقام صدیقین اور خیر کا پیش
قدمی ہی مگر یہ بھی تفسیر نہایت دلکش ہی جسکے آپ حامی و شفیع ہون انکیں ایک کیا ہزار بشارتین زیادہ ہین
اور لائق مقام یہ ہی کہ قدم صدق سے قول راست ہو حقیقت میں تصدیق کتاب و رسول سے مراد ہو یعنی وہ
لوگ بشیر ہین جو کتاب و پیغمبر کی تصدیق میں پیش قدمی کرنے میں حاصل یہ کہ آیت فرمائی ہی جو عقلی و نقلی
اصول سے استوار خیر و شر کا حاکم ہی کیا آدمیونکو تعجب ہی کہ ہمنے انہین انہین مین سے ایک مرد پر اسلئے وحی کی انکو
بھیجا کہ وہ سب ونکو آنے والے عذاب اور یوم حساب سے ڈرائے اور آپ انکو خوشخبری سنا دین جنکی نیکیان
سابق اور صدق ثابت یا جسکے آپ حامی ہین اور کفار کہتے ہین کہ آپ کھلے کھلے جادوگر ہین یعنی قرآن اور
رسولکی تصدیق کرنے والے مستحق بشارت اور اسمین شک کرکے باتین بنانے والے موصوف بکفر ہین لطیفہ

اسمین اشارہ ہی ابوبکر کیطرف جو مومن اول اور صدیق اکبر ہین اور ان تمام سابقین بالایمان کیطرف
جنکی تصدیق مقدم ہوئی یا انکی طرف جنکی تصدیق انکی موت پر مقدم ہی ف آیت ضرورت نبوت
اور مطاعن پر دلیل واضح ہی اسلئے کہ حضرت خالق و حاکم کی شان مقتضی ہی کہ اسکے غلام اسکے غضب
ڈرین رضا کے امیدوار رہین اور یہ امر کہ وہ راضی کیونکر ہو اور کب غضب کرے ہوگا بدون تعلیم رب کے
نہین ہو سکتا کیونکہ اسکی ذات و صفات قیاس اور ادراک سے کہین بالا ہین اسلئے فرمایا جسنے قرآن اتارا جو ہمارے
حکم بتائے لیکن یہ تعلیم دو ہی طرح سے ممکن تھی ا یہ کہ فرداً فرداً ہر شخص کو معلوم ہو جاوے اور یہ طریقہ
سلسلۂ انتظامی کے مخالف تھا اسلئے کہ نوع انسان بدون کسی منتظم زیر دست کے خود بخود کسی اصول کی
پابندی نہین کر سکتے ۲ یہ کہ کسی ایک کے ذریعے سے تعلیم ہو اور یہی شان ہی پیغمبر کی لہذا فرمایا کہ ایسے بدیہی
اور ضروری امر پر متعجب اور متحیر کیون ہو رہا یہ وہم کہ ہم مین سے پیغمبر کیون ہوا کسی فرشتے کو کیون نہ بھیجا عبث
اسلئے کہ ترحم و عنایت ربانی اپنے تمام بندون کو کسی غیر جنس کے ہاتھ مین [illegible] شفیق ہم
راز دان کیونکر سپرد کرتی پھر ایسے مطاعن کہ ساحر ہین یا کاذب محض نافہمی و تعصب و شرارت
نہین تو کیا ہے

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ
بیشک رب تمہارا اللہ ہی جسنے بنائے آسمان اور زمین چھ دنوں مین پھر مسلط ہوگیا عرش پر

بیدبّر الامر ما من شفیع الا من بعد اذنه ذٰلکم الله ربکم فاعبدوه افلا تذکرون

تدبیر کرتا ہی کاموں کی نہیں کوئی سفارشی مگر بعد اوسکی اجازت کے یہ اللہ رب تمہارا ہی بس عبادت کرو اوسکی کیا نہیں سوچتے

بیشک تمہارا رب اللہ ہی جسنے آسمان و زمین پیدا کئے چھ دن میں پھر عرش پر تجلی خاص فرمائی اور تمام امور عالم کا انتظام کرتا کوئی سفارشی نہیں ہو مگر اُسکے اذن و اجازت سے یہ اللہ تمہارا رب ہے بس اسکی بندگی کرو کیا تم نہیں سوچتے سمجھتے۔ آسمان و زمین کا چھ دن میں بنانا اور استواے عرش کی تفسیر اور توضیح صفحہ ۲۶۵ میں گذر گئی یدبر الامر یعنی باوجود اس رفعت و وحدت کے تمام امور جزئی و کلی خود انجام دیتا ہی کوئی ذرہ بے حکم نہیں ہلتا شفیع معالم میں ہی کہ نضر بن حارث کہتا تھا قیامت میں لات عزیٰ میری سفارش کرینگے اور یون بھی کفار بتون کو شفیع جانتے تھے جیساکہ آگے آتا ہی بس رد کردیا کہ یہ محض باطل ہی ظاہر آیت رد شفاعت غیر اور سیاق ابطال زعم مشرکین میں ہی اور اشارۃ النص سے شفاعت صلحا ثابت اسلئے کہ استثنا متکلم بالباقی ہی بس خلاصہ یہ ہی کہ بعض شفیع ہین بعد اذن کے اور وہ شفیع ماذون ہمارے حضور ہین اور بعد آپکے دوسرے انبیا و صلحا جیساکہ حدیث مین وارد ہوا ذٰلکم الخ یعنی جسمین ایسی صفات جلیلہ اور قدرت کاملہ ہو وہ رب ہونیکے سزاوار ہی نہ بت بیجان

الیه مرجعکم جمیعا وعد الله حقا انه یبدؤا الخلق ثم یعیده لیجزی الذین امنوا

اوسکی طرف بازگشت تم سبکی ہی وعدہ اللہ کا حق ہی بیشک وہی ابتدا کرتا ہی خلق کے پھر پھیریگا اوسے تاکہ بدلا دے اونہین جو ایمان لائے

وعملوا الصلحت بالقسط والذین کفروا لهم شراب من حمیم وعذاب الیم

اور کیے کام نیک انصاف سے اور جو لوگ کہ کفر کیا اونکے لیے شربت ہی حمیم سے اور عذاب دردناک ہی

بما کانوا یکفرون ۝

بسبب اوسکے کہ تھے کفر کرتے

شراب نوشیدنی حمیم گرم کردہ۔ حاصل تم سبکی بازگشت اللہ کیطرف ہے وعدہ اللہ کا حق ہی وہ خلق کی ابتدا کریگا اور پھیر پھیر دیگا یعنی تاکہ مومنین نیکوکار کو جزاے خیر بکمال انصاف دے کہ کوئی چھوٹا بڑا عمل ضایع نجانے پاسکے اور کافرون کو خون پیپ اوبلا ہوا اور عذاب دردناک انکے سبب ہو یہ انکے کفر کی سزا ہے

هو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا وقدره منازل لتعلموا عدد

وہی وہ ہی جسنے بنایا سورج کو چمک اور چاند کو روشنی اور معین کین اوسکے لیے منزلین تاکہ جانو تم گنتی

السنین والحساب ما خلق الله ذٰلک الا بالحق یفصل الایت لقوم یعلمون ۝

برسونکی اور حساب نہین پیدا کیا اللہ نے یہ مگر ساتھ حق کے ظاہر کرتا ہی آیتین قوم دانا کے لیے

ف البغوی یعنی دوسرا سکون حرف نہین ہی

وعدہ مصدر منصوب یعنی وعدکم وعدا

ف نور بمعنی منیر

تفسیر آیت میں اقوال [illegible]

تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝

تلے انکے نہریں باغوں میں نعمت کے

اور [illegible] الذین [illegible] خواہ حال ہو فاعل آمنوا سے [illegible]

[illegible] یا حال ہو فاعل یہدیھم سے یعنی [illegible]

اور [illegible] انھیں انکے رب سے اپنے مطلوب [illegible]

درانحالیکہ وہ جنات نعیم میں ہیں اور انکے تلے نہریں جاری ہیں [illegible]

تلے یعنے ان مکانوں کے تلے جنمیں وہ ہیں نہریں جاری ہیں اور وہ نہریں نعمت کے باغوں میں ہیں

یا یہ کہ انکے ایمانکے نور یا برکت یا ثواب سے جیساکہ وارد ہوا کیسعی نورھم بین ایدیھم

انکا نور انکے سامنے چلیگا در منثور فرمایا کہ جب مومن قبر سے نکلیگا اسکے نیک اعمال نہایت خوبصورت

بنکر سامنے آئینگے یہ کہیگا تو کون ہے وہ جواب دیگا میں تیرا عمل نیک ہوں پھر یہ نور رہنمائے جنت ہوگا

دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۚ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پکارنا انکا جنت میں سبحانک اللھم ہے اور باہمی دعا انکی اسمیں سلام ہے اور آخر دعا انکی یہ ہے الحمد للہ رب العالمین

یعنے بہشتی بہشت میں پکارینگے اے اللہ ہم تیری پاکی کرتے ہیں اور آپسمیں ایک دوسرے کے تحیت سلام ہے اور دعا کی خیر انکی الحمد للہ ہے کہا ضحاک عالم و ابن کثیر نے کہ جب بہشتیوں کو اشتہا ہوگی کہینگے سبحانک اللھم دس ہزار خادم ظروف طلائی میں طعامہائے جدید و لذیذ لیے ہوئے حاضر ہوجائینگے بہشتی انھیں کھائینگے اور حمد الٰہی بجالائینگے اور آپسمیں جب ملاقات ہوگی یا فرشتے ملیں گے یا حضور حق سبحانہ تعالے ہوگا سلام کرینگے مگر صاحب تفسیر کبیر نے کہا کہ ذکر الٰہی کو علامت طلب اکل و شرب بنانا کمال خساست ہے بلکہ بوجہ کمال صفا و غایت نورانیت یہ اذکار مفرح قلب و سرور بخش روح ہونگے اور سبحان اللہ شعار ملائکہ ہے تو اولاد آدم کی سعادت ہے بھی اُسیکا وظیفہ کرینگے اور سلام گو بوقت ملاقات ملائکہ و زیارت مؤمنین و حضوری رب العالمین کہا جائیگا مگر یہ اشارہ ہے سلامت دائم و نعمت قائم پر کہ وہ آفات و مہلکات سے سلامت رہے اور ایسی نعمتیں پائیں اور ان اذکار سے مشرف ہوئے جیساکہ حسن بصری سے مروی ہے کہ اہل جنت کو حمد و تسبیح کا اسطرح الہام ہوگا جیسا دنیا میں آدمیونکو سانس۔ پس ایسی نعمتوں پر حمد ادا کرینگے یا جب بوجہ شغل نعمات و التفات مخلوقات مراتب علیا سے گونہ تنزل ہوگا پھر حمد و تسبیح سے عروج حاصل ہوگا تو کہینگے الحمد للہ **ف** اللہ تعالے نے بہشتیوں کی تین علامتیں بیان کیں ۱ تسبیح ۲ سلام ۳ حمد۔ معلوم ہوا کہ جو تسبیح دائم میں مصروف

کہ ۔۔ حالانکہ امتہاے سابقہ کے عذاب قرآن مین مذکور ہین اور کفار کے لئے عذاب دنیا و ان کے دیدہ ۔۔ ان سوچو و بہا ۔۔ یا یہ مراد ہی کہ وقت معینہ سے پہلے کسب ودرخواست عیاذاً باللہ نہین کرتے یا یہ کہ جو عذاب وسزا اس جرم کی ہو وہ دنیا مین نہین کرتے اور یہ بطور تنبیہ و تہدید کے ہی اسلئے کہ دنیا کا کوئی سختی سے سختی عذاب دوزخ کے سامنے بمنزلہ عیش کے ہی۔

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ

اور جب پہنچ لیا انسان کو برائی نے پکارا ہمکو اپنی کروٹ پڑا بیٹھے یا کھڑے پھر جب کہولدیا ہمنے وہ اسکے

ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اوسکی مصیبت کو چلا گیا گویا کہ نہ پکارا تھا ہمکو طرف اپنی برائی کے کہ لاحق ہوئی تھی اوسے ایسا دکھایا گیا بیجا فضول کارونکو وہ کام کہ تھے کرتے

اور جب پیش آے آدمی پر کوئی مصیبت تو پڑے یا کھڑے یا بیٹھے یعنے ہر حال و عنوان سے ہمکو پکارتا ہی پھر جب وہ بلا دفع کر دیتے ہین پہلے طریقے پر چلنے لگتا ہی (یعنی ناشکری و غفلت) گویا اس مشکل مین ہمسے کبھی درخواست ہی نکی تھی ایسے ہی فضول کارونکو انکے اعمال اچھے دکھا دیئے جاتے ہین (تاکہ مغرور خوش رہین اور شرارت بڑھتے بڑھتے انہین ہلاک کر دے) عَ یٰا اٰیا المراد اسکی تقریر یہ ہی کہ طبع حیوانی ایذا سے نافر اور عقل انسانی تدبیر علاجکی مقتضی ہی اولاً خود ہاتھ پاؤن مارتا ہی پھر جب ہر طرح ہارا تو عقل و معرفت جو ہر انسانکی فطرت مین ہی اس زبردست احکم الحاکمین کی طرف جھکا دیتا ہی جسے یہ اپنا اور تمام عالم کا مدبر و خالق جانتا ہی اور یہ دلیل واضح ہی الوہیت مطلقہ کی اور حجت قاطعہ ہی کہ بشر دیدہ و دانستہ انکار کرتا ہی چاہیے تو سمجھ لے اور یہ وہ کلیہ قاعدہ ہی جسکے خلاف نہین کرتا مگر وہ سیاہ دل جسکا چراغ فطرت صرصر شرک وکفر سے بالکل بجھ چکا ہو کہ مرتے وقت بھی پکارے تو فرضی نام اور بے روح اجسام کو یا وہ سخت بیہوش جسے ایذا سے حس ہی نہو یا وہ امید وار جسے کسی کشود کار کا انتظار باقی رہے زیادہ توضیح و تمثیل اسکی آیۂ بحر مین آتی ہی ف کئے امر معلوم ہوئے ۱ الوہیت مطلقہ کہ آخر ٹھکانا وہین ہی ۲ یہ کہ ہر انسان ادراک توحید و الوہیت رکھتا ہی اور وہ شخص جسنے ایسی جگہ پرورش پائی ہو جہان کوئی بتانے والا نملے اوسپر بھی اقرار توحید واجب ہی جیساکہ مذہب ہی امام ابوحنیفہ کا ۳ رحمت و عنایت کہ ادھر رجوع کی ادھر مشکل کشائی فرمائی ۴ یہ اشارہ کہ ہر حال اور ہر عنوان اور پوری توجہ سے دعا مقبول ہی ہو جاتی ہی ۵ انسانکی غفلت و حق فراموشی کہ ادھر بلا ٹلی اور ویسے ہی تھی ۶ نتیجہ ناشکری کا سلب معرفت و عقل ہی کہ اپنی برائی اچھی جانتا ہی ۷ معلوم ہوا کہ راحت مین فراموش کاری اور صرف مصیبت مین یاد شان مومنین خوش اعتقاد سے نہین

[illegible] مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنی آدم
میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی دوسرا گنجا تیسرا اندھا اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ [illegible] امتحان لے ایک
فرشتہ بھیجا وہ کوڑھی کے پاس آیا اور کہا تو کیا چاہتا ہے بولا رنگ [illegible] اور اس کوڑھ کا
دفع ہونا [illegible] فرشتے نے ہاتھ ملا فوراً اچھا ہو گیا اور نہایت خوب [illegible] بنگیا پھر پوچھا کس قسم کا مال [illegible]
[illegible] اونٹ مانگا (راوی کو شک ہے) تو اسے ایک اونٹنی حاملہ دیکر کہا اللہ برکت [illegible] پھر
گنجے [illegible] ایسی پرسش کی اسنے بال اچھے اور گائیں مانگیں اسکا گنج اچھا ہو گیا اور ایک حاملہ گائے
دی اور اندھے کے پاس گیا اسنے آنکھیں اور بکریاں مانگیں یہ بھی بینا ہو گیا اور ایک بکری حاملہ
ملی [illegible] انکے جانور جنے اور بڑھتے بڑھتے جنگل بھر ہو گئے پھر فرشتہ بصورت سائل بنکے
کوڑھی کے پاس آیا اور کہا میں مسافر مسکین ہوں سامان راہ نہیں ہے اللہ کے سوا کوئی سہارا نہیں
[illegible] سوال کرتا ہوں بواسطہ اس ذات پاک کے جسنے جلد اور صورت اچھی دی اور اونٹ
[illegible] کہ مجھے پہونچا دے بولا میرے ذمے حقوق و خرچ بہت ہیں فرشتے نے کہا میں تجھے کچھ
پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی محتاج نہیں تھا اللہ نے تجھے یہ سب عنایت کیا بولا خوب یہ مال باپ دادا سے
[illegible] پایا ہے فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹھا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا پھر گنجے
کے پاس آیا اور یہی جواب پایا پھر اندھے کے پاس آیا اور وہی سوال کیا اس مرد بینا دل نے
کہا بیشک میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے آنکھیں دیں جو تیرا جی چاہے اس مال خداداد سے لے اور
جو چھوڑ [illegible] خوشی میں آ رہے دے میں تیرا ہاتھ نہیں پکڑتا فرشتے نے کہا تیرا مال تجھے مبارک رہے اللہ نے
تمکو آزمایا وہ دونوں خراب ہوئے اور بدستور کوڑھی گنجے ہو گئے اور تجھسے اللہ راضی ہوا۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
اور بیشک ہلاک کر ڈالا ہمنے قوموں کو پہلے تم سے جب ظلم کیا اونہوں نے اور لائے اونکے پاس پیغمبر اونکے کھلی نشانیاں
وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝
اور نہ تھے کہ ایمان لاتے ایسے ہی سزا دیتے ہیں ہم قوم گنہگار کو

اور ہمنے ان لوگوں کو جو آپکے پہلے تھے جیسے ثمود و عاد و فرعون و نمرود وغیرہ عذاب سے ہلاک
کیا مگر کب جبکہ انہوں نے کفر و شرک مظالم کئے اور ہمارے پیغمبر انکے پاس آ گئے اور دلائل و معجزات سے
انکو معقول کر دیا اب شبہہ و تردد نہ رہا بجز انکار و تعصب و شرارت کے اور وہ ایسے ہو گئے کہ ایمانکی
امید [illegible] اور ہم گنہگاروں کو ایسے ہی سزا دیتے ہیں اسے نبی کہ ہم آپ کے ساتھ

ہوجاوے تو نکالے۔ مسئلہ عالم کو جائز نہین کہ کسی شرعی حکم کو حاکم کی رعایت یا کسی نفع کے لحاظ سے
متروک و مسکوت عنہ کر دے البتہ فتنہ اور خوف حاکم سے سکوت امر آخر اور جائز ہے مسئلہ احکام
شرعی کی تبدیل موجب نار ہے مسئلہ بدعت حرام ہے اسیلئے کہ جب پیغمبر کو نئی بات نکالنے کا حق نہ تھا
تو اب کون ہے جسے یہ حق ہوگا۔ بحث کہا صاحب اکلیل نے کہ بعض نے اسی آیت سے حجت کی کہ
حدیث سے قرآن کا منسوخ کرنا جائز نہین جواب مین کہتا ہون کہ یہ حجت دو امرون پر موقوف ہے
۱ جبکہ نسخ تبدیل قرار دیجاوے حالانکہ ہمارے نزدیک نسخ تکمیل و توضیح و اظہار توقیت حکم ہے مثلاً
حکم سکوت و صبر چودہ سال کیلیے تھا پندرھوین سال نبوت کے حکم قتال آگیا تو گویا اصل یہ تھا کہ اے
مسلمانو تم کفار سے چودہ برس تک بعد ازان یہ حکم نہ رہیگا۔ آیات قتال نے یہ وقت جو ہمپر مخفی تھا
ظاہر کر دیا اور دوسرا جز اس حکم کا یعنے آج سے حرمت قتال باطل۔ وجوب صبر ساقط ہوا
بیان فرمایا پس یہ تبدیل ہے یا تکمیل ۲ جب ہم مان لین کہ حدیث پیغمبر پیغمبر کے دل کی بات ہے بلکہ ہم
اُسے وحی غیر متلو کہتے ہین یعنے وہ احکام الٰہی ہین جو بذریعہ جبریل آپ پر القا نہین ہوئے بلکہ انکے
معنی یا لفظ قلب مین آگئے۔ پس حدیث سے آیت کا منسوخ کرنا نہ تبدیل ہے نہ پیغمبر کے دل کی بات وما
ینطق عن الھوی پیغمبر اپنے جی سے کوئی بات نہین کہتے الا وحی یوحی مگر اللہ اپنا حکم نازل فرماتا ہے

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ
کہدیجیے اگر چاہتا اللہ نہ پڑھتا مین قرآن تمپر اور نہ بتاتا تمکو وہ پس رہا مین تم مین ایک مدت پہلے اس سے

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ
کیا نہین سمجھتے

آپ کہدیجیے اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو مین یہ قرآن نہ پڑھتا نہ تمھین اسکے معنی بتاتا اس سے پہلے ایک عمر یعنی چالیس برس تک مین
تم مین رہا اور کبھی کوئی بات نہین کہی تو کیا تم اتنا بھی نہین سمجھتے یعنی اگر دل سے کچھ کہنا ہوتا تو پہلے کون مانع تھا آپ چالیس
برس تک مکہ مین رہے چونکہ مبعوث نہ ہوے یا مامور رسالت نہ تھے کسی سے کچھ تعرض نکیا مگر اخلاق محمود اور سچائی آپکی اس درجہ تھی کہ
کفار آپکو (محمد امین) کہتے اور تمام امور مین آپکے مداح تھے یہ عداوت اظہار حق سے پیدا ہوئی مسئلہ استصحاب حال حجت
لازمی اور دافعہ ہے جیسا کہ مذہب ہے حنفیہ کا اسیلئے کہ اللہ نے آپکی عدم افترای زمان سابق کو دلیل عدم افترای زمان حال قرار دیا

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ
پس کون ظالم زیادہ اوس سے کہ تہمت باندھے اللہ پر جھوٹھ یا جھٹلائے آیتین اوسکی تحقیق بات یہ ہے کہ نہین نجات پاتے گناہگار

اُس سے بڑھکر ظالم کون ہے جو اللہ پر بہتان باندھے اور اسکے احکام و آیات کو جھٹلائے بات تو یہ ہے کہ گناہگار
رستگار نہین ہوتے [illegible] قید احترازی نہین اسیلئے کہ ہر افترا جھوٹ ہوتا ہے خواہ بیان تقریری ہو خواہ

تاکید خواہ بیان واقعہ اور ممکن ہو کہ کہا جاوے جو شخص سچ سمجھکر کسی تاویل و روایت پر اعتماد کرکے حق سبحانہ تعالےٰ کی نسبت کوئی امر غلط کہہ جاوے تو وہ کافر نہوگا جیسا کہ اکثر مسائل اختلافیہ مین ہے لیکن یہ تقریر اصول مین نہین چلسکتی اسلئے کہ بوجہ کمال وضوح و تقویت اجماع جانب مخالف پر سچا گمان نہین ہوسکتا

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا

اور پوجتے ہین سوای اللہ کے اوسکو کہ نہ ضرر دے اونکو اور نہ نفع دے اونکو اور کہتے ہین یہ سفارشی ہمارے

عِندَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَ

پاس اللہ کے کہدیجیے کیا خبر دیتے ہو تم اللہ کو اوسکی کہ نہین جانتا آسمانون مین اور نہ زمین مین پاک ہی وہ اور

تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○

برتر ہی اوس سے کہ شریک کرتے ہین

اور یہ کفار اللہ کے سوا ایسونکی جو سفارش کرتے مین جو نہ انکا کچھ بگاڑ سکین نہ بنا سکین

پرستش کرتے ہین جو نہ انکا کچھ بگاڑ سکین نہ بنا سکین ہیسود و نفع ہی اور کہتے ہین کہ یہ ہمارے سفارشی ہین اللہ تعالےٰ کے حضور مین آپ کہدیجئے کہ کیا تم اللہ تعالےٰ کو ایسی خبر سناتے ہو جسکا وجود نہ آسمانون مین معلوم ہوتا ہی نہ زمین مین معلوم وہ ذات پاک منزہ ہی اور برتر اُس سے کہ تم شریک کرتے ہو ف بت پرستی کی تردید مین دو دلیلین فرمائین اول یہ کہ نفع و ضرر نہین پہنچا سکتے اسلئے کہ جب ضرر پر قادر نہین تو کیون ڈرین اور جب نفع کے مختار نہین تو کسلئے جُھکین اور ظاہر ہی کہ قدرت نفع و ضرر غیر پر بدون استقلال ذات محال جو خود اپنے وجود اور بقا اور وقوع ارادہ پر قادر نہو وہ دوسرے کے لیئے کیا کر سکتا ہی اور بُت بلکہ جملہ مخلوق کا مستقل موجود و باقی ہونا عقلاً محال قرار پا چکا ہی تو خود نافع و ضار بھی نہونگے نہ معبودیت کے سزاوار دوم یہ کہ انکو سفارشی سمجھنا ایسی بات ہی جسکا وجود آسمان و زمین مین نہین چونکہ کفار مدعی تھے ثبوت اُنھین کے ذمے تھا اسقدر انکار اسکے تکذیب کو کافی ہوگا - اور جب یہ دونو امر رد ہوگئے تو فرمایا اللہ منزہ اور پاک ہی تمھارے اس تمام شرک و افترا سے وہم لَا يَعْلَمُ سے نفی علم الٰہی سمجھے جاتی ہے دفع لکھا صاحب تفسیر کبیر نے یہ ایسے مقام پر بولا جاتا ہی جہان کسی شے کی نفی منظور ہو ہم نہین جانتے یعنے وہ شے موجود ہی نہین اگر ہوتی تو ہم بھی جانتے ف ممکن ہی کہ کہا جاوے کہ علم الٰہی غلط و خلاف واقعہ نہین ہوتا اگر ایسے مزخرفات سے علم الٰہی متعلق ہوتا تو یہ بھی ثابت ہوتے پس معلوم ہوا کہ انکا وجود بھی نہین ہی مسئلہ معلوم ہوا کہ ثبوت ذمہ مدعی ہی اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي اور مدعا علیہ پر انکار اور اسکے تقویت کو قسم وَالْيَمِينُ عَلَىٰ مَنْ أَنْكَرَ چونکہ کفار مدعی معبودان باطل و شفاعت کا ذب کے تھے صرف انکار فرمایا کہ وہ نافع ہین نہ ضار کیونکر معبود ہوسنے اور شفاعت کا وجود ہی نہین کسطرح ثابت ہوگے لیکن اس انکار کو اس کلمے سے کہ ہم زمین و آسمان مین نہین جانتے قائمقام قسم کے کردیا

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ

اور نہ تھے آدمی مگر گروہ واحد پھر مختلف ہو گئے اور اگر نہ ہوتا ایک کلمہ کہ پہلے ہو گیا تیری رب کی طرف سے

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۹﴾

البتہ فیصلہ ہو جاتا اون میں اوس چیز میں کہ اختلاف کرتے ہیں

اول آدمی ایک گروہ ایک دین و مذہب پر تھے پھر پیچھے مختلف ہو گئے اور اگر وعدہ پروردگار کا سابق نہ ہو گیا ہوتا تو جس امر میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ ہو جاتا کہا گیا حضرت آدم کے زمانے تک ۔ کہا گیا حضرت نوح سے پیشتر اور کہا گیا بعد طوفان نوح کے جبکہ سوائے اولاد نوح کوئی نہ رہا تھا سب موحد خدا پرست تھے کلمہ سے مراد وعدہ و حکم یعنی اگر انتقام ایک وقت پر معین نہ ہو چکا ہوتا اور رحمت کا اندازہ نہ ہو گیا ہوتا تو انکے اختلاف کا فیصلہ ہو جاتا اور حق و باطل کھل جاتا اور اہل باطل دوزخ میں اور اہل حق جنت میں داخل ہو جاتے

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا إِنِّي

اور کہتے ہیں کیوں نہیں اتاری جاتی اوسپر کوئی نشانی اوسکے رب سے پس کہہ کہ نہیں غیب مگر اللہ کے لیے پس انتظار کرو میں بھی

مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ﴿۲۰﴾

ساتھ تمہارے منتظرین سے ہوں

اور اہل مکہ کہتے ہیں کہ اگر آپ پیغمبر برحق ہیں تو کیوں نہیں کوئی نشانی اتارے جاتے یعنی فرشتہ آسے یا کفار پر عذاب نازل ہو تو آپ اسے رسول کریم کہہ دیجئے کہ ایسی نشانی کا اترنا یا نہ اترنا غیب کی بات ہے اور علم غیب اللہ ہی کو ہے تم بھی انتظار کرو اور میں بھی منتظر ہوں حق و باطل کا فیصلہ ہو جائیگا دنیا میں ہو یا آخرت میں

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِي آيَاتِنَا ۚ قُلِ

اور جب چکھاتے ہیں ہم آدمیوں کو رحمت بعد سختی کے کہ پہنچی اونکو ناگاہ اونکے لیے حیلہ ہے نشانیوں ہماری میں کہہ

اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿۲۱﴾

اللہ جلد تر زیادہ ہے داؤ میں بیشک فرشتے ہمارے لکھتے ہیں جو مکر کرتے ہو تم

اور آدمیوں کا یہ حال ہے کہ جب انپر کوئی رحمت کرتے ہیں مثلاً پانی برسایا اولاد ہوئی صحت عطا کی مال دیا مراد بر آئی بعد مصیبت و قحط و تنگ دستی و بیماری و افلاس و غیرہ کے تو ایک حیلہ نکال لیتے ہیں کوئی مسخراپن کرتا ہے کوئی اپنی تدبیر پر کوئی کسی معبود باطل پر حوالہ کرتا ہے بہرکیف شکر و اقرار و بندگی کی جگہ انکار و شرک و تکبر کرتے ہیں تو آپ انسے کہہ دیجئے اللہ کا داؤ اور تدبیر بہت تیز ہے یعنے نہ موقع فرار نہ فرصت تدبیر نہ مجال عذر اور یہ بھی نہیں کہ بھول چوک سہو انکار اخفا کی امید رکھو اسکے رسول یعنے ملائکہ انکے مکر و فریب سب لکھ لیتے ہیں ابن کثیر مکر سے مراد استدراج ہے یعنے کرے آدمی گناہ اور دولت و عزت بلکہ منہ مانگی مراد پائے تو ضرور سمجھے گا کہ میرے کام

میری سمجھ میں آتا ہے کہ [illegible] تو کامیابی نہیں ہوتی اور اسکا کیا [illegible] اچھے برے [illegible] پہونچا دیگا کہ
کہ فرعون و قارون کیطرح قابل [illegible] اور خسران [illegible] الآخرۃ ہوتا کہ فرشتے [illegible]
سب لکھتے ہیں جسکا ذکر اپنے مقام پر آئیگا مگر یہان مکر [illegible] کا ذکر کیا اسلیئے کہ [illegible] سے تھوڑا
ربط اپنی رحمت اور انسان کی حق فراموشی کا اجمالی بیان کرکے ایک ایسی مثال بیان فرمائی جسکے
تصور سے اسکا یقین دل میں آجاتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُکُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتّٰۤی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ وَجَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ
وہی ہے جسنے چلایا تمکو خشکی میں اور دریا میں یہانتک کہ جب تھے تم کشتی میں اور لیچلیں انکو ہوا ساتھ

طَیِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَّ
موافق کے اور خوش ہوئے اوسے آگئی ہوا مخالف اور آئی اونپر موج ہر جگہ سے اور

ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ
سمجھے وہ کہ بیشک وہ گہر گئے اوسمین پکارا اللہ کو خالص کرنیوالے اوسکے لیے دین کو البتہ اگر بچالیگا تو ہمکو

هٰذِهٖ لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ
اس سے ہو جائینگے ہم شکر گزاروں سے

وہی ہے جسنے خشکی اور تری مین تمکو سیر و سفر کے اسباب اور سامان مہیا کیئے (بعض اُنمین سے یہہ ہے) کہ جب تم کشتی پر ہوتے ہو اور کشتیان تمکو لیے چلتی ہین ہواے نرم و طیب کے ذریعہ سے۔ تو خوش ہوتے ہین اور ناگاہ ہوا تند و باد مخالف چلی اور پانی مین تلاطم ہوا اور ہر جانب سے موجین بلند ہوئین اور خوف غالب ہوا کہ ہم گھر گئے ساحل نجات دشوار ہے تو اللہ کو خالص کیلئے بدون شرک و نفاق کے پکارنے لگتے ہین اور کہتے ہین اے اللہ اگر تو ہمکو اس بلا سے بچالے تو ہم شکر گزار ہو جائینگے عبادت کرینگے مساکین کو کھانا کھلائینگے **ف** اشارۃ النص سے واضح ہے کہ تمام حرکات عباد اللہ ہی کے مخلوق ہین اور اقتضاء النص سے مفہوم ہوا کہ سکون بھی اوسیکے حکم سے ہے اسلیئے کہ ممکن نہین کہ خالق سکون غیر خالق حرکات ہوا سلیئے کہ سکون و حرکت مین تضاد ہے اور امر تضاد کا دو مختلف اختیار و نمین رہنا محال پس خالق ہر سکون و حرکت وہی ہے اب نہ کوئی شئے غیر حرکت و سکون ہے نہ کوئی دوسرا خالق۔ دعوا یہہ کلیہ نہین بعض وہ بھی ہین جو مرتے دم تک شرک نہین چھوڑتے اور جواب اسکا صفحہ (۲۲۵) مین گزر گیا کہ وہ سیاہ دل

[illegible]

جنمین عقل وعرفان کی روشنی کیسی شمع مردہ کا دھوان بھی نہین اور وہ غافل جو مرتبۂ انسانیت سے گذر گئے ہون اور امید وار منتظر ایسا نہین کرتے باقی سب پر یہی گذرتی ہے تخصیص اس سے لازم آتا ہے کہ وہ کافر ہین حالانکہ ایسا کہنے والا اگر ہلاک ہو جائے تو مسلم سمجھا جاتا ہے نہ بد اخلاص مرتد اور جواب یہ ہے کہ یہ ایمان اضطراری یا نجات دنیاوی کے لیے ہے نہ اقرار و ایمان وطلب نجات اخروی کے اقرار مشروط سے وہم ہے مقید حکم ایمان نہین ۳ (لئن الخ) دعوا اللہ کا بیان ہے اور سمنے یہ ہین درانحالیکہ بچانے مین کسیکو شریک نہ جانتا تھا کہتا ہے مین شاکر ومطیع ہونگا اگر بچالی پس یہ اخلاص ایمان و توحید مین نہین بلکہ پکار اور مشکل کشائی مین ہے۔ اور بوجہ تعلیق بشرط نجات نہ شکر موجود ہے نہ معتبر اَلْمُعَلَّقُ بِالشَّرْطِ لَا یَنْعَقِدُ سَبَبًا جو بات کسی شرط سے معلق ہو وہ سبب ہی نہین ہوتی گویا زبان سے کہی نہین گئی پس دعا مع حاجت واقرار شکر وایمان بغیر موجود کفر باقی واسلام مفقود ف جب شرط کرنے والا مومن ہو تو بوجہ وجود ایمان ولزوم اقرار۔ یہ عہد جدید اگر امور واجبہ سے ہے جیسے نماز پڑھنا شراب نہ پینا تو تبرک وتوسل اور مفید تاکید ہے عہد جدید نہین اور اگر واجبات سے نہین جیسے نذر نوافل وصدقات یا عہد ترک تساہل وغویات تو یہ تحت نذر مین داخل اور بوقت کامیابی واجب ہے البتہ اگر کسی نے امور واجبہ کا عہد کیا اور نیت یہ تھی کہ کام پورا ہو تو کرونگا نہین تو نہین فاسق وعاصی ہوگا۔ اور کافر ہین چونکہ اسلام واقرار موجود ہی نہین ہوتا کچھ اعتبار نکیا گیا

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُكُمْ
پھر جب بچا لیا ہمنے انکو تاگاہ وہ سرکشی کرتے ہین زمین مین ناحق اے آدمیو نہین سرکشی تمھاری

عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۫ ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا
مگر اپنی ہی جانون پر فائدہ ہے حیات دنیاوی کا پھر ہماری طرف مرجع تمھارا ہے پھر ہم بتا دینگے تمکو وہ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
کہ تھے تم کرتے

پھر جب ہمنے انکو اس طوفان اور موج ہلاک سے چھڑا لیا زمین مین ناحق سرکشیان یعنے خلاف ومعاصی وشرک وکفر وظلم کرتے پھرتے ہین۔ اسے آدمیو یہ سرکشی تمھاری تمھاری جانون پر پڑیگی حیات فانی کے فائدے اٹھالو پھر ہماری طرف پھرنا ہے تاکہ ہم تمکو تمھارے افعال کی برائی بھلائی اور سزا وجزا سے خبردار کردین بعض مفسرین نے اس آیت کے تحت مین نکات معارف واستعارات تصوف ذکر فرمائے گو بظاہر دلکش ہین مگر مقام عتاب الزام وخطاب مشرکین وکفار اللہ کے دوستون کے ذکر سے مانع ہے۔

۱؎ المعلق یہ مذہب حنفیہ کا ہے اور امام شافعی کے نزدیک بھی شرط معلق حکم کو منع کرتی ہے پس حکم ایمان قبل نجات اسیر نہوگا بوجہ

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ

نہین مثل زندگی دنیاوی کے مگر مثل پانی کے کہ اوتارا ہمنے اوسے آسمان سے پھر ملگئی ساتھ اوسکے سبزی

الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰىٓ إِذَآ أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ

زمین کی اوس سے کہ کہاتے ہین آدمی اور جانور یہانتک کہ جب لیلی زمین نے شادابی اپنی اور

ازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ أَتٰىهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا

آراستہ ہوگئی اور جان لیا صاحبون نے اوسکے کہ وہ قادر ہین اوسپر آگیا اوسے حکم ہمارا رات یا دن مین پھر کردیا ہمنے اوسے

حَصِيْدًا كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ ط كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ہ

کٹا ہوا گویا کچہ نہ تہی کل ایسی ہی ظاہر کرتے ہین ہم نشانیان اوس قوم پر جو فکر کرتے ہین

اخذت یعنے اظہرت زخرف حسن و تازگی ۔ سبزی اور زردی اور سرخی یعنے برگ و بار و گل و ریحان حصید مقطوع خشک و خراب یعنے مثال دنیا کے زندگی کی ایسی ہی کہ جیسے اللہ پانی آسمان سے برسائے اور اوسکے وجہ سے ہر قسم کے درخت مختلط اوگین جو آدمی کہاتے ہین یعنے ساگ اور پہل وغیرہ اور جو جانور کہاتے ہین یعنی پتی بہوسا ۔ لکڑی وغیرہ پھر جب زمین اچھی طرح اپنے پہل پہول نکالے درخت سر سبز کہیت تیار باغ شاداب ہون اور اوسکی زیب و زینت ظاہر ہو اور اوسکے مالک یہان لین کہ اب ہم اسکے مالک اور اس سے متمتع ہوگئے دفعۃً حکم الٰہی آجائے برف گرے اولے برسین ۔ پالا پڑے آندہی چلے بہیا آئے اور کوئی بلا ارضی و سماوی پہونچے اور وہ سب ہلاک ہوجائے گویا کل یہان کچھ تہا ہی نہین نام نشان نرہے (اسی طرح دنیا کا معاملہ ہے ہر شخص کا خاتمہ موت پر ہو جاتا ہے اور قیامت مین تمام دنیا کا خاتمہ ہوجائیگا) ہم اسی طرح اپنی قدرت کے آثار اور تمہارے فنا کے دلائل ظاہر کرتے ہین مگر اونکے لئے جو فکر کرتے ہین

ذکر دار السلام

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا إِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ہ

اور اللہ بلاتا ہے طرف جنت کے اور راہ دکہاتا ہے جسے چاہے طرف راہ راست کے

دنیا جسمین تم ہمہ تن مصروف ہو اوسکی یہ حالت ہے اور حق سبحانہ تعالےٰ جس سے تم بیخبر اور غافل ہو وہ تمکو سلامتی کے گھر یعنے جنت کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے دار السلام جنت کا نام ہے اس سے پہلے دنیا اور اوسکی آفتین مذکور ہوئین لہذا فرمایا اودہر تو یہ ہلاکت ہے اور اللہ کیطرف سلامت بخاری آپنے فرمایا میرے خواب مین فرشتے آئے اور کہا اپنے صاحب کے لئے کوئی مثل کہو ایک نے کہا آپ تو سوتے ہین دوسرا بولا آنکہین

سوٗلی ہین اور دل میدار ہو تو کہا ایک شخص نے گھر بنایا اور اسمین دسترخوان بچھایا اور ایک داعی
دوڑایا تو جسنے اُسکے بلانے کو قبول کیا گھر مین آیا اور خوان نعمت سے کھایا اور جسنے اُسکی بات
نہ سُنی نہ گھر مین آیا نہ کھانا پایا پھر کہا گھر جنت ہو اور بلانے والے محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم جسنے آپکی
اطاعت کی اللہ کی اطاعت کی جسنے آپکی عدول حکمی کی اللہ کی عدول حکمی کی اور آپ درمیان مومن
و کافر کے فرق ہین ابن کثیر نے جابر سے روایت کی کہ یہ فرشتے میکائیل و جبریل تھے اور یہ مالک
خازنہ اللہ تعالیٰ اعلم ف میرے نزدیک یہ آیت عبرت دلانے والی ہو مومنین کو کہ وہ شاہنشاہ
بلا کو اور علام حاضرین کو توقف کرو وہ خلاف ہو منکر ہین کہ وہ اس دعوت اور نعمت سے محروم ہو گیے اور تنبیہ ہے واسطے
دنیا پرستون کے کہ وہ طالب آفات ہین اور دیدار محض ہو عاشق کو کہ خدا تعالیٰ خاص مین اُسکے لیے انتظار کے ہو رہے ہین

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ أُولَٰئِكَ

واسطے اونکے جنہون نے نیکی کی نیکی ہو اور زیادتی اور نہ ڈھانکے گی منہ کو اونکے تاریکی اور نہ ذلت وہی

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

صاحب جنت کے ہین وہ اسمین ہمیشہ رہنیوالے ہین

جنھون نے اچھے کام کیے اُنکو نیکی ملیگی اور کچھ زیادہ اور روز محشر سے اُنکے چہرہ پر آثار ذلت اور تاریکی کے نہونگے

جنت والے ہین اسمین ہمیشہ رہینگے حسنیٰ بظاہر یہ لفظ حقیقی ہو اور حسن دنیاوی بوجہ نقصان غیر موعود اور حسن آخرت جو
کمال داخل ہو اور اسی بنا پر معالم مین ابن عباس سے مروی ہو کہ مراد حُسنیٰ سے دس گنے سے
سات سو درجے تک ثواب ہو ابن کثیر حُسنیٰ سے مراد جنت اور مغفرت اور اُسکی نعمتین اور مسلمانون سے
موعود ہو باقی رہی خیر دنیا نہ یہ ضروری ہو نہ ثواب عمل اور ممکن ہو کہ الحسنیٰ بوجہ لام استغراق جمیع نعماتکو
شامل ہو زیادۃ یہ مجمل ہو تفسیر اسکی ابن کثیر نے اجلہ اصحاب مثل ابو بکر صدیق وغیرہم سے یہ کی کہ
حسنیٰ جنت ہو اور زیادتی دیدار الٰہی اور اسی آیت کے تحت مین حضور اقدس سے مروی ہو کہ
فرمایا جب جنتی جنت مین داخل ہو جائینگے خطاب ہوگا تمھارا ایک وعدہ اور ہو تعجب سے عرض
کرینگے اب کیا باقی ہو حساب کے زحمت عرصات کی شدت دوزخکی حرارت سے نجات پائی جنت
مین داخل ہوئے پھر حجاب اُٹھ جائیگا اور وہ جمال دلآرا نظر آئیگا واللہ کہ کوئی چیز اُس سے لذیذ و
عزیز تر نہوگی ف اور ممکن ہو کہ حُسنیٰ سے ثواب اعمال اور زیادۃ سے مجرد کرم و افضال مراد
ہو سیّد نوح الخ یہ علامتین اہل نار و عار کی ہین اللہ تعالیٰ محسنین کو اس سے بچالے گا۔
بخلاف دوزخیون کے کہ اونکے منہ کالے آنکھین کرنجی ہونگی خالد اہل جنت
اور کفار کی نسبت بمعنی دوام و مومنین گناہگار کے لیے بمعنی مکث طویل آتا ہے

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ

اور جنھون نے کمائین برائیان بدلا برائی کا مثل اوسکے ہو اور چھا لیگی اونکو ذلت نہین واسطے اونکے

اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ

اللہ سے کوئی بچانیوالا گویا ڈھانک دیے گئے منہ اونکے ٹکڑے سے شب تاریک کے یہ

جنھون نے برائیان کین اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنی برائی کا بدلا اُسیکے مثل

ہو یعنے زیادتی جو ثواب اصحاب دوزخ کے ہین اوسمین ہمیشہ رہینگے ہیر و اس ہی ہوا اور انتقام

مین ظلم ہو گی اور خواری معصیت کی اُنکے چہرون سے نمایان ہوگی اور اُنکے تئین اللہ سے کوئی بچانیوالا نہو گا اُنکے چہرے ایسے سیاہ ہونگے گویا اندھیری رات کے ٹکڑے نے اُنھین ڈھانک لیا ہے یہ دوزخی ہین اُسی مین ہمیشہ رہینگے مسئلہ قصاص و انتقام مین مساوات شرط ہو اور زیادتی حرام اسلئیے ہمارے فقہانے کہا کہ جن زخمون مین مساوات ممکن نہو جیسے ہڈی یا زبان وغیرہ انمین قصاص نہین ارش یعنے عوض مالی ہو مسئلہ ظالم سے بعد انتقام فعل ظلم کے ذلت دور نہین ہوتی جیساکہ بعد ذکر جزا فرمایا کہ اُنکے چہرونپر ذلت چھائی ہو بخلاف مظلوم کے کہ اُسکے انتقام لینے مین کوئی عار نہین گو بعد انتقام دونو ایک حالت پر ہو جائین مگر حیثیتین مختلف ہین

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ

اور جبدن جمع کرینگے ہم اون سبکو پھر کہینگے ہم اونسے جنھون نے شرک کیا ٹھہرے رہو تم اور شریک تمہارے

فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝

پھر جدا کیا بیچ اونکے اور کہا اونکے شریکون نے نہ تھے تم ہمکو پوجتے

اور جسدن ہم ان سبکو عرصات محشر مین جمع کرینگے پھر مشرکین کو حکم ہوگا یہین ٹھہرے رہو اور ہر ہر گروہ علیحدہ علیحدہ ہو جائیگا مومن مومن کے ساتھ کافر کافر کے ہمراہ اور اُنکے شرکا یعنے جنکو معبود بنا رکھا تھا بولین گے تم اے مشرکو خاصکر ہمکو پوجتے نہ تھے۔

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝

پس کافی ہے اللہ گواہ درمیان ہمارے اور تمہارے تحقیق تھے ہم پرستش سے تمہاری غافل

اے مشرکو ہمارے تمھارے درمیان مین اللہ کی گواہی کافی ہے ہمکو اس امر کی خبر نہ تھی کہ تم ہماری پرستش کرتے ہو ف ان دونو آیتون مین دو امر قابل حل ہین اول شرکا سے کون مراد ہین کبیر چونکہ مقام الزام وتوبیخ ہی اصنام وجن وشیاطین وغیرہ مراد ہین ف عموم لفظ اس تخصیص کو قبول کرتا ہی

نہ تو ہین و تذلیل سے شرکا کو تعلق ہو جبکہ وہ انکار کر رہے ہیں بلکہ دوسرے مقامات مین ملائکہ و انبیا سے یہی (بلتی) بازپرس مذکور ہے اور انکے عذر منقول۔ دوم اگر یہہ شرکا شیاطین و بت وغیرہ ہین تو انکی دونو باتین کہ تمنے ہماری پرستش نہین کی اور ہمکو اس عبادت کی خبر نہ تھی جھوٹی ہون یا سچی قابل التفات نہین ہان اگر ملائکہ و انبیا و صلحا بھی داخل ہین تو یہہ کذب قابل نظر ہوا اور جواب یہہ ہی کہ تمنے ہمارے حکم و رضا سے ایسا نہین کیا کہ تمہاری بندگی ہماری طرف منسوب ہوتی تو گویا نہ یہہ عبادت ہماری ہوتی نہ تھے ایسے عبادا تمہاری پرستش ہمارے حقیقت و ذات کے اعتبار سے نہ تھی بلکہ اعتبار فلان الوہیت یا حق شفاعت و علم حاضر و قدرت غالب تھی اور وہ محض افترا و کذب تھا پس یہہ تمام امور اسی وحشت فرضی کیطرف منسوب ہوئے ہمسے کیا اور اسی طرف کلمۂ (ایانا یعنے خاص ہمکو) مشیر ہو پس عبادت سے مراد عبادت ذات اور غفلت سے مراد بے پروائی و بے تعلقی و عدم رضا۔ نکتہ اس تقریر مین دو فائدے ہین ایک یہہ کہ اسے مشرکو دیکھا اپنے معبودوں کا حال تمسے نفرت یہہ اور غفلت اسقدر ہے تنبیہ ہی کہ جو حضرات بیوجہ پوجے جاتے مین انپر ناکردہ خطا کا بار جواب ہی واسے برحال ان کے جو اس سے راضی ہون جیسا کہ ہمارے زمانے کے بعض مشایخ صورت اور علماے دنیا پرست

هُنَالِكَ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ أَسْلَفَتْ وَرُدُّوٓا إِلَى ٱللَّهِ مَوْلَىٰهُمُ ٱلْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَفْتَرُونَ

یہان پالیگا ہر نفس جو جو کر چکا اور پھیرے جاینگے طرف اللہ کی کہ مالک ہی انکا سچا اور گم ہوا انسے جو تھے تہمت باندھتے

رکوع ۸

یعنے اسوقت جسنے جو کیا ہی اسکا بدلا پائیگا اور اللہ تعالے کے حضور مین پھیرے جاینگے کہ وہی ان سبکا سچا مالک ہی اور جو کچھ دنیا مین دل سے گڑھتے یا سنے سنائے پر اعتماد کرتے تھے وہ سب بھول جائینگے معالم یہان مولے سے مراد مالک و آقا ہی اور اس حکم مین کافر و مومن سب داخل ہین اور جہان فرمایا کہ کافرونکا کوئی مولی نہین وہان ناصر و مددگار کے معنے ہین اور یہہ مخصوص ہی مومنین کے لیے ربط بعد بیان سوء انجام و فضائح کفار پھر ایک زبردست دلیل اور عجیب تقریر سے انکو حق پسندی کیطرف توجہ دلائی۔

ف
پارہ ...

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَمَن يُخْرِجُ

کہیے کون رزق دیتا ہی تمکو آسمان سے اور زمین سے آیا کون مالک ہی سماعت اور بصارت کا اور کون نکالتا ہی

ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ وَمَن يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ ٱللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ

زندہ مردے سے اور نکالتا ہی مردہ زندہ سے اور کون انجام دیتا ہی کامونکو پھر کہینگے اللہ پھر کہیے کیا نہین ڈرتے

آپ اے رسول کریم پوچھئے کہ کون آسمان سے رزق دیتا ہی (بذریعۂ باران و حرارت و برودت

وتبدیل موسم کیے) اور زمین سے (بواسطہ نباتات واثمار وحیوانات کیے) کون تمہارے کان آنکھ کا مالک ہے (جب چاہے دے جب چاہے چھین لے) کون زندہ مردے سے نکالتا ہے (یعنی نطفہ سے بچہ۔ نطفے سے حیوان۔ تخم سے درخت۔ زمین سے سبزہ۔ معدوم سے موجود) اور مردے زندہ سے (یعنی برعکس وصد و تم کرتا ہے درخت سبز خشک کر ڈالتا ہے) کون تمام امور کا انجام دینے والا خالق و حاکم ہے۔ اسکے جواب میں کہینگے کہ اللہ ہے۔ پھر اب کہیئے ایسے رب رحیم۔ قادر۔ زبردست۔ حکیم سے بھی نہین ڈرتے ف اسمین وہ صفات مذکور فرمائے جنپر وجود عالم وبقاے کائنات کا مدار ہے۔ رزق وچشم وگوش جنکے بدون آدمی وجماد برابر ہیں اور حیات وموت اور جواب خود اسلیے دیدیا کہ معلوم ومسلم ہے کہ دوسرا جواب ہی نہین

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ

پس یہی اللہ رب ہے تمہارا سچا پھر کیا ہے بعد حق کے مگر گمراہی پھر کہان پھرے جاتے ہو

جسمین ایسے صفات جلیلہ ہون وہ تمہارا سچا اللہ اور پروردگار ہے اور ثبوت حق کے بعد اب کیا باقی رہا مگر باطل وضلالت تو حق چھوڑ کر کدھر جاتے ہو ف یہہ عجیب وغریب استدلال ہے پہلے وہ صفات بیان کیے جنکے بدون ربوبیت قائم ہی نہوسکے پھر ایکبار کہدیا جسمین یہہ اوصاف ہون وہی اللہ ہے اب اگر کہو کہ یہہ صفات ضرورت ربوبیت سے نہین تو حمق ثابت ہے اگر کسی فرد معین مین قرار دو تو دعوی باطل اور دیوانگی ہے ناچار ہوکر یہی کہنا پڑیگا کہ ایسی کوئی ذات ضرور ہے پھر اُسیکا نام اللہ اور رب ہے اب بتاؤ کیا عذر و موقع انکار رہا اس پر بھی ادھر اُدھر نظر کرو اور واحدیت کے قائل نہو تو

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

ایسہی ثابت ہوگئے کلمے تیرے رب کے اونپر جو نافرمان ہوے بیشک وہ نہین ایمان لاینگے

یعنی جسطرح ہماری واحدانیت وربوبیت ثابت ہوگئی یا جسطرح بعد حق کے ضلال اور بعد دلائل کے انکار کا حمق وعصیان ہونا ثابت ہے ایسے ہی تیرے رب کے کلمات یعنے تخویف عذاب ثابت اور حق ہے اُنپر جو نافرمان ہین اور وہ ایمان نہ لائینگے ف یہہ فسق وکفر سے نفی ایمان اگر مسلم ہے تو ارسال رسل عبث ورفع مراد اس سے فسق تقدیری وکفر دائم ہے جسکے نسبت جابجا ارشاد ہوا آنکھ کان دل مین مگر بیسود ربط اسکے بعد دوسری دلیل کیطرف متوجہ کیا کہ شاید اثر نکیا ہو تو وہ سہی —

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۚ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ

کہیے کیا ہے کوئی تمہارے شریکون سے جو ابتدا کرے خلق کی پھر پھیر لیوے اوسے کہدیجیے اللہ پیدا کرتا ہے خلق کو پھر اعادہ کرتا ہے تو پھر کہان بہکے جاتے

(یہہ دوسری دلیل ہے) اب کہیے کیا تمہارے شرکا سے یعنے جنکو تم نے اللہ تعالے کے ساتھ یا اسکے

نہ ایجاد کر سکتے ہیں کوئی ایسا ہے جو مخلوق کو بنا کے پھر مار کر جِلا سکے آپ خود بتا دیجئے کہ اللہ ہی ہے کہ پیدا کرتا ہے پھر مار کر جِلا دیگا پس کدھر پھیرے جاتے ہو اور پھر آنحضرت صلعم بھی یہ لفظ بتا کر جواب دیتے ہیں اقرار کر لینگے اسلئے کہ کفار مخاطب معاد کے منکر تھے۔ یا یہ مطلب ہے کہ پیدا کرنا انکا اقرار ہے اور دوبارہ زندہ کرنا بھی

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَمَنْ يَهْدِي

کہیے کیا ہے کوئی شریکوں سے تمہارے کہ رہنمائی کرے طرف حق کے کہدیجیے اللہ رہنمائی کرتا ہے واسطے حق کیا پھر جو رہنمائی کرتا ہے

إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝

طرف حق کے مستحق تر ہے کہ پیروی کیا جاوے یا وہ کہ نہ راہ پاسکے مگر یہ کہ راہ دکھایا جاوے پس کیا ہے تمکو کیسا حکم کرتے ہو

یہ تیسری دلیل ہے آپ کہئے تمہارے معبودوں سے کوئی ایسا بھی ہے کہ حق کیطرف رہنمائی کرے چونکہ اسکا بھی انکار ممکن تھا فرمایا آپ ہی کہدیجئے کہ اللہ ہی رہنمائے حق ہے اور جب یہ مسلّم ہوگیا تو کہئے کہ جو حق کیطرف رہنما ہو وہ پیروی اور اطاعت کا مستحق ہے یا جو خود بھی راہ نپاتا ہو مگر یہ کہ کوئی اسکے راہ بتائے پھر اسکے منکر ہو تمکو کیا ہوگیا ہے یہ کیا کر رہے ہو کیسا فیصلہ کرتے ہو کہ اللہ کا ساجھی بناتے ہو

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝

اور نہیں پیروی کرتے ہیں اکثر انکے مگر ظن کی بیشک ظن نہیں بے پروا کرتا حق سے کچھ بیشک اللہ دانا ہے اوسکا کہ کرتے ہیں

یہ لوگ صرف وہم و گمان ہی کی پیروی کرتے ہیں کوئی حجت و دلیل نہیں اور حال یہ ہے کہ صرف گمان امر حق ثابت کے مقابلے میں کچھ فائدہ نہیں دیتا اور اللہ تعالے اُنکے تمام افعال جانتا ہے واضح رہے کہ جب آدمی کو کسی شئے کا تصور حاصل ہوتا ہے اور اسکا ہونا نہونے کی نسبت ضعیف ہے تو وہم ہے اور دونو دلیلیں برابر ہیں تو شک ہے اور ہونے کی دلیل نہونے سے قوی تر ہے تو ظن ہے اور نہونیکا گمان و وہم بھی نہو تو یقین ہے اور یہ تقسیم اصطلاح علوم میں معتبر ہے قرآن میں کبھی ظن بمعنی یقین آیا ہے جیساکہ ابھی گزرا (وظنوا صفحہ ۳۴۱) میں اور کبھی بمعنے وہم و شک اور یہان یہی مراد ہے بقرینۂ مقابلہ حق پس یہ وہم کہ قیاس ظنی ہے اور ظن غیر معتبر پس قیاس حجت شرعی نہین معدوم ہوگیا اسلئے کہ قیاس کا ظن ہونا بمعنی اصطلاحی ہے اور ایسا ظن مدار انتظام عالم و اجرائے معاملات ہے اور یہ کلیہ کہ احتمال سے استدلال باطل ہوجاتی ہے احکام یقینیہ و دعاوی ضرورت میں معتبر ہے اسلئے کہ یقین ضرورت کیلئے شرط ہے کہ دوسری طرف کا وہم بھی نہو ف آیت استنباط مسائل فقہی و عمل دلائل مین اصل کیا ہے الیقین شک سے زائل نہیں ہوسکتا ؎ قیاس بمقابلہ نص معتبر نہیں ؎ اخبار آحاد سے اطلاق قرآنی کی تقیید اور زیادت جائز نہیں ؎ وہ دلائل جو ثبوت یا دلالت میں ظنی ہوں قطعی کے معارض و مقابل نہوسکینگے تفصیل اسکی علم اصول میں ہے ؎ چونکہ اعتقادیات

نزاہت و حقوق و مستند بین اسمین دو دلائل ظنیہ کیا وقعت نہین رکھتے مسائل فقہیہ بین اتباع انکا جب ہی ہی جب وہ واسطے اکثر
اجتہاد ظنی ہی اور بیان ظن متشابہ اور جامع الرعۃ ہیں اور اختلاف ممنوع اسلیے کہ اسکا مدار یقین پر ہی پس ظن
اجمالا مثال یہ ہی قطعی و متواتر یا خبر واحد کہ وہ انسان ہی خارج ہو گئے تو یہ کبھی اگر ایک کا
دلیل قطعی موجود ہو دلائل ظنیہ پر عمل ممتنع نہین اسلیے کہ عدم کو یہ ظن بمقابل جزو یقین کرے یہ حطاء

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ
اور نہین یہ قرآن کہ بنا لیا جاوے جز اللہ کے لیکن سچا کرتا ہی اوسکو جو

يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ
سامنے اوسکے ہی اور بیان ہی کتاب کا نہین شک اوسمین طرف سے پروردگار عالم کے

یہ قرآن ایسا نہین ہی کہ غیر خدا سے بن سکے ہان جو اسکے آگے کتب آسمانی ہین انکی تصدیق کرتا ہی اور
تفصیل ہی احکام مکتوبہ کی اسمین کسی طرح کا شبہ نہین یہ پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہی کتاب سے بعض
مفسرین کے نزدیک مراد مکتوب یعنی فرائض و واجبات و محرمات مکتوبہ یا لوح محفوظ اسلیے
کہ اصل کتاب وہی ہی یا ہر کتاب آسمانی اسلیے کہ خلاصہ علوم و تفسیر احکام و حقائق توحید و اصول حق
اسمین موجود ہین بلکہ اسمین پانچ حصے ہین قرآن کی مذکور ہوئین اور ممکن ہی نہین کہ دوسرے سے
بن سکے گو یہ دعوی باقرار مخالف و مشاہدہ متواتر مسلم ہی تاہم فصاحت کلام و صداقت اخبار
و استحکام کلیات و عدم اختلاف اسمین اسدرجے کا ہی کہ امکان بشر سے باہر صاحب ذوق سلیم
جان سکتا ہی کہ ایسا پیرایہ مفصل و مختصر سہل و دشوار عاری و مکلف یہ اخبار غیبیہ و دلائل
مقبول کسی بشر سے نہ ظاہر ہو سکے نہ اب ممکن ہین یہ اگلی کتابون کا مصدق ہی یہ احکام الہی کا بیان
کرنے والا ہی یہ یقینی ہی اسمین شبہہ و شک نہین یہ اللہ کی طرف سے ہی بشر کا کلام نہین

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
کیا کہتے ہین کہ افترا کیا اوسے کہیے پس لاؤ کوئی سورت مثل اوسکے اور بلاؤ جسے بلا سکو تم سوای اللہ کے اگر ہو تم سچے

اگر اب بھی کچھ تردد باقی ہی اور کہتے ہین کہ قرآن بطور افترا بنا لیا ہی تو آپ کہدیجیے کوئی ایک سورت ہی اسکی سی
بنا لاؤ اور تم اکیلے نہین بلکہ خدا کے سوا جسے چاہو بلا سکو اگر سچے ہو بعد بیان اوصاف و دعوے حقانیت عام
اشتہار دیدیا کہ اگر کوئی شک ہی تو تم بلکہ تمام عالم ایک سورت تو بنا لائین یہ ظاہر ہی کہ یہ اور مثل اسکے اور
بھی آیتین باواز بلند منکرون کو سنائی جاتی تھین اگر کچھ بھی انکین دم ہوتا جواب دیتے پھر جب پیشوایان کفر و
ائمہ انکار سے سکوت کے سوا اور کچھ نہو سکا تو ان نخیزونکی کون سنتا ہی اور حقانیت قرآن پر یہ دلیل مسکت و دعوی مسلم ہی

ف
بیان غرض
سورۂ مثل ضعیف

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن

بلکہ جھٹلایا اوسے کہ نہ گھیرا اوسکے سمجھ کو اور ابھی آئی اونکے پاس تاویل اوسکی ایسا ہی جھٹلایا اونہوں نے جو

قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝ وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ

پہلے تھے اونسے پس دیکھ کیونکر ہوا انجام کار ظالمون کا اور اونمین سے وہ ہی کہ ایمان لاویگا اوسپر اور اونمین سے وہ کہ ایمان نہ لاویگا اوسپر اور تیرا رب خوب جانتا ہے مفسدون کو

بلکہ جسے نہین سمجھے اور جہانتک اُنکے فہم ناقص نہین پہونچے اور تاویل و بیان اُسکا نہین حاصل ہوا اُسے جھٹلاتے ہین ایسا ہی اگلون نے بھی جھٹلایا جو اِن سے پہلے گذر گئے پھر آپ دیکھیے کہ ظالمونکا انجام کار کیونکر ہوا اُنمین بعض وہ ہین جو آپ پر ایمان لاسکتے ہین اور دیکھئے ہین جو ایمان نہین لاتے اور تیرا رب مفسدین کو خوب جانتا ہے معالم تاویل سے مراد وعدۂ قرانی ہے اور عذاب کفر و انکار

وَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا

اور اگر جھٹلاوین تجھے تو کہدے مجھے میرا عمل ہے اور تمہارے لیے عمل تمہارا ہے تم بری ہو اوس سے کہ کرتا ہون مین اور مین

بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝

بیزار ہون اوس سے جو تم کرتے ہو

اگر آپکو یہ لوگ جھٹلاتے ہین تو کہدیجیے کہ ہمارے لیے ہمارے افعال تمہارے اعمال ہین اور تم ہمارے طریق سے منکر ہم تمہاری راہ و رسم سے بیزار ہین ف اگر مراد یہ ہے کہ ایک کو دوسرے سے تعارض و تعلق نہین تو یہ آیت حکم جہاد سے منسوخ ہے اور یہ بیان واقعہ سمجھا جاوے اسلیے کہ نہ ایک کے گناہ دوسرے پر پڑ سکتے ہین اور نہ کفر و اسلام مین اتفاق ممکن ہے تو نہ جہاد کی مخالفت ہے نہ ضرورت نسخ

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ۝

اور بعض اونمین سے وہ ہین کہ کان لگاتے ہین طرف تیری تو سناویگا بہرونکو اگرچہ ہون نہ سمجھتے

وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ۝

اور اونمین سے وہ ہین کہ دیکھتے ہین طرف تیرے کیا تو رہنمائی کریگا اندھے کی اگرچہ ہون نہ دیکھتے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

بیشک اللہ نہین ظلم کرتا آدمیون پر کچھ مگر آدمی اپنی جانونپر ظلم کرتے ہین

بعض کافر وہ ہین جو آپکی طرف کان لگاتے ہین کوئی جانے کہ سنین گے اور سمجھ بوجھکر مانین گے مگر ایسا نہین آپ امید نہ لگائین کہ آخر مایوسی کا صدمہ اُٹھائین یہ سماعت ہی نہین رکھتے تو آپ کیا بہرے کو سنا دینگے اور وہ اگر سمجھ بوجھ بھی نہ رکھتے ہون کہ اشارہ ہی سمجھ لے اور بعض وہ ہین جو آپکی طرف تاکتے ہین کیا آپ اندھونکو راہ راست دکھا دینگے اگرچہ اُنکو بصیرت قلب نہو

ع ۱۰ ۹

ن اقسام کفار

کہ اسکی ہدایت سے ادراک و تعقل کرسکین (چونکہ بہرے اور اندھے تھے صریح اور عقل و سلیم کے ذریعے سے کام نکالا کرتے ہین اور غالباً انمین یہ توفیق اللہ تعالےٰ زیادہ عنایت فرماتا ہی لہذا اسکی بھی نفی کی کہ کفار مین اسکی بھی صلاحیت نہین) بیشک اللہ تعالےٰ آدمیون پر ظلم نہین کرتا بلکہ وہ لوگ خود ہی اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین بیضاوی نے کہا مفسرین نے یہان مراد بصیرت قلب و معرفت عقل ہی انفسہم اسکی تقدیم سے حصر کا فائدہ نکلا یعنی یہ ظلم انکا خاص ہی انکی نفع کے لئیے دوسرے پر اسکا اثر نہ پڑیگا گویا آئین ملکے مین اُنرین اور کفار کی شان مین ہین مگر نہایت مناسب ہوتا اگر یون کہا جائے کہ آیہ اولی مین مومنین و کافرین کا ذکر کیا انمین منافقین کیطرف اشارہ ہوا کہ بظاہر آنکھہ کان لگائے ہین مگر دل سے دور اب اُنپر تعجب ہو اب جو کفار ہونگے اور مسلمانونکے قرب سے بالکل دور رہے کوئی ظلم نہین

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ

اور جسدن جمع کریگا انکو گویا نہ ٹھہرے تھے مگر ایک گھڑی دن سے پہچانینگے آپس مین بیشک ٹوٹا پایا

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝

انھون نے کہ جھٹلایا ملنے کو اللہ کے اور نہ تھے راہ پانیوالے

اور جب قیامت مین ہم آدمیونکو اٹھائینگے تو یہ تمام عمر دراز و مدت طویل دنیا کی ایسی معلوم ہوگی گویا ایک گھڑی بھر رہی تھی جیسے خواب کے حالات ایک دوسرے کو پہچان لینگے کہا صاحب معالم نے کہ قبر سے اٹھکر پہچانینگے پھر جب ہول محشر و ہنگامۂ قیامت دیکھینگے ہوش گم ہو جائینگے اور کہا بعض نے کمال ہیبت و ہول سے مجال تکلم نہوگی۔ ارشاد ہوتا ہی کہ بیشک جو لوگ حضوری حق سبحانہ تعالےٰ اور حشر و نشر کی تکذیب کرتے تھے اور راہ راست پر نہ تھے بڑے گھاٹے مین پڑے

وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ

اور خواہ دکھائیں ہم تجھے کچھ اوسکا کہ وعدہ کرتے ہین ہم اونسے یا وفات دین ہم تجھے پس ہماری طرف بازگشت انکی پھر اللہ

شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ۝

گواہ ہے اوسپر جو وہ کرتے ہین

بعد شرارت کفار بغرض تسکین قلب حضرت سید المرسلین ارشاد فرمایا ای نبی حبیب خواہ ہم اُن عذابون سے جنکا کفار کو خوف دلایا ہی کوئی عذاب دنیا مین نازل کرین اور آپ بھی دیکھہ لین اور خواہ آپکو وفات دین اور آپکو انکی خرابی نہ دکھائین دونو حالونمین اُن سبکو ہمارے ہی حضور مین آنا ہی اور ہم اُنکے کامونکی جزا و سزا سے خوب واقف ہین نہ عذاب دنیا دیکھا انھین آخرت مین موجب

تخفیف ہوگا اور یہ تسلی ہے نبی صلعم کو ... یہ معلوم ہوا کہ کفار کو دنیا میں سزا ملنا لازم نہیں

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

اور واسطے ہر امت کے ایک رسول ہے پھر جب آگیا رسول اونکے فیصلہ کیا گیا اونمین انصاف سے اور وہ نہ ظلم کیے جاتے

یعنی یہ دستور ہے کہ ہر امت کے لیے ایک پیغمبر ہے پھر جب انکا پیغمبر آگیا انکا فیصلہ حق کردیا جاتا ہے مطیع جنت میں اور سرکش جہنم میں قرار دیے جاتے ہیں یا دنیا میں بھی عذاب و کامیابی ہوجاتی ہے اور یہ سب انصاف سے ہوتا ہے اونپر یعنے کفار پر ظلم نہیں ہوتا کہ سزا جرم سے زیادہ ملے یا انبیا پر ظلم نہیں کہ انکی سعی رائگان یا ثواب کم یا مخالف سرسبز ہون کیونکہ امت بھی وہ بھی خلاف ... سی سزا ...

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا

اور کہتے ہین کب ہے یہ وعدہ اگر ہو تم سچے کہدیجیے نہین مالک ہون اپنی ذات کا ضرر مین اور نہ

نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ

نفع مین مگر جو چاہے اللہ واسطے ہر امت کے ایک مدت ہے جب آگئی مدت اونکی نہ دیر کرینگے

سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝

ایک دم اور نہ پہل کرینگے

آپ سے کہتے ہین کہ یہ وعدہ عذاب کب ہے اگر آپ سچے ہین تو بتائیے آپ جواب دیجیے کہ مین تو اپنی جان کا بھی مالک نہین ہون نفع ہو یا ضرر ہان جسقدر اللہ چاہے (پھر تمپر مجھے اختیار کہان سے آیا ہان) ہر امت کے لیے ایک وقت معین ہے جب وقت آجاتا ہے پھر نہ کوئی دیر کرسکتا ہے اور نہ مدت سے پہلے کچھ ہوتا ممکن ہے اسکی تفسیر ... مین گزر گئی ربط کفار کے بیجا سوالونکا جواب باصواب دیا گیا کہ تم پوچھنے والے کون اور مجھے وعدہ کا اور عذاب لانے کا کیا حق وہ شاہنشاہ قادر ہے جب چاہے عذاب کرے ہان اسقدر ضرور ہے کہ وہان ہر امر کے لیے وقت معین ہے اسمین تقدیم تاخیر نہین ہوتی بعد ازان تخویف و تہدید شروع کی کہ یہ تمام قیل و قال بیجا ہے

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ

کہدیجیے بتاؤ تم اگر آجاے تمپر عذاب خدا رات کو یا دن کو کس چیز کا جلدی کرتے ہین لوگ گنہگار

کہدیجیے تم یہ تو بتاؤ اگر تمپر عذاب الہی دفعۃً رات کو آجاے یا دن کو (تو کوئی صورت بچاؤ کی بھی ہو) یہ قوم مجرم اللہ تعالے سے کس چیز کی جلدی کر رہے ہین اور انکا اسمین کیا فائدہ ہے ف نکتہ آیات اشارہ کرتی ہے کہ انسان توبہ معاصی اور ندامت اور اختیار فعل خیر مین ایک دم کا توقف نہ کرے اسلیے کہ عذاب کے لیے کوئی علامت اور مہلت شرط نہین تو ضرور ہے کہ گناہ ہوتے ہی معاً جسقدر جلد ممکن ہو توبہ کرلے

ف ہر امت کا رسول اور ... رسول ... ف وقت سے تاخیر تقدیم نہین ہوتی ف عذاب جب ... آجاتا ہے

أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ

کیا پھر جب واقع ہوا (عذاب) ایمان لاؤ گے تم اوسپر اب اور تحقیق تھے تم ساتھ اوسکے جلدی کرتے پھر کہا گیا واسطے اونکے جو

ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ

ظلم کرتے تھے چکھو عذاب دائمی نہ بدلا دیے جاؤ گے مگر اوسکا کہ تھے تم کماتے

کیا جب عذاب آجائیگا تب ایمان لاؤ گے اب یعنی تو عذاب ایمان لانے سے فائدہ ہی کیا ہوگا اور تم اس سے پہلے اسی عذاب کی جلدی کرتے تھے (اسکے بعد کہا جائیگا) ای ظالمو عذاب دائم چکھو اور تم کو اوسی کی سزا دی گئی ہی جو تم کرتے تھے ظلم زیادتی نہین ؎ مسئلہ ایمان یاس یعنی جب ملائکہ عذاب آجاوین اور دم نکلنے لگے مقبول نہین نکتہ آیت اشارہ کر رہی ہی کہ جب تک کسی فعل کی سزا واقع نہو ندامت و توبہ مفید ہی اور جب بلا آگئی اب ندامت کا فائدہ عفو مین ہوگا مگر بلا ٹلنا مشکل وہم یہ ارشاد کہ عذاب خلد چکھو عذاب اُخروی سے کیلیے مخصوص ہی دنیا اور اُسکے تمام متعلق فانی ہین دفع کفار کے عذاب پر دنیا مین بھی یہ صادق آتا ہی اسیلئے کہ جو بلا مومن پر دنیا مین آتی ہی موت سے منقطع ہو جاتی ہی اور کافر کو تو مرنے پر بھی عذاب ہی کا سامنا ہی کیفیت بدلجاتی ہی نہ عذاب

وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝

اور استفسار کرتے ہین آپسے کیا حق ہی یہ عذاب کہدیجیے ہان قسم ہی اپنے رب کی بیشک حق ہی اور نہین تم عاجز کرنیوالے

اور آپ سے پوچھتے ہین کیا یہ تمام چیزین سچ ہین آپ جواب دیجیے قسم اپنے پروردگار کی یہ حق ہی اور تم اللہ سے بھاگ کر چھپ اور بچ نہین سکتے۔

وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا

اور اگر ہوتی واسطے ہر جان کے جسنے ظلم کیا وہ شی کہ زمین مین ہی البتہ فدیہ کرتا اوس سے اور چھپائی ندامت جب

رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۖ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝

دیکھا عذاب اور حکم کیا گیا اونمین انصاف سے اور وہ نہ ظلم کیے جاینگے

اور اگر ہوتا ہر نفس مجرم کے سیلئے وہ مال جو تمام زمین مین ہی تو فدیہ کر دیتا لیکے اپنی جان ... جان دیتا کتابسنے خدا سے چھڑایا دینا قبول کرتا یہ بیان ... قیامت کام اور چھپائی شرمندگی جبکہ دیکھا عذاب اور انکمین فیصلہ انصاف سے کیا گیا اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے ۔ اسرار ۱۹ یعنے خفا و اظہار دونو طرح آیا ہی یعنے شرم تھا ... یا ... کمال بیتابی ۔

ف ایمان عند ... نتیجہ

رکوع معجزہ النبی علیہ السلام

ف فدیہ ... مین ...

أَلَآ إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا

آگاہ ہو بیشک واسطے اللہ کے ہی جو آسمانوں میں ہی اور زمین میں آگاہ ہو بیشک وعدہ اللہ کا حق ہے مگر اکثر اونکے نہیں

يَعْلَمُونَ ۝ هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

جانتے وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور اوسیکی طرف رجوع کرینگے

جو کچھ آسمان میں ہو یا زمین میں سب اللہ کی مملوک ہی اور اللہ کا وعدہ سچا ہی بعد مرنیکے جینا اور قیامت کا حساب و جزا و سزا ملنی ہی مگر اکثر لوگ جانتے نہیں اور وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور اُسی کیطرف رجوع کرینگے۔

يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُورِ وَهُدًى

ای آدمیو بتحقیق آگئی تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے اور شفا اوسکی جو سینوں میں ہی اور ہدایت

وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝

اور رحمت واسطے مؤمنوں کے

ای آدمیو تمہارے پاس نصیحت اور شفاء سینوں و بہتر ذکر ہی پروردگار کیطرف سے اور رحمت زیادہ ایمان والونکے لیے اور مراد شفا سے نور ایمان و فروغ عرفان یا کفر و نفاق و اخلاق ذمیمہ کا دفعیہ پس یہ سب صفتیں قرآن کی ہیں یا پیغمبر حبیب رحمن کی بجداے کریم آپ شفاے قلوب ہیں اور حیات روح۔ آپ نصیحت مفید ہیں اور چراغ ہدایت و فتوح آپ سے ہم رحمت ہیں آپ ایمان و ہدایت ہیں۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِۦ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا۟ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝

کہدیجیے فضل سے اللہ کے اور رحمت سے اوسکی پس اسکے ساتھ چاہیے کہ خوش ہو وہ بہتر ہی اوس سے کہ جمع کرتے ہیں

آپ کہدیں کہ اللہ کے فضل اور رحمت سے پس اسپر فرحناک اور مسرور رہوں یہ بہتر ہی ان تمام چیزوں جو دنیا میں جمع کرتے ہیں یعنے یہ قرآن یا نبی رحمن اللہ کے فضل و رحمت سے ہمیں عطا ہوا اور ہم اُسکے اہل قرار پائے تو ایسی نعمت خدا او پر چاہیے کہ مومنین خوش ہوں اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہی

قُلْ أَرَءَيْتُم مَّآ أَنزَلَ اللّٰهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلٰلًا قُلْ

کہدیجیے کیا دیکھا تمنے جو اوتارا اللہ نے تمپر رزق پھر بنا لیا تمنے اوس سے حرام اور حلال کہدیجیے

ءَآللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ ۖ أَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُونَ ۝

کیا اللہ نے حکم دیا تمکو یا اللہ پر افترا کرتے ہو

آپ ان سے پوچھیے کہ جو رزق ثمرات و حیوانات سے اللہ تعالیٰ نے تمکو عطا فرمایا کیا تمنے دیکھا اور تیسے پھر تمنے بعض کو اوسمیں سے حرام ٹھہرایا اور بعض کو حلال آپ کہدیجیے کیا اللہ نے تمکو اسکی اجازت دی یا تم اللہ پر افترا باندھتے ہو اسکی توضیح تفسیر آیہ بحیرہ وغیرہ میں گذر گئی مسئلہ حلت و حرمت امر شرعی ہی عقل کو اسمیں دخل نہیں۔

کرامت اور آپکی نصیحتین سُنتا ہے اور اُنکی شرارت اور آپ کے تحمل کو جانتا ہے۔

أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ

آگاہ ہو بیشک واسطے اللہ کے ہی جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور وہ کیا پیروی کرتے ہیں جو کہ پکارتے ہیں

مِن دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ

سوا اللہ کے شریک نہیں پیروی کرتے مگر گمان کے اور نہیں وہ مگر اٹکل کرتے

وما یتبع کہا ابو سعود نے اسکی تین تاویلین ہین ایک ما واسطے نافیہ یعنی نہین پیروی کرتے اُنکی جنھین پکارتے ہین اللہ کے سوا شریک سمجھکر نہین پیروی کرتے مگر وہم و گمان کی دوسرا ما واسطے استفہامیہ کس چیز کی پیروی کرتے ہین جو لوگ غیر خدا کے شریک ٹھیراتے ہین۔ پھر خود جواب دیا نہین پیروی کرتے مگر گمان کی تیسرے ما واسطے موصولہ اللہ کے لیئے آسمان و زمین ہے اور وہ بھی جسکی پیروی کرتے ہین اور جنھین اللہ کا شریک سمجھے ہین جب یہ سب معبود غیر اللہ اللہ کے مملوک اور اُنکی اتباع وہمی و ظنی ہے تو کفار کی حماقت اور اُنکے فعل کا ابطال محتاج بیان نہ رہا ظن گمان و وہم خرص اندازہ۔ اٹکل حاصل واضح ہے کہ جو کچھ آسمان و زمین مین ہے اور جنکی کفار غیر خدا کے معبود بنائے ہین ملائکہ ہون یا انبیا یا صلحا یا سنگ و حجر و شیطان جن و شیطان البشر یہ بھی سب اللہ کے مملوک و مخلوق ہین ۔ پس یہ دلیل ظاہر ہے الوہیت و توحید پر اور رد صریح ہے کفار مرید پر مسئلہ خرص یعنے اندازہ شرعین اسیقدر معتبر ہے کہ حق مبہم کو بیان کر دے۔ یا قلوب کی خفگی دور کر دے یا باہمی رضا سے کچھ واجب یا ساقط کرے مثلاً زید نے مشترک کھیت چرالیا دوسرے شریک کے پاس بھی کوئی دلیل ایسی نہین جس سے صحیح مقدار معلوم ہو بمجبوری تخمین پر فیصلہ ہوگا۔ یا متروکہ مجہول المقدار پر برضاے فریقین فیصلہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اثبات و اسقاط حقین تخمین کا کچھ اعتبار نہین زید کہے مین نے عمر کی تھیلی جو غصب کی اُسمین سو ہی روپیہ تھے اسلیئے کہ وزن اسی قدر معلوم ہوتا تھا یا جو گاڑے چھین لے اُسمین بیس ہی من غلہ تھا اسلیئے کہ عادت یہی جاری ہے یہ اندازہ عمر کے دعوے زائد کا مانع نہین ہو سکتا پس عشر و فطرہ و زکوۃ اگر تخمینے سے ہو تو دینے والے کی خوشی بشرط تخمین زائد جائز اور تخمین ناقص یا بجبر ناجائز اسلیئے کہ زیادتی مین برضاے مصدق صدقہ نفل ہو جائیگا اور کمی اور جبر مین خلاف تعین منصوص اور اموال ربویہ مین تخمین ہر حالمین باطل ہے اسلیئے کہ بیشی و کمی دونو حرام ہین اور حق اللہ کا ہے اگرچہ

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُم مَّقَامِي

اور پڑھیے آپ اونپر خبر نوح کی جب کہا اپنی قوم سے اے قوم اگر ہے گران تم پر رہنا میرا اور

وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ

نصیحت کرنا میرا ساتھ آیتوں اللہ کی پس اللہ پر بھروسا کیا مینے پس جمع کرو کام اپنے اور شریکون اپنے پھر نہ رہے گا

أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنظِرُونِ

کام تمہارا تم پر پوشیدہ پھر فیصلہ کر دو طرف میری اور نہ مہلت دو مجھے

پھر بھی گھبراتا ہون نا گوار ہرگز ہو تو کرو اور عزم مستحکم کرو اور سامان کرو فَاَجْمِعُوا ... سب کے سوا شریک الوہیت یا ربوبیت سمجھے تھے غُمَّۃً غم ابر و غبار تنگی اِقْضُوا فیصلہ حکم کرنا یعنے جو کرنا ہو کر گزرو تُنْظِرُونِ بکسر نون اصل مین تنظرونی تھا یائے متکلم محذوف کردی گئی حاصل آیۃ انکو حضرت نوح کا قصہ سنائیے جب نوح نے اپنی قوم سے کہا اے لوگو اگر تمکو میرا رہنا گران گزرتا ہے تو مین اللہ ہی پر بھروسا کیے ہوئے ہون تم اپنے سامان تدبیر کے ارادے مجتمع کرو اور اپنے معبودون کو جنھین تم اپنا جانتے ہو انھین بھی جمع کرو پھر تمہارے کام مخفی و مشتبہ نہ رہین یعنے جو تدبیر کرنا ہو کرو پھر میری نسبت جو کرنا ہو کر گزرو اور مجھے مہلت اور رعایت نکرو ف اسمین کمال ترغیب و تقویت ہے کہ انبیا یون کرتے آئے ہین اور انکے توکل ایسے تھے آپ بھی نہ گھبرائین ۔

فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ

پس اگر رو گردانی کروگے تم تو نہین مانگا مینے تمسے کچھ عوض نہین بدلا میرا مگر اللہ پر اور حکم دیا گیا ہون مین یہ کہ ہو جاؤن مین

مِنَ الْمُسْلِمِينَ

فرمانبردارون سے

یعنے اگر تم میری نصیحت سے رو گردانی کروگے تو مینے تمسے کوئی اجرت نہین طلب کی ہے جو موجب تشویش ہو یا مین نقصان مین رہون میری اجرت تو اللہ پر ہے اور مجھے اللہ تعالے نے حکم دیا ہے کہ فرمانبردار ہو جاؤن ف اجوا مردینیہ مین واجب ہوتی انپر اجرت نہین اور رسالت انبیا پر واجب تھی اللہ فرمایا مین اجرت تمسے نہین مانگتا پھر فرمایا مجھے ویرا فسردگی کی کیا ہے اجرت اللہ دیگا اور مامور بھی ہون ۔

فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ

پھر جھٹلایا اوسے پھر نجات دی ہمنے اوسکو اور جو اسکے ساتھ تھے کشتی مین اور بنایا ہمنے اونکو نائب اور ڈبوایا ہمنے اونکو جنھون نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ

جھٹلایا آیتون کو ہماری پھر دیکھیے کیسا ہوا انجام ڈرائے ہوون کا

یعنے قوم نے حضرت نوح کو جھٹلایا تو ہمنے نوح کو اور نوح کے ساتھیونکو کشتی پر بٹھا کر پار لگا دیا طوفان سے بچا لیا اور زمین پر خلیفہ بنایا یعنے انھین آباد کیا اور انھین کی اولاد تمام عالم مین پھیل گئی حضرت آدم کی نسل انھین سے باقی رہی اور ڈبو دیا اُنھین جنھون نے ہمارے احکام کو جھٹلایا تھا تو آپ اے حبیب کریم دیکھیے کہ انجام کار اس قوم کا کیسا ہوا جسے حضرت نوح نے ڈرایا تھا اسکا قصہ اپنے مقام پر آئیگا

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا
پھر بھیجے ہمنے بعد اوسکے پیغمبر طرف اونکی قوم کے پھر لائے پاس اونکے کھلی نشانیاں پھر تھے

لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ
کہ ایمان لاتے اوسپر کہ جھٹلایا اوسکو پہلے سے ایسے ہی مہر کر دیتے ہین ہم دلونپر حد سے تجاوز کرنیوالونکے

یعنے بعد طوفان و انتقال نوح کے ہمنے اور بھی پیغمبر بھیجے یہ اپنی اپنی قومونمین ہمارے الوہیت اور واحدنیت کے دلائل ظاہر لائے وعظ کہی معجزے دکھائے مگر جسے وہ پہلے جھٹلا چکے تھے اُسپر ایمان نہ لاتا تھا نہ لائے اور ہم حد سے بڑھ جانے والے نافرمان دلون پر اسی طرح مہر لگا دیتے ہین ابواب توفیق مسدود اور اسباب ہدایت مفقود ہو جاتے ہین ـ

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا
پھر بھیجے ہمنے بعد اونکے موسی اور ہارون کو طرف فرعون کے اور اوسکے سرداروںکے ساتھ اپنی نشانیونکے

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ
تو بڑائی کی اور تھے قوم مجرم پھر جب آگیا اونکے پاس حق پاس سے ہمارے بولے بیشک یہ البتہ جادو ہے کھلا کھلا

قصہ موسے و ہارون علیہما السلام

یعنے ان پیغمبرون کے بعد ہمنے حضرت موسیٰ و حضرت ہارون کو فرعون اور اُسکے مدبران مملکت کیطرف بھیجا تو اُنھون نے کبر و انکار کیا اور قوم عاصی تھی پھر جب امر حق ہمارے پاس سے آگیا تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے حق یعنے معجزات ظاہر یا دلیل مسکت ـ

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ اَسِحْرٌ هٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ
کہا موسی نے کیا تم کہتے ہو حق کو جبکہ آگیا تمہارے پاس کیا جادو ہے یہ حالانکہ چھٹکارا پاتے نہین جادوگر

کہا موسیٰ نے کیا تم امر حق کو جبکہ آگیا سحر کہتے ہو حالانکہ وہ بخیر فلاح ہو پاتا یعنے مین ساحر ہوتا تو صاحب فلاح نہوتا اسلیے کہ فلاح اخروی ایمان و تقوی پر موقوف ہے اور سحر مقتضی بکفر یا فسق یا اضاعت عمر ہے اور فلاح دنیوی خواہ باعتبار محاسن اخلاق و قبول خلق و نفع رسانی خواص و عوام ہوتی ہے اور سحر خود اخس و ادنے ساحر بد خلق خبیث النفس لئیم الطبع نفع سے زیادہ ضرر رسان ـ المختصر متنفر خلق ہوتا ہے

اسلیئے کہ بنا ہی سحر انھین افعال وعقائد پر ہے جو عقلاً مذموم و نقلاً ممنوع ہین اور غالب تعلیم اسکی شیاطین سے ہی تفصیل جلد اول صفحہ ۵ مین گذری۔ پس اُسسے مدح عوام تہذیب اخلاق تکمیل نفس کہان نصیب خواہ فلاح باعتبار دولت و ثروت ہوئی ہو گو یہ ممکن ہو مگر ایسا نہین گیا بہرحال ساحر کا فلاح نہ پانا عقلاً ثابت و باعجاز قرآنی مسلم ہے۔

قَالُوٓا اَجِئۡتَنَا لِتَلۡفِتَنَا عَمَّا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوۡنَ لَكُمَا الۡكِبۡرِيَآءُ فِى الۡاَرۡضِ

بولے کیا آیا تو ہمارے پاس کہ پھیر دے ہمکو اوس سے کہ پایا ہمنے اوسپر اپنے باپ دادونکو اور ہو تم دونوکو بڑائی زمین مین

وَمَا نَحۡنُ لَكُمَا بِمُؤۡمِنِيۡنَ۝

اور نہین ہم تمپر ایمان لانیوالے

فرعونی بولے کیا تم اسلیئے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہمکو اُس طریقے سے پھیر دو جسپر ہمنے اپنے باپ دادا کو پایا اور بڑائی اور عظمت تم دونو کو زمین مین ہو اور ہم تو تم پر ایمان نہ لاینگے ف معلوم ہوا کہ رد حق بھی اسلیئے ہوتا ہے کہ عظمت و عزت دوسرے کو مل جاسے آور ادعاے حق بھی اکثر ایسے ہی طمع پر اہل ریا کیا کرتے ہین اور جو دعوی و انکار ایسے تعصبات و [illegible] سے پاک ہو تھا لہا اللہ تعالی انہین معین ہوتا ہے

وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ ائۡتُوۡنِىۡ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيۡمٍ۝ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰٓى اَلۡقُوۡا

اور کہا فرعون نے لاؤ میرے پاس سب جادوگر سیانے پھر جب آئے جادوگر کہا اونسے موسی نے ڈالو

مَآ اَنۡتُمۡ مُّلۡقُوۡنَ۝ فَلَمَّآ اَلۡقَوۡا قَالَ مُوۡسٰى مَا جِئۡتُمۡ بِهِ ۙ السِّحۡرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبۡطِلُهٗ ؕ

جو تم ڈالنے والے ہو پھر جب ڈالا اونہون نے کہا موسی نے جو لائے تم وہ جادو ہے بیشک اللہ مٹاوے گا اوسکو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصۡلِحُ عَمَلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ۝

بیشک اللہ نہین سنوارتا کام مفسدونکا

اور فرعون نے حکم دیا کہ میرے پاس تمام جادوگر میرے ملک کے جو بڑے ہوشیار علم سحر مین یکتاے روزگار ہین حاضر کرو پھر جب یہ جادوگر حاضر ہوئے کہا انسے موسےٰ نے تم جو ڈالتے ہو ڈالو یعنے اپنا جادو کرو جب انھون نے جادو ڈالا اور سحر سے رسیونکو اژدھونکی صورت کرکے حضرت موسی کیطرف چلایا حضرت موسے نے کہا یہ جو کچھ تمنے کیا جادو ہے اور اللہ تعالے اسے مٹا دیگا اللہ تعالے مفسدین کے کام درست نہین کرتا

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الۡحَـقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ۝ ع

اور ثابت کرتا ہے اللہ حق کو اپنے کلمے سے اگرچہ بُرا مانا کرین گنہگار

اور جو امر حق ہے اوسے اپنی کلمات طیبہ سے ثابت کر دیگا اگرچہ گناہگار نافرمانبردار برا مانا کرین اس قصے کی تفصیل جلد ۲ صفحہ ۹ مین گذری

فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوۡسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنۡ قَوۡمِهٖ عَلٰى خَوۡفٍ مِّنۡ فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهِمۡ اَنۡ

پھر نہ ایمان لایا موسی پر مگر ایک شخص قوم سے اسکی خوف سے فرعون کے اور اپنے سرداروں کے کہ

ع ۱۲ ۸ / ۱۳

يَّفْتِنَهُمْ ۚ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ

یہ کہ بہکا لے اونکو اور بیشک فرعون البتہ چڑھ رہا تھا زمین میں اور بیشک وہ فضول کار تھا

پس موسے پر کوئی ایمان نہ لایا مگر بعض اولاد قوم موسے یا قوم فرعون سے فرعون اور اوسکے سردارون سے خوف سے کہ مبادا انکو بلا و عذاب مین نہ مبتلا کردین اور دین حق سے پھیر دین اور بیشک فرعون زمین مین سرکشی اور تکبر کرنے والا تھا اور فضول کار تھا۔ ذریۃ اولاد کہا ابوسعود نے اولاد بعض قوم ہے چونکہ یہ ایمان والے کمزور اور قلیل تھے ذریۃ فرمایا یا یہ کہ بڈھے ایمان نہ لائے کچھ لڑکے راہ پر آگئے تھے اور کہا گیا کہ مراد آسیا زوجہ فرعون اور اسکی بی بی اور مشاطہ تھی اور مومن جو قوم فرعون سے تھا اور ایمان چھپائے رکھتا تھا قصے انکے اپنے اپنے مقام پر آئینگے قوم صاحب تفسیر کبیر نے کہا کہ ممکن ہے ضمیر موسے کیطرف نہ پھرے یعنے یہ چند مومن قوم موسے سے تھے اور بیان ہے کہ فرعون کیطرف ہو یعنے قبطیون سے صرف چند ایمان لائے تھے عال علو سے ہے اور علو و تکبر اسکا ظاہر ہے کہ دعوی کیا اسنے انکی سیر کا عزم ہوا اور علو کیا ہوگا مسرف فضول کار مراد ظالم و عاصی

وَقَالَ مُوسَىٰ يَا قَوْمِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ

اور کہا موسی نے اے قوم اگر ہو تم ایمان لائے الله پر تو اوسی پر بھروسا کرو اگر ہو تم فرمانبردار

یعنے موسی نے فرمایا اے لوگو اگر تم ایمان لائے ہو الله پر تو اسی پر بھروسا کرو اگر تم فرمانبردار ہوگئے ہو ف یا یہ مراد ہے کہ اگر تم ایمان لائے ہو تو توکل کرو اگر مسلم یعنے مومن ہو یا یہ کہ ایمان لائے ہو تو بھروسا بھی کرو اور بھروسا کرنا نشان اسلام ہے پہلی تقریر مین اسلام علین ایمان ہوتا ہے اور اس تقریر پر ایمان مجرد اعتقاد ہے اور اسلام اطاعت و اعمال چونکہ توکل بھی ایک عمل ہے لہذا مسلم فرمایا

فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

پس بولے الله پر بھروسا کیا ہمنے اے رب ہمارے نہ بنا تو ہمکو فتنہ واسطے قوم ظالم کے اور نجات دے تو ہمکو رحمت سے اپنی قوم کافر سے

مومنین نے کہا الله ہی پر بھروسا کرلیا اے پروردگار ہمکو محل فتنۂ قوم ظالم نہ بنا اور رہائی دے ہمکو اپنی رحمت سے قوم کافر سے ف بعد اقرار توکل الله تعالےٰ سے توفیق طلب کی اور دعا مانگی فتنۃ کہا ابوسعود و صاحب معالم و تفسیر کبیر نے محل فتنہ و جائے وقوع عذاب ف فتنہ مصدر بمعنی مفتون یعنے معذب و مغلوب بھی ہو سکتا ہے

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَن تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً

اور حکم بھیجا ہمنے طرف موسی کے اور اوسکے بھائی کے کہ بنالو اپنی قوم کے لیے مصر مین گھر اور بناؤ اپنے گھرونکو قبلہ

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

اور قائم کرو نماز اور بشارت سناؤ مومنوں کو

اور وحی کی ہمنے طرف موسے کے اور اسکے بھائی ہارون کے کہ اپنی قوم کیلئے مصر میں گھر بنالو اور اپنے گھرونکو قبلہ رو رکھو اور نماز قائم کرو اور ایمان والونکو خوشخبری سناؤ نجات آخرت وبا علیۂ دنیاوی اور فتوحات کی ۔ معالم میں ہے بنی اسرائیل اپنے کنیسونمین نماز پڑھتے تھے پھر فرعون نے موسے کی ضد پر کنیسے گروانا شروع کیے اور نماز سے روکا تو حضرت موسے نے فرمایا کہ گھرونمین چھپکر نماز پڑھ لیا کرو کہا ابن عباس نے بنی اسرائیل کیسے کیطرف نماز پڑھا کرتے تھے احمدی معلوم ہوا کہ گھر ونمین مصلے یعنی ایک طاہر اور اچھی جگہ بغرض نماز بنانا مستحب ہے کیونکہ معلوم ہوا کہ گھرونمین نماز کا بحالت عذر بھی انکو پہلے جواز نہ تھا اور بحالت عذر کیلئے تو فضیلت نہین ہے پہلا حکم بنی اسرائیل پر نماز ہی مذکور ہوئے یہ بشارت مظہر ہے کہ حکم قبلہ و نماز بعد انعامات سے ہے

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

اور کہا موسیٰ نے اے رب ہمارے تونے دی فرعون کو اور اوسکے سرداروں کو زینت اور مال حیات دنیاوی

رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَن سَبِيلِكَ ۖ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

اے رب تاکہ بہکائین راہ سے تیری اے رب ہمارے مٹادے مال انکے اور سختی ڈال انکے دلوں پر

فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ

پس نہ ایمان لائینگے جبتک نہ دیکھلین عذاب دردناک

جب موسے نے یہ کفر و شقاوت ملاحظہ فرمائی تو بد دعا کی اور کہا اے رب تونے فرعون اور اسکے سرداروں کو زینت و مال یعنی روپیہ پیسا ۔ اہل و عیال سامان زیب و عشرت عطا کئے اسلئے کہ دوسرونکو اسکی قوت سے بہکائین یا خود انجام انکا غرور و غفلت و ضلالت ہوا اے رب تو انکے مالوں پر بلا کی ڈال اور انکے دلوں پر رنج و غم سخت نازل فرما یا اسلئے کہ یہ جبتک آنکھ سے عذاب دردناک نہ دیکھ لینگے ایمان نہ لائینگے یعنے اس شقاوت و انکار سے نہ ٹلین گے **ف** مال دو جانب رکھتا ہے اول یہ کہ اگر حلال طور پر حاصل اور جائز طریق سے خرچ کیا جاوے اور ممکن ہے کہ اسکے ذریعے اعلاء کلمۃ اللہ اور دین کا فروغ ہو لیکن ایسا بہت قلیل مسموع و مذکور ہے مالداروں کی مدح نادر اور مال کی مذمت کثیر ہے دوسرا یہ کہ ناجائز وسیلوں سے فراہم اور عیش و عشرت یا اعانت فسق وغیرہ میں صرف کیا جاوے اور یہ اکثر ہے اسی لیے ہمارے حضور مساکین سے محبت رکھتے ۔

قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَانِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝

فرمایا بیشک قبول کی گئی دعا تم دونوکی پس ثابت قدم رہو اور نہ درپی ہو اونکی راہ کے جو نہین جانتے

حق سبحانہ تعالےٰ نے فرمایا ہمنے تم دونوکی دعا قبول کرلی تو تم دونو ثابت قدم رہو اور سچ نہو اور نادان جاہلونکی راہ پر نہ چلنا معالم حضرت موسےٰ دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون آمین کرتے تھے اور اثمان و عاؤن سے اور ذکر عذاب ہاے متواترہ کے صفحہ ۵۹ مین گزر گئی۔

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّىٰ

اور پار کیا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے پھر پیچھا کیا اونکا فرعون نے اور لشکرنے اوسکے سرکشی و تعدی سے یہان تک

إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

کہ جب پالیا اوسے ڈوبنے نے کہا ایمان لایا مین کہ بات یہ ہے کہ نہین معبود سوا اوسکے کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے بنی اسرائیل اور مین فرمانبردارون مین ہون

پھر جب بنی اسرائیل فرعون کے مظالم سے عاجز ہوے اور مشیت ایزدی اسکے ہلاک سے متعلق ہوئی ارشاد ہوا کہ اے موسےٰ اپنی قوم کو لیکر مصر سے نکل جاؤ تمام بنی اسرائیل راتا رات نکلے اور دریاے نیل پر فرعون بھی مع لشکر اُنکے پیچھے آپونہچا نیل بحکم رب جلیل اسطرح خشک ہوگیا کہ بارہ راہین اسمین بنگئین ادھر ادھر پانی مثل دیوار کے درمیان مین راہ خشک بنی اسرائیل اُس سے بعافیت پار ہوگئے تفصیل اسکی صفحہ ۳۴ جلد اول مین گزری حاصل بنی اسرائیل کو ہمنے دریا سے پار کردیا اور فرعون اور اُسکا لشکر اُنکے پیچھے ہولیا یہ تعاقب بوجہ سرکشی و ظلم تھا پھر جب بنی اسرائیل پار ہوگئے اور فرعونی سب کے سب دریا مین آگئے حکم ہوا کہ دریا جیسا تھا ویسا ہی ہوجائے پانی برابر اور فرعونی فی النار والسقر ہوئے اور فرعون ڈوبنے لگا اور کہنے لگا مین ایمان لایا بات حق یہی ہے کہ کوئی معبود برحق نہین مگر وہی جسپر بنی اسرائیل ایمان لاے ہوے ہین اور مین بھی مطیع و فرمانبردار و تسلیم ہون (اسکے متعلق بحث اگلی آیت مین آتی ہے)۔

آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۝

اب اور تحقیق نافرمانبرداری کی تونے پہلے اور تھا تو فساد کرنیوالون سے

اُسکے اقرار و ایمان کی تردید مین ارشاد ہوا اب (ایمان وعذر) حالانکہ تو اس سے پہلے نافرمانبرداری کرچکا ہے اور فساد پھیلاتا تھا اس مقام پر کئے بحثین ہین اول (روایات) ترمذی ابن عباس سے حضور سے روایت کی کہ مجھسے جبرئیل نے کہا جب فرعون ڈوبنے لگا اور کہا آمنت الخ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کاشکے آپ دیکھتے (تو بہت خوش ہوتے) کہ مینے دریا کی مٹی لی اور فرعون کے منہ مین بھر دی

ایمان فرعون

[illegible] سے کہین دریاے رحمت جوش زن نہو اور ایک روایت مین ہی کہ کہین نام پاک جو
[illegible] طہارت ارواح طیبہ ہی اسکی زبان نجس پر نہ آجاے اور کہنے لا الہ الا اللہ اور رحمت
[illegible] شامل حال ہو جاے۔ کہا بعض مفسرین نے یہ روایت بے اصل ہی اسلیے کہ اگر جبریل نے اپنی طرف سے
[illegible] کیا تو انکی شان منع خیر اور اعانت شر کی نہین اور امر الٰہی ہو نہین سکتا۔ ادھر موسے نے [illegible]
[illegible] اور اس حال مین توبہ گو مفید تھی تو ایمان سے روکنا
اور جبریل سے ملک مقرب سے اور اگر مفید نہ تھی تو فعل عبث غیر ممکن ہو ف ترمذی نے اس حدیث
کے بعد کہا حسن صحیح غریب صحیح ہی پس ایسے توہم جائز نہین اور شبہونکا جواب یہ ہی کہ نہ وہ وقت ایمان
بالغیب اور قبول توبہ کا تھا کہ منع خیر لازم آتا اور نہ امر الٰہی تھا کہ شبہہ واقع ہوتا بلکہ جبریل علیہ السلام
نے [illegible] ایمان [illegible] پاکر پسند نہ فرمایا کہ نام پاک زبان نجس و ناپاک پہ آسے اور یہ جوش
رحمت کا خیال لکمال تعلیم و معرفت و قرب و علو سے جبریل پر دال ہی اسلیے کہ اسکی شان لاابالی ہی
جو چاہے کر ڈالے اور یہ غیظ و غضب خدا کے دشمن پر غیرت شرعی مین جیسا کہ سیوطی رحمہ نے ابو الشیخ سے حدیث
ابو امامہ مین روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل نے کہا جیسا کہ مجھے دو چیزون سے
بغض ہوا اور ناپسند آئین کسی سے نہین ہوا ابلیس سے جبکہ سجدے سے سرتابی کی اور فرعون سے
جب ڈوبتے وقت اظہار ایمان کیا مین ڈرا کہ مبادا بحر رحمت جوش مارے تو مٹی اسکے منہ مین بھر دی
پھر مینے پایا حضرت ارحم الراحمین کو کہ مجھسے بھی زیادہ تر فرعون پر غضبناک تھا اور میکائیل کو حکم دیا کہ
اسے مطلع کر دو کہ اب تیرا عذر نہ سنا جائیگا دوم (تاویل آیت) فرعون نے تین بار اقرار کیا (آمنت
[illegible] الذی الخ) (انا من المسلمین) پھر کیا وجہ تھی کہ ایمان قبول نہوا کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ
علما نے اسکے لیے وجہین ذکر کی ہین ۱ جب عذاب الٰہی آجاے تو ندامت نفع نہین دیتی ۲ کہ یہ
یہ کلمات بغرض دفع بلا کے تھے نہ اظہار عبودیت و اقرار ربوبیت سے ۳ صرف اقرار توحید
کافی نہین رسالت پر ایمان شرط ہی اور فرعون صرف الوہیت کا مقر ہوا تھا ف اسکے علاوہ
اور وجوہ ضعیفہ مذکور ہین ہم بیسود سمجھکر ان سے قطع کرتے ہین اور یہی کافی ہی کہ ایمان بالغیب
بحالت اختیار ہونا چاہیے اور جب ملائک عذاب حاضر اور دل مضطر ہوا تو اب کیا حاصل مسئلہ
عند الموت نہ توبہ مفید ہی نہ ایمان مقبول۔ کبیر منقول ہی کہ ایکبار جبریل بصورت انسان فرعون کے
پاس آئے اور پوچھا کہ بادشاہ اس غلام کے حق مین کیا حکم دیتا ہی جسنے اپنے مولیٰ کی نعمت مین
پرورش پائی اور کفران نعمت کیا اور خود مولے بن بیٹھا۔ فرعون نے کہا مولے اسے دریا مین

ڈبو دے پھر جب فرعون ڈوبنے لگا جبرئیل نے وہ فتویٰ اُسے دکھایا۔

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ

پس آج نجات دینگے ہم تجھے بدن سے تیرے کہ ہو اُسکے لیے جو تیرے پیچھے ہیں نشانی اور بیشک بہت آدمی ہیں نشانیوں سے ہماری غافل

یعنے قبول عذر و ایمان تو نہیں ہو سکتا البتہ تیرا جسم دریا سے بچا لیا جائیگا اسلئے کہ دوسرے آدمیوں کے لیے نشان عبرت ہو اور اکثر آدمی ہماری قدرت سے بیخبر ہیں ابن کثیر کہا ابن عباس نے بعض بنی اسرائیل کو فرعون کے ہلاک میں شک ہوا تو اللہ تعالےٰ نے دریا کو حکم دیا کہ اُسکا جسم بے روح کنارے پر پھینکدے سب دیکھ لین کہ جھوٹی خدائی ایسی ہوتی ہے کبیر بعض قرأتوں مین ننحیک بجائے مہملہ آیا ہے یعنے کنارے کر دینگے یا ننجیک کے معنی یہ ہین کہ تجھ کو یعنے مقام بلند پر پہنچے ڈالدینگے ف بہر حال جو معنے ہون نجات کے لیے کوئی وجہ ضعیف بھی قائم نہین ہو سکتی (الیوم) یعنے یوم غرق اور نجات جو کفار پر حرام ہے وہ نجات یوم قیامت ہے (بدن) اور اصل مدار عذاب و ثواب کا روح پر ہے بدن جماد بے حس ہے ہان محل اُسکا بدن ہے بعد عتاب و رد ایمان پھر نجات کے کیا معنے۔ بہر کیف یہ نجات یعنے خلاص بجبر ہے جس سے اُسکی رسوائی اور اُسکے ماننے والونکی عبرت اور آیندہ ایسی گستاخی سے احتراز اور مومنین مظلوم کی کمال تسکین متصور ہوئی۔ کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ کلمہ نجات استہزا ہے یعنے کیا ایسی امید ہے کہ آج بچ جاوے یہ تاویل تو خوب تھی اگر روایتین موجود نہوتین۔

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا

اور بتحقیق جگہ دی ہمنے بنی اسرائیل کو مقام صدق مین اور روزی دی ہمنے اُنکو پاک چیزون سے پھر نہ مختلف ہوے

حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

یہانتک کہ آگیا اُنکو علم بیشک رب تیرا فیصلہ کریگا اُنمین دن قیامت کے اُسمین کہ تھے جسمین اختلاف کرتے

یعنے ہمنے بنی اسرائیل کو مقام صدق مین جگہ دی اور پاک چیزون سے روزی عطا فرمائی پھر جبتک اُنکو علم یعنے توریت یا تعلیم موسوی و شریعت حقہ نہ آئے مختلف نہوے اور بعد علم بجائے اتفاق و انقیاد کے اختلاف و معاصی اُنمین پیدا ہوے اور پروردگار عالم اُنمین بروز قیامت فیصلہ کردیگا جس بات مین اختلاف کر رہے ہین اُسکی تحقیق و توضیح ہو جائیگی مُبَوَّأَ صِدْقٍ کہا بعض نے بیت المقدس اور ملک شام اور کہا گیا مصر۔ اور طیبات سے رزق حلال و نفیس مراد ہے کبیر عرب کا قاعدہ ہے کہ نفیس اور کامل چیز کو صدق سے موصوف کرتے ہین پس یہ معنی ہوئے کہ ہمنے اُنکو عمدہ اور راحت بخش مقام دیئے ف ممکن ہے کہ کہا جائے مقام انبیا۔ مقام برکت مقام

ابراہیم یعنی شام و بیت المقدس دیا جس مقام اور طریق صدق پر ہے لوگ تھے الخ یعنی ہدایت کی

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ

پس اگر ہے تو شک مین اُس سے کہ اُتارا ہمنے طرف تیری تو پوچھ اُنسے کہ پڑھتے ہین کتاب کو پہلے تجھسے

لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ

بیشک آگیا تیرے پاس حق تیرے رب سے پس نہ ہو تو شک کرنیوالون سے اور نہ ہو تو مثل اُنکے

پس اگر آپ شک مین	كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ	ہین اُس چیز مین کہ ہمنے
آپکی طرف اُتاری	کہ جھٹلایا آیتون کو اللہ کی پس ہو جائیگا نقصان پانیوالون سے	جیسے اُنپر اُتاری تھی پوچھو

لوگ آپ سے پہلے کتاب یعنے توریت و انجیل کی قرأت کرتے تھے (تو اس شک کو دور کر ڈالئے اسلیئے کہ) بیشک آگیا آپکے پاس امر حق و دلیل معقول و حجت ثابت آپکے رب کیطرف سے پس ہرگز نہون آپ شکیون سے اور نہ اُنمین سے ہون جنھون نے ہماری آیتین جھٹلائین اور ایسا کیجئے گا تو آپ نقصان پانے والون سے ہو جائینگے ف مفسرین مختلف ہین کہ مخاطب اسکا کون ہی معالم عرب کا دستور ہی کہ خطاب ایک شخص سے کرتے ہین اور مراد دوسرا ہوتا ہی پس یہان مخاطب عام آدمی یا اہل شک ہین اور دوسری وجوہ بھی تفاسیر مین مذکور ہین جو خالی از تکلف نہین صاف یہ ہی کہ قرآن حق ہی آپ کو تردد کا وہم بھی آئے تو نہ آنے دیجئے اس سے یہ وہم کہ کیا آپکو کچھ تردد تھا محض بے بنیاد ہی نہ لائق جواب نہ قابل اعتماد۔ قرآن مین ایسے خطابات کثیر ہین۔ یا ایھا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین آپ اللہ سے ڈرین اور کافرونکے مطیع نہ ہون یا ان اشرکت لیحبطن عملک اگر کبھی شرک کیا تو نیکیان مٹادی جائینگی۔ حضرت عیسےٰ سے فرمایا تمنے کہدیا تھا کہ مجھے پوجو آہ زفائدہ انکا مزید تاکید و تخویف ہی کہ جب نبی معصوم و رسول محبوب ایسے خطاب پر عتاب سے مخاطب ہون تو دوسرے کس شمار و قطار مین ہین اور اظہار جلالت والوہیت ہی کہ یہہ امر دوسرا ہی کہ پیغمبر ہمارے فضل و کرم سے امن و عصمت مین ہین اور معاصی کے قریب ہم اُنکو نجانے دینگے ورنہ مقام عبودیت مین کوئی مستثنی نہین جو دم مارے سزا پائے پس ایسے تعلیمات اور اظہار عظمت حضرت الوہیت مین وہی تردد کرینگے جو علوئے شان و استغنائے حضرت صمد سے چشم پوشی کیئے ہوئے ہون۔ سعدی در آندم کہ از فعل پر سند و قول ✤ اولو العزم را تن بلرزد ز ہول نظامی خطر ہاست در کار شاہان بسے کہ با شاہ خویشی ندارد کسے ✤

إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ

بیشک وہ لوگ کہ ثابت ہوگئی اُنپر کلمے تیرے رب کے نہ ایمان لائینگے اگرچہ آجاوے اُنکے پاس ہر نشانی

حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝

یہانتک کہ دیکھلین عذاب دردناک

کلمات سے مراد تقدیر و مشیت و علم ازل جیساکہ حدیث مین وارد ہوا کہ اللہ نے کچھ لوگ پشت پدر ہی مین جنت کے لیئے اور کچھ دوزخ کے لیئے پیدا کردیئے ہین اور امام احمد نے روایت کی کہ اللہ تعالےٰ نے ذریت آدم اپنے ید قدرت مین لی داہنے والونکے حق مین فرمایا یہ جنت کیطرف ہین اور مین کچھ پروا نہین کرتا اور بائین والون کے لیئے کہا یہ دوزخ کی جانب ہین۔ اور مین بے نیاز ہون حاصل یعنے جن بدبختون پر ہمارے کلمات عذاب ثابت ہوچکے اور وہ علم ازلی مین جہنمی ٹھہرگئے وہ ایمان نہ لائینگے اگرچہ اُنکے پاس تمام دلائل اور نشانیان آجائین ہان جب عذاب دیکھین گے آنکھ کھل جائیگی۔ چونکہ یہان امید ہوتی تھی کہ بعد عذاب متنبہ ہون اور عذر کرین شاید کچھ فائدہ ہو اُسکی نفی عادت جاری فرمائی۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا

پس کیون نہ کوئی بستی ایمان لائی کہ نفع دیتا اُسے ایمان اُسکا مگر قوم یونس جب ایمان لائی

كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝

کھولدیا ہمنے اُنسے عذاب رسوائی کا زندگی مین دنیا کی اور نفع دیا ہمنے اُنکو ایک وقت تک

آیت مین دو ترجمہ ہین اول یہ جو لکھا گیا بحسب رائے صاحب تفسیر خازن کہ لولا بمعنے (ملا) ہے یعنے عذاب دیکھنے کے بعد کیون نہ لوگ ایمان لائے کہ اُنکو انکا ایمان نفع دیتا مگر قوم یونس ایمان لائی اور ہمنے اُنسے عذاب رسوائی دنیا دور کردیا اور ایک وقت تک زندہ اور برخوردار رکھا اس صورت مین ترغیب ہے کہ اے لوگو تم بھی ایمان لاکر جان بچاؤ دوم بحسب تحریر تفسیر کبیر و ابوسعود لولا بمعنے (ما) ہے یعنے عذاب دیکھکر کوئی قریہ ایمان نلایا کہ اُسکے ایمان نے اُسے نفع دیا ہو مگر قوم یونس ایمان لائی اور اُنسے عذاب رسوا کنندہ دنیا کا دور کردیا گیا اور ایک وقت تک اُنکو زندہ رکھا۔ اسمین تخصیص سے بحث ہے سوائے وقت یاس جب ملائکہ عذاب نظر آئین اور دم نکلنے لگے ہر وقت توبہ و ایمان مقبول ہے پھر تخصیص قوم یونس کیا ہوئی جواب عذاب وہ ہے کہ معذب پر باب توفیق بند ہوتے جائین بجائے عجز و عذر و ندامت و رجوع کے کفر۔ انکار۔ شکایت۔ شرارت بڑھتی جائے پھر ہر معذب قوم ایمان کیسا کفر مین غلو کرنے لگی مگر قوم یونس کہ انکی عین عذاب مین ہدایت نے دستگیری کی

ونشانیان ہیبت زمین وآسمان مین ظاہر ہین اور یہ نشانیان اور ڈرانا انکو فائدہ نہین دیتا جو ایمان نہین لاتے یعنی یہ نشانیان انکو کبھی کافی نہونگی (بعد ایسے دلائل وآثار کے کیا یہ ایک اگلی قومونکا سا عذاب چاہتے ہین (اگر ایسا ہی) تو کہدیجیے اچھا تم عذاب کے منتظر رہو ہم بھی منتظر ہین ۔

ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ

پھر بچالینگے ہم اپنے پیغمبرونکو اور انکو جو ایمان لائے ایسی ہی حق ہے ہمارے تفضل پر بچانا ایمان والونکا

یعنے انتظار کرین جب غضب الٰہی جوش مارے اور عذاب ظاہر ہوگا ہم اپنے پیغمبرون اور ایمان والونکو بچالینگے اور ہمارے فضل وکرم کا مقتضی یہی ہے کہ مومنین کو نجات دین ۔ شبہہ رسلنا صیغہ جمع حالانکہ بعد آپکے کوئی پیغمبر نہین حل یا یہ قصص ماضیہ پر محمول ہے یا یہ کہ عذاب قیامت سے یا یہ کہ رسل بمعنی لغوی ہے ہر معلم خیر ساعی حق واعظ وناصح

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ مِّن دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ

کہدیجیے اے آدمیو اگر ہو تم شک مین میرے دین سے تو نہ بندگی کرونگا انھین کہ

تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ

تم پوجتے ہو سوائے اللہ کے لیکن بندگی کرونگا اللہ کو جو وفات دیتا ہے تمکو

اے لوگو اگر تمکو میرے دین کی حقیت مین کچھ شک وتردد ہے (تو تم مختار ہو مگر مین) پس عبادت نکرونگا انکی جنھین تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مین تو اُس اللہ کی عبادت کرتا ہون جو تمکو وفات دیتا ہے ۔ وہم اہل مکہ قطعاً منکر تھے فی شک کیون فرمایا دفع اسمین اشارہ ہے کہ یقین شان حق سے ہے نا حق پر گو کیسا ہی اعتقاد ہو مگر دل قائم نہین اور اسی تردد کا نام شک ہے یا یہ کہ اعتقاد مین شک وانکار دونوں کا ایک حکم ہے یتوفکم اس قید سے عظمت وہیبت معبود حق کی ظاہر ہے کہ جسکے اختیار مین موت ہے اُس سے بے پروائی نادانی ہے

وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

اور حکم دیا گیا مین کہ ہون مومنون سے اور یہ کہ قائم کر دو منھ اپنا واسطے دین کے مائل حق ہوکر اور نہ ہوجاؤ تمین مشرکون سے

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ایمان والون سے ہوجاؤن اسمین دلالت ہے لزوم اجماع واتحاد پر اور یہ کہ مین اپنا رخ دل اور توجہ کامل دین کیطرف کرلون در انحالیکہ حق کیطرف راغب اور باطل سے متنفر ہون ۔ اسمین اشارہ ہے ثبات ودوام پر کہ امر ایمان قابل سقوط نہین اُسپر قیام ودوام بھی فرض ہے اور ظاہری ایمان بھی کافی نہین خلوص چاہیے تاکہ باطل سے نفرت واجتناب ہو اور حق کیطرف دل جھکے اور ممکن ہے کہ اقامت دین سے عمل مراد ہو کہ دل بھی مونھ کا ساتھ دیتا ہے یا اعمال صالحہ مین بھی مائل بحق ہون پھر فرمایا کہ صرف اسیقدر

کافی نہین یہانتک تجھے حکم ہوا کہ دین شرک سے دور رہ ہرگز مشرکون سے نہو سب آیت کا اشارہ ہے وہ ایمان خالص ہوگیا جو بالنظر کسی ہستی کو شخص نورعقل سے حاصل ہوا ہے کہ صفت مومنین یہی پائی گئی ہاں یہ بھی پایا اگر وہ بیروائی اور تساہل کرے یا نفاق رکھے یا بعد ایمان مشکل فرقہ خالص حق کیطرف میل اور باطل سے اجتناب نہو وہ بھی خارج ہوگیا۔ اور وہ لوگ بھی خارج ہوئے جو اپکو مسلمان سمجھتے ہین مگر باتباع کفار یا بغرض حصول شیطانی ہی کسی قسم کے شرک مین گرفتار ہین سواے خدا کے کسی اور کو بھی مستقل تعظیم کے قابل اور حاجت روا سمجھتے ہین۔ چونکہ اعراض شرک نہایت اشد تھا مکرر اسکی تعلیم اور دلیل الزامیہ بیان فرماتی ہے

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ

اور نہ پکار　سوائے اللہ کے اسکو کہ نہ نفع دے تجھے اور نہ ضرر دے تجھے پس اگر کیا تو نے تو بیشک تو اب　ظالمون سے ہو

اور اللہ کے سوا انکو نہ پکار جو نہ فائدہ دے سکین نہ ضرر پھر اگر ایسا تو نے کیا تو ظالمون سے ہوجائیگا۔ ظالم یہان بمعنے کافر و مشرک ہے۔ قید بدیں نفع و ضرر بیان واقعہ ہی اسلیے کہ غیر اللہ کا نفع و ضرر پر قادر ہونا غیر ممکن ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۚ يُصِيْبُ

اور اگر پہنچائے تجھے　اللہ برائی تو نہین کھولنے والا اسکا مگر وہی　اور اگر چاہے تیرے لیے خیر تو نہین کوئی پھیرنیوالا اسکے فضل کا پہنچاتا

بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اُسے جسے چاہے بندون سے اپنے　اور وہ　غفور　رحیم ہے

اگر اللہ تعالی تجھے ضرر پہنچائے تو اسکا دفع کرنے والا سوا اللہ کے دوسرا نہین

اور اگر خیر کا ارادہ کرے تو کوئی اُسکے فضل کا ٹالنے والا نہین جسے چاہے اپنے غلامون سے ضرر یا خیر پہنچائے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے یعنے دوسرے کو نفع و ضرر مین کچھ اختیار نہین نہ اللہ کے عذاب کو ٹال سکتا ہے نہ اُسکی رحمت کو روک سکتا ہے مس چھو جانا بہ کا ضمیر ضرر و خیر دونو کی طرف ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ

کہدے تو اے آدمیو　بیشک آگیا تمہارے پاس حق تمہارے رب سے　پس جو راہ پر آیا　نہین راہ پاتا ہی مگر

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ

اپنے نفس کے لیے　اور جو بہکا نہین بہکتا ہی مگر اپنے نفس پر　اور نہین ہم　تمپر　داروغہ

اے لوگو تمہارے پاس حق یعنے اسلام و کتاب و رسول آگیا تمہارے رب کیطرف سے تو جو راہ راست پر آئیگا اپنے فائدے کے لیے اور جو گمراہ ہوگا اُسکا ضرر بھی اُسکی ذات پر ہی اور ہم تمپر داروغہ نہین ہین کہ تمہارے نیک و بد کا اثر ہمپر پہنچے

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ

اور پیروی کر اسکی کہ وحی کیا گیا طرف تیری اور صبر کر یہانتک کہ حکم کرے اللہ اور وہ اچھا ہے حکم کرنے والوں کا

اور جو احکام آپ پر آتے ہیں اُنکے تابع رہیں اور صبر کریں کفار کے طعن و انکار سے تعرض کریں یہاں تک کہ اللہ حکم قتال دے یا عذاب نازل فرمائے یا بروز حشر فیصلہ کرے اور وہ تمام حکم کرنے والوں سے اچھا ہے معالم کہا ابن عباس نے کہ یہ آیت حکم جہاد سے منسوخ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

ابتدا کرتا ہوں میں نام سے اللہ مہربان رحم کے

اس سورت کا نام سورۂ ہود ہے ایکسو تیئیس آیتیں ہیں مکہ میں نازل ہوئی سوا تین آیتوں کے اقم الصلوٰۃ الخ مدنی ہے

الٓرٰ ۚ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ

کتاب ہے مضبوط کی گئیں آیتیں اسکی پھر جدا کی گئیں پاس سے حکیم خبردار کے

الٓر حروف مقطعات سے ہے مراد اسکی اللہ جانتا ہے کتاب استوار کردہ شدہ اسکے دو معنی ہیں ۱ اصطلاحی وہ آیت جو ظہور معنے کے ساتھ نسخ و تاویل کی محتمل نہو ۲ لغوی۔ استوار اختلاف و نقض و تعارض یا ضعف ترکیب۔ رکاکت الفاظ اجمال و احتمال معنوی غلط و خطا سے محفوظ آیا تہ جمع آیت اگر باعتبار عموم لفظ کے تمام آیتیں مراد ہیں تو معنے دوم لیئے جائینگے یا یہ کہ قرآن مجید باعتبار مجموع محکم ہے یا یہ کہ دوسری کتاب سے منسوخ نہیں ہوسکتا اور ایک آیت کا دوسری آیت یا حدیث سے بغیر نسخ بمنزلہ ضمیمہ و بیان ہے۔ اور اگر بحسب تقسیم سورۂ آل عمران آیات سے صرف آیات توحید و اصول احکام و اخلاق مراد ہیں تو بلاشبہہ محکم اور غیر قابل نسخ ہیں فصلت۔ جدا جدا کی گئی یعنے حق و باطل و حرمت و حلت یا اخلاق و احکام یا اصول و فروع میں علیحدہ علیحدہ بیان واضح اور تقریر روشن ہے یعنے یہ کتاب ہے جسکی آیتیں محکم فارغ از احتمال بیش و کم حق و باطل کی تفصیل احکام کی توضیح حکیم خبردانا سے جزو کل کے پاس سے نازل ہوئی اسکی تصدیق و اتباع عقلاً و نقلاً واجب ہے پھر تفصیل احکام فرمائی۔

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ۝ وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ

یہکہ نہ پوجو مگر اللہ کو بیشک میں تمکو اس سے ڈرانیوالا اور بشارت دینیوالا ہوں اور یہکہ استغفار کرو رب سے اپنے

ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ

پھر توبہ کرو طرف اسکی فائدہ دیگا تمکو فائدہ اچھا مدت مقرر تک اور دیگا ہر صاحب فضل کو فضل اسکا

وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

اور اگرچہ منہ پھیرو گے پس مین ڈرتا ہون تمپر عذاب (سے) بڑے دنکے طرف اللہ کی ہے رجوع تمھارا (ہے) اور وہ ہر شئے پر قادر ہے

اِنَّنِي سے مراد انحضرت یعنے آپ کہدیجئے ہیشۃ اللہ تعالےٰ یا کتاب یعنے منجملہ احکام سنجملہ اول یہ ہو کہ نہ بندگی کرو کسی کی مگر اللہ کی بندگی کرو دوم یہ کہ اپنے گزرے ہوئے گناہونکی بخشش مانگو اپنے رب سے پھر آیندہ غفلت ونافرمانبرداری سے توبہ کرو اور اللہ کیطرف توجہ اور رجوع کرو میں تمکو اس کتاب کی مخالفت یا اللہ کی معصیت سے ڈرانیوالا ہون اسطرح کہ اگر شرک کیا اور استغفار و توبہ نکی اور اطاعت سے روگردان ہوئے تو بڑے دن یعنے قیامت کے عذاب مین گرفتار ہوجانیکا خوف ہے (قیامت کا دن بحق اہل معاصی پچاس ہزار برس کا ہوگا) اور کتاب کی پیروی کے عمل اور اللہ کی اطاعت اور ترک شرک وطلب عفو وتوبہ وندامت کے فوائد کی خوشخبری سناتا ہون اور وہ دو امر ہین سعادت وعزت وکامیابی دنیاوی جو ایک معین وقت یعنے عمر تک ہے دوسرا فضل یعنے صاحب عمل خیر واعتقاد صحیح ونیت خیر وقدم ثابت کو اسکے فضل وعمل کا انعام وعوض بقدر مرتبہ عنایت ہوگا۔ اور خوب سمجھے رہو کہ تمھارا بازگشت اللہ ہی کیطرف ہے اگر نیک عمل کیے ہین تو اسکی حضور مین انعام پاوگے اور اگر عاصی ہو تو اس سے نہ بھاگ سکوگے اور وہ ثواب وعذاب دونو پر قادر ہے دانا وماہر ہے واضح رہے ربط معنوی کے لیئے آیت مین تقدیم وتاخیر کی ضرورت تھی وہ ظاہر کردی گئی متاع حسن باعتبار اجل مسمی حسن اخروی کو شامل نہین اسلیئے کہ وہان کے جملہ امور باقی اور غیر منتہی ہین پھر کلمہ حسن مین خفا ہے اسلیئے کہ اگر مراد یہ ہو کہ کوئی خوبی ہو چھوٹی یا بڑی انھین ملجائیگی تو کوئی کافر اس سے محروم نہ نکلیگا فائدہ تخصیص کیا ہوا اور اگر تمام خوبیان داخل ہین تو کسی بشر مین نملینگی اب تردد ہوا کہ متاع حسن جو اہل طاعت کے لیئے موعود ہے کیا ہے اور بحسب اصول معینہ اعلےٰ درجے کی خوبیان داخل موعود اور ادنے درجے کے فائدے غیر مقصود پھر محاسن دنیاوی گو فانی ہون دو قسم کی ہین ایک وہ جو صرف شہوات نفسانی ولذات فانی سے متعلق ہین نہ کمال سمجھی جاتی ہین نہ انکے آثار حسنہ باقی رہتے ہین جیسے اکل وشرب دولت وغیرہ دوسرے وہ جنکے آثار حسن باقی اور وسیلۂ سعادت ابدی سمجھے جاتے ہین جیسے تکمیل نفس۔ تہذیب اخلاق تحصیل علوم وغیرہ اول ادنے اور غیر معتبر دوم اعلےٰ اور وعدۂ انعام مین داخل۔ پھر یہ حسنات گو کافر ومسلم دونو مین پائی جاتی ہین مگر نظر قاصر وفہم ناقص ہے عقل سلیم اور فکر صحیح [illegible]
اسلیئے کہ جمل یعنے صانع حقیقی [illegible]

تذلل یعنے غیر مستحق اور بستر کی بندگی - قتر یعنے خالق و حاکم کی معصیت ذلت یعنے ندامت ذاتیہ سے دلبستگی - یاس یعنے سعادت دائمی سے مایوسی وغیرہ یہ تمام قبح لوازمات کفر سے ہیں اب حسن کمالات پس معلوم ہوا کہ یہ فضائل و کمالات و محاسن مومنین کو دنیا میں عطا ہوتے ہیں اور آخرت میں بقدر حسن ثواب و نتیجہ عطا ہوتا ہے ذی فضل صاحب عمل خیر و اعتقاد حق فضلہ یعنے ثواب فضل - تاکہ دنیاوی کوششوں کے ثمرات مساوی نہوں بلکہ حسب استعداد زیادہ میں امتیاز رہے - اسمیں ترغیب ہے کہ طالب عالی ہمت جی توڑ توڑ کر محنت کریں لطیفہ اسمیں اشارہ نازک ہے کہ لذت پسند تماشا دوست بند ونکے لیئے انکی تمنا کے موافق حور و قصور لذت و سرور اور دل دادہ جگر سوختہ مشتاق لقا بندگان خدا کے لیئے نہ دنیا میں تعلقات و اسباب و اغیار سے کام تھا نہ آخرت میں ادھر اُدھر توجہ ہائی جائیگی بلکہ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر مقام صدق میں شاہنشاہ قادر کے مقرب ہونگے

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ

آگاہ ہو وہ دوہراتے ہیں سینے اپنے کہ چھپیں اُس سے آگاہ ہو جبکہ لپیٹتے ہیں کپڑے اپنے

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

جانتا ہے اُسے کہ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں بیشک وہ دانا ہے راز سے سینے کے

تثنی کے معنے موڑنا اور کج کرنا یثنون صدورھم سے عرب کسی امر کا چھپانا مراد لیتے ہیں ضمیر سے مراد آنحضرت یعنے آپ خبردار ہوجائیں کہ منافق آپ سے نفاق و کفر چھپاتے ہیں تاکہ دل کی بات آپ سے مخفی رکھیں آپ آگاہ رہیں کہ جب وہ خلوت اور تنہائی میں اپنے کپڑے لپیٹتے ہیں اور نہایت پوشیدگی سے کوئی کام کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالے اُنکے چھپے اور کھلے بھید جانتا ہے وہ دانا ہے امور و واقف ما فی الصدور ہے یہ آیت منافقین و کفار کی شان میں ہے کہ تم کچھ کرو مگر اللہ سے تمہارے راز مخفی نہیں رہ سکتے ف اگر آدمی اس آیت کا تصور رکھے اور اپنے ہر خلوت و مجلس اور خطرۂ قلب و حدیث نفس میں اللہ تعالے کو حاضر و ناظر یقین کرے اور ایسا سمجھے کہ وہ دیکھ رہا ہے تو غالباً گناہ کی جرات نہو کچھ شرم کچھ خوف پھر توفیق کی مدد - بیشک گناہ سے بچنے کو یہ عمل مجرب ہے -

پارہ دوازدہم وَمَا مِن دَآبَّۃٍ سورۂ ہود

ربط مومنین و کفار کی جزا و سزا سے سورت شروع کرکے وسعت ربوبیت و احاطۂ علم کا ذکر فرمایا اور یہ کہ عام رزق رسانی اور آغاز و انجام کی کارسازی ایک ہی ذات مبدأ فیض و برکات سے متعلق ہے

وَمَا مِن دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُہَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّہَا وَمُسْتَوْدَعَہَا کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ

اور نہین کوئی جانور زمین مین مگر اللہ پر ہے رزق اسکا اور جانتا ہے قرار گاہ اسکی اور جا امانت اسکی سب ہے کتاب واضح مین

دابہ لغت مین ہر جانور کو کہتے ہین کہا صاحب تفسیر کبیر نے باتفاق مفسرین یہان یہی مراد ہے اور اصطلاح مین چارپایہ یا گھوڑا کتاب مبین مراد لوح محفوظ یعنی کوئی ذی روح نہین مگر اللہ نے اپنے فضل سے اپنی طرف اسکا رزق کر لیا ہے یعنے وہی ضامن اور متکفل ہے مستقر آغاز و انجام یا [illegible] و گور یا وہ صُلب جسے اُسکا نطفہ سپرد کیا گیا اور وہ رحم جہان اُسنے قرار پکڑا یا جنت مین جائیگا [illegible] یہ تمام امور لوح محفوظ مین ہین آیت مین کمال ربوبیت و علم کا مذکور ہے اور بہت بڑا اطمینان اور وعدہ اپنے غلامونکو دیا ہے کہ اصل حاجت یعنی رزق کے ضامن ہم ہین اور ہر جگہ تمہارے حال سے خبردار در منثور ابوموسیٰ و ابومالک و ابوعامر چند اشعریون کے ساتھ ہجرت کرکے حضور کی خدمت مین آئے اور زاد راہ باقی نہ تھا ایک شخص کو بھیجا کہ حضور سے درخواست کرے فرستادۂ رسول خدا کو دیکھا کہ یہی آیت کریمہ پڑھ رہے تھے دلمین کہا اشعری کیڑے مکوڑون سے اللہ کی نزدیک خوار نہین جب انھین رزق دیتا ہے انکی خبر نہ لیگا حضور سے کچھ عرض نکی اور پھر آیا اور اپنے ساتھیون سے کہا بشارت ہو تمکو کہ فریادرس آگیا لوگ سمجھے کہ حضور نے کچھ وعدہ کیا ہے دفعۃً دو آدمی آئے گوشت کا کاسہ اور روٹیان بیش کین خوب شکم سیر کھایا اور اُن دونون مردون سے کہا ہم خوب کھا چکے اب تم یہ طعام حضور مین لیجاؤ بعد ازان جب حاضر خدمت ہوئے اس کھانیکی تعریف کی کہ ایسا لذیذ ہمنے کبھی نکھایا تھا آپ نے فرمایا مینے کچھ نہین بھیجا تھا پھر تمام قصہ حضور مین عرض کیا گیا ارشاد فرمایا کہ یہ رزق اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا۔ اور تفسیر کبیر مین ہے کہ جب حضرت موسیٰ اپنی بی بی صاحبہ کو بحالت درد زہ جنگل مین تنہا چھوڑکر آگ لینے گئے اور یہان کلام الٰہی سنا تو کچھ کچھ تعلق تھا کہ واللہ اعلم اس بیچاری پر کیا گزر رہی ہے حکم ہوا کہ عصا ایک پتھر پر مارو عصا مارا تو ایک شگاف ہوا اور اسمین سے ایک پتھر نکلا اُسپر عصا مارا اسمین سے ایک پتھر نکلا اسی طرح تیسرا پتھر نکلا اس تیسرے پتھر پر عصا مارا تو ایک کیڑا نکلا جو چیونٹی کے برابر تھا اور اُسکے منہ مین کوئی شئے دبی تھی جو مثل غذا

رکھی پھر آپ کی سمع سے حجاب اُٹھا دیا گیا آپ نے سُنا کہ وہ کیڑا کہتا تھا پاک ہے جو مجھے دیکھتا ہے اور میرا کلام سنتا ہے اور میرا مقام جانتا ہے اور مجھے یاد کرتا ہے بھولتا نہیں **بحث** جبکہ ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمہ ہے پھر بعض کی عمر رزق حرام میں گذرتی ہے اور بعضے فاقہ کشی میں گذار دیتے ہیں اور بعض بھوک سے ہلاک ہو جاتے ہیں **جواب** رزق حلال ہو یا حرام قلیل ہو یا کثیر خوشگوار ہو یا بدمزہ یہ سب رزق موعود ہیں کوئی وصف و مقدار اور وقت و عنوان مخصوص نہیں

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

اور وہی ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین چھ دنوں میں اور تھا عرش اُسکا پانی پر تاکہ آزمائے تمکو کون تم میں اچھا کرتا ہے کام

وہی ذات جامع الصفات ہے جسنے ساتوں آسمان اور زمین چھ دن میں بنائی اور مرتب کیے (تفصیل اسکی صفحہ ۔۔۔ میں ہے) اور تھا عرش اُسکا پانی پر تاکہ تمھارا امتحان کرے کہ تم میں سے کون اچھے کام کرتا ہے **نکتہ** یہ مسئلہ ابتدائے آفرینش ہے اسکے متعلق احادیث میں خبریں وارد ہیں بخاری نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ حضور میں کچھ یمنی آئے اور اول امر سے سوال کیا فرمایا كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهُ شَيْءٌ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ تھا اللہ اور نہ تھی اُس سے پہلے کوئی شئے اور تھا عرش اُسکا پانی پر پھر پیدا کیے آسمان اور زمین اور لکھی لوح محفوظ میں ہر شئے۔ کہا عمران نے کہ ابھی اسیقدر ارشاد ہوا تھا ناگاہ ایک آدمی نے کہا اپنی اونٹنی کی خبر لو بھاگ گئی میں اُدھر چلا اور بخدا اچھا ہوتا اگر میں یہ اسرار سنتا اور اونٹنی چلی جاتی ترمذی کہا ابو رزین نے میں نے عرض کی یا رسول اللہ قبل پیدا کرنے خلق کے اللہ تعالی کہاں تھا فرمایا فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ ثُمَّ خَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ عما میں تھا اوپر اُسکے ہوا اور نیچے ہوا اور عرش کو پیدا کیا پانی پر عما کہا یزید نے جو ترمذی کے شیخ کے شیخ ہیں کہ معنی عما کے یہ ہیں کہ اسکے ساتھ کوئی شئے نہ تھی ایسا ہی ہمارے شیوخ یعنی حماد و وکیع و شعبہ و ابو عوانہ بھی کہتے تھے اور کہا بعض علما نے کہ عما کی کیفیت اللہ ہی جانے تو اسے مراد خلا محض یعنی کچھ نہ تھا حاصل حدیث بخاری یہ ہے کہ اللہ سے پہلے کوئی شئے نہ تھی اور عرش اسکا پانی پر تھا پھر آسمان و زمین بنائے گئے اور حدیث ترمذی میں یہ تصریح زائد ہے کہ اللہ تعالی (عما و ہوا) یعنے لامکان میں تھا پھر عرش کو پیدا کیا بالائے آب کہا صاحب تیسیر نے کہ یہ مراد نہیں کہ عرش پانی پر دھرا تھا بلکہ یہ آسمان و زمین وغیرہ نہ تھے پانی تھا در منثور کہا ابن عباس نے کہ پانی ہوا پر تھا حاکم کہا کعب نے حق تعالی نے ایک یاقوت سبز پیدا کیا پھر نظر

ہیبت سے وہ پانی ٹھیرا اور تھر تھرانے لگا پھر ہوا پیدا کردی (یعنی اُسی حرکت سے) رو یہ پانی ساکن ہوا پھر قائم کیا پھر عرش پانی پر رکھا گیا صاحب کبیر نے بہتر ہو کہ حدیث مشہور پر اعتماد کیا جاوے اور وہ یہ ہو کان اللّٰہ ولم یکن معہ شئ ثم کان عرشہ علی الماء یعنی اللہ تھا اور اُسکے ساتھ کوئی چیز نہ تھی پھر اُسکا عرش پانی پر تھا آیت مین اشارہ ہو کہ پانی عرش کے سوا اُن پانچ چیزوں سے پہلے مخلوق ہوا ہو اور یہ وہم نہیں ہو سکتا کہ عرش قدیم ہو اسلیے کہ عرش مخلوق اور مربوب ہو اور یہ سب امور اسکی حدوث پر شاہد ہیں در منثور جب آسمان و زمین کو پیدا کیا تو پانی کو حصے ہو گئے آدھا تحت عرش رہا اسی بحر مسجور کہتے ہیں اُس سے ایک قطرہ بھی نہیں ٹپکتا یہاں تک کہ نفخ صور تک جب نفخ ثانی ہوگا جس سے اجسام پوسیدہ درست ہو جاوینگے اور نصف زمین کے نیچے ہو اسکا نام باقی ہو لیبلوکم یہ متعلق ہو خلق سے یعنی اسلیے یہ تمام اشیا پیدا کی ہیں کہ تمہارے اقوال و اعمال کا امتحان ہو آیا خالق اور رب کو پہچانتے ہو یا نہ آیا اُسکی اطاعت کرتے ہو در منثور کہا ابن عمر نے کہ حضور نے اس آیت کو پڑھکر فرمایا کہ عمل سے مراد عقل ہو مراد عمل یہاں عام ہو شامل افعال قلب اور فعل جوارح ہر طرح کا امتحان مشروط ہو اور حسن سے مراد حسن شرعی

وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ

اور اگر کہے تو بیشک تم اٹھائے جاؤ گے بعد موت کے البتہ کہینگے وہ جو کافر ہوئے نہین یہ مگر جادو کھلا ہوا

اور اگر کہے تو کہ تم لوگ مرنے کے بعد زندہ کیے جاؤ گے تو ہماری ایسی قدرتین دیکھنے پر بھی) کفار کہینگے یہ قرآن یا یہ قول تو جادو سا معلوم ہوتا ہو یعنی ایسی متعجب ہون جیسے کوئی جادو سے متعجب کرتا ہو

وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ أَلَا يَوْمَ

اور اگر متاخر کرین ہم اُن سے عذاب زمانہ معینہ تک البتہ کہین کسنے روک رکھا ہے آگاہ ہو جسدن

يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

آئیگا اونپر نہین وہ پھیرا گیا اونسے اور گھیر لیگا انکو وہ کہ تھے اوسکے مسخراپن کرتے

ارشاد کہا ابو سعود نے (امۃ) سے مراد حصۂ وقت (معدودہ) شمار کردہ یعنے وقت مقرر معروف صرف کردہ شدہ پھیرا گیا یعنے ممنوع یہ خبر ہو لیس کی اسم اُسکا ضمیر جو راجع ہو عذاب کی طرف یعنے اگر منکرین پر نزول عذاب مین ایک وقت معین تک توقف ہو تو تم سے کہین کسنے اُس عذاب کو روک رکھا کیون نہین آتا (بعد ازان ارشاد ہوا) آپ آگاہ ہون کہ جسدن وہ عذاب معین آجائیگا کوئی اُسے روک نہ سکیگا اور وہ عذاب جسکے ساتھ ہنسی ہنسکر یا تمسخر

بنا ... مسئلہ عذاب الٰہی سے تمسخر کرنا موجب نزول عذاب ہے

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ وَلَئِنْ

اور اگر چکھاویں ہم آدمی کو اپنی رحمت پھر کھینچ لیں ہم اس سے بیشک وہ بڑا ناامید ناشکر ہے اور اگر

أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي إِنَّهُ لَفَرِحٌ

چکھاویں ہم اسے نعمتیں بعد تکلیف کے کہ چھوئی تھی اسکو البتہ کہینگے گئیں برائیاں مجھسے بیشک وہ خوش ہونیوالا

فَخُورٌ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ

اترانیوالا ہے مگر جو ایمان لائے اور کین نیکیان انھین کے لیے بخشایش ہے اور ثواب بڑا

... اسلئے کہ انسان سے مراد کافر ہی پس آیت سابق سے مرتبط ہوا اور اگر بحسب لفظ مراد جنس انسان ہے اور یہی مذہب قوی ہے تو اسمین مقتضائے طبع انسانی کا ذکر ہی ہر کیف زمانے کا تغیر آدمی کا تلون اور حق فراموشی اسباب ومجاز سے تعلق مذکور ہے مگر بعض اس کلیہ سے مستثنیٰ بھی ہین فرمایا اگر آدمی کو ہم اپنے فضل وکرم سے کوئی خوشی وکامیابی عطا کرین پھر اسے دور کر دین اور مصیبت وافلاس مین چھوڑ دین تو بڑا ناامید اور سخت ناشکر ہوجاتا ہو نہ ہمارے کرم کا امیدوار نہ اگلے احسانونکا شکرگذار بلکہ شکایات بیجا اور خفگی بے محل اس سے ظاہر ہوتی ہے پھر اگر سختی کے بعد راحت عطا کرین تو شکرگزاری فراموش ہماری طرف التفات نہین ان لذات فانیہ اور اسباب مجازیہ پر بھول کر کہنے لگتا ہی میرے برے دن گئے اور بہت خوش ہوتا اور اتراتا پھرتا ہے دنسبت آیت کیطرف کی یعنے یہ اسباب خود یا کسی تدبیر سے کین یہ بھی خیال نہ کیا کہ مزاحمات دفع کرنے والا کون قادر مطلق ہے ہان اس حق فراموشی اور بیہوشی سے مومن نیک کار مستثنیٰ ہین اور بھول چوک کی مغفرت اور نیکیون پر ثواب عظیم بھی انھین کے لیے ہین ف گو انسان مایوسی ناشکری تفاخر کا عادی ہے مگر ایمان والے اس سے محفوظ ہین نکتہ اذقنا اسلیئے فرمایا کہ رنج وراحت دنیا حقیر اور فانی ہین مثل ذوق کے یئوس کفور فخور بروزن فعول بصیغہ مبالغہ اسلیئے فرمایا کہ انسان مین یہ امور طبعی ہین بالکل دور ہونا مشکل البتہ غلو اور کثرت انکی مذموم ہے

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا لَوْلَا

پس شاید تو چھوڑنیوالا ہی بعض چیز کا کہ وحی کی گئی طرف تیری اور تنگ ہوتا ہی اس سے سینہ تیرا یہ کہ کہتے ہین کیون نہ

أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ

اتارا گیا اسپر خزانہ یا آیا ساتھ اسکے فرشتہ نہین تو مگر ڈرانیوالا اور اللہ ہر شے پر وکیل ہے

ف جب کفار کے کلمات ناشائستہ و تمسخرات واہیہ سے حضور کا ملال زیادہ ہوا تو بغرض تسکین فرمایا بعض مشرکین نے کہا اگر آپ ہمارے پاس ایسا قرآن لائین جسمین ہمارے بتون کی مذمت نہو اور ان دو کلمات و تمسخرات سے حضور کا ملال بڑھا تو بغرض تسکین و رد مشرکین ارشاد ہوا شاید آپ بعض وحی تبلیغی کو چھوڑ دیجیے اور آپکا سینہ تنگ ہو گا یعنے نہایت درجے کا ملال اور صدمہ اپنے دل پر رکھینگے اسلیے کہ وہ کیون کہتے ہین کہ کیون نہین ہم پر خزانہ غیب نازل ہوتا یا اس رسول کے ساتھ فرشتہ آتا کفار ایسے ہی معجزے طلب کرتے اور باتین بناتے جنکی تصریح گذر گئی تو اسکے جواب مین ارشاد ہوا (آپ اے نبی کریم صرف ڈرانیوالے ہین اور ہر شے پر قدرت الٰہی کو ہے) پس آپ ابلاغ رسالت کر دیجیے اور کچھ خیال نفرمایے کوئی مانے یا نمانے یہ تو ہمارا ہی کام ہو اور ہمین سب کے وکیل و کفیل ہین —

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ

کیا کہتے ہین　افترا باندھا ہے　کہدیجیے پس لاؤ　دس　سورتین　مثل اسکے　افترا کی ہوئین

وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

اور پکارو　جسے کہ بلا سکو تم　غیر　اللہ کے　اگر ہو تم　سچے

کیا کہتے ہین کہ آپ نے قرآن دل سے گڑھ لیا پھر آپ کہدیجیے اگر یہ زعم ہے تو تم بھی دس سورتین دل سے گڑھی ہوئی مثل قرآن کے لاؤ اور بلا لو جسے پکار سکو تم غیر خدا سے اگر ہو تم سچے اسلیے کہ قرآن اگر قول بشر ہے تو وہ بھی بشر ہے تمھی اسکا جواب ممکن ہے بحث سورۂ بقر اور سورۂ یونس مین ایک سورت طلب فرمائی اور یہان دس جواب کہا صاحب معالم و بیضاوی و کبیر وغیرہ نے کہ سورۂ بقر مدنی ہے اور سورۂ یونس سورۂ ہود سے موخر بہر حال سورۂ یونس مقدم ہے اس مین دس سورتین طلب کین جب عاجز ہوئے تو ایک پر کفایت کی گئی اور کہا بعض نے کہ وہ غیر محدود ہین اور یہ محدود لیجیے اگر تمام قرآن کا جواب نہین ہو سکتا تو [illegible]

فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ

پھر اگر نہ جواب دین تمکو تو یقین کرو نہین اتارا گیا مگر علم اللہ سے اور یہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ پس کیا تم فرمانبردار ہوگے

واضح رہے کہ تاویل آیت مین مفسرین مضطرب ہین اور پچھلا قول میرے نزدیک نہایت صاف تکلف سے دور ہے مخاطب حضور ہین اور جمع تعظیماً ہے ۲ مومنین مخاطب ہین —

کیستی اگر کفار تمکو جواب نہ دے سکین اور مثل قرآن نہ لا سکین تو اب مزید اطمینان و
ایمان یا اطمینان تمکو حاصل ہو کہ قرآن اللہ ہی کے علم سے اُتارا گیا ہی اور اُسی کا بھیجا ہوا ہی
اور سبب اسکا انکا دستخام ہو گیا تو یہ بھی یقین ہو گیا کہ غیر خدا کوئی معبود نہین اسلیے کہ اللہ نے
قرآن مین تصدیق رسول و الوہیت حضرت رحمن کی ہی اسکی تصدیق و توضیح کے بعد
کیا تم مطیع ہوگے یعنی مسرور ہو سکے اور مراد مسلم وا سلام سے کمال یقین قلب کی تسکین ہی جیسا
لیطمئن قلبی آیا (تمھارا ایمان زیادہ ہو) اور یہ وسیم بالکل ہی کہ ایمان بالقرآن و توحید
و قبول اسلام مشروط بنایا گیا اسلیے کہ وہ شرط جسکا وجود محال ہی تعلیق نہین بلکہ
ایک قسم کی تاکید ہی جیسا کہ فرمایا کفار دوزخ سے نکلینگے جبتک اونٹ سوراخ سوئی
مین نہ در آسکے حالانکہ اُنکا خروج کسی حال مین ممکن نہین بس تعلیق بالمحال محال
ہی ایسی ہی مثل قرآن کا لانا خواب خیال ہی اگر کفار تمکو جواب نہ دے سکین تو اے منکر و
جان لو کہ قرآن کلام باری ہی اور اللہ ہی معبود برحق ہی تو کیا اب تم ایمان لاؤ گے
اور یہی قول سلم کو بھی ہی کہ منکر و اگر وہ تمام تمھارے حمایتی جنکو تم اسکے سوا پکار
رہے ہو مثل قرآن نہ بنا سکین اور تمکو جواب نہ دین اور تم سے کچھ نہ ہو سکے تو یقین
کر لو کہ قرآن منزل من اللہ ہی ورنہ جواب ہو ہی جاتا اور اللہ ہی معبود برحق ہے
تو کیا اب تم مطیع ہوتے ہو کہ تمھاری گذشتہ خطائین معاف کیجائین یا ایسے دلائل
ظاہر ہونے کے بعد بھی کچھ تردد باقی ہی کہ محض نادان بے ایمان قابل سزا سمجھے جاؤ
ف قرآن کا یہ معجزہ دائمی اور حقانیت اسلام کی دلیل قطعی ہی جسکا جواب ابھی نہ ہوا نہو گا

مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝

جو کوئی چاہتا ہی زندگی دنیاوی اور زینت اسکی پوری کر دینگے ہم انکو کام انکے اسمین اور وہ دنیا مین نہ خسارہ پائین گے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

وہ ہین کہ نہین انکے لیے آخرت مین مگر آگ اور برباد گیا جو کیا دنیا مین اور باطل ہوا جو تھے کرتے

جو حیات دنیا اور اسکی زینت کا خواہان ہی اُسے اُسکے کام کے ثمرات دنیا ہی مین
پورے کر دیتے ہین اور اُنکے حق گھٹائے نہین جاتے اُنکے لیے آخرت مین آگ کے
سوا کچھ نہین جو دنیا مین کیا تھا سب اکارت گیا اور ضایع و باطل ہی جو کچھ وہ کیا
کرتے تھے پھر کہا گیا مخاطب اسکے منافق یا کفار اور مومنین کو ایسا جواب خشک

ہو نہیں سکتا اور اعمال سے مراد وہ اعمال خیر ہیں جنکا دو نوع کفار سے جائز ہے جیسے سخاوت
صلہ رحم رحمت سخاوت رفاہ عام وغیرہ تو اسکے فوائد انکو یہیں ملجاتے ہیں اور
بعض کہتے ہیں کہ ... مگر اعمال سے مراد اعمال ریائی ہیں تخصیص ریائی کی نسبت
... اگرچہ ایمان و اسلام ہی نہیں رہا تو ناری ہے لیکن تخصیص
... چاہتا ہے کہ مراد عام رہے اور خصوص سے یعنی دنیا پرستی
خود بخود کافر و منافق میں پائی جائیگی پس خلاف ظاہر ہوگا نہ ضد اصل مسلم اور تفسیر
اسکی یہ ہے ارادہ گو ہر بشر بالطبع حیات و زینت کا آرزومند ہوتا ہے مگر اصل مقصود
و تمام ہمت و عمدہ مقاصد اسکا آخرت ہی ہے اسلیے کہ ارادہ کی چار قسمیں ہیں ۱
(خالص) وہ جو ایک ہی مقصود ٹھہرائے دوسرے کی پروا نہو جیسے بعض زاہد جو دنیا
سے کوسوں بھاگتے ہیں یا واعظ و مدرس صادق جنکو رضائے خدا و رسول و
رجوع و قبول دونوں حاصل ہیں مگر دل ایک ہی جانب ہے یا دنیا دار جنکا اپنے تمام
رسوم بلکہ اسلامی امور مثل عیدین و ختنہ و نکاح وغیرہ میں بھی دنیا کے ناموری یا
باپ دادا کی تقلید مقصود ہے اگر مفت کا ثواب ملجاے تو خیر یہ بھی سہی ۲ (ضمنی) یعنی
اصل مقصود کچھہ ہو اور ضمنا دوسرے فائدہ بھی ملحوظ ہوں جیسے غازی کا مقصود
غلبہ و ثواب ہے اور ضمنا غنیمت بھی عزیز ہے اگر ملے تو مسرور اور نہ ملے تو شاکر و صبور ۳
(متردد) جسمیں شک ہو کہ خالص ہے یا مشترک اسمیں دو امر مراد ہوتے ہیں مگر ایک
زیادہ دوسرا کم ایک موخر دوسرا مقدم جیسے ہمارے زمانے کے بعض طلبہ جنہیں
بعد علم اگر دنیا نہ ملے تو افسردہ اور کچھہ کچھہ اپنی ناکامی پر نادم ۴ (مشترک) یعنے
دونوں امر برابر مقصود و ملحوظ ہوں ناکامی میں حسرت اور طلب میں سعی برابر ہو
پس آیت میں یہی ارادہ خالص و طالب کامل مراد ہے اسلیئے کہ ارادہ مطلق فرد کامل
کیطرف پھرتا ہے نہ ارادہ ضمنی و متردد و مشترک اور بیشک ایسا ارادہ ایمان کے ساتھ
جمع نہیں ہو سکتا اور ایسا ارادہ نہ مقتضائے طبع بشری ہے نہ قرین عقل و نظر بلکہ بحکم نفس
و شیطان حیلہ گر حیات دنیاے فانی کے قیام کا تصور ارادہ صحیح کا مانع ہوا اور
زینت سے لذات فضول ہوا و ہوس نامعقول مراد ہے چنانچہ قرائین وارد ہوا
کہ دنیا اونکی آنکھوں میں قرین کیگئی جو شیطان کی راہ پر ہیں اعمال جمع عمل عام ہے ارادہ

بوجہ اطاق عمل صحیح وتدبیر صائب معتبر پس یہ ارشاد کہ آنکے عمل ضائع ہو گئے بکر [illegible] تدبیر ریاکاری کی
نسبت ہے جنکے بیئے مانع وعارض ونقص ثابت نہیں پس یہ وہم نہ ہو کہ ہر تدبیر وعمل دنیوی پر بے نتیجہ
کامیاب نہیں ہوسکتے اسلئے کہ جو تدبیر صائب عمل کا [illegible] اور [illegible] نہیں اہل
مومنین کی دنیاوی کامیابی بطور معاوضہ واجرت نہین بلکہ انعام وتفضیل ہے نکتہ شاید اسی
وجہ سے دنیاوی امور مین کفار زیادہ کامیاب نظر آتے ہین فیہا خواہ متعلق حبط ہے اور
ضمیر راجع آخرت کی طرف یعنے ضائع ہو گئے عمل آخرت مین خواہ متعلق صنعوا ہے اور ضمیر راجع دنیا
کی طرف یعنے ضائع ہوا جو دنیا مین کیا مسئلہ دنیا کی اغراض ومقاصد واصل بنانا جائز نہین
مسئلہ زیادہ مقبول وبہترین غیر محمود ہی مسئلہ ریا ارادۂ خیر کو باطل وغیر معتبر کردیتا ہے وہ اعمال
ریائی بالکل باطل وساقط ہونگے مسئلہ وہ اعمال جو محض دنیاوی فوائد کیلئے [illegible]
ہین گو ذکر وتلاوت پر شامل ہون موجب ثواب وحسن آخرت نہونگے مسئلہ کوئی پیشہ یا نوکری
یا تجارت جسمین تحصیل زر مقصود اور عمل خیر موجود ہو جیسے کتابت قرآن تعلیم نوکری
کتب دین کی تجارت وغیرہ اگر اس خیال سے ہے کہ ظاہر مین خدا پرست کہلاؤن اور
دنیا کماؤن تو عاصی ہے اور اس وجہ سے کہ یہان او تدبیر [illegible] بھی ہوتی تو جائز اور
اس شوق مین کہ معاش بھی تعلق الٰہی سے خالی نہ رہے تو موجب ثواب ہے جیسا کہ ارادے
کے مفہوم سے ظاہر ہے بحث آیت مین کوئی دلالت نہین [illegible] اعمال دنیا کے لیے ہون
اور بعض خدا کے لیئے وہ بھی اس وعید کا سزاوار ہے اسلئے کہ صرف اعمال دنیاوی کے
بطلان پر آیت دال ہے اور جہنم بوجہ بے ایمانی کے تہدید ستی ہے پس جب کوئی اور عمل خیر
گو وہ صرف توحید ورسالت کا اقرار ہی ہو موجود ہے تو [illegible] مغفرت منقطع نہین
ہوسکتی حاصل نہ دنیا و دنیا پرستی کی مذمت نہ اعمال ریائی ومقاصد دنیاوی
کا ابطال نہ کفار کو دنیا مین فائدہ عمل جو چاہئے آخرت مین تہیدستی
محرومی ہے مشکوۃ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا
فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ
مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ
لَمْ يَكُنْ لَهٗ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا
رواہ مسلم بیشک اللہ نہین ظلم کرتا کسی مومن پر نیکی مین دنیا مین اسکا پھل

[illegible] ثواب عطا ہوتا ہے مگر کافر کو دنیا مین بھلا [illegible] جو [illegible]
[illegible] جاتا ہے پھر جب آخرت ہوگی تو اسکے لیے کوئی نیکی نہ [illegible]
[illegible] بخاری [illegible] إِنَّ مِمَّا أَخَافُ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ
الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا — فرمایا [illegible] مجھے ڈر ہے اپنے بعد وہ شے ہے کہ کھولی جائیگی
[illegible] ترمذی تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَتَعِسَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ
[illegible] دینار و درہم [illegible] مشکوۃ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ
محبت دنیا کی تمام گناہونکا سرا ہے

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا

کیا جو ہو دلیل پر رب کی طرف سے اور قریب ہو اسکے گواہ اس سے اور پہلے سے اسکی کتاب موسی کی امام

وَرَحْمَةً أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ

اور رحمت وہی ایمان لاتے ہین ساتھ اسکے اور جو کفر کرے اس سے گروہون سے پس آگ وعدہ گاہ اسکی ہے

فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ

پس نہ ہو تو شک مین اس سے بیشک وہ حق ہے رب تیرے سے اور لیکن اکثر آدمی نہین ایمان لاتے

آیت مین بعض لفظ محتمل ہین جنکی تفسیر مین مفسرین مختلف ہوگئے ہین (من) آنحضرت
یا مومنین ہیں یا عام مومن ہے (بینة) دلیل ظاہر و مذہب حق یا عقل سلیم یا قرآن
ہے (شاہد) جبرئیل یا قرآن یا آنحضرت اور در منثور وغیرہ مین ہے کہ کہا حضرت علی نے
آنحضرت بینة پر ہین اور مین شاہد ہون یا عقل صحیح حاصل کیا برابر ہے وہ ایمان لا
جو مذہب حق اور دلیل ظاہر پر ہو اپنے رب کیطرف سے اور اسکے پیچھے اسکے بیان کا
مدد گار یعنے قرآن یا عقل سلیم موجود ہو یا دوسرے مومنین اسکی تصدیق کرتے
ہون اور اس سے پہلے کتاب موسی جو امام و رحمت ہے اسکے مذہب کی شہادت دیچکی ہو
یہ لوگ ایمان لانے والے ہین امر حق یا قرآن پر اور جو اس سے کفر یا انکار کرے قومون
اور گروہون سے یعنے تمام عالم سے جو منکر ہو تو دوزخ اسکا وعدہ گاہ ہے پس آپ
شک و شبہے مین نرہین وہ حق و ثابت ہے آپکے پروردگار کیطرف سے مگر اکثر آدمی ایمان نہین
لاتے افمن الخ خواہ متعلق ہے من کان یرید الخ کا یعنے دنیا طلب اور مومن حق کیا برابر
ہوجائیگا خواہ متعلق ہے (ومن یکفر بہ) کا یعنے وہ مومن و کافر برابر نہ ہوسکے۔

الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

گواہ ہیں یہ جو جھوٹ بولے رب پر اپنے آگاہ ہو لعنت اللہ کی ظالموں پر

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ

جو روکتے تھے راہ سے اللہ کی اور ڈھونڈتے اسمیں کجی سے اور وہ آخرت سے اپنی منکر ہیں

اور سے زیادہ ظالم کون جو اللہ پر جھوٹا افترا باندھے اسکے لیے شریک یا ولد قرار دے یا جو اُسنے نہیں فرمایا وہ منسوب کرے یہی لوگ قیامت میں اپنے رب کے حضور میں پیش کیے جائینگے اور گواہ یعنی ملائکہ جو نامۂ اعمال لکھتے ہیں یا انبیا جو اپنی امت پر گواہ ہونگے یا ہاتھ پاؤں زبان وقت اور وہ مخلوق جسنے یہ کفر انکا سنا ہو کہینگے انہیں نے تو اللہ پر افترا باندھا تھا خبردار رہو یاد رکھو لعنت اور پھٹکار ہے اللہ کی اُنپر جنہوں نے ظلم کیا اور اللہ کی راہ سے دوسروں کو روکا اور اسمیں کجی چاہی وہ اپنی آخرت اور حساب کتاب اور زندہ ہونے سے منکر تھے

أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ

وہی ہیں کہ نہیں تھکانے والے زمین میں اور نہیں انکو سوائے اللہ کے

مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ

کوئی حامی دو چند کیا جاویگا انپر عذاب نہیں کہ سکیں سننا

وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ

اور نہیں دیکھتے وہی ہیں جنہوں نے خسارہ میں ڈالا ذاتوں کو اپنی اور گم ہوا

عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ

اُن سے جو تھے افترا باندھتے بیشک وہ آخرت میں نقصان پانیوالے ہیں

یہ لوگ یعنی دنیا پرست مشرک اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھاگ کر بچنے والے نہیں تمام زمین میں اور نہ انکا سوا خدا کے کوئی ولی اور دستگیر عذاب انپر دونا ہوگا نہ وہ سن سکتے ہیں کہ نصیحت قبول کریں اور نہ دیکھ سکتے ہیں کہ قدرت کاملہ دیکھیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالا اور وہ جو کچھ افترا باندھا تھا وہ ضائع اور باطل ہو گیا کچھ کام نہیں آتا ثابت ہو گئی یہ بات کہ آخرت میں یہی خسارہ پانے والے ہیں (من دون اللہ) متعلق ہے ولی کا یعنی وہ اولیا جو خدا کے سوا قرار کر رکھے ہیں بیکار ہیں موجود ہیں ہونا نہونا برابر ہے مراد نہیں کہ اللہ ولی ہے غیر اسکا نہیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمایت مخصوص با یمان ہے (الفیاض)

سے یہ غرض نہیں کہ صرف جرم سے زیادہ ہو گی بلکہ سزا ادہر جرم بڑھتی جائیگی ویسی ہی بڑھتی جائیگی اور صیغہ مضارع فرمایا کہ استمرار پر دلالت کرے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

بیشک جو ایمان لائے اور کام کیے نیک اور عجز کیا طرف اپنے رب کے وہی صاحب جنت ہیں وہ اسمین ہمیشہ رہینگے

اخبات فروتنی کرنا دل کا مطمئن ہونا ہیان خواہ خشوع وخضوع مراد ہو جیسا کہ منقول ہے قتادہ سے خواہ تسکین قلب مراد ہو یعنے اللہ پر توکل و اطمینان کر لیا جیسا کہ کہا ہے بعض سے خواہ خوف وبیم ہو جیسا کہ مروی ہے ابن عباس سے یعنے وہ لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اللہ تعالے سے ڈرے عجز کیا اُسکے وعدوں پر تردد اور شک نہ کیا دل مطمئن ہو گیا وہ جنت والے ہیں ہمیشہ اسی میں رہینگے

مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ

مثل دونو فریقوں کے مثل اندھے اور بہرے اور بینا اور شنوا کے ہی کیا برابر ہیں دونو مثل میں کیا نہیں نصیحت اختیار کرتے

یعنے بت پرست منکرین کی مثال ایسی ہی جیسے اندھا بہرا ہے اور مومنین نیکو کار ایسے ہیں جیسے صاحب گوش وچشم تو کیا یہ دونو برابر ہو جاینگے مثال میں اتنا بھی نہیں سوچتے یعنے جسطرح اندھے اور انکہ والے میں مناسبت نہیں اور بہری اور سننے والے کی برابری نہیں ایسے ہی مطیع وعاصی میں فرق ہے ربط مزید توجہ وسہولت علم کے لیے اگلوں کے واقعات بیان فرمائے کہ اتفاق سے ایسی کریں

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي

اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف انکی قوم کے میں واسطے تمہارے ڈرانیوالا ظاہر ہون کہ نہ پرستش کرو مگر اللہ کی میں

أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ

ڈرتا ہون تمپر عذاب یوم دردناک سے

ہمنے نوح کو انکی قوم کیطرف بھیجا تو نوح نے کہا) مین تمہارے لیے کھلا کھلا ڈرانے والا ہون سوائے اللہ کے کسیکی پرستش نکرو مین تمپر عذاب یوم الیم یعنے عذاب قیامت سے ڈرتا ہون انکا نسب اور قوم کی گمراہی صفحہ (۷۰) مین مذکور ہوئی

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ

پھر کہا سرداروں نے جو کافر ہوئے قوم سے اُسکی نہیں دیکھتے ہم تجھے مگر بشر مثل ہمارے اور نہیں دیکھتے ہم تجھے کہ پیروی کی ہو تیری

إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ

مگر اُنھوں نے کہ وہ کمینے ہیں ہمسے ظاہر نظر میں اور نہیں دیکھتے ہم واسطے تمہارے ہمپر کوئی فضل بلکہ جانتے ہیں ہم تمکو کاذب

سرداران قوم نوح نے کہا جو کافر تھے ہم تو آپ کو اپنا سا آدمی دیکھتے ہیں اور ہم نہیں دیکھتے کہ آپکے تابع سوائے اراذل کے اور نہیں اور ہم تمھارے لئے اپنی ذات پر کوئی فضیلت نہیں پاتے بلکہ ہم تمکو جھوٹھا ہی جانتے ہیں۔ ف معلوم ہوا کہ ازبات النانیت کا ترک نہ ہونا محتاج و ادنے پیشے والوں کو ذلیل جاننا اللہ والوں کی تکذیب سخت بہتان ہمیشہ پیغمبرون اور ایمان والون پر لگائے گئے ہیں اور تمام قرآن اسکی

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ

کہا اے قوم خبر دو تم مجھے اگر ہوں میں دلیل پر اپنے رب کیطرف سے اور دی ہو مجھے رحمت پاس سے اپنے

فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝

پھر کیا چسپاں کر دینگے تمکو ہم رحمت حالانکہ تم اس سے ناخوش ہو

کہا نوح نے اے لوگو مجھے بتاؤ اگر میں دلیل روشن پر ہوں اپنے رب کیطرف سے اور اللہ تعالٰے نے اپنے پاس سے مجھپر رحمت فرمائی ہو اور وہ دلیل اور رحمت وسیع تمپر مخفی رہی ہو تو کیا میں زبردستی تمھارے دامن سے باندھ دونگا اور ایسی حالت میں کہ تم اسے ناپسند کر رہے ہو یعنے اگر میں صادق ہوں تو تم رحمت سے محروم رہے اور میں بدون سعی و طلب خود تمکو نہ راہ پر لا سکتا ہوں نہ رحمت الٰہی میں شریک کر سکتا ہوں

وَيٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور اے قوم نہیں مانگتا میں تم سے اس ہدایت پر کچھ مال نہیں مزدوری میری مگر اللہ پر اور نہیں میں ہنکانے والا انکا جو ایمان لائے

اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝

بیشک وہ ملنے والے ہیں رب سے اپنے لیکن میں دیکھتا ہوں تمکو قوم جاہل

اے لوگو میں تم سے کچھ مال نہیں مانگتا میری مزدوری تو اللہ کے فضل پر ہے اور میں ہنکانے والا انہیں بیشک وہ لوگ اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن میں تمکو جاہل پاتا ہوں یعنے نہ میں کچھ مال و زر مانگتا ہوں کہ امیر و فقیر کا امتیاز کروں پس تمھارا یہ خیال کہ میں فقرائے مومنین سے کنارہ کش ہوں جہل صریح ہے۔ ف تعلیم دین و وعظ پر معاوضہ نہ لینا مساکین غریب کو حضوری مجلس و التفات خاص سے محروم نہ رکھنا سنت انبیا ہے۔

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

اور اے قوم کون مدد کریگا میری اللہ سے اگر نکال دوں میں انکو کیا پس نہیں سوچتے

اے لوگو اگر میں ان غریب کم وقعت والوں کو اپنے پاس سے نکالدوں تو کون میری نصرت و حمایت کرےگا اللہ کے مقابلے میں کیا اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

وَلَآ اَقُولُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُولُ اِنِّیْ مَلَكٌ

اور نہین کہتا مین تمسے پاس میرے خزانے اللہ کے ہین اور نہین جانتا مین غیب کو اور نہین کہتا مین کہ مین فرشتہ ہون

وَّلَآ اَقُولُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْٓ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْٓ

اور نہین کہتا مین واسطے انکے کہ حقیر جانتی ہین آنکھین تمھاری نہ دیگا انکو اللہ نیکی اللہ زیادہ دانا ہو اسکا کہ

اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

بیچ جانون انکی ہو مین اسوقت ہر آئینہ ظالمون سے ہون

اور مین نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین اور نہ یہ کہ مین داناے غیب ہون اور مین نہین کہتا کہ مین فرشتہ ہون اور نہین کہتا مین جنکو تم بچشم حقارت دیکھتے ہو انکو اللہ تعالے خیر عنایت نفرمائیگا اللہ جانتا ہو جو انکے دلونمین ہو (اگر مخلص و صادق ہین تو بلا شک خیر دنیا و دین انکا حصہ ہو اور ریا و ریب ہو تو خواری اور ذلت مین کلام نہین لیکن مین ایسا کہون تو اسوقت ظالم ہوجاؤنگا **ف** یہ بھی سنت قدیم ہو کہ آپ کو مجبور و عبد عاجز سمجھے اور رحمت حق کسی کی نسبت ثابت یا منتفی قطعًا نکرے۔

قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

بولے اے نوح بتحقیق جھگڑا کیا تو نے ہمسے پھر زیادہ کیا تو نے جھگڑا ہمارا پس لے آ ہمسے کہ وعدہ کیا تو نے

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝

اگر ہے تو سچون سے

کفار بولے ای نوح آپ نے ہمسے جدال کیا اور بہت تنازع حد سے گزار دیا خیر اب وہ عذاب جسکا ہمسے وعدہ کیا ہے لے آیئے اگر آپ سچے ہین **ف** معلوم ہوا انکو سنا اور بلا کا سفر و ار منانا طریقہ کفر سے ہے

قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۝ وَلَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْٓ

کہا نہ لائیگا تمپر عذاب مگر اللہ اگر چاہیگا اور نہین ہو تم بچنے والے اور نہ نفع دے گی تمکو نصیحت میری

اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اگر چاہون مین یہ کہ نصیحت کرون تمکو اگر ہو اللہ کہ چاہتا ہو یہ کہ بہکاوے تمکو وہ رب تمھارا ہو اور طرف اسکے رجوع کروگے۔

حضرت نوح نے کہا عذاب تو اللہ ہی چاہے لاوے اور تم اللہ کے عذاب سے بچنے والے نہین اور نہ میری نصیحت تمکو نفع دے گی اگر مین چاہون کہ تمکو نصیحت کرون اور اگر اللہ چاہے کہ تمکو بہکاوے وہی تمھارا رب ہے اور اسی کی طرف بازگشت ہو **ف** آیت نص ہو کہ ہدایت و ضلالت بلکہ ہر خیر و شر اللہ کیطرف سے ہو دوسرے وسائل ہین فاعل

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ ۝

[illegible] کہتے ہیں کہ افترا کیا ہے کہدیجئے اگر میں نے گڑھا ہے اسکو تو مجھپر گناہ میرا اور میں بری ہوں اس سے کہ گناہ کرتے ہو تم

[illegible] ابن عباس سے کہ یہ بھی متعلق قصہ نوح علیہ السلام ہے - کہا مقاتل نے یہ آنحضرت اور [illegible] کی آپس کی گفتگو ہے حاصل یہ کہ کیا کفار کہتے ہیں کہ احکام الٰہی اور امر رسالت دل سے بنائے گئے آپ کہدیجئے اگر میں نے وحی دل سے گڑھ لی ہے تو مجھپر اسکا گناہ ہے اور میں بری ہوں اس سے کہ تم [illegible] کرتے ہو یعنے میرا کذب تو میرے ذمہ ہوگا تم خبر لو کہ صریح تکذیب کیسلئے سر جائے گی -

وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

اور وحی کیا گیا حضرت نوح کے شان یہ ہے کہ نہ ایمان لائیگا قوم سے تیری لیکن وہ کہ ایمان لا چکا پس رنج نکر اسکا کہ ہیں کرتے

یعنے نوح پر وحی کی کہ جو ایمان لا چکے وہ لا چکے باقی اب کوئی ایمان نہ لائیگا تو آپ ان کفار کے [illegible] مغموم نہوں عن انس مدتوں حضرت نوح نے قوم کے مظالم اٹھائے اسقدر [illegible] کہ آپ بیہوش ہو جاتے کپڑے میں لپیٹ کر گھر میں پھینکدیتے اور سمجھتے کہ مر گئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اچھے ہو جاتے اور دعوت حق شروع کرتے ایکدن ایک بڈھے نے اپنے چھوٹے بچے سے کہا بیٹا اس بڈھے یعنے نوح کو پہچان رکھ شاید تجھے بہکائے اس لڑکے نے کہا ابی [illegible] دیجئے پھر گود سے اترا اور حضرت نوح پر لاٹھی ماری آپ نے عرض کی اے رب دیکھ تیرے بندے مجھسے کیا سلوک کرتے ہیں اگر تجھے انپر توجہ ہے تو انھیں ہدایت کر ورنہ مجھے [illegible] بد دعا کرون ارشاد ہوا کہ اب کسیکی قسمت میں ایمان نہیں آپ نے بد دعا کی

ف آیت میں اشارہ ہے کہ اب نصیحت و انتظار بیسود ہے بد دعا کیجئے انتقام لیا جائے -

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ۝

اور بنا کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے اور نہ گفتگو کر مجھسے انکے باب میں کہ ظلم کیا بیشک وہ ڈوبنے والے ہیں

ہمارے تعلیم و ارشاد سے کشتی بناؤ ہمارے پیش چشم اور ہمسے ان ظالموں کی نسبت درخواست ترحم نکرنا یہ سب کے سب ڈوبنے والے ہیں در منثور ابن عباس سے مروی ہے کہ جب نوح کو کشتی بنانیکا حکم ہوا عرض کیا اے رب لکڑی کہاں ہے فرمایا درخت بوؤ تو ساکھو کا درخت بویا اور بیس برس تک منتظر رہے جب درخت تیار ہوا کاٹا اور سکھلایا اور بحسب تعلیم الٰہی کشتی تیار کی چھ سو گز طول اور تین سو تینتیس گز عرض اور ساٹھ گز بلندی اور تین درجے بنائے ایک میں چارپائے دوسرے میں طیور اور طبقہ اعلیٰ میں بنی آدم اعین جمع عین یا مراد اس سے حضور و توجہ یا صفات متشابہات سے ہے مثل وجہ و ید کے

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا

اور بناتے تھے کشتی اور جب گزرتا اوس پر کوئی سردار اوسکی قوم کا تمسخر کرتے اس سے کہا اگر ہنستے ہو تم ہمسے

فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۝ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ

پس ہم دل لگی کرتا ہوں تمسے جسطرح تم دل لگی کرتے ہو اب جان لوگے کون ہی کہ آتا ہی اوسپر عذاب کہ رسوا کرے اوسکو

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝

اور در آوے اوسپر عذاب قائم رہنے والا

اور نوح کشتی بناتے مشرکین کا گزر ہوتا تمسخر اور جب کوئی سردار سے کہتا نوح نبوت سے بجارہی کرنے لگے حضرت نوح نے کہا تم ہمسے ہنستے ہو اور ہم بھی تمھاری طرح ہنستے ہین اب تم جان لوگے کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہی اور کون عذاب دائمی مین گرفتار رہتا ہی ف معلوم ہوا کہ مقبولان خدا پر تمسخر موجب نزول عذاب دنیا و بلاے آخری ہی اسباب و تدبیر پر توجہ سنت انبیا سے ہی بیشہ نجاری حضرت نوح سے ہی کہ اطاعت عبادت و ذکر پر مقدم ہو ورنہ آپ ذکر اور نماز ہی مین مشغول رہتے صناعت کشتی مین تیس برس صرف وقت فرماتے۔

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ

یہانتک کہ جب آگیا حکم ہمارا اور جوش مارا تنور نے

یہ تمسخر و تحمل اسوقت تک رہا کہ ہمارا حکم یعنے عذاب آگیا اور تنور نے جوش مارا پانی ابلا روے زمین صفحۂ آب ہوگیا۔ امر عذاب یا وقت وعدہ جو نوح سے درباب ہلاک قوم کیا تھا ابن کثیر کہا ابن عباس نے تنور سے مراد ہی زمین یعنے تمام زمین سوتے کیطرح ابل نکلے۔ کہا علی نے تنور سپیدۂ صبح یعنے صبح ہوئی اور عذاب آیا کہا قتادہ نے جزیرہ مین ایک چشمہ بنام عین الورد تھا تنور اسی سے مراد ہی شعبی نے قسم کھاکر کہا کہ تنور کوفے مین تھا اور کشتی وہان تھی جہان اب مسجد کوفہ ہی کشتی وسط مسجد مین تھی اور تنور باب کندہ کے داہنے طرف معالم کہا حسن نے یہ تنور پتھر کا تھا کہا مقاتل نے یہ تنور آدم کا نوح کے پاس تھا اور شام مین مقام عین القردہ مین تھا کہا ابن عباس نے کہ تنور ہند مین تھا

قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ

کہا ہمنے لادلے اسمین ہر قسم کے جوڑے سے دو اور اپنے اہل کو مگر وہ کہ سابق ہوا اوسپر وعدہ

وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝

اور جو ایمان لایا اور نہین ایمان لائے ساتھ اوسکے مگر کم

ہمنے کہا اے نوح کشتی پر ہر قسم کے جانور جوڑے جوڑے یعنے ایک نر اور ایک مادہ سوار کر (تاکہ نسل باقی رہے) اور اپنے اہل و عیال کو لیلو مگر وہ جنکے حق مین ہمارا علم و حکم سابق و نافذ

پہنچایا تھا وہ نہیں بچ سکتے انھیں سوار نکرو اور انکو سوار کرلو جو ایمان لاسکے اور تھوڑے ایمان
لائے تھے پچھتر آدمی زوجین سے مراد جانور ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نوحؑ کے پاس
تمام وحوش اور طیور جمع کر دیے آپ ہاتھ مارتے داہنے ہاتھ میں نر بائیں میں مادہ آتے اور
کشتی پر سوار کرتے تھے گدھے کے سینے سے شیطان چمٹ گیا اسکی پاؤں نہ اٹھتے تھے حضرت
نوحؑ نے کہا تیری خرابی ہو چلا کشتی میں اگرچہ شیطان بھی تیرے ساتھ ہو اسپر شیطان نے گدھے کو
چھوڑا اور دونوں چلے گئے جب نوحؑ نے اسے دیکھا فرمایا اے اللہ کے دشمن تجھے یہاں کون
لایا حضور نے تو فرمایا تھا کہ چلا جا اگرچہ شیطان تیرے ساتھ ہو فرمایا نکل اے دشمن خدا
... جانیکا اہل سے مراد اہل عیال و اقارب الا سے آپکا بیٹا مستثنیٰ ہوگیا جسکا ذکر آگے آئیگا

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

اور کہا سوار ہو کشتی میں برکت سے نام خدا کے ہے چلنا اسکا اور ٹھہرنا اسکا بیشک رب میرا غفور رحیم ہے

جب سب جانور اور آدمی جمع ہوگئے حضرت نوحؑ نے کہا سوار ہو کشتی میں اللہ کے نام کی برکت
سے چلنا اور ٹھہرنا اسکا ہے اور میرا رب غفور اور مہربان ہے

وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ

اور کشتی لیچلی انکو موج میں مثل پہاڑ کے

یعنے جب سوار ہوے تو کشتی نوحؑ اور انکے ساتھیونکو لیچلی ایسی موج میں جو پہاڑ کیطرح بلند تھی
موج کو باعتبار ارتفاع و قوت جبل سے تشبیہ دی غرض پانی عالمگیر ہوگیا اور کشتی
چھ مہینے تک تمام زمین پر سیر کیا کی اور کہین جائے قرار نتھا جب مکہ معظمہ کے قریب آئی بعظمت
بیت اللہ طواف کرنے لگی اور سات طواف کئے اور اللہ نے بیت کو اٹھالیا تھا کہ غرق سے
محفوظ رہے اور سنگ اسود حضرت جبریل نے جبل ابو قبیس میں مخفی کردیا بعد طواف یہ کشتی
کوہ جودی پر گزری اور وہاں ٹھہری اور ابن عباس سے مروی ہے کہ عوج بن عنق بھی غرق ہو
اسکے گھٹنوں تک پانی تھا اور قعر بحر سے مچھلی پکڑ کر آفتاب کی حرارت سے بھون لیتا تھا
ف جب تک ایسی روایت بحدیث صحیح ثابت ہو عموم قرآنی رَّبِّ لَا تَذَرْ
عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا کی تخصیص نہیں ہو سکتی واللہ اعلم القصہ
اسی طوفان میں حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کنعان کو دیکھا کہ غوطے
کھا رہا ہے تو کمال شفقت پدری و امید عفو و ترحم الٰہی سے سمجھے کہ یہ بھی میرے اہل سے ہے نجات کا مستحق ہے غرض کہ

پہاڑون نے سربلندی کی کہ ڈوبنے سے بچین پانی پندرہ پندرہ گز اونچا ہو گیا مگر جودی نے سر جھکایا اور امتثال امر کیلئے فروتنی سے غرق سے محفوظ اور رہی اللہ نوح کا جہاز قرار رہا گیا۔

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ

اور پکارا نوح نے اپنے رب کو پھر کہا اے رب بیشک میرا بیٹا میرے اہل سے ہے اور بیشک وعدہ تیرا حق ہے اور تو بڑا حاکم ہے سب حاکموں سے

پھر بقیہ احوال کنعان بن نوح کا ارشاد ہوتا ہے یعنے جب نوح اور انکے بیٹے کنعان کے درمیان موجہ آگیا تو نوح بوجہ شفقت پدری چیخ اٹھے اور عرض کی اے میرے پروردگار میرا بیٹا میرے اہل یعنے میرے فریق سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ جو میرے اہل سے ہونے کے نجات کے باب میں ہے حق ہے اور تو جو چاہے کرے تمام حاکمون سے بڑا حاکم ہے۔

قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ

کہا اے نوح بیشک وہ نہین اہل سے تیرے تحقیق اسکا عمل ہے نالائق پس تو ہرگز سوال نکر اسکا کہ نہین تجھے اسپر

اللہ تعالے نے فرمایا اے نوح وہ تیرے اہل سے نہین اسکے عمل

عِلْمٌ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ

علم مین نصیحت کرتا ہون تجھے کہ ہو جائے تو جاہلون سے

اچھے نہین پس تو ہرگز سوال نکر اس چیز کا جسکا تجھے علم نہین یعنے جبکہ اسکی عدم اہلیت یا انجام کار یا مصلحت الٰہی کو نہین جانتے تو اسکے متعلق سوال بھی نکرو اے نوح ہم تمکو اس بات سے نصیحت کرتے ہین کہ تم جاہلون سے نہ بن جاؤ ف یہان کئی بحثین ہین اول کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ بعض کے نزدیک کنعان نوح کا بیٹا نہ تھا مجازاً بیٹا کہا لیکن ظاہر کلام باریتعالے اسکی تردید کرتا ہے اور بوجہ قوی تاویل و مجاز ناجائز دوم حضرت نوح نے کافر کے لیئے کیون شفارش کی جواب امقتضائے شفقت پدری تھا کبیر) مگر ف امر ممنوع مین مقتضائے طبع ملحوظ و معتبر نہین ہے وہ منافق تھا نوح سمجھے کہ شاید مسلمان ہو کبیر) ف اسکی تائید ظاہری کلمہ مِنْ اَهْلِیْ اور ذکر وعدۂ حق سے کہ وعدۂ نجات مخصوص بمومنین تھا اور یہہ ارشاد کہ اسکے عمل اچھے نہین اور تم اسکی طلب نکرو جسکا علم نہین اسی کے شاہد ہین اور اگر آپ اُسے کافر جانتے تو تواب و غفور کہتے احکم الحاکمین نہ کہتے پس کوئی الزام نہین ہے سوم (عمل) خواہ بمعنے عامل ہے یعنے عامل و عملہ غیر صالح ابن کثیر کہا عکرمہ نے انہ عمل عملاً غیر صالح کبیر یا بمعنے ذو عمل ہے چہارم عدم علم کا اطلاق باطل اور ناجائز پر بھی قرآن مین آتا ہے یعنے نہ مانگ امر باطل و ناروا ف یہہ بیان ہے مستثنیٰ مجہول کا نہ تخصیص متاخری عام کی

لطیفہ یہہ جواب ہے ایراد صاحب نورالانوار کا کہ لفظ اہل عام ہے اسکی تخصیص کو مراد و عرف تابعین ہین تا خصیص ہے سندا کہا کستہ اسکی تخصیص نہین مستثنیٰ مجہول تھا ... علیہ التحویل ... ۱۲

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي

کہا اے رب میں پناہ مانگتا ہون تجھسے یہکہ سوال کرون میں تجھسے اسکا نہین مجھو ساتھ اسکے علم اور اگر نہ بخشے تو مجھے

وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

اور نہ رحم کرے تو مجھپر ہو جاؤنگا مین خسارہ پانے والون سے

کہا نوح نے اے رب مین تجھسے پناہ مانگتا ہون اس بات سے کہ اس امر کی تجھسے خواستگاری کرون جسکا مجھے علم نہین یا جو امر باطل و ناروا ہو اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور نہ رحم کرے تو مین نقصان پانے والون سے ہوجاؤنگا۔

قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِمَّنْ مَعَكَ ۚ وَأُمَمٌ

اور کہا گیا اے نوح اتر ساتھ سلامتی کے ہماری طرف سے اور برکتون کے تجھپر اور گروہون پر تمھارے ساتھیون سے اور گروہ

سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

کہ برخوردار کرینگے ہم انکو پھر چھو جائیگا انکو ہمسے عذاب دردناک

ابن کثیر جب کشتی ٹھہری ہوا انکو حکم ہو پانی خشک ہونے لگا کہا گیا اے نوح اتر سلامتی اور برکت کے ساتھ کہ ہماری طرف سے آپ پر ہے اور آپکے ساتھیون کے گروہ پر ہے یعنے انکے بعض اولاد پر جو مومن ہونگے اور بعض وہ لوگ ہین جنکو ہم دنیا مین کچھ فائدہ دینگے پھر خواہ دنیا مین خواہ بوقت موت یا بروز حشر عذاب دردناک ہماری طرف سے انکو مس کریگا **ف** معلوم ہوا کہ بعض اولاد ہمراہیان نوح سلامت و برکت مین ابداً رہینگے اور وہ گروہ مطیع ہے اور بعضے دنیا کی لذتین پائینگے پھر جہنم مین جائینگے اور وہ گروہ عاصی ہے **ف** اس آیت مین مژدہ صحت و نجات طوفان بھی ہے اور بشارت عفو زلت و سفارش بے محل و امید رفاہ آیندہ بھی

تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَٰذَا ۖ

یہ خبرون غیب سے ہے کہ وحی کیا ہمنے اسکو طرف تیری نہ جانتا تھا اسکو تو اور نہ قوم تیری پہلے اسکے

فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ۝

پس صبر کر بیشک انجام کار پرہیزگارون کے لیے ہے

یہ قصۂ مذکور غیب کی خبرون سے ہے جو ہمنے آپ پر وحی کین نہ آپ اسے جانتے تھے نہ آپکی قوم یعنے قریش و اہل مکہ اس نزول سے پہلے پس آپ صبر کیجئے اور حسن عاقبت متقیون کیلئے مخصوص ہے جسطرح نوح اور انکے ساتھیون کے لیے احسن انجام ہوا **بحث** قصۂ نوح کو انباء غیب کہنا اور یہ دعوے کہ قبل نزول معلوم نہ تھا خلاف ظاہر ہے اسلئے کہ جو علم کسی ذریعے سے حاصل ہو سکے غیب نہین اور یہ واقعہ سماع سے معلوم ہو سکتا ہے اور علم اسکا کتب قدیم مین موجود و زبان عوام پر شایع تھا جواب ا غیب سے مراد غیب اضافی ہے حقیقی نہین ۲ بعض

تفاصیل اخبار غیب سے ہیں کل نہیں اور انمین سے کفر کنعان و سلامت و برکت نوح و بعض اولاد نوح و تمتع کفار وغیرہ ہوئے یا یہ خبرین آپکو بطور اخبار غیب معلوم ہوئین اسلئے کہ وحی تعلیم غیب سے ہو ذرایع اکتساب عام سے نہیں پس جو وحی سے معلوم ہو وہ بطور غیب معلوم ہوا قوم سے خواہ مراد اہل مکہ ہیں تو غالباً وہ ان خبرون سے ناواقف تھے یا یہ کہ جملہ تفاصیل و حکم سے نہ آپ نہ آپکی امت کوئی آگاہ نہ تھے اب تمام عالم مراد لینا جائز ہوگا **فاصبر** فا سے جزا اسلئے ہے کہ جب یہ معلوم ہوچکا تو اب صبر لازم ہے

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ○

اور طرف عاد کے بھائی انکا ہود کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اسکے نہیں تم مگر افترا کرنے والے

اور قوم عاد کیطرف اُنکے بھائی ہود پیغمبر کو بھیجا کہا ہود نے اے لوگو اللہ کی عبادت کرو تمہارے لیئے کوئی معبود اُسکے سوا نہیں ہے تم نہیں ہو مگر افترا پرداز یعنے یہ متعدد معبودون کو ٹھہرانا تہمت باندھنا ہے یا حضرت واحد قہار پر شراکت کا الزام افترا ہے حقیقت قوم عاد و بیان حضرت ہود صفحہ ۔ مین گزر گیا۔

يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○

اے قوم نہیں مانگتا مین تمسے اس بات پر مزدوری نہین اجر میرا مگر اُسپر جسنے پیدا کیا مجھے کیا نہین سمجھتے

اے لوگو مین اپنی اس وعظ و نصیحت پر کوئی اُجرت تمسے نہین مانگتا میری مزدوری تو اُس ذات پر ہے جسنے مجھے پیدا کیا کیا تم اتنا بھی نہین سمجھتے کہ ع نصیحت کہ خالی بود از غرض ٭ چو دارو سے تلخست دفع مرض ٭

وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً

اور اے قوم طلب بخشش کرو رب اپنے سے پھر رجوع کرو طرف اسکے بھیجیگا آسمان تمپر برسنے والا اور بڑھائے تمکو قوت مین

إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ○

طرف تمہاری قوت کے اور نہ منہ پھیرو بحالت گنہگاری کے

اے لوگو استغفار کرو اپنے رب سے یعنے ایمان لاؤ اور سزائے کفر سے

عفو چاہو پھر گناہون اور بت پرستیون سے باز آؤ اللہ تعالے تمپر پانی برسائیگا تین برس سے جو قحط پڑا تھا اور عورتین بانجھ ہوگئین تھین بیاولد ہوجائیگی اور جو قوت جسمانی تم کو عطا ہوئی اسپر دوسری قوت ایمانی یا مالی و بدنی زیادہ کردیجائیگی اور بحالت عصیان و جرم روگردانی نکرو **ف** ایمان و تقوے کے ساتھ وسعت رزق و ازدیاد قوت و عظمت امر موعود ہے ۔

قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ

بولے اے ہود نہین لایا تو ہمارے پاس کوئی دلیل اور نہین ہم چھوڑنے والے اپنے معبودونکو قول سے تیرے اور نہین ہم واسطے تیرے ایمان لانے والے

إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ

نہین کہتے ہم مگر آسیب پہنچایا ہے تجھکو کسی معبود نے ہمارے برا

عاد بولے اے ہود آپ کوئی دلیل تو ہمارے پاس لائے نہین اور ہم صرف آپکے کہنے سے اپنے معبود نہین چھوڑینگے اور ہم آپ پر ایمان نہ لاوینگے ہم کچھ اور نہین کہتے مگر یہی کہ ہمارے کسی معبود نے آپکو برے طور پر آسیب پونہچا کر دیوانہ و بیوقوف کر دیا ہے بینہ سے مراد وہ معجزہ ہے اور جی اب جو وہ چاہتے تھے اعتراک جمع شدن و ہجوم کردن مراد آسیب رسانی -

قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ مِن دُونِهِ

کہا مین گواہ بناتا ہون اللہ کو اور گواہ ہو تم سب مین بری ہون اس سے کہ شریک کرتے ہو تم سوا اللہ کے

فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ

پس داؤ کرو تم سب مجھپر پھر نہ مہلت دو

ہود نے کہا مین اللہ کو گواہ بناتا ہون اور تم سب گواہ رہو کہ تم جو غیر اللہ کو شریک کرتے ہو مین اس سے بیزار ہون پس تم سب ملکر مجھ پر داؤ کرو اور مہلت بھی نہ دو یعنے مین تمہاری بالون سے بیزار ہون تم جو کر سکو میری ایذا رسانی مین بلا توقف و انتظار کر گزرو -

إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

مینے بھروسا کیا اللہ پر جو رب میرا اور رب تمہارا نہین کوئی دابہ مگر وہ پکڑنیوالا ہے اسکی پیشانی بیشک رب میرا راہ راست پر ہے

مینے بھروسا کیا اللہ پر جو میرا اور تمہارا سبکا رب ہے کوئی چلنے والا نہین مگر اللہ اسکی چوٹی تھامے ہے یعنے قادر و حکمران ہے (عرب کے محاورے مین بمعنے اختیار و قدرت و تسلط مستعمل ہے) بیشک میرا رب صراط مستقیم پر ہے کہا مفسرین نے کہ اللہ تعالے طریق حق و صدق و عدل پر ہے پس کاذب ناحق کوش کو خوار کریگا اور حق پرست کو کامگار ف اللہ تعالے ہر شئے پر قادر ہے اور صراط مستقیم پر رہنمائی فرماتا ہے

فَإِن تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ

پھر اگر منہ پھیرو گے تو تحقیق پہونچادیے مینے تمکو وہ کہ بھیجا گیا مین ساتھ اسکے طرف تمہارے اور جانشین کریگا رب میرا دوسری قوم کو

وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ

اور نہ بگاڑ سکوگے تم اسکا کچھ بیشک رب میرا ہر شئے پر نگہبان ہے

پس اے لوگو اگر تم روگردانی کرو تو مین تمکو وہ احکام پونہچا چکا جنکے ساتھ مین بھیجا گیا تھا اور اللہ تعالےٰ تمکو مٹا کر دوسرون کو تمہارا جانشین کریگا اور تم اسکا کچھ بگاڑ نہ سکوگے میرا رب ہر شئے پر نگہبان ہے یعنے مین اپنا ذمہ پاک کر چکا تم مانو یا نہ تمہارے عذاب وہلاک سے

اشہد باب افعال سے گواہ بنایا اور اشہدوا صیغہ امر باب فعل سے ثلاثی ہے ۱۲

حق سبحانہ تعالےٰ کا کچھ ضرر نہوگا اور وہ ہر شئے پر محافظ ہے مجھے تمھاری بھی عداوت سے پروا نہین

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝

اور جب آگیا حکم ہمارا نجات دی ہمنے ہود کو اور انکو جو ایمان لائے ساتھ اُسکے رحمت سے اپنی اور نجات دی ہمنے انھین عذاب سخت سے

اور جب ہمارا امر یعنے عذاب موعود آگیا صرف حضرت ہود اور اُنپر ایمان والون کو ہمنے نجات دی اپنی رحمت سے اور (صرف دنیا مین نہین بلکہ) نجات دی ہمنے اُنکو عذاب غلیظ یعنے عذاب نار سے

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝

اور یہ عاد ہین مکر ایا نشانیون کو ربکی اپنے اور کہا نہ مانا رسولون کا اُسکو اور پیرو ہوئے حکم ہر سرکش لڑنیوالے کے

یہ قوم عاد ہے جنھون نے اللہ کی آیتونکو جھٹلایا اور اللہ کے پیغمبرونکی نافرمانبرداری کی اور سرکش لڑنیوالونکے پیرو ہوگئے ف ظالم و فاسق کی اعانت و اطاعت مذموم و معصیت ہی اگر بجبر و اکراہ نہو

وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ۝

اور پیچھا کیے گئے اس دنیا مین لعنت کا اور دن قیامت کے آگاہ ہو بیشک عاد نے کفر کیا رب سے اپنے آگاہ ہو ہلاکی ہی عاد قوم ہود کو

اتبعوا پیچھا کیئے گئے یعنے انجام کار لعنت ہوا یا اُنکے بعد اُنپر ہمیشہ نفرین ہوا کریگی قوم جبکہ لعنت اول ہی کافی تھی مکرر اسلیئے ذکر کیا کہ کمال نفرت و غضب سمجھا جاوے یا یہ کہ پہلی لعنت باعتبار عذاب دنیا اور دوسرے باعتبار عذاب آخرت مصرح ہوجائے حاصل دنیا مین بھی لعنت اُنکے پیچھے ہوئی اور قیامت کے دن بھی ملعون ہونگے (پھر بغرض غایت تنبیہ و اظہار نفرت فرمایا) جان لو کہ عاد نے کفر کیا اپنے پروردگار سے اور خوب جان لو کہ رحمت سے دوری ہوئی عاد یعنی قوم ہود کو

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم

اور طرف ثمود کے بھائی اُنکا صالح کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی معبود سوائے اُسکے اُسی نے پیدا کیا تمکو

مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ۝

زمین سے اور آباد کیا تمکو اُسمین پس طلب بخشش کرو اُس سے پھر توبہ کرو طرف اُسکے بیشک رب میرا نزدیک ہی قبول کرنیوالا

اور بھیجا ہمنے قوم ثمود کیطرف اُنکے بھائی صالح کو کہا صالح نے اے لوگو اللہ کی بندگی کرو تمھارے لیے سوائے اللہ کے دوسرا معبود نہین ہے اُسی نے تمکو پیدا کیا زمین سے یعنے آدم کو زمین سے بنایا اور ہمکو زمین مین آباد کیا پس طلب بخشش و عفو کرو اُس سے اور اُسکی طرف رجوع کرو پچھلے گناہون سے طلب عفو اور آیندہ کے لیے توبہ کرو بیشک میرا رب قریب ہے یعنے تمھاری عذر اور نیتین اور ارادے جان لیگا مجیب ہے دعا قبول فرمائیگا یہ درخواست و ندامت نامسموع

ع ۵

ومر وود و ثمود اور حضرت صالح کے متعلق تحقیق وحالات صفحہ مین گزر گئے۔

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ

بولے اے صالح بتحقیق تھا تو ہم مین امید کیا گیا پہلے اس سے کیا تو منع کرتا ہے ہمکو یہ کہ بندگی کرین اسکی کہ بندگی کرتے تھے

اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝

باپ دادے ہمارے اور حالانکہ ہم شک مین ہین اُس سے بلاتا ہے تو ہمکو طرف اُسکے شبہے مین ڈالنے والا

بولے اے صالح تم تو ہم مین امید گاہ تھے (یعنے سردار قوم) اور اہل الراے وصاحب مشورہ وارشاد وہدایت ومنافع قوم کے امید گاہ تھے پہلے اس سے یعنے اظہار نبوت ودعوت توحید سے پہلے ہم تمکو ایسا جانتے تھے باوجود اس صدق ودیانت ودانش وفطرت کیا تم ہمکو منع کرتے ہو کہ ہم اُن معبودون کی بندگی نکرین جنکی پرستش ہمارے باپ دادے کرتے آئے ہین حالانکہ ہم لوگ ابھی تک اُس امر مین جو تم تعلیم کرتے ہو یعنے توحید واقرار رسالت وغیرہ شک کرتے ہین اور ایسا شک جو شبہہ اور تردد مین ڈالے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً

کہا اے قوم بتاؤ تم مجھے اگر ہون مین دلیل پر رب سے اپنے اور دی ہو اُسنے مجھے اپنی طرف سے رحمت

فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝

پس کون مدد کریگا میری اللہ سے اگر عدول حکمی کی مین اُسکی تو نہ زیادہ کیا تمنے مجھے سواے خسارے کے

حضرت صالح نے کہا اے لوگو مجھے یہ بتاؤ اگر مین ہون دلیل ظاہر وحق ثابت پر اپنے رب کی طرف سے اور مجھے میرے رب نے اپنی جانب سے رحمت عطا کی ہو۔ تو میری کون مدد کریگا اللہ کے مقابلے مین اگر مین نافرمانبرداری کرون تو ایسی حالت مین تم سواے خسارے کے میری نسبت کچھ زیادہ نکرسکوگے آیت مین چند سوال ہین سوال جبکہ عقائد مین تردد وشک عوام مومنین کو جائز نہین تو حضرت صالح نے باوجود نبوت کیون ایسا فرمایا کہ (اگر مین دلیل پر ہون) جواب چونکہ کفار نے شک ظاہر کیا آپنے فرمایا خیر تم اپنے ہی خیال پر بتاؤ کہ اگر مین حق پر ہون تو عدول حکمی مین مجھے عذاب الٰہی سے کون بچائیگا یہ تیت تو خود ہی جماد ہین پس تم سواے نقصان کے مجھے کیا فائدہ دے سکتے ہو۔ اور میرے اصول پر امید نفع ہی سوال (تزید) سے وہم ہوتا ہے کہ خسارہ حضرت صالح مین موجود تھا اسلئے کہ زیادتی شئے معدوم کی نہین ہوسکتی اور یہ امر عصمت نبوت کے منافی ہے جواب مزید علیہ اعمال ہین نہ خسارہ یعنے میرے

اعمال میں چھوڑ رہا ہو گیا یہ خسارہ ہی دیگا تخسیر بروزن تفعیل منسوب طرف خسارہ کی کے —

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا

اور اے قوم یہ اونٹنی اللہ کی ہے تمہارے واسطے نشانی پس چھوڑ دو اسکو کھائے زمین میں اللہ کے اور نہ

تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ

اور اسکو برائی سے چھوؤ نہیں پس لیلے تمکو عذاب نزدیک والا

جو حسب درخواست قوم دو دعا سے حضرت کے پہاڑ سے نکلی تھی تمہارے حق میں دلیل ظاہر ہے پس اسے چھوڑ دو اللہ کی زمین میں چرے اور اسے ضرر نہ پہنچاؤ نہیں تو عنقریب عذاب تمپر آجائیگا یعنے اسکے آنے میں دیر نہ لگے گی —

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ

پھر کوچیں کاٹیں اسکی تو کہا کہا پی لو گھروں میں اپنے تین دن یہ وعدہ ہے نہ جھٹلایا گیا

جب ناقۃ اللہ ظاہر ہوا اور حضرت صالح نے اسکی تعظیم و تحفظ کا حکم دیا تو بد معاش قوم نے اسے قتل کر ڈالا اسلئے کہ ناقے کی ہیبت سے انکے جانور بھاگ گئے تھے اور اسکے خورد و نوش سے وہ بھوکے رہجاتے (صفحہ ۲۷۲) پھر حضرت صالح نے فرمایا تم پر عذاب آگیا اور بچاؤ مشکل ہے تین دن اور جیتے رہو گے اور یہ وعدۂ عذاب ایسا نہیں جسے کوئی جھٹلا سکے —

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ

پھر جب آگیا حکم ہمارا بچالیا ہمنے صالح کو اور جو ایمان لائے ساتھ اسکے رحمت سے اپنی اور بچالیا رسوائی سے اسدنکی

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ

بیشک رب تیرا وہی قوی و غالب ہے

پھر جب امر یعنے عذاب ہمارا آگیا روز اول منھ سب کے زرد ہو گئے دوسرے دن لال ہو گئے تیسرے دن کالے ہو گئے چونکہ یہ آثار حضرت صالح کے بتائے ہوئے تھے قوم بیدل ہوئی گھبرائی اپنے اپنے گھروں میں جا چھپی صبح ہوئی اور حضرت جبریل نہایت ہیبت و جلال سے ظاہر ہوئے اور ایک نعرہ مارا کہ پہاڑ ہلگئے ہوا جنبش میں آئی زلزلہ اٹھا دوسرے نعرہ میں پتے پھٹ گئے اور مردہ ہوکر اوندھے زانو کے بھل گر پڑے مگر اللہ تعالے نے حضرت صالح اور آپکے ساتھیوں کو بچالیا اپنی رحمت سے اور بچالیا اسدنکی ذلت و خواری سے اللہ تعالے قوی ہے جو چاہے کرے اور غالب ہے زبردست ہے اپنے ارادے میں

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ

اور پکڑا انہیں جنہوں نے ظلم کیا چیخ نے تو صبح کو ہو گئے گھروں میں اپنے زانوں کے بل پڑے ہوئے

ظالمین یعنے کفار کو چیخ نے حضرت جبریل کی لیلیا اور ہلاک ہو گئے گھروں میں اوندھے زانوں کے بل گر پڑے —

لہ دیکھا مفسرین نے پریو لطف ہے بجنسہ مقدر ہے یعنے بخینا صالحا بحر حمۃ و نجینا من خزی یومئذ

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا إِنَّ ثَمُودَا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ○

گویا نہ بسے تھے اسمین آگاہ ہو بیشک ثمود نے کفر کیا رب سے اپنے آگاہ ہو ہلاکت ہے واسطے ثمود کے

یعنے ایسے معدوم ہوگئے کہ گویا کبھی اس مقام پر بستے ہی نہین (یہ تاکیدا فرمایا) جان لو کہ ثمود نے پروردگار عالم سے کفر کیا اور جان لو کہ ثمود کو رحمت سے دوری ہے

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ

اور تحقیق لائے فرستادے ہمارے ابراہیم کے پاس بشارت بولے سلام ہے کہا سلام ہے

ابن کثیر جب حضرت لوط فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ○ کی نافرمانی و شرارت کی باتین حد سے بڑھ گئین اور عذاب پھر نہ ٹھہرا یہ کہ لایا گوسالہ بریان کا حکم آگیا جبرئیل و میکائیل و اسرافیل بصورت نوجوانان خوش جمال گئے پہلے حضرت ابراہیمؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور حسب رسم مہمان نوازی گوسالہ بریان حاضر کیا چونکہ یہ فرشتے تھے ہاتھ نہ بڑھایا اور کہا اے خلیل جلیل ہم کھانا مفت نہین کھاتے جبتک اسکی قیمت ادا کرلین حضرت خلیل تو مہمان نوازی مین اپنا نظیر نہ رکھتے تھے بپاس خاطر مہمان عزیز فرمانے لگے ہان اسکی قیمت ہے فرشتون نے کہا کیا قیمت ہے فرمایا ابتدا مین بسم اللہ کہو اور آخر مین الحمد للہ جبرئیل نے یہ عشق پر شوق و ذوق دیکھکر میکائیل کیطرف نظر کی اور کہا کہ انھین کا حق ہے کہ اللہ تعالے اپنا خلیل بنائے ف مہمان نوازی سنت انبیا سے ہے

فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا لَا

پھر جب دیکھے ہاتھ اُنکے نہین قریب ہوتے طرف کھانیکی اجنبی ہوا اُنسے اور چھپایا اُنسے ڈر کر بولے نہ

یعنے جب ابراہیم نے تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ○ دیکھا کہ اُنکے ہاتھ کھانے کیطرف دراز نہین ہوتے ڈر ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم لوط کے اجنبی سمجھے اور دل مین اپنے ڈر پایا (اسلیئے کہ اوس زمانہ کا دستور تھا کہ اگر کھانا نہ کھاتے تو مہمان دوست نہ سمجھا جاتا بلکہ ارادۂ شر و فساد کا گمان ہوتا) ملائکہ بولے اے خلیل آپ نہ ڈرین ہم قوم لوط کی طرف اللہ کے فرستادہ فرشتے ہین

وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ○

اور بی بی اُنکی کھڑی تھین پھر ہنسین تو خوشخبری دی اُنہین اسحاق کی اور پیچھے اسحاق کے یعقوب کی

حضرت سارہ آپکی بی بی کھڑی ہوئی یہ تماشا دیکھ رہی تھین اس خیال سے کہ عجیب مہمان ہین ہم سب کمربستہ انکی خدمت کو حاضر خوان بچھا ہوا اور وہ دستکش ہنسین چونکہ وقت اظہار

راز آگیا تھا ملائکہ نے بی بی صاحبہ کو مژدہ دیا کہ تمسے اسحاقؑ پیدا ہونگے اور وہ بھی صاحب اولاد ہونگے یعنے یعقوبؑ انکے بیٹے ہونگے یہ بشارت مستمر واجراے نسل تھی نہ صرف ایک لڑکے کی۔

قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ○

بولین خرابی ہو میری کیا مین جنونگی حالانکہ مین بڑھیا ہون اور یہ شوہر میرا بڑھا ہے بیشک یہ شئے عجیب ہے

معاذ اللہ انکار سے نہین کمال سرور اور تعجب سے بولین بھلا میرے لڑکا پیدا ہوگا مین بڑھی ہوگئی اور ابراہیمؑ میرے شوہر بڈھے ہین اس سن وسال مین اولاد کا ہونا ایک عجیب بات ہو معالم سارہ ننیے برس کی تھین اور ابراہیمؑ ایک سو بیس برس کے

قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۖ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ○

بولے کیا تعجب کرتی ہو تم حکم سے اللہ کے رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی تمپر اے گھر والو بیشک اللہ ستائش حمد مجید ہے

ملائکہ نے کہا تمکو اللہ کے حکم پر تعجب آتا ہو اللہ کی رحمتین اور برکتین تمپر ہین اے ابراہیمؑ کے گھر والو بیشک اللہ تعالے محمود ہو اور بزرگی والا ہو وہ اپنے بندونپر ایسے ہی انعام کرتا ہو ایسے ہی عجیب غریب عنایتون پر اسکی حمد وعظمت کی جاتی ہو **ف** ا حضرت اسحقؑ کی مان سارہ کی بہت فضیلت اس مقام سے ثابت ہو اور یہ کہ ملائکہ نے انھین اللہ کیطرف سے رحمت وبرکت پونہچائی جیساکہ ابوہریرہؓ نے روایت کی قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ فِيهِ کہا آے جبرئیلؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے رسول اللہ یہ خدیجہؓ ہین کہ آپکے پاس کھانا پانی لیکر آرہی ہین تو آپ پروردگار عالم کا سلام انھین پونہچادین اور میرا سلام بھی اور آپ انکو خوشخبری سنادین کہ انکو جنت مین ایک گھر خولدار موتیکا یا سونیکے سیٹھونکا جسمین جواہر جڑے ہون عنایت ہوگا جسمین غل وشور ورنج وملال نہین رواہ مسلم ۱۲ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يَا عَائِشُ هَٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَقَالَتْ هُوَ يَرَىٰ مَا لَا أَرَىٰ اے عائشہ یہ جبرئیلؑ تمکو سلام کرتے ہین آپنے کہا جبرئیلؑ پر سلام اور اللہ کی رحمت وہ دیکھتے ہین آپ سے کہ مین نہین دیکھتی ۲ اہل بیت کا اطلاق ازواج پر ثابت ہوا پس آیت تطہیر سے امہات مومنین کا خارج کرنا اللہ تعالے سے مقابلہ ہو۔

عطیہ ترجمہ جمہور علماء ۲۷۲۰ ۲۹۹

ف فضیلت سارہ وخدیجہؓ وعائشہؓ

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ إِنَّ

پھر جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی انکو خوشخبری جھگڑا کرنے لگے ہمسے قوم لوط مین بیشک

إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ

ابراہیم بردبار دردمند رجوع کرنیوالے ہین

جب ابراہیم نے جانا یہ فرشتے ہین خوف دل سے نکل گیا اور خوشخبری آئی تو ہمسے قوم لوط کے ہلاک و عذاب کے بارے مین جھگڑا شروع کیا بیشک ابراہیم بردبار تھے نرم دل تھے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے اواہ کثیر التاسف دردمند تھے ترس کھانے والا معالم جب ملائکہ نے ابراہیم کو بشارت سنائی یہ بھی کہا کہ ہم قوم لوط پر عذاب لانے ہین آپنے کہا یہ تو بتاؤ کہ اگر انمین پچاس خدا پرست ہونگے تب بھی عذاب آئیگا بولے نہین فرمایا اچھا چالیس یہانتک کہ کہا ایک خدا پرست ہوگا تب بھی عذاب آئیگا ملائکہ نے کہا نہین فرمایا پھر انمین تو لوط پیغمبر موجود ہین اب عذاب کیسا اسلیئے فرمایا کہ وہ بڑے بردبار اور ترس کھانے والے اور بحالت معاصی اللہ کے عفو کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ

اے ابراہیم منہ پھیرئے اس سے بیشک شان یہ ہے کہ آگیا حکم تیرے ربکا اور بیشک آئیگا انپر عذاب نہ پھرنے والا

ارشاد ہوا اے ابراہیم تم اس سفارش سے باز آؤ حکم الہی آگیا اب عذاب ٹل نہین سکتا

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ

اور جب آئے فرشتے ہمارے لوط کے پاس غمگین ہوئے انپر اور تنگ ہوئے انکے سبب سے دلمین اور کہا یہ دن سخت ہے

اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے (قوم کی) بدسلوکی و بدفعلی کے خوف سے) غمگین و تنگدل ہوئے اور کہا یہ دن سخت ہے ابن کثیر یہ فرشتے ابراہیم سے رخصت ہوکر بصورت جوان حسین دو پہر کے وقت نہر سدوم پر جو مسکن قوم لوط تھا پہنچے کہا بعض نے کہ خود لوط سے ملاقات ہوئی اور کہا ابن عدی نے کہ حضرت لوط کے صاحبزادی انکو ملین انھون نے کہا ای لڑکی کوئی ہی کہ ہم ٹھہرین وہ بولین تم یہین توقف کرو اور شہر مین داخل نہونا جبتک مین واپس نہ آؤن اور معاً اپنے پدر بزرگوار کو خبر کی کہ بعجلت اپنے مہمانون کی حفاظت کیجئے ایسا نہو قوم بدسلوکی کرے آپ تشریف لائے اور بمقتضائے مہمان نوازی ساتھ تو لیلیے مگر دل مین نہایت مشوش و غمگین راہ مین کئی بار اشارات و کنائے مین کہا اے لوگو تم کو معلوم ہی کہ اس شہر کے آدمیون سے بڑھکر روئے زمین پر بدافعال خبیث مین نہین جانتا تاکہ وہ واپس

لوع زبیج ابراہیم نے ہاتھ آپ ابراہیم کا کہا سنا ربیع کو سوا و اور اصحاب مختلف کے مشاغل تئے کر قبلہ ہمین آتی ہے نئے دل ۲

ف

ذکر لوط

بہائین اور مین اس مخمصے سے بچون) یہان یہ حکم تھا کہ جبتک تین بار دہرواستم ہمارے پیغمبر
اسکے خبث پر گواہی نددے تو تم ہلاک نکرنا ہر بار جبریل فرشتون سے کہتے کہ خیال رکھو جب
شہر کے دروازے پر پہنچے تو لوطؑ سے ضبط نہوسکا کمال حیا وغیرت سے رو دیئے - جبرئیلؑ نے
ملائکہ سے کہا اب عذاب ثابت ہوگیا الحاصل اسیطرح حضرت لوطؑ کے مکان مین یہ مہمان عزیز آگئے

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ

اور آئی اسکے گھر پر قوم انکی دوڑتی طرف انکی اور پہلے سے تھے کرتے برے فعل

آپکی بی بی جو مومنہ نہ تھی اور فساق قوم سے سازش رکھتی تھی یہ حال دیکھکر قوم مین گئی اور
انھین خبردار کیا اور کہا ایسے خوبصورت لڑکے کبھی نہ دیکھے ہونگے یہ بدکردار دوڑتی ہوئی حضرت
لوط علیہ السلام کے مکان پر آئی اور گھیر لیا اور چاہا کہ کسی طرح ان مہمانونکو انسے لے لین ۔ اور یہ لوگ
تو پہلے ہی سے بدفعلی یعنے لواطت کرتے تھے تفصیل اسکی صفحہ ۲۰۶ مین گزری جب آپنے دیکھا
کہ یہ لوگ نمانینگے اور خواہ مخواہ مہمانون کو فضیحت کرینگے فرمایا -

قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَاۗءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ

کہا اے قوم یہ لڑکیان ہین میری یہ پاک تر ہین واسطے تمہارے پس ڈرو اللہ سے اور نہ رسوا کرو مجھے میرے مہمانون مین

اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝

کیا نہین تم مین سے کوئی مرد لائق

کہا اے لوگو یہ میری بیٹیان موجود ہین
انسے نکاح کرلو یہ تمھارے حق مین پاک وحلال
ہین پس اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانونکی رسوائی وایذارسانی سے خوار وفضیحت نکرو کیا تم مین
سے کوئی ایک مرد بھی لائق نہین ابن کثیر کہا مجاہد نے کہ بنات سے بنت صلبی مراد نہین بلکہ قوم کی
عورتین اسلیئے کہ نبی بمنزلہ باپ کے ہے اور حضرت لوطؑ کے لڑکی نہ تھی ف لہ بنت کا اطلاق شاگرد
وامتی وغیرہ پر مجاز ہے اور مجاز بھی قلیل الاستعمال ہے جبتک بروایات صحیحہ نہ ثابت ہو کہ لوطؑ کے
گھر بیٹیان نہ تھین اور معنی حقیقی متعذر نہون ارادہ مجاز کا جواز نہین اور کوئی محذور اسمین مفہوم
نہین ہوتا اسلیئے کہ کلمہ اطہر واقعی صاف طور پر بتا رہا ہے کہ یہ ارشاد بغرض نکاح تھا نہ معاذ اللہ
بطور سفاح اور سیاق آیت بھی اسکے خلاف ہے عرائس آپکی دو لڑکیان تھین بڑی کا نام ریثا
تھا اور چھوٹے کا زغورا خبیث مسئلہ اسباب شر شر نہین اگر نیت اغوا وشر نہون جیسا کہ
اس قصے مین ہے ملائکہ کا بصورت دلفریب آنا گو قوم کی آمادگی کا سبب تھا مگر یہان اقامت
حجت منظور تھی نہ اغوا کا کیا ذکر لہذا ملائکہ کی یہ صورت ایک قبیح نہ تھی نہ شر

شان انبیا مین سہو وہم مخالفت امر ثابت کرے لیتا نہ چاہیئے صحیح تفسیر کبیر مین ہی کہ ملائکہ نے
کہا کہ یہ عذاب صبح کو آئیگا حضرت لوطؑ نے عجلت کی تب کہا کہ آپ کیون مستعجل ہین کیا صبح کچھ دور ہی
معالم پھر فرشتون نے کہا آپ ٹہم رہین اور دروازہ کھولدین دروازہ کھلتے ہی وہ لوگ گھس
آئے جبریل نے حق سبحانہ تعالےٰ سے اذن چاہا اور اجازت ملی تو آپ اپنی اصلی صورت مین
ظاہر ہوگئے اور دونون بازو کھولدیئے آپ پر ایک حمائل جڑاؤ موتیونکی تھی اور دانت نہایت
براق تھے اور پیشانی نورانی تھی اور ایک جامہ مثل مرجان کے تھا اور پاؤن سبزی مائل پھر
آپنے انکو بازو مارے سبکے سب نابینا ہوگئے اور بھاگے کہتے ہوئے کہ لوطؑ کے گھر مین بہت بڑے
جادوگر ہین بعد ازان لوطؑ اپنے ہمراہیان مومن کو لیکر شہر سے باہر ہوگئے —

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ
پھر جب آگیا حکم ہمارا کردیا ہمنے بلند کو اسکے پست اسکا اور برسائے ہمنے اُسپر پتھر کنکر کے
مَّنضُودٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ۝
تہ بتہ نشان کئے ہوئے پاس تیرے رب کے اور نہین یہ ظالمون سے دور

ع ۵

سجیل مٹی سکھائی ہوئی یعنے کنکر منضود تہ بتہ یعنے ایک دوسرے پر جما ہوا ابن کثیر یعنے ایک
پتھر کے بعد دوسرا پتھر گرتا مسومہ داغ دیا گیا معالم کہا ابن جریج نے ہر پتھر پر نام ایک کا لکھا تھا
اور عکرمہ نے کہا انپر سرخ خط تھے حسن نے کہا مُہرت تھین اور کہا گیا جسپر مارا گیا اُسکا نام لکھا تھا
حاصل جب حکم آگیا اور عذاب موعود آیا حضرت جبرئیلؑ نے اپنا بازو زمین کے ساتوین طبقے
تک پہونچایا یہ چار شہر تھے اور ہر شہر مین ایک لاکھ کی آبادی پھر آپنے ایک پر پر اُن کو اُٹھا لیا اور
اسقدر بلند کیا کہ آسمان اول کے فرشتے مرغ اور کتونکی آواز سنتے تھے پھر آسے الٹ دیا یعنی انکے
اوپر والے کو تلے کر دیا اور اُنپر پتھر سخت مٹی کے پے در پے برسائے جنپر نشان و نام تھے اور یہ
عذاب ظالمون سے دور نہین اب بھی ہو سکتا ہی عن انس مجاہد سے پوچھا گیا کہ اس قوم سے کوئی بچا بھی
بولے نہین مگر ایک شخص مکے مین تھا اُسکے نام کا پتھر آیا تو ملائکہ حرم اُسکی طرف متوجہ ہوئے اور
کہا اسے پتھر پھر جا اسلئے کہ یہ مرد اللہ کے حرم مین ہی پتھر ٹھہرا رہا چالیس دن بعد وہ شخص جب
اپنے کام سے فارغ ہو کر نکلا بیرون حرم قدم رکھا تھا کہ پتھر نے سر توڑ دیا۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ
اور طرف مدین کے بھائی انکا شعیب بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی نہین واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اسکے

وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ ○

اور نہ کم کرو کیل اور وزن میں دیکھتا ہوں تمکو بھلائی میں اور میں ڈرتا ہوں تمپر عذاب دن گھیر نیوالیکا

ف بر شعیب

اور ہمنے بھیجا مدین کیطرف اُنکے بھائی شعیبؑ کو کہا شعیبؑ نے اے لوگو اللہ کی پرستش کرو تمھارے لیئے کوئی معبود اسکے سوا نہیں اور وزن و کیل کم نکرو (نہ کسیکو کم دو نہ زیادہ لو یہ بلا قوم شعیبؑ مین تھی) مین تمکو اچھی حالت مین پاتا ہوں معالم کہا ابن عباسؓ نے مراد خیر سے توانگری و فراغ بالی ہی مین تمپر اسکے عذاب سے ڈرتا ہوں جو گھیر لیگا اور مجرم کو مجبور و بیکس کر دیگا یعنے قیامت در ممکن ہی کہ ہر وہ دن مراد ہو جب اللہ کا عذاب آجائے کا اسلیئے کہ کسی بلا سے آدمی رہا نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالےٰ مدد و نصر نہ دے

وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا

اور اے قوم پورا کرو کیل اور وزن انصاف سے اور نہ گھٹاؤ آدمیوں سے چیزیں انکی اور نہ

تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ○

پھرو زمین مین فساد کرتے

اے قوم ناپ اور تول پوری کرو انصاف سے اور آدمیوں کے مال نہ گھٹاؤ اور زمین مین فساد نہ پھیلاؤ ف آیۂ اول مین عبادت کا حکم اور شرک اور کم دینے کی ممانعت کی آیۂ دوم مین وفائے کیل و میزان و ترک فساد کی ہدایت فرمائی پس یہ تاکید خواہ مفید تاکید ہے یا مفید تصریح یعنے کمی نکرو اور پورا بھی دو

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ○

باقی چھوڑا ہوا اللہ کا بہتر تمھارے لیے اگر ہو تم مومن اور نہیں ہم تمپر نگہبان

معالم بقیۃ اللہ سے خواہ عبادت خواہ مال حلال مراد ہی ابن کثیر تفضل۔ وصیت اللہ۔ رحمت حفیظ نگہبان یا ذمہ دار۔ جواب دہ یعنے جو مال حلال حق سبحانہ تمکو اپنے فضل و رحمت سے دی اور بعد ادائے حقوق اللہ و حقوق العبد بچے وہ بہتر اور با برکت ہی تمھارے حق مین اگر تم مومن ہو اور مین تمھارا محافظ و جواب دہ نہیں

قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ

بولے اے شعیب کیا نماز تیری حکم کرتی ہے تجھے یہ کہ چھوڑدین ہم اسکے جسکو بندگی کرتے تھے باپ دادے ہمارے یا یہ کہ کرین ہم

فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ○

مالونمین اپنے جو چاہین ہم بیشک ہر آئینہ تو بردبار لائق ہے

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا

اور جب آگیا امر ہمارا نجات دی ہمنے شعیب کو اور جو ایمان لائے ہمراہ اُسکے ساتھ رحمت کے ہمسے اور پکڑ لیا اُنکو کہ ظلم کیا

الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ ۝

چیخ نے پس صبح کی گھروں میں اپنے درانحالیکہ اوندھے زانو کے بل پڑے تھے گویا نہ بستے تھے وہ انمیں آگاہ ہو ہلاکی واسطے اہل مدین کے جیسے ہلاک ہوئے ثمود

اور جب ہمارا حکم عذاب آگیا شعیب کو تو نجات دی اور جو ایمان والے اُنکے ساتھ تھے اپنی رحمت سے اور ظالموں کو صیحہ نے لے لیا اپنے گھروں میں اسطرح مردے پڑے تھے گویا کبھی تھے ہی نہیں آگاہ ہو کہ رحمت سے دوری ہی اصحاب مدین کے لیے جسطرح رحمت سے دور ہوئی قوم ثمود

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ

اور بتحقیق بھیجا ہمنے موسیٰ کو ساتھ اپنی نشانیوں اور دلیل ظاہر کے طرف فرعون کے اور اُسکے سرداروں کے پس پیروی کی حکم

فِرْعَوْنَ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ۝

فرعون کی اور نہیں حکم فرعون کا درست

اور بیشک ہمنے موسیٰ کو بھیجا اپنی نشانیوں اور روشن دلائل ظاہر کے ساتھ فرعون اور اُسکے سرداروں کی طرف تو سرداروں نے فرعون کے حکم کی پیروی کی اور حکم فرعون کا درست نتھا ف بار بار تکرار نام بغرض کمال توضیح و تصریح ہے

ع ۹ — ف ذکر موسیٰ

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ۝

آگے چلیگا اپنی قوم کے دن قیامت کو پھر داخل کریگا اُنھیں آگ میں اور بُرا ہی گھاٹ اُتارا گیا

قیامت کے دن فرعون اپنے پیرو ونکے آگے آگے ہوگا اور اُنکو دوزخ میں کھڑا کردیگا اور یہ فرودگاہ بری ہی ف اسیطرح ہر وہ شخص جسنے کسیکو بہکایا ہی اور مفسدونکا پیشوا تھا اپنی ذریات کو لیکر داخل جہنم ہوگا ورد مصدر بمعنی جاے ورود والمورود صفت یعنی وہ گھاٹ جو مورد ہو کفار ہی براہی اور مراد اس سے دوزخ

وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ۝

اور پیچھے لگائے گئے اس دنیا میں لعنت کا اور دن قیامت کے بری ہی بخشش بخشش کیے گئے

اور دنیا میں اور قیامت میں اُنکا پیچھا لعنت نے کیا یعنے لعنت خدا اُنکے درپے ہی یا انجام اُنکا رحمت سے دور رہی براہی وہ انعام جو دیا گیا ف گھاٹ اور انعام اُنکی تفضیح و تحسر کے لیئے فرمایا کہ وہ گھاٹ جہاں پیاس سے کلیجے جلیں اور وہ انعام ہو وبال جان ہو ملے گا

ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ۝

یہ خبروں سے ہے بستی کی کہ بیان کرتے ہیں ہم آپ پر بعض انمیں سے قائم ہیں اور کچھ کٹے ہوے

یہ قصے ہاے مذکورہ بستیوں کی خبریں ہین جنمین سے بعض ابتک باقی اور قائم ہین جیسے مصر وغیرہ اور بعض جڑ سے کاٹ ڈالی گئیں جیسے قوم لوط کی بستی وغیرہ پس قائم اسلیئے کہ تم آنکھ سے دیکھو اور حصید اسلیئے کہ انپر قیاس کرو

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ

اور نہین ظلم کیا ہمنے انپر لیکن ظلم کیا جانون نے اُنکی پس نہ کام آئی ہوئی اُنکو معبود اُنکے جنکو

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝

پکار رہتے تھے سواے اللہ کے کچھ بھی نہین جبکہ آگیا حکم رب کا تیرے اور نہ بڑہائی اُنکو سواے ہلاکی کے

اور ہم نے اُن پر ظلم نہین کیا بلکہ اُن کی جانون نے اُن پر ظلم کیا پھر اُن کے معبودون نے انہین کسی بات سے بھی بے پروا نہ کیا جب کہ عذاب تیرے رب کا آگیا اور نہ بڑھائی اُنکے معبودون نے اُن کے لیئے مگر ہلاکت۔

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝

اور ایسا ہی پکڑ لیا ہے تیرے جبکہ پکڑا بستی کو بحالت ظالمہ ہونیکے بیشک پکڑ اوسکی دردناک کرنیوالی سخت ہے

یعنی جیسا ہمنے گذشتہ قومونکا عذاب بیان کیا اور جسطرح انکو انکے معبودون نے اللہ کی گرفت مین کچھ فائدہ نہ دیا ایساہی پکڑتے ہین ہم جس بستی کو پکڑتے ہین ایسے حال مین کہ وہ ظالمہ یعنی نافرمانبردار ہوتی ہے اور اللہ کی پکڑ ایذا رسان اور سخت ہے قریٰ سے مراد اہل قریٰ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ

بیشک اسمین البتہ نشانی ہے واسطے اُسکے کہ ڈرا عذاب آخرت سے یہ دن ہے کہ جمع کیئے گئے واسطے اُسکے آدمی

وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝

اور یہ دن حاضر کیا گیا ہے اور نہین موخر کیا ہمنے اُسکو مگر اُسکی مدت شمار کی گئی ہے

ان واقعات مین عذاب آخرت سے ڈرنیوالون کو علامت و نشانی ہے یعنی قیامت وہ دن ہے جسمین تمام آدمی جمع کیئے جائینگے اور وہ دن ہے کہ تمام مخلوق حاضر کیجائیگی اور ہم نے باوجود دیکھنے مخالفت و بغاوت اُسے موخر اسلیئے کیا ہے کہ موت گنی ہوئی مقرر ہے قبل وقت کوئی امر نہین ہوتا

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ

جب آئیگا نہ بات کریگی کوئی جان مگر اذن سے اُسکے پس اُنمین بدبخت ہین اور نیک بخت ہین پس لیکن جو بدنصیب ہوئے پس آگ مین ہین

فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ ۭ

اُسمین فریاد اور نالے ہین ہمیشہ رہینگے اُسمین جبتک ہین آسمان اور زمین مگر جو چاہے رب تیرا

ع ۹ رکوع

ان ذلک لآیۃ قیامت جو مجموع ... مشہود ...

ف
شارہ و نعیم ابدی

یہ قصے ہیں بستیون کی خبرین ہین جنمین سے بعض ابتک باقی اور قائم ہین جیسے مصر وغیرہ اور بعض جڑ سے کاٹ ڈالی گئی جیسے قوم لوط کی بستی وغیرہ پس قائم اسلیے کہ تم آنکھ سے دیکھو اور حصید اسلیے کہ اثر تباہی کرد

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ

اور نہین ظلم کیا ہمنے اُنپر لیکن ظلم کیا جانونپر اُنکی پس نہ کافی ہوا اُنکو معبود اُنکے جنکو

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝

پکارتے تھے سواے اللہ کے کچھ بھی نہین جبکہ آگیا حکم رب کا تیرے اور نہ بڑہائی اُنکو سواے ہلاکی کے

اور ہم نے اُن پر ظلم نہین کیا بلکہ اُن کی جانون نے اُن پر ظلم کیا پھر اُن کے معبودون نے اُنہین کسی بات سے بھی بے پروا نہ کیا جب کہ عذاب تیرے رب کا آگیا اور نہ بڑھائی اُنکے معبودون نے اُن کے لیے مگر ہلاکت۔

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝

اور ایساہی پکڑنا ہے تیرے رب کا جبکہ پکڑتا ہے بستی کو بحالت ظالمہ ہونیکے بیشک پکڑ اوسکی دردناک کرنیوالی سخت ہے

یعنی جبکہ ہمنے گذشتہ قومونکا عذاب بیان کیا یا جسطرح اُنکو اُنکے معبودون نے اللہ کی گرفت مین کچھ فائدہ ندیا ایساہی پکڑتے ہین ہم جب بستی کو پکڑتے ہین ایسے حال مین کہ وہ ظالمہ یعنے نافرمان و غدار ہوتی ہے اور اللہ کی پکڑ ایذا رسان اور سخت ہے قری سے مراد اہل قری

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ

بیشک اسمین البتہ نشانی ہے واسطے اُسکے کہ ڈرا عذاب آخرت سے یہ دن ہے کہ جمع کیے گئے واسطے اُسکے آدمی

وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝

اور یہ دن حاضر کیا گیا ہے اور نہین موخر کیا ہمنے اُسکو مگر اُسکی مدت شمار کی گئی ہے

ان واقعات مین عذاب آخرت سے ڈرنیوالون کو علامت و نشانی ہے یعنے قیامت وہ دن ہے جسمین تمام آدمی جمع کیے جائینگے اور وہ دن ہے کہ تمام مخلوق حاضر کیجائیگی اور ہم نے باوجود دیکھنے مخالفت و بغاوت اُسے موخر اسلیے کیا ہے کہ موت گنی ہوئی مقرر ہے قبل وقت کوئی امر نہین ہوتا

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ

جب آئیگا نہ بات کریگی کوئی جان مگر اذن سے اُسکے پس انمین بدبخت ہین اور نیک بخت ہین پس لیکن جو بدنصیب ہین پس آگ مین ہین اُنکے

فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ

اُسمین فریاد اور نالے ہین ہمیشہ رہینگے اُسمین جبتک ہین آسمان اور زمین مگر جو چاہے رب تیرا

ف ذلک اشارہ بقصص الرسل قیامت جو مجموع ہے مصدر ہونی ہو اور اولا ... اور ... ۱۲

ف زفیر و شہیق ابری ۱۲

جب وہ دن قیامت کا آجائیگا تو کسی کی مجال نہوگی کہ بات کر سکے مگر اللہ تعالے کی

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝

بیشک رب تیرا کرتاہی جو چاہے

اجازت سے پھر بعض انمین شقی یعنے عاصی سزاوار نار ہین اور بعضے سعید یعنے قابل عفو و دخول جنت ہین لیکن جو شقی ہین وہ آگ مین ڈالے جائینگے اور انمین آواز سخت و نرم چلائینگے اور اُسی دوزخ مین ہمیشہ رہینگے جبتک آسمان و زمین ہین مگر جو چاہے تیرا رب بیشک تیرا رب کر ڈالتا ہو جو چاہے کوئی اسکا مانع نہین شہیق اخراج آواز غرور و النفس زفیر اول آواز غروا خراج النفس ہے

وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ

اور لیکن جو نیکبخت ہین پس جنت مین ہمیشہ رہینگے اسمین جبتک ہین آسمان اور زمین مگر جو چاہے

اور جو لوگ نیکبخت ہین وہ جنت مین جائینگے اُسمین ہمیشہ رہینگے جبتک آسمان و زمین

رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ۝

رب تیرا بخشش ہو غیر مقطوع

ہین یعنے ابد الاباد مگر جو کچھ پروردگار عالم چاہے اور یہ عطا ہو جو کبھی ٹوٹنے کٹنے کی نہین ہے ہم آسمان و زمین فانی ہین خلود نار و نعیم انکی بقا تک کیونکر درست ہوگا دفع چونکہ معنی حقیقی یہان متعذر ہین اسلیے کہ آسمان و زمین آخرت مین ہونگے معنی مجازی لیئے جائینگے اور عرف مین زمین و آسمان سے مراد دوام ہو پس ہمارے عرف کے اعتبار سے فرمایا وہم اہل جنت کا خروج بالاتفاق ممتنع ہو پھر استثنا کیونکر صحیح ہوگا بلکہ کفار کا بھی خروج جائز نہین دفع یہ استثنا سعید و شقی سے ہو یعنے ہر عاصی دوزخ مین جائیگا مگر جسے اللہ چاہے بچالے اور ہر مطیع قابل جنت ہو مگر جسے اللہ کا فضل شامل نہو مجرد اُس اطاعت سے جو مقدور بشر مین ہی نجات نہین پا سکتا جیسا حدیث مین وارد ہوا کہ نہ مین نہ کوئی اور اپنی اطاعت سے جنت مین جا سکتا ہو مگر مجھے اللہ کی رحمت نے ڈھانک لیا ہو اور کہا بعض مفسرین نے کہ استثنا خلود سے ہو یعنے اللہ چاہے تو کچھ اور صورت نکال سکتا ہو مگر بحسب وعدہ ایسا نہ کریگا مگر یہ تاویل سست ہے

فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَٰؤُلَاءِ ۚ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ

پس نہ ہو تو شک مین اُس سے کہ پوجتے ہین یہ لوگ نہین پوجتے ہین مگر جیسا کہ پوجتے تھے

آبَاؤُهُم مِّن قَبْلُ ۚ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ ۝

باپ دادے انکے پہلے سے اور ہم البتہ پورا کرنیوالے ہین حصے انکے بدون کمی کے

(حاشیہ: شقی و سعید کا ذکر... ع ۹)

یعنے آپ انکی احمقانہ پرستش سے شک و تردد مین نہ رہین یہ نہیں پرستش کرتے مگر جیسے انکے اگلے پرستش کر گئے نہ تحقیق بے ثبوت اور ہم انکے حصے یعنے سزا سے اعمال پوری دینگے کچھ کمی نہوگی ف جب کر چکے گے پاینگے کمی نہ کیجائے گی

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

اور بتحقیق دی ہم نے موسٰی کو کتاب پھر اختلاف کیا گیا اسمین اور اگر نہ ہوتا کلمہ کہ سابق ہوا رب تیرے سے البتہ فیصلہ کیا جاتا

وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ

اور وہ البتہ بیچ شک کے ہیں اس سے شک کرنیوالے

اور ہمنے موسٰے کو کتاب یعنے توریت عطا فرمائی پھر اسمین اختلاف کیا گیا یعنے بعض ایمان لائے اور بعض متردد و منکر رہے اور اگر یہ امر کہ سزا ایک وقت پر معین ہو اور سیاہ مشیت الٰہی سابق نہو چکی ہوتی تو انکے اختلاف کا فیصلہ ہو جاتا اور وہ ایسے شک مین ہین جو انکو تردد مین ڈالنے والا ہے امید رفع کی بھی نہین ف معلوم ہوا کہ دنیا مین سزا ملنا ضرور نہین اسلیے کہ وقت معین ہے

وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

اور بیشک سب البتہ پورا دیگا انکو رب تیرا اعمال انکے بیشک اللہ اسپر کہ وہ کرتے ہین خبردار ہے

اور بیشک سبکے سب اپنے اعمال کا عوض بھر پاینگے کچھ باقی نرہیگا اور اللہ تعالٰے تمہارے سب کام جانتا ہے

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

پس سیدھا رہ جیساکہ حکم کیا تجھکو اور جسنے توبہ کی ساتھ تیرے اور نہ سرکشی کرو بیشک وہ ساتھ اسکے کہ کرتے ہو تم بینا ہے

پس آپ اور آپکے ساتھی توبہ کرنے والے بھی بحسب ارشاد دوام و قیام کرین اور درست رہین سرکشی نکرین اللہ تعالٰے تمہارے کام دیکھتا ہے ف اسمین وجوب ہے استقامت و ترک بغاوت کا

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ

اور نہ جھکو طرف انکے کہ ظالم ہین کہ چھو جائیگی تمکو آگ اور نہین تمہارے لیے سوائے اللہ کے

أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ۝

حمائیتون سے پھر وہ نہ مدد دیئے جائینگے

اور تم ان لوگونکی جانب جو ظالم ہین مائل نہو اگر ایسا کروگے تو تمکو آگ مس کر جائیگی اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا حامی نہوگا اللہ کی گرفت اور عذاب سے مدد نہ کیجائیگی ربط ان تمام احکام کے بعد وہ تعلیم شروع کی جو مراتب سعادت و مدارج تقرب کیلئے ذریعہ ہو اور غرض تخلیق و معنی عبودیت کی تکمیل کرے

وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

اور قائم کر نماز دونو جانب دن کے اور ساعتو نمین رات کے بیشک نیکیان لیجاتی ہین برائیان

ف حکم نجات

ف اوقات فرض نماز

ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

یہ نصیحت ہی واسطے نصیحت ماننے والونکے اور صبر کر پس بیشک اللہ نہین ضائع کرتا مزدوری نیکی کرنیوالونکی

نماز قائم کرو دن کی دو جانبون مین اور رات سے ملے ہوئے وقتون مین بیشک نیکیان یعنے نماز برائیان مٹا دیتی ہی یہ حکم نصیحت ہی نصیحت ماننے والون کے لئے اور جو مصائب تعمیل حکم و اداے نماز مین پیش آئین انپر صبر کرو اللہ تعالےٰ صابرونکا اجر ضائع نہین کرتا آیت مین کئے امر ہین (اوقات نماز) اسمین تین آتین مصرح ہین ایک آیت ورد و اپنی اپنی جگہ آئینگی اس آیت سے پنجوقتہ نماز کا ثبوت مختلف تاویلون سے کیا گیا ہی مگر صاف صاف یہ ہی کہ (طرفی) تثنیہ یعنے دو طرف وقت طلوع بالاتفاق غیر مراد اسلئے کہ اسمین کوئی نماز فرض نہین البتہ باعتبار ابتداے زوال جانب اول ظہر ہی و باعتبار غروب و ختم روز جانب دوم عصر (زلفا) جمع زلفہ یعنے قرب و ساعات شب اور اقل درجہ جمع کا تین ہی پس تین وقت رات سے ملتے جلتے ثابت ہوئے پہلا فجر اسلئے کہ باعتبار حساب نجومی طلوع سے پہلے رات ہی (اور نہو تو ہمیشہ دن رات سے بڑا ہوگا) دوسرا وقت مغرب اسلئے کہ کنارۂ شب ہی یہ دونو وقت باعتبار نورانیت و عدم تاریکی دبلے نوری نجوم مشابہ روز و متصل شب ہین تیسرا وقت عشا اسلئے کہ غروب شفق و ضیاء نجوم و کمال ظلمت اسی وقت سے ہوتا ہی۔ اور (اقم) امر وجوبی ہی پس نماز پنجگانہ واجب ہوئی مگر یہ تمام تاویلین اسقدر کی نہین کہ اوقات صلوٰۃ مصرح سمجھی جائین واحادیث مفسرہ سے بے پروا ہین کبیر آیت مذہب حنفیہ کی معین ہی اسلئے کہ زلف باعتبار جمع مغرب عشا و وتر ہی اور باعتبار قرب اسفار فجر و تاخیر عصر مستحب ہوئی (شان نزول) ترمذی کہا ابو الیسر نے کہ ایک عورت میرے پاس چھوارے خریدنے آئی مینے کہا گھر مین عمدہ خرمے ہین وہ ہمراہ اندر آئی تو مینے اسکا بوسہ لیا اور بعض روایتون مین ہی کہ سوائے جماع کے سب کچھ کیا) پھر حضرت ابو بکرؓ سے بیان کیا انھون نے اخفا کی وصیت کی تاکہ اللہ تعالےٰ پردہ پوشی فرمائے پھر حضرت فاروقؓ سے کہا یہی نصیحت کی (مگر بے چین و خائف) حضور مین گیا اور عرض کی فرمایا تو نے غازی کی اہل مین خیانت کی جسنے خدا کے لئے وطن چھوڑا تھا پھر دیر تک خاموش رہی اور یہ آیت اتری بخاری اس شخص نے کہا یہ معافی خاص میرے ہی لئے ہی یا عام فرمایا جو کریگا وہ پھل پائیگا ابن کثیر اس مرد نے کہا مجھپر حد قائم کیجئے فرمایا تو نے پورا وضو کیا ہمارے ساتھ نماز پڑھی بولا ہان فرمایا تو ایسا پاک ہوگیا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ پھر ایسا نکرنا (الحسنات) جمع حسنہ ترغیب آپنے معاذ سے فرمایا

اِتْبِعِ السَّيِّئَةَ بِالْحَسَنَةِ تَمْحُهَا ، یعنی اگر تم سے برائی ہوجاوے تو اُسکے بعد نیکی کرلیا کرو جو اسے مٹا دے۔ یہان حسنات سے نماز ہو اور نماز کا کفارۂ گناہ ہونا متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے مسلم (فرمایا) مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ جسنے میرے اس وضو کیطرح وضو لیا پھر دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھی اور اپنے دل مین ادھر ادھر کی باتین نکر تا رہا اُسکے تمام اگلے گناہ معاف کردیے جاتے ہین اور فرمایا فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوْبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ فرض نمازین کفارہ ہین اُن گناہونکا جو دو نمازون کے درمیان مین ہون اور فرمایا نماز سے گناہ ایسے جھڑتے ہین جیسے پتجھڑ مین پتے اور پنجگانہ نماز اس طرح گناہ دھو ڈالتی ہو جیسے پنجوقتہ نہانے سے میل - اور مسجد کیطرف چلنے والے کے ایک قدم پر گناہ عفو ہوتا ہو دوسرے پر نیکی ملتی ہو۔ اور وضو کرنیسے تمام گناہ عفو ہوجاتے ہین اور فرمایا جسنے نماز وبنیر حفاظت کی زندگی بھی اچھی اور موت بھی اچھی وَكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ یعنے گناہون سے ایسا پاک ہوجائیگا گویا ابھی اُس کی مان نے اُسے جنا ہو (السیئات) اگرچہ عام ہو مگر قسم خاص ہو یعنے وہ سب گناہ جو حق العبد و کبائر نہون اور تمام جگہ جہان کسی عمل کی برکت سے عفو معاصی مذکور ہو یہی تاویل ہو اور ظاہر ہو کہ گناہ کبیرہ بے توبہ و حق العبد بدون رضاے حقدار معاف نہین ہوتے اور اگر کہا جاے کہ یہ تخصیص بیوجہ ہو تو جواب یہ ہو کہ جسطرح سیئات جمع ہو حسنات بھی جمع ہو پس تقسیم ہوگی یعنے ہر ایک نیکی جس درجے کی ہو ایک برائی کو جو اسی درجے کی ہو معاف کرادیگی اس سے بھی حق العبد خارج ہوگیا البتہ گناہ کبیرہ ممکن ہو کہ وہ نماز جو بکمال خشوع وخضوع ادا کیجاے اور بحالت تضرع و زاری استغفار و توبہ اوس مین داخل ہو موجب معافی کبیرہ ہو

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِى الْاَرْضِ

پس کاشکے ہوتے بعض زمانوالون سے جو پہلے تھی تم سے صاحب عقل منع کرتے فساد سے زمین مین

اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝

مگر تھوڑے اُنمین سے کہ نجات دی ہمنے اُنمین سے اور پیروی کی اُنھونے جو ظالم تھے اُسکا کہ نعمت دی گئی اُنمین اور تھے خطاکار

کیا اچھا ہوتا اگر اُنمین سے جو تمسے پہلے تھے ایسی احتیاط والے دانشمند لوگ ہوتے جو زمین مین فساد پھیلانے سے دوسرونکو روکتے مگر ایسے تھوڑے ہوئے اُنمین سے جنکو ہمنے بچالیا اُن اگلونکے عذاب سے اور پیروی کی ظالمون نے اُسکی جسمین اُنھین دولت و فراغت دی گئی تھی اور وہ

خطاکار تھے قرون جمع قرن بمعنے موت معینہ اور یہان مجازاً اہل زمانہ مراد ہین بقیۃ بہترین قوم و محتاط و دانا اترافِ بسیار نعمت دادن۔ مراد ہے لذت شہواتی و نعماے فانی سے یعنے اگر اگلی امتون مین دانشمند نصیحت گر ہوتے تو اچھا ہوتا اور عذاب نازل نہوتا مگر تھوڑے سے ایسے تھے جو اُن عذابون سے بچائے گئے جو گنہگار قومون پر آئے اور جو اُنمین ظالم تھے وہ نعمتون اور اسباب شہوات کے درپے طالب دنیا ہوئے کہا مفسرین نے اسمین ترغیب ہے کہ اے اُمت محمدی تم خیار و منتخب و دانشمند لوگ ہو جاو۔ دوسرونکو راہ راست دکھاو اُن برائیون سے روکنے واسطے بہترین قوم ہین کہ دانشمند بلاؤنسے نجات پاتے ہین کہ یہ لوگ اللہ کے حضور مین منتخب و برگزیدہ ہوتے ہین کہ ظلم و طلب دنیا و انہماک لذات و اتباع شہوات ممنوع ہے۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ○

اور نہین رب تیرا کہ ہلاک کرے بستی کو ظلم سے اور اہل اسکے نیکوکار ہون

پروردگار عالم کسی قوم کو ایسی حالتمین ہلاک نہین کرتا کہ وہ مطیع و مصلح ہون بلکہ دنیاوی بلا بھی شامت اعمال ہی سے آتی ہے۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ○ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○

اور اگر چاہتا رب تیرا کردیتا سب آدمیونکو گروہ واحد اور ہمیشہ رہینگے اختلاف کرنیوالے مگر وہ کہ رحم کیا رب تیرے اور یہ پیدا کیا انکو اور پوری ہوگئی بات تیرے رب کی البتہ بھرینگے ہم جہنم جنون سے اور آدمیون سے سبکے سب

اگر پروردگار عالم چاہتا تو تمام مخلوق کو ایک گروہ ایک راہ بنا دیتا اور یہ لوگ آپسمین جھگڑا کرتے رہینگے مگر جسپر اللہ تعالے نے رحم کیا وہ اس نزاع سے محفوظ ہے اور وہ اسی لئے پیدا کئے گئے ہین اور پروردگار عالم کا یہ حکم کہ ہم دوزخ کو جن اور آدمیونسے بھر دینگے تمام و کمال ہوگیا۔ یعنے تمام مخلوق کا رو براہ ہونا امر مشکل نہوتا مگر اللہ تو حکم دے چکا کہ دوزخ جن اور آدمیون سے بھری جائیگی پھر ایک راہ پر کیونکر رہین ہان جنپر اللہ نے رحم فرمایا اور وہ رحمت کے لئے مخلوق ہوئے مختلف نہونگے امۃ واحدہ سے مراد اہل حق مختلف اہل باطل خواہ مشرک و یہود و نصاری ہون خواہ اہل ضلال ف آیت مین کئی امر ہین ۱ مسئلہ قدر اسلئے کہ تمام امور اپنی ہی مشیت پر محمول فرمائے لیکن ان تمام اختیارونکے ساتھ نسبت فعل بندہ کی طرف کرنا مشیر ہے کہ کچھ اختیار کسب مین دیا گیا ہے ۲ یہ کہ اہل نار و اہل نعیم کی تقسیم ازل

ہی ہیں جنکی بنا اتفاق پر تھی اور رحمت خاصہ الٰہی سے ہیں اور اختلاف موجب شقاوت و نار ہے اجمعین سے یہ مراد نہین کہ تمام آدمی اور جن دوزخ میں جاوینگے بلکہ مجموعہ بعض جن و بعض انس مراد ہے چھرف جن نہ صرف آدمی ابن کثیر دوزخ ھل من مزید برابر کہتے رہینگے یہانتک کہ حق سبحانہ تعالے اپنا قدم (جسکی کیفیت نہ کہی جاوے اور ایک صفت جو صفات باریتعالے سے ہے) اُسمین رکھدیگا تو دوزخ کہیگی قسم ہے تیری عزت و جلال کی کہ اب مجھ مین گنجایش نہین رہی

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ

اور سبکے سب بیان کرتے ہین ہم تجھپر خبرون سے پیغمبرون کی وہ کہ ثابت کرین اُس سے دل تیرا اور آیا تیرے پاس اسمین حق

اور پیغمبرون سے وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ احوالات ہم آپ سے

اور نصیحت اور یاد واسطے مومنون کے

اُسقدر بیان کرتے ہین جو آپکے دل کو مطمئن و ثابت کردے اور مطاعن کفار و حوادث روزگار و قسم قسم کے امتحان سے جو اضطراب و انتشار پیدا ہوتا ہے وہ دور ہوجاوے اور امر حق ظاہر ہوجائے اور ایمان والے نصیحت پائین نسیان و غفلت مین یاد و تذکر ہو قصص قرآنی موجب تسکین قلب و نصیحت و تذکر ہین ان قصون سے امر حق ظاہر ہوجاتا ہے اگر بنظر انصاف غور کرے ان سے اخبار سابقین و سیر صالحین کے فضائل و فوائد مفہوم ہوئے۔

وَقُل لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ ۝ وَانتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ۝

اور کہدیجئے اُنسے جو ایمان نہین لاتے کام کئے جاؤ اپنی جگہ پر ہم بھی کام کرتے ہین اور انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہین

آپ اُن سے کہدیجئے جو ایمان نہین لاتے جو تمھارا جی چاہے کئے جاؤ جو ہمکو حکم ہے ہم بھی کرتے ہین اور انتظار کرو حکم خدا کا اور انجام کار کا ہم بھی انتظار کرتے ہین کہ تمکو اس سرکشی کی کیسی سزا ملتی ہے

وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ

اور واسطے اللہ کے ہی غیب آسمانونکا اور زمین کا اور اُسیطرف رجوع کرتے ہین کام سبکے سب پس بندگی کرو اُسکی اور بھروسا کرو اُسپر

آسمان و زمین وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ ع مین جو اسرار مخفیہ

اور نہین رب تیرا غافل اُس سے کہ کرتے ہو تم

و خزائن موجود ہین وہ سب کے سب اللہ ہی کی ملک ہین اللہ اُنپر مطلع و متصرف ہے اور اُسیکی طرف سب کام رجوع کرتے ہین پس توحید و عبادت کرو اُسکی اور اُسپر بھروسا کرو اور تمھارا رب تمھارے کامون سے بیخبر نہین کہ کسی کا عوض رہجاوے۔

رکوع ۱۰

سورۂ یوسف مکیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام اسکا سورۂ یوسف ہی اور قرآن مین ملقب بہ احسن القصص اسلیئے کہ جہان تک قصص حکایات صحیحہ سنے گئے کوئی اس قصے کیطرح دلفریب و فائدہ بخش نہین اسکی تصریح آتی ہی اسمین ایک سو گیارہ آیتین مین سکے ہین نازل ہوئین - اگرچہ احکام کم ہین مگر غیر منسوخ و محکم ابن کثیر بعض اصحاب نے درخواست کی کہ حضور کوئی قصہ ارشاد فرمائین یہ احسن القصص نازل ہوا عرائق بعض اہل کتاب نے امتحاناً پوچھا کہ یعقوب علیہ السلام ملک شام و وطن آبائے کرام چھوڑکر کنعان مین کیون آئے مصر مین انکی سکونت کسطرح ہوئی - فرمایا مین بھی ایک آدمی ہون جیسے تم سب مجھے علم غیب نہین حضرت حق جل و علی کو منظور ہوا کہ اسکے پیغمبر پر اعتراض کرنیوالے شرمندہ ہون یہہ سورت نازل فرمائی نکتہ مینے بعض مشائخ سے سُنا کہ جب جمال جہان آرائے محمدی حسن دلفریب نبوی نے قلوب اصحاب کو آئینے کیطرح متحیر این وآن سے بیخبر بنادیا خوف تھا کہ جذبات عشق و شورش محبت نظم ظاہر و آداب سیاست سے بے پروا کردے چارہ گر مطلق نے دوسرے دلکش قصے کے ضمن مین بھلایا محبت کا انجام و آغاز قدرت کی زبردستیان بندگان خدا کی استقامت طریق عبادات و حکومت سب کچھ سکھایا کہ خود رفتگی سے سنبھلین جادۂ اعتدال سے قدم نہ لین اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ مین اسی طرف اشارہ ہے یعنے آپ انکی بیخودی اور انجام جذب و تعشق سے غافل تھے - یا مومنین دلدادۂ مقام فنا سے یا اُس خدمت سے جسکے لیئے وہ پیدا کیئے گئے ہین غافل تھے تنبیہہ تفسیر سے پیشتر ضرور ہو کہ کچھ عذر بیان کردیئے جائین تاکہ برے خیالون کے پیدا ہونے سے پہلے انکا ابطال ذہن نشین رہے (۱) یہ کہ ارباب تاریخ و اصحاب تفسیر نے اس دلفریب قصے کو انواع عجایب سے آراستہ کیا ہی جسے نہ قرآن سے تعلق نہ مزید ہو نہ احادیث معتبر سے تائید اور میرا مقصود تفسیر کلام خدا ہی نہ شرح حسن یوسفؑ و شورش زلیخا - لہذا اسی مقدار پر کفایت کی جنکا ترک فہم مقصود مین مخل یا سیاق نظم مین مانع تھا (۲) اسمین بعض مقام خوفناک ہین جنسے بچ نکلنا ہی غنیمت ہی زیادہ تیزی کا کیا مذکور جیسے ذکر برادران یوسفؑ اگر پیغمبر نہین ہوئے ہین تو بھی آداب نبی زادگی تعلیم سکوت کر رہا ہی اور سفارش و عفو یعقوبؑ و یوسفؑ و مغفرت باریتعالے انھین تمام حملون سے بچا رہا ہی - اور اگر مشرف بہ نبوت ہین جسکا اشارہ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ مین ہی -

لہ عرائق یعنی نام اسکا تفسیر عرائق القرآن صاحب کشف اسرار الدقائق مصنفہ شاہ حسینی معین الدین جیو ۱۲

[حاشیہ: شرح پوری ... یعقوب ... [illegible]]

تو ہم ایمان لاتے ہیں ایسے ہی ہر ایک قصے پر جو معنی پر دال ہو یا وہ رکیک مضامین ہیں جو حضرت یعقوب کے
بیٹوں کے حالات کی نسبت بیان کئے ہیں اور زلیخا کی خود رفتگی کا ابتدا کسی امر سے ہو مگر انجام
دیکھو حضرت یوسفؑ کے معجزات سے انبیاء اولو العزم کی ایک ایک صفت کا فرق ہے اور یہ مشت
حیا بر لب ہے یا حضرت یوسفؑ کے تقدس و پاکدامنی جسپر قرآن شاہد ہے وہ عصمت نبوت حاکم ہے — یہ
آنکھیں کو مبارک رہے کہ چاہے کچھ ہو شوخی طبع ہے دکھائے نہیں رہ سکتی — جن سے انجیل جو
غائب ان قصوں کے راوی ہیں وہ جانیں اور انکا کام — یہان سکوت تو اور ادب و السلام
ع زبان خشک ہے یا گناہ تر ہے ۔ البتہ جو حالات ان حضرات پر شامل ہیں یا جنکی شہادت قرآن
و حدیث سے ثابت یا اصول شرعیہ و آداب نبوت کے مخالف نہیں مناسب موقع پر بے لکھے
تعرض ہیں گے اور جہان کہیں کذب یا توہین کی بو خوف ختم مانع گفتگو — یہ کلام آسمانی ہے نہ
دلخوش کن کہانی ۔ عجائب کے مشتاق — بے بنیاد روایتوں پر دلیر استقام پر رو دین سو بین اصل
علماے کلام نے حضرات انبیا کی عصمت و عفت مین مختلف تقریر کی ہے مگر اسپر اجماع ہے کہ کفر و
شرک سہواً عمداً نبوت سے پہلے یا بعد نہین ہو سکتا۔ نبوت کے بعد کبائر سے محفوظ و معصوم
ہین ہے کہا بعض نے کہ گناہ صغیرہ عمداً بھی ہو سکتا ہے کہا امام ابو حنیفہ رح نے کہ انبیا صغیرہ
و کبیرہ دونوں سے بری ہین البتہ اجتہاد مین خطا ہو جاتی ہے یا سہواً کوئی اغلاطی دخوش
مین آئی ہو مگر معاً تنبیہ و اطلاع لازم و رجوع ثابت ۔

ف عصمت انبیا

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

یہ آیتیں ہیں کتاب ظاہر کی ہمنے اتارا اُسے قران عربی تاکہ تم سمجھو

الر حروف مقطعات سے ہے واجب الاعتقاد قابل التوقف تلک یہ سورت قرآن بمعنے مفرد
یا مقروء ۔ یا مطلق ہی کتاب آسمانی ہے جو مسلمانوں کو عنایت ہوئی اور تقریباً اول یہان چسپان ہے
حاصل یہ آیتین ہین کتاب روشن کی یعنے قرآن مجید کی ہمنے آتاری یہ کتاب درآنحالیکہ نام اسکا
قرآن ہے یا زبانوں پر پڑھا گیا یا قبول و حق و ثواب و ہدایت سے مقرون ہے ۔ اور عربی ہے تاکہ تم سمجھو
ف عربی تمام زبانوں پر اشرف اور فہم مضامین و حل معانی و لطائف اسرار و حقائق حکمت
مین اودے والطف ہے اسلئے کہ قرآن کا عربی ہونا محل امتنان و مدح مین مذکور ہوا —

ف فضل زبان عربی

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

ہم بیان کرتے ہین تجپر بہترین قصوں کا بسبب اسکے کہ وحی کیا ہمنے طرف تیرے یہ قرآن

ہم بیان کرتے ہین تمپر تمام قصون سے اچھا قصہ اس ضمن مین کہ قرآن کا تمھاری طرف بھیجا اگرچہ

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ
اگرچہ تھا تو پہلے اس سے ہر آئینہ غافلون سے

اس سے پہلے ان واقعات یا اسرار یا احکام سے بیخبر تھے مسئلہ حضرت یوسفؑ کا قصہ یا دوسرے انبیا وصلحا کا ذکر بقصد احسن ہے لیکن عوام کی تاریخ اگر کذب وفساد سے خالی ہو تو بغرض مصالح اوسکے ورنہ مباح ہے مسئلہ عاشقانہ قصے سچے مباح اور بغرض عبرت اولے ہین احسن القصص ہونا اسکا بوجوہ چند مسلم ہے ۱ قرآن مین کوئی سورت نہین جو کسی ایک قصے کے لیئے مخصوص ہو اور نہ ایسے قصے ہین جو اس بسط وشرح سے مرتب مذکور ہون ۲ اسمین انبیا کے اخلاق سلطنت کے انتظام احباب واقارب کے سلوک ابناے زمانہ کی روش حسن صحبت انقلاب روزگار امتحان صبر واستقلال فضل علم مراتب تقوی حسن انجام دیانت عجائب وغرائب زمانہ حسن کی چیرہ دستی عشق کے حرکات مجنونانہ سب کچھ مذکور ہین ۳ اللہ تعالے کا بیان اور محل اسکا قرآن جبرئیل ترجمان سننے والے محبوب رحمٰن اب اس سے حسن وشرف زیادہ کیا ہوگا۔

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ
جب کہا یوسفؑ نے اپنے باپ سے اے باپ میرے مینے دیکھے گیارہ تارے اور سورج

حضرت یوسفؑ بارہ برس کے تھے ایک شب باپکے پاس سوتے سوتے چونک پڑے حضرت یعقوبؑ نے

وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ
اور چاند دیکھا مینے انکو اپنے لیئے سجدہ کرنے والے

گلے لگاکر پیار کیا اور سبب پوچھا۔ یوسفؑ نے کہا اے باپ مینے خواب مین دیکھا کہ گیارہ تارے اور چاند سورج مجھے سجدہ کر رہے ہین عن انس یوسفؑ نے کہا مینے دیکھا آسمان کے دروازے کھل گئے اور ایسی روشنی پھیلی کہ تارے چمکنے لگے پہاڑ نورانی ہوگئے دریا شعاع نور سے چشمۂ آفتاب اختر نورانی ہر برج حباب مچھلیون مین غلغلۂ تسبیح وتہلیل عالم آئینہ قدرت رب جلیل مجھے وہ لباس فاخرہ پہنایا گیا جسکی جھلک سے زمین منور ہوئی گیارہ تارے اور چاند سورج میرے سجدے مین جھکے۔ باتفاق مفسرین گیارہ تارون سے بھائی اور چاند سورج سے ماباپ مراد ہین ف سجدہ خواہ کنایہ ہو غایت تعظیم سے جیساکہ بعض مفسرین نے کہا۔ یا مضامین خواب اپنی حقیقت پر محمول نہین ہوتی مجاز وتمثیل مراد ہوتی ہے۔ یا یہکہ عالم خواب عالم تکلیف نہین یا یہ کہ جو احکام جن وانس کے لیئے ہین وہ دوسری مخلوق کے لیئے ہونا ضرور نہین ہمارے حضورؐ کو بعض حیوانون نے سجدہ کیا ہے پس یہ صورت سجود جو خواب مین دکھائے گئے نہ صورت ممنوع ہے نہ قابل حجت

ف وجہ تسمیہ قصۂ یوسف احسن القصص

ف بیان سجدہ

انتظر حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب میں فرمایا

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

کہا اے میرے بیٹے نہ بیان کر خواب اپنا اپنے بھائیوں پر تو کرینگے تجھسے کوئی حیلہ بیشک شیطان واسطے آدمی کے دشمن ہے کھلا

کہا اے درست پیارے بیٹے اپنے بھائیوں سے یہ خواب بیان نکرنا ورنہ تجھسے کوئی داؤ کرینگے شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے ف معلوم ہوا کہ خواب ہر شخص سے نکہے جیسا کہ حدیث میں آیا کہ اچھا خواب دوست ہی سے کہے اپکو حسد سے بچانا چاہیے تو دشمن سے کسی حال میں غافل و مطمئن نہونا چاہیے کہ اخوان و اقرباء غیروں سے زیادہ حسد زیادہ ہوتا ہے۔ ذکر شیطان میں دو فائدے ہیں ایک یہ کہ شیطان تمہارے بھائیوں کو بہکا کر مخالفت پر آمادہ کرے اور شفقت اخوت سلب کر دے دوسرے یہ کہ تمہارے درپے ہو جائے مفسرین نے اسباب حسد میں ایسی روایتیں لکھی ہیں جنمیں محبت و عنایت و عطاے یعقوب بہ نسبت دوسرے بھائیوں کے یوسف پر بہت زیادہ پائی جاتی ہے اور یہ امر خواہ مخواہ آدمی کو حد اعتدال سے پھسلا دیتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى

اور مثل اسکے برگزیدہ کریگا رب تیرا تجھے اور سکھائیگا تجھے تعبیر باتوں کی اور پوری کریگا نعمتیں اپنی تجھپر اور

اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

آل یعقوب پر جسطرح پورا کیا اسکو تیرے باپ دادے پر ابراہیم اور اسحاق بیشک رب تیرا دانا حکمت والا ہے

ایسے ہی اللہ تعالے تجھے برگزیدہ و مقبول کریگا اور سخن فہمی سکھائیگا اور اپنی نعمتیں تمام و کامل کر دیگا تجھپر اور یعقوب کی اولاد پر جسطرح تیرے دادا اسحاق اور پردادا ابراہیم پر اپنے انعام پورے کیے بیشک رب تیرا عالم و دانا ہے تاویل تعبیر و مراد احادیث جمع حدیث۔ بات یہاں خواب مراد ہے اور دوسری باتیں متعلق نبوت و اسرار معرفت و علوم و حکمت سیاست بھی داخل ہیں

مباحث خواب

گویہ طلسم دلفریب عوام و عقدہ کشاے خواص تھا مگر نہیں معلوم کیوں پوری توجہ ادھر نہوئی تماشا ہو اگر یہ خواب بیداری میں دکھایا جائے معما سمجھ میں آئے مگر خیال ہی خیال نہیں قرآنی تاویل اور آسمانی تفصیل سے رویا (خواب) یہ انکشاف روحی و سیر عالم علوی ہے جو سوتی میں لفیضان الٰہی بدون اسباب ظاہر و کسب و عمل میسر آئے تاکہ قلوب صالحہ مشاہدہ کمال قدرت سے مستفیض ہوں اور عالم صورت و مجاز سے حقیقت و امتیاز کیطرف نظر ڈالیں۔ نووی علماے سنت کا مذہب

خواب مین ہے پر کم اللہ انکا ایسے سونے والون کے دلونمین اعتقاد پیدا کر دیتا ہے جو دوسرے امور کی علامت ہون یعنے دلیل تعبیر و تعریف تادیل ہے۔ کہا حکیم انرنطو نے روح جسم سے نکلکر عالم علوی یا سفلی مین سیر کرتی ہے جو جاگتے مین و یکہہ نسکتی وہ دیکھتی ہے۔ بعض نے کہا روح جسم مین قرار و بکر کہاحس جسمانی صرف حاضر پر حاوی ہو سکتی ہے اور روح حاضر و غائب کی مدرک ہے۔ اور وہ احادیث جنمین حضور کا دوسرے عالم مین جانا اور عجائب دیکھنا مروی ہے اسکی شاہد ہین بخاری رات کو میرے پاس آنے والے آئے اور مجھے لے گئے اور عجائب اعمال دکھلائے۔ فرمایا اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی اللہ وفات دیتا ہے جانون کو انکے مرنیکے وقتون مین اور جو نہین مرے اُسے خواب مین وفات دیتا ہے پھر روک لیتا ہے جسپر حکم موت جاری ہو گیا۔ اور چھوڑ دیتا ہے دوسرے کو ایک وقت تک جسم مین رہتی اس سے قبض و حرکت و سیر و ادراک ثابت ہے گو جسمی تعلق و اثر بدستور باقی رہتا ہو اور خواب کا سوتے مین ہونا الفاظ قرآنی و تفصیل حدیث سے واضح ہو گیا۔ پس وہ معانی و تصور جو ارباب فکر کے خیال و ذہن مین متخیل و متصور ہون اور مراقبات صوفیہ و مشاہدات عارفین اور الہامات اولیا و وحی انبیا خواب نہین۔ خیالات معمولی و وسوسہ شیطانی و حدیث نفس اگرچہ خواب کی صورت مین رونما ہون مگر حکم و غرض خواب اُنپر مرتب نہین ہو سکتے مسلم فرمایا خواب تین ہین ایک رویائے صالحہ یہ اللہ کیطرف سے بشارت ہے دوسرے ملول و پریشان کرنے والے خواب یعنے اضغاث احلام یہ وسوسۂ شیطانی ہین فرمایا اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ خواب اللہ کیطرف سے ہے اور حلم شیطان کے وسوسے سے (مسلم) تیسرے وہ وہم و خیالات جو انسان کے خاطر مین جمع اور ذہن مین متخیل ہون اور اسکے مثل وہ خواب ہین جو کثرت غفلت وغیرہ سے اُڑتے اُڑتے باتین نظر آئین یعنے ایسے امور دیکھے جنکا نہ آغاز نہ انجام نہ باہمی ربط نہ پورے طور پر یاد۔ صرف خیال ہی خیال ہون۔ پس یہ تمام توہمات گو خواب کے نام سے مشہور ہین مگر نہ حکم خواب انپر مرتب نہ غرض ان سے حاصل جو دیکھا وہ لغو جو سمجھے وہ باطل۔ اور رویائے صالحہ جسکی بحث ہمکو منظور ہے عالم ملکوت و جبروت و فیضان حضرت لاہوت سے ہے اُسے عالم خیال و مثال سے تعلق نہین۔ کہا دانیال پیغمبر نے روحین آسمان ہفتم کیطرف بلند کیجاتی ہین اور بحضور پروردگار عالم کھڑی ہوتی ہین سجدہ کرنے کی اجازت ملتی ہے طاہر عرش کے تلے اور غیر طاہر دور سے سجدے کیا کرتی ہین

[illegible] فرشتہ خواب [illegible]

[illegible] فرشتہ [illegible] لوح محفوظ [illegible]

[illegible] مثال سے اور صوسونا اچھا جانا [illegible] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

[illegible] ظاہر ہونا [illegible] فرشتے [illegible] استغفار کرتے ہیں

[illegible] دوسرے محدثوں نے نقل کی [illegible]

[illegible] جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ [illegible] چھیالیسواں حصہ نبوت کا

ہے [illegible] بعض روایتوں میں پینتالیسواں حصہ بھی [illegible] انوارات فیضان عالم

[illegible] اسکا کوئی حصہ تقلیل [illegible] غلط [illegible]

[illegible] خواب فیضان الوہیت و برکات نبوت سے ہے [illegible] لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ

(ابن ماجہ) نبوت ختم ہوگئی بشارتیں باقی ہیں اور [illegible] میں فرمایا کہ مراد رویاے

صالحہ ہیں اور حضرت یوسف پر احسانًا فرمایا کہ تمکو علم تعبیر سکھایا و منجملہ انعامات و تشریفات نبوت

ذکر کیا جسکو تتمہ نعمات سے گردانا تو کیا ممکن ہے ایک خیالی عالم برزخ و مثال کا عمدہ انعامات حضرت

الوہیت وحصہ علم نبوت سے قرار پائے اور فرمایا مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ

شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ (بخاری) جسنے ایسا خواب بیان کیا جو نہ دیکھا تھا مجبور کیا جائیگا کہ گرہ دے

دو جَو میں اور نہ دے سکیگا یعنے قیامت میں سخت عذاب میں مبتلا ہوگا جس سے جا بری مشکل

ہو اور فرمایا إِنَّ أَفْرَى الْفِرَى أَنْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا (بخاری) نہایت بڑا افترا یہ ہے کہ جو

نہیں دیکھا اسے انکی طرف منسوب کرے یعنے جھوٹھا خواب بیان کرے اگر خواب عالم علوی فیضان

الٰہی سے نہوتا اسکا کذب دوسرے کذب سے کیوں اشد ہوتا چونکہ حدیث میں آچکا ہے کہ جسنے مجھپر

عمداً جھوٹھ باندھا اُسنے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالیا اور خواب بھی متعلقات نبوت سے ہے اور

تعلیم و الہام غیب کیطرف نسبت ہوتی ہے پس اسکا کذب نہایت بُرا ہے وہم جبکہ خواب جزو نبوت و

فیضان عالم قدس سے قرار پایا تو لازم تھا کہ کفار و فساق کو اس سے حصہ نہوتا دفع حق سبحانہ تعالیٰ

کی نعمتیں دو قسم کی ہیں۔ عام جنمیں کافر و مومن سب شریک ہیں جیسے تخلیق و ربوبیت۔ و رزاقی

و قبول دعا وغیرہ اور خواب اسی قبیل سے ہے۔ خاص یعنے قبول۔ رضا۔ ثواب وغیرہ یہ اہل ایمان کے

لئے مخصوص پس وہ خواب جو جزو نبوت ہے مومنین کے لئے مخصوص ہے نہ مطلق خواب کہ اسمیں سب

داخل ہیں تو ممکن ہے کہ یہ نعمت بھی انھیں عام نعمتوں سے ہو اور سب سرفراز کئے جائیں جسطرح

ف [illegible]

ف [illegible] عالم علوی [illegible]

کفار کو دنیا میں تعلیم انبیا و صحبت صلحا و سماعت قرآن سے ایک حصہ حاصل ہو وہ مستفید ہوں یا نہ ممکن ہو کہ وہ لوگ خواب میں بھی اسیطرح مشرف ہوں فرمایا مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي (بخاری) جسنے مجھے خواب میں دیکھا مجھی کو دیکھا بیشک شیطان میری سی صورت نہیں بنا سکتا ہے اور فرمایا مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي جسنے مجھے خواب میں دیکھا بیشک مجھی کو دیکھا شبہہ ایسا اوقات حضور خواب میں صورت و صفت اصلی سے نہیں نظر آتے حل یہ کہا امام نووی نے کہ حضور کا بذاتہ ہونا اور یہ کہ دوسرا شخص نہیں آپ ہی ہیں کافی ہے اور صفات میں تخیل و تشبہہ مضر نہیں حضور کی زیارت موجب علوی مدارج و علامت صفائے قلب و ثمر برکات ہو تو ممکن ہے کہ دیکھنے والے کی استعداد کی رعایت کیجاتی ہو یا یہ اختلاف اسوجہ سے ہو کہ التفات کامل و امتیاز و حسن تمیز حاصل نہوا اور ممکن ہو کہ یہ اختلاف حجاب ہوں جو آپکے اعمال کے اعتبار سے واقع ہوں یہ تشبیہ اعمال بمنزلہ حجاب کے ممکن ہو کہ حضور کے صفات و صورت کا اختلاف کسی تعبیر و تاویل کی بنا پر ہو۔ نکتہ حقیقت محمدی حقیقت موجودات ہے ہر شخص پر اسکی حقیقت کے موافق جلوہ گری ہوتی ہے۔ امام نووی نے بعد بحث طویل فرمایا کہ صحیح یہ ہو کہ حضور کو جس صفت پر دیکھے حضور ہی ہیں اللہ تعالے نے آپکی صورت و نسبت کو شیطانی فریب اور مغالطوں سے محفوظ رکھا ہو مسئلہ اگر کوئی دعوی کرے کہ اسنے پیغمبر کو کسی نامشروع صورت یا صفت پر دیکھا یا وہ کسی امر ممنوع کا حکم کرتے ہیں یا کسی امر واجب سے روکتے تھے ایسا دعوی غلط قرار دیا جاے اور مدعی مفتری واجب التعزیر اول ایسا ہو ہی نہیں سکتا اور ہو بھی تو ممکن ہو کہ یہ بھول گیا اور دھوکھا ہوا ہو واقعہ خواب ایسا نہ تھا۔ قابل غور یہ امر ہو کہ یہ فضل خاص حضور ہی کے لئے ہو یا تمام انبیا اسمیں شریک ہیں۔ میرے نزدیک تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں اور وجہ یہ ہو کہ خواب عالم حقیقت کے اسرار سے ہو وہاں ہر شے کی حقیقت اور اصلی صورت حاضر ہو نہ مجاز ہو نہ تلبیس و تبدیل کا جواز اور منصب نبوت بجمیع اعتبارات قریبہ و بعیدہ خیر محض ہو اور شیطان شر محض لہذا کسی اعتبار اور کسی ادنے مناسبت سے بھی اجتماع جائز نہیں اور اگر اس عالم میں خلط و تلبیس ممکن ہوتی تو تصدیق و تحقیق کے لئے جو باعث عین الیقین ہو کوئی مقام باقی نرہتا۔ اور بڑا فائدہ اسکا حفظ منصب نبوت ہو کہ شیطان انبیا کی صفت و صورت میں خلق کو نہ بہکا سکے اور اس حفاظت میں تمام انبیا کو استحقاق ہو۔ شبہہ جب شیطان کا تمثل انبیا کے ساتھ دنیا میں ثابت ہو تو عالم مثال میں بدرجۂ اولے ہونا چاہیئے جسطرح عفریت حضرت سلیمان کی صورت

ف حضور کا خواب میں دیکھنا

میں ایک مدت تک حکمران رہا۔ اور حضرت مسیح کے خبر دینے والے نے آپکی صورت میں سولی
پائی۔ اور ہمارے حضور گو اس سے محفوظ رہے تاہم یہ ہوا کہ شیطان نے لہجہ بدلکر آواز میں آواز
ملائی جبکہ ذکر سورۂ نجم پڑھ رہے تھے اور بروز جنگ احد شیطان نے غلط بیانی کی کہ آپ شہید ہوگئے
انبیاؤں سے کچھ کچھ ہونے آلائش آئی ہو علی دنیا محل امتحانات ہے اور عالم مجاز یہاں بہت
کچھ امور خلاف واقعہ پائے جاتے ہیں مگر عالم علوی ان تمام امور سے منزہ ہے اور وہ ایسا امتحانات
منظور ہے نہ مجاز کو دخل پس یہاں کا قیاس وہاں داخل ہے ممکن ہے کہ خواب جو عالم
علوی سے متعلق ہے اور قسم اول میں داخل ہیں اس مغالطے سے بچے رہیں مگر خواب قسم دوم و سوم
میں ایسا مغالطہ ہوجاتا ہے ہم اس امر کو نہیں تسلیم کرتے خواہ اسلئے کہ اللہ تعالے نے انکی نسبت
کو ہر جگہ محفوظ رکھا ہے خواہ اسلئے کہ ایسے وسوسے تو اسلئے وارد ہوتے ہیں کہ شیطان جب وہ کسی طور
کسی بات میں مضطر رکھا خیال پیش کرنا چاہیگا روح و قلب کا تعلق اصل حقیقت نبوی علیہ السلام
سے ہوجائیگا اور تار و پود شیطانی برباد اور برکات رحمانی آمادہ امداد ہوجائینگی تکملہ ہماری
اس تقریر سے وہ تمام حضرات جو معصوم ہیں تشبیہ شیطانی سے محفوظ رہینگے جیسے انبیا و ملائکہ
علیہم السلام لیکن یہ نہیں سمجھا گیا کہ اولیائے کبار و صلحائے ابرار کا خواب میں دیکھنا بھی تلبیس
ابلیس و مغالطہ و تلبیس سے بری ہوگا ہاں جب انکی عصمت پر قطعی دلیل قائم نہیں اور ممکن ہے
کہ بعض میں من وجہ کوئی شر قلیل پایا جائے تو ممکن ہے کہ شیطان اسی شر کے اعتبار سے انکی صورت
بنالے پس غالباً انکے خواب محفوظ ہیں اور اگر کبھی کوئی مغالطہ ہو تو بعید بھی نہیں مسئلہ
کوئی مرید اپنے شیخ متبع سنت صاحب تقوی و عفت کو ارشاد و تعلیم کرتے ہوئے خواب میں دیکھے
اور وہ تعلیم سنت ظاہر و شریعت مطہر کے موافق ہو تو گمان نہیں ہوسکتا کہ یہ تلبیس شیطانی ہو
اسلئے کہ مقام ارشاد نیابت نبوت و استفاضہ بحضرت رسالت ہے ایسی حالت میں دخل شیطانی
دشوار اور اس مسئلے کی حقیقت و حقیت حضرات صوفیہ پر بخوبی منکشف ہے کوئی مانے یا نہ مانے وہ
کیونکر شک کرے جو جانے مسئلہ کہا امام نووی نے کہ علما باتفاق جائز رکھتے ہیں کہ کوئی خوش نصیب
اپنے پروردگار کو خواب میں دیکھے اور جبکہ خواب میں اسباب و احوال ظاہر کا لگاؤ جائز نہیں ابخرات
دماغی جو مرض سے صعود کریں اور غشی اور الم و اثر جو کسی ذریعے سے سونے والے کو محسوس ہوں
خواب نہونگے۔ اسی آیۂ کریمہ میں بعد ذکر خواب و قبض و ارسال روح ارشاد ہوا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ اس میں قبض و ارسال و انقلاب احوال میں فکر کرنے والوں کے لیے

ف

ف

امامیہ خاصہ

عبد التیزن ۱۲

فائدہ رؤیا و خواب

نشان دیتی ہین کہ جسطرح موت و حیات روزانہ ہو حشر اجساد شدنی اور قیامت ایک روز آنا ہو دنیا خواب ہے آخرت اسکی تعبیر غیب آئینہ ہو شہود و تصویر کا قاعدہ ہو کہ جب آدمی آنکھ کان زبان بند کر دے تو نفس بیکار ہو جاے حس نہین رہسکتا اُسکے احکام دوسرے خدام کے ذریعے سے اخذ ہوتے ہین جدھر میلان ہو جیسے اعمال ہین ویسے ہی خطرات پیدا ہوتے ہین اور بسبب قوت و ضعف ملکۂ نفس خطرے تو صحیح پیدا ہوا کرتے ہین کبھی مطابق راے صواب اندیش کبھی سراسر خطا ایسے ہی سبب نفس ناطقہ تدبیر جسمانی و شہوات حیوانی سے بے پروا ہو کر خلوتخانۂ استراحت و سکون مین آرام فرماتا ہے پھر بھی آثار معدنی تعلق عود کر آتے ہین عالم حقیقت و طلسمات غیب کی سیر پیش نظر ہوتی ہے مگر دنیا وہی تاثیر دن اور جسمانی آلائشو نہین امتیاز کامل نہین کرسکتی خلط و غلط اکثر واقع ہو جاتا ہے جسقدر صفاے قلب و طہارت نفس۔ نور معرفت۔ صدق۔ ذوق آخرت۔ شرف ملکات۔ مذاق علوم۔ تحمل مجاہدہ۔ زیادہ ہوا اور تعلقات فانی و آثار نفسانی و اخلاق ردیہ کمیاب ہو جاتے ہین حجاب حیوانی و پردہاے ظلمانی مرتفع ہوتے جاتے ہین۔ درک صحیح حفظ قوی حس سے نظر غائر۔ راے صائب۔ فہم وسیع۔ خواب صادق ہوتا جاتا ہو بسلسلہ تربیت تکمیل علوم دقیقہ جاننے والا مشکل آسان ہوگا۔ پھر یہی خواب واقعہ مشاہدہ بن کر معانی مخفیہ کو بچشم سر دکھاتا ہے غیب بصورت نظر آتا ہی جیساکہ وارد ہوا اصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا مسلم جو جسقدر سچا ہو اسیقدر اُسکے خواب سچے ہین (اور یہی مضمون ہو فاضیٔ غیب کا بخاری مین) اول ما بدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ فی النوم فکان لا یری رؤیا الا جاءت مثل فلق الصبح پہلے آثار وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیک خواب تھے جو آپ سوتے مین دیکھتے اور آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر مثل سپیدۂ صبح واقع ہوتا۔ اور یہی وجہ ہو کہ بعض خواب غلط ہوتے ہین اسلیئے کہ ضعف حس کبھی کچھ کا کچھ دکھاتا ہی اجنبیت سے پورا ادراک و فہم نہین ہوسکتا ہی کبھی بکثرت تعلقات سے حفظ صحیح و التفات قوی میسر نہین آتا کبھی اجزا خواب آپسمین مشتبہ ہو جاتے ہین نہین جانتا کہ حلم شیطانی ہو یا حظ نفسانی یا کشف روحانی یا فیضان رحمانی۔ اور یہی غلط کبھی معبر کے فہم و استنباط مین واقع ہو کر کل یا بعض کو غلط کر دیتا ہو۔ لیکن یہ حفظ و عصمت کہ فہم خواب و وجوہ تعبیر مین خطا و غلط ہونے پائے حضرت یوسفؑ کے لیئے بشہادت قرآن مسلم دوسرونکے لیئے واللہ اعلم تعبیر و تاویل یعنے خواب کی مراد بیان کرنا چونکہ خواب عالم غیب سے متعلق ہو جہان

وجہ غلطی خواب

فائدہ تعبیر

ہر شے اپنی صورت اور صفت دونو اعتباروں سے حاضر ہے کبھی صورت
شے کے نظر آتی ہے کبھی صفت اسکی جلوہ ظہور دکھاتی ہے ابن التعبیر کبھی باعتبارات
مختلفہ ثابت ہوتی کبھی بعینہ یعنے جو دیکھا وہی تعبیر ہے ثبوت اسکا خواب

ف تعبیر بعینہ

حضرت ابراہیم ہے اپنے دیکھا کہ مجھے ذبح فرزند کا حکم ہوتا ہے اور وہی مقصود تھا
خواب ہجرت نبی کریم کا آپنے دیکھا میں ایسی زمین کیطرف ہجرت کرتا ہوں جہاں خرمے
کے درخت بہت ہیں وہ مدینہ کی ہجرت تھی اور خواب شاہ مصر کے ساقی کا اسنے دیکھا کہ میں
شراب نچوڑتا ہوں پھر بادشاہ کا ساقی ہوگیا۔ اور ہمارے حضور کو خواب میں ام المومنین عائشہؓ
کی تصویر دکھائی گئی اور کہا گیا کھولو یہ تمھاری بی بی ہیں۔ فرمایا میں نے اُسے کھولا تو اے عائشہؓ
تم ہی تھیں میں نے دل میں کہا خدا کی طرف سے ہے تو ظاہر ہوگا۔ اسکے بعد حضرت عائشہ مشرف
بزوجیت ہوئیں اور کبھی باعتبار لفظ کے تعبیر ہوتی ہے مسلم فرمایا میں نے دیکھا کہ عقبہ بن رافع

ف تعبیر بلفظ

کے گھر میں ہوں اور مجھے ابن طاب کے خرمے دیئے گئے تو میں نے تاویل کی اَلرِّفْعَةُ فِي الدُّنْيَا
دنیا میں بلندی و رفعت (یہ ماخوذ ہے رافع سے) وَالْعَاقِبَةُ فِي الدِّيْنِ دین میں نجات و
سلامتی (یہ غالبًا باعتبار دار ہے جو محل امن ہے) وَاِنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ اور بیشک دین ہمارا
کامل ہوگیا (یہ باعتبار لفظ ابن طاب ہے) کبھی تعبیر بالکنایہ ہوتی ہے بخاری حضور نے دیکھا کہ مجھے

ف تعبیر کنائی

خزانہ زمین دئے گئے (یہ ملک تھا) اور معائنہ تصویر حضرت عائشہ کو مژدۂ نکاح قرار دیا۔
مسلم فرمایا میں نے دیکھا کہ اپنی تلوار کو ہلاتا ہوں تو اُسکا پھل ٹوٹ گیا (یہ تعبیر تھی حادثہ احد و شکست
مجاہدین سے) پھر ہلائی تو اُس سے اچھی ہوگئی (یہ کنایہ تھا فتوحات بعد اُحد سے یا ثبات و جمع
لشکر اسلام بعد انتشار و انہزام سے) اور دیکھا گائے کو (یہ اشارہ تھا قتل مومنین سے)

ف تعبیر وصف و استعارہ

اور کبھی وصف و استعارہ معتبر ہوتا ہے جیسا کہ شاہ مصر کے خواب میں بخاری آپنے حضرت
عثمان کے حق میں چشمہ جاری کو عمل قرار دیا۔ اور فرمایا میں نے دیکھا کہ کنوئیں سے کچھ ڈول
نکالے پھر ابوبکر نے دو یا ایک ڈول نکالا۔ پھر عمر کے ہاتھ میں ڈول بڑا ہوگیا اور انھوں نے
کمال قوت سے نکالے (یہ مراد تھی قوت اسلام و خلافت سے) فرمایا میں نے دیکھے لوگ قمیص پہنے
ہیں کسیکا قصیر کسیکا دراز اور یہ دین ہے فرمایا کہ مجھے دودھ کا پیالہ دیا میں نے پیا پھر عمر کو دیا اور یہ علم ہے۔ فرمایا میرے
ہاتھ پر دو کنگن رکھے گئے مجھے ناگوار ہوا پھر حکم ہوا کہ پھونکوں وہ دونو اڑ گئے تعبیر فرمائی کہ دو جھوٹے ظاہر ہونگے
ایک اسود عنسی تھا دوسرا مسیلمہ کذاب۔ چونکہ کنگن سونے کے ہوتے ہیں اور سونا نہایت قیمتی اور

یزنی ہوتا ہی اس سے دعوے نبوت مناسب ہوا جو ان دونون نے کیا تھا اور اُڑ جانا خلاف
گرانی وثقل کے تھا لہذا معلوم ہوا وصف نبوت مین کاذب سبک وبیقدر ہین اور جبکہ دنیا
مین مردون کیلیے زیور حرام ہی اور ہر حرام مغضوب حضرت ملک العلام پس یہ دونو بھی
مغضوب وملعون تھے اور حضور کی پھونک سے وہ حضرات جانثار مراد ہین جو قائمقام حضور کے
ہین قاتلین اسود ومسلیمہ کو بشارت اور فضل ابوبکرؓ کی طرف اشارت ہی فرمایا مینے دیکھا ایک
عورت سیاہ رو پریشان مو مدینے سے نکالی گئی اور جحفے مین ٹھہری تعبیر دی کہ مدینے کی وبا
جحفے مین گئی (مناسبت ظاہر ہی) مسلم ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ مینے دیکھا کہ
آسمان سے ایک سائبان شہد ومسکہ برسا رہا ہی آدمی اُسے لیتے ہین کوئی کم کوئی زیادہ اور رسی
آسمان سے زمین تک لٹکی ہی آپ اُسے پکڑ کر چڑھ گئے پھر ایک اور مرد چڑھا۔ پھر دوسرا مرد پھر
تیسرا چڑھا اور رسی ٹوٹ گئی پھر ملگئی اور وہ بھی چڑھ گیا۔ ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ
آپ پر میرے ماباپ فدا ہون مجھے تعبیر کہنے دیجیے فرمایا کہو آپنے کہا سائبان اسلام ہی۔
شہد ومسکہ قرآن۔ رسی حق ہی۔ یہ تین آدمی آپکے بعد ہونگے فرمائیے مینے خطا کی یا سچ کہا
فرمایا کچھ راست ہی کچھ خطا ابن ماجہ کہا اُم فضل نے مینے خواب مین دیکھا کہ میرے گھر مین
حضور کا ایک عضو ہی فرمایا خواب اچھا ہی فاطمہؓ کے لڑکا پیدا ہوگا تو دودھ پلائے گی وہی
ہوا کہ حضرت حسنین پیدا ہوئے اور یہ دودھ پلاتی تھین بخاری کہا ابن سیرین نے کہ ابوہریرہ
غل یعنے طوق کو برا جانتے اور کہا گیا کہ زنجیر سے ثبات فی الدین مراد ہی۔ لیکن تعبیر بالعکس
گو مشہور ہی مگر نہ معقول ونہ ماثور اسلیے کہ نہ ضد سے جواز استعارہ وکنایہ ہی نہ قرآن حدیث
مین ایسا آیا ہی ہان اگر یون کہا جاسے کہ موت سے مراد شہادت ہی اور شہادت حیات دائم
پس موت سے مراد حیات ہی اور قید پابندی ہی اور پابندی شرع موجب نجات ہی یا قید صبر وثبات ہی
اور صبر وثبات مفتاح کامیابی پس قید نجات وکامیابی ہی تو اس تکلف وتاویل سے ہوسکتا ہی۔ اور
کبھی خواب دیکھنے والا خواب مین تاویل وتعبیر سمجھتا ہی مگر یہ ضرور نہین کہ وہی تعبیر ہو جیسا کہ
ہمارے حضور سے مروی ہی کہ آپنے دیکھا کہ مینے ایسی زمین کیطرف ہجرت کی جہان درخت
خرما کثیر ہین آپ فرماتے ہین کہ مرے وہم مین آیا کہ یہ مقام یمامہ ہی مگر نہین وہ مدینہ تھا اور
ایسے ہی بہت سے خواب صالحہ وہ ہین جنمین تعبیر نہین ہوتی صرف امر صحیح اور مقام عالی شئے
مخفی کی ... ع وتعلیم کیجاتی ہی ... حدیث کے طریق تو ... ماتا ہی کہ تعو ... دینے کا حکم

صورتین ہین اول وہ تعبیرین جو قرآن یا حدیث مین وارد ہوئی ہین دوسرے وہ استعارے جو قرآن وحدیث
مین مستعمل ہوئے جسطرح اللہ تعالیٰ نے عورتون کو لباس اور قمر کو نور اور شمس کو ضیا اور
تعلمات کو نور سے تعبیر فرمایا اور حضور اقدس نے اسپ تیز رو کو بحر اور سر و شجاعت کو اسد کہا تیسرے
معنی اصطلاحی یعنی عرف و امثال جو زبان قوم پر جاری ہون ثانیاً دوسری مناسبتین اور اعتبار
کے باعتبار علت و بحکم قیاس اور تعبیر دیتے وقت دو امر کا لحاظ مقدم ہے اول مناسبت اجزائے
خواب یعنے ایسی تعبیر دے کہ کوئی جز خواب کا مہمل نہ چھوٹے نہ مخالف و متضاد رہے اسلئے کہ جانتا
ہے کہ وہی اصل ہوئے دوسرے احوال معبر لہ کا لحاظ اور اسکی تین صورتین ہین اول خواب دیکھنے والے کے
حق مین تعبیر ہے جیسے دیکھا کہ مین مریض یا تندرست ہو گیا دوسرے دوسرے کے حق مین ہو جیسے
دیکھا کہ زید مر گیا یا کامیاب ہوا تیسرے مشترک جسطرح دیکھا کہ مین زید سے لڑا اور غالب یا مغلوب
ہوا اب چاہیئے کہ سب کی کیفیت ملحوظ رکھے اور ایسی بات نکالے جو کسی ایک کے مناسب حال
نہو اور مطابقت نہو سکے تو درجہ متوسط نکالے اور یہ بھی ممکن نہو تو غالب اور مقصود کا لحاظ
مقدم کرے پھر احوال سے مراد ہماری احوال غالب ہے جو معبر لہ پر غالب اور اسے محیط ہو اور
اسکی صلاحیت اسمین زائد ہو پس جبکہ ایک خواب کی تعبیر کئی صورتون سے ممکن ہو ایک
وہ تعبیر ہے جس سے تمام خواب بامعنی و مناسب ہوا جاتا ہے اور دوسرے طریقے سے بعض
اجزا مہمل و نامناسب ہون تو اول ہی اولے ہے اور ایسے ہی جسمین مناسبت احوال معبر لہ
زیادہ ہو دوسرے سے قوی ہے مگر جب ایک تعبیر مین مناسبت احوال زائد اور دوسرے
مین مناسبت اجزاے خواب کامل ہوتی ہو تو یہ پچھلی مقدم ہے اسلئے کہ لفظ بمنزلہ النص ہے اور
حال صرف قرینہ ہے پس قرینہ بمقابلہ صریح معتبر نہوگا ایسے ہی تعبیر بعینہ دوسری تعبیرون سے
قوی تر ہے اگر کوئی اور وجہ مانع نہو۔ پس مرد صالح کے لئے اسلام حال غالب ہے اسکی تعبیر
مین حسن آخرت و اتباع شریعت کا لحاظ ضرور ہے۔ اور کسی پیشہ ور تاجر ملازمت پیشہ
کے لیئے اسکی حالت معتبر ہوگی ایسی ہی زبان مستعملہ واقعۂ حال ہے اہل ہند کے لئے محاورات
عرب سے تعبیر کی ضرورت نہین ہان اگر خواب کسی علم و فن سے متعلق ہو تو وہ زبان معتبر
ہوگی جس زبان مین اسنے یہ علم سیکھا ہو یا جس زبان کو اس علم مین اصل جانتا ہو۔ تعبیرات
کتاب و سنت اگرچہ قطعی ہین مگر احوال کے لحاظ سے نہ مطلقاً کسی مسلم پر اگر دوسرا حال
غالب نہو تو تعبیر باثر اور وہ نہو تو استعارات کتاب و سنت اور وہ بھی نہ ملین تو اصطلاحات

اکابر دین اور کچھ مضمون تو اپنے ملک کے استعارے وغیرہ ملحوظ رکھنا چاہیئے - پھر حال دو ہین ۱ وہ حال جو اب موجود وطاری ہو ۲ وہ حال جو تعبیر کے اعتبار سے معبر لہ کے لیئے مخصوص ہو مثلاً کسی زاہد شاغل - کاسب نے انوار و روائح لطیفہ دیکھے تعبیر اسکی انوار قدس طائکہ اور عامل ہوتا تو تعبیر جن دار ارواح موثرہ سے ہوتی اور امیر ہوتا تو محفل جشن وسامان تعیش ہوتے اور عالم کے لیئے حل دقائق علمی و عام ہدایت وقبول لتعبیر تھی (یہ تقریر پہ جو حال طاری کی) پھر اگر کوئی دیکھے کہ مین بادشاہ ہو گیا اور مجھسے بوے خوش شایع اور چشمہاے شیرین جاری ہین تو آپ کو دیکھنے والا کچھ ہو مگر عدل وفیض برعایت حال مخصوصہ باعتبار تعبیر مراد ہوگا اور اگر یہ دیکھنے والا مرد عالم حقانی یا صوفی فانی ہوتا تو کہا جاتا کہ خلیفہ حق مروج شریعت صاحب عدل و داد ہوگا اور اسکے فیوض ظاہری و باطنی سے رعایا اللہ والی ہو جائیگی جسمو نیز اسکے الطاف تازگی اور دلونمین اسکے تعلیم وتقدس کی رونق اثر کریگی اور نظائر اسکے قرآن اور احادیث مین بکثرت ہین شاہ مصر کے لیئے گاو لاغر و فربہ و خوشہ تر وخشک سے وہ امر جو باعتبار سلطنت عام تعلق رکھتا ہو شایان تھا یعنی قحط وشادابی مراد لی گئی اور شمس وقمر ونجوم کے سجدہ سے باعتبار اُس حالت کے جو حضرت یوسف سے خوشرو وخوش خلق نوجوان کے سزاوار ہو یا باپ برادر کی تعظیم سے تاویل کی آداب معبر لازم ہین کہ ۱ علم وسیع ہو تاکہ تعبیر واستعارۂ کتاب وسنت واصطلاحات فنون واحوال مشہورہ ومحاورات مستعملہ وامثال رائجہ سے آگاہ ہو ۲ احوال وعادات خلق جانتا ہو تاکہ اندازۂ صحیح کر سکے ۳ متدین مستقل مزاج ہو کہ کسی خاص جانب میل نکرے ۴ صالح صادق القول ہو کہ اُسکی برکت صدق تعبیر مین اثر پونہچاے ۵ خیر خواہ خلق ہو کہ تاویل مین طریق آسان وترحم پر سعی کرے اور اللہ تعالے سے امیدوار رحمت رہے اور تاویل بد سے سائل کو بلا مین نڈالے ۶ سلیقۂ صحیح وملکۂ راسخ وفہم سلیم ہو کہ طریق اجتہاد واصول قیاس مین خطا کم کرے ۷ اپنی راے اور اجتہاد پر مغرور نہو ۸ بحسب سنت رسول کریم اولے یہ ہی کہ بعد نماز فجر تعبیر دیا کرے ۹ بوقت تعبیر مطمئن اور متوجہ اور انکشاف باطن وفیضان غیب کا امیدوار ہی متفرقات ۱ ثلث دن دو ثلث وقتونمین تعبیر جائز اور حضور سے منقول ہی ۲ جھوٹا خواب بیان کرنا سخت گناہ ہی ۳ خواب متوحش اور خوفناک دیکھے تو اپنی بائین جانب تین بار تھوکے اور تین بار استعاذہ کرے اور کروٹ بدل لے تو یہ خواب ضرر نکریگا (بخاری) اور مسلم مین ہی کہ کھڑے

ہی لیکر نکالے [illegible] اور [illegible] بیان نکرے [illegible] اپنے بھائیوں [illegible] تیرے لئے [illegible] (اِنَّ الشَّیْطٰنَ
لِلْاِنْسَانِ) [illegible] ظاہری دشمن ہے [illegible] اگر خواب محبوب [illegible] دوست سے
بیان کرے (مسلم) [illegible] خواب [illegible] تعبیر [illegible] پہلے [illegible] کی تعبیر
کچھ [illegible] ہو سکتا (اور اسی طرح تجھے [illegible]) [illegible] خواب میں [illegible] نعمت ہوتے
اور [illegible] کے انعام [illegible] ورنہ [illegible] آل یعقوب
یعنی اسرائیل [illegible] حضرت یعقوب کا [illegible] تخصیص [illegible] یوسف
بغرض مزید اہتمام و اظہار تعظیم ہو ابراہیم کو تعظیماً مقدم کیا ہے ترتیباً - بخاری میں حضور نے فرمایا
الکریم بن الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ف ممکن ہے کہ یہ
جملہ جدیدہ ہو اور مخاطب اسکے ہمارے حضور ہوں کہ داب قرآنی ہے کہ جابجا آپکی طرف خطاب ہوتے
جاتے ہیں یعنے اسے نبی کریم جسطرح یوسف محبوب یعقوب تھے آپ محبوب قلوب ہیں وہ یعقوب
کی اولاد میں منتخب تھے آپ جمیع عباد میں مصطفے انھیں خواب کی تعبیر سکھائی آپکو قرآن کی تفسیر
بتائی جوامع الکلم اسرار فہمی عرفان عطا ہوئی انھیں خواب میں سیر علویات ہوئی یہاں بیداری میں
ملک و ملکوت کی سیر جبروت کا تماشا و اطلاع کائنات ہوئی وہاں ملک مصر یہاں خلافت عالم انکے
عاشقوں میں جوش دیوانگی یہاں کمال فرزانگی یا کون و مکان سے بیگانگی - وہاں اتمام نعمت تمام
آل اسرائیل پہ یہاں وہ سب بلکہ اور بہت کچھ زائد مخصوص نبی جلیل پر پس وہ تمام ایکطرف
اور آپ تنہا ایکطرف شعر بہت فرق ہو بلکہ بالکل جدا ہ حبیب زلیخا حبیب خدا - پھر اسحاق کو باپ
مجازاً کہا اسلئے کہ وہ عم بزرگوار تھے اور ابراہیم کو مقدم اسلئے کیا کہ چچا کا تعلق دادا کے ذریعے
سے ہوتا ہے ف ممکن ہے کہ آل یعقوب سے برادران یوسف مراد ہوں پس یہ سبکے سب نبی و
ولی ضرور ہونگے اور ممکن ہے کہ یوسف اور آل یوسف مراد ہوں مگر اولے یہ ہے کہ تمام بنی اسرائیل
اس میں داخل ہیں بطور عموم مجاز

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ ۝

البتہ تھی یوسف میں اور بھائیوں میں اسکی نشانی سوال کرنے والوں کو

یعنے یوسف اور برادران یوسف کے ذکر میں - پوچھنے والوں کے لئے معرفت حق کی پہچان
تھی سائل خواہ اہل کتاب ہیں جو آپکی نبوت کا امتحان لیتے تھے یا طالبان حق - جو پائے علم
مراد ہیں کہ انھیں اس قصے کے عجائب و غرائب میں غور و فکر کا اچھا موقع ملیگا ف قصوں سے

عبرت وتجربہ وعلم ونصیحت کے فوائد کثیر حاصل ہوسکتے ہین مگر جویا و متفحص ہونا چاہیے

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۚ

جب بولے البتہ یوسف اور بھائی اسکا محبوب تر ہو طرف ہمارے باپ کے ہمسے حالانکہ ہم گروہ زورآور ہین بیشک باپ ہمارا گمراہی ظاہر مین ہی

ع الس حضرت یوسفؑ کا خواب حضرت یعقوبؑ کی بی بی سنے سنا اور بھائیون سے کہدیا وہ کہنے لگے یوسف اور انکا بھائی بنیامین ہمارے باپ کے نزدیک ہم سب سے زیادہ پیارا ہی حالانکہ ہم ایک جماعت شہزور ہین بیشک ہمارا باپ بہک گیا ہی یعنے اس محبت مین خطا پر ہی تمام قوت اور عظمت ہر امر کا انصرام دشمن کی مغلوبی اگر ہی تو ہم سے پس ہمپر دوسرون کو فوق دینا خلاف دانائی ہی ف یہ قول بوجہ توہین نہ تھا بلکہ غایت محبت مین جلکر کہنے لگے کہ باپکو نہ مصالح پر نظر ہی نہ انجام سے غرض احتیاط وعقل کی راہ سے بہکے ہوئے ہین جیساکہ وارد ہوا حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ محبت کسی شے کی گونگا اور بہرا بنا دیتی ہی چنانچہ آخر سورہ مین لفظ ضلال اسی معنی کا شاہد ہی پس نہ گستاخی ہوئی نہ حسد بے محل۔ اگر بچشم انصاف دیکھا جاے اور آدمی اپنے دلپر خیال کرے تو اخوان یوسفؑ کا یہ قول اور یوسف پر حسد زیادہ بے محل نہ تھا یہ دس بھائی اور سب کے سب لائق شہزور دلیل تن بظاہر شفقت پدری کے زیادہ مستحق اور امیدوار تھے مگر رحمت الٰہی نے جمال یوسفی کو فروغ دیا یہ التفات وامتیاز گو بحسب حقیقت نہایت مناسب تھا اور ثابت من جانب اللہ مگر بشر ظاہر بین تحمل کہان سے لائے اور مخصوص بیٹا باپ کی بے رخی دیکھے اور خاموش رہے اور کیسا باپ جسپر ایمان لایا ہو جسے اپنا محبوب دما وا بنایا کمبخت رشک نے مجبور اور ناگفتنی اور ناکردنی پر آمادہ کردیا۔ ارباب تاریخ نے اولاد یعقوب کے نام یون گنے ہین ابطن لیا بنت لیان زوجہ یعقوبؑ سے ۱ روبیل ۲ شمعون ۳ لاوی ۴ یہوذا ۵ زبولون ۶ یشجر اور زلفہ زوجہ یعقوبؑ و بلہ زوجہ یعقوبؑ کے بطن سے ۷ دان ۸ نفتونا ۹ جاد ۱۰ اوشیر اور راحیل زوجہ یعقوبؑ سے ۱۱ یوسفؑ ۱۲ بنیامین تھے

اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ

قتل کرو تم یوسف کو یا پہینکدو اسے کسی زمین مین تنہا ہو تمہارے لیے توجہ تمہارے باپ کی اور ہو جاؤ بعد اسکے قوم نکوکار

یوسف کو مار ڈالو یا انھین کسی زمین مین پہینکدو تمہارے باپ تمھین پر توجہ کرینگے پھر اسکے بعد قوم صالح ہو رہنا۔ کہا مفسرین نے قتل کا مشورہ دینے والا اور توبہ کے بھروسے پر گناہ کی جرات دلانے والا شیطان تھا جو ان مین بصورت پیرمرد شریک ہوکر صلاح دیتا تھا

ف

ف یہی روایت دلمین اثر کرتی ہی اسلیئے کہ آیت مین بھی اشارہ ہی کہ شیطان دشمن ہی شہ
پہ فریب کہ گناہ کر و اور یہ کہ ایسا شیطان کے سواکسے معلوم ہی کما صوفیہ نے کہ بعض وہ گناہ مین
جو شیطان ہی کے اغواسے ہوتے ہین اور انہین سے ظلم و قتل ہی اسلئے کہ انمین کوئی حظ نفس
نہین ہیلے اس امید پر گناہ کرنا کہ توبہ کر لینگے کمال شرارت ہی اور غالبا موجب حرمان و طغیان

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ
کہا کہنے والے نے انمین سے نہ مارو یوسف کو اور ڈالدو اسے گڑھے مین کنوئین کے اٹھا لیگا اسے

انمین سے کسی کہنے والے نے کہا یوسف کو مارو نہین کسی کوئین کے غار مین ڈالدو
بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ
کوئی راہی اگر ہو تم کرنے والے

کوئی جانیوالا نکال لیگا اگر تمکو کچھ کرنا ہی تو یہ کرو جامع یہ کہنے والا یہودا یا روبیل یا شمعون
تھا منہم سے مفہوم ہوا کہ مشیر اول جسنے قتل کی رائے دی تھی اخوان یوسف سے نہ تھا ان کنتم
سے مفہوم ہوا کہ وہ بھی اسے اچھا جانتے تھے مگر مجبور و مضطر تھے نہ دل مانتا تھا کہ باپ کی
بے رخی پہ صبر کرین اور نہ کوئی تدبیر تھی کہ اپنی طرف توجہ دلائین پس اس حرکت کی جرات
غیرت عشق پیغمبر و پدر و کمال عقیدت و خیر خواہی نے دلائی اگرچہ نافہمی ہی سے ہو غرض باہم
شورہ کر کے یوسف کے سامنے کھیلنے لگے وہ بھی بشر تھے دل لہرایا بھائیون سے کہا کیا تم چراگاہ
مین یونہین کھیلا کرتے ہو۔ وہ بولے تم دیکھتے تو جانتے اب اور شوق بڑھا سب ملکر پدر بزرگوار
کے حضور مین گئے آپنے پوچھا کیا کام ہے۔

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ۝ أَرْسِلْهُ
بولے اے باپ ہمارے کیا ہی تمکو نہین امین جانتے ہمکو یوسف پر حالانکہ ہم اسکے لیئے خیر خواہ مین بھیجو اسے

عرض کی اسے پدر مہربان کیا وجہ ہی کہ یوسف پر ہمارا اعتبار نہین کرتے حالانکہ ہم انکی اچھائی
مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ
ساتھ ہمارے صبح کو کھائے اور کھیلے اور ہم اسکے نگہبان ہین

چاہنے والے ہین (گھر مین جی گھبراتا ہی کاہلی وافسردگی بڑہتی ہی) کل ہمارے ساتھ کر دیجئے
کھائین اور کھیلین اور ہم انکی پاسبانی کرنے والے ہین ف غلط بیانی گو تیسری خطا ہی
مگر بنظر انصاف یہ بھی ضمیمہ خطاے دوم ہے

قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ
کہا مجھے غمناک کرتا ہے یہ کہ لیجاؤ تم اسے کھاجائے اسے بھیڑیا اور تم اس سے بیخبر ہو

آپنے فرمایا دو وجہین ہین لیجانے مین ایک یہ کہ انکا لیجانا اور آنکھون سے اوجھل ہونا مجھے مغموم و مضطر کرتا ہو
ما مین ڈرتا ہون کہ کہین تم سیر تماشے یا خورد و خواب مین بیخبر ہوجاؤ اور یوسف کو گرگ کھا لے

قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَّخَاسِرُونَ

بولے اگر کھا گیا اُسے بھیڑیا اور ہم زبردست گروہ ہین تو ہم اب ڈبویا بات ڈالے ہوئے

اخوان یوسف بولے اگر ہمارے بھائی کو بھیڑیا کھا لے اور ہم ایسے پہلوان شیر شکار پیل شکن
ہین تو ہمکو بڑا گھاٹا ہوا یعنے پھر ہماری مردی و شہزوری کیا کام آئیگی۔ ان جملے سے فی الجملہ
یعقوبؑ کا دل قوی ہوا کم وہم زائل اطمینان زائد ہوا۔

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ

پس جب لیگئے یوسف کو اور جمع ہوئے یہ کہ ڈالین اُسے غار مین کنوئین کے

پھر جب یوسفؑ کو لے گئے اور عزم مصمم کرلیا کہ انکو کوئین کی تہ مین ڈالدین تب کیبہ اسکا جواب
محذوف ہی یعنے پس ڈالدیا **ف** بوجہ کمال قبح فعل کنایے پر کفایت کی گئی **ف** مورخین نے
یہان بہت لکھا ہی مگر ہم کون جو باپ بھائیون کے بیچ مین کودین نہ قرآن شاہد نہ خبر صحیح ثابت
نہ قیاس موافق اسلئے کہ جب وہ قتل سے انکار کرچکے تھے تو وسط چاہ سے رسی کیون
کاٹ دیتے جیساکہ بعض نے کہا۔ اور جب انھین صرف نکالنا منظور تھا جیساکہ قرآن شاہد ہے
اور اس روایت سے مفہوم ہی کہ یہوذا روز کھانا پونہچاتا خبر لاتا تو مظالم بیجا کی کیا ضرورت تھی
اور اگر یہ اپنے زعم مین زندہ نہ جانتے تو تفحص نکرتے اور بیچنے کا موقع نہ ملتا۔ البتہ یہ فعل ایک
ایسا امر ہی جسکا جواب یہ ہی کہ اللہ نے عفو کیا باپ اور بھائی نے جو مدعی تھے درگزر کی کہا بعض
مفسرین نے یہ تمام حرکتین نبوت سے پہلے ہوئین جب سے انھین دولت نبوت ملی پھر کوئی امر
نہین کیا ابو سعود یہ کنوان دو لتسرا سے یعقوبؑ سے تین فرسخ دور تھا مدائن یا بیت المقدس
کی روایت قدین قیاس نہین اسلئے کہ صبح کو جانا اور شام کو واپس آنا منزلونکی راہ مین نہین ہوسکتا

وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

اور وحی کی ہمنے طرف یوسف کے کہ البتہ بتا دینگے ہم انکو انکے کام یہ اور وہ نہ جانتے ہونگے

ہمنے یوسفؑ پر وحی کی کہ گھبراؤ نہین ہم انکو اس کام سے خبردار کردینگے ایسی حالت مین کہ وہ
نہ جانتے ہونگے **ف** اسمین اشارہ ہی کہ صرف ان خطاؤن پر تنبیہہ ہوگی نہ سزا۔ آخر سورت مین
اسکی تفصیل آئیگی۔ ابو سعود جب ابراہیم علیہ السلام آگ مین پھینکے گئے انکے لیے پیراہن بہشتی

آ یا تھا وہ پیراہن تبرکات کے ساتھ حضرت یعقوبؑ کو ملا آپنے گلو سے یوسفؑ میں تعویذ کیطرح لٹکا دیا۔ بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالتے وقت پیراہن نکال لیا تھا کہ اسے خون آلودہ کر کے باپ کو دکھائیں آپ برہنہ ہو گئے تھے۔ جبرئیل امین آئے اور وہ پیراہن کھولکر پہنایا اور مراتب عالی کی بشارتیں سنائیں اور یہ کہ آپکے بھائی مجبور و مطیع ہو کر آئینگے روایات حضرت یوسفؑ روئے تو ملائکہ نے عرض کی اے رب یہ تو جیسی دعا ہے نبی کی صدا آرہی ہے ارشاد ہوا یہ یوسف بن یعقوبؑ کا ہے پھر تو فرشتے متعجب ہوئے فرمایا کہ لطف دوست چہاں می کند کہ بہ یا شد جب آپ کنوئیں میں پھینکے گئے ارشاد ہوا اے جبرئیل ہمارے یوسفؑ کو تو جبرئیل سدرۃ المنتہیٰ سے چلے اور یوسفؑ کو زمین پر گرنے سے پہلے پر و پر لیا اور ایک پتھر پر بٹھلا دیا۔ کیڑے مکوڑے جو کنوئیں میں تھے کہنے لگے آج اللہ کا پیغمبر یہاں آیا ہے خبردار جنبش نکرو جبتک آپ کوئیں میں رہے سب دم بخود رہے

وَجَاۤءُوۡۤ اَبَاهُمۡ عِشَآءً يَّبۡكُوۡنَ ؕ قَالُوۡا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبۡنَا نَسۡتَبِقُ

اور آئے اپنے باپ پاس شام کو روتے بولے اے باپ ہمارے ہم گئے کہ آپس میں دوڑیں

وَتَرَكۡنَا يُوۡسُفَ عِنۡدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئۡبُ ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ بِمُؤۡمِنٍ لَّنَا وَلَوۡ كُنَّا صٰدِقِيۡنَ

اور چھوڑا اپنے یوسف کو پاس اپنے اسباب کے پس کھا لیا اسکو بھیڑیئے نے اور نہیں تو یقین کرنیوالا ہمارا اور اگرچہ ہوں ہم سچے

نستبق استباق سے ہے چند آدمی یا گھوڑے دوڑیں اور ایک دوسرے پر بڑھ جانا چاہے تو یہ استباق ہے **ف** حدیث میں وارد ہوا کہ شرط گھوڑے اور تیر اندازی میں جائز ہے یعنے یکطرفہ مثلاً زید اگر بڑھ گیا تو اسقدر پائیگا ورنہ کچھ نہیں اگرچہ ایسا انعام ہر کام میں جائز ہے مگر غرض یہ ہے کہ یہ کام سزاوار تحریص و ترغیب کے ہیں ایسے ہی دوسرے امور بھی جو منفعت میں انکے مثل ہیں جیسے نشانہ اندازی۔ پیادہ دوڑنا تحصیل علم وغیرہ حاصل اور رات کو باپ کے پاس روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اے باپ ہم آپسمیں دوڑتے تھے اور یوسفؑ کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا ناگاہ بھیڑیا آیا اور انہیں کھا گیا اور آپ تو ہماری بات کا اعتبار ہرگز نہ کیجئے اگرچہ ہم سچے ہی کیوں نہوں۔

وَجَآءُوۡ عَلٰى قَمِيۡصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلۡ سَوَّلَتۡ لَـكُمۡ اَنۡفُسُكُمۡ اَمۡرًا ؕ

اور لائے پیرہن پر یوسف کے خون جھوٹا کہا یعقوب نے بلکہ بنا لیا تمہارے لیے تمہارے جیوں نے ایک کام

اور لائے کرتا یوسف کا یعنے کسی جانور کا خون	فَصَبۡرٌ جَمِيۡلٌ ؕ وَاللّٰهُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ پس صبر اچھا ہے اور اللہ مدد مانگا گیا ہے اسپر کہ تم بیان کرتے ہو	چھوٹے خون سے آلودہ چھڑک کر وہ کرتا

کنوئین مین ڈالتے وقت اُتار لیا تھا لاے کہ یعقوبؑ کو یقین ہو۔ کہا یعقوبؑ نے یہ کچھ نہین
بلکہ تمھارے دلون نے یہ بات گڑھ لی ہی پس صبر کرنا اچھا ہی اس قول پر کہ تم بیان کرتے ہو
یعنے جزع و فزع یا سب و شتم بیسود ہی بہتر وہی ہی جو رضاے معبود ہی تمھاری ہر بات گود لخراش
و بے دلیل ہی مگر صبر جمیل ہی اور جو تم کہتے ہو اسپر اللہ سے مدد مانگی جاتی ہی کہ توفیق صبر دے
یا وہ بلا دفع کرے عرائس حضرت یعقوبؑ وہ پیرہن خون آلود دیکھکر بیہوش ہوگئے جب کچھ
افاقہ ہوا خوب روئے اور کہا کیا بردبار گرگ تھا کہ یوسفؑ کو کھاے اور پیراہن کا تار بھی نہ ٹوٹے
پھر فرمایا وہ گرگ ظالم کہان ہی حاضر کرو بھائی گئے اور ایک بھیڑیا پکڑ لاے آپنے فرمایا
اسے کھولدو وہ حیوان نہایت تذلل و انکسار سے اللہ کے پیغمبر کے سامنے حاضر ہوا آپنے فرمایا
اے گرگ تونے میرے پارۂ جگر کو کھایا ہی بھیڑیا بحکم خداے پاک گویا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ
یہ خطا مجھسے نہین ہوئی انبیا علیہ السلام کے اجسام شریفہ ہمپر ممنوع ہین ہماری یہ مجال کہ گستاخی
کرسکین مین مظلوم ہون مجھپر تہمت لگائی گئی ہی میرا وطن مصر ہی فرمایا تجھے یہان کون لایا عرض
کی بعض اقارب کی ملاقات کو آیا تھا اُسوقت آپنے فرمایا کہ تمنے یہ بات دلسے گڑھ لی ہی یوسفؑ
کو گرگ سے کیا تعلق **ف** حضرت یوسفؑ اور حضرت یعقوبؑ مین باہمی مفارقت کے وجوہ
بہت مذکور ہین احتیاطاً ترک کیے گیے اسلیے کہ اللہ والون کے مصائب انتقام کے لیے نہین
بلکہ انعام کے لیے ہین اور ممکن ہی کہ یہ تعلق قلب یعقوبؑ و جمال دلفریب یوسفؑ غیرت الٰہی
جوش مین لایا ہو عشق بلا زاد و حسن خداداد نے یہ کرشمہ دکھایا ہو **ف** عذر خطاے سوم گو غلط
بیانی اور فریب ہو مگر یہ بھی تتمہ و اثر خطاے دوم ہی بعد فعل اسکا اخفا نکرتے تو کیا کرتے۔

وَجَاۗءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۭ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ
اور آئی جماعت مسافرونکی تو بھیجا پیشرو کو اپنے پس ڈالا ڈول اپنا پکارا خوشخبری ہو یہ لڑکا ہی
وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝
اور چھپا اُسے مال کیطرح اور اللہ دانا ہے اُسکا کہ کرتے سکتے وہ

تین دن بعد ایک قافلہ اُدھر سے نکلا اور اپنے خادم آبکش کو بھیجا اُسنے کنوئین مین ڈول ڈالا
حضرت یوسفؑ اُسے پکڑکر باہر آگئے وہ چاند سی صورت دیکھکر بیساختہ کہنے لگا خوشخبری ہو یہ
لڑکا ہی۔ پھر یوسفؑ کو مالک قافلہ نے جسکا نام مالک بن دعر تھا متاع بیش قیمت کیطرح مخفی
کیا کہ مبادا کوئی مدعی اُٹھ کھڑا ہو معالم یہوذا روز یوسفؑ کو کنوئین مین کھانا پونچایا کرتا

ف حیوان بھی باتمیز ہوتے ہین ۲ دادرد جو بات بھی کسی پر لا تاثیر ہین ہوتی ہو ۱۲ ۳ توریت سے موجود ہ جس میں ہے کہ یہ بنی اسرائیل کی اولاد سے تھا ۱۲

جب کنوان خالی پایا اندر قافلہ اترا ہوا دیکھا جستجو کی معلوم ہوا کہ یوسف مالک کے پاس ہیں تب کہہ بیٹھے ہونگے کہ اسے مالک یہ ہمارا غلام بھاگا ہوا ہے آخرکار قافلہ والوں نے خرید لیا **ف** حر کا بیچنا گناہ ہے مگر وہ دو جرم نہیں ہوا لیکہ جب مالک بدون استحقاق قبضہ کئے لیتا ہے انھوں نے بطور ترک تعرض اگر کچھ مال لے لیا تو اپنے فہم میں زیادتی نہیں کی مگر اظہار اس امر کا کہ یہ ہمارے غلام ہیں اسلئے تھا کہ مالک مطمئن ہوکر آپکو فروخت کرڈالے اور پھر کبھی یہاں واپس نہ آسکے پس یہ بھی ایک خطاء دوم سے ہے

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ ۚ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ

اور بیچ ڈالا اسے چند کھوٹے درہموں سے اور تھے یوسف کے باب میں بیزار

یعنے چند کھوٹے درہموں کے عوض میں مالک بن دعز نے یوسف کو خرید لیا اور یہ بیچنے والے تو یوسف سے بیزار ہی تھے انکا کنعان سے چلے جانا غنیمت اور جو ملا مفت سمجھے **بحث** حضرت یوسف پر مملوکیت کا اطلاق کیا ہو جو ابھی زبان سے باتباع ظاہر قرآن کہنا ممنوع نہیں اور مملوک جاننا توہین ہے تفصیل یہ ہے کہ ایکبار آپکو پھوپھی نے غلام بنایا اسطرح کہ ماں کے انتقال کے بعد پھوپھی انھیں پالتی تھیں جب یعقوب نے چاہا کہ اپنے ہی پاس رکھیں دایک دم آنکھوں سے اوجھل ہوں پھوپھی کو جدائی کی تاب نہ تھی ایک کمربند پوشیدہ زیر لباس ویا اور بعد رخصت غل مچایا کہ وہ کمربند کون لیگیا ڈھونڈھتے ڈھونڈتے انکے کپڑوں کے تلے سے نکالا شریعت یعقوب میں چور کو غلام بنا لیتے تھے یوسف کو پھوپھی لیگئیں دوسرے بار بھائیوں نے بیچا۔ تیسرے مرتبہ مالک بن دعر نے مصر میں عزیز کے ہاتھ بیچا مگر یہ تینوں امر آپکی آزادی میں فرق نہیں ڈال سکتے اسلیے کہ آپ نہ چور تھے نہ حقیقت میں غلام بنے اور نہ بھائیوں کا کوئی حق تھا نہ بیع حر جائز تھی اور ہوتی بھی تو باپکے ہوتے ہوئے کون مجاز تھا پس یہ بھی معاملہ ذاتہ ہوا اور مالک بیچارہ جب خود ہی مالک تھا تو مالک بنا ناکیسا البتہ قرآنمیں (شرا) کا کلمہ خواہ انکے زعم و عرف کے اعتبار سے وارد ہوا خواہ کنایہ ہے مبادلہ و ترک خصومت سے پس اسپر بناے حکم نہیں ہو سکتی **مسئلہ** بیع حر نا جائز ہے اب بھی اور پہلے بھی ورنہ برادران یوسف یوسف کو غلام نہ کہتے **احمد** بخس سے مراد ثمن حرام ہے یعنے وہ مال جو بیع ناجائز اور مبادلہ حرام میں حاصل کیا جاے اور یہ معاملہ باطل محض تھا معدودہ گنے ہوئے یعنے قلیل **معالم** کہا ابن مسعود نے بیس درم تھے۔ کہا مجاہد نے بائیس ۲۲ تھے۔ کہا عکرمہ نے چالیس تھے فیہ یعنے امر یوسف

ع ۱۴ / ۱۲

ف پرعن کر یوسف کو لیا معلوم نہ تھا

وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى

اور کہا جسنے خریدا اُسے مصر سے اپنی عورت سے بزرگ کر ٹھکانا اُسکا شاید

اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ؗ

کہ وہ نفع دے ہمکو یا بنالین ہم اُسے لڑکا اور ایسا ہی تمکین دی ہمنے یوسف کو زمین مین

واضح رہے کہ آیۂ شریف مین ایک طویل قصے کیطرف اشارہ ہے جسے اہل تاریخ نے لکھا اور وہ ذکر نسب و تعشق و تزوج زلیخا ہی چونکہ یہ قصہ عموماً مشہور ہے اور نفس قرآن سے زیادہ تعلق نہین رکھتا مختصر کردیا گیا۔ زلیخا[عہ] نامے ایک شاہزادی جو حسن و جمال مین اپنا نظیر نرکھتی تھی عالم خواب مین شیفتۂ جمال یوسفی ہوئی اسے خواب مین معلوم ہوا تھا کہ اُسکا محبوب عزیز مصر ہی چونکہ اس خواب نے زلیخا کو بے خور و خواب کردیا تھا اُسکے باپ نے عزیز مصر سے جسکا نام قطفیر یا اطفیر تھا بیاہ دیا جب سامنا ہوا کہان یوسف کہان قطفیر عجب یاس و حسرت طاری تھی کہ غیب سے کسی نے کہا زلیخا گھبرا نہین یہین سے کامیاب ہوگی خواہ زلیخا کے اندرونی دعا کا اثر یا جلال و عظمت یوسفؑ کا معجزہ تھا یا یہ کہ پہلے ہی سے قطفیر ایسا ہو بہرحال زلیخا کے دامن عصمت سے اُسکا دست ہوس کوتاہ رہتا۔ زلیخا رات دن تصور مین بیقرار اور وعدۂ غیب کی امیدوار تھی کہ اُسکے اندرونی جذبات اور دلی کششون نے یوسفؑ کو کنعان سے مصر مین بلباس غلامی پونہچایا ہر شخص مال کیا جان سے خریدار تھا مگر زلیخا کی خواستگاری مین اور ہی بات تھی عزیز نے زلیخا کی ترغیب اور مالی تائید سے یوسفؑ کو خریدا دوسرے امیر مُنھ دیکھتے رہگئے چنانچہ ارشاد ہوا اور کہا جسنے یوسفؑ کو مصر سے خریدا یعنے قطفیر نے اپنی بی بی یعنے زلیخا سے تو یوسفؑ کی بزرگ داشت کر خادم و مملوک نہ سمجھنا امید ہو کہ ہم اسے بیچکر بڑا فائدہ پائین یا اسکی کمال دانشمندی و ہوشیاری سے سرانجام امور وزارت مین نفع حاصل کرین اور ممکن ہو کہ بیٹا بنائین ہم نے اسیطرح بتدبیر و تدریج یوسفؑ کو زمین مین اقتدار و اختیار عطا کیا غلامی و بیکسی کے بعد مالک مصر و بادشاہ بنا دیا

[عہ] کہا ہے زہر مقام البیضاوی نے کہا نام اسکا راعیل بنت رعاییل تھا ۱۲

وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

اور تاکہ ہم سکھائین اُسے سمجھ باتونکی اور اللہ غالب ہو اپنے حکم پر مگر اکثر آدمی نہین جانتے

تاکہ ہم یوسفؑ کو سخن فہمی سکھائین اور اللہ تعالے اپنے ارادون کے پورا کرنے پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہین جانتے تاویل مراد سخن۔ یا خلاف ظاہر معنے قرار دینا کسی دلیل یا قرینے

سے یا تعبیر خواب احادیث جمع حدیث۔ کہا مفسرین نے کہ مراد خواب ہی اگرچہ ہم کسی عام کو خاص
مین منحصر نہین کر سکتے پس بیان خواب و تفسیر کتاب و حسن تقریر در شانت جو اب ہی سب داخل ہین
ف اسمین اشارہ ہی کہ یوسف کو نبوت و سلطنت دونو عنایت ہونگی اسلئے کہ ضروریات نبوت سے
دین کی بات سمجھنا ہی اور شروط سلطنت سے انتظام و معاملات کی بات سمجھنا ہی چونکہ آپ پیغمبر بھی
تھے اور بادشاہ بھی فرمایا ہم نے انکو زمین پر متمکن اور باتوں کی سمجھ دار کیا تفصیل اسکی قصہ
خواب زندانیان در ویا ملک ولید بن ریان انتظام قحط و صلاح اہل جہان تعلیم دین و تلقین ایمان مین آیگی

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور جب پہونچا قوت کو اپنی دیا ہمنے اسے حکم اور علم اور ایسے ہی بدلا دیتے ہین ہم نیکو کارونکو

ابن کثیر (اشد) سے مراد تکمیل عقل و خلقت ہے کہا ابن عباس نے حضرت یوسف تینتیس برس
کے سن مین شدت قوت کو پہنچے۔ کہا ضحاک نے بیس برس کے سن مین۔ کہا حسن نے چالیس
برس مین۔ کہا عکرمہ نے پچیس برس مین۔ کہا سدی نے تیس برس مین۔ کہا جبیر نے اٹھارہ برس
مین۔ کہا امام مالک نے مراد اس سے بلوغ ہے حکم فتوی یا سلطنت یا تعبیر خواب علم نبوت
حاصل جب یوسف اپنے قوت بلوغ کو پہونچے ہمنے انکو مصر کی بادشاہی اور علم اوامر و نواہی
عطا فرمایا ہم اچھے کام کرنے والونکو ایسے ہی عوض دیتے ہین

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ

اور خواستگاری کی یوسف سے اُسنے کہ یوسف تھے گھر مین جسکے ذات سے انکے اور بند کر لیے دروازے اور بولی جلدی کر

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْۤ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

کہا پناہ بخدا بیشک عزیز پالنے والا میرا اچھے کے آرامگاہ میری بیشک نہین فلاح پاتے ظالم

اور یوسف سے طلب مواصلت کی اُس عورت نے جسکے گھر مین یہ رہتے تھے (یعنے زلیخا)
اور بند کر لیے دروازے اور کہنے لگی جلدی کر مین حاضر ہون یوسف نے کہا اللہ کی پناہ
میرے مربی یعنے عزیز مصر نے میرے لیے اچھا آرامگاہ مقرر کیا ہی مجھے ہر قسم کی آسائش دی
بات یہ ہی کہ ظلم کرنے والے فلاح و نجات نہین پاتے۔ نہ مین کامیاب ہونگا نہ تو محظوظ مختصر
تفصیل اس مقام کی یون مروی ہی کہ جب زلیخا نے یوسف پہ قابو پایا تمناؤن کے تقاضے شروع ہوئے

ہوسے ہاتھ پاؤن نکالے مگر وہان یوسف تک رسائی ممکن نہوئی کوئی حیلہ و تدبیر نچلا ناچار کہا
خوشا ... اور امید و بیم کی حد کردی جب کچھ پیش نگیا تو ایک عنبر تخانہ نگارین اندر بخور روشن چین
بنایا ... تصویرین ہر سمت بدر و جواہر جا بجا عاشق و معشوق ہم بستر - ساتوین گھر مین زلیخا و یوسف
ہم آغوش جدھر دیکھو ہنگامہ جذب و ولولہ محبت کا جوش تاکہ یوسفؑ کو ادھر رغبت ہو پھر یوسفؑ کو
بتحکم و بہانہ اندر لے گئی جو درجہ طے ہوتا اُسے مقفل کرتی بندگی و بیچارگی آپ کیا کرسکتے تھے
خاموش اُسکے ہمراہ مگر دلین کشود کار و توفیق الٰہی پر نگاہ جب صدر خانہ مین دونو داخل ہوئے
خلوتخانہ خالی از اغیار موجب ہیجان اضطراب عاشق بیقرار ہوا زلیخا نے بعد تمام جستجو و ناکامی کے
آرزو یہ بھی خوف دلایا کہ آج کا انکار پیغام اجل ہے عاشق کو ہلاک کرکے محبوب کو متہم و ماخوذ کرآئیگا
جان پر بن جائیگی اگر کام نہ بن آئیگا حضرت یوسفؑ یہ آشوب دیکھکر بکمال ثبات و حکمت فرمانے
لگے اسے زلیخا اللہ کا ڈر اور عزیز سے محسن و مربی کا گھر یہ خیانت کیونکر ہوسکے ف انکار
بحث نکیا کہ ہلاک نہو جاسے - منع بھی نفرمایا کہ ضد نہ بڑھے - الزام ندیا کہ غصے مین حق نہ سنیگی بلکہ
اپنے اوپر رکھکر ایک مثال مین سمجھا دیا کہ جب مجھے اسقدر لحاظ ہی تو زوجہ کو بایں خصوصیت
کیسی کچھ رعایت لازم ہوگی پھر عموماً کہا کہ ظالم چھٹکارا نہین پاتے ف ناصح کو غصہ دلانیسے
وہ فائدہ نہین ہوتا جو مثال اور شیرین زبانی سے ہوتا ہے ۱۲ حقوق نعمت و رعایت
احسان قابل لحاظ ہین ورنہ آپ بے محل تعلیل مین پیش نکرتے

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓ
اور تحقیق قصد کیا عورت نے مرد کا اور قصد کیا مرد نے عورت کا اگر نہ دیکھتا دلیل ربکی اپنے ایساہی (بچایا) تاکہ پھیرین ہم اس سے برائی

ءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝
اور بیحیائی بیشک وہ ہمارے بندگان نکوکار سے ہے

اور زلیخا نے یوسف کا قصد کیا اور یوسف نے زلیخا کا اگر نہ دیکھ لیتا دلیل اپنے پروردگار
کی اسیطرح (بچاتے ہین ہم) تاکہ پھیرین ہم یوسف سے برائی و بیحیائی کو بیشک یوسفؑ
ہمارے اُن بندون سے ہی جو صالح اور نیک تھے - کہا بعض نے کہ ہمّ جزا ہی لولا کی یعنے
عورت نے ارادہ کیا اور مرد بھی ارادہ کرتا اگر توفیق الٰہی دستگیر نہوتی مگر ہم اسیطرح
توفیق و تحفظ کرتے ہین اور یہ بغرض دفع سوء و فحش کے تھا - اور کہا جمہور نے کہ ہمّ دونو
طرف سے واقع ہوا اور شرط یعنے (لولا) سے اُسے تعلق نہین بلکہ معنے یہ ہین کہ قصد تو
کیا اگر دلیل رب نہ دیکھتا تو قصد پورا اور گناہ واقع ہوجاتا اور یہی تقریر عربیت اور

اہل ادب کے موافق ہی پھر کہا بعض نے کہ قصد دونو کا مصمم ہوا آن زلیخا بانی و محرک تھی
اور یوسفؑ مضطر و متوقف پہلے بہت ٹالا جب لقا خواص بشریہ و غلبہ نفس نے مغلوب
کر دیا آمادہ ہو گئے جیسا کہ مروی ہی کہ کہا حضرت علیؓ نے عورت نے مرد کا اور مرد نے عورتکا
ارادہ کیا۔ اور کہا ابن عباسؓ نے کہ بے پردہ متصل ہو گئے مرد مقام ختان پر جالس اور
کپڑا اور سیان سے علحدہ ہوا اور بعض مفسرین کہتے ہین کہ ایسا قصد کبیرہ ہی اور پیغمبر کبائر سے
بری ہی کہا صاحب تفسیر کبیر نے یہی قول ہی محققین کا۔ اور کہا بعض نے کہ ہمّ بمعنے قصد قتل ہے
یعنے قصد کیا مرد نے کہ اگر عورت باز نہ آئے تو اُسے قتل کر ڈالون ف یہ مسئلہ اہم مسائل سے
ہی کمال حزم و احتیاط سے زبان کھولنا چاہیئے پس تاویل قتل نہ قرآن سے مفہوم نہ روایات صحیحہ
مین منقول نہ عقل سلیم اُسکی معین اسلیئے کہ قتل زنا سے اشد ہی وہ حق العباد اور حق اللہ اور
تقریر عزم مصمم کی جسطرح لفظ سے متبادر ہی ویسے ہی عصمت نبوت سے بعید تر۔ اور روایات
مذکورہ اس درجے کی نہین جو معارض و مقابل عصمت قطعی و عفت معتبر ہو سکین پس تاویل احسن
یہ ہی کہ ہمّ بمعنے قصد امر مبہم ہی زلیخا کی نسبت قرینہ العشق موجود اور بوجہ عصمت نبوت یوسفؑ
مین امر بالعکس پس مراد یہ ہوگی کہ آمادہ مواصلت ہو گئے عورت اور قصد یعنے ایسا خیال
یوسفؑ سے بھی پایا گیا یا بمقتضاے بشریت قوت شہوانیہ جوش مین آئی اور ان دونو صورتو مین
قصد ثابت اور مواخذہ ساقط ہی۔ یا یہ کہ حضرت یوسفؑ سے صورت قصد پائی گئی اور دلمین
یہ ارادہ مصمم تھا اور یہ اظہار ایک اصل متین و امر عظیم پر مبنی تھا ۱ یہ کہ زلیخا خودکشی سے
باز آئے جیسا کہ اُسکا ارادہ تھا ۲ یہ کہ آمادگی دیکھکر مطمئن ہو اور یوسفؑ کو خیر خواہ مشفق سمجھکر
نصائح مفید بگوش دل سُنے ۳ یہ کہ کچھ دیر لا و نعم مین گزرے اور آپ کوئی موقع جانبری کا
تجویز کرین جیسا کہ آخرکار ظہور مین آیا سوال تقریر اول پر قرآن گواہ ہی جیسا کہ فرمایا
سُوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ بدون عزم جزم سوء و فحش کی نسبت کیون کی اور اگلی آیتون مین جب یوسفؑ
نے کہا مینے غیب مین خیانت اور اہلیہ عزیز مین جنایت نہین کی تو جبریلؑ بولے وہ قصد یاد
کرو۔ آپنے فرمایا (وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِىْ) مین اپنے نفس کی طہارت و برأت بیان نہین کرتا
بلکہ اللہ نے روکا اور محافظت کی (کبیر) جواب قرآن مین اسلیئے پاس وارد ہوا کہ لڑکے نے
آپکی پاکدامنی پر گواہی دی۔ اور اسی آیت کے آخر مین مخلَص فرمایا۔ یہ دونو دلائل ایسے
نہین جو ایک بے پردہ مختلط ہونے والے قاصد شر پر صادق آئین۔ اور روایات اس

یہ روایتین حضرت علیؓ وابن عباسؓ سے منقول ہین انکی سند ایسی نہین جس سے متواتر قطعی کا معارضہ جائز ہو ۵ اخبار احاد انکا انکار ۱۲

قوت کی کہان جو جست ہوسکین مخصوص باب اعتقاد مین اور حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ منجملہ اُنکے جو
قیامت مین زیر سایہ عرش جگہ پائینگے وہ بھی ہو جو حضرت یوسفؑ کیطرح کسی حسین عورت کے
جال مین پھنسکر پاک صاف نکل آسے - اور یہ رہائی کہ بعد قصد مصمم و قرب اثم ہو گو تعریف کے
قابل سہی مگر تنزیہ کے لائق نہین سوال حدیث مین وارد ہوا کہ تین آدمی بنی اسرائیل کے
کسی غار مین داخل ہوئے قدرت خدا ایک پتھر پہاڑ سے گرا اور غار پر سرپوش ہو گیا باہم
صلاح کی اور یہ ٹھہرائی کہ ہر شخص اپنا اپنا کوئی عمل صالح بیان کرکے اللہ تعالےٰ سے نجات و
خلاص کی دعا کرے ایک بولا اے اللہ میرے ماباپ بڈھے تھے اور مین بے اُنکے کھلائے
رات کا کھانا نکھاتا ایکدن چراگاہ مین دیر ہوئی جب شبکو واپس آیا وہ دونو سو چکے تھے مینے
دودھ دوہا اور پیالے مین بھر کر صبح تک کھڑا رہا بچے بلبلاتے تھے جب صبح ہوئی ماباپ
جاگے اور دودھ پیا اے اللہ یہ کام اگر تیری رضا کے لئے تھا تو تو نجات دے تہائی پتھر
ہٹ گیا اور دوسرا بولا اے اللہ میرے چچا کی بیٹی تھی مین اُسپر عاشق تھا جب مین خواہان ہوا
تو اُسنے کہا ایکسو بیس دینار دے تو وصل ممکن ہی مین سال بھر صبر کئے رہا یہان تک کہ وہ مال
ہاتھ لگا اور اُسے دیا جب خلوت نصیب ہوئی اور محبوبہ قابو مین آگئی اور کوئی حالت منتظرہ
نرہی تو لڑکی بولی اے جوان خدا سے ڈر اور ناحق دست اندازی نکر مین اُٹھ کھڑا ہوا اور
وہ مال بھی اُسی کے پاس چھوڑا اے اللہ اگر یہ کام تیری رضا کے لئے ہوا ہو تو تو نجات دے
دوسرا کونا پتھر کا ہٹا - تیسرا بولا اے اللہ مینے چند مزدورون سے کام لیا سبکو مزدوری ادا
کی ایک یون ہین چلا گیا اُسکا مال جو میرے پاس رہا اُسمین اللہ نے برکت دی خوب بڑھا بعد
مدت وہ مزدور آیا اور اپنا حق مانگا مینے کہا یہ مال ہو سلے وہ بولا میرا حق دے اور مسخرا پن
نکر مینے کہا یہ اونٹ یہ گائے یہ بکری سب تیرے ہین لیے وہ لیگیا - اے اللہ اگر یہ عمل تیری
خوشی کے لئے تھا تو تو رہائی عطا کر تمام پتھر ہٹ گیا اور وہ نکل آئے - پس معلوم ہوا کہ
یہ اختلاط وقعود برا نہین جواب ایک تو فعل عوام و خواص مین امتیاز چاہیئے یوسف صدیق
معصوم اور دوسرے مومن برابر ہو سکتے ہین ؟ یہ مرد پہلے سے عاشق و بیخود تھا اس تعشق
و صرف زر اور مدتون کے انتظار مین ایسی کامیابی اور بے تکلفی پھر اسقدر خوف اور پاکدامنی
قابل آفرین ہی بخلاف اُسکے جو ہمیشہ متنفر - اور حاکم مربی سے خائف - جبراً گرفتار ہو غیرت
نبوت - خوف خدا - احسان عزیز - جبرئیل کی ہمسائیگی - ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا +

کہ جانے نہ دون حضرت یوسفؑ بھاگے آخرکار ساتوین دروازے پر دامن یوسفؑ گریبان زلیخا کیطرح چاک ہوا اور عزیز مصر سے دروازے پر ملاقات ہوئی لطیفہ کشاد قفل مین اشارہ ہے کہ جو دنیا سے بھاگے اسکے لیئے نجات کی راہین غیب سے نکل جاتی ہین لطیفہ پچھلے دروازے پر چاک دامانی بتارہی ہے کہ شیطان کا حملہ آخر غضب ہی مگر نیک بندے ہاتھ نہین آتے لطیفہ عشق کے تین درجے ہین پہلا یہ کہ محبوب کو مطیع کرنا چاہیے اسطرح کہ عاشق کی کارروائی مین تابع رہے اور یہ (نفس پرستی) ہی دوسرا یہ کہ محبوب کا مطیع بنجاے مگر بامید حضور و لقا اور یہ (محبت) ہے تیسرا یہ کہ کچھ بھی نہ رہے جیسے عکس بمقابل اصل اُسکا تابع اُسکی طرف ناظر مگر خود کچھ بھی نہین یہ (کمال عبودیت) ہی لطیفہ عشق مین اگر فنائے نفس بالکل ہوجائے تو حب و طلب و جوش و گرمی وہاے ہو کہان رہی اور عبودیت مین اگر سوائے معبود دوسرا وہم رہا نقصان قائم ہوا اسی لیئے ہمارے حضور (عبداللہ) ہین پس یہ مرتبہ زلیخا کا درجۂ اول سے تھا اور آخر انکا برکت صحبت یوسفی و فیضان عشق درجۂ سوم مین ثابت ہوتا ہی واللہ اعلم ابن کثیر جب یوسف ہفت تا نہ سے نکل گئے اور زلیخا اُنکے درپے تھی اور عزیز مصر سامنے آگیا زلیخا ڈری کہ مبادا راز کھلجاے اور ہمیشہ کے لیئے مہجوری نصیب ہو بیساختہ چلائی کہ اے عزیز اسنے میری طرف برا خیال کیا تھا اب اسکی کیا سزا ہی یا قید کیا جاے یا کوئی اور عذاب ہو

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ

کہا یوسف نے عورت نے پھسلایا مجھے میری ذات سے اور گواہی دی گواہ نے اہل سے عورت کے اگر ہو کرتا مرد کا

قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

پھٹا آگے سے پس سچی ہی عورت اور وہ جھوٹوں سے ہے اور اگر ہو کرتا اُسکا پھٹا پیچھے سے

فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝

حضرت یوسف پر بہتان دیکھکر بولے اس عورت نے مجھسے طلب آرزو کی پس جھوٹی ہے اور وہ سچون سے ہے اور ایک گواہ نے

جو زلیخا کے قرابتیون سے تھا گواہی دی اے عزیز اگر کرتا یوسف کا سامنے سے پھٹا ہی تو جان لے زلیخا سچی اور یوسفؑ جھوٹے ہین اور اگر کرتا انکا پیچھے سے پھٹا ہی تو زلیخا جھوٹی اور یوسفؑ سچے ہین تفاسیر ی نے یہ شاہد زلیخا کا چچازاد بھائی تھا حکمت مین مشہور دانائی سے یہ فیصلہ کیا اور کلمہ شاہد اسی پر دلالت کرتا ہی اسیلئے کہ گواہ مین عقل و بلوغ شرط ہی ف کئی وجھون سے یہ توجیہ نہیں صحیح ہی یہان شاہد حقیقی معنی پر نہین اسیلئے کہ اُس واقعے مین کوئی حاضر نہ تھا شاہد کا ایک

مقامات عشق

ہونا غیر مفید ہو۔ حدیث صحیح میں وارد ہوا کہ چار لڑکون نے لڑکپن میں کلام کیا۔ یوسف کا گواہ۔
فرعون کے شانہ دار کا لڑکا۔ ابن جریج عابد کا گواہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
قبل اسلیے کہ ارادہ کرنیوالا پشت نہین دکھاتا اور بھاگنے والے کا دامن آگے سے چاک نہین ہوسکتا

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝

پھر جب دیکھا کُرتا اسکا پھٹا پیچھے سے کہا بیشک وہ تیرے مکر سے ہے بیشک مکر عورتون کا بڑا ہے

گواہ کے بیان پر کرتا دیکھا گیا تو پشت سے پھٹا تھا عزیز مصر نے کہا یہ تمھاری حیلہ سازی ہے
اور تمھارا مکر بڑا ہے ف اللہ تعالیٰ نے کیدِ زن کو عظیم فرمایا حالانکہ کید ایک فرع ہے عقل کی اور
عورتین ناقص العقل ہین جواب کید و مکر کے لیئے دو اعتبار ہین ایک بمعنے تدبیر اور یہ عقل سے
ماخوذ ہے اور بذاتہ محمود ہے جیساکہ فرمایا اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ اللہ کا دانا بندہ ہے یا كَذٰلِكَ كِدْنَا
لِيُوْسُفَ یعنے یوسف کو تدبیر سکھا دی۔ ۲ بمعنے فریب اور یہ غلط نمائی پر مبنی اور بذاتہ قبیح ہے
اور اسمین عقل کامل کی ضرورت نہین رہتی غلط نمائی اسمین عورتین بڑھی ہین اسلیئے کہ
اللہ تعالیٰ نے بوجہ کمال نرمی و شیرینی و حسن و جمال اُنکے باتون کی تاثیر عموماً مردون کے
دل مین پیدا کی ہے پس جس امر کو وہ چاہتی ہین جذب اصلی و شوق خلقی سے مردا کے مان
لیتے ہین اور یہی امر انکی کامیابی اور مردون کی خرابی کا باعث ہوتا ہے ربط جب عزیز نے
معاملہ دگرگون دیکھا خواہ کسی مصلحت خاص سے خواہ اپنی بدنامی سے ڈر کر چاہا کہ یہ راز فاش نہو

یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۫ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ښ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِــِٕيْنَ ۝

اے یوسف درگذر کر اس سے اور اے زلیخا توبہ کر گناہ سے اپنے بیشک تو ہی تھی خطاکار

اے یوسف آپ اس شرمناک ذکر سے اعراض فرمائین زبان پر نہ لائین تاکہ پردہ فاش نہو اور
اے زلیخا تو اپنے گناہ کی بخشش طلب کر تو ہی خطاکار تھی۔

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ

کہا عورتون نے شہر مین بی بی عزیز کی لبھاتی ہے غلام کو اپنے اُسکی ذات سے

اور شہر مصر کی چند قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ عورتون نے کہا کہ

عزیز کی بی بی اپنے غلام سے لگاوٹ بتحقیق گھبگیا یوسف دلمین اُسکے ازرہ محبت کے ہم دیکھتے ہین اُسکو گمراہی ظاہر مین

کرتی ہے یوسف کی محبت زلیخا کے دلمین گھس گئی ہے ہم تو دیکھتے ہین کہ زلیخا کھلی کھلی بھول اور گمراہی
مین ہے فتی نوجوان کبھی غلام بھی مراد ہوتا ہے جیسے لونڈی کو جاریہ کہتے ہین شغف یہ ایک

ع ۳
۱۴

کوئی چھپتا ہی کیون بچا لطیفہ چونکہ یہ عورتین محبت زلیخا مین متہم اور یوسف سے ... تھین بڑا بول سامنے آیا لطیفہ حصول شرف جمال یوسفی کی وزارت خواستگاری اور نظارہ ... مین فریب کاری کی سزا قطع ید قرار دی گئی ... سامان ... عورت زلیخا نے یوسف سے کہا کہ میرا کہنا مان ... گناہ کے جو حکم ہو بجا لاؤ ... یہ تقصیر بیان کرکے کہا بوقت طلب آپ سے ... ان زبان ... دکھائین آپنے فرمایا ... برق نگاہ ... سیاہ ہوگیا ... یہ قول کہ یہ آدمی نہین ملک مین چاہتا ہی کہ فرشتے انسان سے ... جوہر ملکی جو نور سے صافی ہی اور جوہر انسانی جو خاک تیرہ ہی یہ کرامت مسلم اور باعتبار شرف ونفس اور قوت اخلاق جو اضداد کے ساتھ اسمین رکھی گئی بشر ملک پر مکرم ہی۔ اور ان عورتون سے اپنی وسعت نظر وعلو حوصلہ کے موافق کلام کیا اسلیے کہ انکی نظر عالم ملکوت ہی تک نہ پہنچی تھی رفعت کمال بشریت جو اعتقاد نبوت سے متعلق ہی انکے فہم سے بالاتر تھی لیس یہ قول حجت نہین

ذکر حسن یوسف علیہ السلام

ہر پیغمبر کے لیے ایک خاص معجزہ ہوتا ہی جس سے عقلین متحیر سرکش زمانہ مجبور اسکی یکتائی و عظمت مسلم ومشہور ہوجاتی ہی جیسے کلام موسےٰ۔ دم عیسے۔ الحان داؤد۔ ملک سلیمان۔ صبر ایوب نے غیرہ ایسی ہی حضرت یوسفؑ کو تعبیر خواب وحسن لاجواب عنایت ہوا جو آپکی نبوت اور بے مثالی کی شاہد عادل ہین ان صفات مین آپکا نظیر وثانی تجویز کرنا نہ کمال نبوت وقوت اعجازہی مین تنقیص ہی بلکہ منطوق قرآنی مین کلام عموم حدیث مین تخصیص ہی کلمہ اکبر اور ملک کریم کا استعارہ جو حکایۃً کلام باریتعالے مین مذکور ہی یہی بتا رہا ہی کہ آپکا حسن اندازۂ قیاس سے افزون اور حد بشر سے سوا ہی اور ہمارے مخبر صادق محبوب حضرت خالق نے آپکو تیسرے آسمانپر دیکھ کر یون فیصلہ کردیا قَدْ اُعْطِیَ شَطْرَ الْحُسْنِ تمام عالم کا آدھا حسن صرف صورت دل افروز یوسفی مین مجتمع وجلوہ گر ہی اور نصف آخر جملہ اولاد آدم مین منتشر ابن کثیر مین ہی کہ آپنے یوسف کو دیکھکر فرمایا قَدْ فُضِّلَ النَّاسَ فِی الْحُسْنِ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ تمام آدمیون پر فضیلت دیگئی تھی حسن مین مثل چودھوین رات کے چاند کے تمام تارون پر اہل تاریخ نے آپکے جمال باکمال کے متعلق عجیب وغریب قصے لکھے ہین جنکا ذکر دلائل بالا کے سامنے بے ضرورت نظر آتا ہی ابن کثیر کہتا اسحاق نے آپکا چہرہ نورانی برق کیطرح تابان تھا

بے نقاب عورتون کے سامنے نہ آتے کہ مبادا مفتون ہو جائین غرالنس آپکے روئے روشن کا
عکس دیوار و در کو چمکا دیتا تھا جیسے دھوپ۔ کہا کعب نے آدم کو جب انکی اولاد دکھائی گئی تو
جمال یوسف دیکھکر بہت محظوظ ہوئے پیار کیا شفقت پدری سے دو حصہ حسن عطا فرمایا
اور ایک حصہ تمام انکی اولاد کے لیئے رہا۔ کہا ابن مسعود نے کہ جبرئیل نے حضور سے کہا حسن
یوسفی نور کرسی سے مخلوق و جمال محمدی نور عرش سے مجلی ہو عجب وجوہات بالا پر نظر کرنے والا
حلیہ جمال محمدی مین متحیر و ساکت ہو کہ اگر آپ بھی اُسی نصف باقی مین شریک ہین تو فضل یکطرف
مساوات معلوم نہین تو قرآن ماول و حدیث بالمخصص مخصوص ہوئی جاتی ہو کلام الٰہی سے
گو آپکے حسن دلربا کے اوصاف نکالے گئے مگر بطور نکات و لطائف علما کے اصول پر قابل احتجاج
نہین اور احادیث و آثار جو حلیہ شریف مین مروی ہین وہ شطر حسن کا جواب نہین دیتے
کوئی جز اپنے اوصاف عالیہ سے کل کا مساوی نہین ہو سکتا بلکہ اُسکے کمال کو ترقی دیتا ہے
جواب اس نازک مسئلے کے حل سے بیشتر مجھے کچھ عذر بیان کر لینا ضرور ہین اول یہ کہ انبیا علیہم
السلام مین باہمی تفاوت و تفاضل کی تقریر گو تصریح قرآنی سے مسلم سہی مگر میرے نزدیک نہ
صرف ترک ادب بلکہ جہل مرکب بھی ہو اسیلئے کہ غایت ہر کمال کی یہ ہو کہ عقول متوسطہ کو متحیر
کر دے اور اُسپر زیادتی خیال مین نہ آسکے اور انبیا علیہم السلام اپنی ذات و صفات مین اکمل
خلق اللہ ہین ہماری عقلین انکا اندازہ کر سکین یہ ممکن ہی نہین خصوصاً وصف حسن جو بہ ہزار
امتیاز و غارتگر عقل ہو بدرجۂ اولے تحیر و تعجب کا مستحق ہو دوم حسن جسی شے ہو اور حس بھی وہ جو
دیدۂ ذوق و بصر محبت سے تعلق رکھتی ہو اسکا اندازہ دلائل و اخبار سے ایسا ہی ہو کہ کوئی
شربت کی لطافت و شیرینی و خنکی رنگ و بو سے دریافت کرنا چاہے پھر یہ تقدیر کہان کہ ایک
جانب نظارۂ حسن یوسفی میسر آسے اور دوسرے جانب مطالعہ جمال محمدی نصیب ہو گو یہ تمنا
خدا کے دین سے دور نہین مگر کیا اس کمبخت امتیاز و تفاوت کے لیئے دیدار تو بڑی نعمت
ہو صرف تصور کی لذت اگر ہمین آپ مین رہنے دے تو کمال بدنصیبی و بے حیائی ہو جہان جان
دینا ہنر ہو اور بیخودی منتہاے نظر وہان کم و کیف دیوانگی و رسوائی ہو جامی مرا طاقت دیدن
او کجاست۔ کہ بیخود و شوم ہر کہ نامش بر دتاہم بات چھڑ گئی ادھوری چھوڑنا نہ چاہیئے اول دلائل
سے جواب پھر اس اصول پر کہ آفتاب پر نظر نہ ٹھہرے تو دھوپ کی تیزی اور نرمی سے اندازہ کیا جاتا
ہو باعتبار آثار علیہ و جذبات قویہ کچھ انتخاب کر کے امر حق اور قول فیصل عرض کیا جائے گا

سوال
فضلنا بعضهم علی بعض ۱۲

وباللہ التوفیق وجہ تشبیہ اول قرآنی مدح عورتون کی زبانی بلکی بیجا اسی منصوص قرآنی ہے اگر ہم انحیین صحیح الحواس مانین تو کمال تاثیر حسن پہ حرف آتا ہے اور گرید شہ جانین تو جو جابین نہ کہین مجنونکا قول لیلی کے وصف مین قابل حجت نہین بخلاف جمال محمدی کے کہ آپکے دیکھنے والے تمام عمر یہی رٹا کئے کہ ہمنے آپکا نظیر نہ دیکھا قاضی عیاض الشفا مین باسانید صحیحہ نقل کرتے ہین کہ کہا ابوہریرہ نے مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ مینے کوئی چیز خوبصورت زیادہ حضور سے نہین دیکھی ان مجبوری کا تو کہنا چاہیے گویا آفتاب آپکے روے روشن مین جاری ہے اور کہا ابوہالہ نے يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ آپکا عارض نورانی چودھوین رات کے چاند کیطرح چمکتا تھا کہا حضرت علی نے يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ آپکے حسن وجمال کا بیان کرنیوالا یہی کہتا ہے مینے آپکا مثل نہ آپ سے قبل دیکھا نہ بعد پس ان اصحاب باصدق وصفا کا قول و وصف اور انکی تمیز وخبر اللہ اور اللہ والون کے نزدیک کیا اُن چند مغلوب الحال فریفتہ عورتون کی بیجا اسی کی تقریر سے جو خود متحیر زیادہ امتیاز وعقل والی بدرجہا مقبول ومعتبر نہوگی البتہ شمول قرآنی سے صحت روایت قوی ہو تو ہوا کرے یہ حدیثین بھی متواتر المعنے سمجھنا چاہیے اور یہ بھی نسبی تو حضرت یوسفؑ کی دیکھنے والیون نے آپکو البشر اور ملک کریم کہا اور حضور کے دیکھنے والے اللہ کے دیکھنے والے ہین جیساکہ حدیث صحیح مین وارد ہوا مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ جسنے مجھے دیکھا فی الواقعہ دیکھا کچھ شک وشبہہ نہین اور یہی ہے کہ حق کو دیکھا انوار الٰہی جمال رسالت پناہی مین مختلف اعتبارات سے عیان ہے اس حدیث کی تقریر وتاویل ووعدۂ عام ہر شخص کے حوصلے کے موافق متفاوت ہین جو دیکھے وہ جانے باتون سے کیا فائدہ دوم حدیث شطر الحسن مین آپکا دخول قطعی نہین اسلیے کہ یہ حدیث محل مدح مین ہے اور کسی دانشمند مہذب فصیح وبلیغ آدمی سے نہین ہوسکتا کہ وہ اپنی ذات کو مدح وثنا مین موجود ومعتبر سمجھے مثلاً کسی عالم یا شیخ کی اس قول سے کہ مین زید کا نظیر نہین پاتا لازم نہین آتا کہ کہنے والے نے اپنی ذات کے بھی نفی پر تصریح کر دی کیونکہ ممکن ہے کہ وہ زید کا مساوی یا اس سے افضل ہو مگر اپنا ذکر خواہ ہضما لنفسہ خواہ بخوف اتہام خود ستائی وتکبر ترک کیا ہو جیساکہ منقول ہے کہ امام شافعیؒ نے فرمایا تمام آدمی فقہ مین امام ابوحنیفہؒ کے عیال یعنے خوشہ چین ہین تاہم اجتہاد مستقل درد متواتر کرتے رہے۔ ممکن ہے کہ ہمارے

حضور نے بھی حضرت یوسف کو اسی اعتبار سے شطر حسن فرمایا پس مثل ان احادیث کے
جنمین حضور نے اپنے عجز و قصور کا ذکر فرمایا ہی بمقابلہ یونس و یوسف و ابراہیم علیہم السلام کے
اور وہان علما بالاتفاق تاویل کرتے ہین یہ بھی قابل تخصیص ہو دوسرے قاعدہ ہو کہ قسم افراد
قسم مین داخل نہین ہوتا پس جبکہ ہمارے حضور چشمۂ فیضان ازل و مبدء انوار وجود ہین تمام
وجود اور صفات آپکے نور سے مقتبس ہر ادنے و اعلےٰ آپکی ذات سے مستفیض تو کیونکر ہو سکتا
ہو کہ آپ مقسم حسن ہو کر اس تقسیم کے تحت مین بھی داخل ہون تیسرے یہ آپکا حسن بنا و بشر
انداز فہم و نظر سے خارج ہو جیسا کہ ہم ذکر کرینگے تو آپکو اس تقسیم سے کیا غرض تقابل اتنا ر
تاریکی، روائتون سے قطع نظر صرف انھین خبر و نیز اکتفا کیجاتی ہو جنکا ثبوت و دلالت قطعی ہیا تو
فریفتگان جمال یوسفی سے خواہ یعقوب علیہ السلام تھے جنھین بمقتضاے شفقت پدری تو
حسن و جمال کی بھی خبر و شیفتگی خواہ زلیخا تھین جو بتقاضاے طبع بشری کسی جوان حسین پر
فریفتہ ہوجانا امر عجیب نہین بخلاف ہمارے حضور کے جان نثارون کے کہ انکو نہ تو کوئی غرض
تجربہ شدہ تقاضاے عشق نہ تھا مثل ابوبکر و عمر و بلال و ثوبان وغیرہ ہزارہا اصحاب تھے اور
دو چار برس کے لیئے نہین بلکہ جبتک جانمین جان تھی حضور ہی کا کلمہ پڑھتے رہتے پھر نہ فقط
جگر سوختہ دلان شیفتہ کے پرکالے ایسے بھڑکے کہ مغرب سے لگی تو مشرق تک نہ بجھے۔
ہزارون لاکھون بچے بین یا جوان یا بڈھے جل بھن رہے ہین اور یہ سوزش کہ انسان اور
ذی ہم انکا کیا اور فقط آدمی ہی نہین سو ناوک نے اسکی صید نچھوڑا زمانے مین تڑپے ہی مرغ
قبلہ نما آشیانے مین جن و ملک حجر و شجر تک سب ایک حال مین مست ہین یہ وہ پیاس ہو کہ اگر
آپ ساقی نہون تو حوض کوثر بھی نہ بجھا سکتا۔ بہشت محل حضور و مقام دیدار نہ سمجھے جاتے تو
کوئی اسے نظر بھر کر بھی نہ دیکھتا۔ حسن یوسفی گو آئینۂ خدا نما تھا مگر نظر اول مین نہین پہلے زنگ
بشریت و رنگ طبیعت دکھا کر مدتون کی صیقل مین نور حقیقت و صفاے شہود کے جوہر نکلتے اور
ہمارے حضور کی سرکار مین قدم رکھنے سے پہلے سر بسجود نظارہ بازشاہد مقصود ہو جاتے نام
نامی زبان ہی پر تھا کہ دل نورانی ہوا آپ کا فدائی ذات حق مین فانی ہوا۔ آپکے مشتاقون پر
وہ سب مصیبتین پڑین جو حسن ظاہر کے گرفتارون کے لیئے مخصوص ہین۔ طلب کی رسوائی درد
فراق۔ صدمہاے جدائی اٹھائے۔ وطن چھوٹے۔ مفلس ہوئے۔ جوانی برباد کی۔ دولت دنیا
کچھ نہ رہی۔ حضور کے خادمون کو بجز ان مرتبہ وار ترقیون کے جو خاصۂ طالبان حق ہین کسی امر

نا ملائم سے سامنا بھی ہوا اور آجتک انکے نام پر درود پڑھے جاتے منزلون سے قافلے زیارت کو آتے ہین ۲ با این ہمہ عصمت ولطافت دامان حسن عشق کی دست درازیون سے بچ نہ سکا صدامی کو دنیطرح ادھر کی بلا مگر اکر حضرت محبوب پر بھی آئی۔ چور لیکا اتہام۔ ترک وطن۔ فراق پدر وبرادر مظالم اقارب عار غلامی۔ الزام بدنگاہی مصائب حبس کیا کچھ نہ سہے۔ لیکن حضور کا جذب وہ قوی اور آستانہ محبوبیت السامر تفع تھا کہ نہ عشق وعاشقی کی ہستی باقی رہتی نہ گرد تک ہوائے نیاز مین اُڑ کر شرف رسائی پاتی پس حسن یوسفی اپنی تاثیرون کے زور مین خود ہی متاثر ہوتا اور جمال محمدی تاثیر ومتاثر دونو کو نابود کردیتا امر حق یہ ہو کہ وہ جمال صورت وحسن منظر جو کسی دلفریب محبوب کے لیئے زیبا ہو حضرت یوسف کو اسدرجہ عطا ہوا تھا کہ نہ نظیر ہوا ہے اور نہ ممکن لیکن وہ حسن وجمال جسمین اللہ نظر آئے جس سے ہر حسن وعشق فنا ہو جائے جو حجاب عبودیت ونقاب اعتبار وجود چاک کرکے من احسن من اللہ صبغۃ کے رنگ بیرنگ دکھادے ناز ونیاز مقصود وتمنا حسن وعشق۔ وصل وفراق یہ تمام اعتبار مٹادے خاصۂ جناب محبوب رب العالمین سید المرسلین تھا اسیلئے فرمایا مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اور جسنے حق دیکھا پھر وہ ناحق ادھر اُدھر کیون بھٹکنے لگا وہ منتہائے حسن بشری اور یہ آئینہ جمال رب اکبر شتر بہت فرق ہو بلکہ بالکل جدا۔ حبیب زلیخا حبیب خدا۔

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ؕ وَ لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ

بولین پس یہی ہو وہ کہ ملامت کی تمنے مجھے اسکے عشق مین اور بتحقیق مینے خواستگاری کی اسکی ذات سے۔ تو بچا

وَ لَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَ لَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ۝

اور اگر نہ کیا جو حکم کیا مینے اسکو البتہ قید کیا جائیگا اور ہوجائیگا خوار ہونے والون سے

جب عورتون کا یہ حال ہوا زلیخانے کہا یہ وہی ہو جسکے عشق مین تم مجھے ملامت کرتی تھین بیشک مینے اس سے درخواست کی اور اس نے پاکبازی کی اور بچا اور اگر اب میرا کہا نمانا تو قید کیا جائیگا اور ذلیل ہوگا ف اسمین صاف دلیل ہو کہ یوسف علیہ السلام سے کوئی لغزش نہین ہوئی ورنہ زلیخا ایسی گواہی ندیتی اور تمام خطا اپنے سر لیتی افسوس ہو کہ زلیخا جسکا واقعہ ہو آپکی برئت پر شاہد ہوا اور ہم کئے ہزار برس بعد بدگمانی کرین دقائق یہ سب چالیس عورتین تھین دس کہتی تھین کہ معاذ اللہ زلیخا اور یوسف سے فعل بد واقع ہوا یہ دسون ہیبت جمال یوسفی سے دیوانہ ہو کر بازار ومین پھرنے لگین اور دس کہتی تھین کہ آپ تا مردین ورنہ ایسا

صبر ممکن نہ تھا یہ یک تیر نگاہ بیجان ہوگئین سا اور یہ س صرف کمال تعشق و محبت مین طعنہ زن تھین کوئی کلمہ منافی عصمت زبان سے نہ نکالتین یہ وہ تھین جنھون نے ہاتھ کاٹ لیئے۔ اور وس نہایت ادب اور احتیاط سے خاموش تھین اللہ تعالے نے اُنھین بفیضان نبوت مقبول کرلیا اور ہر ایک اُنمین سے سرچشمہ نبوت ہوئی اور اُنکے بطن سے پیغمبر پیدا ہوئے ف الحمد للہ کہ ام المومنین افضل نساء العالمین حضرت عائشہ صدیقہ کی شان مین بھی ایسے ہی کارسازی و بندہ نوازی ہوئی بانی افک ابن ابی کے لیئے عذاب عظیم کا وعید اور مومنین کو حسن ظن کی تعلیم و تاکید فرمائی۔ کہا بعض نے جبتک یوسفؑ کھڑے رہے یہ ہاتھ کاٹنے والیان بیخبر رہین جب بحکم زلیخا آپ نے منھ موڑا زخم کا درد محسوس ہوا ارباب تاریخ نے لکھا کہ یہ عورتین زلیخا کے طعن سے نادم اور اُسکی ہمدرد ہوگئین بعضون نے اپنے حسن و جمال پر آپکو لبھانا چاہا بعض نے زلیخا کی سفارش کی تب اس طوفان بے تمیزی سے بحر زہد و تقوی جوش مین آیا باوجود تجارب کثیرہ و صبر متواتر و شکست نفس دسرکوبی شیطان کمال احتیاط سے دعا کی۔

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ

کہا اے رب مجبس پسند تر ہے طرف میری اُس سے کہ بلاتین مجھے طرف اُسکے اور اگر نہ پھیریگا تو مجھسے

کہا یوسف نے قید خانہ پسند ہے مجھے اُس سے کہ یہ عورتین بلاتی ہین

كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

مکر اُنکے جھک جاؤنگا مین طرف اُنکے اور ہو جاؤنگا نادانون سے

اور پھنسایا چاہتی ہین (یہانتک اپنی عبودیت و خلوص ارادت کا ذکر کیا کہ وہ لذت جو حضور کی ناخوشی مین ہو ہزار درد و مصیبت سے بدتر ہے۔ پھر بامید کرم و اعانت اپنا عجز عرض کیا) اور اگر تو ان عورتونکا مکر مجھسے دور نکرے تو مین مائل و متوجہ ہو جاؤنگا اور نادانون مین میرا شمار ہوگا ف کئے امر معلوم ہوئے ۱ مصیبت کو معصیت پر اختیار کرنا صدیقین کا شیوہ ہے ۲ اپنے نفس کو خاطی و عاجز جاننا متقیونکا کام ہے ۳ توفیق خیر منجانب اللہ جاننا اور خبث اپنی طرف منسوب کرنا صالحین کی روش ہے ۴ اپنے تقوے و تحمل پر بھروسا نکرنا دواعی و اسباب عصیان سے بھاگتے رہنا۔ سعادتمند ونکا شعار ہے۔ پس یہ دعا آپکی اس بنا پر نہ تھی کہ نفس سرکش قابو سے باہر ہوا جاتا تھا بلکہ کمال احتیاط و تقوے نے مضطر و متفکر کر دیا مسئلہ احتیاطاً واجب ہے کہ آدمی ذرائع و وسائل معاصی کے بھی قریب نجائے وہم حضرت یوسفؑ نے صرف نجات و سلامت پر اکتفا کیون نہ کی قید کی ضرورت کیا تھی اللہ تعالے ہر امر پر قادر ہے

در قید اسیری کے مصلحتین تھین ا یہ کہ نفس کو اُس تلذذ کی سزا ملی جو لا و نعم مین ہوا ۲ نجات بھی ملی اور مصائب سے مراتب بھی بلند ہوتے ہین ۳ اُن عورتون کے زعم کے موافق جواب دیا جائے وہ کہتے تھین سزائے انکار حبس ہے آپنے فرمایا حبس عیش سے محبوب ہے ۴ اسمین انکی امیدین جڑ سے اُکھڑ گئین ۵ یہ دعا کمال خداترسی و نفرت معاصی پر دال ہے کہ ایسے پریشان ہوئے کہ ذریعہ نجات بھی بھول گئے جو عورتون نے شادی طلب کیا۔ بہر کیف یہ مراتب کمال و نہایت تقوے سے ہی

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

پھر قبول کیا واسطے اُسکے ربنے اُسکے تو پھیر دیا اُس سے مکر اُنکا بیشک وہ سنتا جانتا ہے

حق سبحانہ تعالے نے یوسفؑ کی دعا قبول فرمائی اور عورتونکا کید اُنسے دور کیا وہ دعاؤنکا سُننے والا اور عجز و خلوص و ارادت قلبی کا دیکھنے والا ہے۔

ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ

پھر ظاہر ہوا اُنکو بعد اُسکے کہ دیکھ لین نشانیان کہ قید کرین ایک وقت تک

آیات لڑکے کی گواہی ہاتھونکا کاٹنا۔ کمال عصمت یہ حسن خداداد معالم زلیخا نے عزیز سے کہا کہ اس عبرانی جوان نے تو مجھے خوب رسوا کیا لوگون سے کہتا پھرتا ہے کہ مین اُسکی خواستگار ہون اور مین خانہ نشین اسکا جواب نہین دے سکتی یا تو مجھے اجازت دے کہ باہر نکل کر قائل کرون یا اُسے قید کر کہ شورش فرو ہو لوگ جانین کہ بیخطا ہوتا تو قید کیون ہوتا یہ بات عزیز کے دلمین آگئی خواہ رفع بدنامی کے لیئے یا یہ کہ مین یوسفؑ جدا ہو اور آئندہ کوئی فتنہ نہ اُٹھے آپ کو قید خانے مین بھیجدیا مسئلہ کسی مسلم کو مجرد ظاہر یا سزائے حاکم ذلیل و عاصی نہ سمجھنا چاہیئے دیکھو یوسفؑ صدیق بایں پاکدامنی خطاکار و نہین اسیر ہوئے مسئلہ اسیر کے لیئے کوئی مدت مقرر کرنا جائز ہے مسئلہ جائز ہے کہ کوئی مجرم اصلاح حال و ظہور صلاح تک مقید رہے حتی حین معالم مین ہے کہ کہا عطا نے جبتک الزام فرو ہو جائے کہا عکرمہ نے سات برس تک کہا کلبی نے پانچ برس تک

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا ۖ وَقَالَ

اور داخل ہوے ساتھ اُسکے محبس مین دو جوان کہا ایک نے اُنکے بیشک دیکھا آپکو نچوڑتا ہون شراب اور کہا

الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

دوسرے نے بیشک دیکھا آپکو اُٹھاتا ہون بالائے سر روٹی کھاتی ہو چڑیا اُس سے بتا ہمکو تعبیر اُسکی ہم دیکھتے ہین تجھے نکوکارون سے

رکوع
تعیین مدت
ف

اور داخل ہوے یوسفؑ کے ساتھ قید خانے مین دو جوان ایک نے کہا مین آپکو دیکھتا ہون کہ شراب نچوڑتا ہون دوسرے نے کہا مین دیکھتا ہون کہ سر پر روٹیان اُٹھائے ہون اُنمین سے چڑیان کھاتی ہین اے یوسفؑ ہمکو اسکی تعبیر سے آگاہ کر ہم تجھے محسن و نیکو کار خیال کرتے ہین عزالس بادشاہ کے دو غلام تھے مجلب ونبوس - نبوس شراب پلاتا - مجلب خاصہ کھلاتا - غضب بادشاہی مین گرفتار ہوکر یہ دونو قید خانے مین آئے یہان حسن خلق و کمال علم یوسف کی شہرت تھی آپ مریض کی عیادت اور عاجز کی اعانت کرتے اُن سے کہتے گھبراؤ نہین خوش رہو صبر کرو کہ تمکو اسکا اجر ملیگا جو آپکا یہ حسن وجمال اسیر یہ خلق یہ علم و کمال دیکھتا کہتا کہ اللہ تعالیٰ آپکو برکت دے کیا اچھی صورت ہے اور کیا اچھی سیرت ہمکو یہان سے نکلنا گوارا نہین - داروغہ حبس بھی بدل بندۂ فرمان تھا کہتا کہ مین چھوڑ تو نہین سکتا مگر جہان اور جسطرح آپ چاہین رہین کہا بعض نے کہ زلیخا خفیہ آتی اور داروغہ کو کمال راحت رسانی و حفظ کی تاکید کرتی آپ مشغول ذکر و نماز رہتے - الحاصل جب یہ دونو خادم شاہی آئے تو باہم کہا لاؤ کوئی خواب دل سے گڑھین دیکھین تعبیر کیا ہوتی ہے کہا ابن مسعود نے کہ انھون نے کوئی خواب نہ دیکھا تھا غرضکہ کہا ایک نے مین دیکھتا ہون کہ شراب نچوڑ رہا ہون اور دوسرا یعنے مجلب بولا میرے سر پر روٹیان ہین وہ چڑیان کھاتی ہین آپ اسکی تعبیر فرمائین کبیر کہا مجاہد نے کہ دونو نے خواب دیکھا نبوس نے دیکھا کہ ایک باغ مین درخت کے پاس ہے جسمین تین ٹہنیان ہین انمین تین گچھے انگور کے اور میرے ہاتھ مین جام بادشاہی جسمین وہ انگور نچوڑ کر بادشاہ کو دیا اور بادشاہ نے نوش کیا مجلب بولا میرے سر پر تین خوان ہین جسمین طرح طرح کے کھانے اور روٹیان ہین شکاری چڑیان اُس سے کھاتے ہین یوسفؑ نے اسکے جواب مین کہا

قَالَ لَا یَاْتِیْکُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُکُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ

کہا نہ آئیگا تمہارے پاس کھانا کہ تم دونو دیئے جاتے ہو مگر آگاہ کردونگا تمکو تعبیر سے اسکی قبل اس سے کہ

یَّاْتِیَکُمَا ؕ ذٰلِکُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ

آئے تمہارے پاس یہ اُس سے کہ سکھایا مجھے میرے رب نے

کہا جو کھانا تمہارے لیے آتا ہے روزانہ آئیگا اور مین تمکو اسکی تعبیر بتادونگا اس کھانا آنے سے پہلے اُس علم سے کہ مجھے میرے رب نے سکھایا ہے کہا ارباب تفسیر نے کہ یہ تعبیر ایک کی اچھی نہ تھی اسلیے یوسفؑ نے ٹالا کہ کچھ توقف ہو یہ بھی آپکی غرض تھی کہ اُنکی حاجت روائی قبل کچھ تعلیم خیر و ذکر دین حق و مذمت مذہب باطل بیان کردون یہ بھی فائدہ تھا کہ نزول

شاید ایمان لاکر مرے اور کامیاب بحالت اسلام نجات پائے اسلئے آپنے تعبیر مین
اللہ کے احسان کا ذکر کیا کہ یہ تعلیم الٰہی ہے نہ کہانت و سحر و نجوم

اِنِّیْ تَرَکْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ

مینے چھوڑا مذہب اس قوم کا کہ نہین ایمان لاتے اللہ پر اور وہ آخرت سے ابنی منکر ہین اور پیروی کی ہو مذہب اپنے باپ دادا

اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

ابراہیم اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ نہین حق ہمکو کہ شریک کریں ساتھ اللہ کے کچھ بھی یہ فضل اللہ کا ہے

عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ○

ہمپر اور آدمیونپر مگر اکثر آدمی نہین شکر کرتے

مینے اس قوم کے دین کو چھوڑ دیا کہ اللہ پر ایمان نہین لاتے اور آخرت کے منکر ہین اور مین اپنے باپ داداکے مذہب کا تابع ہون جو ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ ہین مجھے حق نہین کہ اللہ کے ساتھ کچھ بھی شریک کرون یہ دین اور یہ اعتقاد اللہ کا فضل ہے جو ہمپر ہے اور تمام آدمیونپر ہے مگر اکثر آدمی شکر نہین کرتے ترکت گو ترک بعد اختیار ہوتا ہے مگر یہان مراد یہ ہے کہ باوجودیکہ تم مین آیا اور پرورش پائی اور تمھارا غلبہ تمھارے احسان مجھپر ثابت ہین لیکن آنکے دین کو اختیار نکیا پس ترک کنایہ ہے عدم اختیار سے اور یہ ہر مومن مین ثابت آبائی اسلئے کہا کہ معلوم ہو مین پیغمبر زادہ ہون اور میرے کلام کی وقعت ہو پھر تفصیل کر دی کہ تقلید باطلہ کا ثبوت نہو بلکہ تقلید صلحا ثابت رہے مسئلہ اپنے فضائل کا اظہار اسطرح کہ کسی غرض صالح مین معین ہو جائز ہے جیسے اظہار جلادت کفار کے ڈرانے کو یا اظہار علم وصلاح کہ کفار یا عوام معتقد ہوکر خدا پرست بنجائین مسئلہ نسب پر افتخار یا عتبار علم وفضل جائز ہے بشرطیکہ خود بھی صاحب فضل ہو اسلئے کہ یوسفؑ کا یہ ارشاد کہ مین دین باطل کا تارک اور حق کا تابع ہون زندانیونکی ہدایت کی غرض سے تھا اور اسیلئے باپ داد کا ذکر نبوت وکمال عصمت کے ساتھ فرمایا من شئی سے بجمیع وجوہ شرک کی نفی کی علینا مین تمام مومن داخل کرلئے سوال ناس عام ہے اور دین کا فضل ہونا اہل دین کے لئے خاص ہے جواب دین بنفسہ فضل الٰہی ہے کوئی کامیاب ہو یا محرومی اختیار کرے جیساکہ فرمایا کہ آنحضرتؐ تمام عالم کے لئے رحمت ہین ربط جب توحید و دین حق کے فضائل بیان ہوچکے کفر کی برائیان شروع کین

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ط مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ط اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ط ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

(اے دو ہمراہیان محبس کئی رب جدا جدا اچھے ہین یا اللہ اکیلا زبردست نہین پوجتے تم غیر کو اُسکے مگر کئی نام کہ رکھلیے وہ تمنے اور باپ دادون نے تمہارے نہین اتاری اللہ نے اسپر کوئی دلیل بیشک حکم واسطے اللہ کے ہی حکم کیا کہ نہ پوجو مگر اُسکو یہ دین درست ہے مگر اکثر آدمی نہین جانتے)

اے مرے ساتھیو! یہ جدا جدا کئی رب اچھے ہین کہ ایک اللہ زبردست تم بندگی نہین کرتے غیر خدا کی مگر چند نام ہین جو تمنے یا تمھارے باپ دادون نے رکھ لیے اور اللہ نے اُنکے استحقاق پر کوئی دلیل نازل نہین فرمائی حکم نہین ہی مگر اللہ کے لیے اُسنے حکم کیا کہ اُسکے سوا کسی کی پرستش نکرو یہ توحید دین راست ہی مگر بہت آدمی جانتے نہین۔

ف آیت مین تردید باطل پر وہ دلائل ہین جنکو بے تسلیم کیے بن نہین پڑتا لہ بکمال لطف ونرمی اپنا مصاحب فرمایا کہ غصہ اور وحشت دور ہو[1] ہر عاقل کہدیگا کہ واحد قاہر کا رب ہونا متفرق اور عاجز سے اچھا ہی اور جب اسقدر بدون وحشت مان لیا تو ماننا پڑا کہ کوئی اور رب نہین اسلیئے کہ جب منصب سلطنت ادنے کے لیئے نازیبا ہی تو مقام ربوبیت کب لائق ہوگا[2] اللہ تعالے کا واحد ہونا اور کسی دوسرے کا واحد نہونا تمام عالم کے نزدیک مسلم اسلیئے کہ دوسرے معبودون کو تو وہ خود ہی واحد نہین کہتے ورنہ تعدد باطل ہو جاتا اور اللہ تعالے کو کوئی غیر واحد نہین جانتا اگرچہ شریک ٹھہراتے ہین مگر ناقص وادنے یہود ونصاری وقریش جنھون نے بیٹی بیٹے ٹھہرائے وہ خود نہین کہتے کہ یہ اللہ کے برابر ہین اور کہتے بھی تو بیٹے کا لفظ خردی کو چاہتا ہے۔ اور مجوس نے گو اہرمن کو خالق شر بنالیا مگر اُسے محمود نہین جانتے پس بجمیع صفات موصوف وہ بھی خدا کے سوا کسی کو نہین کہتے مگر کمال عظمت وغیرت توحید نے اس لفظی شرکت وادنے مساوات پر بھی اظہار غضب فرمایا یہ ایک عجیب امر ہی کہ مشرک بھی انکار توحید پر قادر نہو سکے لہٰذا جب تالائقی ارباب متفرقہ کی ثابت ہوگئی تو حقیقت کھولدی کہ وہ کوئی شئے نہین نقش خود کشیدہ ہین بحث یہ کیونکر صحیح ہی بعض معبود وہ ہین جو حقیقت مین موجود تھے جیسے نار۔

(حاشیہ: لہ یعنی وہ بھی اسکی تصدیق پر مجبور ہو جاتے ہین)

یا ملائکہ یا حضرت مسیح وغیرہ جواب ممکن ہی کہ اُس قوم کے بت فرضی وخیالی ہون یا یہ کہ جس صفت سے پوجے جاتے ہین وہ فرضی ہی جیسے حضرت عیسیٰ یا ملائکہ کی ابنیت یا آگ کا نور خدا ہونا ۔ یہ بھی وہم تھا دیا کہ شاید اللہ تعالے نے اُنکی پرستش کا حکم دیا ہوتا بعد خانہ خرابی کفر بنیاد حق ڈالی کہ اللہ تعالے کا حکم یہ ہی کہ غیر کی پرستش نکرو اور اُسکے سوا کوئی حاکم نہین ہے آخر مین فرمایا کہ راہ راست و دین مستحکم یہی ہی گو اکثر آدمی نجانین اس ربط بعد ختم تربیت و حصول غلبہ کے تعبیر شروع کی۔

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ

اى ساتھی میرے قیدخانے کے مگر ایک تمھارا پلائیگا مالک کو اپنے شراب اور مگر دوسرا پس سولی دیا جائیگا

فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝

تو کھائینگی چڑیان سر سے اُسکے ہوگیا وہ حکم جس مین فتوا ہی مانگتے تھے

میرے جیل خانے کے ساتھیو ایک تم مین کا یعنے بیوس تو اپنے مالک کو شراب پلائیگا یعنے پہلے خدمت سے سرفراز ہوگا۔ اور دوسرا یعنے محلب سولی دیا جائے گا چڑیان اُسکے سر کو کھاجائینگی عن انس کہا اُنھون نے ہمنے تو خواب نہ دیکھا تھا آپنے فرمایا) فیصلہ ہوگیا جو پوچھتے تھے اسکا جواب ملگیا (اب کیا ہوسکتا ہے مسئلہ معلوم ہوا کہ تعبیر خواب اگر با قاعدہ دیجائے تو بدل نہین سکتی ۔

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ

کہا اُس سے کہ جانا وہ نجات پانیوالا انھین سے ذکر کر میرا پاس اپنے مالک کے تو بھلادیا اُسے شیطان نے یاد کرنا

یوسف نے اُس سے کہا جسکی نسبت نجات کا گمان تھا یعنے بیوس سے کہ اپنے	رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝ع مالک سے اپنے تو ٹھہرے یوسف قیدخانے مین کئی برس	یوسف نے اُس سے کہا جسکی نسبت نجات کا گمان تھا یعنے بیوس سے کہ اپنے

بادشاہ کے پاس میری مظلومی و بیکسی کا تذکرہ کرنا پس شیطان نے بیوس کو بھلا دیا کہ یوسفؑ کا ذکر بادشاہ سے کرے پس یوسفؑ کئے سال تک قید خانے مین اور رہے ۔ اسکے دو معنے مفسرین سے منقول ہین معالم کہا ابن عباس نے کہ شیطان نے یوسفؑ کو یاد کرنا اللہ کا بھلا دیا اور اُس قیدی کو سفارشی بنایا۔ اور کہا دوسرون نے کہ شیطان نے بیوس کو بھلا دیا کہ یوسفؑ کا ذکر بادشاہ سے کرے بہرحال یہ ایک زلت حضرت یوسفؑ کی مشہور و مسلم ہی لیکن مقربان بارگاہ کو ایسی گرفتون سے بچاؤ نہین معالم جب آپ بیوس سے کہہ رہے تھے کہ ناگاہ غیب

بائن پرس ہوئی اے یوسف تمنے میرے سوا دوسرے کو وکیل و کفیل بنایا البتہ تمھاری قید طویل کرونگے آپنے عرض کی اے پروردگار کثرت مصائب سے مجھے سہو ہوگیا اور ایک کلمہ زبان سے نکل گیا کہا حسن نے کہ جبرئیل آئے آپنے پہچانا اور کہا اے بھائی تو آئے گیدون کیا ہو کہ تمکو خطا کارونمین دیکھ رہا ہون جبرئیل نے کہا اے پاکباز تیرا رب تجھے سلام کہتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ تمکو حیا نہین آئی کہ آدمیون سے استعانت کرتے ہو مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم ہے مین تجھے کئے برس تک مجلس مین پڑا رہنے دونگا کہا یوسف نے اے جبرئیل یہ تو کہو کہ میرا رب میری گرفتاری مین مجھسے راضی ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا پھر تو مجھے کچھ پروا نہین **ف** خوب خیال رہے کہ یہ مضمون کمال عظمت یوسفی وعنایت الٰہی پر دال ہے ورنہ نہ تدبیر ممنوع ہے نہ استعانت ناجائز بلکہ یہ مرتبہ ہے انقطاع کامل دلتوکل محض وحضور دائم وقدرت مطلق کا کہ غیر سے نہ غرض رہے نہ عرض معالم کہا کلبی نے سات برس یہ اور پانچ برس پہلے کل بارہ برس قید خانہین بسر کی

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ
اور کہا بادشاہ نے مین دیکھتا ہون سات گائین موٹی کھاتی ہین انکو سات دبلی اور سات بالیان

خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ۖ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ
سبز اور دوسری خشک اے سردارو جواب دو تم مجھے میرے خواب مین اگر ہو تم خواب کے لئے تعبیر دیتے

بعد اس واقعہ کے ایکدن بادشاہ مصر یعنے ولید بن ریان نے کہا مین نے خواب دیکھا کہ سات موٹی گائین ہین انکو سات دبلی گائین کھاتی ہین اور سات تروتازہ بالیان ہین اور دوسری سوکھی ہوئی اے مقربان بارگاہ وارباب فضل ونظر اگر تم تعبیر خواب دے سکتے ہو تو میرے خواب کی تعبیر دو۔

قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۖ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ
بولے پریشان خواب ہین اور نہین ہم ساتھ تعبیر خواب پریشان کے عالم

کہا مفسرین نے کہ تمام کاہن اور فال گنڈے والے نجومی جو دربار شاہی مین حاضر تھے عرض کرنے لگے اے بادشاہ یہ خواب پریشان ہین ایک کو دوسرے سے ربط نہین اور ہم ایسے پریشان خوابون کی تعبیر نہین جانتے اسلئے کہ یہ قابل تعبیر نہین۔

[illegible marginal notes]

وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ

اور کہا اُسنے کہ نجات پائی تھی دو سے اور یاد کیا بعد مدت کے مین بتادونگا تمکو تفسیر اُسکی پس مجھے بھیجو

بیوس کو بعد مدت حضرت یوسف کا قول یاد آیا اور بولا اسے بادشاہ مین تجھے اس خواب کی تعبیر سے مطلع کیے دیتا ہون مجھے مجبس مین بھیجدے ف صاف ظاہر ہے کہ آیت بالا مین شیطان نے اسی کو بھلایا تھا عرائس کہا ابن عباس نے قیدخانہ شہر مین تھا کہا بعض نے کہ یہ قیدخانہ بوصیر مین تھا اور وہین حضرت موسیٰ نے مسجد بھی بنائی ہے

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ

یوسف اے سچے حکم دے تو ہمکو سات گائونمین کہ موٹی ہین کھائے جاتی ہین اُنکو سات دبلی

وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ

اور سات بالیان سبز ہین اور دوسری سوکھی ہین تاکہ مین پھرون طرف آدمیونکے تاکہ وہ جانین

بیوس نے قیدخانے مین جاکر کہا اے یوسف سچے جواب دے تو ہمکو سات موٹی گائونمین جنکو سات دبلی کھائے جاتی ہین اور سات سبز بالیون اور دوسری خشک مین تاکہ مین آدمیون کے پاس جاکر اسے بیان کرون تاکہ وہ تعبیر اسکی جانلین

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ

کہا بوؤگے تم سات برس برابر پھر جو کاٹو تم چھوڑ دو اُسے بال ہی مین اُسکے مگر تھوڑی اُس سے کہ کھاؤگے

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ

پھر آئینگے بعد اسکے سات سخت کھالینگے وہ کہ آگے کیا تمنے واسطے انکے مگر تھوڑی اُس سے کہ جمع کر رکھینی

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ

پھر آئیگا بعد اسکے سال اُسمین پانی برسایا جائینگے آدمی اور اُسمین نچوڑی جائیگی

کہا یوسف نے تم سات برس برابر کھیتی کردگے اور بارش اچھی ہوگی پس جو کاٹو اُسے اُسکی بال ہی مین محفوظ رہنے دو مگر تھوڑا غلہ جو کھاتے ہو پھر ان سات برسون کے بعد سات برس نہایت سخت آئینگے جو پہلے غلہ جمع کیا ہو وہ کھا لینگے مگر تھوڑا جو جمع کر رکھین اور آیندہ زراعت کے کام آئے پھر وہ زمانہ آئیگا جسمین بارش ہوگی میوے پیدا ہونگے اُنکے شربت نچوڑین گے

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ

اور کہا بادشاہ نے لاؤ تم میرے پاس اسے پھر جب آیا پاس یوسف کے فرستادہ کہا پھرجا طرف اپنے مالک کے پھر پوچھ اُس سے کیا حال ہے

النِّسْوَةِ الَّتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ

عورتوں کا جنہوں نے کاٹے ہاتھ اپنے بیشک رب میرا انکے مکر و فریب سے خبردار ہے

جب ہوش نے بادشاہ سے یہ تعبیر سنی بادشاہ نے کہا یوسف کو میرے پاس لے آؤ جب فرستادہ یوسف کے پاس آیا آپ نے کہا اپنے مالک کے پاس پھر جا اور اس سے دریافت کر کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے لیکن وہ سچی ہیں یا جھوٹی بخاری میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ اگر میں اسقدر قید رہتا جسقدر یوسف قید رہے تو بلا تردد بلانیوالے کی بات مان لیتا یعنے مجھسے یہ صبر نہوسکتا کہ باوجود حبس طویل بدون صفائی کامل و رفع الزام قیدخانے سے نہ نکلوں اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف اغواے زنان و اتہام زنا دونوں سے معصیت کو آسان جانتے تھے اور وہ شان ہے کمال تقوے کی اور یہ شان ہے کمال غیرت کی جو شان انبیا سے ہے لیکن ہمارے حضور کا ارشاد کہ میں متحمل نہوسکتا کمال عجز و فروتنی ہے اور عدم اعتماد نفس پر مبنی ہے

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ

کہا کیا حال تھا تمہارا جب خواستگاری کی تمنے یوسف کی اسکی ذات سے بولیں پاک ہے اللہ نہیں جانی ہمنے اسپر برائی

بادشاہ نے عورتوں کو جمع کر کے دریافت کیا کہ حقیقت حال بیان کرو تمنے یوسف سے خواستگاری کی یا انہوں نے نظر بد ڈالی سب نے کہا یعنی اللہ پاک ہے کوئی برائی اور بدنیتی معلوم نہیں کی **ف** اطلاق عبارت سے واضح ہے کہ نہ ابتدا میں یوسف سے تحریک ہوئی نہ آخر میں رغبت

قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ

بولی عورت عزیز کی اب کھل گیا حق میں نے خواستگاری کی اسکی ذات سے اور بیشک وہ سچوں سے ہے

زلیخا نے کہا اب حق بات ظاہر ہو گئی میں ہی یوسف سے خواستگار ہوئی اور وہ اپنے دعوے برئیت میں سچے ہیں **ف** حضرت یوسف نے زلیخا کا نام نلیا اور کہا کہ ان عورتوں کی تحقیقات کیجائے جنہوں نے ہاتھ کاٹے تھے حالانکہ زیادہ تر اتہام و الزام و حبس کی باعث زلیخا ہی کی وجہ سے تھی کما قال صاحب تفسیر کبیر نے کہ یہ اعراض بلحاظ حقوق زلیخا و عصمت عزیز تھی **ف** ممکن ہے کہ حضرت یوسف نے عزیز کو حکم کی مخالفت بیجا سمجھی ہو جیساکہ اسنے کہا (أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا) آپ اس ذکر کو جانے دیجئے لیکن بدون درخواست زلیخا کا اقرار بغرض اظہار کمال طہارت و برئیت یوسفی تھا اور ممکن ہے کہ اس مدت میں زلیخا نے مدارج تعشق میں اور ترقی کی ہو اور مقام مزید حاصل ہوئی ہو پس اپنی توہین بمقابل برئیت محبوب پسند آئی ہو یا یہ کہ زلیخا نے معلوم کیا ہو کہ یوسف اپنی برئیت کو بدل پسند فرماتے ہیں پس رضاے محبوب اپنی عزت پر مقدم سمجھی بہر کیف یہ تین دلیل ہیں کہ دامان یوسفی ہر گز بے داغ لوث تھا

ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ○

یہ تاکہ جان لے وہ کہ میں نے نہیں خیانت کی اسکی غائبانہ اور بیشک اللہ نہیں راہ پر لاتا مکر خیانت کاروں کا

حضرت یوسف نے بعد تحقیقات کہا کہ یہ برائت اسلئے تھی کہ عزیز مصر جان لے کہ میں نے مخفی اسکی خیانت نہیں کی اور اللہ خیانت کرنیوالوں کا مکر چلنے نہیں دیتا اگر میں سچا نہوتا تو میری بات بنش کھاتی اور یہ عورتیں خائن نہوتیں تو ایسی زک نہ پاتیں

پارۂ سیزدہم وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ سورۂ یوسف

تمہید جب یوسف نے اپنی بریت کی توجیہ بیان کی تو کہا اسے یوسف جب تمنے بیت خانے میں زلیخا کا قصد کیا تھا کیا تب بھی خیانت نہیں ہوئی آپنے کہا

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ۭ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اور نہیں بیگناہ کرتا میں نفس کو بیشک نفس حکم کرنیوالا ہے برائی کا مگر اسقدر کہ رحم کیا میرے رب نے بیشک میرا رب غفور رحیم ہے

میں اپنی برات اور پاکی نہیں کرتا اسمیں شک نہیں کہ نفس بُری باتوں کا حکم کرتا ہی مگر اسی قدر کہ اللہ رحم کرے بیشک میرا رب غفور رحیم ہی اس آیت میں مفسرین نے دو تقریریں کیں ہیں یہ کہ ذالک سے یہاں تک قول یوسفؑ کا تھا دوسری یہ کہ یہ بھی زلیخا کا قول تھا اور ترجمان القرآن میں ابن تیمیہ سے اس دوسرے قول کی تائید نقل کی اور کہا کہ انکی ایک تصنیف علیحدہ اسباب میں ہی **ف** گو نظم ظاہر اسی کو چاہتا ہی کہ یہ مقولہ زلیخا کا ہو اسلئے کہ کوئی فصل نہیں مگر متانت معانی و علوے حقیقت اس قول کی بتا رہی ہی کہ یہ نور مشکوٰۃ نبوت سے ہی اور یہ اسرار خزانہ معرفت سے۔ زلیخا اسوقت ایمان نہ لائی تھی پھر ایسی بات کہ میں خائن بالغیب نہیں اور خائن کامیاب نہیں ہوتا اور نفس امر بالسوء ہی اگر توفیق سبحانی دستگیر نہو۔ اسے کہاں سے معلوم ہوئے اور صرف اسواسطے کہ حضرت یوسفؑ پر شبہہ خیانت نہ آنے پاسے یہ تکلف غیر ضروری ہی اسلئے کہ اولاً یہ سوال جبرئیل اگر ضرور رہا ہی تو قطعی یوسفؑ کا قول بھی ہی اور نہیں ہوا تو چاہے زلیخا کا قول ہو یا یوسفؑ کا موجب الزام نہیں آور ممکن ہی کہ جبرئیلؑ کا سوال بھی ہوا ہو تب بھی عصمت یوسفی میں دھبا نہیں لگتا اسلئے کہ یہ دعوی کہ خیانت نہ ظاہر میں ہوئی نہ غیب میں چاہتا ہی کہ خطرۂ فاسد بھی نگزرا ہو اور قوت شہوانیہ کو حرکت بھی نہوئی ہو اور بیشک یہ امر خلاف ظاہر قرآن ہی اسلئے کہ ہَمّ ضرور ہوا کسیقدر کیوں نہو جسپر جبرئیل نے اعتراض کیا اور اپنے یہ عذر پیش کیا اور ممکن ہی کہ جبرئیل کا سوال نہوا ہو اور آپنے تعلیماً یہ زیادہ کیا کہ مجھکو اپنے نفس پر افتخار نہیں یہ سب فیض حضرت و توفیق غیب سے ہی حاصل سیاق عبارت سے واضح ہی کہ حضرت یوسفؑ کو بُرے خیال اور بُرے عزم کی ہوا بھی نلگی تھی وہ امان نبوت و وداع فسق کیا ممکن ہی مگر تعلیماً و تواضعاً فرمایا کہ میں اپنے نفس کی برات و پاکی نہیں بیان کرتا بلکہ وہ خاطی ہی اور میرا رب غفور ہی اور یہ تمام طہارت و برات اللہ کی رحمت و توفیق سے حاصل ہوئی **ف** متقی کو اپنے نفس پر اعتماد اور تقوی پر ناز نہچاہیے بلکہ اپکو ملزم جانکر توفیق الٰہی کا شکر گزار و امید وار رہے

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ۝

اور کہا بادشاہ نے لاؤ تم یوسف کو میرے پاس خالص کرلون اسے اپنے لیئے پھر جب باتین کین اس سے کہا بیشک تو آج ہی کے دن سے پاس ہمارے صاحب مکنت ہو امانت دار ہے

بعدان تمام جرح و تعدیل کے بادشاہ نے کہا یوسف کو ہمارے پاس لے آؤ ہم انکو اپنی مصاحبت و قرب خاص مین رکھینگے لنفسی سے ظاہر ہے کہ بادشاہ کو یہ منظور نہ تھا کہ یوسف دوسرون کے ماتحت رہین یا عزیز مصر کا کچھ تعلق انسے باقی رہے اور یہ بھی ایک جزائے خیر ہے اُس مظلومانہ اسیری کی - پھر جب یوسف دربار مین جلوہ افروز ہوئے اور بادشاہ سے باتین کین غرض آپنے عربی مین سلام کیا اور عبرانی مین دعا دی بادشاہ نے پوچھا تو فرمایا وہ زبان میرے چچا اسمٰعیل کی ہے اور یہ میرے باپ یعقوب کی - بادشاہ ستر زبانین جانتا تھا جس لغت مین بات کرتا آپ سے جواب فصیح پاتا دنگ ہوگیا بمقتضائے اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا کہنے لگا بیشک تم اے یوسف آج ہی سے صاحب جاہ و تمکین و مشیر و امین ہو - پھر بلا واسطہ تعبیر خواب حسنی کبیر موجب حسن اعتقاد بادشاہ اخلاق حمیدہ یوسفی ہوئی ۱ آپکا کمال علم یعنے وہ تعبیر جسکے بیان سے کاہن اور ساحر اور تمام اہل علم و فضل سلطنت مصر کے عاجز تھے ۲ کمال ادب کہ عورتون کے باب مین صرف اپنی برائت چاہی اُنکی توضیح و تصریح نکی ۳ اسقدر صبر و ثبات جو اس طول حبس مین ظاہر ہوا ۴ طہارت کامل و برائت کلی ۵ مدح خوانی بیوس ۶ ف کمال ذکاوت و تدین و تمدن ذکاوت تو تعبیر و تقریر سے ظاہر اور تدین حبس و طہارت سے واضح اور تمدن اُس مشورے سے جسکا ذکر آتا ہے مفہوم ہے کیونکہ جب بادشاہ نے یہ خوفناک تعبیر سنی بولا آپکی کیا رائے ہے کیونکر انتظام ہو فرمایا ان شاداب برسون مین خوب کھیتی کرائی جائے اور غلے جمع کیے جائین پھر جب خشک سالی آئے یہ غلے فروخت کیے جائین رعایا کی جان بچے اور بادشاہ کا خزانہ معمور ہوجائے - تب بادشاہ نے کہا اس انتظام کا کون ذمہ دار ہوتا ہے آپنے فرمایا

قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ۝

کہا مقرر کر مجھے خزانون پر زمین کے مین محافظ دانا ہون

فرمایا کہ یہ انتظام مین کرسکتا ہون مجھے آپ ملک محروسہ کے خزانون پر مقرر کر دیجئے مین نگہبان بھی ہون ضایع نہوگا اور خبردار دانشمند بھی ہون زک نہ ملیگا - الارض مین لام عہد ہے یعنے زمین محروسہ شاہ مصر سوال امین نہ کہا حالانکہ اسکی ضرورت زیادہ تھی جواب اسلیے کہ

ف بمعنی اعلم ... کلمہ ... الیوم ظرف ... مکین صاحب تمکین ... امین ... [illegible] ... ف جواب ... [illegible]

امانت تو بادشاہ خود تسلیم کرچکا تھا اس پر تقاضا بے وجہ تھا حضرت یوسفؑ نے اس مشورہ سے کہ بادشاہ غلہ جمع کرکے بیچے اور خزانے پر زر سے اور تقسیم کرتے رہتے۔ صورت احتکار و عام اضرار کی پیدا کی جواب یہ تدبیر ایک دقیق اصول حکمت پر مبنی تھی قاعدہ ہے کہ ارزانی اور بکثرت ملنے والی چیز کی قدر کم اور بعد کمیابی بقدر زائد قدر کی طور پر بڑھ جاتے ہیں اور گران و کمیاب شے کی ضرورتیں خود بخود کم ہو جاتی ہیں برف اور گرم ملکوں کی رغبت دیکھو اور وہ زمانہ جب برف بنانے کی کلین نہیں تھین کتنی چیزیں اور تدبیرین برف کے قائم مقام اور کسقدر اسکا خرچ قلیل تھا اور آجکل دیکھو ہر کس و ناکس برف پر دم دیتا ہو۔ اگر ایک ملک کے مصارف کا اندازہ ہو تو آدھا غلہ آدمیوں کی غذا اور آدھی مین جانور اور دوسرے کام ہین پس اگر قحط سالی مین عام اختیار باقی رہین تو تھوڑے دن مین غلہ مجتمعہ تمام ہوجائے اور آدمی ہلاک ہون اور منتظم طور پر فراہم کرنے جب ایک اندازے سے تقسیم و فروخت ہوا تو صرف زائد موقوف اور تقسیم مساوی ہوگی مرت تم سیری کی صورت مین بدل جائیگی اور جو مصیبت کسی خاص گروہ کے لیئے تھی وہ تھوڑی تھوڑی تقسیم ہوئی اور کمال انتظام یہی ہے کہ ہر آسانی و سختی عام طور پر منقسم ہوئے یہ صورت احتکار نہین ہو اسلیئے کہ احتکار یہ ہو کہ غلہ گرانی مین بہ نیت گران فروشی خرید کر بند کیا جائے اور یہان ارزانی اور شادابی مین جمع کیا گیا نیت گران فروشی نہ تھی بلکہ عام پرورش مقصود تھی مسئلہ غلے کی تجارت نہ احتکار ہی نہ کراہت۔ حرمین مین صحابہ کے ... ادن تھا جو غلہ فروشی کرتا صرف احتکار یہ ہو کہ جب نرخ گران ہونے لگے تو کھانے کی چیز کو اس نیت سے کہ اور گران ہوئے تو فروخت کرونگا۔ ایسے مقام سے جہانکی پیدا وار آن لوگون کی بسر ہو۔ خرید کر بند کر رکھے اور منتظر قحط کا رہے پس آج ہمارے ملکون مین احتکار نایاب ہو اسلیئے کہ کسی مقام کے آدمی ایک مقام کی پیدا وار پر اکتفا نہین کرتے بلکہ ہر مالک ... یہان سے آجاتا ہو تو جبتک تمام راہین مسدود نہون احتکار نہو گا۔ دوم حضرت یوسفؑ نے طلب امارت یون فرمائی حالانکہ حدیث مین وارد ہوا مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ وُكِلَ إِلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ (ترمذی) جسنے خود منصب قضا کی تلاش کی اور سوال کیا اسکے نفس کیطرف سپرد کر دیا جاتا ہو اور جو مجبور قاضی بنایا جائے اللہ تعالیٰ اسکے لیئے ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ اسے درست و ہموار رکھے جواب اسکا یہ ممانعت دو امرون کے اعتبار سے ہو

ف تدبیر خریداری غلہ

ف مسئلہ احتکار

ف مسائل قضا

۱ طلب جاہ جو ذریعہ کبر وتفاخر و ہلاک ہو ۲ اعتماد اپنے عدل و حزم وعقل پر ہو جو عجب و غرور ہے اور شان نبوت ان دونون سے بالاتر ہے ۳ منصب نبوت اظہار و دعا کے پیشے ہو کہ ایمان واجب اور انکار کفر ٹھہرے۔ اور بنا ے ایمان اعتماد پر ہے تاکہ ریا وتکبر پیدا ہو۔ بس احکام نبی کو غیر نبی کے مثل نہین ہو سکتے ہیے نبی کا نفس معصوم ہوتا ہے اور مثل اسکا معدوم ہے۔ اور بضیح تب ہو کہ نفس پر اطمینان ہو یا دوسرا لائق تر موجود ہو حضرت یوسفؑ کے زمانے مین غالبًا لوگ کافر تھے انکی حکومت مین ظلم و فتنے کے سوا اور کیا توقع تھی اور آپکو بحیثیت نبوت مخلوق کی خیرخواہی لازم تھی اور یہ امر ایک عمدہ مسائل سیاست سے تھا جسکے اثر نے تمام مصر کو مطیع بنا لیا بس انکا یہ فعل انکار کا اور شلب ظاہر بعض اکابر التبین وجوہ پر مبنی ہو ابوداؤد من طلب قضاء المسلمین حتی ینالہ ثم غلب عدلہ جورہ فلہ الجنۃ جسنے مسلمانون کے قاضی بننے کی خواستگاری کی اور قاضی بنگیا پھر اُسکے عدل اور ظلم کو مغلوب و معدوم کر ڈالا تو اُسے جنت ہے مسئلہ طلب قضا مستحسن نہین جبتک اسمین مزید نفع عام متصور نہو مسئلہ قبول خدمت قضا بحالت خوف جور و غلبہ جہل غیر مستحسن و بامید مزید عدل و احسان اولی اور اگر دوسرا قاضی لائق نکلے تو واجب ورنہ مباح ہے مسئلہ ہمارے زمانے مین اس وجہ سے کہ قانون جور مدار حکم ہے قبول امارت جائز نہین اور یہ عذر کہ بہ نسبت دوسرے حکام کے گونہ انصاف و اتباع اسلام ضرور ہے درصورت ارتکاب مظالم و محرمات قابل التفات نہین ہے

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْاَرْضِ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ
اور ایسی ہی جگہ دی ہمنے یوسف کو زمین مین جگہ پکڑتا اُس سے جسطرح چاہتے پونہچاتے ہین ہم رحمت اپنی جسے

نَّشَاءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ ع
چاہین اور نہین ضائع کرتے ہم ثواب نیکو نکا اور البتہ اجر آخرت کا اچھا ہے اُنکے لیے جو ایمان لائے اور تھے ڈرنیوالے

ہمنے یوسفؑ کو مصر مین اسیطرح تمکین دی جہان اور جسطرح چاہتے دخل و تصرف کرتے تھے ہم اپنی رحمت جسے چاہتے ہین پونہچا دیتے ہین اور ثواب نیکو نکا ضائع نہین کرتے اور آخرت کا ثواب ایمان دار متقی کے لیئے اچھا ہے ف آیت مین چار امر ہین ۱ تمکین و اقتدار دنیاوی جسکی تفصیل آتی ہے ۲ رحمت جس سے مراد نبوت اور تمام فضائل ہین جسکے جامع حضرت یوسفؑ تھے ۳ اجر احسان دنیا مین یہ گو تمام نعمتون کو شامل ہے مگر غالبًا کنایہ ہے زلیخا کے اُس قصے کی طرف جسمین آپسے غایت درجے کا احسان بتخصیص ثابت ہے ۴ اجر آخرت جو بفضلہ تعالے انبیا علیہم السلام

بالکلامی حقہ ۸ ع

کو کامل اور سب سے زائد عطا ہوگا مختصر قصہ زلیخا کہا صاحب حدائق الحقائق نے جب
یوسف علیہ السلام مجلس سے نکلے اور بادشاہ کے مقرب ہوئے اور عزیز مصر سابق مرگیا زلیخا
پریشان حال ہوئی۔ عزیز جو سر پرست تھا اور باخویش و اقارب بھی جو ملک گیر تھے بادشاہ منتقل
تھے دشمنوں کے ہاتھ سے ہلاک و تباہ ہوگئے مال و متاع آشفتگی و دیوانگی کے نذر ہوا جو یوسف کا
نام لیا زر بیشمار و جواہر آبدار پایا آخرکار مفلس ہوگئی مصائب متواتر نے نور نظر اور حسن منظر
اور قوت بازو سب تاراج کیا بیچاری مصیبت کے ماری گلی میں گزر کرتی اور جھونپڑے میں
معبود بحل سے اسکے محجوب پڑی رہتے آجتک مذہب قدیم پر بت پرستی کرتے تھے اور ہمیشہ اُس
پتھر سے یوسف کو مانگتے جب تمام اسباب منقطع ہوگئے فیضان خدمت صدیق و برکت صحبت پیغمبر
و جذب عشق کامل نے دستگیری کی بت سے کہا جب تمسے کچھ نہین ہوسکتا تو پھر کس کام کا ہے
کو توڑا اور حضرت صمد سے جسکی حمد و ثنا زبان یوسفی سے سنی تھی رجوع کی اب کیا تھا دریاے
رحمت جوش مین آیا یوسفؑ کے دلمین گزرا کہ آخر وہ دلدادہ کس حال مین ہے سواری طلب
فرمائی دل مین جستجوے زلیخا بظاہر سیر و تماشا کرتے ہوے کوچہ و بازار مین گزرے۔ زلیخا
کو توڑ کے یوں مین سنا یا کرتے اور وہ راہو پر آتی آج بھی حاضر تھے سواران شاہی جلوس
خلافت جوق جوق گزرتا مگر زلیخا کو کچھ التفات نتھا جب وہ شہسوار فضای دل قریب آیا گو
نابینائی تھی مگر دلمین وہی روشنائی تھی زلیخا دوڑی اور چاہا کہ نقش قدم کیطرح زمین
بوس ہو ملازمین شاہی نے ممانعت کی زلیخا نے بآواز بلند کہا پاک ہے وہ ذات جسنے غلام کو
طاعت سے بزرگی دی اور بادشاہون کو معصیت سے ذلیل کر ڈالا یہ نعرۂ دلدوز سُنکر
حضرت یوسفؑ نے استفسار فرمایا کہ یہ ضعیفہ کون ہے عرض کیا گیا زلیخا ہے ارشاد ہوا کہ خلوت
مین حاضر کرو جب حضوری میسر ہوئی اور تمام حوادث گذشتہ بیان ہوچکے حضرت محبوب سے
خطاب ہوا اے زلیخا اب کیا چاہتی ہے عرض کی تین امر اول بینائی عطا ہو دعا فرمائی آنکھیں
کھل گئین۔ جمال دوست دیکھا تمام غم بھول گئی۔ عرض کی جوانی عود کر آئے دعا فرمائی وہی
شباب وہی حسن و جمال عنایت ہوا۔ عرض کی کہ اب خدمت سے ممتاز اور مواصلت سے
سرفراز ہون یوسفؑ نے سکوت کیا تھا کہ جبرئیل امین آئے اور کہا اے یوسفؑ صدیق حضرت
جل جلالہ سے ارشاد ہو رہا ہے آجتک زلیخا نے تجھے تدبیر و حیلہ سے طلب کیا محروم رہی
اب ہم سے مانگتی ہے اور تیری ہی لئے ہم سے صلح کی ایمان لائی اُسکی مراد دل بر لا حسب حکم نکاح

قصہ عشق زلیخا مصر بیچکے

کیا گیا حضرت یوسفؑ نے زلیخا کو باکرہ پایا اور سبب پوچھا معلوم ہوا کہ یہ امانت ابتدا سے
محفوظ رہی ایک مدت تک عیش بنامرادی مین گزری عشق مجازی نے جلوۂ حقیقت دکھایا
یوسفؑ نے زلیخا کے [illegible] ہمیشہ مصروف عبادت رہتین اور جمال جہان
آرائے یوسفی مین مشاہدۂ حسن ازل کرتین ایک شب یوسفؑ نے چاہا کہ زلیخا پاس [illegible] سے
اور زلیخا مشتاق عبادت تھی اٹھی تو آپنے دامن پکڑا اور کشاکش مین پیراہن پھٹ گیا زلیخا نے
کہا اے یوسفؑ یہ اُسدن کا بدلا ہے مینے آپکا قمیص پھاڑا اور آپ مجھسے گریزان تھے آج آپنے
میرا دامن چاک کیا اور مین لذت ذکر و عبادت کی خواہان ہون ہم تم برابر ہو گئے اے یوسفؑ آپکی
برکت سے میرے دلمین شعلۂ عشق الٰہی بھڑکا اور خس و خاشاک ہوا و ہوس جل گئی پھر زلیخا سے
اولاد ہوئی اور مدت تک بعیش و عشرت بسر ہوئی **مختصر ذکر امارت** کہا صاحب حدائق
الحقائق نے کہ بعد اظہار عفت یوسفؑ بادشاہ نے مرکب خاص و جلوس شاہی در زندان پر
بھیجا کہ یوسفؑ کو لائین ۔ اور آپ بکمال جاہ و جلال دربار شاہی مین آئے اور بعد کلام و تعبیر خواب
ایکسال بادشاہ کے پاس رہے بادشاہ نے امور ملکی و دقائق علمی مین آپکا پورا امتحان لیکر
اپنا وزیر بنایا آپنے حکم دیا کہ زراعت بکثرت کیجائے اور غلہ زائد از ضرورت مجتمع رہے اور
قریب مصر کے ایک مکان وسیع بنوایا جائے جو پندرہ میل طویل اور پندرہ میل عریض تھا اور
ہر قسم کا غلہ یہان جمع ہوتا ایک شب بادشاہ سوتے سوتے اٹھا اور کہا اے یوسفؑ مین بھوکھا
ہون آپ سمجھ گئے کہ قحط آگیا ۔ یہ سات برس نہایت سخت تھے آپنے اذن عام دیا کہ جسکا جی
چاہے غلہ خریدے پانچ برس تک نقد و جنس و زمین و مکان بیچ بیچ کر لوگ اناج خریدتے رہے
چھٹے برس جب کچھ نرہا تو اولاد بیچی اور ساتوین برس خود بک گئے ۔ تمام آدمی حسن تدبیر و لطف
تقسیم و اخلاق و کرم عمیم یوسفی سے متحیر تھے آپنے بادشاہ سے کہا تونے دیکھا میرے رب نے کیا
کیا اب تیری کیا رائے ہے وہ بولا مین اور میرا ملک آپکا ہے جو چاہے کیجئے جیسا کہ حَیۡثُ یَشَاءُ سے
مفہوم ہوا الغرض بعد اجازت شاہی آپنے فرمایا مینے تمام رعایاے مصر کو آزاد کر دیا
اور انکی زمینین اور مکان انہین بخشدیئے ۔ یہ وہ مضمون تھا جسنے تمام مصر کو یوسفؑ کا غلام
بنالیا لطیفہ صرف اس اتہام پر کہ یوسفؑ کو عزیز نے خریدا حق سبحانہ تعالےٰ نے تمام مصر کو اپنے
یوسفؑ کا غلام زرخریدہ بنادیا اور اس خدمت مین کہ اہل مصر نے یوسفؑ کی تکریم و پرورش
کی اللہ تعالےٰ نے تمام مصر کی جانین انکی تدبیر سے بچائی اور اس الزام پر کہ آپکو محبوس رکھا

قحط ہفت سالہ زائل کر دی گئی پہلے ایام قحط میں شام سیر کھاتے اور کوئی دن نہ ... سیر تھی اور
گرسنگی فرمایا ڈرتا ہوں میں کہ کوئی آدمی بھوکا ہو اور میں آسودہ ... شاہی باورچی خانے
میں حکم تھا کہ دوپہر کو کھانا تیار ہوا کرے اور ایک ہی وقت بادشاہ بھی کھاتا تاکہ گرسنگی کا مزہ
بھی زبان پر رہے۔ ایام قحط میں اطراف وجوانب سے قافلے آتے اور آپ کی تجارت وسخاوت
امیر و فقیر کا حیات جاتے یہ ہوتا کہ حد سیمین سے کوئی آدمی نہ جانے پائے تاکہ آخر کار محتاج رہجا
یہ خبر قحط ہی کے ساتھ کنعان اور شام میں پہنچی اور حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو غلہ لینے بھیجا

وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ

اور آئے بھائی یوسف کے تو داخل ہوئے اوپر تو پہچانا انکو اور وہ اُسکے لئے انجان تھے

یعنی دسوں بھائی یوسفؑ کے اور اسکو دربار میں گئے آپنے انھیں پہچان لیا مگر وہ بوجہ جاہ وجلال کے نہ پہچان سکے

وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي

اور جب تیار کردیا انکو سامان انکا کہا لاؤ تم میرے پاس بھائی اپنا باپ کی طرف سے کیا نہیں دیکھتے میں

أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝

پورا کرتا ہوں کیل اور میں اچھا ہوں مہماندار

جب یوسفؑ نے بھائیوں کو سامان تیار کر دیا تو کہا اپنا وہ بھائی جو باپ کی طرف سے ہے میرے
پاس لاؤ کیا تم یہ میرے احسانات نہیں دیکھتے کہ میں پیمانہ پورا دیتا ہوں اور اچھا مہمان نواز
ہوں عرائس یوسفؑ نے بھائیوں سے عبرانی میں بات چیت کی اور کہا کیا تم مخبر ہو کر ہمارے
ملک میں آئے ہو یہ بولے آپ ایسا خیال نکریں ہم جواہر معدن نبوت اور سلالہ خاندان رسالت کے
ہیں ہمارے پدر بزرگوار یعقوبؑ بن اسحٰقؑ بن ابراہیمؑ انبیائے ابرار سے ہیں ہمکو غلہ لینے کو بھیجا
یوسفؑ نے کہا تم کے بھائی ہو بولے بارہ ایک جنگل میں ہلاک ہوا دوسرا جو اس گم شدہ کے ماں کے
بطن سے ہے باپ کے پاس ہے۔ باقی دس ہم حاضر ہیں یوسفؑ نے کہا تمھاری بات کی کون تصدیق کرتا ہے یہ
بولے غریب الوطنوں کی تصدیق کون کریگا۔ آپنے کہا اچھا اس گیارھویں بھائی کو بھی لاؤ تو مجھے یقین آئے

فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝

پس اگر نہ لاؤگے تم میرے پاس اسے تو نہیں کیل ہے تمہارے لئے پاس میرے اور نہ تم پاس آنے پاؤگے

اگر تم اپنے علاتی بھائی کو ہمارے پاس نہ لائے تو جان رکھو نہ کیل عطا ہوگا نہ تقرب

قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝

بولے ہم خواہش کرینگے ... اُسکے ... باپ ... اور ہم ... کرنے والے ہیں

ہونے گوارا ہو ... [illegible] نہیں ... پالیا ہو اور ہم اپنے گھر کے لوگون کے لئے غلہ لائینگے
اور اپنے بھائی کی حفاظت کرینگے اور ایک بار زیادہ لینگے یہ کیل آسان ... [illegible]
یہ مقدار ... [illegible] قلیل ... [illegible] لائین اور ... [illegible]
ابو سعید ... [illegible] آسان ہو مسئلہ ... [illegible] کے پاس ... [illegible]
کی کوئی چیز نکلی تو جب تک یہ یقین ہو کہ یہ مال بخوشی خاطر بطور عطا دیا گیا ہے اُسکا
رکھ لینا جائز ہوگا اسلئے ارشاد ہوا۔ (مانبغی باذہ)

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَأْتُنَّنِيْ بِهٖٓ

کہا ہرگز نہ بھیجونگا مین اُسے ساتھ تمھارے یہانتک کہ لاؤ تم قسم اللہ کی البتہ لاؤگے میرے پاس اُسے

إِلَّآ أَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ

مگر یہ کہ گھیرے جاؤ تم پھر جب دیا یعقوبؑ کو قول اپنا کہا اللہ اُسپر کہ کہتے ہین ہم وکیل ہے

حضرت یعقوبؑ نے فرمایا مین بنیامین کو تمھارے ساتھ ہرگز نہ بھیجونگا جبتک تم اللہ کی قسم نہ کھاؤ کہ ضرور اُسے میرے پاس لے آؤگے مگر گھر جاؤ مجبوری پیش آئے پھر جب بیٹے قسم کھاگئے اور باپ سے عہد واثق کیا تو یعقوبؑ نے کہا اللہ تعالے کارساز ہو جو ہم کہتے ہین ف قسم اسلئے لی کہ احتیاط مزید کرین اور استثنا اسلئے فرمایا کہ اگر بے اختیاری مین کوئی آفت آجاے تو یہ ناکردہ گناہ گرفتار بلا نہون یہ شفقت پدری تھی۔ اور یہ قول کہ اللہ ہم سبکے قول کا کارساز ہے بطور تبرک و استعانت باللہ و کمال توکل ہے نکتہ حضرت یعقوبؑ نے (نقول) بصیغہ متکلم مع الغیر اسلئے فرمایا کہ آنکے ساتھ آنکے اولاد کی کارسازی بھی حضرت رب العزت کیجو

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۗ وَمَآ أُغْنِيْ

کہا اے بیٹو میرے نہ داخل ہو ایک دروازے سے اور داخل ہوجیئو دروازون سے جدا جدا اور نہین کام آسکتا

عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۗ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ۗ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

تمکو اللہ سے کچھ بھی نہین حکم مگر واسطے اللہ کے اُسی پر بھروسا کیا مین نے اور اُسی پر بھروسا کرین بھروسا کرنیوالے

شہر مصر کے چار دروازے تھے حضرت یعقوبؑ نے فرمایا جدا جدا دروازون سے شہر مین داخل ہو اسلئے کہ گیارہ بھائی اور سب کے سب حسین قوی پہلوان ایک ساتھ چلین تو خوف ہو کہ نظر بد نہ لگے لہذا فرمایا ایک دروازے سے بچاؤ بلکہ جدا جدا جاؤ پھر تعلیماً فرمایا یہ میری احتیاط اور تدبیر قضاے الٰہی سے تمکو کچھ بھی نہین بچا سکتی حکم تو اللہ ہی کے لئے ہے اور مین اُسی پر

اعتماد کرتا ہون اور چاہیے کہ توکل والے اُسی پر توکل کرین ف معلوم ہوا کہ چشم بد کا اثر ثابت اور احتراز اس سے لازم ہے مسلم العین حق فلو کان شیء سابق القدر سبقتہ العین (مشکوۃ) آنحضرت نے فرمایا کہ چشم بد حق یعنی ثابت و موثر ہے اگر کوئی شی تقدیر الٰہی پر سبقت لیجاسکتی تو چشم بد سبقت لیجاتی

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً

اور جب داخل ہوئے جسطرح حکم کیا انکو باپ نے انکے نہ تھا کہ کفایت کرے انسے

فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

جی مین یعقوب کی کہ پورا کیا اُسے اور بیشک یعقوب صاحب علم تھا اسلیئے کہ سکھایا ہمنے اُسے لیکن اکثر آدمی نہین جانتے

اور جب اخوان یوسف شہر مین اُسیطرح داخل ہوئے جسطرح اُنکے باپ نے حکم کیا تھا یعنے جدا جدا نہ تھا یہ جدا جدا داخل ہونا کہ اُنکو اللہ سے کچھ بھی بے پروا کر دے ہان ایک خطرہ یعقوب کے دل کا تھا جسے نکالا اور دل خوش کر لیا اور یعقوب بڑے علم والے تھے اسلیئے کہ ہمنے انھین اسرار آسمانی و علوم نبوت سکھائے تھے مگر بہت آدمی نہین جانتے ف آیت سے ظاہر ہے کہ یعقوب نے حفظ کی تدبیر کی تھی اور یہ تدبیر اُنکی ایک علم الٰہی پر مبنی تھی لیکن یہہ تدبیر قضائے الٰہی کی سپر نہین ہو سکتی پس صاحب تدبیر پر ترک توکل یا اختیار عبث کا الزام جائز نہین اسلیئے کہ گو سر دست فائدہ نہو مگر بحسب علم الٰہی احتیاط و تدبیر کا ثواب ضرور ملیگا حدیث مین ایسے مضامین بہت ہین فرمایا نذر قدر کو نہین ٹال سکتی۔ یا قدر پر کوئی شئے پیش نہین جاتی ستاہم مشکوۃ مین دعا و نذر و معالجہ جھاڑ پھونک وغیرہ کا بھی حکم ہے لذ و علم معالم مین ہے کہ کہا سفیان نے مراد اس سے صاحب حفظ ہے یعنے یعقوب کو ہمارے سکھائے مسائل محفوظ تھے یا وہ اُسکی رعایت کرتے تھے اکثر الناس یعنے کفار اسمین اشارہ ہے کہ عوام جاہل علوم اولیاء اللہ نہین جانتے اور اُنکے افعال و اعتقاد اپنے سے سمجھتے ہین اسلیئے کہ وہ تدبیر کو موثر جانتے ہین معتوب ہوتے ہین عارف تدبیر کو ذریعہ دعا یا حکم جانتے ہین نہ اسباب حقیقی

وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا

اور جب داخل ہوئے یوسف پر جگہ دی طرف اپنے بھائی کو اپنے کہا مین ہی

أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

بھائی ہون تیرا پس نہ غم کھا اُسکا کہ تھے کرتے

اور جب یہ سب یوسف کے پاس گئے تو یوسف نے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس جگہ دی

اور کہا میں تیرا برادر گم گشتہ ہوں اسی غم نکھا اُسکا کہ تیرے بھائیوں نے کیا عز السّوء اور
یوسف ... اُسنے کہا اے عزیز یہ ہمارا بھائی ہے جسکے لانے کا آپنے حکم دیا تھا
... تمام کیا اور اسکا اچھا عوض پاؤگے پھر باکرام تمام آسائش تمام اخلاقین ا
اور ایک ایک مہمان ... بھائی بٹھا اسطرح دسوں بھائی پانچ خوالون پر بیٹھے بنیامین
... نے اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا شبکو ایک ایک بستر پر دو دو سلائے
بنیامین یوسف کے ہم بستر ہوے صبح کو آپنے اُنسے کہا اسکا بھائی نہین ہے اگر تم پسند کرو
اسکو ... نہایت عزت و راحت سے اُنکی مہمان داری ہوئی تخلیے مین یوسف نے
... تمہارا نام کیا ہے کہا بنیامین کہا تیری ماکا کیا نام کہا راحیل بنت لیان کہا کوئی لڑکا ہے
بنیامین نے کہا ہان ... لڑکے ہین انکے نام مین نے اپنے برادر گم گشتہ یوسف کے مناسبت سے
... یوسف نے کہا کیا تو چاہتا ہے کہ مین تیرے برادر گم گشتہ کی جگہ تیرا بھائی بنون بنیامین
کہا ... بادشاہ تجھسا بھائی کسے ملے مگر تجھے یعقوب اور راحیل نے نہین جنا ابتو حضرت یوسف
کو تاب نہ رہی اور رو پڑے اور بنیامین کو گلے لگالیا اور فرمایا (اِنِّیْ اَنَا اَخُوْکَ) اور یہ راز
مخفی رکھا بنیامین نے کہا بھائی ابتو مین تمکو نہ چھوڑونگا یوسف نے کہا تجھے معلوم ہے کہ باپ کو
کیسا صدمہ ہوگا نہ اظہار کا حکم ہے نہ اخفا مین یکجائی ممکن ہان ایک تدبیر ہے جسمین نہایت تفضیح
تو ہین ہوگی بنیامین یوسف سا بھائی پاکر کسکی پروا کرتے تھے بولے جو کچھ ہو پھر جب وقت
رخصت آیا سبکو غلہ دیا گیا اور بنیامین کے بار مین صاع ملک جس سے غلہ تقسیم ہوتا تھا چھپا کر رکھوا دیا

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ

پھر جب تیار کیا گیا سامان انکا رکھدیا ظرف آب شلیتے مین اپنی بھائی کی پھر پکارا پکارنیوالا اے قافلہ والو بیشکتم چور ہو

جب سب اونٹ لد گئے تو جام شاہی بنیامین کے بوجھ مین چھپا دیا اور بوقت روانگی ایک پکارنے
والا پکارا اے قافلے والو تم چور ہو۔

قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ ۝ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ

بولے اور منہ پھیر لیا طرف اُنکے کیا گم کرتے ہو تم بولے کھو بیٹھے صاع بادشاہ کا اور اُسکے لیے کہ لائے

سُنکر پھر پڑے اور منھ کیا کیا تشی کھو گئی	بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ۝ اُسے بوجھ ہے اونٹ کا اور ہم اس انعام کے ضامن ہین	قافلے والے یہ آواز پکارنیوالے کیطرف

یہ لوگ بولے بادشاہی پیالہ گم ہوا ہے اور جو کوئی اُسے ڈھونڈھ لائے اُسے ایک شتر بار انعام

لیگا اور مین اس انعام کا ضامن ہون مسئلہ آیت اصل ہے باب کفالہ مین ہر ایسے حق کا جو ممنوع الادا نہو کفالہ جائز ہے مسئلہ اجارات مشروطہ صحیح ہین مثلاً طبیب کے علاج سے وکیل کی سعی سے۔ عامل کی دعا سے اگر فلان کام ہو جائے تو اسقدر دیا جائیگا یہ عقد صحیح ہے اسیطرح چیز کا ڈھونڈھنا بھی اسی قبیل سے ہے مسئلہ انعام مشروطہ واجب الادا ہے مسئلہ تعین جعل یعنے غلام گم گشتہ ڈھونڈھ لاؤ۔ اور سراغ مال وغیرہ کا انعام صحیح ہے مگر حقوق مجہولہ و نفوس وغیرہ کے کفالے اس پر متفرع ہو سکتے ہین نصاً ثابت نہین۔

مسائل کفالہ

قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ۝

بولے بخدا بیشک جانتے ہو تم نہین آئے ہم کہ فساد پھیلائین زمین مین اور نہین ہم چور

اخوان یوسف نے کہا بخدا اے عزیز جلیل تمکو خوب معلوم ہے کہ ہم زمین مین فساد و معصیت کے لیے نہین آئے ہین اور ہم چور نہین ہین یعنی ہماری شرافت نسب اور وقار ظاہر اور تہذیب اخلاق سے دیانت ظاہر ہے ایسے کام کیسے [illegible]

قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ۝ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ

بولے پھر کیا ہے بدلا اسکا اگر ہو تم جھوٹے بولے بدلا اسکا وہی ہے کہ پایا جائے شلیتے مین اسکے

فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝

پس وہ بدلا ہے اسکا ایسے ہی سزا دیتے ہین ہم ظالمونکو

شاہی ملازمون نے کہا اچھا اگر تم جھوٹے ہو اور صاع تمھارے جسکے پاس برآمد ہو تو بتاؤ چور کی کیا سزا ہے وہ بولے کہ وہی چور ہے جسکے اسباب مین پیالہ نکلے وہی چورانیوالا اسکا عوض ہے یعنے مملوک و غلام بنجائے گا اور ہم یعنے اصحاب ملت خلیل و ارکان مذہب اسرائیل ظالمون یعنے چورون کو ایسے ہی سزا دیتے ہین مسئلہ اس مین تائید ہے اس مسئلے کی کہ جب دو ذمی اپنا فیصلہ ہماری راے پر چھوڑدین تو ہمکو لائق ہے کہ اپنی کتاب کے موافق حکم کرین۔ یہان ملازمان شاہی نے جو اسوقت تک کافر تھے برادران یوسف سے کہا تم چور کی سزا بتاؤ انھون نے بحسب شریعت یعقوب غلامی کا فتوی دیا۔

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ

پھر شروع کیا اسبابون سے انکے قبل اسباب بنیامین کے پھر نکالا اسے اسباب سے بنیامین کی ایسا ہی داؤ کیا ہمنے یوسف کے لیے

مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ

نہ تھے یوسف کہ لے لیتے بھائی کو اپنے دین مین بادشاہ کے مگر یہ کہ چاہے اللہ بلند کرتے ہین ہم درجے

کدنا داؤ کیا ہمنے | مَن نَشَاءُ وَفَوقَ كُلِّ ذِي عِلمٍ عَلِيمٌ | درجون بھی آیا ہے
کہ ارادہ کیا ہمنے | جسکے چاہتے ہین اور بالاتر ہر ذی علم کے علم والا ہے | سراج) بعد اس

عہد کے ملازمین شاہی نے جستجو شروع کی سبکی تلاشی لینے لگے پہلے دوسرے بھائیونکی تلاشی لی آخر کو بنیامین کی گٹھری سے وہ پیالہ جواہرین برآمد ہوا (ارشاد ہوتا ہے) ہمنے یوسفؑ کے لیے یہ ارادہ کیا یا یہ داؤ کیا (یعنے یہ اقرار کہ چور غلام بنایا جاوے ایک حیلہ تھا جو یوسفؑ کی کامیابی کے لیے کیا گیا) اسلئے کہ یوسفؑ بسبب دین بادشاہ و قانون مروجہ مصر چور کو غلام نہ بنا سکتے تھے مگر یہ کہ اللہ تعالے چاہے یعنے بطور شرط و فیصلۂ خاص یا تبدیل دین ملک و اجراے قانون آسمانی کے یہ ممکن ہوسکتا تھا۔ ہم جسکے درجے علم و فضل و تدبیر مین چاہتے ہین بڑھاتے ہین اور ہر ذی علم پر ہر ایک علم والا بالاتر ہے دیکھو اخوان یوسفؑ نے اخراج یوسفؑ چاہا کیسی خطا مین پڑے اور یوسفؑ نے بنیامین کا لینا چاہا اور کس حسن و صواب سے
شبہہ حضرت یوسفؑ پر دو شبہے ہوتے ہین ۱ اشتہار غلط ۲ بنیامین کا غلام بنانا۔ جواب یہ مغالطہ نہ تھا بلکہ جواب ہی اُس اتہام و ارتکاب کا جو بھائیون سے ہوا اسی لیے اللہ تعالے نے فرمایا کدنا ہمنے حیلہ و تدبیر کی۔ پس اظہار امر بے بنیاد مقابلے اور جزا اور حیلے مین ممنوع نہین رہا معاملہ بنیامین اُسکے مدعی ہوسکتے تھے تو خود ہی حالانکہ وہ اس تدبیر کے شریک و مشیر تھے

قَالُوا إِن يَسرِق فَقَد سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِن قَبلُ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ
بولے اگر چوری کی تو بیشک چوری کرچکا ہے بھائی اُسکا پہلے سے پس اوسے چھپایا یوسف نے
فِي نَفسِهِ وَلَم يُبدِهَا لَهُم قَالَ أَنتُم شَرٌّ مَكَانًا وَاللهُ أَعلَمُ بِمَا تَصِفُونَ
جی مین اپنے اور نہ ظاہر کیا اُسے اُنپر کہا تم بدتر ہو مرتبے مین اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم بیان کرتے

جب بنیامین کے اسباب سے پیالہ نکلا تو اُنکو نہایت ندامت ہوئی اور کہنے لگے کیا ہوا اسنے چوری کی تو اسکا بھائی یعنے یوسفؑ بھی اس سے پہلے چوری کرچکا ہے تو گویا سرقہ انکی سرشت مین ہے اور یوسفؑ کے چوری کا بیان یہ ہے کہ آپ کے والدہ کم سنی مین انتقال کرگئین تھین اور آپنے اپنی پھوپھی کے پاس پرورش پائی جب سن شعور کو پہنچے تو حضرت یعقوبؑ نے بکمال شوق انکو اپنی بہن سے طلب کیا انکو فراق یوسفؑ گوارا نہوا اور مجال عدول حکمی برادر بھی نتھی یہ حیلہ کیا کہ وہ کمربند جو تبرکاً انکو ملا تھا حضرت یوسفؑ کے کپڑے کے تلے کردیا جب یہ گھر آئے تو غل مچایا کہ میرا کمربند گم ہوا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے یوسفؑ کی پوشاک کے تلے سے نکلا اور

بجنسہ۔ شمر حضرت یعقوب علیہ السلام انھین بعلت دزدی اپنا غلام بنا لیا بعد انتقال عمہ پھر آپ اپنے پدر بزرگوار کے پاس آئے۔ تو یوسفؑ نے غصہ دلمین چھپایا اسیلئے کہ جواب مین اظہار کیا کہ تم برے لوگ ہو یا تمھارا مرتبہ عند اللہ برا ہے (یہ جواب ہے اُنکے الزام کا ... خبر واقعہ ہو) اور اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ یوسفؑ نے چوری کی یا نہین ... ہے عرب کا محاورہ ہے جب کہتے ہین فلان شئی نفس مین چھپائی مراد یہ ہوتی ہے کہ غایت درجکی پوشیدگی کی

قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

بولے اے عزیز بیشک اسکا باپ بڑا بڈھا ہے تو لیلے ایک ہمسے جگہ اُسکی ہم دیکھتے ہین تجھے احسان کرنیوالون سے

جب بنیامین روک لیئے گئے اور کچھ بس نچلا تو کہنے لگے اے وزیر مصر بنیامین کا باپ بہت بڈھا ہے یا شیخ کبیر الشان عظیم القدر ہے اُسکی ناخوشی سے ڈر اور ہم مین سے ایک کو اُسکے عوض مین رکھ لے ہم تجھے احسان کرنیوالا پاتے ہین

قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا إِذًا لَظَالِمُونَ ○

کہا پناہ بخدا کہ لیوین مگر اُسے کہ پائی ہمنے چیز اپنی پاس اُسکے تو اب ہم ظالم ہین

یوسفؑ نے کہا پناہ خدا کی یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین سوائے اُسکے جسکے پاس میرا مال برآمد ہوا اور بجنسہ ... شرع آسمانی وعہد مدعا علیہ میرا مملوک ہو گیا کسی اور کو رکھ لون تو گویا مین ظالم ہوا ... مسئلہ سزائے بدنی مین مبادلہ جائز نہین مثلاً زید کے عوض عمرو اپنی خوشی سے ... یا قطع کرائے تو قاضی یا مدعی کو شرعاً ایسا کرنا صحیح نہین عرائس جب کوئی تدبیر نہ چلی تو اخوان یوسفؑ کو غضب آیا اور انکے خاندان کا اثر تھا کہ جب غضبناک ہوتے کوئی طاقت مقابلہ نہ لا سکتا پس روبیل کو غصہ آیا اور کہا اے بادشاہ بخدائے ... اگر تو ہمکو اور ہمارے بھائی بنیامین کو نچھوڑے گا تو یہ جان لے کہ ایک ڈانٹ مین مصر کی تمام حاملہ عورتین حمل ڈالدینگی اور اُنکے بدن کے بال کھڑے ہوگئے اور کپڑا توڑ کر باہر نکل آئے مگر حضرت یوسفؑ جانتے تھے کہ جب کوئی اولاد یعقوبؑ انھین مس کردے تو غصہ سرد ہو جاتا ہے اپنے بیٹے سے اشارہ کیا وہ قریب گیا اور روبیل کو مس کیا اور غصہ فرو ہو گیا اب کیا کرین روبیل نے کہا بیشک اس گھر مین اولاد یعقوبؑ سے ... ہے یوسفؑ نے کہا کون یعقوبؑ روبیل ذی کہلاے بادشاہ یعقوب کا نام نسلے وہ اسرائیل اللہ بن اسحٰق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ ہے۔

ع ۹

فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ

پھر جب نا امید ہوئے اس سے کہ چھوٹیں تنہا ہو کر کہا بڑے نے انکے کیا نہ جانا تم نے بیشک باپنے تمھارے

عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ

تم پر عہد اللہ سے اور پہلے سے کیا کمی کی تھی یوسف میں پس ہرگز نہ ٹلونگا زمین سے جبتک اذن

لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝

جب یوسف سے ہوئے نا امید تو بڑے بھائی نے کہا کہ خوب معلوم ہو کہ تمھارے باپنے

مجھکو باپ میرا یا فیصلہ کرے اللہ میرے موافق اور وہی اچھا حاکم کرنے والا ہے

کہ یہاں نہ پائینگے تو تم نے اللہ کا عہد لے لیا ہے اور تم اس سے پہلے یوسف کے معاملے میں جو تقصیر کر چکے ہو میں تو ہرگز یہان سے نہ ہلونگا جبتک باپ کا حکم نہو یا اللہ میرے موافق فیصلہ کرے اور وہ اچھا فیصلہ کرنے والا ہے

ارْجِعُوا إِلَى أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا

پھر جاؤ تم طرف اپنے باپ کے تو کہو اے باپ ہمارے بیشک بیٹے نے تیرے چوری کی اور نہیں گواہ ہوے ہم مگر اسکے کہ

عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ۝

تم سب پدر بزرگوار کی خدمت میں جا کر عرض کرو اے باپ تیرے بیٹے بنیامین نے چوری کی اور

جانا ہمنے اور نہ تھے ہم غیب پر نگہبان

ہم تو اسکے شاہد تھے جسے جانتے تھے ہم غیب کے نگہبان تھے ہیں کیا معلوم تھا کہ ایسا حادثہ پیش آئیگا

وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۝

اور پوچھ اس بستی سے کہ تھے ہم اسمیں اور اس قافلے سے کہ آئے ہم اسمیں اور ہم البتہ سچے ہیں

آپ اہل مصر سے جہاں ہم تھے اور قافلے والوں سے جنکے ہمراہ ہم آئے دریافت کرلیں اور ہم سچے ہیں قریہ سے مراد اہل قریہ یعنے مصر اور عیر سے مراد اصحاب عیر یعنے قافلہ والے

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي

کہا بلکہ بنالی تمھارے جی نے تمھارے ایک بات پس صبر اچھا ہے قریب ہے کہ اللہ لاے میرے پاس

بِهِمْ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝

حضرت یعقوبؑ نے تصدیق نکی اور فرمایا کچھ نہیں تمھارے جی نے ایک بات ٹھہرالی ہے

ان سبکو بیشک وہ دانا ہے حکیم ہے

اب صبر ہی کرنا اچھا ہے امید ہے کہ اللہ تعالے جلد ان سب کو یعنی یوسفؑ اور بنیامین کو میرے پاس لائے اور وہ مصالح و اسرار جانتا ہے حکمت والا ہے وہم حضرت یعقوبؑ اور بلا دلیل مومنین کا متہم بکذب کرنا حالانکہ وہ قسمیں بھی کھائیں اور گواہ بھی پیش کریں دفع ممکن ہے کہ یہ تکذیب بحسب واقعہ ہو اسلئے کہ نہ بنیامین سارق تھے نہ جبرا محبوس اور

اور ممکن ہے کہ بقیاس قصہ یوسف علیہ السلام ہو پس کہو اُسے الہام ہی سمجھیں

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝

اور منہ پھیرا اُن سے اور کہا اے افسوس یوسف پر اور سفید ہوگئیں آنکھیں اُسکی غم سے پس وہ غمگین تھا

یعقوب نے بیٹوں سے منہ پھیر کر کہا یوسف کی مفارقت پر افسوس اور آنکی آنکھیں کمال گریہ و بکا سے سپید تو رہی تھیں اور وہ رنج و غم میں بھرے ہوئے تھے بیان جسم کا یہی ضعف یا زوال بصر سے مسئلہ کسی مصیبت پر رونا اور منہ ہو کر محزون ہونا صبر و ثواب کو ضائع نہیں کرتا اسلئے کہ یہ مقتضیات بشریت سے ہے مسلم آپ سعد بن عبادہ کی عیادت کو آئے تو انھیں بیہوش پاکر رو دئے حاضرین حضور کے رونے سے بہ پڑے آپنے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا اَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اللہ اشک چشم و حزن دل پر عذاب نہیں کرتا بلکہ زبان پر عذاب کرتا ہے یعنے شکایت و کلمات ناجائز سے نوحہ کرنے پر عذاب ہوتا ہے بخاری میں انس سے روایت کی کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ ابراہیم کی دایہ کے پاس گئے اور ابراہیم کی سانس اکھڑی ہوئی تھی تو حضور کی دونوں آنکھیں بہ نکلیں عبدالرحمن بن عوف نے عرض کی یا رسول اللہ آپ بھی روتے ہیں فرمایا اِنَّهَا رَحْمَةٌ یہ تو رحمت ہے پھر فرمایا اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ بیشک آنکھیں روتی ہیں اور دل رنج کرتا ہے اور ہم کچھ نہیں کہتے مگر وہ کہ راضی ہو رب ہمارا اور ہم تیرے فراق میں اے ابراہیم غمگین ہیں

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝

بولے بخدا تو ہمیشہ یاد کریگا یوسف کو یہانتک کہ ہو جا مریض یا ہو جا ہلاک ہونیوالا

حضرت یعقوب کی اولاد نے کہا واللہ آپ یوسف کا رنج کبھی نہ بھولینگے جبتک بیمار یا ہلاک نہوں ف بظاہر قسم دوام تاسف پر ہے مگر حقیقۃً مرض و ہلاک مراد ہے

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

کہا نہیں شکایت کرتا میں بے چینی سوا اپنی اور رنج سوا اپنی مگر اللہ ہی کیطرف اور جانتا ہوں اللہ سے وہ کہ تم نہیں جانتے

آپنے فرمایا میری شکایت مصیبت و رنج سے جو ہے وہ اللہ ہی سے ہے اور مجھے علوم و اسرار الٰہی سے وہ معلوم ہے جو تمکو معلوم نہیں ف یعنے مراتب صبر و احکام شکر و طریق تحمل و اطوار حزن و اضطراب میں تم سے زیادہ جانتا ہوں یا میرا حزن عبث نہیں اسلئے کہ مجھے اللہ کی رحمت سے

... ہوگیا کہ حضرت یعقوب کو یوسف کی حیات کا یقین تھا اسلئے کہ آپ جانتے تھے
... خواب ... اور کہا بعض مفسرین نے ... آپکی زیارت کی
... مصر سے عزیز یوسف کی جان نکالی ... ملک الموت ... آپکو بذریعہ وحی یا
فطرت کے ... دوسرے ... الہی ... اسکا علم ہوگا

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا
اے بیٹو جاؤ پس دریافت کرو یوسف اور اسکے بھائی کو اور نہ مایوس ہو رحمت سے اللہ کی بیشک نہیں

يَايْــــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ
مایوس ہوتے رحمت سے اللہ کی مگر قوم کافر

اے میرے بیٹو جاؤ اور یوسف کی تلاش و بنیامین کی رہائی میں سعی کرو اور اللہ کی رحمت سے

نا امید ہونا اسوجہ سے ہے کہ نہیں مایوس ہوتا رحمت خدا سے مگر کافر — معالم اللہ تعالیٰ سے
مایوسی کفر ہے اسلئے کہ نہ رحمت مسلوب ہے نہ قدرت معدوم۔ معالم جب یعقوب نے بیٹوں کو مصر کے
سفر کا حکم دیا تو بنام عزیز مصر ایک نامہ تحریر فرمایا۔ یہ خط ہے یعقوب بن اسحق بن ابراہیم
کیطرف سے بادشاہ مصر کو اما بعد ہم صاحب خانہ بلا و امتحان ہیں ہمارے دادا آگ میں ڈالے
گئے پھر اللہ نے آگ ان پر گلزار کر دی اور باپ کے گلے پر دست و پا بستہ چھری پھیری گئی جسکا
فدیہ گوسپند بہشتی سے ہوا اور میں یوسف کے فراق میں مبتلا کیا گیا جسکی نسبت کہتے ہیں
کہ بھیڑیا گرگ صحرائی ہوا اسپر طرہ یہ کہ اسکا حقیقی بھائی بنیامین جو موجب تسکین قلب حزین
تھا تیرے حبس میں ہے میری آنکھیں بے نور ہوگئیں اور کمر جھک گئی تیرا گمان ہو کہ میرا بیٹا
چور ہے یاد رہے کہ ہم ایسے خاندان کے لوگ ہیں کہ نہ چوری کرتے ہیں اور نہ کوئی ہماری نسل سے
چور ہوتا ہے اگر تو میرا نور نظر میرے پاس نہ بھیجیگا تو ایسی دعا کرونگا کہ جسکا اثر ساتویں پشت
تک پہنچیگا۔ جب یہ نامہ حضرت یوسف نے پڑھا کثرت بکا سے بے اختیار ہوگئے حدائق یہ
نامہ فارض بن یہوذا بن یعقوب علیہ السلام کے ہاتھ بھیجا گیا تھا جب فارض مصر میں آیا اور
نامہ نامی یوسف کو دیا آپ عنوان نامہ دیکھکر ایسے بیخود ہوئے کہ ضبط نہ کر سکے تخت سے
اترے خلوت میں آئے اور اتنا روئے کہ ہوش باقی نہ رہے جب ہوش آیا نامہ پڑھا اور جواب
لکھا اما بعد فقد سمعت ذکر آبائک الکرام اصبر کما صبروا تظفر کما ظفروا والسلام یعنی
میں نے آپکے آباء کرام کے نام پاک سنے صبر کرو جیسا کہ انھوں نے صبر کیا اور کامیاب ہوگئے جیسے
وہ کامیاب ہوئے۔ پھر فارض کو خلعت فاخرہ و انعام متکاثرہ دیکر رخصت کیا حضرت یعقوب

یہ جواب دیکھتے ہی فرمانے لگے یہ باتین پیغمبرون کی ہین اور فرمایا اے میرے بیٹو جاؤ مصر کو اور میرے یوسف گم گشتہ کو ڈھونڈو ڈھونڈھو وہ اسرار معلوم ہین جو تم نہین جانتے اور اللہ کی رحمت سے یاوس نہ ہو

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ۝

پھر جب داخل ہوئے اسپر بولے اے عزیز چھوگئی ہمکو اور اہل کو ہمارے سختی اور لائے ہم پونجی بیقدر پس پورا کر ہمارے لیے کیل اور صدقہ کر ہمپر بیشک اللہ عوض دیتا ہے صدقہ دینے والونکو

جب برادران یوسف یوسفؑ کے پاس پہنچے بولے اے عزیز ہمکو افلاس و سختی فاقہ پہنچ گئی اور ہم بضاعت قلیل کم قیمت لائے ہین پس امید ہے کہ تو ہمکو کیل پورا دے اور قیمت نہین بلکہ بطور عطا و تصدق اللہ تعالے صدقہ دینے والونکو جزائے خیر دیتا ہے **ف** غالباً صدقہ ہمارے حضور اور آپکی اولاد پر حرام ہوا یا خاصہ حضور ہی دوسرے انبیا پر حرام نہوگا ورنہ بنی اسرائیل ایسا سوال نکرتے **مسئلہ** بحالت افلاس و تنگدستی سوال جائز و صدقہ لینا حلال ہے **نکتہ** ممکن ہے کہ یہ سوال بغرض اظہار عجز برادران و شرف و کرامت یوسف علیہ السلام ہوا **ف** جبکہ عوض کامل نتھا تو وفا سے یہ مراد ہے کہ جسطرح اولا دیتے تھے اب بھی دے کمی نکر معالم بھائیون کی یہ باتین سُنکر یوسفؑ کو تاب نرہی اور رو پڑے اور کہا گیا کہ باتونمین یوسف نے بیان کیا کہ کہا مجھسے مالک بن دعرنی کہ مینے ایک لڑکا چاہ کنعان مین پایا اور اتنے درہم کو مول لیا یہ بولے اے بادشاہ سچ ہے ہمنے اپنا غلام بیچا تھا یوسفؑ کو غصہ آگیا اور حکم دیا کہ انھین قتل کرو تب یہوذا بولا یعقوبؑ بہت غم و حزن کرینگے ہمارا اسباب آنکے پاس بھیجدیا پھر یوسفؑ کو تاب نرہی اور یہ کلمے فرمائے اور کہا گیا کہ نامہ پدر پڑھکر ایسا کہا۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ۝

کہا کیا جانتے ہو تم جو کیا تمنے یوسف سے اور بھائی سے اُسکے اور تم نادان ہو

کہا یوسفؑ نے تم جانتے ہو جو کچھ یوسف اور اُسکے بھائی کے ساتھ کیا اور تم نادان ہو یعنے اس فعل سے تمھارا جہل ثابت ہے یا تم مجھے نہین پہچانتے نادان ہو۔ یا انجام فعل سے بیخبر تھے ابو سعود یہ ارشاد کہ یوسفؑ کے بھائی کے ساتھ کیا کیا دال ہے کہ بنیامین سے بھی کچھ بدسلوکی ہوئی خواہ یوسفؑ سے جدا کرنا۔ خواہ بعد یوسفؑ کے بے التفاتی سے پیش آنا وغیرہ معالم یہ عتاب آمیز کلمات فرماتے ہی آپنے رخسار نورانی سے نقاب اُٹھائی کہا ابن عباس نے یہ

کلمات فرماتے اور مسکراتے تو آپ کے دندان مبارک مثل لولوے لالا کے ظاہر ہوتے بھائی یہ جمال خداداد دیکھکر پہچان گئے مگر کمال جرأت سے بولے۔

قَالُوٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوسُفُ قَالَ اَنَا يُوسُفُ وَهٰذَآ اَخِي قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝

بولے کیا سچ مچ تو ہی یوسف ہے فرمایا مین یوسف ہون اور یہ میرا بھائی ہے بیشک احسان کیا اللہ نے ہمپر شان یہ ہے جو ڈرے اور صبر کرے تو بیشک اللہ نہین ضائع کرتا ثواب نیکوکارونکا

بولے سچ مچ کیا آپہی یوسف ہین فرمایا مین یوسفؑ ہون اور یہ بنیامین میرا بھائی ہے بے شک اللہ نے ہمپر احسان کیا اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اور اُسکی بلا پر صبر کرتا ہے وہ نیکوکار ہوجاتا ہے بے شک اللہ تعالے انہین ضائع کرتا ثواب نیکی کرنے والون کا۔

قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕينَ ۝

بولے بخدا البتہ پسند کیا تجھے اللہ نے ہمپر اور یہ کہ تھے ہم خطاکار

سب نے اپنے قصور اور یوسفؑ کے فضل کا اقرار کیا اور کہنے لگے بخدا اللہ تعالے نے آپکو ہم پر مقبول کر لیا اور ہم سب قصور والے تھے **ف** گو اس قول مین بہ نسبت یوسفؑ کے تسکین قلب مجروح و تلافی مصائب مکروہ ضرور ہی مگر من وجہ برادران یوسفؑ کے فضل پر بھی مشتمل ہی احق کا اقرار و اظہار ہے اُس دعوی کا اثر جو بوقت مشورہ ابتدا یوسف کیا تھا کہ آخر کو قوم صالح ہونا

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِينَ ۝

کہا نہین سرزنش تمپر آج بخشے اللہ تمکو اور وہ بڑا رحیم رحم کرنے والا ہے

کہا یوسفؑ نے اے بھائیو اب تمپر کوئی الزام کوئی عار نہین اللہ تعالے تمھاری خطائین تمکو بخشدے اور وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

ربع ع

اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَاَلْقُوهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِي يَاْتِ بَصِيرًا وَاْتُونِي بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِينَ

لیجاؤ تم قمیص میرا یہ پس ڈالو اُسے منھ پر میرے باپ کے آئیگا بینا ہوکر اور لے آؤ میرے پاس اہل کو اپنے سب کے سب

بعد ازان یوسفؑ نے اپنے پدر محزون کا حال پوچھا کہا گیا کہ انکی آنکھین آپکے غم مین جاتی رہین تو کہا میرا یہ قمیص لیجاؤ اور اُنکے روئے مبارک پر ڈال دو میری بوئے روح پرور اور آثار تجلے بصر سے اُنکی آنکھین کھل جائینگی تو اُنکو اور تمام اہل و عیال کو میرے پاس لے آؤ معلوم اللہ تعالے نے حضرت یوسف کو مطلع کر دیا تھا

کہ بوئے قمیص سے یعقوبؑ بینا ہو جائینگے کہا ضحاک نے یہ قمیص جنت کی بنی ہوئی تھی۔ یہی قمیص خلیل اللہ کے لیے آئی تھی یہی قمیص جبرئیلؑ نے یوسفؑ کو کنوئیں مین پہنائی تھی جبرئیلؑ آئے اور کہا یہ قمیص بھیجو اسمین ایک بو ہی جس مصیبت زدہ اور بیمار کو پہونچے اسے صحت بخشے

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ

اور جب جدا ہوا قافلہ (مصر سے) کہا باپ نے انکے مین پاتا ہون بو یوسفؑ کی اگر (نہ) کہو بہکا ہوا

جب یہ قافلہ پیرہن یوسفی اور پیغام طلب لیکر مصر سے نکلا حضرت یعقوبؑ نے یہین سے فرمایا مین خوشبوئے عطر نثار و رائحہ روان بخش محبوب پاتا ہون اگر تم مجھے بے عقل اور بہکا ہوا نکہو معالم باد صبا نے حضور حق مین عرض کی کہ حکم ہو تو یہ خدمت مین کرون اور بوئے پیرہن محبوب دماغ یعقوبؑ مین پونہچاؤن کہا ابن عباس نے کہ آٹھ دن کی راہ سے ہوا نے یہ خوشبو پونہچا دی جب یعقوبؑ نے بوئے بہشتی پائی سمجھ گئے کہ دنیا مین جنت کی بو نہین ہی مگر پیرہن حضرت خلیل سے جو یوسفؑ کے پاس ہی تو کمال سرور و انبساط مین آپنے پوتون سے کہا اگر تم مجھے بیوقوف نہ بناؤ تو مجھے بوئے یوسفؑ آرہی ہے ف ممکن ہی کہ دوائے ضعف البصر یا عود نور نظر کسی خوشبو کے ذریعے سے ہو سکے

یہ بات دوسرے لیب سمجھے تھے اور یعقوبؑ فرلفیتہ یوسفؑ سمجھے ہوئے تھے بولے

قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ

بولے بخدا بیشک تو اپنی ضلال قدیم مین ہے

خدا کی قسم یہ تو آپکا پرانا وہم ہی آپ یوسفؑ کو آجتک زندہ ہی تصور کرتے ہین ف معلوم ہوا کہ یہ ضلال اور ابتدائے سورت مین جو یعقوب علیہ السلام کی نسبت گزرا کسی سوء ادبی و انکار نبوت پر مبنی نہ تھا بلکہ کمال غلوئے محبت و تصور یوسفؑ مین و حزن فراق سے زائل العقل ضعیف الراے سمجھتے تھے۔ اور یہ بھی ہی کہ سوائے برادران یوسفؑ جو وہان موجود نہ تھے سب یہی جانتے تھے کہ یوسفؑ زندہ نہین تو ایسی باتین کبھی قابل اعتبار نہین مسلہ نادانون کا طعن کسی صالح راز دان پر نہ قابل التفات ہے نہ ضروری الاسکات

فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

پھر جب آیا پاس اُسکے بشیر ڈالا اُسے منھ پہ اُسکے تو پھرا بینا ہوکر کہا کیا نہ کہا مین تمسے مین جانتا ہون اللہ سے جو نہین جانتے تم

معالم بشیر یہودا تھا وہ بولے گیا تھا او اسنے کہا مین پیرہن خون آلود باپ کو رولایا تھا مین

یہ پیراہن تطہر سود لیجا ؤنگا اور تلافی مافات کرونگا اور ننگے سر ننگے پانو دوڑتا ہوا چلا اور قافلہ سے پہلے آگیا۔ بعضون نے نقل کیا ہے کہ بشیر یہودا تھے دوسری روایتین کتب مین حاصل یہ کہ جب آیا پاس یعقوب کے مژدہ رسان پیرہن یوسف کو اُنکے منہ پر ڈالا تو یعقوب بینا ہو گئے اور کہا اسے لوگو مین کہتا نہ تھا کہ مین اللہ کیطرف سے وہ اسرار جانتا ہون جو تم نہین جانتے سوالہم یعقوب نے بشیر سے کہا یوسف کیسے ہین وہ بولا عزیز مصر ہین آپنے فرمایا مین ملک لیکر کیا کرونگا یہ بتاؤ دین کیا ہے بولا دین اسلام و طریق آباے کرام فرمایا اب نعمت اللہ کی پوری ہوئی لطیفہ یعقوب و زلیخا دونون نے یوسف کے عشق مین آنکھین کھوئین اور پھر باعجاز جمال جان بخش بینا ہوئے معلوم ہوا کہ جبتک طالب صادق اپنی یہ آنکھین جنسے غیر کے نظارے کیئے ہین اور یہ ہستی جسمین غیر محبوب کبھی ہین فنا کرے اور بطفیل محبوب حیات تازہ عطا لطف پاسے جمال حضور و قابلیت نظر پیدا نہین ہو سکتی

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۝

بولے اے باپ ہمارے بخشش ہمارے لیو گناہ ہمارے ہم تھے خطاکار

ذریات یعقوب نے عرض کی اے پدر مہربان ہماری خطاؤنکی مغفرت اللہ سے کرا دیجیے ہم سب خطاکار تھے ایذاے یوسف و بیان کذب یا آپکی نسبت اتہام بے عقلی مین

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

کہا اب بخشش مانگونگا مین تمہارے لیو رب اپنے بیشک وہ غفور رحیم ہے

آپنے فرمایا مین اللہ تعالے سے تمہارے لیئے مغفرت کی خواستگاری کرونگا وہ غفور رحیم ہو معاف کر دیگا ف یہ وعدہ پیغمبر و فا سے بڑھکر ہے اب کسیکو جائے کلام نہین بعدازان یعقوب نے سامان سفر کیا اور اہل و عیال سمیت مصر کو چلے۔

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ

پھر جب داخل ہوے یوسف پر جگہ دی طرف اپنی ماباپ کو اپنی اور کہا داخل ہو مصر مین اگر چاہا اللہ نے با امن

جب یہ قافلہ مصر مین آگیا تو یوسف نے اپنے والدین کو اتارا اور تعظیم و تکریم کی اور تمام متعلقین سے کہا مصر مین داخل ہو امن و راحت سے انشاء اللہ تعالے معالم کہا مفسرین نے کہ ماں یوسف کی مرچکی تھین تو شاید یہان خالہ مراد ہین حدائق جب گروہ حق پژوہ آل یعقوب کا مصر کے قریب آیا بادشاہ مصر مع ارکین دولت یوسف کے ساتھ ہوکر بغرض

حصول شرف استقبال نکلا یوسفؑ بڑھکر باپ کی خدمت مین حاضر ہوئے بادشاہ نے دست و پاے حضرت اسرائیل پر بوسے دیئے اور کمال توقیر و تعظیم سے لائے

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ

اور بلند کیا اباپ کو اپنی تخت پر اور گرے سب یوسفؑ کی لئے سجدہ کرتے ہوے اور کہا اے باپ یہی ہے تعبیر میرے خواب کی پہلے سے البتہ

جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ

بنایا اس خواب کو میرے رب نے حق اور البتہ احسان کیا مجھپر جبکہ نکالا مجھے قیدخانے سے اور لایا ہمکو جنگل سے بعد اسکے کہ

نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

جھگڑا ڈالا شیطان نے مجھمین اور میرے بھائیونمین بیشک رب میرا احسان کرتا ہے جسے چاہے بیشک وہ دانا ہے حکمت والا ہے

یوسفؑ نے کمال تعظیم و توقیر سے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا۔ اور سب کے سب یعنے ماباپ اور گیارہ بھائی یوسفؑ کے لئے سجدے مین گرے اور یوسفؑ نے کہا اے باپ یہ میرے خواب کی تعبیر ہے جو مینے پہلے دیکھا تھا اللہ تعالےٰ نے اُسے حق کردیا اور میرے ساتھ بڑا احسان کیا دفع اتہام و ثبوت عفت و عطائے امارت و حسن نظم و عدل و نکاح زلیخا و اولاد صالح سے جبکہ مجھے محبس سے نکالا اور بڑا احسان کیا زیارت پدر و ملاقات اقارب و دفع غم جدائی و سرور قلب محزون یعقوبؑ سے جبکہ تم سبکو کنعان کے جنگل سے لے آیا اور اس میل و یکجائی نے زیادہ لطف دیا بعد اُس جھگڑے کے کہ شیطان کے درانداز ی سے میرے اور میرے بھائیونمین واقع ہوگیا بیشک میرا رب جسپر چاہے احسان و عنایت فرمائے وہ مصالح کو جانتا اور ہر امر کی مصلحت سمجھتا ہے **ف** ان چند کلمون مین تمام سرگذشت مذکور فرمائی ۱ تعظیم و تکریم والدین ۲ تعبیر خواب ۳ قصۂ قید و خلاص و امارت ۴ ذکر ترک کنعان و سکونت مصر و زیارت اقارب ۵ کنایۂ نزاع اخوان ۶ شکر عنایات الٰہی سجدا کہا مفسرین نے کہ مراد اس سے سجدہ نہین بلکہ یہ انکا سلام تھا **ف** جو تکلفات سجدۂ آدمؑ و سجدۂ یوسفؑ مین کیے گئے انکی ضرورت نہین اسلئے کہ سجدۂ تعظیمی انکی شریعت مین حرام نہوگا مگر صرف جھک جانا جیساکہ بعض کے قولمین ہے لفظ (خرّوا) سے باطل مسئلہ معلوم ہوا کہ اہل شہر کو دہقانیون پر شرف ہے جیساکہ حضرت یوسفؑ نے محل شکر مین ذکر کیا اسلئے کہا فقہا نے کہ دہقانی کی امامت مکروہ ہے ــ

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

اے رب تحقیق دیا تونے مجھے ملک اور سکھائی تونے مجھے تعبیر باتونکی

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ

پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمینوں کا تو ہی ولی میرا دنیا میں اور آخرت مین اور مار تو مجھ

مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

مسلمان اور ملا تو مجھے صلحا سے

اے رب تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور سخن فہمی سکھائی تو ہی آسمان و زمین کا خالق ہے تو ہی میرا دوست اور حامی اور کارساز ہے دنیا مین اور آخرت مین تو مجھے مسلم و مومن مار اور انبیائے صالح کے ساتھ شامل کر ملک سے گویا مراد یہ ہے کہ یوسفؑ کو ملک مصر مستقل عطا ہوا ہو گیا وزارت بھی آپکی سلطنت سے کم نہ تھی اسلیئے کہ رعایا منقاد سلطان مطیع ہر تدبیر درست تھی مسئلہ دعا سے پہلے حمد و ثنا ذکر نعمت موجب قبول ہے عرائس یوسفؑ نے باپ کو خزانے تو دکھائے انہین ایک مکان سادے کاغذون سے بھرا دیکھکر فرمایا اے نور چشم اسقدر کاغذ موجود اور ہمین کبھی ایک پرچہ بھی نہ لکھا عرض کی یہ سب کاغذ حضور ہی کے لیئے ہین جب چاہتا کہ کوئی عریضہ لکھون جبرئیلؑ روک دیتے ہین وہ ورق سادہ اس مکان مین ڈالدیتا یہ انبار وہی ہے پھر بیٹون کے لیئے دعائے مغفرت کی اور جبرئیل سند قبول لائے اور یہ کہ بعد آپ کے انہین نبوت عطا ہوگی پھر چوبیس برس حضرت یعقوبؑ مصر مین رہے جب وقت موت آیا اپنی اولاد کو جمع کرکے استفسار کیا مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ میرے بعد کسکی عبادت کروگے سب نے کہا تیری اور تیرے آبا کی معبود کی جو واحد ہے پھر فرمایا اے بیٹو خبردار نہ مرنا مگر اسلام پر پھر وصیت کی کہ انکا جسم مطہر شام بھیجا جاوے اور اپنے باپ اسحقؑ کے پاس دفن ہون حضرت یوسفؑ نے اس وصیت کو پورا کیا اور خود مع لشکر و اولاد یعقوب و امرائے مصر بیت المقدس لیگئے اسی دن عیص بن اسحقؑ نے بھی انتقال کیا تھا ایک ہی قبر مین دونو بھائی دفن ہوئے پھر ایک مدت تک حضرت یوسفؑ مصر مین رہے جب آپکا وقت وصال آپہنچا تمام بنی اسرائیل کو جمع کیا اسوقت سب اسی مرد تھے بعد ازان نصائح مفید و اخبار حوادث آئندہ و ذکر مظالم فرعون و قصۂ نبوت موسیٰؑ و وصیت صبر و استقلال فرماکر وصیت فرمائی کہ یہوذا میرے خلیفہ ہون بنی اسرائیل کی سرپرستی فرمائین جب روح مقدس نے فضائے قدس و مجالس انس کی طرف توجہ کی تمام اہل مصر باعتقاد تمام خواہان تھے کہ ہمارے محلے مین

دفن ہوں آخرکار آپکو نیل میں دفن کیا کہ تمام بندگان خدا اس آب حیات سے مستفید ہوں
یہ تابوت شریف حضرت موسیٰ بوقت ترک مصر اپنے ہمراہ لیگئے اور ارض کنعان میں دفن
کیا اور آج تک وہیں ہے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا
یہ خبروں غیب سے ہیں کہ وحی کرتے ہیں ہم طرف تیری اور نہ تھا تو پاس انکے جب جمع کیا انھوں نے
اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝
کام اپنا اور وہ داؤ کرتے تھے اور نہیں اکثر آدمی اگرچہ حرص کرے تو ایمان لانے والے

یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہمنے آپکی طرف وحی کیں آپ وہاں موجود نہ تھے جب اولاد یعقوب
اپنے ارادے درست کرتے تھے اور یوسف کے ساتھ داؤ کرتے تھے اور اے نبی کریم
آپ چاہے جسقدر حرص کریں اور سعی فرمائیں اکثر آدمی ایمان نہیں لائینگے

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝
اور نہیں مانگتا تو انسے اسپر کوئی اجرت نہیں یہ مگر نصیحت واسطے تمام عالم کے

ع ۱۱ ۵

اور آپ تو ان کفار سے کوئی اجرت بھی طلب نہیں فرماتے کہ وہ وحشت و انکار کریں بلکہ
تمام سعی آپکی اہل عالم کی نصیحت کے لئے ہے معالم اپسے قریش نے کہا کہ قصہ یوسف بیان فرمایئے
اگر توریت کے موافق ہے تو ہم ایمان لائینگے جب یہ مفصل و مرتب قصہ نازل ہوا ایمان
نہ لائے آپ ملول ہوئے ارشاد ہوا آپکی بلا محزون ہو یہ تو ایمان نہ لائینگے اور آپ کچھ مانگتے
تو نہیں کہ مایوس و محزون ہوں آپکا کام نصیحت ہے وہ کیجئے۔ اور ایک اسی قصے پر کیا ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ
اور بہت نشانیاں ہیں آسمانوں میں اور زمین پر کہ گزرتے ہیں اونپر اور وہ ان سے منہ پھیرے ہیں

زمین و آسمان میں قدرت کاملہ کی ہزاروں علامتیں ظاہر ہیں جنپر گزرتے یعنے جنسے مطلع
ہوتے ہیں اور وہ کچھ بھی انکی طرف پروا نہیں کرتے۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ
اور نہیں ایمان لاتے اکثر انکے اللہ پر مگر وہ شرک کرنیوالے ہوتے ہیں

معالم مشرکین عرب کی شان میں نازل ہوا کہ جو وقت حج کہتے لبیک
اللّٰھم لا شریک لک الخ اور پھر شرک کرتے یعنے اکثر وہ کفار ہیں جو اللہ پر
ایمان نہیں لاتے مگر بحالت شرک۔

أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

کیا نڈر ہوگئے کہ آجائے ڈھانکنے والی عذاب اللہ کے یا آئے انپر قیامت دفعتہً اور وہ نہ جانتے ہوں

کیا کفار بیخوف ہین کہ اللہ کا عذاب گھیر لینیوالا آجاے گا اور وہ ہلاک نہ ہونگے یا قیامت آجاے اور وہ بے خبر ہون اور کچھ بنا سکے نہ تھے

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

کہہ دیجئے یہ راہ میری ہے بلاتا ہون طرف اللہ کی بینائی پر ہون مین اور جو میرے ساتھ ہوا میرا اور پاک ہے اللہ اور نہین مین مشرکین سے

آپ کہدیجئے کہ میری تو یہی راہ ہے اللہ کی طرف تمکو بلاتا ہون اور نادان نہین بلکہ بصیرت یعنی دلیل روشن وحجت پر ہون مین اور جو لوگ میرے تابع ہوے اور اللہ پاک منزہ ہے اور مین مشرک نہین بصیرت معرفت و نور دل ۔ یہان مراد وہ دلائل ہین جو نقلاً محکم اور عقلاً مسلم ہون **ف** معلوم ہوا کہ اصحاب رسول سب کے سب راہ راست پر تھے اسلئے کہ مَن عام ہے ہر پیرو کو شامل پس اصحاب رسول کا گمراہ کہنے والا منکر قرآن ہے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۗ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۗ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

اور نہین بھیجے ہمنے پہلے سے آپکے مگر مرد کہ وحی کی ہمنے طرف انکے بستی والونسے کیا نہین سیر کرتے زمین مین پس دیکھو کیسا ہوا انجام انکا جو پہلے تھے انسے اور البتہ گھر آخرت کا اچھا ہے انکے لئے جو ایمان لاے کیا نہین جانتے

اے نبی کریم ہم نے آپ سے پہلے بھی نہین بھیجے مگر مرد تھے کہ اُنپر ہم وحی کرتے تھے جن و ملک نہ تھے اور انھین بستیون کے رہنے والے تھے محض بے تعلق خانہ بدوش نہ تھے کیا زمین کی سیر نہین کرتے کہ دیکھو کہ عاقبت کار انکا کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے یعنے پیغمبرون کے نافرمان بردار مکذب کیسے عذاب سخت مین گرفتار رہے اور اُنکے خادم مطیع کیسے غالب و کامیاب رہے انکو بھی اسیکا انتظار چاہیے اور خانہ آخرت ڈرنے والون کے لئے دنیا اور اُسکی تمام خوشیون سے بہتر ہے اگر سمجھین **ف** یہ دفع وہم کفار ہے جو تعجب کرتے کہ ہم مین رہنے والا کھانے پینے والا ہمسا آدمی پیغمبر کیونکر ہوگا رجال باشارۃ النص احتراز ہے عورتون سے اور قری کما بعض نے احتراز ہے جنگلی آدمیون سے۔

ف وصف اصحاب رسول [illegible]

حَتّٰۤی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ
یہانتک کہ جب مایوس ہوئے پیغمبر اور سمجھے کہ وہ بیشک جھٹلائے گئے آگئی اُنکے پاس مدد ہماری تو نجات دیجی جسے چاہا

وَلَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ
اور نہین پھرتی لڑائی ہماری قوم گناہگار سے

یعنے جب ہمارے بھیجے پیغمبر کفار کے ایمان لانے سے مایوس ہوگئے اور گمان غالب ہوگیا کہ سوائے تکذیب کے اُنسے کچھ نہوگا اللہ تعالےٰ کی مدد آگئی یعنے منکرین پر عذاب مسلط ہوا تو اُس سے صرف جسے ہمنے چاہا بچا لیا یعنے مومن یا وہ کافر جسکے بچانے مین کوئی مصلحت تھی بچ گئی باقی سب کے سب ہلاک ہوئے اور قاعدہ یہہ ہے کہ اللہ کا عذاب اللہ کی لڑائی گناہگارون سے ٹلتی نہین ۔

لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَلٰكِنْ
البتہ تھی قصون مین اُنکے عبرت واسطے ارباب دانش کے نہین بات بنی ہوئی لیکن

تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَتَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ
تصدیق ہے اُسکی کہ سامنے ہے اور تفصیل ہے ہر شئے کی اور ہدایت اور رحمت ہی قوم یقین کرنیوالے کیلئے

ع ۱۲

انبیائے سابق و اُمم گزشتہ کے قصون مین دانشمندون کے لئے عبرت ہے وہ اُنکے واقعات سنتے ہین اور اپنی نسبت بھی ایسا ہی خیال کرتے ہین پھر بلا سے بچتے ہین اور فائدون کی طرف جھکتے ہین اور یہ قرآن دل کی بنی بات نہین بلکہ تصدیق وشہادت اُن کتابونکی ہے جو اُس کے سامنے ہین یعنے توریت وانجیل وغیرہ اور اِسمین ہر ضروری اور بکار آمد شئے کی تفصیل وحکم ہی اور ہدایت ورحمت ہی ارباب یقین کے لئے

سورۃ الرعد — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — مکیۃ

عنوان سورتین کئے اختلاف ہین اول (یہ مکی ہی یا مدنی) معالم مکی ہی مگر دو آیتین مدنی ہین ابن کثیر مکی ہی کبیر مکی ہی اور حاتم اصم نے کہا بالاجماع مدنی ہی مگر ایک آیت مکی ہے سراج کہا بعض نے مکی ہے اور کہا بعض نے مدنی ہی ف ہم اُن آیات مذکورہ کی تفصیل اپنے اپنے مقام پر کردینگے دوم اسمین تینتالیس آیتین ہین (معالم) ۴۳ یا ۴۵ یا ۴۶ آیتین ہین (سراج) ۴۵ ہین (جامع) ۴۳ یا ۴۴ یا ۴۷ آیتین ہین (اتقان) نام اسکا سورۂ رعد ہے کہا ابن حزم نے ایک آیت باتفاق منسوخ ہی اور دوسری مین اختلاف ہے

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ

یہ آیتین ہین کتاب کی اور وہ جو اُتارا گیا طرف تیری رب سے تیرے حق ہو مگر اکثر آدمی نہین ایمان لاتے

المر حروف مقطعات سے واجب الاعتقاد اور ممنوع التاویل ہے تلک یہ سورت کتاب مجموع قرآن والذی احکام یا تمام قرآن اس سورت کی یعنے سورۂ رعد اور تمام قرآن یعنے یہ آیتین قرآن کی ہین یہ آپ پر آپکے رب کیطرف سے اُتارا گیا ہو حق ہو مگر بہت آدمی ایمان نہین لاتے

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ

اللہ وہ ہی جسنے بلند کیے آسمان بدون ستون دیکھتے ہو تم اُسے پھر مسلط ہوا عرش پر اور مطیع کیے آفتاب اور ماہتاب سب جاری ہین وقت معین تک تدبیر کرتا ہی کامونکی بیان کرتا ہو آیتین تاکہ تم ملنے پر اپنی رب کے یقین کرو

اللہ وہ ہی جسنے آسمان بے ستون بلند کیے تم آنکھون سے دیکھ رہی ہو پھر عرش کو جلوہ گاہ خاص بنایا اور شمس و قمر کو فرمانبردار کیا ایک مقرر وقت یعنے بقائے عالم تک (پھر معاملہ نوعد گر ہو جائیگا) تمام کامونکی خود تدبیر کرتا ہو (دوسرا شریک معین نہین) اپنی قدرت اور احکام کی نشانیان صاف بیان کرتا ہے شاید تم اپنے رب کی ملاقات پر یقین لاؤ کہ مرنے کے بعد جینا اور حضور پروردگار عالم مین پیش ہونا ہے

وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

اور وہی ہو جسنے پھیلائی زمین اور بنائے اسمین پہاڑ اور نہرین اور ہر قسم کے پھل بنائی زمین مین جوڑی دو ڈھانکتی ہی رات دنکو بیشک اسمین نشانیان ہین اُس قوم کیلئے کہ تفکر کرتے ہین

مد کھینچا اور پھیلانا کبیر زمین مدور تھی پھر بیت اللہ کے تلے سے بڑھائی گئی اور کہا بعض نے بیت المقدس کے پاس مجتمع تھی پھر بحکم خدا ممدود و مفروش ہوئی رواسے کنایہ ہے جبال سے زوجین تثنیہ ہے زوج کا اور زوج ضد فرد اس لحاظ سے کہ فرد وہ اکیلا ہو جسکے ساتھ دوسریکا اعتبار نکیا جاوے اور زوج وہ اکیلا ہی جسکے ساتھ دوسرے کا اعتبار ہو اور اثنین بدل یا صفت ہی زوجین کا پھر پھلون یا دوسری اشیا کا جفت و زوج ہونا باعتبار مقابل و مماثل ہے جیسے سبز کیلئے زرد یا سرخ شیرین کی مقابل تلخ طویل کیلئے قصیر سوائے ذات یگانۂ مطلق سب زوج ہین اسیلئے فرمایا امام ابوحنیفہ

ف متشابہات قرآن

ف تنبیہ

ع رواے ... جمع ... تدبیر ... کنایہ ...

ف ... زوج ...

یہ توحید حق سبحانہٗ تعالےٰ مثل وحدت عددی کے نہین اور کہا محققین نے وہ توحید معنی کثرت دوئی ہے حاصل اللہ وہ ہے جسنے زمین بڑھائی اوسپر پہاڑ قائم نہرین جاری ہر قسم کے پھل پیدا کیئے رات دنکو چھپالیتی ہے یہ کھلی کھلی نشانیان انکے لیئے ہین جو فکر کرتے ہین **ف** بعد حقانیت قرآن و ذکر عجائب آسمان عالم سفلی کے فوائد ولطائف بیان کیئے زمین کثیف وثقل کیوجہ سے ممدود ومفروش نہو سکتی تھی مگر قدرت کاملہ سے نرم ولطیف اشیا کیطرح بڑھادی پہاڑ ایسے کہ ہل نسکین نہرین وہ کہ ایکدم نٹھہرین قسم قسم کے پھل اور یہ اعجوبہ نمائی کہ تاریکی نور کو ڈھانک لے اسپر بھی کوئی نہ سمجھے تو اُس سے خدا سمجھے **بحث** زمین کے مفروش وممدود ہونے سے سمجھا جاتا ہی کہ کروی نہو اور کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ زمین بوجہ جسامت کے آنکھوںمین مسطح نظر آتی ہو اُس سے یہ ضرور نہین کہ ایسے ہی ہو نیس اشارات قرآنی ہماری نظر کے لحاظ سے یا فوائد کے اعتبار سے وارد ہوئے اور شکل کروی اسکی اللہ کے علم وبصر مین عیان ہی اور دلائل عقلیہ وتجربیہ مسلم اسکا شاہد جس سے انکار مکابرہ وجدل ہے بلکہ جہل **ف** صورت اصلی زمین کی جو ہو اللہ جانے ذہبہ گیا اور ہماری نظر کیا مگر اشارات قرآنی سے انکار کرتے جی ڈرتا ہی رہے مسلمات حکما وہ کیا اور انکا اقرار وانکار کیا گو ممکن ہے کہ کروی ہو اللہ تعالےٰ نے ہمارے سمجھانیکو یہ فرمایا بمناسبت منافع مسطح وممد کا اطلاق آیا ہو لیکن جب زمین کی صورت نے یہ نیچا دکھایا تو آسمانونکی ماہیت مین کیا سر پر آئیگی **بحث** فرمایا صاحب تفسیر کبیر نے اصل پہاڑ کی حکما کے نزدیک یہ ہے کہ دریا سے کیچڑ ہوئی اور وہ بحرارت آفتاب سوکھ کر پتھر بنی پھر اس بودی وجہ کو قوی دلیل سے توڑ پھوڑ کر باآواز بلند سُنادیا کہ یہ سب قدرت قادر مطلق وصانع برحق ہے عقل کیا اور قیاس کیسا پھر کہا پہاڑ کا جسم سخت ہی ابخرے قعر زمین سے ٹکرا کر اسہرجاتی ہین اور محبوس رہتے ہین اور جمع ہوتی ہوتی پانی ہو جاتی ہین وہ پانی اپنی قوت سے سوراخ کرکے رفتہ رفتہ نہر جاری بن جاتا ہی اللہ مالک ومختار ہی جو چاہتا ہے کر دکھاتا ہی **بحث** رات ایک موجود خارجی ہی ایسا نہین کہ امر عدمی ہو (یعنی نور کا نہونا) اگر ایسا ہوتا تو غلبہ لیل کا نہار پر ممکن نہوتا اسلیئے کہ عدمی خود لاشئے ہے وجودی پر کیونکر غالب آئیگا۔

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ

اور زمین مین قطعی ہین پاس پاس اور باغ انگور سے اور کھیت اور درخت خرما

صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاءٍ وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ

گنجان اور چھتر سے سینچے جاتے ہیں ایک پانی سے اور ہم بڑھاتے ہیں ایک کو دوسرے پر

فِي الْأُكُلِ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

مزے میں بیشک اسمیں نشانیاں ہیں قوم دانشمند کو

قطع جمع قطعہ [illegible] زمین متجاورات یعنی باہم [illegible] ہمسایہ شدن نخیل
درخت خرما خاصۃ اور [illegible] درخت کو بھی کہتے ہیں صنوان وہ کئی درخت جو ایک جڑ سے نکلے ہوں
اکل خوردنی مراد ذائقہ [illegible] ثمر وغیرہ یعنی زمین میں ٹکڑے ٹکڑے ہیں بعض اور بعض
اور ایک دوسرے کے قریب ہیں دور بھی نہیں اور انگور کے باغ اور غلے اناج کی کھیتی
اور کھجور کے درخت ہیں اصل یعنی زمین ایک اور تاثیر الگ الگ پھر درخت بعض گنجان ہیں
یعنی چھتر سے اگرچہ ایک پانی یعنی مینھ یا دریا سے دونو سینچے جاتے ہیں پھر بعض کو دوسرے پر
ذائقے وغیرہ میں فضل حاصل ہے اسمیں نشانیاں اور دلائل قدرت ہیں سمجھدار دیکھنے
ف آیت ظاہر ہے ذکر انعامات میں اور نص ہے کمال قدرت و عجز عقل میں اسلیے کہ
زمین سب ایک جنس پانی سب ایک قسم کا اور تاثیر یہ کہ کہیں خاک بھی [illegible] اور کہیں سب
کچھ کہیں پانی میٹھا کہیں کھاری کسی درخت کا پھل شیرینی میں کا تلخ کہیں انگور کہیں غلہ
کہیں کچھ بھی نہیں پھر ایک جنس کی کھجور کہیں گنجان کہیں پریشان مسئلہ معلوم ہوا
کہ تمام اسباب و علل جو اہل حکمت بیان کرتے ہیں گو ممنوع نہیں مگر لازم بھی نہیں مسئلہ
ہمارے زمانے کے نوخیز جو مقتضائے طبع کو لازم اور خلاف [illegible] محال جانتے ہیں
اور یہانتک کہ عصائے موسوی و دم عیسوی میں دم تاویل [illegible] سنگباری
ابابیل کو خیال ٹھہرایا اپنی ایمان کی خیر لیں نص صریح کا انکار کیا [illegible] واحد
وغیرہ کا فائدہ سوائے اسکے اور کیا ہے کہ طبیعت ایک ہو اور حکم مختلف [illegible] واحد اور اثر متعدد

ف مقتضائے طبع لازم نہیں

وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرٰبًا أَإِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ أُولٰٓئِكَ

اور اگر عجب کیجیے تو تعجب ہے کہنا انکا کیا جب ہوگئے ہم مٹی کیا ہم نئی پیدائش میں ہونگے یہی ہیں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ وَأُولٰٓئِكَ الْأَغْلٰلُ فِيْٓ أَعْنَاقِهِمْ وَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

جو کافر ہوئے رب سے اپنے اور یہی ہیں کہ طوق ہیں گلو میں انکے اور یہی ہیں دوزخ آگ کے وہ اسمیں ہمیشہ رہیں گے

ف منکر بعث ناری و کافر ہیں

اے نبی کریم اگر آپ انکے انکار و نافہمی یا مطاعن وغیرہ پر تعجب کریں تو سب سے زیادہ تعجب انگیز

انکی یہ بات ہے کہ کیا جب ہم مرکر سڑ گل گئے خاک ہوئے کیا پھر نئے سر سے پیدا ہونگے یہی لوگ اپنے رب سے کافر ہوئے یہی ہین جنکی گردنونمین طوق ہونگے (۱) در یعنی پروردگار عالم لائے جائینگے یہی لوگ دوزخی ہین اور ہمیشہ دوزخ مین رہینگے۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ

اور جلد مانگتے ہین آپ سے برائی پہلے بھلائی سے اور بیشک گزرے پہلے ان سے عذاب

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ

اور بیشک رب تیرا صاحب بخشایش ہے واسطے آدمیون کے انکے ظلم پر اور بیشک رب تیرا سخت ہے عذاب مین

مثلات جمع مثلہ بمعنے عذاب منکرین آپ سے عذاب مانگتے ہین عافیت اور اچھائی پہلے اور انسے پہلے بہت عذاب گزرچکے ہین (مثل قوم لوط وعاد وفرعون وغیرہ کے) تیرا رب بیشک بخشش والا ہے اگر درگزر کرے یا نادم ہونے پر عفو فرمائے تو کیا بعید ہے اور تیرا رب سخت عذاب کرنیوالا ہے انکا تمسے طلب کرنا موجب ہلاک و عذاب ہوجاتا تو کچھ دور نہیں

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

اور کہتے ہین جو کافر ہوئے کیون نہ اتاری گئی اسپر نشانی رب سے اسکے نہین ہین آپ مگر ڈرانیوالے اور واسطے ہر قوم کے

یہ جواب و تردید ہے کفار کی بیجا درخواستونکی کہ آپ کے ساتھ خزانہ آئے فرشتہ ہو تو ہم ایمان لائین ارشاد ہوا کافر کہتے ہین کہ آپ کے ساتھ کوئی علامت کیون نہ اتاری گئی آپ تو اے نبی کریم صرف ڈرانے والے ہین اور ہر قوم کا ہادی اللہ ہی ہے آپکو کیا کوئی مانے یا نہ مانے یا آپ بھی ویسے ہی منذر ہین جسطرح تمام قومون کے لئے ایک ایک ہادی تھا کوئی نیا امر نہین کہ کفار تعجب کرین اور یہ طعن وانکار بھی نئے نہین کہ آپ بکدر و ملول ہون ایسا ہوتا ہی آیا ہے آپ منذر و ہر قوم کے رہنما ہین فرمائشی معجزے دکھانا کھینچ کر جنتی بنالینا آپکے ذمے نہین **ف** لفظ ہادی مین تین تاویلین ہین اور تینون صحیح ۱ آپ منذر ہین اور اللہ ہادی اب ہدایت بمعنے ایصال الی المطلوب یعنے عطائے ایمان و وصول جنت ہی ۲ ہر قوم کے لئے ہادی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہر قوم اور ہر زمانے مین ایک پیغمبر یا اسکا قائمقام شرط ہی ۳ آپ ہی منذر و ہادی ہین یہ نہ صریح ہی کہ آپ تمام آدمیون کے پیغمبر ہین۔ اور ان دونون صورتونمین ہدایت بمعنے رہنمائی ہے ربط جب کفار کے بیجا سوالات کی تردید ہوگئی تو مزید اطمینان او

وقف لازم ، مثلات جمع مثلہ بمعنے عذاب ، بالسیئۃ ... ربع ، ہاد ... عجیب ، بیان ... ۱۳

انکی حیلہ سازی کے اظہار کے لیے اپنے علم وسیع کا ذکر فرمایا۔

اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ

الله جانتا ہے جو اٹھاتی ہے ہر مادہ اور جو گھٹاتی ہیں رحم اور جو بڑھاتے ہیں اور ہر شئے پاس اسکے اندازے سے ہے

اللہ تعالےٰ جانتا ہے ہر مادہ کے حمل کو اور بچہ دان کے گھٹانے بڑھانیکو اور ہر شے اسکے علم میں اندازے سے ہو گھٹانے سے مراد مدت کا گھٹانا ہو جیسے اسقاط حمل یا مدت قلیل میں بچہ پیدا ہو یا خلقت کا گھٹانا جیسے بعض عضو ناقص یا نادار ہو اور بڑھانے سے ایام حمل کا دراز کرنا یا بعض عضو زائد کرنا مراد ہو اسلیے مدت حمل کم سے کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دو سال فقہا نے قرار دی ہے اور اس سے بھی زیادہ کی روایتیں ہیں مقدار یعنے ذات یا اوصاف یا مدت بقا واثر وغیرہ تمام چیزیں اندازہ ومقدار سے ہیں خود رو نہیں **ف** آیت نص ہو کہ کوئی شئے مقدار علمیۂ الٰہی سے نہ بیش ونہ کم ہے نہ باہر پس وجود تجزی الی غیر النہایت باطل ہوا اسلیے کہ مقدر ومعین لانہایت نہیں ہو سکتا گو ہمارا علم اسکو محیط نہ

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ

دانا غایب اور حاضر کا بزرگ برتر ہے برابر ہے تمسے جو چھپائی بات اور جو ظاہر کردی اسے

اللہ تعالےٰ غائب و حاضر جانتا ہو بزرگ ہو اور برتر ہی (ان صفات میں دوسرا شریک

وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝

اور جو چھپا ہے رات میں اور ظاہر ہی دنکو

نہیں اسلئے کہ بدون تعلیم الٰہی کوئی غیب جان سکتا ہو اور نہ کسی کو حقیقی بزرگی وعلو حاصل ہو بلکہ تمام بزرگان مخلوق کی بزرگی ایسی ہے جیسے سقف خانہ صحن سے گو بلند ہو مگر ذرا سر اٹھاکر دیکھو تو آسمان سے اُسے کوئی نسبت نہیں ہے) اُسکے علم میں برابر ہے وہ جو بات مخفی کرے اور وہ جو یا علان کہے وہ جو رات کے پردے میں چھپے اور وہ جو دن دوپہر کو کوئی کام کرے سوا اسے معلوم ہوا کہ وہاں سبکی ایک ہستی ہے قوی وضعیف وخرد وبزرگ حاضر وغائب سب ایک حال پر ہیں تفاوت مراتب ہماری نسبت واعتبار سے ہے **ف** قول سے کنایہ ہو راز وحدیث نفس وسخن مخفی ونیت وارادہ وتخیل سے اور (سارب) کنایہ ہے افعال جوارح سے ربط بعد ذکر علم واحاطۂ صنائع قدرت وجبروت وعظمت کا بیان فرمایا اور ایسے انتظامی سلسلوں اور عقلی اسباب سے

کہ بحسب عادت وفہم بشر کے ذہن نشین ہو۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

اسکیلیے ہیں بدلے آنیوالے ہیں　ساسنے سے　اور پیچھے اسکے　بچاتے ہیں اسے　حکم سے اللہ کے

اے انسان تو خود بخود مختار بے سر پیر والی وارث نہیں کہ جو چاہے کرے اور جو چاہے تجھے ایذا پہنچائے بلکہ حق سبحانہ تعالے کیطرف سے ملائکہ مقرر ہیں یعنی یکے بعد دیگرے آنیوالے ہیں جو سامنے اور پیچھے سے انسان کے محافظ ہیں اللہ کے حکم سے معقبات باتفاق مفسرین ملائکہ محافظ مراد ہیں الحمایہ ماں کے پیٹ میں دو فرشتے محافظ ہیں ایک بعد بلوغ دو کراماً کاتبین قبر میں دو منکر نکیر میدان حشر میں دو ایات قائم دوسرا اشاہد حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ ایک فرشتہ پیشانی پر مسلط ہے دو ہونٹ پر محفوظ ہیں کہ بات بات کی خبر رکھیں مگر جب درود پڑھا جاتا ہے یہ فرشتے مداخلت نہیں کرتے ایک منہ کا دربان ہے کہ کوئی شئے بے حکم جانے نہ دے ہر آدمی پر اڑسٹھ فرشتے مقرر ہیں اگر آدمی دیکھ سکتا تو جانتا کہ وہ صحرا میں کتنے جن و انس و حیوان اس کے ایذا رسانی پر منھ پھیلائے ہوئے ہیں ابن کثیر ہر بندے پر دو فرشتے محافظ ہیں ایک آگے ایک پیچھے کہا مجاہد نے سوتے جاگتے ہر بلا سے بچاتا ہے اور جو دشمن قریب آتا ہے کہتا ہے الگ الگ مگر جب وقت آجاتا ہے فرشتہ محافظت نہیں کرتا امر اللہ اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ تمام انتظامی سلسلے امر و مشیت و حکم الٰہی سے ہیں ضرورت عقلی و اقتضائے طبعی کی تابع نہیں جیسا کہ فلسفہ کوتاہ بین کا خیال ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ

بیشک اللہ نہیں بدلتا ہوا ہے جو کسی قوم میں ہے یہانتک کہ بدلیں اسکو جو انکی جانوں میں ہے اور جب چاہے اللہ کسی قوم سے برائی تو نہیں پھیرنا اسکا

وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝

اور نہیں انکیلیے　کوئی　حمایتی

اسکی تفسیر صفحہ ۱۹۵ میں بھی گزری تغییر سو مراد عام ہے بدلدے یا سلب کرلے ما عام ہے ہر شے کو شامل ہے نعمت دنیاوی ہو یا اخروی بدنی ہو یا مالی اور ایسے ہی نسخ و قبح کی تبدیل بھی اسمیں داخل ہے تغییر و فعل کی نسبت قوم کیطرف اسلیئے کی کہ انکے اختیار و کسب و تعمد سے تغیر پایا جائے مجبور مضطر لاعلم معاف کیا جائے انفس جمع نفس یعنی وہ ارادہ وہ اعتقاد وہ محبت و رغبت جو جان میں متمکن ہو یا مراد دل ہے یا اعتقاد یا عزم یا عادت سوء عام ہے دنیاوی ہو یا دینی حاصل اللہ تعالی کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ اپنی جی کی بات نہ بدلدیں اور جب اللہ تعالی کسی قوم کیطرف برائی پونہچانیکا ارادہ

لرجاتا ہو اسی طرح بعض اوقات ارادہ الٰہی محسن نہین اور نہ اسکا کوئی والی (حامی) ہے۔ انہین رقت آیت ثبت
عبارۃ ہو ظاہر غور بادبار کرکے انہیں سمجھائی بدلی کی کبھی وہی ہو جب تم پھرتے ہو تو وہ تمہارے ہی ساتھ ہے جب تم اپنے حیلے
بانٹ بدلتے ہو تو حالت بھی بدل جاتی ہے مفلس تو انگر بخیلی سے عزیز ذلیل ہو جاتا ہے امیر مفلس
بد فعالیہ سے محو کرین کہا تا پھرتا ہے کافر۔ فاسق حسن اعتقاد سے مومن عابد اور پاکباز صحبت بد سے بدنیا ذلیل
قبیح ہو فاسق وفاجر ہو جاتا ہے تم مسلمانو تمہارے ابا بھی ہمارے ہی سے اعمال تھے انہوں نے سنت پیغمبر اور اصحاب کا چھوڑ دیے
تم تارک ہو کے پھر تہ سمجھے ہیں دین و دنیا میں ذلیل و خوار۔ انقلاب تم سے ہوا مسلمان قرآن سے بے پروا ہو تو دیکھ لو یہ دن سامنے
آگئے۔ مسلمان بید کسپے خوار ہو رہے ہیں تغییر الٰہی انکے تغیر اعتقاد پر متعلق ہو تا ہے مسئلہ خالق کل قادر مطلق اللہ ہے
ورنہ اسکا ارادہ رد سے اور اسکا مردود یارگاہ۔ حمایت سے ممنوع نہ ہوتا۔

برق چمکتا اسی **هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ** مناسبت بجلی کا
وہی ہے وہ کہ دکھاتا ہے تمکو بجلی بحالت خوف اور امید اور پیدا کرتا ہے بادل بوجھل
تمام رکھا گیا ابن کثیر نے برق فرشتہ ہے جسکے
لیئے چار منہ ہین ایک منہ آدمی کا سا دوسرا بیل کیطرح تیسرا نسر یعنی گدھ کا ایسا چوتھا شیر کا۔ جب اپنی دم
ہلاتا ہے تو بجلی ظاہر ہوتی ہے سحاب بقول فلاسفہ ابخرات ہین اور ہمارے نزدیک مخلوق ہے اپنی خدمت پر متعین
حاصل وہی اللہ ہے جو تمکو بجلی دکھاتا ہے اور تم پر خوف کی حالت طاری ہوتی ہے کہ مبادا صاعقہ نہ گرے۔ اور امیدوار رہتے ہو کہ پانی برسیگا اور گھنگھور گھٹا مین پیدا کر دیتا ہے جو پانی سے بوجھل ہوتے ہین

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ
اور پاکی کرتا ہے رعد حمد سے اسکی اور فرشتے ڈر سے اور بھیجتا ہے بجلیان سو پہنچا دیتا ہے اسے جسے چاہے

رعد ترمذی نے ابن عباس سے **وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ** روایت کی کہ ایکبار چند
اور وہ جھگڑتے ہیں اللہ میں حالانکہ وہ سخت عذاب میں
یہود بحضور نبی محمود آئے اور کہا فرمائیے کہ رعد کیا ہے
ارشاد ہوا ایک فرشتہ ہے بادلونکا داروغہ اسکے پاس آگ کے کوڑے ہین ان سے بادل ہانکتا ہے
اور جہان حکم ہوتا ہے لے جاتا ہے۔ پھر عرض کی یہ آواز کیسی ہے فرمایا اسکی للکار ہے ابن کثیر حضرت
علی سے مروی ہے کہ رعد کی آواز سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحْتَ لَهُ ہے۔ ابن ابی زکریا نے کہا جو بادل کی گرج سنکر
کہے **سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ خِيفَةً** وہ صاعقہ سے محفوظ رہیگا عبد اللہ
بن زبیر جب بادل کی گرج سنتے باتین موقوف کرکے اسے پڑھتے اور کہتے زمین والونکے لیئے یہ
وعید شدید ہے۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا اگر میرے بندے میری اطاعت کرتے تو مین انپر
رات کو پانی برساتا اور دنکو دھوپ نکالتا۔ اور رعد کی آواز کبھی نہ سناتا۔ اور عطا نے ابن عباس سے

روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم رعد کی آواز سنو اللہ کا ذکر کرو کیونکہ مصیبت
نہ پہنچیگی محال شدید المغالبہ یا شدید القوۃ یا شدید العقاب یا شدید الجدال وشدید التحول کیسم
اور کہا ابو سعود نے شدید المماحلۃ والمکایدۃ والمماکرۃ ماحصل اور رعد تمیکے تسبیح
کرتا ہے اور فرشتے بھی یہ سب بحالت خوف وخشوع ہوتے ہیں اور گرنے والی بجلی
بھیجتا ہے جس شئے کو چاہتا ہے اسپر گرتی ہے لیکن ایسے آیات ظاہرہ ودلائل قاہرہ کے
بعد بھی اللہ کے باب میں یہ لوگ جھگڑا کرتے ہیں اور صرف اتنی یہ خرابی نہیں بلکہ عذاب
اور انتقام اور قوت اور حیلہ وحول میں بھی سخت تر ہے فوائد انہیں عجیب قدرت
تعالی ہی اشکل برق وصورت رعد باوجود کیفیت تکو محسوس کراتا ہے کہ سحاب میں ناری اور
آبی دونو مادے مجتمع ہیں سب سے زیادہ تعجب یہ کہ ایسی قدرت دیکھیں پھر جھگڑا
کریں کہ آخر میں کلمہ شدید المحال سے معلوم ہوا کہ یہ سب اسباب مذکورہ گو ہلاک اور
تخویف کے لیے بہت ہیں تاہم غضب خاص اور عتاب ذاتی نہایت شدید ہے اسکی کچھ
ہستی نہیں مسئلہ برق و رعد و سحاب موجود ہیں نہ صرف اسم فرضی و اثر جیسا کہ مذہب
فلسفہ کا بحث اخبار سے تو معلوم ہوا کہ یہ گرج رعد کی آواز ہے اور ملائکہ کو بھی اسمیں
شریک فرمایا تو اب تخصیص رعد کی کیا رہی جواب وہ مہیب اور تیز آواز مخصوص رعد کی
ہے اور تسبیح وتحمید میں اور ملائکہ بھی شریک ہیں آیت کے متعلق کچھ قصے بھی منقول ہیں
ابو سعود وعامر نے آپ سے باتیں شروع کیں اور اربد کو سکھا رکھا تھا کہ پیچھے سے کام تمام
کر دے مگر اسکی تلوار ایک بالشت کھنچکر رہگئی ناچار ہوا حضور نے دیکھا تو کہا اے اللہ
تو کافی ہو اربد پر بجلی گری اور عامر طاعون میں ہلاک ہوا ابن کثیر آپنے ایک مرد
عرب کے پاس آدمی بھیجے کہ ہدایت کریں وہ ملعون بولا رسول کون ہیں اور اللہ کا ہے کا
ہے سونے کا یا چاندی کا پیغامبر واپس آیا آپنے فرمایا پھر جاکر سمجھاؤ
پھر وہی جواب ملا تیسرے بار پھر گیا اور اس لعین نے وہی باتیں شروع کیں
ناگاہ ایک ابر کا ٹکڑا آیا اور گرجا اور بجلی اسپر گری اور جلا کر کندۂ جہنم کر دیا
اسکے متعلق نازل ہوا یرسل الصاعقۃ الخ

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ

اسی کیلیے ہے پکارنا سچا اور جنکو پکارتے ہیں سوائے اسکے نہیں جواب دیتے انکو کچھ

إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۚ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

مگر جیسے پھیلانے والا دونوں ہاتھ اپنے طرف پانی کے تاکہ پہنچے منہ کو اُسکے اور نہیں وہ پہنچنے والا اُسکو اور نہیں پکار کافروں کی مگر گمراہی میں

اسی کو پکارنا تو واسطے حق ہی کے ہے اور جو غیر خدا کو پکارتے ہیں وہ جواب کچھ نہیں دیتے ہاں اُن کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پیاسا دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی اُسکے منہ میں چلا آئے حالانکہ پانی اُسکے منہ میں آ نہیں سکتا ایسے ہی غیر خدا کے پکارنے والے ہرچند ہاتھ پھیلاتے ہیں وہ اُنکی فریاد رسی نہیں کر سکتے اور دعا کافروں کی تمام تر ضائع اور گمشدہ ہے دعوۃ الحق لا الہ الا اللہ و معاملہ حق جسنے موجد ... ثابت اسکی ... تفسیروں میں ... پہنچ فنا ہو سکے یہ حق مجازی ہے ... نہ ہو سکے وہ حق حقیقی کیسے

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۩

اور واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے خوشی اور ناخوشی اور سائے اُنکے صبح اور شام

سجدہ

جو کچھ زمین میں ہے اور آسمان پر سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں خوشی یا ناچاری سے اور اُنکے سائے سجدہ کرتے ہیں صبح و شام واضح رہے کہ آیت میں کئی بحثیں ہیں جدھر مفسرین کی توجہ نہیں ہوئی پس سجدہ اگر اسکا مفہوم شرعی (یعنے پیشانی کو زمین پر بحالت تذلل و عبودیت رکھنا) مراد ہو تو یہ کہنا چاہیئے کہ ہر شئے سجدہ کرتی ہے مگر انکے سجدے باعتبار اُنکے حالات کے مختلف وضع و طور پر ہیں اور اگر کنایہ ہر کمال فروتنی و عجز و اطاعت و انقیاد و تذلل سے تو کسی تاویل کی ضرورت نہیں حضرت واحد قہار کے حضور میں کوئی کیوں نہو ناچیز و سر افگندہ ہو جیسا کہ فرمایا كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ إِن كُلُّ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ کہا بعض نے یہ آیت مخصوص ہے ساتھ مومنین کے ملک ہوں یا جن یا بشر اور کہا گیا صرف ذوی العقول مراد ہیں مومن ہوں یا کافر ف کہا گیا کہ مَن عام ہے تمام موجود اسمیں داخل ہے لیکن مَن جو ذوی العقول کے لئے ہے یہاں تغلیباً و تشریفاً مستعمل ہوا کیونکہ اغفال و وجود جماد و حیوان ذوی العقول کے مقابلے میں ہیچ اور تابع ہیں ف اسمیں اشارہ ہے ہر موجود کو اسقدر فہم ضرور ہے کہ حضرت الوہیت کی جبروت اور اپنی عبودیت و تذلل کو پہچان سکے اور یہ امر مختلف طور پر ثابت ہے طوعاً و کرہاً کہا گیا مومن بطوع خاطر سربسجود ہیں اور کفار بقہر و جبر یا یہ کہ امر محبوب میں اطاعت بخوشی ہے اور امر مکروہ میں بمجبوری یا یہ کہ امور اختیاریہ میں طوع

ورضا ہے اور امور اضطراریہ مین جبر واکراہ جیسے موت وحیات ف یہ کنایہ ہے عموم
احوال سے یعنے ہر حال مین مطیع و منقاد ہین یا کنایہ ہے نہایت تحکم و سلطنت الٰہیہ سے
اسلیئے کہ مخلوق کی سلطنت خواہ ارادی ہے جیسے انبیا کی اطاعت خواہ جبری ہے جیسے
بادشاہون کی حکومت اور سلطنت حضرت واحد قہار کی جامع ہے ارادت و قہر مین ظلال
ا یہ کہ سایہ کوئی شئے موجود نہین بلکہ جو روشنی آفتاب یا کسی اور چیز سے ہے اہوکر کسی
جسم کثیف کی توسط سے دور ہوجاتی ہے اسکو سایہ کہتے ہین ۲ یہ کہ سایہ ایک مخلوق ہے
اوسکی مخلوقات سے جیسے ابر۔ رات۔ دن وغیرہ جیساکہ روایت کی علامہ سیوطی نے اپنے
رسالہ (الحبائک) مین کہ ایک فرشتہ سایون پر موکل ہے جب حضرت ابراہیم آگ مین ڈالی
گیئے تو آپ کو ایک شخص کی گود مین پایا اور وہ پیشانی نورانی سے پسینا پونچھتا تھا اسکا نام (
ملک الظل ہے) اور کہا مجاہد نے کہ سایہ مومن اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور مومن
بھی راضی ہوتا ہے اور سایہ کافر با وجود اکراہ و ناخوشی کافر کے اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور کہا
انباری نے کچھ بعید نہین کہ اللہ تعالے سائے مین عقل پیدا کردے جیساکہ پہاڑون مین
خشوع پیدا کردی ہے ف اختلاف و تاویلات سے علیحدہ یہ ہے کہ ظل سے افعال
و آثار و توابع مراد ہون یعنے ہر موجود خود بھی سربسجود ہے اور وہ افعال و خواص و
آثار جو اُس سے متعلق ہین سب مطیع و منقاد ہین غدو صبح آصال شام ان دو وقتون
کی تخصیص خواہ باعتبار ابتدا و انتہاے سایہ ہے یا اس لیئے کہ یہ اوقات اشرف ہین
اور ہر کام کا اعتبار بلحاظ ابتدا و انتہا ہوا کرتا ہے ف یہ بھی کنایہ ہے عموم اوقات سے
یعنے ہر وقت صبح ہو یا شام حاصل اللہ کے مطیع و فرمانبردار ہین اور اُسکے حضور مین
سر جھکائے ہین جو کچھ آسمان و زمین مین ہے ہر حال اور ہر وقت اختیار و مجبوری رغبت
و قہر سے اور جسطرح وہ خود مطیع و ذلیل ہین ایسے ہی اُنکے افعال و آثار بھی یعنے جواہر
و اعراض و اوصاف سب اُسکے مطیع و منقاد ہین پس کمال سلطنت و جبروت حق سبحانہ
تعالے کا ثابت ہوا جو کسی اور کی نسبت متوہم نہین ہوسکتا ربط اس ارشاد کے بعد
ایک دلیل ظاہر بیان فرمائی تاکہ کسی نافہم کو بھی شبہہ نہ رہے ربط پہلے سلطنت قاہرہ
و الوہیت ظاہرہ کی عظمت دکھائی پھر خالقیت و ربوبیت عامہ کی نسبت اُنکی زبان سے
اقرار لیکر معقول کیا تاکہ شریر نادم ہو اور سعید راہ پر آجائے اور الزام و فہمائش کے مراتب ختم ہوجائین

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ

آپ پوچھئے کون ہے رب آسمانوں کا اور زمین کا کہدیجئے اللہ کہیے کیا بنالیے تمنے اسکے سوا حمایتی نہیں مالک ہیں واسطے اپنی جانوں کے

نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا

نفع کے اور نہ ضرر کے کہیے کیا برابر ہونگے اندھے اور بینا کیا برابر ہوگی تاریکی اور روشنی کیا بنالیے

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

واسطے اللہ کے شریک کہ پیدا کیا ہو مثل خلق اللہ کے پس متشابہ ہوگی خلقت ان پر کہدیجئے اللہ خالق ہے ہر شئے کا اور وہ واحد غالب ہے

پوچھئے آپ آسمان وزمین کا رب کون ہے (چونکہ کسیکو مجال انکار نہیں) آپ ہی بتا دیجیے اللہ ہے پھر کہیے کیا تم رب العالمین کے غیر کو اپنا حمایتی و کارساز بناؤگے جو اپنی ذات کے نفع وضرر کا مالک نہو تو آپ پوچھیے کہ کیا اندھا اور بینا یعنی کافر مشرک نادان اور مومن موحد عارف برابر ہوگا کیا اندھیرا اور اُجالا یعنی کفر و ایمان مساوی ہے کیا تمنے اللہ کے لیے شرکا ٹھہرائے ہیں جنھوں نے اللہ کے مثل مخلوق بنائی ہے اور تمکو دھوکا ہوا کہ آیا یہ اللہ کی بنائی ہیں یا ان شرکا کی آپ بتا دیجیے کہ ہر شئے کا خالق اللہ ہے اکیلا زبردست **ف** آیت میں فوائد ہیں اول جب پرورش نفع وضرر خلق دوسرے سے متعلق نہیں تو کیوں کسیکی خوشامد اور عبادت کریں دوم جب اللہ کی سی خلقت کوئی نہیں بنا سکتا تو عذر جہل و مغالطہ کیا کام آئیگا سوم سمجھو تو اندھے ہوا اور اندھیری میں گرفتار نہیں تو آنکھیں موجود ہیں اور راہ روشن چہارم خالق خیر و شر وہی ہے ورنہ (کل شئے) کا ذکر عبث ہوجائیگا دلیل ان تمام دعووں پر قطعی دلیل جس سے کسی دانا کو مجال عدول نہیں یہ ہے کہ ہر موجود کے لیے ایک خالق جو اُسے پیدا کرے اور پروردگار جو بقا و قیام کا متکفل ہو ضرور ہے ورنہ وجود و قیام اشیا خود رد ہوجاتا اور یہ باطل ہے پھر اس خالقیت اور ربوبیت کے ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ ایک ہی ذات ہو دوئی کا نام نہ آئے اسلیے کہ اگر کافی نہوگا تو عجز لازم آئیگا اور خالق سے پہلے عجز کا وجود یا خالق پر مخلوق کا تسلط باطل ہے اور اگر ایک کافی ہو تو زیادہ کا ثبوت بلا ضرورت ہے اور وجود ضروری بے ضرورت ثابت نہیں ہوسکتا پس ضرورۃً ثابت ہوا کہ ایک ہی ذات خالق ورب ہے واحد ہے اور ہم مسلمان اسی ذات پاک کو اللہ کہتے ہیں اسلیے فرمایا وہ اللہ واحد و زبردست ہے ربط ان دلائل و امثلہ کے بعد ایک نئی مثال بیان فرمائی کہ شاید اسکا اثر ہو

ف اثبات خالقیت وربوبیت وتوحید

أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا

اتارا آسمان سے پانی پھر بہے نالے اندازے اپنے اور اٹھایا بہاؤ نے پھین ابھرنے والا اور اس سے

يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ

کہ دھونکتے ہیں اس پر آگ میں بمطلب زیور یا اسباب کے کف ہو مثل اسکے ایسے ہی مثل مارتا ہے اللہ حق اور باطل کی

فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ

پس لیکن کف تو جاتا رہتا ہے نکما ہو کر اور جو نفع دیتا ہو آدمیونکو پس ٹھہرتا ہے زمین میں ایسے ہی مارتا ہے اللہ مثالیں

آسمان سے پانی برسایا نالے بقدر اپنے ظرف و وسعت کے بہے سیلاب نے ابھرتے ہوئے پھین کو اٹھایا اور اُن چیزوں سے بھی جنپر آگ دھونکتے ہین تاکہ پگھلا کر زیور بنائیں جیسے چاندی سونے سے یا اور کوئی اسباب تیار کرین جیسے لوہے تانبے سیسہ رانگے سے ایسے ہی پھین نکلتا ہے یونہین اللہ مثل مارتا ہی حق و باطل کی (بیان مثل) پس لیکن پھین پانی کا ہو یا فلزات کا نکما ہو کر جاتا رہتا ہے اور وہ شئے جو آدمیون کو فائدہ دیتی ہے جیسے آب صاف یا نقرہ وطلاے خالص شفاف زمین پر قائم و ثابت رہتی ہے ایسے ہی اللہ نے مثالین بیان کین یعنے جسطرح بہاؤ مین پانی سے پھین اور آگ پر فلزات سے میل نکلکر معدوم و فنا ہو جاتا ہی کف آب خواہ درخت یا پہاڑ یا کنارے پر رہگیا اور میل فلزات کا کاریگر نے دور پھینک دیا بہرحال ضایع و معدوم ہو جاتا ہے اور صاف و خالص نفع رسان چیز رہجاتی ہے ایسے ہی حق قائم اور باطل عبث و زائل ہے اودیہ جمع وادی وہ مقام جہان پانی جمع ہو کر بہے رابی بڑھنے اور ابھرنے والی جما عام ہے بہر کنے والی فلزات کو شامل جفا ضایع و رائیگان بیکار چیز باطل ضرب مثل مارتا ف آیت مین اشارہ ہی کہ گو ابتدا باطل عالی و غالب نظر آئے مگر آخر زائل و ضائع ہو جاتا ہے نکتہ سالک کے لیے بوقت جوش عشق و تموج شوق و حرارت محبت و اشتعال قلب صفا کے ساتھ تکدر اور حق کے ہمراہ باطل جاری ہوتا ہے اگر میلان کامل و جوش صادق ہے تو صافی کدر سے پاک اور خالص غش سے صاف ہو جائے گا ورنہ نہ نکتہ معلوم ہوا کہ اقسام اقسام کی مثالون مین ایک خاص اثر رکھا گیا ہے ہر شخص کو بحسب مناسب طبع ایک مثال سے فائدہ ہوتا ہے ایسا ہی ہر قلب کے لیئے ایک نصیحت اور ایک طریق موثر و مصفی ہے طالب صادق کو چاہیے کہ جویان رہے اور شیخ کامل ہر مجرب نسخے سے علاج کرے اور امیدوار فضل رہے

فعل انزل فاعل / انتقال الی الغائب / مفعول بہ / فعل اودیۃ فاعل / مفعول رابیا

ف سے ملایا جاتا ہے بیعت شیخ النعمۃ

لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

واسطے ان کے جنہوں نے قبول کیا حکم اپنے رب کا نیکی ہے اور جنہوں نے نہیں قبول کیا واسطے رب کے اگر ہوتا انکے لیے جو زمین میں ہے سب کا سب

وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ

اور مثل اسکے ساتھ اسکے البتہ فدیہ کرتے ساتھ اسکے وہی ہیں انکے لیے برا حساب اور ٹھکانا انکا جہنم ہے اور برا فرش

جن لوگوں نے اپنے رب کے احکام قبول کیے انکے لیے حسنیٰ یعنی جنت وخیر دائم ہے اور جنہوں نے نہ قبول کیا حکم اسکا اگر ہوتا پاس انکے جو کچھ زمین میں ہے اور مثل اسکے اور بھی تو سبکا سب فدیہ میں دیکر دوزخ سے بچنے کے خواستگار ہوتے وہی لوگ ہیں جنکے لیے حساب سخت اور بازپرس شدید ہے اور رہنے کی جگہ انکی جہنم میں ہے اور برا بچھونا ہے

أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ

کیا جو جانتا ہے یقین کہ جو اتارا گیا طرف تیرے مگر تیرے رب کیطرف سے حق مثل اسکے ہے کہ وہ اندھا ہے نہیں نصیحت پکڑتے مگر صاحب عقل

کیا جو یقین کرتا ہے کہ جو آپ کے رب کیطرف سے اتارا گیا وہ حق ہے یا جو اتارا گیا وہ حق ہے اور آپ کے رب کیطرف سے ہے مثل اسکے ہے جو اندھا ہو اور نصیحت ماننا تو دانشمندوں ہی کا کام ہے علم یعنے یقین ما انزل قرآن واحکام اسکے اعمیٰ منکر کافر

ف مومنین کے متعلق ... جاننا

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ ۝ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن

جو پورے کرتے ہیں اقرار اللہ کے اور نہیں توڑتے پیمان کو اور جو ملاتے ہیں اسے کہ حکم کیا اللہ نے اسکا کہ

يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ

ملایا جاوے اور ڈرتے ہیں رب اپنے اور ڈرتے ہیں برائی سے حساب کی اور جنہوں نے صبر کیا واسطے طلب رضا کے

رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

اپنے رب کی اور قائم کی نماز اور خرچ کیا اس سے کہ دیا ہمنے انکو چھپا اور کھلا اور دفع کرتے ہیں نیکی سے برائی کو

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ

وہی ہیں واسطے انکی انجام دار ہے جنتیں دائمی داخل ہونگے اسمیں اور وہ کہ لائق ہوا باپوں سے انکے اور ازواج سے انکے اور اولاد

صلح لائق وصالح ہوئے مراد ایمان وعمل خیر ہے آبا سے مراد اصول ہیں ذکور ہوں یا اناث ازواج جفت زن ہو یا شوہر ذریات فروع وتابع ومتعلق مثل اولاد ومرید وشاگرد ومقلد وفرمانبردار کے حاصل جو لوگ اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اقرار کو نہیں توڑتے اور وہ جو ملاتے ہیں اسے جسکے ملانیکا حکم دیا گیا ہے

اور ڈرتے ہین اپنے رب سے اور سایہ قیامت سے خائف ہین اور جو صبر کرتے ہین
خلاف نفس وکرہ وطبع یا اُن نقصانون اور تکلیفون کو جو امتثال اوامر الٰہیہ مین پیش
آتین گوارا کرتے ہین اسلیئے کہ رضائے الٰہی وعنایت شاہنشاہی حاصل کرین اور نماز
قائم صدقات ادا کرتے ہین چھپے اور کھلے یعنے ہر حال مین یا یہ کہ نماز وصدقات نافلہ مخفی کرتے
ہین کہ خشوع وخلوص مزید حاصل ہو اور نماز وصدقات واجبہ با علان ادا کرتے ہین کہ صورت
عبودیت وقبول ارشاد وعظمت اسلام وترغیب خواص وعوام پائی جائے اور جو برائیون کو
اچھے اعمال یا توبہ سے مٹا دیتے ہین جیسا کہ معاذ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ
الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا پیچھے کر دی برائی کے نیکی کہ مٹا دے اُسے اور قرآن مین ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ
یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ نیکیان برائیون کو مٹا دیتی ہین اور غالباً مراد اس نیکی سے توبہ ہو جس سے
ہر گناہ معاف اور ہر حق خفیف ہو جاتا ہے یہ لوگ ہین جنکے لیئے عاقبت دار یعنے جنت دائمی
ہو اور نعمت باقی اور اُن بہشتون مین داخل ہونگے خود وہ اور اُنکے اصول وفروع و
زوج واتباع جو قابل دخول یعنے مومن ہونگے یصلون خواہ وصل سے بمعنے عطا ہے
یعنے ایسے احسان وعطا کرتا یا صلہ رحم سے اور یہ دونو معانی تفاسیر مین منقول ہین یا بمعنے
(پیوستن) سے ہے یعنے اپنے اعتقاد۔ اقوال۔ افعال احکام الٰہی سے ملا دو سوء حساب
مشکوۃ لَیْسَ اَحَدٌ یُحَاسَبُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا ھَلَکَ نہین ہو کوئی جس سے قیامت مین حساب
کیا جائے مگر ہلاک ہوگا (بخاری) ترغیب مَنْ نُوْقِشَ فِی الْحِسَابِ ھَلَکَ جس سے
حساب مین مواخذہ کیا گیا ہلاک ہوا **ف** آیت عبارۃً دلالت کرتی ہے کہ جنتیون کے وہ
اقارب واحباب جنمین بوئے ایمان باقی ہے بخشدیئے جائینگے تاکہ انکے دل ٹھنڈے ہون
احادیث شفاعت مین اسکی تفصیل موجود ہے مسلم قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ
فَیَقُوْمَانِ جَنَبَتَیِ الصِّرَاطِ یَمِیْنًا وَّ شِمَالًا فرمایا اور بھیجے جائینگے امانت اور رحم پس کھڑے
ہونگے یہ دونو جانب پل صراط کے داہنے اور بائین (تاکہ جسنے صلہ رحم کیا ہو اور امانت ادا
کی ہو اُسکی محافظت کرین بخاری ومسلم مین ہے کہ جب بعد پل صراط مومن دوزخ سے
خلاص پائینگے پس قسم ہو اُس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے مومنین سے
زیادہ کوئی اللہ تعالےٰ سے جھگڑنیوالا نہوگا یہ اپنے اُن بھائیونکے لیئے جو دوزخ مین گرینگے
عرض کرینگے اے رب یہ تو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے روزہ رکھتے حج کرتے تھے ارشاد ہوگا تم انھین

ف سوء حساب

ف شفاعت مومنین

نکال لو جسے پہچانو پھر ایک مخلوق کثیر نکالی جائیگی پھر عرض کرینگے اے رب! ہم نے اسمین کوئی باقی نہین چھوڑا جسے پہچانتے تھے اور جنکے حق مین حکم ہوا تھا وہ سب نکل آئے ارشاد ہوگا جاؤ اور جسکے دلمین بقدر ایک دینار ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو پھر بہت آدمی نجات پائینگے پھر حکم ہوگا جاؤ آدھے دینار برابر جسکے دلمین ایمان ہو اسے بھی نکال لو پھر بھی بہت آدمی نکل آئینگے پھر حکم ہوگا جسکے دلمین ذرہ برابر خیر ہو اسے بھی نکال لو پھر بھی بہت آدمی نکالے جائینگے اور جنتی عرض کرینگے اے رب! اب تو بقدر ذرہ بھی خیر کا پتا نہین پھر حضرت جل جلالہ ارشاد فرمائیگا ملائکہ نے بھی شفاعت کی پیغمبرون نے بھی شفاعت کی مومنین بھی شفاعت کر چکے کوئی باقی نہین رہا مگر ارحم الراحمین فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ یعنی ایک مٹھی دوزخیون سے بھر لیگا اور ان سبکو نکال لیگا جنھون نے ذرا بھی نیکی نہ کی تھی اور جلکر کوئلا ہوگئے تھے پھر انکو جنت کی نہر حیات مین ڈالدیگا یہ لوگ مثل موتی کے نکلینگے انکی گردنو پر نشان ہوگا جس سے جنتی کہینگے هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ یعنی یہ حضرت رحمٰن کے آزاد کردہ ہین جنھین بے عمل بہشت مین داخل کیا ترمذی ابو سعید نے آنحضرت سے روایت کی کہ میری امت سے بعض وہ ہین جو ایک جماعت کی شفاعت کرینگے اور بعض ایک قبیلے کے اور بعض ایک گروہ کے اور بعض وہ جو ایک شخص کی شفاعت کرینگے مشکوٰۃ دوزخی صف بنائے جاتے ہونگے کہ ایک جنتی ادھر سے نکلیگا دوزخیون سے ایک شخص کہیگا اے فلان تو مجھے نہین پہچانتا مینے تجھے پانی پلایا تھا یا آب وضو دیا تھا تو یہ جنتی اسکی شفاعت کرکے جنت مین داخل کرا دیگا

ف فضل مہاجرین

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

اور فرشتے داخل ہونگے انپر ہر دروازے سے سلام ہے تمپر اسلیئے کہ صبر کیا تمنے پس اچھا ہے انجام دار

اور فرشتے ان جنتیون پر داخل ہوا کرینگے جنت کے ہر دروازے سے اور کہینگے سلام تمپر بسبب اسکے کہ صبر کیا تمنے اور کیا اچھا ہے دار آخرت ابن کثیر آپنے فرمایا معلوم ہے کہ جنت مین پہلے کون جائیگا صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ و رسول دانا تر ہے فرمایا وہ محتاج مہاجر پہلے داخل ہونگے جنکے تمام ذریعے مسدود و اسباب مفقود تھے مری اور تمنائین دلمین رہین جو پوری نہ ہو سکے پھر اللہ تعالےٰ ملائکہ کو حکم دیگا جاؤ اور انکو سلام کرو فرشتے کہینگے ہم تیرے آسمان پر رہتے ہین اور تیری مخلوق مین برگزیدہ ہین کیا ہمکو تو فرمایا ہے

کہاں ان نمازیوں کے پاس جائیں اور انھیں سلام کریں ارشاد ہوگا یہ میرے بندے ہیں میرے سوا کسی کو بندگی نہیں کی انکے اسباب منقطع امید ین دلین باقی تھین پھر ملائکہ آئینگے ہر ہر دروازے سے داخل ہونگے اور کہینگے سلام علیکم الخ اور ایک روایت مین ہے کہ قیامت مین اللہ تعالے جنت کو طلب فرمائیگا وہ اپنی زینت اور آرائش کے ساتھ آئیگی پھر ارشاد ہوگا میرے وہ بندے کہاں ہین جو میری راہ مین لڑے اور مارے گئے اور ستائے گئے اور کوششین کین جاؤ جنت مین چلے جاؤ نہ تمپر حساب ہو نہ کتاب پھر پھر ملائکہ حاضر ہونگے اور سجدہ کرینگے اور عرض کرینگے اے رب ہم تیری رات دن تسبیح کرتے ہین یہ کون ہین جنکو ہمپر برگزیدہ فرمایا ارشاد ہوگا یہ ہمارے بندے ہین جو ہمارے لئے لڑے مارے گئے جہاد کئے پھر انپر ہر طرف سے فرشتے آکر سلام کرینگے۔ اور حضور ہر سال اہل قبور کی زیارت کرتے اور فرماتے سلام علیکم الخ اور حضرت ابو بکر و عمر بھی ایسا ہی کرتے

ف ملائکہ کا یہ عذر حسد سے ہوگا بلکہ خواہ اظہار قرب و عظمت مومنین منظور ہوگی خواہ انھین غبطہ ہوگا کہ حضور محبوب مین دوسرا ہمسے زیادہ مقرب ہو جائے۔ خواہ واقف نہ تھے جب معلوم ہوا کہ یہ نظر کردگان خاص و فدائیان حضرت ہین خوش ہوئے اور مبارکباد دینے لگے **مسئلہ** مسلمان کو کسی خیر و برکت و سرور جائز و مقام تقوے و تعبد مین دیکھکر مبارکباد دینا اور بشارت سنانا سنت ملائکہ سے ہے۔

وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ

اور جو توڑتے ہین اقرار اللہ کا بعد اسکے استحکام کے اور کاٹتے ہین اُسے کہ حکم دیا اللہ نے اسکا

أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ○

کہ ملائین اور فساد کرتے ہین زمین مین وہی ہین انکے لئے لعنت ہو اور انکے لئے برا گھر ہے

جو لوگ اللہ کے وعدے اور پیمان بعد استحکام و توثیق توڑ ڈالتے ہین (عہد اللہ کا) ایمان و اسلام اور (بعد استحکام) سے بعد اقرار ایمان یا بعد عقل و فہم یا بعد تعلیم و دعوت انبیا و علما مراد ہے) اور جنکے ملانیکا حکم ہے اُسے قطع کرتے ہین یعنے خلاف امر و قطع رحم و ترک احسان کرتے ہین اور زمین مین فساد یعنے کفر و عناد پھیلاتے ہین انپر اللہ کی لعنت ہے اور برا گھر یعنے جہنم ہے ربط اور کوئی یہ نہ کہے کہ باوجود لعنت کے بھی انکی شگفتہ حالی اور فراغ بالی کیونکر ہے اس لئے کہ ـــ

ف سرکوبی ونیکیاں اور نیکی بربدی

ف انکے بدلے بدی

اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاۗءُ وَیَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۭ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مَتَاعٌ ؀

اللہ وسیع کرتا ہے رزق واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتا ہے اور خوش ہوئے زندگی دنیاوی پر اور نہیں زندگی دنیاوی آخرت میں مگر نفع لینا

اللہ تعالیٰ رزق وسیع وتنگ کرتا ہے جسکے لیے چاہے سا میں تفریق کفر واسلام نہیں وہ رب العالمین ہے۔ اور دنیا پرست خوش ونازاں ہے دنیاوی زندگی پر حالانکہ یہ بمقابلہ آخرت کچھ بھی نہیں ایک آن کا نفع ہے جیسے خواب وخیال کا دفقہ پس اسے علامت غضب ورضا یا اصل کفر وایمان سمجھنا اور اسکے ملنے پر خوش اور تنگی پر دلگیر دلگیری زیبا نہیں قدر یعنے اندازہ مگر قرآن میں اکثر بمقابل معنے وسعت ضیق وتنگی وکم رزق مراد ہے متاع نفع تنوین وحدت یا تحقیر کی ہے۔

وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْلَاۗ اُنْزِلَ عَلَیْہِ اٰیَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَاۗءُ وَیَہْدِیْۗ اِلَیْہِ مَنْ اَنَابَ ؀

اور کہتے ہیں جو کافر ہوئے کیوں نہ اتاری گئی اسپر کوئی نشانی رب اسکے کہہ دیجئے بیشک اللہ بہکاتا ہے جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنی اسے جسنے رجوع کی

کفار کہتے ہیں آپ پر کوئی نشانی یعنے فرشتہ یا خزانہ کیوں نہ اترا آپ فرما دیجئے یہ امور ہماری مشیت پر محول ہیں جسے چاہیں بہکائیں جو رجوع کرے اسے راہ دکھائیں بحث ظاہر آیت میں تناقض ہے اسلئے کہ جسے چاہے بہکائے اور پھر رجوع کرنیوالا راہ پائے اب خواہ مشیت عام نرہی یا ہدایت جواب نظم آیت میں تقدیم تاخیر ہے یعنے ہر رجوع کرنے والے کی رہنمائی ہوگی اور بے رجوع اگر مشیت میں آیا تو اضلال یعنے توفیق سے محرومی ہو پس من اول مخصوص منہ البعض اور ثانی عام ہے پس ضلالت اثر ہے عدم انابت کا اور ہدایت ثمرہ ہے انابت کا اور یہی مذہب ہے اسلاف صالح کا کہ تخلیق و ایقاع اللہ کی طرف سے ہے جیساکہ فرمایا یُضِلُّ مَنْ یَّشَاۗءُ اور کسب وقصد ہماری طرف منسوب ہے اسلئے کہ انابت ہمارا فعل ہے اور وہ موجب ہدایت مسئلہ عموم لفظ مَنْ خوف واضطراب دائم کا مقتضی ہے اہل خلوص وتعشق ہو یا ارباب تقوی یا عوام کسی حال میں نڈر نہیں ہو سکتے۔ اور ہدایت موعود سے ہر سائل امیدوار ہے مگر دوام خشوع وخضوع تعشق ورجوع کے ساتھ چونکہ یہ وعدہ ایسے خوف اور تردد سے شامل تھا جسکا تصور دل خون کر دے اور توہم دماغ کو محل جنون بنائے لہذا مطمئن فرمایا

حاشیہ: رکوع ۹ ع ۸ ۔ الم اللہ الذی ۔ نعبدہ یکسب ۔ ستفہ ہیں ۔ اور دوزخ ۔ دنیا کہ ۔ تمہارے ۔ ۱۲ ف ۔ مسئلہ قدر ۔ ف مسئلہ خوف ورجا

ف ذکر اللہ موجب اطمینان دل ہے

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ

جو ایمان لائے اور قرار پکڑا انکے دلوں نے ذکر سے اللہ کے آگاہ ہو ذکر سے اللہ کی مطمئن ہوجاتے ہیں

الْقُلُوبُ ﴿۲۸﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ﴿۲۹﴾

دل جو ایمان لائے اور کین نیکیاں خوشحالی ہے انکے لیے اور اچھا رجوع

جو ایمان لائے اور انکے دل مطمئن ہوگئے ذکر سے اللہ کے آگاہ ہو بیشک ذکر سے اللہ کے دل مطمئن ہوجایا کرتے ہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے انہیں خوشخبری ہو اور انکے لیے اچھا ٹھکانا ہے شبہہ یہاں فرمایا کہ دل ذکر الٰہی سے مطمئن ہوتے ہیں تحت میں گزر گیا کہ دل خوفناک ہوتے ہیں وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ حل کیا اِس کو یقین و فیضان ذکر سے تردد و وہم باقی نہیں رہتا اور توحید و رسالت کے حق ہونے پر دل قرار پکڑ لیتا ہے پس یہ امر خوف کے منافی نہیں اطمینان ایک وصف قلبی ہے جو انسان کو استقلال و فکر صحیح و عزم وسیع و عمل مطلوب پر قادر کردیتا ہو اور اسمیں شک نہیں کہ ذکر اللہ موجب اطمینان و مفنی انتشار ہے طوبیٰ مصدر ہے معنے اسکے طیب یعنے خوشی پالینا اور کہا گیا نام درخت کا جو جنت میں ہے ابن کثیر کہا ابن عباس نے جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو بنایا تو فرمایا اَلَّذِينَ آمَنُوا الخ کہا ابن عباس نے طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہو جنت کی ہر کوٹھری میں اسکی ایک شاخ ہو کہا بعض نے اللہ نے اُسے اپنے ید قدرت سے خلق فرمایا تخم اسکا موتی تھا اسکی جڑ سے چشمہائے بہشتی جاری ہیں شہد و شیر و شراب و آب کے کہا عبداللہ بن وہب نے یہ درخت سو برس کی راہ کا ہے اسکے شگوفوں سے جنتیوں کی پوشاک پیدا ہوتی ہے اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ طوبیٰ درخت جنت ہے اللہ تعالیٰ اُسے فرمائیگا میرے بندے جسطرح چاہیں گھوڑے معہ زین اور اونٹ وغیرہ وہ سب موجود کردے (حسن مآب) جنت یا مقام حضور و مجلس دیدار و محل رضا ہے

ف ذکر طوبیٰ

كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا

جسطرح بھیجا ہمنے آپکو ایک گروہ میں کہ گزر گئے ہیں پہلے اُس سے گروہ تاکہ پڑھیے آپ اُنپر جو وحی کی ہمنے

إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

طرف تیری اور وہ کفر کرتے ہیں رحمن سے کہدیجیو وہ رب میرا نہیں معبود مگر وہی اسی پر توکل کیا مینے اور طرف اسکی ہے رجوع میرا

یعنے جسطرح ہمنے آپکو اس اُمت میں بھیجا ایسے ہی انکے قبل اُمتیں گزر چکی ہیں اور آپ کا

بھیجا اسلیے کہتا کہ آپ ہماری وحی کردہ آیات اُن پر پڑہیں اور حالانکہ وہ بجائے اطاعت و شکر کے حضرت رحمٰن سے کفر کرتے ہیں آپ کہدیجئے کوئی معبود نہیں مگر وہی مین نے اُسی پر توکل کیا اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہے اجن کیثر قریش رحمٰن کو نجانتے تھے اسی لیئے صلح حدیبیہ مین بسم اللہ کے ساتھہ رحمٰن کے لکھنے سے منع کیا۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا

اور اگر ہوتا کوئی قرآن کہ چلائے جاتے ساتھہ اُسکے پہاڑ یا ٹے ہوجاتی اُس سے زمین یا بول اُٹھتا اُس سے مردہ بلکہ اللہ کیلیے امر ہے سب

یعنے اگر ایسا قرآن ہوتا جسکے ساتھہ پہاڑ ہوتے اور اُسکی برکت سے زمین قطع ہوجایا کرتی اور مردے بول اُٹھتے (تب بھی انکو شبہے رہتے اور کفر پر اڑے رہتے) بلکہ حکم و امر اللہ کیلئے ہے سبکا سب معالم آیت مشرکین قریش کے حق مین نازل ہوئی ابوجہل اور ابن ابی اُمیہ وغیرہ بیٹھے اور حضور کو بلوایا جب آپ آئے تو ابن ابی اُمیہ نے کہا اگر آپ چاہتے ہین کہ ہم ایمان لائین تو قرآن کی برکت سے مکے کے پہاڑ چل نکلین اور زمین ہمارے کشتکار کے لیے نکل آئے اور نہرین جاری کر دیجئے کہ ہم باغ لگائین اور آپ اپنے زعم مین داؤد سے اللہ کے نزدیک کم نہین ہین اُنکے واسطے پہاڑ مسخر اور جانور تسبیح خوان ہوگئے تھے اور ہوا کو مطیع کر دیجئے تاکہ ہم ملک شام کو اپنی ضرورتون کے لیئے جایا کرین جسطرح سلیمان کیلئے ہوا اور آپ اللہ کے پاس اپنے گمان مین سلیمان سے بھی کم نہین اور اپنے جد قصی یا کسی اور کو زندہ کر دیجئے کہ ہم اُن سے آپکی نبوت و صدق کا حال دریافت کرلین جسطرح عیسٰی مردے جلاتے تھے اور آپ اللہ کے حضور مین کچھ عیسٰی سے کم نہین اللہ تعالے نے ان تمام سوالات کے جواب مین فرمایا کہ یہ سب کچھ ہوجائے تب بھی کیا حاصل اور اے نبی محبوب ہدایت تو ہمارے ہی اختیار مین ہے **ف** ظاہر آیت سے تو تین امر معلوم ہوئے کوہ و زمین و مردہ یعنے ان مین تصرف ہو مگر سیاق آیت شاہد ہے کہ پست و بلند نرم و سخت جماد و حیوان سب پر تصرف آسان ہے مگر قلوب کفار پر مشکل معالم جواب لو کا گیا مقدم ہے یعنے وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ اور کہا گیا محذوف ہے اور تبادر ذہن و معرفت عقل قرینہ کافی یعنے اگر یہ سب ہو تو بھی یہ ایمان نہ لائینگے۔

اَفَلَمْ يَايْــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ

کیا نہین مایوس ہوئے جو ایمان لائے بیشک اگر چاہتا اللہ راہ دکھاتا تمام آدمیونکو سبکے سب اور ہمیشہ رہینگے جو

ف ایمان لانے ... (حاشیہ)
لو دو ان ... تفسیر ... مدنی ۱۲
ولا یزال ... مدنی (معالم) ۱۲
ف لوگون کے اعمال

كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ

کافر ہوے پہنچیگی انکو بسبب اُسکے کہ کیا ہلاکت یا اوتریگی قریب گہر سے انکے یہانتک آسکے

وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ

وعدہ اللہ کا بیشک اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ

کیا ایمان والے مایوس نہین ہوے دیکھیے جبکہ معلوم ہی کہ سب بے حکم اللہ کے کچھ نہین ہوسکتا پھر کیون نہین اپنی تدبیر اور اثر سے ناامید ہوتے اسلیئے کہ اللہ اگر چاہتا سب راہ پر آجاتے اور کفار پر ہمیشہ انکی شامت اعمال سے عذاب نازل ہوا کریگا یا انکے گھر سے قریب اُتریگا یہان تک کہ اللہ اپنا وعدہ ظاہر کرے بیشک اللہ وعدہ خلافی نہین کرتا ف قارعہ عذاب ذملک کما بعض سنے فتح مکہ ف قارعہ سے حکم جہاد مراد ہے جو کبھی منسوخ نہوگا او قریب سے آثار عذاب یا متعلقین ومال کی ہلاکی یا وہ لشکر جو اطراف کفار مین تاخت وتاراج کرے وعدہ قیامت جیسکے آنے مین شک نہین شبہہ (لا یخلف المیعاد) عام ہی ہر وعدہ واجب الوفا ہے پس خلف کیونکر جائز ہوگا حالانکہ نص وعید مین خاص ہے حل بیشک ہر وعدہ واجب الوفا ہی مگر وعدہ وہ ہی جس سے کسی کا حق یا امید متعلق ہو اور جبکہ وعید سے کوئی حق وامید متعلق نہین ہوتی اسکے خلاف کو عفو ودرگزر کہتے ہین خلاف ورزی نہین کہتے پس خلف وعید جائز ہے

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ

اور بیشک ہنسی کی گئی پیغمبرونسے آپسے پہلے پھر مہلت دی ہمنے انکو جو کافر ہوے پھر پکڑ لیا ہمنے انکو پس کیسا تھا عذاب

اور بیشک آپسے پہلے جو پیغمبر گزر گئے اُنسے تمسخر اور مضحکہ کیا گیا پھر ہمنے کفار کو مہلت دی (تاکہ اور کفر مین غلو کرین اور عذر وترحم کی گنجایش نرہی) پھر ہمنے انکو پکڑ لیا اور عذاب نازل ہو گیا (تو آپنے دیکھا) کہ کیونکر ہوا عذاب نمرود وفرعون وقوم لوط وصالح ونوح پر کیا گزری۔

ع

أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ

کیا وہ کہ قائم ہے ہر ذات پر ساتھ اُسکے کہ کمایا اور بناے اللہ کے لیئے شریک کہدیجیے نام رکھو انکا

أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ

یا خبر دار کرو اللہ کو اُس چیز سے کہ نہین جانتا زمین مین یا ظاہر قول سے بلکہ اچھا دکھایا گیا انکو جو

كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ

کافروں کے مکر انکا اور روکے گئے راہ سے اور جسے گمراہ کرے اللہ پس نہیں اسکے لئے کوئی راہ بتانیوالا

لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ

انکے لئے عذاب ہو حیات دنیاوی میں اور البتہ عذاب آخرت کا شاق زیادہ ہے اور نہیں انکے لئے اللہ سے کوئی بچانیوالا

کیا وہ ذات جو قائم ونگران ہے ہر ذات کی کسب وعمل پر اور اس پہ کہ اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک کریں (برابر ہے دوسروں کے) یا ایسی ذات خبیر وعلیم (موجود ہو) اور یہ لوگ دوسروں کو اسکا شریک بنائیں یا تمسخر کرینگے اور رشک رکھینگے بوجہ تمسخر تردید انبیاء کے اس ذات قائم وحاضر سے اور اسکے لئے شریک بنائینگے اگر ایسا کیا تو کمال حمق وجہل ہے ۔ آپ کہدیجئے کہ اپنے باطل معبودوں کے جو چاہو نام رکھو تو کیا اللہ کو وہ ایسی چیز بتاؤ گے جسے وہ زمین میں موجود نہیں جانتا یا صرف زبانی ایسا کہتے ہیں یعنے پہلا تعجب تو تمسخر رسل وتردد الوہیت میں تھا اور دوسرا عجب یہ ہے کہ اللہ کو ایک امر بے بنیاد کی یعنے کئے معبودوں کی خبر دیتے ہیں پھر فرمایا یہ سچ مچ ایسا کہتے ہیں یا صرف باتیں ہیں بعد ازاں جواباً فرمایا ۔ بلکہ کفار کو انکے مکر اچھے دکھا دیئے گئے ہیں ان پر دروازے تحقیق اور روزن توفیق کے بند ہیں اور وہ اللہ کی راہ سے باز رہے ہیں اور بات یہ ہے جسے اللہ گمراہ کر دے اور دستگیری نفرمائے تو اسکے لئے کوئی ہادی رہنما نہیں ہو سکتا (اے نبی کریم آپ کی سعی آپکی تقریر پہ تاثیر کیا کر سکتی ہے آپ کیوں ملول ومتحیر ودل شکستہ ہوتے ہیں جسے اللہ بہکائے اسے کون راہ دکھلائے انکے لئے تو دنیا میں بھی عذاب ہے مومنین کی تلواروں یا نزول عذاب سے اور عذاب آخرت نہایت سخت وشاق ہے اور کوئی اللہ کے عذاب سے انکا بچانے والا نہیں قائم کہا مفسرین نے بمعنے نگہبان ومطلع ومحافظ ہے لا العلم سے مراد معدوم وغیر موجود ولا اصل مسئلہ اللہ تعالے ہر جزو کل وعرض وجوہر کا عالم ہے مسئلہ معدوم کا علم نہونا ذات باری میں جہل ثابت نہیں کرتا اسلئے کہ لا اصل کو جاننا جہل وکذب ہے نہ علم وصدق مسئلہ کفار کے حق میں بروز حساب کوئی شفاعت نہ ممکن نہ موثر و ہم (ہاد) نکرہ تحت نفی عموم پر دال ہے پس لازم آیا کہ کوئی ہادی انکا نہو حالانکہ لکل قوم ہاد عموم ہدایت کو شامل ہے اور فرعون ونمرود وابوجہل کو بھی پیغمبروں نے ہدایت فرمائی

وضع عموم ہدایت سے مراد صرف رہنمائی ہے وہ ہر شخص کے لیے ثابت اور بمعنی ایصال راہ راست پر پہنچا دینا مراد ہے یہ ازلی گمراہ کے لیے منتفی ہے

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا

صفت جنت کی جو موعود ہو متقیوں کے لیے جاری ہیں نیچے اسکے نہریں میوے اسکے دائمی ہیں اور سایہ اسکے

تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ

یہ انجام ہے انکا جو ڈرے اور انجام کفار کا آگ ہے

بیان اور وصف اس جنت کا جسکا پرہیزگاروں سے وعدہ ہوا ہے یہ ہے کہ اسکے تلے نہریں بہ رہی ہیں اسکے میوے ہمیشہ باقی رہینگے اور سایہ بھی دائمی ہے نہ اسکی نعمتیں فنا ہوتی ہیں نہ اسکی راحت زائل یہ انجام کار انکا ہے جو اللہ سے ڈرے اور گناہوں سے بچے اور انجام کفار کا نار جہنم ہے ترغیب خدام جنت ہمیشہ یا ربنا

لو اذنت لی لاطعمت اھل الجنۃ و سقیتھم لم ینقص من عندی شیئ اے رب

اگر تو مجھے اجازت دے تو میں کھلاؤں اور پلاؤں تمام بہشتیوں کو اور کم ہو مجھ سے کچھ

وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ

وہ لوگ کہ دی ہم نے انکو کتاب خوش ہوتے ہیں اسپر کہ اتارا گیا طرف آپکے اور بعض گروہ ہیں جو وہ ہیں کہ انکار کرتے ہیں اسکی بعض کا

قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ

کہدیجئے کہ مجھے حکم کیا گیا ہے مگر یہ کہ عبادت کروں اللہ کی اور نہ شریک کروں ساتھ اسکے طرف اسکی بلاتا ہوں میں اور طرف اسکی بازگشت ہے

وہ لوگ جنکو ہمنے کتاب یعنے قرآن عطا فرمایا وہ خوش ہیں اسپر جو آپ پر اتارا گیا یہ سرور انکا بوجہ ذوق ایمان و شوق رحمن ہے اور مراد اس سے وہ ہیں جو اہل کتاب سے ایمان لائے جیسے عبد اللہ بن سلام و نجاشی وغیرہ) اور بعض جماعتیں وہ ہیں کہ بعض قرآن سے منکر ہیں یعنے جو احکام انکے خلاف ہیں اسکا انکار کرتے ہیں آپ کہدیجئے کہ مجھے حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اسکے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ بناؤں اور اسی کی طرف آدمیوں کو بلاؤں اور اسی کیطرف مرجع ہے

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَمَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

اور ایسا ہی اتارا ہمنے اسے حکم عربی اور اگر پیروی کریگا تو انکی خواہشوں کی بعد اسکے کہ آگیا تیرے پاس علم سے

اور ہمنے قرآن کو اتارا زبان عرب میں ہے

مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ

نہیں تیرے لیے اللہ سے کوئی حمایتی اور نہ بچانے والا

درانحالیکہ وہ حکم اور اگر کہیں تم انکے

[illegible] اور [illegible] سے [illegible] قرآن آگیا
[illegible] سے کوئی [illegible] [illegible] کوئی [illegible]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ
اور تحقیق بھیجے ہمنے رسول پہلے آپ سے اور بنائی ہمنے انکے لئے جوڑے اور اولاد اور نہیں تھی

لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ
کسی پیغمبر کو کہ لاوے کوئی معجزہ مگر حکم سے اللہ کے

پیغمبر [illegible] آپ پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے کہ اگر آپ پیغمبر ہوتے تو تجرد تو سے رغبت کیوں نہ ہوتی زہد و تجرد و انبیاء فرماتے ارشاد ہوا اور بیشک آپ سے پہلے بہت سے پیغمبر بھیجے ہیں اور انکے لیئے ازواج و اولاد تھے (پھر آپ پر الزام بیجا ہی) اگر آپ پیغمبر ہیں تو کیوں نہیں ہر ایک فرمائشی معجزے ظاہر ہوتے جواب دیا کسی پیغمبر کو یہ اختیار نہیں کہ بدون اذن الٰہی معجزے ظاہر کیا کرے (اور ایمان لانے کو ایک دو معجزے کافی ہیں) آپ انکو عذاب سے ڈراتے تو کہتے اگر پیغمبر صادق ہیں تو عذاب کیوں نہیں آتا ارشاد ہوا ہر مدت کے لئے حکم مکتوب و وقت مقرر ہے عجلت بیسود ہی
ف نکاح کرنا سنت انبیا ہے سے اسلیئے وارد ہوا اَلنِّكَاحُ سُنَّتِي نکاح میری سنت ہی

لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ۞ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ
واسطے ہر مدت کے مکتوب ہے مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور ثابت کرتا ہے اور پاس اسکے ہی اصل کتاب

اور ہر وعدے کے لیئے ایک کتاب یعنے حکم لکھا ہوا ہی اللہ جسے چاہے مٹائے جسے چاہے ثابت رکھی اسکے پاس اصل کتاب یعنے لوح محفوظ ہے۔ بخاری و مسلم صلہ رحم سے روزی اور عمر بڑھتی ہے اور قرآن مین دوسری مقام پر فرمایا موت ٹلتی نہین **ف** اس تناقض کے دو جواب ہین ایک یہ کہ نصوص ماؤل ہین زیادتی رزق و عمر سے برکت و خوبی و نام نیک و آثار حسنہ مراد ہے اور محو سے نسخ احکام اثبات سے احکام ناسخ و محکم مراد ہین دوسرے اور یہی اوسکے ہی کہ قضا کی دو قسمین ہین (مبرم) جو نہ بدلے جیسے نبوت و سعادت و شقاوت (معلق) جو کسی کام پر موقوف ہو اور یہ تعلیق ملائکہ کے علم یا لوح کے مکتوب کے اعتبار سے ہی انکو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور علم الٰہی مین حدوث کو کیا دخل۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ قضا معلق مین ایسا ہوگا **ف** اسلیئے فرمایا کہ ام کتاب ہمارے پاس ہی اسمین سے محو و اثبات کرتے ہین۔ نہ علم قدیم مین پس ہر معلق آخر کو مبرم ہوکر اپنے وقت پر ضرور واقع ہوتی

اگر قضائے عاقل ہوتے تو انتقال واجبہ ... سو ہو جاتے تھے

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ

اور اگر دکھا دیں ہم تجھے بعض اسکا کہ وعدہ کرتے ہیں ہم یا وفات دیں ہم تجھے پس نہیں اوپر ذمے تیرے مگر پہنچا دینا اور ہمپر حساب ہے

اور اگر ہم آپکو بعض آن فتوحات یا ہلاک کفار سے دکھلا دیں جسکا وعدہ کیا ہی یا آپ کو وفات دیں (دونوں صورتوں میں) آپکے ذمے صرف پیغام رسانی ہو رہا حساب وسزا سے گناہ وخطا سے تو اب یہ ہمارے طرف ہے ف آیت میں تین خبریں ہیں جو ہونے والی تھیں لے فتوحات موعودے سے بعض آپ کی حیات میں واقع ہونگی جیسا کہ بدر وخیبر وفتح مکہ میں ہوا ٹے آپ انتقال بھی فرمائینگے تے بعض وعدے آپکے بعد ظہور میں آئینگے جیسا کہ آپ کے اصحاب کے زمانے میں ہوا اور تین حکم ہیں لے آپکا کام تبلیغ رسالت ہے ٹے آپکو اس سے تعلق نہیں کہ حق غالب اور باطل مغلوب ضرور ہو تے عذاب وثواب میں آپکو کچھ دخل نہیں لطیفہ طالب سالک پر اطاعت امر وامتثال لازم ہے۔ دنیا میں کشود واثر آخرت میں جزا وسزا سے اسے غرض نہیں حافظ تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن * کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند * ربط منجملہ ان عذابوں کے جو دنیا میں کفار کے لیئے ہیں بعض کا ذکر فرماتا

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ

کیا نہ دیکھا ہم آتے ہیں زمین کو کم کرتے اسے کناروں سے اسکے اور اللہ حکم کرتا ہے نہیں پیچھے ڈالنیوالا

لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

کوئی حکم کو اسکے اور وہ جلد کرنیوالا ہے حساب کا

الارض میں لام عہد ہے اور قرینہ اسکا تعذیب کفار جسکا ذکر گزر گیا یعنے زمین مقبوضہ کفار نقص بھی خاص منسوب ہے کفار کیطرف یعنے انکا ملک کم کرتے جاتے ہیں معقب پیچھے ڈالنے والا یعنے ٹالنے والا حاصل کیا نہیں دیکھا کہ ہم ملک کفار کا اسکے اطراف سے کم کرتے جاتے ہیں ہر دن کفار کے زمین پر اہل اسلام قبضہ کرتے جاتے ہیں یہ نمونہ عذاب دنیاوی ہے اللہ کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا وہ حساب جلد کرتا ہے ف معلوم ہوا کہ سلطنت کا ہاتھ سے نکل جانا عذاب دنیاوی ہے

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ

اور بتحقیق مکر کیا انہوں نے جو پہلے تھے انسے پس واسطے اللہ کے ہے داؤ سب جانتا ہے جو کرتی ہے ہر جان

اور وہ لوگ بھولتے وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ پہلے گزر گئے انہوں نے بھی بڑے بڑے داؤ اور اب جان لینگے کافر کسکے لیئے ہے انجام دار کیئے اور انجام یہ

جو اکر تمام تدبیر تھا اور وہ اتو اللہ کے واسطے ہوئے یعنے جو ارادہ الٰہی تھا وہی ظہور مین آیا وہ جانتا ہے جو کچھ جانین کرتی ہین اور کفار آپ جان لینگے کہ انجام دار کسکے لئے ہے یعنے دار آخرت بہتر کون فائدہ پاتا ہے یعنے دنیا مین کچھ کافرونکی تجلی اور آخرت مین بھی کیا کی سزا پائینگے

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

اور کہتے ہین جو کافر ہوئے تو نہین رسول کہ مجکو کافی ہے اللہ گواہ ہمارے اور تمھارے درمیان

وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۝

اور وہ ذات جسکے پاس علم ہے کتاب کا

کفار تو کہتے ہین آپ رسول فرستادہ خدا نہین آپ جواب دیجئے اللہ کی گواہی اور اُس کی گواہی جسکے پاس علم کتاب یعنے لوح محفوظ ہے کافی ہے —

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

مکیۃ

تام اسکا سورۂ ابراہیم مکے مین اتری ہی اسکی دو آیتین مدنی بدر کی ہین (معالم وکبیر) جامع البیان مین اسکی آیتون کا شمار اکاون ہے دوسری تفسیرون مین باون ہ

الر ۚ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

کتاب ہے اتارا ہمنے اسکو طرف تیرے کہ نکالے تو آدمیونکو تاریکی سے طرف روشنی کے

بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ

اجازت سے انکے رب کی طرف راہ غالب تعریف کیگئی کے

الر حروف مقطعات سے ہے ظلمات کنایہ ہے کفر و معاصی ضرر و حمق سے نور کنایہ ہے ایمان و تقوی و نفع و معرفت سے یعنے قرآن اسلئے اتارا گیا کہ آپ لوگونکو تاریکی جہل و کفر سے بچا کر نور ایمان و معرفت مین داخل کرین اور یہ باذن الٰہی ہو جو سبکا رب اپنے ارادہ مین غالب اپنی ذات و صفات مین محمود ہے اور مستحق حمد

اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ

اللہ ایسا ہے کہ جسکا ملک ہے جو آسمانون مین اور جو زمین مین ہے اور ہلاکی ہے کافرونکو عذاب سخت سے

زمین و آسمان مین جو کچھ ہے سب اللہ کا مملوک و مخلوق ہے اور کافرونکے لئے سخت عذاب ہے

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا

جو دوست رکھتے ہین زندگی دنیاوی کو آخرت پر اور روکتے ہین راہ سے اللہ کی اور ڈھونڈ

عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝

کجی وہی ہین گمراہی دور مین

جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر فوقیت دیتے ہین اور دوسرونکو اللہ کی راہ سے روکتے ہین اور دین کو

حاشیہ: ع ۶ — جامع البیان — روح البیان — مدارک — معالم و کبیر — مکی ہے ابراہیم سے — ۱۳ — لوح محفوظ — اللہ کی شہادت کافی ہے

یا دنیا کو اور دین کو بھی کج تلاش کرتے ہیں یہی دور جا پڑے ہیں گو دنیا کا فرحت خواہ ہوا ہے پر یہی جیسا کہ ابو مسعود
کی تفسیر یعنی الیہود شرح دنیا طلبی کرتے ہیں جو جابر شہر النصاری ہیں خواہ دین کی مذمت ہے
یا امر جمع سبیل کیطرف ہے یعنی طالب ہدایت میں کجروی کرتے ہیں سزا ان دونوں کی ضلال بعید ہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ
اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی پیغمبر مگر زبان میں اپنی قوم کی تاکہ بیان کرے واسطے انکے پھر گمراہ کرے اللہ جسے چاہے

ہم نے کوئی پیغمبر نہیں | وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ | بھیجا مگر اسی کے
قوم کی زبان میں | اور راہ دکھائے جسے چاہے اور وہ غالب حکمت والا ہے | [illegible]

تاکہ حق و باطل اچھی طرح بیان کر دے اور جو احکام سمجھ میں آئیں جسے اللہ چاہے بہکا دے
اور جسے چاہے راہ پر لگا دے وہ اپنے ارادہ پر غالب حکمت والا ہے ف آیت کا
ہے کہ ہر نبی اپنی قوم کی زبان میں تبلیغ احکام کرتا تھا اور نص ہے کہ دلائل توحید و احکام
الٰہی واضح طور پر بتائے گئے ہیں خفا والتباس نہیں مسئلہ واعظ کو عام فہم بیان و
عنوان چاہئے مسئلہ حکام و علما کے لئے فصاحت بیان و فصاحت تحریر مستحسن ہے
مسئلہ ضوابط زبان اور زبان دانی امر محبوب ہے اسلئے کہ جب زبان کا تعلق امر
رسالت سے قرار پایا تو [illegible] کہ پیغمبر غلطی اور عدم فصاحت سے مطعون ہو سکے اور
ہمارے حضور تو افصح العرب والعجم تھے مسئلہ دینیات کا ترجمہ قوم کے سمجھانے کے
لئے اولیٰ ہے مگر تحفظ اصل کا بوقت ضرورت و اختلاف مقابلہ ہو سکے لازم ہے
مسئلہ امت پر اپنے پیغمبر کی زبان سیکھنا مستحب تھا اور بعد بعثت شریف
تمام عالم پر زبان عربی قدیم سیکھنا لازم ہے بحث چاہئے تھا کہ فہم مطالب کتاب
وسنت میں عرب ہی اتحاد ہو جواب صحابہ تو ایسے ہی تھے مگر بعد آنکے کلام ہے
اسلئے کہ آیت میں جو امر مذکور ہے فہم لفظی جبتک عرب نے زبان نہ بدلی بیشک
وہ اسکے مقتدا رہے تعلق معرفت و قلب جیسے فہم معانی و ذوق سلیم کہتے ہیں اور
سلیقہ ملکہ خداداد ہے نہ محتاج لغت و تعلیم استاد جب کہ خود فرمایا فیضل اللہ الخ
یعنی بعد اس بیان واضح کے ضلالت و ہدایت باختیار خدا ہے نہ عرب اس سے
مخصوص نہ عجم محروم جیسا کہ فرمایا لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنَ الْعَجَمِ
اگر دین ثریا کے پاس ہو تو بھی پالینگے اسے کچھ مرد فارس کے ف یہ بشارت گو

سمجھ سکے کیونکہ عام ہے مگر استحقاق صحیح وحسب مصرح امام ابوحنیفہ کے لیئے ہے مضامین
بشبیہ و معانی نازک تفسیر و اجتہادی سے متعلق ہیں پس فہم تراجم زبان دانی سے و
معرفت معانی ملکہ راسخہ سے متعلق اور بلکہ فضل الہی ہے جسے چاہے عطا کرے بحث کہا
صاحب تفسیر کبیر نے کہ بعض یہود اسی آیت سے کہتے ہیں کہ آپ صرف عرب کے پیغمبر ہیں
جواب یہ ہے اگر یہ تعبیر حضرت موسے اور دوسرے پیغمبروں پر بھی عائد ہو سکتے ہیں
جو اپنے وطن سے دور تشریف لے گئے بحث بلکہ پیغمبر کی زبان قوم کی زبان ہونا
شرط ہے تو چاہیئے کہ کوئی پیغمبر مختلف قوموں کا نہو یا اسکے احکام مختلف لغات میں
ہوں جواب قوم سے مراد اہل شہر ہیں نہ امت دعوت تاکہ انکو ہم قوم پیغمبر ہونے سے
افتخار حاصل ہے وہ بعد تابعیت باطل نہو اسلیئے کہ اگر پیغمبر دوسری قوم کی زبان
میں احکام بیان کریگا تو وہ اصل اور اسکی قوم انکی تابع و شاگرد ہوگی اور زبان سے
مراد زبان تبلیغ امور رسالت نہ گفتگوئے روزمرہ ورنہ ہر بشر اپنی ہی قوم کی زبان
میں متکلم ہوتا ہے تخصیص انبیا کی کیا ہوتی پس یہ اشکال باقی نرہا مسئلہ کچھ
ہو مگر آیت تخصیص و تعظیم اہل عرب پر ناطق ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۵
اور تحقیق بھیجا ہمنے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کیساتھ یہ کہ نکال قوم کو اپنی اندھیرے سے طرف اجالے کے
وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۵
اور یاد دلا انکو دن اللہ کے بیشک اسمین نشانیاں ہیں ہر صابر شاکر کے لیئے

ایام نعمات یا واقعات متعلق رحمت وعذاب یعنے ہمنے موسے کو کھلی نشانیوں کے
ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو جہل و کفر کی تاریکی سے نور معرفت و ایمان کیطرف
نکالیں اور انکو اللہ کی نعمتیں اور عذاب یاد دلائیں اس بھیجنے اور یاد دلانے
میں اس قوم کے لیئے جو صابر و شاکر ہیں توحید و الوہیت کی نشانیاں ہیں
ف بنی اسرائیل کے مصائب عظیم اور فضائل و انعام بے انتہا تھے
لہذا صبر و شکر کا ذکر فرمایا۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ
اور جب کہا موسے نے اپنی قوم کو یاد کرو نعمتیں اللہ کی کہ تمپر ہیں جب نجات دی تمکو آل فرعون سے چکھاتے تھے تمکو

سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ

برا عذاب ذبح کرتے تھے بیٹوں کو تمھارے اور زندہ رکھتے تھے عورتوں کو تمھاری اور اسمین امتحان تھا تمھارے رب سے بڑا

اور جب موسےٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی نعمتین یاد کرو جو تمپر ہین جب اللہ نے تمکو فرعونیون کے ظلم سے نجات دی جو تمھاری اولاد نرینہ قتل کرڈالتے تھے اور لڑکیون کو زندہ رہنے دیتے اسمین اللہ کیطرف سے تمھارا بڑا امتحان تھا

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ

اور جب پکارا رب نے تمھارے اگر شکر کروگے تم البتہ زیادہ دونگا تمکو اور اگر کفر کروگے تم بیشک عذاب میرا سخت ہے

یاد کرو جب پروردگار عالم نے باعلان مطلع فرمایا اگر تم میرا شکر کروگے تمھاری نعمتین ہم بڑھا دینگے اور ناشکرون کے لیے عذاب شدید ہے آیت ازدیاد نعمت شاکرین مین ظاہر اور استحباب شکر مین نص ہے اور ناشکری کی سزا مین ظاہر اور اسکی حرمت مین نص ہے لازیدن کو مبہم چھوڑا تاکہ عموماً شامل رہے نعمت ہو یا توفیق یا ثواب شکر ہر قسم کی افزونی ہوگی اسلیے کہ قدر و اعزاز نعمت سے تلذذ زائد اور صلۂ مدح و ثنا بذمہ منعم کریم عائد ہوتا ہے نکتہ امور ناگوار طبع پر تحمل و ثبات اور ترک شکایت دلی (صبر) ہے اور امور مفید موافق تمنا کے قدر اور اسکی مدح و ثنا (شکر) ہے لیکن ان دونو حجابون سے قطع کرکے اپنے رب رؤف و رحیم و علیم ہی کو فاعل سمجھنا اور حالت طاریہ کی تلخی و شیرینی سے مؤثر نہوکر فعل محبوب سے متلذذ و مسرور رہنا یا بکمال ادب حضرت الوہیت سر جھکائے رکھنا رضا و تسلیم اور اعلےٰ ترین مراتب سے ہے

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ

اور کہا موسیٰ نے اگر ناشکری کرو تم اور جو زمین مین ہین سب پس بیشک اللہ بے پروا تعریف کیا گیا ہے

اور کہا موسےٰ نے اگر تم اور تمام زمین والے کفران نعمت کرین تو بھی اللہ کا کچھ نقصان نہین) وہ بے پرواہے مخلوق کے شکر و کفر سے محمود بالذات ہے کسی کی حمد و ثنا کا محتاج نہین ابن کثیر کہا ابو ذر نے کہ حضور نے اپنے رب کیطرف سے فرمایا اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے پچھلے جن و انس ایک مرد متقی کے دل پر ہوجائین تو بھی میری ملک کچھ نہ بڑھا سکین اور اگر تم سب ایک ٹیلے پر کھڑے ہوکر مجھسے مانگو اور مین ہر ایک کو منہ مانگی مراد دون تو بھی میرے ملک سے کچھ کم نہوگا مگر جسقدر سمندر مین ایک تاگا ڈبونے سے کمی ہو

ع

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

کہا ان سے پیغمبروں نے انکے ہم تو آدمی ہی ہیں جیسے تم لیکن اللہ احسان کرتا ہے جس پر چاہے اپنے بندون میں سے

وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

اور نہ تھا ہمکو کہ لاوین تمہارے پاس دلیل مگر بحکم خدا اور اللہ ہی پر چاہیے بھروسا کریں ایمان والے

انکے پیغمبرون نے اُن سے کہا ہم تو تمہارے ہی ایسے بشر ہیں لیکن اللہ اپنے بندون میں سے جسپر چاہے احسان کرے اور ہمکو یہ حق نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی دلیل لاوین جو تم مانگو دکھائین مگر اللہ کے اذن سے اور چاہیئے کہ ایمان والے اللہ ہی پر اعتماد کرین ف ۱ اُن تمام شبہات کو رد کیا جو کفار نے حضور پر کیئے تھے کہ یہ شبہے ہی ازلی شقاوت ہی اور جو جواب تمکو قرآن مین دیئے گئے ہی جواب انبیاء سابقین کے تھے ۲ اس تقریر مین حقانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہے وہ شخص جو خود بنی بن بیٹھا ہو پھر اپنے معتقدون کے سامنے یہ مجبوری بیان کرے ممکن نہین ۳ مماثلت اصل انسانیت و عجز عبودیت مین ہے نہ مراتب و اعمال مین ۴ کسی نبی و ولی کو کرامت و معجزہ دکھانے کا مستقل اختیار نہین ۵ منتہاے کمال و قوت عبد توکل و رجوع الی اللہ ہے نہ قدرت و اختیار

وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَا آذَيْتُمُونَا ۚ

اور کیا ہی ہمکو کہ بھروسا کرین ہم اللہ پر اور بیشک دکھائی ہمکو راہین ہماری اور البتہ صبر کرینگے ہم اسپر کہ ایذا دی تمنے ہمکو

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝

اور اللہ پر بس بھروسا کرین بھروسا کرنے والے

اور ہمکو کیا ہو گیا ہی کہ ہم اللہ پر اعتماد نکرین حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو ہماری راہ یعنے راہ حق دکھا دی اور ہم البتہ صبر کرینگے اُسپر کہ تمنے ہمکو اذیت دی انکار و عداوت و مطاعن و اظہار کفر سے اور چاہیئے کہ بھروسا کرنیوالے اللہ ہی پر بھروسا کرین ف ۱ تسکین ہے نبی محبوب کی اور ترغیب ہی مومنین کو کہ دین مین جو مصائب پیش آئین صبر کرین جو حاجت ہو اللہ ہی پر اعتماد کرین ۲ معلوم ہوا کہ توکل سنت انبیا ہے توکل بھروسا اور اعتماد کرنا دو طرح ہے ۱ یہ کہ تدبیر کار سے غافل نہو مگر تاثیر مین اللہ ہی کے فضل کا امیدوار رہے اور یہ بہترین توکل ہی حضرات انبیا اور اصحاب با صفا کسی تدبیر سے دست کش نہوے مگر انجام و تاثیر

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ فَأَوْحٰى إِلَيْهِمْ

اور کہا انھون نے جو کافر ہوے رسولون سے اپنے البتہ نکالینگے ہم زمین سے اپنی یا پھر اؤ تم مذہب مین ہمارے پھر وحی کی طرف انکے

[illegible]

[illegible] ثابت وقطعی ہوگیا ہے کہ یہ تمام بعد حشر ونشر فنا ہو گئے

وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم

اور نکلے سامنے واسطے اللہ کے سب تو کہا کمزوروں نے انسے جنھوں نے بڑائی کی ہم تھے تمھارے پیرو پس کیا تم

مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ

کفایت کرنیوالے ہو ہمسے عذاب سے اللہ کے کچھ بھی

اور قبروں سے [illegible] نکلکر تمام مخلوق لقائے [illegible] مین حاضر ہوئی تو انکے ضعفا یعنے پیروی کرنے والوں نے ان سے کہا جنھوں نے ان کو بہکایا اور آپ کو بڑا بتاتے تھے ہم تو دنیا مین تمھاری اتباع کرتے تھے آج تم کچھ ہمارے کام آسکتے ہو عذاب الٰہی سے بچا سکتے ہو

قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ

بولے اگر راہ دکھاتا ہمکو اللہ البتہ راہ دکھاتے ہم تمکو برابر ہے ہمپر خواہ اضطرار کرین ہم یا صبر کرین نہین ہمکو جائے قرار

وہ کفار کے پیشوا بولے اگر اللہ ہمکو راہ راست بتاتا تو ہم تمکو بھی راہ نجات وطریق فرار بتا دیتے ہمارے لئے برابر ہے بے صبری کرین رووین چلائین یا صبر کرین کوئی راہ بھاگنے اور بچنے کی نہین

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ

اور کہا شیطان نے جب فیصلہ ہوگیا امر بیشک اللہ نے وعدہ کیا تمسے وعدہ سچا اور وعدہ کیا مینے تمسے

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

اور شیطان نے بعد فیصلہ کے کہا اللہ تعالیٰ نے تمھسے سچا وعدہ کیا تھا دیکھو مطیع جنت میں ہیں اور عاصی دوزخ میں اور مینے تمسے وعدہ خلافی کی جنھیں حاجت روا مشکلکشا بنایا تھا وہ خود درماندہ اسیر بلا ہیں اور مجھے تمپر کوئی زور غلبہ نہ تھا کہ خواہ نخواہ اپنا تابع بنالیتا ہاں میں نے تمکو بلایا تمنے میرا کہنا مانا تو اپنی جان کو ملامت کرو کہ کیوں اللہ کی عدول حکمی اور میری پیروی کی نہ میں تمھارا فریاد رس ہون نہ تم میرے فریاد رس مینے انکار کیا اُن شرکا سے جنھیں تم پہلے یعنے عالم دنیا میں حق سبحانہ تعالیٰ کا شریک قرار دیتے تھے (پھر ارشاد ہوا) اسمیں شک نہیں کہ ظالم یعنے کافر اور حد انصاف سے بڑھجانے والے عذاب دردناک پائینگے یعنے شیطان اور سرداران کفر اور رکردر کافر سب گرفتار عذاب ہین **ف** معلوم ہوا کہ شیطان بجبر ہمکو گمراہ نہیں کرسکتا بلکہ ہم خود شیطان بن رہے ہین ۲ عالم آخرت میں کفر و انکار باقی نرہیگا یہانتک کہ شیطان بھی اپنی ضلالت کا قائل اور معبودان باطل سے منکر ہوگا مگر وہان کچھ فائدہ نہیں

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ

اور داخل کیے گئے جو ایمان لائے اور کین نیکیان باغونمین بہتی تلے انکے نہرین ہمیشہ رہنوالے اسمین حکم سے رب اپنے کے دعا انکی اسمین سلام ہے

اور ایمان والے نیکوکار جنت مین داخل کئے گئے جنکے تلے نہرین جاری ہین ہمیشہ رہنے والے اُس مین اپنے رب کے حکم سے اور جب اسمین ملاقات کرتے ہین تو سلام کرتے ہین یہی دعا ہے ربط بعد بیان انجام کفر و ایمان ایک اور مثال سے سمجھایا۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً

کہدیجئے میرے غلاموں سے جو ایمان لائے قائم رکھیں نماز اور خرچ کریں ہمارے دیئے ہوئے میں سے چھپا اور ظاہر

اسکی توجیہ مین مفسرین | مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ
لام امر محذوف ہے | پہلے اس سے کہ آئے وہ دن کہ نہ بیع ہو اسمین اور نہ دوستی | مین کہتے ہیں کہ لیقیموا تھا

مطلب یہ ہوا کہ آپ اے نبی کریم ہمارے ان غلامون سے کہدیجئے جو ایمان لائے ہوئے ہین کہ تم نماز قائم اور خرچ جاری رکھو مدارک مقولہ قل کا محذوف ہے اور یہ مذکور جواب ہے یعنے آپ کہئے کہ نماز قائم و زکوۃ ادا کرو وہ نماز قائم و زکوۃ ادا کرینگے اور تقدیر کلام یہ ہے قل اقیموا الصلوۃ وانفقوا الزکوۃ الخ یقیموا الخ بہر حال مراد یہ ہے کہ آپ ہمارے مومن بندون سے کہدیجئے کہ نماز و مصارف خیر پر قائم و دائم رہو اور ہر وقت و ہر حال مین چھپے ہوئے کھلے ہوئے اور یہ کام اس دن سے پہلے کر لو جس دن نہ خرید و فروخت ہو کہ کچھ جان بچا سکو نہ دوستی و رعایت ہے کہ کوئی کام آئے اور وہ دن قیامت کا ہے ف اس ارشاد سے کہ قیامت مین خرید و فروخت اور دوستی نہین معلوم ہوا کہ نماز ہی اور سخی ہونے کے لئے درماندگی نہوگی اسکے سفارشی بھی ہوجائینگے اسکی ضرورت بھی باقی نہ رہیگی —

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ

اللہ وہ ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین اور اتارا آسمان سے پانی پھر نکالے اس سے پھل

رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۞

رزق واسطے تمہارے اور مسخر کی تمہارے لیے کشتی کہ چلے دریا مین حکم سے اسکے اور مطیع کردین واسطے تمہارے نہرین

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۞

اور مطیع کیے واسطے تمہارے آفتاب اور ماہتاب دوڑتا اور مسخر کی واسطے تمہارے رات اور دن

اللہ تعالے ایسا ہے جسنے آسمان و زمین بنائے اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے پھل نکالے تمہارے کھانیکے لیئے اور تمہارے فائدے کیلئے کشتی جو دریا مین چلتی ہے مسخر و منقاد کردی تم جدھر چاہو لے جاؤ خود ردی نہین کر سکتی اور یہ تسخیر بامر الٰہی ہے اور تمہارے فائدے کے لئے نہرین بھی مطیع بنا دین یعنے پانی انکا تمہاری حاجت روائی کے واسطے تمہاری خواہش پر ہے اور تمہارے فائدے کے لئے چاند سورج مسخر کردیئے یعنے ایک قاعدے اور اصل کے تابع ہین نہ کبھی تاخیر ہوتی ہے نہ تعجیل اور یہ اطاعت

انکی روزی کو پیدا ہو بتکھارے لیے رات دن بھی ایک وقت معینہ کے ماتحت کر دیئے
تاکہ تمہیں حالی ہو سحر سے لینے وار رات جاریہ چیدو ارام کرنے واسطے آیت مین بیان ہی
تھا۔ کے غیر متناہیہ کا جو بندہ دوسرے سے کہ انکی زندگی متصور ہے
تیٹھا اور اشیار پر رزق منحصر ہے اور رات دن پر سفر اور سفر تجارت موقوف ہی اور رات دن پر راحت و معاش کا مدار

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝

اور اگر گنو تم نعمتیں اللہ کی نہ گن سکو گے اُنکو بیشک انسان بڑا ظالم بڑا ناشکرا ہے

ظلوم صیغہ مبالغہ کفار بالضم جمع کافر صیغہ مبالغہ زیادہ کفران نعمت کرنیوالا
یعنے اللہ کی نعمتیں اسقدر ہیں کہ انکا شمار ممکن نہیں اسپر بھی آدمی کلمات شکایت
زبان پر لاتا ہے یا ناخوشی جب تنگی اسپر طاری ہوتی ہو تو وہ بڑا ناشکرا ہے اور
دوسروں کی پرستش یا تعظیم کرتا ہے تو بڑا ظالم ہو نکتہ اللہ کی نعمتیں نہ انسان
گن سکتا ہے نہ طاقت نہ گن اور شکر نعمت نہ ہم ادا کر سکتے ہیں نہ وہ پھر ایسے بیچاریکو
ظلوم و کفار کیوں فرمایا وجہ یہ ہو کہ تمام طفیلی ہیں اور انسان مقصود بس یہی قابل
خطاب سمجھا گیا اور اسکی ناشکری اعلے درجے کی ناشکری قرار پائی نکتہ الانسان مین
خواہ لام عہد ہے یعنے کافر و عاصی خواہ استغراق ہے اور تمام آدمی بمقابلہ کمال النعمت
عاجز و قاصر ہین ترغیب جابر سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ابھی میرے پاس سے میرے دوست جبرئیل گئے اور بیان کیا کہ ایک پہاڑ تیس گز لانبا
تیس گز چوڑا تھا اور گرد اسکے چار چار ہزار فرسخ دریا پہاڑ پر ایک چشمہ شیرین
جاری اور درخت انار قائم ہر رات پھلتا وہاں ایک اللہ کا بندہ تھا چشمہ آب
شیرین سے پیتا اور انار سے قوت کرتا اور رات دن عبادت و ذکر مین مشغول رہتا
یونہین پانچ سو برس گزر گئے خداپرست نے دعا کی اے رب جب موت آئے تو مین
سجدے مین ہون اور میرا بدن نہ سڑے اور یونہین قیامت مین اٹھایا جاؤن چنانچہ
اسی حالمین اسکی روح قبض کی گئی جب مین آسمان سے اترتا اور چڑھتا ہون تو
اُسے سربسجود پاتا ہون مجھے معلوم ہوا ہو کہ یہ خداپرست قیامت مین بحضور رب
العالمین پیش ہوگا اللہ تعالے فرمائیگا میرے بندے کو میرے فضل و رحمت سے
جنت مین لیجاؤ خداپرست کہیگا بلکہ میرے عمل کے عوض مین ارشاد ہوگا اچھا

حساب کیا جاے اور صرف دو نعمتیں پیش ہونگی جو آنکھوں سے متعلق ہیں اور اوسکے عبد ضعیف کی عبادت پانسو سالہ ایک ایک نعمت کے عوض میں ایک ایک نعمت آنکھ کی باقی رہتی
نعمت چشم باقی تھی کہ عبد فقیر کا کیسہ استحقاق خالی ہوگیا دوسری نعمتوں کے عوض مجھے ارشاد
ہوگا اسے دوزخ میں لیجاؤ فرشتے کھینچیں گے یہ بیچارہ پکاریگا رب ادخلنی
الجنۃ اے رب اپنی رحمت سے غلام کو بہشت میں جگہ دے پھر تجھ سے کہ جنت ہی سامنے
لا کر کھڑا کیا جائیگا ارشاد ہوگا اے بندے تجھے کسنے پیدا کیا عرض کریگا حضور نے ارشاد ہوگا
پانسو برس کی عبادت کی قوت کسنے دی عرض کریگا حضور نے ارشاد ہوگا ایسے دریا میں پیدا
ہو جانا اور آب تلخ سے چشمہ شیرین نکالنا اور روزانہ انار میں پھل لانا پھر جانا تجھ حقیقی رنج
کرنا یہ کسکے فیض و کرم سے تھا عرض کریگا حضور ہی کی رحمت تھی ارشاد ہوگا یہ سب ہماری رحمت
سے تھا اور ہماری ہی رحمت سے اسے جنت میں لیجاؤ پھر کہا جبرئیل نے انما الاشیاء برحمۃ
اللہ یا محمد تمام چیزیں اللہ ہی کی رحمت سے ہیں اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ
اور جب کہا ابراہیم نے اے رب بنا یہ شہر امن والا اور بچا مجھکو اور میری اولاد کو کہ پوجیں بتوں کو
رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
اے رب ان بتوں نے بہکایا بہتوں کو آدمیوں سے پس جو پیروی کرے میری پس بیشک وہ مجھسے ہے اور جو نافرمانی کرے میری پس بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے

اور جب ابراہیم نے بعد تعمیر مکہ معظمہ کہا اے رب اس شہر کو امن والا بنا دے عاصی عذاب سے
اور خاطی سزا سے امن پاسے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا اے رب ان بتوں نے مخلوق
کثیر کو بہکا دیا پس جسنے میری پیروی کی یعنے دین ابراہیم پر چلا وہ مجھسے ہے اور جسنے میری عدول
حکمی کی تو تو رب غفور و رحیم ہے تو اپنے بندوں پر خود مہربانی کریگا ف اسمیں تعریض ہے
قریش کیطرف کہ تم بت پرست اور مخالف دین ابراہیم ہو تمکو آپیر بھروسا کرنا عبث ہے
ابن کثیر کہا ابن عمر نے کہ حضور نے یہ آیت پڑھی اور یہ کہ عیسے عرض کرینگے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ
عِبَادُكَ الخ پھر تین بار کہا اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اور روے حق سبحانہ تعالے نے جبرئیل سے فرمایا کہ ہمارے
حبیب سے پوچھو آپکو کسنے رولایا حضور نے عرض کی اے رب غم امت ضعیف سے بیقرار ہوں ارشاد
ہوا ہم آپکو آپکی امت کے باب میں خوش کر دینگے اور نا خوش نکرینگے بخاری حضرت ابراہیم اسمعیل
اور انکی ماں ہاجرہ کو مکے میں لائے اور جہاں اب چاہ زمزم ہے درخت ہی وہاں ٹھہرایا اور کچھ

اخیر سے ایک مشک پانی کی اور تھوڑی سی کھجوریں دیکر پھر حضرت ابراہیم چلے ہاجرہ اور اسمٰعیل
نے کہا کہ ہمکو اس بیابان میں چھوڑے جاتے ہو پیچھے جواب نہ دیا پھر ہاجرہ نے
کہا کیا یہ امر بحکم الٰہی ہے ابراہیم نے فرمایا ہاں ہاجرہ نے کہا تب وہ ہمیں ضائع نہ کریگا اور وہیں قیام فرمایا
اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے زمزم ظاہر فرمایا اور مکہ آباد ہوا قیامت تک مرجع
خاص و عام رہیگا اور اللہ والوں کے دل اسکی طرف جھکے رہینگے القصہ جب خلیل جنگل کی گھاٹی
کے پاس پہونچے اور بیوی کی نظر سے غائب ہوئے تو قبلے کی طرف منہ کرکے یہ دعا کی

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا

اے رب میرے بسایا ہے میں نے بعض اولاد اپنی میدان بے زراعت میں پاس تیرے گھر حرمت والے کے اے رب میرے تاکہ قائم کریں

الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ

نماز پس کر دل آدمیوں کے کہ جھکیں طرف انکے اور روزی دے انہیں پھلوں سے تاکہ وہ شکر کریں

اے رب میرے اپنی بعض اولاد یعنے اسمٰعیل کو اس میدان میں آباد کیا جہاں نہ پانی نہ کھیتی تیرے
گھر کے پاس جو حرمت والا ہے اسلئے کہ نماز قائم کریں اور خادم حرم رہیں تو آدمیوں کے دل انکی
طرف مائل کر دے اور انہیں مختلف ثمرات سے رزق دے تاکہ یہ لوگ کھائیں اور شکر گزار
ہوں ذریتی سے مراد بنی اسمٰعیل ہیں یہی لوگ اس دعا کے حقدار ہیں غیر ذی زرع سے مراد
کوہستان مکہ صلوٰۃ سے نماز اور ہر قسم کی عبادات وخدمت وطواف بیت مراد ہے یعنے یہ آبادی
صرف خداپرستی کے لئے ہے اور اسمیں اشارہ ہے کہ کعبہ مقام خداپرستوں کا ہے اور نمازی اسمیں رہینگے
الناس لام استغراق ہے ہر وقت اور ہر مذہب میں مکہ محترم اور اسکے خادم واجب التعظیم رہے
ظاہر ہے کہ جسقدر مختلف بلاد کا مجمع حج میں ہوتا ہے دوسرے مقام پر اسکا نظیر نہ دیکھا نہ سنا
تہوی یعنے دلونکو محبت وارادت پیدا ہوجائے تحریک وتدبیر کی ضرورت نہ پڑے ثمرات
جمع سے اشارہ ہے کہ دور دور ملکوں سے غلہ اور میوہ اور ہر قسم کے اطعمہ لذیذ انہیں عطا
ہونگے نکتہ رزق کا حصر ثمرات پر کیوں کیا گوشت وغیرہ بھی عمدہ طعام سے تھا دفع
اسلئے کہ ثمر اصل طعام ہے اور دوسری چیزیں جیسے گوشت یا شہد وغیرہ سب اسی سے
ماخوذ ہیں نکتہ اس تقریر میں کہ مکہ غیر آباد مقام ہے اشارہ ہے کہ اہل قبلہ ہمیشہ اللہ پر
بھروسا رکھنے والے اسباب ظاہر سے بے پروا اسکے فضل ولطف خاص کے امیدوار ہیں
اور اسمیں کمال قدرت الٰہی وعظمت مکہ ہے کہ ان بیابانوں کے ساتھ ایسی فراغ بالی

یہ رجوع عالم یہ آبادی اگر دلیل حقانیت نہین تو کیا ہے نکتہ اس دعا مین کے سمجھنے دیکھی حضرت خلیل جلیل کے ہین ا قبول ۲ دوام یعنے اسوقت تک اولاد اسمعیلؑ وہان آباد اور وہی وہانکی مجاور و خادم ہین اور آجتک ارد گرد مکے کے زراعت کا نام نہین۔ آجتک اور اثنا الیہ حمیشہ نمازی طواف کرنے والون ہی کا وہان انتظام رہا۔ دوا خلق خدا جان و مال سے اس غیر آباد میدان کے جمال دلربا پر دلدادہ و فدائی ہے ۳ مساجد و مقدس مقامات کی خدمت و تعظیم و محبت اور انکی طرف رجوع خلق ہر قوم اور ہر مذہب اور ہر ملک مین سے اور یہ تمام معجزۂ ابراہیمی ہے مسئلہ مساجد کے لئے امام موذن خطیب خادم معین کرنا اور انکی خدمت و بزرگداشت اسی آیت سے مفہوم ہے مسئلہ مشاہد مقدسہ کی مجاورت بھی اس آیت سے ثابت ہے مسئلہ شیرنی یا نقد یا طعام مسجد یا کسی مقدس مقام مین تقسیم کرنا اس لحاظ سے کہ اثر دعاے ابراہیمی ہے اور قرب جوار کے مساکین زیادہ حق رکھتے ہین۔ جائز ہے لیکن بہت پرستونکیطرح حضور قبر و نذر غیر اللہ نہو ثواب صدقہ ہر جگہ سے مساوی ہے مگر خدام و مجاور مقامات مقدس کی رعایت امر مستحسن ہے

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ
اے رب ہمارے تو جانتا ہے جو چھپاتا ہون ہم اور جو ظاہر کرتا ہون ہم اور نہین مخفی اللہ پر کوئی چیز زمین مین اور نہ آسمان مین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ
سب حمد ہو واسطے اللہ کے جسنے عطا کئے مجھے بڑھاپے مین اسمعیلؑ اور اسحقؑ بیشک رب میرا سنتا ہے دعا کو

اے رب تو ہمارے چھپے اور کھلے امور سب جانتا ہے (اور ہماری ہی باتین نہین بلکہ) کوئی چیز آسمانی ہو یا زمینی تجھپر پوشیدہ نہین سب تعریفین اللہ ہی کے لئے ہین جسنے مجھے اس پیرانہ سالی مین دو فرزند حق پسند اسمعیلؑ و اسحاقؑ عنایت فرمائے بیشک میرا رب دعا سنتا اور قبول فرماتا ہے
ف ۱ اولاد پر شکر منت ابراہیم ہے ۲ شکر سے بقا و ازدیاد نعمت ہوتا ہے جسطرح اسمعیلؑ اس ویرانے مین محفوظ رہے اور اولاد ابراہیم مین غایت درجے کی ترقی ہوئی ۳ تقدم ذکر سے معلوم ہوا کہ اسمعیلؑ بڑے بیٹے تھے ۴ کبر سے ظاہر ہے کہ آپکے اولاد پیرانہ سالی مین ہوئی لیکن تعین مین مفسرین مختلف ہین معالم کہا ابن عباس نے اسمعیل ننانوے ۹۹ برس کے سن مین اور اسحاقؑ ایک سو بارہ برس کی عمر مین پیدا ہوئے کہا سعید بن جبیر نے کہ اسحاقؑ کی بشارت جب دیگئی تھی ابراہیم کا سن ایکسو سترہ برس کا تھا

فائدہ مقاصد مقامات و مزارات اور دعاے ابراہیم

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝

اے رب بنا مجھے قائم کرنیوالا نماز کا اور میری اولاد سے بھی اے رب ہمارے اور قبول کر دعا کو

یعنے خود کا اگر اپنی اولاد تو کچھ ضرور نہیں بعض کے لیے ہی عزم و قصد خیر پر توفیق طلب کی کہ تو رب مجھے نمازی بنا دے اور میری اولاد کو بھی اے رب دعا قبول کر بقینا معلوم ہوا کہ نماز اصل عبادت و کلید سعادت ہے اسلئے حضرت خلیل نے آپ سے مستقل دعا مین ذکر فرمایا اور یون کہ اول اپنے لیے پھر اولاد کیواسطے اور پھر کمال عجز و امید اسطرح عرض کی اے رب تو یہ دعا تو ضرور قبول فرما

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

اے رب ہمارے بخش مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والون کو جس دن قائم ہو حساب

المومنین مین قیامت تک کے مسلمان داخل ہین - اور یہ دعا مسنون و مقبول ہے مگر ابراہیم کی دعا والدین کے حق مین باوجود کفر بسبب انکے وعدے کے تھی جو آپنے انسے کیا تھا اس کی تفسیر اپنے مقام پر آئیگی

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ

اور نہ سمجھو تم اللہ کو غافل اس سے کہ کرتے ہین ظالم نہین مؤخر کی ہے وہ مگر واسطے ایسے دنکے کہ خیرہ ہو جاوینگی

الْاَبْصَارُ ۙ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝

نظرین دوڑتی ہوئی اٹھائے ہوئے سر اپنے نہین پھرتی طرف انکے نظرین انکی اور دل انکے اڑ رہے ہونگے

الیسا نہ سمجھو کہ اللہ تعالےٰ ظالمونکے کام سے بیخبر ہے دنیا مین ڈھیل اسلئے دی ہے کہ عوض لیا جائیگا اسدن جب آنکھین چڑھ جائین اور کمال خوف اور گھبراہٹ سے کچھ سوجھ نہ پڑے قبرونسے اٹھکر میدان حشر کیطرف جلدی جلدی چلین سر اٹھائے ہوئے نہ ادھر نظر نہ ادھر خیال ایسی حیرت کہ ٹکٹکی لگ گئی نگاہ پھرتی نہین دل عقل فہم وغیرہ سے خالی نہایت بیحواس ہون ظالم حد سے بڑھنے والا کافر یا عاصی یوم اس سے مراد قیامت ہے تشخص شخوص بالضم اسکا مصدر ہے بمعنے باز ماندن و خیرہ شدن چشم ترغیب حضرت امام حسن سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگ قیامت مین ننگے پاؤن ننگے بدن اٹھائے جائینگے آپکی ایک بی بی نے کہا کہ ایک دوسرے کو دیکھیگا فرمایا لِكُلِّ امْرِئٍ
الابصار شاخصة آنکھین بے نور ہو جائینگی تو کہا کہ آپ دعا کرین کہ مین بے ستر نہون فرمایا اللّٰھم استر عورتھا اے اللہ انکی پردہ پوشی کر دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سائلہ ام سلمہ تھین مھطعین شتاب رو معالم کہا بجا ہے کہ نہ داہنے بائین طرف دیکھینگے نہ قدم گاہ پر کمال خوف اور عجلت مین مقنعی سر اٹھائے ہوئے یعنے ادھر ادھر التفات نہوگا معالم کہا

توحید کرنے والیاں اگر بے توبہ کئے مر گئیں قیامت میں آخیر کرتا قطران یعنے پگھلائے ہوئے تانبے کا
پہنایا جائیگا اور آگ کی چادر ہوگی دوسری روایت میں ہے کہ جنت اور دوزخ کے درمیان ٹھہرائی
جائیگی اور انکے منہ کو آگ چھپا لیگی ۵ پھر ارشاد ہوا کہ ہر نفس کو اسکے کام کا عوض دیا جائے حالانکہ
بعض نفوس طیبہ اہل بہشت ہونگے انکا عوض یہ نہیں دفع مراد ہر نفس جہنمی ہے ممکن ہے
کہ دونوں خبیثوں کی سزا سے انکی تفضیح اور مومنین کی تفریح مراد ہو

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

یہ خبر پہنچا دینی ہے آدمیوں کو اور تاکہ ڈریں اس سے اور تاکہ جانیں کہ نہیں مگر وہ معبود اکیلا ہے اور تاکہ سوچ جاویں عقل والے

ع ۱۱ ۱۹

یہ جو اوپر ذکر ہوا اسوقت انکی تسلی کے لیے کافی ہے آدمیوں کو معلوم ہو جاوے اور ڈریں اور یقین کر لیں
کہ معبود سبکا واحد ہے کوئی اسکا شریک و ہمسر نہیں ہے اور تاکہ دانشمند اس سے نصیحت اختیار کریں
لقا یسے حال تباہ میں ظالموں کے روے سیاہ دیکھیں اور اپنے بچاؤ کی تدبیر کریں بلاغ
میں تنوین تعظیمی ہے یعنے قرآن اور یہ مذکور بلاغ کافی و اطلاع وافی ہے اس سے زیادہ
کسی وعظ و نصیحت کی حاجت نہیں لینذروا یعنے غرض سماعت قرآن و ذکر قصص بیانکی
نہیں کہ اسکی بلاغت و فصاحت اور مضامین اور حسن نظم سے لذت اور تفریح حاصل کریں
یا اسے تاریخ دانی التشابہ دانی وغیرہ کا آلہ بنائیں بلکہ اللہ پر یقین لائیں اسکے عذاب
سے ڈریں ہر امر میں اس سے عبرت اور نصیحت حاصل کریں

سورۃ الحجر مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کے نام خدای مہربان رحیم

اسکا نام سورہ حجر ہے اسلئے کہ اسمیں کفار مقام حجر کا ذکر ہے ننانوے آیتیں ہیں مکے میں نازل ہوئی۔
کہا ابن حزم نے اسمیں پانچ آیتیں منسوخ ہیں ف فقہا کہتے ہیں ایک کی بھی منسوخی کی ضرورت نہیں دیکھتے

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور قرآن بیان کرنے والی

الٓر مقطعات سے مسکوت التاویل و مفروض الاعتقاد ہے کتاب و قرآن ایک ہے پھر قرآن
خواہ معطوف ہے کتاب پر خواہ آیات پر یعنے یہ سورت آیات کتاب سے ہے جسکا آپ سے
وعدہ کیا گیا تھا اور قرآن ہے جو حق و باطل بیان کرتا ہے یا یہ سورت چند آیات
کتاب سے ہے اور اس قرآن سے جو مبین ہے۔

پارہ چہاردہم — ربما — سورۂ حجر

چونکہ کفار اسلام سے اعراض و انکار کرتے رہتے تھے اور ابتدا میں ہم نے سمجھانے بھیجے تھے وہ اسی انکار پر ہمیشہ رہینگے ارشاد ہوا کہ ابھی نہ اپنا الزام تھا تا دیکھو ایک وہ وقت آتا ہے کہ یہ عاقبت اندیش اپنے کئے پر سخت نادم اسلام کے متمنی ہونگے لیکن انکی ہدایت کچھ فائدہ نہ دیگی فرمایا

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝

اکثر چاہینگے جو کافر ہوئے کہ کاش ہوتے مسلمان

ابن کثیر کہا ابن عباس و انس نے جب کفار اور مومنین گناہگار روز حشر دوزخ میں ڈالے جائینگے کافر کہینگے تمکو خدا پرستی نے کچھ فائدہ نہ دیا یعنے دونو ایک ہی مقام پر ہیں غیرت الٰہی جوش مارے گی اور مومنین عاصی کو نجات دیجائیگی مشرک انکی رہائی اور اپنی بے دست و پائی دیکھکر کہینگے کاش کہ ہم بھی اسلام لاتے ہوتے یہ امر حسرت انکو ہوگا اور عذاب پر عذاب ہوگا

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝

چھوڑ انکو کھائیں اور فائدے اٹھائیں اور کھیل میں ڈالے انکو امید پس جان لینگے اور نہیں ہلاک کیا ہمنے کوئی بستی مگر اور واسطے اسکے ایک لکھا ہوا معین ہے نہیں سبقت کرتی کوئی گروہ اپنی مدت اور نہ تاخیر کرتا ہے

دنیا میں آپ انھیں چھوڑ دیں کھائیں پئیں چین کریں اور زیست یا دنیا کی امیدیں انھیں آخرت اور اللہ سے غافل کرکے کھیل میں لگاتے ہیں ہمنے کوئی بستی یعنے بستی والے ہلاک نہیں کئے مگر انکے لئے کتاب یعنے حکم مکتوب تھا جو معلوم و معین ہے کوئی قوم اپنی مدت مرقومہ اور وقت معینہ سے پہلے نہیں کرتی اور نہ تاخیر کرسکتی ہے کہا ابن حزم نے کہ یہ آیت منسوخ ہے **ف** یہ اور ایسے تمام آیتیں قابل منسوخی کے نہیں اسلئے کہ (ذرھم) سے اگر مراد ترک تعرض ہے تو نہ مطلقاً تعرض کبھی ترک ہوا نہ مختار مکے میں تقریر سے تعرض تھا اور مدینے میں شمشیر سے اور اسلام کبھی جبراً شائع نہیں کیا گیا جہاد کا خاتمہ صرف ترک فساد و تکبر و عناد پر تھا کبھی صلح سے کبھی جزیے سے تلوار میان میں کرلیجاتی تھی اب کیا ضرورت ہے کہ اسی آیت قتال کا مقابل اور اس سے منسوخ قرار دیں

انکو انکے حال پر چھوڑ دیجئے فہمائش کافی ہے نہ سنین تو آپ بوقت موت یا حشر مین معلوم ہو جائیگا

وَقَالُوا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

اور بولے اے وہ کہ اُتارا گیا اُسپر ذکر تو بیشک دیوانہ ہے کیون نہ لایا ہمارے پاس فرشتے اگر ہے تو سچا

اور کہنے لگے کفار قریش اے وہ شخص جس پر ذکر یعنے قرآن اُتارا گیا ہے تو مجنون ہے یعنے آپ زعم کرتے ہین کہ ہمپر وحی آئی ہے حالانکہ یہ دیوانگی ہے اگر ایسا ہے اور آپ سچے ہین تو کیون نہین آسمان سے فرشتے ساتھ لاتے

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝

نہین اُتارتے ہم فرشتے مگر ساتھ حق کے اور نہ ہونگے وہ اسوقت مہلت دئے گئے

جواباً ارشاد ہوا ہم فرشتے نہین اُتارتے مگر حق پر یعنے پھر حق ظاہر ہی ہو جاتا ہے اور وہ لوگ جنپر ملائکہ اُترین پھر مہلت نہین دیئے جاتے حق عذاب (معالم) فیصلۂ حق و اظہار غلبۂ حق

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

بیشک ہم اُتارتے ہیں ذکر اور ہم اُسکے لئے محافظ ہین

اے رسول محبوب آپ اُنکی باتون سے ملول نہون اور کچھ غم نکرین ہمنے قرآن اُتارا ہے اور ہمین اُسکے نگہبان ہین اُسے رواج دینگے منکرون کی تکذیب اور فساد سے بچائینگے ف یہ بھی ایک معجزہ ہے قرآن کا بخلاف دوسری کتب کے مطاعن و اضاعت و نسبت کذب و تنقیح سے محفوظ ہے باوجود کمال سامان و غلو و سعی شبانروزی کسی کو مجال نہوئی کہ قرآن پر کہین حرف گیری کرسکے اور حفظ کا یہ حال ہے کہ اسوقت تک باسناد مسلسل آنحضرت تک ثابت اور حرف حرف قلوب مومنین پر منقوش ہے اتنی بڑی کتاب عوام کو حفظ ہو جانا اور یاد رہنا ایک ایسا معجزہ ہے جسکا منکر انکار سے پہلے پشیمانی ظاہر کرتا ہے اختلاف علما بھی معجزے کا اثر ہے ورنہ ممکن تھا کہ کسی وقت قوت تقریر یا زور شمشیر سے بعض تفاسیر ماثورہ و قرأت منقولہ و الفاظ مجموعہ معدوم ہو جاتے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

اور البتہ بھیجا ہمنے پہلے آپکے گروہون اگلون مین اور نہین آیا انکو پاس کوئی پیغمبر مگر تھے اُس سے تمسخر کرتے

یہ نئی بات نہین بلکہ ہم آپکے پہلے گروہ مین بھی یہ ذکر بھیجتے آئے ہین اور انکے پاس کوئی پیغمبر نہین آیا مگر اُسکے ساتھ ایسے ہی مسخراپن کرتے رہے شیع جمع شیعہ

ف اثر اعتقاد ذکر ... [illegible]

بمعنے فرقہ و گروہ مجتمع کسی ایک طریق اور مذہب پر یہ لفظ (شاع) بمعنے اتباع سے مشتق ہے۔ وہم یہ قرآن اگلی امت پر کب اترا دفع گو قرآن نہ اترا تھا مگر باعتبار اصول یہی قواعد و ضوابط تھی کچھ فروع و احکام نظم بدلے ہوئے تھے

كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

ایسا ہی چلاتے ہیں ہم دلوں میں گناہگاروں کے نہیں ایمان لاتے اسپر اور بتحقیق گزر گیا طریقہ اگلوں کا

جیسا کہ ان کفار میں عناد و انکار ہو ویسے ہی انکار و غلط فہمی گناہگاروں کے دلوں میں ڈالی جاتی ہے اور راہ حق کو غلط سمجھتے ہیں مسائل شرعی میں جیسا چنیں کرتے ہیں؛ ور یہ انکار و استہزا تو اگلی امتوں کا طریقہ ہے۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝

اور اگر کھولدیں ہم انپر کوئی دروازہ آسمان سے پھر ہو جائیں اسمیں چڑھنے والے البتہ کہیں نہیں مگر بدہوش ہو گئیں آنکھیں ہماری بلکہ ہم قوم جادو زدہ ہیں

یعنے انکی درخواست کے مطابق انپر اعجاز نمائی ہو آسمانکا دروازہ کھولدیا جائے اور یہ کفار اُس دروازے سے آسمان پر چڑھیں اور عجائبات قدرت و طلسم حکمت دیکھیں تو بھی یہی کہینگے کہ نظر بندی کی گئی ہماری آنکھیں کسی نے باندھ دی ہیں بلکہ ہمپر جادو کیا گیا ہے یعنے ایمان لانا کیسا اور بھی انکی شرارت و انکار میں ترقی ہو ربط کفار کے حمق کے بیان کے بعد جلالت قدرت و جبروت عظمت کا بیان شروع کیا تاکہ معلوم ہو ایسے قادر مطلق سے انکار کیسی بدنصیبی و حماقت ہے۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝

اور بتحقیق بنائے ہمنے آسمان میں برج اور مزین کیا ہمنے انکو دیکھنے والوں کیلئے اور محفوظ کیا ہمنے اسکو ہر شیطان مردود سے

یعنے یہ ہماری قدرت ہے کہ آسمان پر برج یعنے منزل و مقام بنائے اور ان کو تاروں سے منور و مزین کیا کہ ناظرین لطف اٹھائیں اور ان کو شیطان کی مداخلت سے محفوظ کر دیا یعنے کسی قسم کا فساد و رخنہ اندازی نہیں کر سکتا۔ بروج جمع برج یہ آسمان کی منزلیں ہیں اور فوائد کثیر ان سے متعلق لیکن زیادہ تفصیل و توضیح انکی احادیث میں مذکور نہیں حکما کے قواعد اور تجارب سے جو ثابت ہوا ہے وہ انکی کتابوں میں ہے۔

إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ

مگر جو چرا لے بات پس پیچھا کرے اُسکا شعلہ چمکتا ہوا

یعنے شیطان کی مداخلت آسمان پر نہین مگر اسیقدر کہ چوری چھپے سے کوئی بات سن پاسکے اسپر بھی شہاب ثاقب اُنکے درپے ہوتا ہے بخاری ابوہریرہ سے حضور انور سے روایت کی کہ جب کوئی حکم آسمان پر شایع ہوتا ہے فرشتے اپنے پر جھکا دیتے ہین تاکہ کمال تعظیم امر الٰہی پائی جائے اور شیاطین زمین سے آسمان پر تلے ایک دوسرے کے کان لگائے رہتے ہین جب کوئی بات پائی تو ایک دوسرے کو بتاتا ہے اور شہاب یعنے شعلۂ آتشین فرشتے مارتے ہین کبھی تو پہلے ہی اُسے خاک سیاہ کر دیتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایکے بعد دیگرے وہ خبر زمین مین آجاتی ہے پھر شہاب پہنچتا ہے پھر عالی شیاطین ایک سچ سو جھوٹھ ملا کر کاہنونکے دلو مین ڈالتے ہین تاکہ اُنکی غیبی خبرون سے عوام زیادہ معتقد ہون معالم کہا ابن عباس نے کہ پہلے شیاطین آسمانون پر بے تکلف آتے جاتے حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے سے تین آسمانو نپر ممانعت ہوگئی جب حضور نے دنیا کو نورانی فرمایا تو مطلق ممانعت ہوئی اب نہین جانے پاتے اور اگر کوئی کان لگا کر سننا چاہتا ہے تو شہاب ثاقب اُسکے پیچھے ہولیتا ہے اور جلا کر خاک سیاہ کر دیتا ہے کہا یعقوب نے کہ حضور سے پہلے تارے نہ ٹوٹتے تھے ایک دن بعض بنی ثقیف نے تارے ٹوٹتے دیکھے اور ڈرے عمرو بن امیہ نے کہا اگر وہ تارے ہین جو نظم عالم کے لیئے معین ہین تو سمجھو کہ دنیا کا خاتمہ ہوا اور دوسرے ہین تو کوئی امر ہے جو خدا نے چاہا۔ کہا ابن منیر نے کہ شہاب آنحضرتؐ سے پہلے تھا مگر محافظت کے لیئے نہ تھا کوئی دوسری غرض متعلق ہوگی ف ممکن ہے کہ شیاطین آسمانپر کچھ شرارت کرتے ہون اور یہ اُنکی سزا مین ہو ربط آسمانی عجائب کے بعد زمینی صناعت کا ذکر فرمایا

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ ۝

اور زمین پھیلایا ہمنے اسے اور ڈالے اسمین پہاڑ اور اگائی اسمین ہر شے موزون

اور زمین کو ہمنے پھیلایا اور اسپر پہاڑ قائم کیئے اور ہر قسمکی چیزین اسمین پیدا کین جو موزون یعنے مقدر و معلوم ہین اندازہ سے

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ۝ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ

اور بنائی ہمنے واسطے تمہارے اسمین معاش اور وہ کہ نہین تم اُسکے روزی رسان اور نہین کوئی شے مگر ہمارے پاس خزانہ اُسکا ہے

[illegible] بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۝

[illegible] بقدار معلوم

لیئے اسباب معاش خلق پیدا کیئے جنھین تم [illegible] اسکا خزانہ یعنے معدن اللہ کے حضور ہے [illegible] نازل [illegible] ہین معایش جمع معاش جو اللہ [illegible] زمین پر وہ چیزین بنائین جنپر تمھاری [illegible] جنکو تم روزی نہین دیسکتے خزائن وماره واصل شئے [illegible] کی حقیقت اور اعیان ہمارے حضور مین حاضر ہین جسقدر مناسب ہوتا ہے دنیا مین بھیجتے ہین

وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ۝

اور بھیجین [illegible] آسمان سے پانی پھر سیراب کیا تمکو اُس سے اور نہین تم اُسکے لیئے جمع کرنیوالے

وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ۝

اور ہمین زندہ کرتے ہین اور مارتے ہین اور ہمین وارث ہین

لواقح جمع لاقح [illegible] یعنے حاملہ چونکہ ہوائین پانی لیجاتی ہین اور لواقح الواقح کے فائدے دیتی ہین لہذا لواقح فرمایا جو ہوا خزان اور یبوست پیدا کرتی ہے اُسے عقیم یعنے بانجھ کہتے ہین اور باد بہاریکو لواقح یعنے ہمنے باردار ہوائین بھیجین پھر آسمان سے پانی آتارا پھر تمکو اُس پانی سے سیراب کیا اور تم اُس پانی کے خزانہ دار نہ تھے اور تمھارے پاس وہ مجتمع نہ تھا اور ہم زندہ کرتے ہین اور مارتے ہین اور ہم ہر شئے کے وارث یعنے بعد فنائے خلق باقی و مالک ہین

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ

اور بتحقیق جانلیا ہمنے آگے بڑھجانیوالونکو تم مین سے اور البتہ جان لیا پیچھے رہجانیوالونکو اور بیشک رب تیرا وہی جمع کریگا

إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝

اُنکو بیشک وہ حکیم دانا ہے

اور ہمکو معلوم ہے کہ تم مین کون خیر و عبادت یا جہاد وغیرہ مین آگے بڑھنے والا ہے اور کون پیچھے رہنے والا ہے یا کون خلقت و موت مین مقدم و موخر ہے اور پروردگار عالم اُن سبکو جمع کریگا و حکمت والا و دانا ہے ترمذی [illegible] ایک خوبصورت عورت نماز پڑھا کرتی تھی بعض محتاط صف اول مین کھڑے ہوتی کہ نظر نہ پڑے اور بعض نظر باز پچھلے صف سے اُسے دیکھتے نازل ہوا کہ ہمکو دونوکی حالت معلوم ہے ف یہ امر کہ شان نزول آیت یہی ہو قابل نظر ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝

اور تحقیق بنایا ہمنے آدمی اسے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے

حما وہ مٹی جو پانی مین گوندھی جائے مسنون وہ مٹی جو پانی مین ملا کر چھوڑ دی جائے اور سلسی بدبو پیدا ہو جائے صلصال تعلی مٹی سوکھ کر کھنکھناہٹ دینے لگے انسان سے یہان مراد آدم علیہ السلام یعنی ہمنے آدم کو گوندھی ہوئی گارے کی خشک اور کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا لطیفہ (مسنون) جسکے روشن بھی آیا ہے آدم ایسے گارے سے بنائے گئے جو اسرار قدرت و علوم معرفت سے روشن و نورانی تھا

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝

اور جن بنایا ہمنے اسے پہلے سے آتش گرم سے

اور جنون کو ہمنے پیدا کیا آدم سے پہلے آتش گرم سے ابن کثیر ابن عباس سے مروی ہے کہ جن آنچ سے پیدا ہوئے اور عمرو بن دینار نے کہا کہ آفتاب کی آگ سے مخلوق ہین بستان کہا ابن عباس نے جو جن آنچ سے بنائے گئے ہین وہ نہایت لطیف بلکہ ایک قسم کے فرشتون مین محسوب ہین اور عزازیل اسی طبقے سے تھا اور بعضے آگ سے پیدا ہوئے انمین لطافت کم اور حوائج بشری زیادہ ہین معالم کہا ابو صالح نے سموم وہ آگ ہے جسمین دھوان نہو اور صواعق اس سے پیدا ہوتے ہین اور یہ ایک آگ ہے جو حجاب اور آسمان کے درمیان مین ہے عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے کہ دو ہزار و برواتے چھ ہزار برس آدم سے پہلے جن پیدا ہوئے جسطرح آدم انسانونکے باپ ہین جنون مین (سومنا) ابوالجان ہے۔ کہا ابن عباس نے کہ ابوالجان شیطان ہے
ف ممکن ہے کہ شیطان ان جنون کا باپ ہو جو آنچ سے مخلوق ہین اور وہ چھ ہزار برس پہلے ہون اور (سومنا) ان جنونکا باپ ہو جو آگ سے ہین اور اسی دو ہزار ہوئے ہون واللہ اعلم سموم ہوائے گرم جو دن کو چلے حسینی جنون مین آگ کے ساتھ ہوا بھی ہو جیسے انسان مین مٹی کے ساتھ دوسرے عنصر

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝

اور جب کہا تیرے رب نے فرشتون سے مین پیدا کرنیوالا ہون بشر کا کھنکھناتی مٹی سے گوندھی گارے کی

یعنے قبل خلقت آدم فرشتون سے خطاب رب العزت ہوا کہ ہم ایک بشر خشک مٹی سی

پیدا کرنے کو ہون حضرت انس جب آدم کی خلقت منظور ہوئی زمین کے چارون گوشون کی مٹی طلب فرمائی پھر اُسے آب تلخ و شیرین دونون سے گوندھوایا اور چالیس برس تک یونہین چھوڑ دیا یہانتک کہ سڑ کر متغیر ہوئی جیساکہ فرمایا (حمأ مسنون) پھر چالیس برس تک چھوڑ دیا خشک ہوکر صلصال ہوگئی۔

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ

پھر جب برابر کر لیجئے اور پھونک دون اُسمین روح اپنی تو گر پڑو واسطے اُسکے سجدہ کرنیوالے

پھر جب تسویہ یعنے تکمیل خلقت آدم کی ہوگئی اور اللہ نے اپنی روح اُسمین پھونکی زندہ کر دیا اور فرمایا اے فرشتو اُنکے لیئے سجدے مین گر رہو یہ اضافت تعظیمی و تشریفی یا تخصیصی ہے

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۙ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ

پھر سجدہ کیا فرشتون نے سبکے سب مگر ابلیس نے انکار کیا ہونیسے سجدہ کرنیوالون کے ساتھ کہا اے ابلیس

مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝

کیا ہوا ہے تجھے کہ نہین ہوا تو ساتھ سجدہ کرنیوالون کے کہا نہین ہون مین کہ سجدہ کرون بشر کا کہ بنایا تو نے اُسکو کھنکھناتی مٹی کی سڑی ہوئی مٹی سے

پھر سجدہ کیا فرشتون نے سبکے سب مگر ابلیس نے انکار کیا کہ سجدہ کرنیوالون سے ہو فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنیوالون کا ساتھ نہ دیا بولا مین ایسا نہین کہ آدمی کا سجدہ کرون جسے تو نے سڑی مٹی کی ٹھیکری سے بنایا **ف** ظاہر ہے کہ وجہ انکار ابلیس تکبر تھی کہ آدمی خاکی اور مین آتشی۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

کہا پس نکل آسمان سے بیشک تو راندہ گیا ہے اور بیشک تجھپر لعنت ہے قیامت تک

حق سبحانہ تعالےٰ نے شیطان کو اس گستاخی پر آسمانون سے نکل جانیکا حکم دیا اور ہمیشہ کے لیئے اُسے اپنی رحمت سے دور کیا **ف** معلوم ہوا کہ ۱ آسمان مقام مجرمین نہین ۲ مجرم کو شہر بدر کرانا جائز ہے ۳ دائم الحبس کرنا جائز ہے پھر ارشاد ہوا کہ قیامت تک لعنت ہی ممکن ہے کہ بعد قیامت لعنت نرہے توضیح یہ کنایہ ہے دوام سے اسلیئے کہ عرف مین جسے قیامت کی طرف منسوب کرتے ہین اُس سے مراد دوام ہوتا ہے ۲ قیامت مین فیصلہ ہو جائیگا اور اس عتاب کا نتیجہ مل جائیگا پھر اس خطاب کی ضرورت ہی کیا ہے۔

قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ۝ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الۡمُنۡظَرِیۡنَ ۝ اِلٰی یَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ۝

کہا اے رب پس مہلت دے تو مجھے اُسدن تک کہ اُٹھیں فرمایا پس تو مہلت دیئے گئے سے ہے دن وقت معلوم تک

شیطان نے عرض کی اے پروردگار عالم مجھے مہلت عطا ہو یعنے موت نہ آئے اُسدن تک کہ لوگ قبرون سے اُٹھین ارشاد ہوا اچھا تجھے مہلت دی گئی روز قیامت تک پھر شیطان نے ارادہ کیا کہ جب قیامت تک موت نہ آئیگی اور بعد قیامت موت ممنوع ہے تو موت سے محفوظ رہونگا لہذا جواب یا ارشاد ہوا کہ تجھے وقت معلوم تک مہلت دی گئی اور وقت معلوم سے خواہ اُس نفخہ اولیٰ ہو جب تمام مخلوق مریگی خواہ یہ مراد ہے کہ اللہ اُس دن تک زندہ رکھیگا جو اُسکے علم ازل مین قرار پاچکا ہے۔ ان صورتون مین کوئی شبہہ پیدا نہین ہوتا ف شیطان کی یہ درخواست کہ مجھے یوم بعث تک زندہ رکھ باتفاق مفسرین مقبول ہے اور یوم بعث بعد فنائے خلق وحیات ثانی ہے بعد اسکے موت نہین اس سے لازم آتا ہے کہ شیطان کو موت ہی نہ آئے جواب (الے) کا مابعد حکم سے خارج ہو یعنے میری زندگی کی انتہا یوم بعث ہو اور یہی مروی ہو کہ شیطان اُسدن مریگا جس کے بعد یوم بعث ہے

قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغۡوَیۡتَنِیۡ لَاُزَیِّنَنَّ لَہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَاُغۡوِیَنَّہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ۝ اِلَّا عِبَادَکَ مِنۡہُمُ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ۝

کہا اے رب اسلئے کہ بہکایا تو نے مجھے البتہ اچھی دکھاؤنگا انکو زمین مین اور البتہ بہکاؤنگا مین اُن سبکو مگر بندے تیرے اُنمین سے جو خالص ہین

شیطان نے کہا اے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کردیا اور بہکایا مین بھی آدمیون کو زمین کی فانی چیزین اور معاصی اچھی کر دکھاؤنگا اُنکے نفوس مین خواہشین اور رغبتیں ڈالونگا بہکاؤنگا اور یہ معاملہ سبکے ساتھ ہوگا مگر تیرے وہ بندے جو خالص ہیں بحث اول شیطان کا یہ قول کہ تو نے مجھے بہکایا مثبت ہے کہ اللہ تعالے مغوی ہو جواب باعتبار حقیقت خالق خیر و شر و فاعل حقیقی حق سبحانہ تعالے ہے مگر ادب [illegible]

[illegible]

حاشیہ: لا کلام جب معالم سے کلام موت ابلیس چالیس برس ہے اور یہی فاصلہ ہے نفخہ و نفخہ — بلانیکه غیبین — خاص بندگان خدا پر شیطان کا غلبہ نہین

جسقدر دشمنی ومخالفت ہو مگر بہشت مین اسکا نام بھی نہ رہیگا تاکہ رنج وملال
قریب نہ آئے آمنے سامنے تختون پر بیٹھے ہونگے اور بھائی بھائی ہوجائینگے نہ
انکحین بہشت مین کوئی مشقت ہوگی اور نہ وہ کبھی اُس سے نکالے جائین گے
ابن کثیر بعد جنگ جمل عمران بن طلحہ حضرت علی کے پاس آئے تو آپنے مرحبا کہی اور
کہا مجھے امید ہے کہ مجھے اور تمھارے باپ طلحہ کو اللہ تعالے اُنمین سے کرے جنکی
نسبت ارشاد ہوا ونزعنا الخ ابن کثیر ایک دن حضور انور اُس دروازے سے
تشریف لائے جدھر سے بنو شیبہ جایا کرتے تھے اور فرمایا مین تمکو ہنستے ہوئے
نہین دیکھون یعنے اللہ کے غضب اور دوزخ کی شدت سے رویا کرو بیٹھکر اور
نڈر ہو یہ فرماکر پھر اندر تشریف لے گئے حجر اسود تک گئے تھے کہ اُلٹے پاؤن پھرے
اور فرمایا مین جب نکلا تو جبریل آئے اور کہا اے محمد اللہ تعالے فرماتا ہے
تو میرے بندونکو مایوس کئے دیتا ہے۔

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝

خبردار کر میرے بندونکو کہ بیشک مین بخشنے والا مہربان ہون اور بیشک عذاب میرا عذاب دردناک ہے

اے نبی کریم آپ ہمارے غلامان خاص وبندگان با اخلاص کو بتادین کہ ہم گناہ بخشنے والے
تمھاری جانو پر مہربان ہین (پس امیدوار رہو) اور بیشک عذاب میرا عذاب دردناک
ہے پس ہمیشہ ڈرو) مسئلہ اللہ تعالے سے امید ترحم وخوف عذاب جزو اعتقاد ہے

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ

اور خبر دے اُنکو مہمانون سے ابراہیم کے جب داخل ہوے اُسپر پس کہا سلام کہا ابراہیم نے ہم تمسے ڈرتے ہین

اسکی تفصیل صفحہ ۹۹ مین گزر گئی کہ وہ فرشتے جو قوم لوط کے عذاب پر معین تھے
پہلے حضرت ابراہیم کے پاس آئے اور بصورت انسان تھے آپنے گوشت
بریان سے مہمانی کی فرشتے کیا کھاتے ابراہیم بحسب عرف قوم ڈرے کہ مبادا کوئی فریب عداوت نہو

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓي اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ

بولے نہ ڈر ہم خوشخبری سناتے ہین تجھے لڑکے دانا کی کہا کیا بشارت دیتے ہو تم مجھے اس حال پر کہ چھو گئی مجھے پیری

فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۝ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝ قَالَ وَمَنْ

پس کس چیز پر بشارت دیتے ہو بولے ہمنے تمکو بشارت دی ساتھ حق کے تو نہو تو مایوسون سے کہا اور کون

وہ فرشتے بولے اے ابراہیم آپ مُدرین ہم تو آپکو ایک علم والے دانشمند

قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ۝
ناامید ہوتا ہے رحمت سے اپنے ربکی مگر گمراہ

لڑکے کی خوشخبری سناتے ہین ابراہیم نے کہا تعجب سے فرمایا سبحان اللہ ایسی حالت مین کہ مجھے بڑھاپے نے لے لیا ہے لڑکے کی بشارت دیتے ہو فرشتون نے کہا اے خلیل جلیل ہم آپکو حق اور سچ بشارت سُنا رہے ہین آپ مایوس و ناامید ہون آپنے کہا اللہ کی رحمت سے تو مایوس کوئی نہین ہوتا مگر گمراہ مسئلہ مایوسی اللہ کی رحمت سے کفر ہے اور علامات و آثار کے اعتبار مایوسی کا مضائقہ نہین مسئلہ تفاؤل مستحب و تطیر حرام ہے جیساکہ منقول ہے کہ جب آپنے مکہ چھوڑا مدینے کی راہ مین ایک شخص ملا آپنے نام پوچھا بولا بریدہ فرمایا ہمارے کام ٹھنڈے اور اصلاح پذیر ہوگئے پھر پوچھا تو کس قبیلے سے ہے بولا اسلم فرمایا ہم سلامت رہینگے یہ تفاؤل ہے اسمین حق سبحانہ تعالٰے سے اچھی امید کرنا ہے لیکن اگر اسی یا کسی دوسرے طریقے کو موثر و یقینی جانے تو منع ہے جیسے فال گنڈا اور تطیر یعنے بدشگونی فال ضد ہے یعنے کسی بُرائی کا خیال کرنا یہ حرام ہے فرمایا لَا طِیَرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ اسلام مین بدفالی کا اعتقاد نہین اور وجہ یہ ہے کہ تفاؤل مین اللہ تعالٰے سے امید خیر ہوتی ہے اور طیرہ مین بد

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ۝
کہا پس کیا ہے مہم تمہاری اے بھیجے ہوؤ بولے ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم گنہگار کے

إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ۝
مگر آل لوط ہم نجات دینے والے ہین اُن سبکے مگر بی بی اُنکی مقدر کردیا ہمنے کہ وہ ہی پیچھے رہجانیوالون سے ہے

حضرت ابراہیم نے کہا تمہارا امر اہم کیا ہے کس لیے اللہ کی طرف سے بھیجے گئے ہو وہ بولے ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم گناہگار کے (مراد اس سے قوم لوط) مگر آل یعنے تابع لوط علیہ السلام کے ہم اُن سبکو بچا لینگے مگر آل لوط سے اُنکی بی بی نجات نہ پائے گی ہمنے روز ازل مین مقدر کردیا ہے کہ وہ پیچھے رہجانے والون سے ہے وہ نہ بچے گی

فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ۝ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ۝
پھر جب آئے آل لوط کے پاس فرستادے کہا لوط نے بیشک تم قوم انجان ہو

منزل ۳

ع ۴

قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝ وَأَتَيْنَاكَ

بولے بلکہ لائے ہیں ہم تمہارے پاس وہ کہ تھے وہ کافر اسمین شک کرتے اور لائے ہم تمہارے پاس

بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۝

حق اور ہم سچے ہین

جب یہ فرشتے اس آئے تو حضرت لوط نے کہا تم انجان لوگ ہو ہم تمکو نہین پہچانتے فرشتے بولے نہین بلکہ ہم وہ لائے ہین جسمین آپکی امت منکر شک کرتی تھی اور (پھر تشریح کی) اور لائے ہین ہم تمہارے پاس حق یعنے عذاب اور وعدۂ الٰہی اور ہم سچے ہین

فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ

پھر لیجا اہل کو اپنے ایک حصے مین رات کے اور تو پیچھا کر پشتونکا انکی اور نہ التفات کرے تم مین سے کوئی

وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ۝ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُصْبِحِينَ ۝

اور گذر جائین جدھر حکم کو گئے ہین اور نیصلہ کردیا طرف اسکی یہ امر کہ پیچھا انکا کاٹا گیا ہے بحالت صبح کرنیکے

اے لوط آپ رات کے حصے مین اپنے اہل یعنے تابعین کو لیکر شہر سے نکلجائین اور آپ خود اپنے ساتھیونکے پیچھے رہین اور کوئی تم مین سے ادھر اُدھر ندیکھے اور جسطرف یا جسطرح حکم دیا گیا ہے چلے جاؤ اور ہمنے فیصلہ کردیا لوط کیطرف اس امر کا (بیان اسکا یہ ہے) کہ ان کافرونکے عقب یعنے جڑ مقطوع ہے جس حال مین یہ صبح کرینگے یعنے صبح ہوتے ہی عذاب آجائیگا اور انمین کچھ نبچیگا ف سردار کو اپنے تابعین کی سپر و پناہ رہنا چاہیے جیساکہ کلمۂ واتبع سے سمجھا گیا کیفیت عذاب و محل عذاب پر نظر و گزر و تماشا موجب شقاوت

و ضرر ہے بلکہ ڈرے اور پناہ مانگے ۔

وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ۝ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ۝

اور آئے شہر والے خوشیان کرتے کہا لوط نے بیشک یہ مہمان میرے ہین پس سوا کرو تم مجھے اور ڈرو اللہ سے اور نہ ذلیل کرو مجھے

چونکہ یہ فرشتے نہایت خوبصورت بے ریش نوجوان بنکر آئے تھے وہ قوم بد افعال دوڑی اور خوشیان کرتی ہوئی حضرت لوط کا گھر گھیر لیا آپنے کہا اے لوگو یہ میرے مہمان ہین انھین تکلیف دیکر مجھے فضیحت نکرو اور اللہ سے ڈرو اور مجھے ذلیل نکرو ف ذو واسطے لائے ایک باعتبار عزت کہ مہمان سے بدسلوکی سب کے نزدیک بری ہے دوسرے باعتبار انجام کہ اللہ سے ڈرو کیسی اس فعل کی سزا ہے ۔ نون دونون جگہ محذوف اور اسکی جگہ کسرہ ہے

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ

بولے کیا نہین منع کیا تھا ہمنے تجھکو عالم والون سے کہا یہ لڑکیان ہین میری اگر ہو تم کرنیوالے

وہ شریر یہ سنکر الزام دینے لگے کہ اے لوط ہم تمکو پہلے ہی منع کر چکے تھے کہ تم ادھر ادھر کے غریب الوطن لوگون کو مہمان نہ کیا کرو بیشک ہم اپنی عادت سے عدول نکرینگے اور تم آداب مہمانی کے پابند ہو حضرت لوط نے فرمایا اے لوگو اگر خواہ مخواہ ایسا ہی منظور ہے تو یہ میری بیٹیان موجود ہین ان سے نکاح کر لو۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا

قسم ہے تیری جان کی بیشک وہ نشے مین اپنے بہکے ہوئے ہین پھر پکڑ لیا انکو چیخ نے روشنی ہوتے پھر کر دیا ہمنے بلند کو

سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ

پست اسکا اور برسائے ہمنے اونپر پتھر کنکریون سے

ارشاد ہوتا ہے اے نبی محبوب آپکے عیش مبارک وحیات روح بخش کی قسم بیشک یہ کافر یا کفار قوم لوط اپنے غفلت کے نشے مین بہکے ہوئے ہین نہ ہوش ہے نہ عقل پھر پکڑ لیا انکو چیخ نے سفیدہ صبح کے وقت پھر ہمنے اسکے بلند مقامون یا اونچے رہنے والون کو پست کر ڈالا اور برسائے اون پر پتھر کھنکرون کے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۝ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

بیشک اسمین نشانیان ہین پہچاننے والونکے لئے اور بیشک وہ راہ ہے دائمی بیشک اسمین نشانی ہے ایمان والونکو

بیشک اس قصے مین نشانیان ہین علامات وآثار سے پہچاننے والون کے لیے اور بیشک وہ قوم لوط کی ایسی راہ ہے جو ہمیشہ موجود و نافذ ہے تم رات دن اسپر گزرتے ہو پھر کیون آنکھین نہین کھولتے جو ایمان والے ہین انکے لیے اس بستی مین نشانی پہچان ہے

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ

اور بیشک تھے اصحاب ایکہ کے ظالم تو بدلا لیا ہمنے ان سے اور وہ دونو راہ ظاہر پر ہین

اور بیشک اصحاب ایکہ یعنے قوم شعیب ظالم تھی اسلیے کہ راہزنی کرتی ناپ تول مین زیادہ لیتی کم دیتی تو ہمنے انسے بدلا لے لیا یعنے عذاب مہلک بھیجا جسکا ذکر صفحہ ۹۰ مین گزرا اور بیشک وہ دونو یعنے قوم لوط و شعیب کھلی ہوئی سامنے کی راہ مین تھی عام گزرگاہ ہی انکا قصہ ہر ایک کی پیش نگاہ ہے

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ

اور بیشک جھٹلایا اصحاب حجر نے پیغمبرونکو اور دین ہمنے انکو نشانیان اپنی پھر تھے وہ ان سے روگردان

یعنے اصحاب حجر (قوم ثمود) نے پیغمبرون کو (صالح) جھٹلایا اور ہمنے اپنی قدرت کی نشانیان (ناقہ) اُنکو دیا تو وہ اُن نشانیون سے منکر و روگردان ہوئے حجر ایک شہر ہے شام اور مدینے کے درمیان مین ثمود اُس مین رہتے تھے

وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ۝

اور تھے کہ تراشتے تھے پہاڑون سے گھر بے ڈر پھر پکڑ لیا اُنکو چیخ نے صبح ہوتے

فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

پھر نہ بچایا اُنکو اُسنے کہ تھے کماتے

یہ لوگ پہاڑون سے گھر تراشتے تھے اور بے خوف تھے کسی کا کچھ کھٹکا نہ تھا تو ناگاہ عذاب الٰہی نے صبح ہوتے ہی اُنکو لے لیا اور جو کچھ کیا تھا وہ کچھ اُنکے کام نہ آیا اُنکا قصہ مفصل ہو چکا ہے گزرا

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ۝ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝

اور نہین بنایا ہمنے آسمان اور زمین اور جو انمین ہے مگر حق اور بیشک قیامت البتہ آنیوالی ہے پس گزر کر درگزر کرنا اچھا بیشک رب تیرا وہی پیدا کرنیوالا دانا ہے

ہمنے حق پیدا کیے اور آسمان و زمین (یعنے نہ محض اعتباری اور وہمی ہین اور نہ یہ کہ انکا کوئی نتیجہ اور فائدہ نہو اور نہ یہ کہ ایک دن حساب و کتاب ثواب و عقاب نیک و بد کی جانچ کا نہو) اور اسمین شک نہین کہ قیامت ضرور آنے والی ہے (تو آپ اے نبی کریم ان مکذبینوالے مسخرا پن کرنیوالے قوم کی گستاخیون سے) درگزر کیجئے اچھی طرح درگزر کرنا (قریب ہے کہ اپنا کیا پا جائینگے) تیرا رب تمام اشیا کا پیدا کرنیوالا ہر امر کا جاننے والا ہے ربط بعد بیان امم سابقہ و وعید عذاب لاحقہ آپکو اعراض و چشم پوشی کی ہدایت کی اور دفع حزن و ملال مومنین و حصول فرح و تسکین کیلئے عمدہ انعام کا ذکر فرمایا

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۝

اور بتحقیق دی ہمنے تجھکو سات مکرر سے اور قرآن بزرگ

یعنے دو نعمتین عنایت فرمائین ۱ سبع مثانی وہ سات جو مکرر ہین ۲ قرآن عظیم ہے بخاری ابوسعید بن معلے سے مروی ہے کہ حضور نے مجھسے فرمایا کہ مین تجھے ایسی سورت سکھا دون جو اعظم سورت ہاے قرآن ہو پھر فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ والحمد للہ سبع المثانی ہے اور قرآن عظیم وہ ہے جو مجھے عنایت ہوا اور ابوہریرہ نے روایت کی کہ فرمایا اُمُّ الْقُرْآنِ ہِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ الحمد سبع مثانی ہے

مراد ہے تو یہ ممانعت بطور فہمائش و تسکین ہے کہ جب آنحضرت ایسی نعمتیں ملتی ہیں تو اسقدر
بیمقدار چیز کا خیال ہی کیا۔ اور اگر بلا کفار مراد ہے تو اشارہ ہے کہ دل و زبان سے تعلیم دینے
پر کہ ایسا ہوتا ہے اور امر ہے کہ آنحضرت کی رادیں مومنون پر قدرس کہتا تا ہے سوا سعی شفقت
پر شفقت انکی ہمدردی انکی خیرخواہی عموماً واجب اور خصوصاً مستحب ہے تاکہ یہ آیت
اصل تصوف و تہذیب ہستی ہے اسطرح کہ دنیا سے انکو بند کرے اور دنیا وی مصائب سے
بیدرد انکے جو کچھ غم و حزن دلمین رہے وہ مومنین کیا

كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ۝ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ
جیسا اتارا ہمنے بانٹنے والون پر جنھون نے کیا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے پس قسم ہو تیرے رب کی البتہ سوال کرینگے ہم

یعنے مین بھی ویسا ہی | أَجْمَعِينَ ۝ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ | ڈرانیوالا ہون جیسا کہ
یعنے احکام اتارے | سب سے اسکا کہ تھے کرتے | بانٹنے والون پر

جنھون نے قرآن پارہ پارہ کر ڈالا پس قسم خدا کی ہم ان سب سے سوال کرینگے جو دنیا مین
کرتے تھے (عمل پچھوڑے جائینگے) مقتسم (تقسیم کرنے والے) یعنے بعض معمول اور بعض
متروک کرنیوالے بخاری نے ابن عباس سے نقل کیا کہ یہود و نصاری بعض پر ایمان لائے اور
بعض سے انکار کیا کبیر کہا عکرمہ نے قرآن کو تسخیر سے بانٹ لیا یعنے کہا یہ سورت میری ہے وہ دوسرے کی یا یہ سورت
میرے لیے ہے یا قسم کھانے والے یعنے جو کفر و انکار پر اتر رہے تھے قسم کھائے ہوئے تھے اور اسے
بخاری نے مجاہد سے روایت کیا عضین جمع عضۃ بمعنے فرقت ہے (ابوسعود) اور مراد
تفرقہ سے یہی ہے کہ بعض پر ایمان لائے عمل کیا بعض سے انکار کیا۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۝
پس ظاہر کر جسکا تجھے حکم کیا گیا اور اعراض کر مشرکون سے ہمنے کفایت کی تیری مسخرا پن کرنیوالون سے

پس آپکو چاہیئے کہ | الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ | ظاہر و آشکار کرین
وہ احکام جنکی تعلیم کا | جنھون نے بنائے ساتھ اللہ کے معبود دوسرے پس اب جان لینگے | آپکو حکم ہوا اور

مشرکین کی تکذیب و تمسخر و مطاعن کی پروا نکیجئے جو آپ سے تمسخر کرتے ہین ساحر کاہن شاعر
بناتے ہین انکی شر کو ہم کفایت کرینگے اور آپکو محفوظ رکھینگے اور وہ لوگ علاوہ اس عذاب کے
قیامت مین اپنے شرک کی پوری سزا پالینگے ابن کثیر جب یہ حکم آیا آپ کھڑے ہو گئے
اور جبریل آپ کے ساتھ تھے اتنے مین اسود بن عبد یغوث آیا جبریل نے اسکے پیٹ کیطرف

حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ۝ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ

جب شام کو لاتے ہو اور جب صبح کو چرانے لیجاتے ہو اور اٹھاتے ہین بوجھ تمھارا طرف ایسے شہر کے کہ تم نہ پہنچتے وہان

إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا

مگر بمشقت جان کی بیشک رب تمھارا مہربان رحیم ہے اور گھوڑے اور خچر اور گدھے بنائے کہ سوار ہو انپر

وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

اور زینت کو اور پیدا کرتا ہے جو نہین تم جانتے

... سے ... ہوا اور تمھارے لیے انمین زینت اور خوشنمائی ہے جب صبح کو جنگل لیجاتے ہو اور جب شام کو واپس لاتے ہو اور یہ جانور تمھارے بوجھ (اور اسباب) لاد کر لیجاتے ہین ایسے شہر تک کہ تم وہان تک بدون مشقت شاقہ نہین پہنچ سکتے بیشک تمھارا رب مہربان ورحیم ہے اور گھوڑے بنائے اور خچر اور گدھے تاکہ انپر سوار ہو اور تمھاری آرائش وشوکت ہو اور انکے علاوہ اللہ تعالے وہ جانور یا اسباب آلات یا منافع پیدا کرتا ہے جسے تم نہین جانتے **ف** آیت مین مباحث [illegible] انعام چارپائے یہان خاص مراد ہے یعنے اونٹ گائے بکری بھیڑ مراد [illegible] خیل وغیرہ کا ذکر بے محل ومکرر ہوجائیگا اور باوجودیکہ یہ منافع دوسرے جانورون مین بھی ہین مگر بالخصوص انکا ذکر اسلیئے ہے کہ عام فہم مثال مین ہر شخص سمجھلے کہ ان سے زیادہ تعلق وسروکار رہتا ہے باعتبار دوسرے جانورون کے انکا استعمال اکثر انکے منافع اعظم ہین تاکہ یہ اصل قرار پائین اور دوسرے حیوان انپر قیاس کیے جائین اور احکام مین انکے تابع رہین **ف** لباس گرم خواہ چرمی ہو جیسے پوستین وغیرہ خواہ پشمی جیسے کملی دوشالے منافع عام ہین جس جائز طریق سے فائدہ اُٹھایا جائے تجارت کرین اسباب لادین دوا مین استعمال کرین بال کھال ہڈی اور دانت وغیرہ سے فائدہ لیا جائے اسمین اشارہ ہے کہ انکے فوائد غیر محصور ہین تاکلون مین گوشت اور دودھ سب داخل ہین اور منہا سے اشارہ ہے کہ جانور کا بعض کھایا جاتا ہے نہ کل جمال زینت وآرائش وشان وعزت تریحون صبح کرنا اور صبح کو جانور چراگاہ مین لیجانا بھی مراد ہوسکتا ہے تسرحون شام کرنا یا شام کو جانور پھیر لانا شق مشقت اسمین اشارہ ہے کہ بے انکے قطع مسافت ونقل اثقال ممکن تھا مگر بدقت وہم ریل نہ جانو [illegible] اسمین قت پس

یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝

اُگاتا ہی تمھارے لیئے اُس سے کھیتیاں اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل بیشک اسمین نشانی ہی قوم فکر کرنیوالی کیلئے

وہ اللہ ہی جسنے آسمان سے تمھارے لیئے پانی اُتارا اُس سے پیتے ہو اور اُس سے درخت اُگتے ہین اور زمین اپنے جانورونکو چراتے ہو تمھارے لیئے اُس پانی سے کھیت اور زیتون اور کھجور اور انگور اور طرح طرح کے پھل پیدا ہوتے ہین اس پرورش و کمال قدرت مین نشانیان ہین اُنکے لیئے جو فکر کرتے ہین اُنکو چاہئے کہ قادر یہ تمام کرشمے روزانہ دکھاتا ہے معدوم کو وجود مین لاتا ہو وہ تغیر حالت کیلئے بعثت پر قادر نہو گا ضرور ہو گا ربط زمینی نعمتون کے بعد فرمایا کہ آسمانی مخلوق بھی تمھارے ہی لیئے ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ

اور مطیع کر دیا واسطے تمھارے رات اور دن کو اور آفتاب اور ماہتاب اور تارے تابع ہین

بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

اُسکے حکم مین بیشک اسمین نشانی ہی قوم دانا کیلئے

اور تمھارے فائدے کیلئے رات اور دن اور آفتاب اور ماہتاب اور تارے سب مسخر و منقاد کر دیئے اُنکی گردش اور قیام اور تبدیل نور صبح و سواد شام مین پرورش کارسازی تمھاری منظور ہی اسمین نشانیان ہین دانشمند دلیلی اُسکی الوہیت و ربوبیت پر سچا ایمان لاتے ہین بندہ شکرگزار بنجاتے ہین

وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝

اور جو چیزین پھیلائی تمھارے لیئے زمین مین مختلف رنگ اُنکے بیشک اسمین نشانی ہی قوم نصیحت پذیر کیلئے

اور انکے علاوہ دنیا مین رنگ رنگ کی چیزین قسم قسم کی نعمتین شائع کین اسمین ذاکر و نصیحت پذیر ہونیکے لیئے الوہیت و ربوبیت کی نشانیان کافی ہین

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً

اور وہی ہی جسنے مسخر کیا دریا تاکہ کھاؤ اُس سے گوشت تازہ اور نکالو اُس سے زیور

تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

کہ پہنو اُسے اور دیکھتا ہی کشتیونکو پانی پھاڑتیان اسمین اور تاکہ ڈھونڈو فضل سے اُسکے اور تاکہ تم شکر ادا کرو

اُسی اللہ نے دریا کو تمھارا مطیع کر دیا اُسپر تمکو سیر اور غوطے وغیرہ کی قدرت ہی تاکہ اسمین سے تازہ گوشت مچھلی کا کھاؤ اور اسمین دُر و جواہر نکالو جو زیور ہین اور تم پہنتے ہو اور تو کشتیونکو دیکھتا ہی پانی پھاڑتی ہوئی چلتی ہین اور اسلیئے کہ تم قسم قسم کے فائدے اُٹھاؤ

یعنے قبض کرتے ہیں انکی روح فرشتگان موت اور وہ طیبین ایمان و پاکی اسلام میں ہیں تو فرشتے کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو تم جنت میں داخل ہو (دنیا اور اسکے تعلقات چھوٹنے اور سکرات موت کی پروا نکرو) یہ جنت تمکو تمھارے اچھے کاموں کی عوض میں عطا ہوئی ہے ابن کثیر حدیث میں وارد ہوا کہ جنت میں جہان جنتی مجتمع اور جلسہ احباب میں کھاپی رہے ہونگے ایک ابر کا ٹکڑا آئیگا جو شخص جس چیز کی خواہش کریگا وہی اس ابر سے برسیگی یہانتک کہ بعضے کہینگے سیاہ چشم خوبصورت عورتین جو آپسمین ہمسن ہون برسین معاً ایسی ہی نازنین ولطیف عورتین برسین گی۔

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

نہین انتظار کرتے مگر یہ کہ آئین انکو پاس فرشتے یا آئے حکم تیرے رب کا ایسا ہی کیا اُنھون نے کہ پہلے تھے اُنسے

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

اور نہین ظلم کیا اُنپر اللہ نے مگر تھے وہ جانون پر اپنی ظلم کرتے

کفار اب کسی امر کے منتظر نہین مگر یہ کہ فرشتے آسمان سے اترآئین یا اللہ تعالے کا عذاب نازل ہو ایسا ہی انکے اگلے بھی کرتے آئے ہین اور ان پر اللہ تعالے ظلم نہین کرتا بلکہ یہ خود اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین کفر و شرک و معصیت سے

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

پھر پہونچی اُنکو برائیان اُسکی کہ کیا اور گھیر لیا اُنکو اُسنے کہ تھے ساتھ اُسکے مسخراپن کرتے

یعنے بعد ظلم و معصیت کے اُنھین کے کاموں کی بلا اُنپر پڑ گئی اور جس بات پر دل لگی و تمسخر کرتے بعث و نشر حساب و حشر کو جھٹلاتے پیغمبر کو کاذب دیوانہ ساحر بناتے وہ سب امور سامنے آگئے اور عذاب الٰہی مین گھر گئے یہ ربط بھی ہے قدر انکے تمسخر کا بیان بھی فرمایا

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا

اور کہا اُنھون نے جو مشرک ہوے اگر چاہتا اللہ نہ پوجتے ہم غیر کو اُسکے کچھ بھی ہم اور نہ باپ دادے ہمارے

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝

اور نہ حرام ٹھہراتے ہم سوا اُسکے کچھ بھی ایسے ہی کیا اُنھون نے کہ تھے پہلے اُنکے پس نہین ہے پیغمبرون پر مگر پیغام رسانی صاف صاف

مشرکون نے کہا اگر اللہ تعالے نہ چاہتا ہم اور ہمارے اگلے سوا اسکے کسیکی پرستش نکرتے اسیسے ہماری قسمت مین یہ لکھی اور نہ ہم اسکے بے حکم یا اسکے غیر کے لیئے کچھ حرام ٹھہراتے

جیسا کہ بحیرہ وغیرہ مین کیا (ارشاد ہوتا ہے) ایسا ہی کیا ہو (یعنے کہا ہے) انھون نے جو انسے پہلے تھے۔ اور پیغمبرونکے ذمے تو صرف پیغام رسانی وعظ نصیحت راست بیانی تھی (وہ اپنا کام پورا کرچکے اب انکی فضول باتین کیا کام آئینگی) ف یہ قول کفار کا تمسخر سے تھا نہ حقیقۃً اسلئے کہ اللہ تعالے کو فاعل حقیقی جاننا اور خالق خیر و شر قرار دینا یہ سواے موحد مومن دوسرے کو کب سوجھتا ہے مسئلہ گو تمام اہل حق کا اعتقاد یہی ہو کہ خالق اشیا وہادی ومضل اللہ ہی ہے اسکی مشیت کے کچھ نہین ہوتا لیکن یہ تقریر عذر یا جواب مین پیش کرنا سوے ادبی وگناہ عظیم ہے جیسا کہ شیطان ملعون ہو حضرت واحد قہار شاہنشاہ جبار کا یہی داب ہو کہ اعتقاد یون رکھین اور زبان سے اپنی عجز وقصور کا اقرار کرتے رہین ۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم
اور بیشک بھیجا ہمنے ہر اُمت مین پیغمبر یہ کہ پوجو اللہ کو اور بچو شیطان سے پس انمین سے

مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
وہ ہین کہ رہنمائی کی اللہ نے اور بعض وہ ہین کہ صادق آئی اُنپر گمراہی پس چلو پھرو زمین مین

فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ
اور دیکھو کیا ہوا انجام جھٹلانے والونکا

اور ہمنے ہر گروہ پر پیغمبر بھیجے اسلئے کہ اللہ کی پرستش کرو اور شیطان سے اجتناب و دوری اختیار کرو پس بعض انمین سے وہ ہین جنکو اللہ تعالے نے ہدایت فرمائی اور بعض وہ ہین جنپر گمراہی ثابت ہوگئی زمین مین چل پھر کے دیکھو تو جھٹلانے والونکا انجام کیا ہوا (تاکہ تمکو عبرت ہو)

إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَن يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ
اگر آپ حریص ہون رہنمائی پر انکی پس بیشک اللہ نہین ہدایت کریگا اُسے کہ گمراہ کیا اور نہین واسطے انکے کوئی مددگار

اے حبیب کریم اگرچہ آپ حرص و آرزو کرتے ہین کہ ان ازلی بدبختون کو راہ پر لائین عذاب الٰہی سے بچائین مگر اللہ انکی ہدایت نفرمائیگا اللہ تعالے جسے گمراہ کردیتا ہے یعنے توفیق ورحمت سے محروم ومایوس کردیتا ہے اُسے ہدایت نہین فرماتا اور کوئی اُسکا مددگار نہین ہوسکتا ف اسمین تسکین تھی اپنے نبی محبوب کی کہ آپ کیون ان بدنصیبون کیلئے ملول ومکدر رہین انکی ہدایت ممکن ہی نہ نصرت مفید

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ
اور قسم کھائی انھون نے اللہ کی سخت قسمین اپنی کہ نہ اُٹھائیگا اللہ اُسے کہ مرگیا یہ نہین بلکہ وعدہ اللہ کا

بحیرہ وغیرہ
بیجان پیغمبر
سے تمسخر تھا
حقیقۃً
وہادی ومضل
بیان سنت
پیغمبرون
اور شیطان
نصیحت
ہدایت
سے عذاب
تاکہ تمکو عبرت ہو
بعضوں کو انکی
اللہ تعالے
ضمیر راجع
مصدر
مفہوم ہوتا ہے
یعنی وعدہ
البعث ۱۲

حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ

سچا وعدہ لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے تاکہ بیان کر دیوے انکے لئے وہ چیز کہ مختلف ہوئے اسمین اور تاکہ جانین

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ

وہ جو کافر ہوئے کہ وہ تھے جھوٹے

منکرین اللہ کی قسمین کھا کھا کر کہتے ہین اور نہایت تاکید سے کہ اللہ تعالیٰ مُردے کو جب مار چکا اسے ہرگز نہ جلائیگا تردید ارشاد ہوا کیون نہین بلکہ وعدہ اللہ کا سچا ہی پر اکثر آدمی یہ بات نہین جانتے اور یہ وعدہ اور بار کر جلانا اسلئے ہے کہ کفار جن امور مین مترددا ور مختلف تھے وہ آشکار ہو جائین اور کفار جان لین [illegible] کی خبرین سچی تھین اور وہ جھوٹے تھے

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

نہین ہے کہنا ہمارا کسی چیز کو جب چاہا ہم نے اسے مگر یہ کہ کہتے ہین ہم اسکے لئے ہو جا تو ہو جاتی ہے

یعنے ہر کہ جسکو ہم [illegible] جس سے تو موجود [illegible] مُردے [illegible]

تو نہین وہ تو ہمارا حکم ہوتے ہی موجود ہو جاتی ہے اسیطرح بار کر جلائینگے

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ

اور جنھون نے ہجرت کی راہ مین اللہ کی بعد اسکے کہ ظلم کئے گئے البتہ جگہ دینگے ہم انکو دنیا مین اچھی اور مزدوری

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

آخرت کی بڑی ہے کاشکے وہ جانتے جنھون نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہین

وہ لوگ جنھون نے اللہ کے لئے ہجرت کی گھر چھوڑے بعد از انکہ ان پر کفار کے ہاتھون سے مظالم ہوئے انکو البتہ ہم اچھی جگہ دینگے دنیا مین اور جو آخرت کی مزدوری [illegible] فرماتا ہے وہ بہت بڑی ہے کاشکے (ہمارے طالب) اسے جان لیتے یہ نعمت انکے لئے ہے جنھون نے مخالفت نفس یا مصائب کفار و اتباع پیغمبر پر صبر و ثبات کیا اور اپنے تمام کامون مین اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہین کہا گیا یہ آیت عمار و بلال و صہیب وغیرہ ضعفائے صحابہ کی شان مین ہے جنپر بڑے بڑے مظالم ہوئے۔ اور قرآن عام ہے ہر مہاجر خالص پر صادق آتا ہے پھر دنیا مین اچھی جگہ دینا۔ فتوحات و غنائم و وقار و رزق حلال وغیرہ ہے جیسا کہ حضرت عمر سے مروی ہے کہ جب آپ کسی مہاجر کو عطیات سے کچھ دیتے اللہ کے احسان اور اسکے سچے وعدے یاد دلاتے کہ شکر نعمت و سرور ایمان زیادہ ہو فرماتے اللہ تجھے اس مال مین برکت دے یہ وعدہ ہے تیرے رب کا دنیا مین اور ثواب آخرت کا افضل و خیر ہے لطیفہ یہ عجیب دلفریب

ع ۱۱

سلسلۂ لیس [illegible] مشتق [illegible]

فعل مخفی [illegible]

وعدہ [illegible]

بغیر علت

[illegible]

یا یہ لوگ گنہگار ہین ہون اور ہلاک ہوجائین ان سب صورتون مین یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے
بھاگ بچین یہ نہین ہوسکتا یا انکو بتدریج ڈراتے جائین اور متنبہ کرین تاکہ شاید سوچین سمجھین
بچین اسلیے کہ رب العالمین مہربان ورحیم ہے اور بتدریج ڈرانا بھی کمال ترحم سے ہے

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ

کیا نہین دیکھا طرف اسکی کہ پیدا کیا اللہ نے اشیا سے کہ ڈھلتے ہین سائے اسکے داہنے سے اور بائین سے

سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ

بحالت سجدہ واسطے اسکے اور وہ ذلیل ہین

کیا یہ سرکش متکبر نہین دیکھتے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چیزین بنائی ہین انکے سائے کبھی داہنے
کبھی بائین سجدے مین پڑے ہین اور ذلت وخواری کی حالت مین ہین نکتہ اگر انکا غرور اور
سرکشی کی کچھ ہستی ہے تو کیون نہین اپنے سایونکو جو قائم مقام عین واصل ہین اس تذلل وسجود سے
باز رکھتے اور جب انکو اسپر قدرت نہین تو لازم ہے کہ سر جھکائین جدھر آفتاب نبوت کا رخ ہو
اور جدھر نور ایمان جھکے اسکے موافق پھر جائین (تقریر اس مسئلے کی صفحہ ۴۹۳ مین گزر گئی)

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ

اور واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہے جو آسمانون مین ہے اور جو زمین مین ہے جانورون سے اور فرشتے اور وہ

لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ

نہین تکبر کرتے ڈرتے ہین رب اپنے سے اوپر سے اپنے اور کرتے ہین جو حکم کیے جاتے ہین

اور اللہ ہی کا سجدہ کرتا ہے جو آسمان وزمین مین ہے چلنے والون سے یعنے تمام حیوانات اور فرشتے
سجدہ کرتے ہین اور تکبر نہین کرتے ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے جو انکے اوپر ہے یعنے غالب
یا رفیع المرتبت یا ایسے فرشتے جو دواب سے فوق ہین اور وہی کرتے ہین جو انکو حکم دیا جاتا ہے حبابک
آسمان فرشتون سے بھرا ہے اور چرچراتا ہے اور آسمان پر اتنی جگہ نہین جہان ایک فرشتہ سر بسجود پڑا ہو
مسئلہ فرشتے اللہ کے مطیع ومنقاد اور گناہ سے معصوم ہین اسلیے کہ انکے فعل خلاف مرضی
رضائے الٰہی نہین ہوتے مسئلہ اللہ تعالیٰ قبیح کا حکم نہین کرتا بلکہ مشیت عام ہے حسن وقبیح
دونو اس سے متعلق ہین اور رضا وامر خاص ہے افعال حسن کے ساتھ (شرح عقائد)

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ

اور کہا اللہ تعالیٰ نے نہ اختیار کرو معبود دو نہین ہے وہ مگر معبود ایک پس خاص کر مجھسے ڈرو

ارشاد فرمایا حق سبحانہ نے کہ دو معبود نہ ٹھہراؤ نہین ہے وہ مگر اللہ واحد پس مخصوص

مجھ ہی سے ڈرو اور ہم یہ ارشاد کہ دو معبود نہ ٹھہراؤ اس صورت کو مانع نہیں کہ جب کوئی شخص ایک ہی معبود کا قائل ہو جو اللہ تعالیٰ کے سوا ہو فشع یہ ایک بڑی دلیل ہی کمال توحید و ظہور الوہیت کی کہ آجتک کسیکے دل میں خطرہ اور ثانی توحید بھی نہیں آیا اور ممکن ہی نہیں اسلیئے کہ وہ غیر اگر انہیں صفات سے موصوف کیا جائیگا جسکے ہم مسلمان معتقد ہیں تو غیریت باطل اور اگر ان صفات کے سوا اور ہی امور فرض کی جائیں تو کمال قدرت و الوہیت اسکی باطل —

وَلَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ

اور اوسیکے لیے جو ہی آسمانوں میں ہی اور جو زمین میں اور اوسیکے لیے ہی دین دائمی کیا غیر اللہ سے ڈروگے

اسی کی ملک ہی جو آسمان و زمین میں ہی اور دین قوی و حق و باقی و دائم اسیکے لیئے ہی تو کیا اے لوگو اللہ کے سوا کسی اور سے بھی ڈروگے **ف** آثار توحید یہی ہی کہ سوائے خدا کے کسی اور سے خوف ضرر و امید نفع نہ رکھے یعنی کسیکو فاعل حقیقی نجانے وسائل و ذرائع سمجھے سعدی موحد اوبر قدمش کہ ریزی زرش ور شمشیر ہندی نہی برسرش امید و ہراسش نباشد زکس ہمین ست بنیاد توحید و بس نہ تقوی اسلیئے فرمایا کہ یہ افعال قلب سے ہی اور قلب محل اعتقاد جاہی کہ مومن کا دل غیر خدا سے پاک رہے رہے اعضا یہ بمقتضائے بشریت جو باعتبار ظاہر و مجاز مجبور و معذور ہیں —

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ۚ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ

اور جو کچھ ساتھ تمھارے ہی نعمت سے پس جانب اللہ کے ہی پھر جب چھو جاتا تمکو سختی تو طرف اسیکے فریاد کرتے ہو پھر جب کھول دی

الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۙ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

سختی تمسے ناگاہ ایک گروہ تم میں سے اپنے رب سے شریک کرتی ہیں تاکہ انکار کریں اسکا کہ دیا ہمنے انکو پس نفع لو اب جان لوگے

جو نعمتیں تمکو نصیب ہوں وہ سب اللہ ہی کے فضل و کرم سے ہیں (اور تمھاری یہ حالت) کہ جب کوئی سختی اور مصیبت پڑے تو اللہ کے حضور میں درد و زاری سے فریاد کرتے ہو پھر جب اللہ تعالیٰ وہ مصیبت دور کردے تمسے ناگاہ ایک گروہ (یعنے گروہ کفار و منافق یا فساق) تم میں سے اپنے پروردگار کے ساتھ دوسرونکو شریک گردانتے ہیں اسلیئے کہ انکار کریں اسکا کہ جو انکو حق سبحانہ تعالیٰ نے عطا فرمایا (اور دوسرونکی طرف منسوب کریں پھر ارشاد ہوا) کچھ دنوں فائدہ اٹھالو اب معلوم ہوا جاتا ہے کہ اس ناشکری اور شرارت کا کیسا انجام ہی **ف** آیت شریف ظاہر ہی کہ تمام نعمتیں اللہ ہی کیطرف سے ہیں اور نص ہی اسمین کہ بعض انسان ناشکرے ہیں مسئلہ فاعل اور موثر سوائے خدا کے دوسرا نہیں مسئلہ یہ کہنا کہ زید نے مجھے تکلیف دی اور عمرو نے

ربع کامل

نصف پارہ ۱۴

مجھ احسان کیا مجاز اور عرفا رخصت ہے عزیمت نہیں۔

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ○

اور ٹھہراتے ہین اسکا کہ نہین جانتے حصہ اُسمین سے کہ دیا ہمنے انکو قسم اللہ کی ضرور پوچھینگے ہم اُس سے کہ تھے تم افترا باندھتے

انکے لیے جنکے مستحق ہونے پر کوئی علم و دلیل حق نہین رکھتے صرف خیال یا رسم و تقلید باطلہ سے بات بنالی ہے اللہ کی دی ہوئی نعمتون مین حصے ٹھہرائے ہین (یہ اشارہ ہے بحیرہ وغیرہ کی طرف جو عرب مین رائج تھا) اللہ تعالے کی قسم ہے کہ ہم ضرور تمسے قیامت مین پوچھینگے اون بہتانون سے جو باندھ لیے ہین **ف** سوال سے مراد مواخذہ کہ بعد اثبات حجت و اسکات سزا سے معقول دیجائے وہم حق سبحانہ تعالے نے اس سوال پر قسم یاد فرمائی ہے پھر یہ امر کہ وعید عذاب مین خلاف جائز ہے صحیح نہ بادفع ۱؎ یہ کہ قسم بمقابلہ شرک ہے اور شرک مین عفو ممتنع ہے ۲؎ اور شرک نہو تو ہم کہینگے کہ محلوف سوال ہے اور سوال کو عذاب لازم نہین بلکہ عفو بھی ممکن ہے **مسئلہ** نذر غیر اللہ شرک ہے اور وہ خواہ مالی ہے خواہ بدنی پھر نذر مالی دو طرح ہے ۱؎ حیوانات مین پس ثواب تصدق اور گوشت پوست وغیرہ دوسرونکے لیے جائز اور ذبح کرنا مخصوص بحضرت جان آفرین ہے ۲؎ غیر حیوان۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ○

اور ٹھہراتے ہین واسطے اللہ کو لڑکیان پاک ہے وہ اور انکے لیے وہ کہ چاہین

اللہ کے لئے یہ احمق لڑکیان قرار دیتے ہین (جیساکہ مشرکین عرب کہتے تھے کہ ملائکہ اللہ کی بیٹیان ہین وہ پاک و منزہ ہے ایسی آلائشون سے اور بہتانون سے اور اپنے لیئے وہ مانگتے ہین جو جی چاہے پھر اُسکا بیان فرمایا۔

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ○

اور جب بشارت دیا جاتا ہے ایک انکا ساتھ مونث کی ہو جائے مُنہ اُسکا کالا اور وہ ملول ہو

اور جب کسی مشرک کو لڑکی پیدا ہونے کی مبارکباد دی جائے تو اُسکا مُنہ تاریک ہوجاتا ہے اور وہ اپنے دلمین غم و غصہ کہاتا ہے **بشری** کسی خوشی یا اولاد ہونے کی خبر کو بشارت و مبارکباد کہتے ہین۔

يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي

چھپاتا ہو قوم سے برائی سے اُس مبارکباد سے آیا روکے اُسے وقت پر یاد بادے اُسے

فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

مٹی میں آگاہ ہو برا ہے جو حکم کرتے ہیں

چونکہ عرب میں قاعدہ تھا کہ لڑکی کو نہایت برا اور شرمناک جانتے اور بعض سنگدل زندہ درگور کر دیتے اور اب بھی لڑکی کا پیدا ہونا اچھا نہیں سمجھا جاتا ہے لہذا حضرت جل جلالہ سے ارشاد ہوا کہ ہمارے لیئے تو لڑکیاں قرار دیں اور اپنی یہ حالت ہے کہ جب خبر سنیں کہ لڑکی پیدا ہوئی رنج و ملال سے منہ فق ہو جائے چہرہ پر تاریکی چھاجائے اور دل میں گھٹنے لگیں اور اس بری بشارت کی وجہ سے قصد کریں کہ اپنے عزیز و اقارب میں یہ خبر شائع نہ ہو اور دل میں کہیں آیا اسے ذلت و خواری کی حالت میں رہنے دوں یا اسے مٹی کے تلے دبادوں آگاہ ہو کہ یہ ظالم کیا برا حکم کرتے ہیں نکتہ اسلیئے حدیث میں وارد ہوا کہ اپنے بھائی کے لیئے وہ پسند کرو جو اپنے لیئے پسند کرو اور قول مشہور ہے (آنچہ بر خود نہ پسندی بدیگرے مپسند)

ع ۱۰ / ۱۳

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

انکے لیئے جو نہیں ایمان لاتے آخرت پر مثل بری ہے اور اللہ کی ہے مثل اعلےٰ اور وہ غالب حکمت والا ہے

یعنے کفار کی بری مثال ہے حمق و بے حیائی ناشکری اخلاق قبیح انجام بد اور اللہ کے لیئے مثال اعلےٰ ہے نزاہت و قدرت وغیرہ پس ایسے ذلیل و مبتذل جسے شرمناک اور برا جانیں وہ حق سبحانہ تعالےٰ کے کب سزاوار ہوگا۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

اور اگر پکڑتا اللہ آدمیونکو انکے ظلم سے نہ چھوڑتا زمین پر کوئی رینگنے والا لیکن مہلت دیتا ہے انکو مدت معین تک پھر جب آئی مدت انکی نہ دیر کرینگے ایک دم اور نہ جلدی کرینگے

اگر اللہ تعالےٰ آدمیونکو انکے ظلم کی سزا میں پکڑتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا مگر اللہ نے انکو ایک مدت معین تک مہلت دی سزائے افعال کو موخر کیا پھر جب آگئی مدت معینہ انکی دیر نہیں کرتے ایکدن اور وقت پر سبقت بھی نہیں کرتے الناس سے مراد کفار اور اگر مطلق آدمی مراد ہوں تب بھی مومن بقرینہ لفظ ظلم خارج رہینگے ظلم کفر و شرک اور ممکن ہے کہ معاصی کبیرہ و فواحش مراد ہوں دابہ چلنے والا حیوان مگر یہاں ایک لطیفہ نازک ہے کہ وعید عدم ترک شامل ہے دابہ کو اور کفار کو دابہ یا اس سے گمراہ تر

فرمایا ہے پس یہ معنی ہوئے کہ کوئی کا فرزند نہ بچیگا —

وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى لَا جَرَمَ

اور ٹھہراتے ہین واسطے اللہ کے ایسی چیز جو برا جانتے ہین اور وصف کرتی ہین زبانین انکی جھوٹھ یہ کہ واسطے انکے ہی نیکی ضرور

أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ ۝

بیشک واسطے انکے ہی آگ اور وہ آگے چلائے گئے ہین

یعنی مشرک اللہ کو لیئے وہ چیزین ٹھہراتے ہین جسے خود ناپسند کرتے ہین (مراد اس سے لڑکیان ہین) اور انکی زبانین وصف کذب یعنے دروغ بیانی کرتی ہین یہ کہ انکو نیکی نصیب ہوگی حق یہ ہے کہ انکے لیئے آگ ہے اور وہ پیش خیمہ اور مقدم ہین دوزخیون کے —

تَاللّٰهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلٰى أُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ

قسم ہی اللہ کی تحقیق بھیجا ہمنے طرف گروہونکے پہلے تیرے پس اچھے دکھائے واسطے انکے شیطان نے کام انکے پس وہ وارث انکا

الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

آج اور انکے لیئے عذاب دردناک ہی

بخدا ہمنے آپ سے پہلے گروہون پر پیغمبر بھیجے پھر شیطان نے انکے اعتقاد باطل اور گمان غلط اور افعال قبیح انکو اچھے دکھائے اور وہی شیطان آج یعنے روز قیامت انکا دوست ہے اور ان سب یعنے شیطان اور شیطان پرستونکے لیئے دردرسان عذاب ہے

وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ ۝

اور نہین اتارا ہمنے آپ پر کتاب مگر تا کہ بیان کردین انپر وہ کہ اختلاف کیا اسمین اور ہدایت اور رحمت ہی قوم ایمان والونکے لیئے

اور ہمنے آپ پر کتاب نازل نہین کی مگر اسلیئے کہ کفار جن امور مین اختلاف و تردد کر رہے ہین وہ انپر ظاہر کر دیئے (چنانچہ لاکھون ایمان لائے اہل الیقین ہوگئے) اور ہدایت و رحمت ہی اس قوم کے لیئے جو ایمان والے ہین ف قرآن حجت و الزام ہے منکرین پر اور ہدایت و رحمت ہی مومنین پر مسئلہ جبکہ غرض نزول کتاب بیان حق و اظہار توحید و دفع تردد ہی تو ضرور ہے کہ خفا معتبر نہو اسلیئے کہا فقہائے کہ دار الاسلام مین جہل عذر نہین —

وَاللّٰهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذٰلِكَ

اور اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پس زندہ کیا اسکے زمین کو بعد اسکی موت کے بیشک اسمین

لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُونَ ۝

نشانیان ہین واسطے قوم سننے والے کے

اور اللہ تعالےٰ نے آسمانسے پانی اتارا اور اس سے زمین مردہ یعنی خشک کو زندہ و سرسبز کیا بیشک اسمین نشانیان ہین انکے لیئے جو گوش عبرت سنتے ہین کہ ایسے ہی مردے زندہ کیئے جائینگے

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا

اور بیشک تمہارے لیئے چارپایوں میں عبرت ہے پلاتے ہیں ہم تمکو اس سے کہ پیٹوں میں انکے ہے درمیان گوبر اور خون کے دودھ

اور بیشک چارپایے | خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ | جانوروں میں عبرت ہے

کہ اللہ تعالیٰ سے پلاتا ہے | خالص سہل گزار پینے والوں کے لیئے | انکے پیٹوں سے گوبر

اور خون کے درمیان صاف اور خالص دودھ جو پینے والوں کے لیئے آسان گزار ہے

یعنے جانوروں میں دلائل قدرت موجود ہیں ایک جانب فرث ہے ایک جانب خون اور

درمیان میں دودھ نہ بوے فرث نہ رنگ خون نہایت صاف شفاف خوش مزہ دودھ

موجود ہے ابوسعود کہا ابن عباس نے فرث اسفل میں اور لبن اوسط میں اور خون

اعلے میں ہوتا ہے انعام سے مراد جانوران حلال گوشت جنکا دودھ پیا جاتا ہے

پس یہ الزام عمدہ ہو مسئلہ آیت دودھ کی حلت پر دال ہے۔

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا

اور پھلوں سے کھجور کے اور انگور کے بنانے ہو تم اس سے سکر اور رزق اچھا بیشک

یعنے کھجور اور انگور کی | اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ | پھلوں سے نشے کی چیزیں

یعنے شراب نکالتے ہو | اسمیں نشانی ہے قوم داناکے لیئے | اور رزق اچھا بیشک

اسمیں قوم دانشمند کے لیئے نشانی ہے احمدی یہ ایک آیت ہے چار آیتوں سے جو دربارہ

شراب نازل ہوئیں اور اس بناپر منسوخ ہے آیت تحریم خمر سے **ف** اگر سکر بمعنے شراب

ونشہ آور ہے تو آیت حرمت خمر سے منسوخ۔ اور اگر سکر بمعنے نبیذ تمر لیا جائے یا سکر

رزق حسن کا مقابل قرار پائے جیسے لبن مابین دم و فرث ہے تو بھی نسخ کی ضرورت نہیں

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا

اور وحی کی رب نے تیرے طرف مکھی کے یہ کہ بنالے تو پہاڑوں سے گھر اور درخت اور اس سے کہ

يَعْرِشُوْنَ ۝ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا

بلند کرتے ہیں پھر کھا تو ہر پھل سے پھر چل راہ اپنے رب کی مطیع بنکر

وحی دلغۃً خفیہ بات کہنا۔ بات دلمیں ڈالنا۔ اور یہان یہی مراد ہے اور ایسی وحی قرآن میں

جماد وحیوان وانسان وملک سب کیطرف مذکور ہے مگر وحی اصطلاحی جو انبیا کے ساتھ

مخصوص ہے وہ ایک حکم خاص ہے جو حق سبحانہ تعالے کیطرف سے بواسطہ جبرئیل بغرض

تہذیب نفس و تحسین اخلاق و اصلاح خلق و ہدایت انسان کمال الیقین و ظہور کے ساتھ
پیغمبر و نبیر نازل ہوتا ہے۔ بیوت جمع بیت یہان مراد چھتا یعرشون عرشہ مقام بلند
و سایہ دار جیسے چھت یا انگور وغیرہ کی بیلین کل سے اکثر مراد ہی نہ یہ کہ کوئی شَے نہ بچے
جیسا کہ بلقیس کی نسبت فرمایا ہے نے اُسے کل شَے دی تھی یعنے وہ چیزین جو سلاطین کو لائق
و ضرور ہون سبل جمع سبیل یعنے راہ یعنے اتباع حکم و اختیار طریق وحی کردہ ذُلُل جمع
ذلول یعنے منقاد و فرمانبردار حاصل یعنے مکھی کے دلمین ڈالدیا اور اُسے بتا دیا کہ پہاڑون
اور درختون اور بلند سایہ دار مقامونسے گھر بنائے پھر ہر قسم کے لطف و خوشبو پھلون کی
عرق چوسے اور پروردگار کے حکم کی راہ اختیار کرے مطیع ہو کر سراج المنیر ایک مکھی
جتّی مین بڑی ہوتی ہے دوسری مکھیان اُسے بادشاہ سمجھتی ہین جہان وہ جاتا ہے اُسکے ہمرکاب
رہتی ہین جب وہ اپنے چھتے کیطرف مراجعت کرتا ہی اپنی آوازون سے طبل کوچ بجاتی ہین۔ انکے
گھر مسدس چھ کونوں کے ہوتے ہین کہ دانشمند صناع بدون پرکار و آلات کے نہ بنا سکے بعض کتب
مین انکے اور حالات عجیب و غریب منقول ہین اور کہا گیا کہ جمشید نے انھین سے آئین شاہی و داب
سلطنت کے استنباط کیئے۔ بہر حال یہ ضعیف جانور عجیب قدرت الٰہی کا نمونہ ہی

يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ
نکلتا ہے بطونسے انکے شربت مختلف رنگ انکے اسمین شفا ہی آدمیونکی بیشک

ان مکھیونکے بطون سے یعنے شہد نکلتے ہین انمین

فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝
اسمین نشانی ہی اُس قوم کو کہ فکر کرتے ہین

شربت رنگا رنگ کے آدمیونکے لیئے صحت و
شفا ہے اسمین نشانی ہے اُنکے لیئے جو فکر کرتے ہین کہ کس صناعت و خوبی سے شہد تیار ہوا
مسلم ابو سعید خدری نے روایت کی کہ ایک شخص حضور مین آیا اور عرض کی کہ میرے بھائیکا
پیٹ چلتا ہے آپنے فرمایا اُسے شہد پلاؤ اُسنے شہد پلایا پھر شکایت کی ارشاد ہوا شہد پلاؤ
پھر آیا اور کہا کہ مرض زائد ہوتا جاتا ہے چوتھی بار آپنے فرمایا صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ
أَخِيكَ اللہ سچا ہے جسنے شہد کو شفا فرمایا تیرے بھائیکا پیٹ جھوٹا ہے پھر اُسنے جا کر تعمیل
ارشاد شہد پلایا اور اُسے شفا ہوئی معالم کہا مجاہد نے کہ فِيهِ شِفَاءٌ سے مراد قرآن ہے
اور اولیٰ یہ ہے کہ اس سے مراد شہد ہو ابن کثیر عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ شفا کو لازم لو

قرآن کی برکت اور شہد کی تاثیر سے وہم الحمد اور اللہ کا رسول گواہی دے رہا ہے کہ شہد میں شفا ہے مگر نہ طباً ہر مرض میں اسکا مفید ہونا مذکور نہ تجربۃً ثابت دفع قرآنمین شفا انکرہ ہی عموم پر دلالت نہیں کرتا بس اسکا بنفسہ مفید ہونا یا کثیر النفع ہونا کافی ہی عموم کی حاجت نہیں پہ شفا ہونا اسکا اعتقاداً ثابت ہوا جسکی بنا تسلیم و یقین و ترک تردد و دلیل جو ہی بس اسمین شبہ نہیں کہ جو مومن بقلب سلیم و اعتقاد راسخ نظر بخبر خدا و رسول اسکا استعمال کرے اور قواعد طب اور چنان و چنین کا لحاظ نہ رکھے انشاء اللہ تعالے اُسے ضرر نکرےگا اور شفا ہی عطا ہوگی اگر موت مقدر نہو

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ

اور اللہ نے بنایا تمکو پھر وفات دیگا تمکو اور تم مین سے کوئی وہ ہو کہ پھیر لیجاتا ہو طرف بدتر عمر کے تاکہ نہ جانے بعد

عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۟

جاننے کے کچھ بیشک اللہ داناہے قادر ہے

اللہ ہی نے تمکو بنایا پھر مٹا دیگا اور تم مین سے بعض بیکار عمر تک پھرتے ہین (یعنے شیخ فانی و پیر خرف ایسے بڈھے کہ بیقوت و بےحواس ہون) تاکہ نہ جانین بعد علم کے کچھ بھی بیشک اللہ دانا قادر ہے **ف** مماکھی اور پیر ضعیف کی مثال مین اللہ کی قدرت ہے ایسا حیوان حقیر یہ صناعتین دکھائے اور انسان شریف و دانا ایسا نادان بنجائے

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ

اور اللہ نے فضیلت دی بعض کو تمہارے بعض پر رزق مین پس نہین جو فضل دئے گئے پھیر نیوالے روزی اپنی

عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۟

اُپر کہ مالک ہوئے داھنی ہاتھ انکے پس وہ اُسمین برابر ہین کیا اللہ کی نعمت کے ساتھ انکار کرتے ہو

اور اللہ تعالے نے بعض کو بعض پر رزق مین فضل دیا ایک کم رزق دوسرے کو فراخ دست کیا تو وہ جسے رزق عطا ہوا ہے وہ اپنا مال اپنے غلامو نپر نہین پھیرتے کہ یہ غلام بھی اس مال مین برابر و ہمسر ہوجائین کیا اللہ کی نعمت سے انکار کروگے یعنے جب مالدار آدمی اپنے مال دیکر غلامو نکو اپنا ہمسر بنانا پسند نہین کرتے تو اللہ تعالے اپنی بنائی ہوئی مخلوق کو اپنی قدرت اور الوہیت کا کوئی حصہ دیکر انھین اپنا شریک کیون بنانے لگا چونکہ دوسری آیتون مین صاف طور پر مذکور رہوا کہ خالق کل و مالک کل اور رازق کل اللہ ہی کو کافر بھی جانتے ہین تو اصنام واہیہ بھی اللہ ہی کے بنائے ہین پھر انھین شریک ٹھہرانا کیونکر صحیح ہے لہذا فرمایا کیا وہ نعمت جو تمکو اللہ نے دی ہے اُس سے انکار کروگے یعنے تم ان پتھرون کی

ع ۵/۱۵

منزل

مخلوقیت مین ہمسر ہیں کیونکہ انسے عقل مین شریف ہوکر اُنکے بندے بنو گے اور شرف خداداد کو خاک مین ملاؤ گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معبود کا واحد و لاشریک ہونا بندونکے حق مین نعمت عظمیٰ ہے ورنہ صدہا کی غلامی کرنا پڑتی اور ہر طرف کی اینچا کھینچی مین دھری جاتے تو مشرک اس نعمت سے منکر ہین

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ

اور اللہ نے بنائی واسطے تمہارے جانو سے تمہاری جوڑے اور بنائے واسطے تمہارے جوڑون سے تمہارے بیٹے

وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ

اور پوتے اور روزی دی تمکو پاک چیزون سے کیا ساتھ باطل کے ایمان لاوینگے اور نعمت سے اللہ کی وہ کفر کرینگے

اور اللہ تعالےٰ نے تمہارے لیئے تمہاری جنس سے جوڑے بنائے اور اُن جوڑون سے بیٹے اور پوتے عطا کئے اور پاک پاکیزہ چیزون سے روزی دی تو کیا وہ باطل یعنے شیطان واصنام پر ایمان لائنگے اور نعمت سے اللہ کی ناشکری کرینگے

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا

اور پوجتے ہین غیر کو اللہ کے اُسے کہ نہین مالک اُنکے لیئے رزق کا آسمانون سے اور زمین سے کچھ

وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۚ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اور نہ قوت رکھتے ہین پس نہ مارو واسطے اللہ کے مثالین بیشک اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے

اور پوجتے ہین غیر خدا کو جو نہین مالک انکے رزق کا آسمانسے اور زمین سے اور نہ قوت رکھتے ہین پس نہ مارو اللہ کے لیئے مثالین اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے **ف** ملک علی واقوی ہی استطاعت سے پس دونو قوتونکی نفی فرماکر معبود باطلہ کو مجبور محض قرار دیا۔ آسمان سے رزق تاثیرات علوی اور باران رحمت۔ زمین کا رزق قوت روئیدگی وغلہ وغیرہ۔ مثال ممنوعہ سے مراد وہ اوصاف و احوال ہین جو مشرک حضرت الوہیت کیطرف منسوب کرتے تھے **مسئلہ** امر دین خصوص صفات حضرت رب العالمین مین بدون علم اٹکل پچو باتین بنانا خیر ہون یا شر ممنوع ہین ربط کہا مفسرین نے کہ اول حق سبحانہ تعالےٰ نے غلط مثالون سے روک کر خود دو مثالین مناسب حال ذکر کین

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا

مارا اللہ نے مثال غلام مملوک کی کہ نہین قادر کسی چیز پہ اور اُسکے کہ دیا ہمنے اُسکو رزق حسن

فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

پس وہ خرچ کرتا ہے اُس سے چھپے اور کھلے کیا برابر ہوجائینگے سب تعریف اللہ کو ہی بلکہ اکثر اُنکے نہین جانتے

لہ ملک کی نفی لا یملک سے اور استطاعت کی نفی لا یستطیعون سے ظاہر ہے

جیسا کہ خبر غیر مرتب

جیسا کہ منع سرکا شیئین

نیا یارو شر

مثال بیان کی اللہ نے عبد مملوک کی جو کسی شئے پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے رزق حسن عطا کیا ہو اور اسمیں سے چھپے کھلے یعنے ہر حال اور ہر وقت میں صرف کرتا ہو کیا یہ دو نو برابر ہو جائینگے۔ یعنے جب اسمیں عبد مملوک مجبور اور تونگر سخی کو مساوی نہیں جانتے جنمیں صرف اعتباری اور عارضی فرق ہے باعتبار اصل و خلقت دو نو ایک ہیں تو حضرت الوہیت کو کیونکر اصنام سے برابر کرتے ہو اور کہا گیا کہ عبد مجبور سے مراد کافر اور تونگر سخی سے مراد مومن ہے یہ کسی طرح مساوی نہیں ہو سکتے پھر فرمایا تمام حمد و ثنا کا استحقاق اللہ ہی کے لئے ہے جو کسی طرح ان فرضی معبودون کا شریک و ہمسر نہیں یا جیسے اپنے فرمانبردارونکو منکرین پر تفضل ظاہر عنایت فرمایا کچھ نہیں بلکہ اکثر آدمی نادان ہین کفر کی چربی چھائی ہے بے اصل بات دماغ مین سمائی ہے نہ عقل و فہم ہے نہ گوش و بینائی مسئلہ غلام کسی تصرف مالی پر قادر نہیں ہوتا مسئلہ عبد ماذون معاملات داد و ستد کر سکتا ہے

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ

اور بیان کی اللہ نے مثال دو مردون ایک انکا گونگا ہے نہیں قادر کسی شئے پر اور وہ بوجھ ہے اپنے مولا پر

اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ

جہان بھیجتا ہے اسے نہیں لاتا اچھائی کیا برابر ہے وہ اور وہ کہ حکم کرتا ہے عدل سے

وَهُوَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

اور وہ راہ راست پر ہے

اور دو مرد ونکی مثال اللہ نے بیان فرمائی ایک گونگا اور مجبور محض ہے اپنے مالک پر ناگوار اور بھاری ہے جہان اسے مولا بھیجتا ہے کام نہیں کر لاتا تو کیا یہ برابر ہے اسکے جو عدل کا حکم کرتا ہے اور سیدھی راہ پر چلتا ہے اول سے مراد عبد مطیع ہے دوسرے سے مراد عاصی ف پہلے مرد میں چار عیب بیان فرمائے ا گونگا ہونا ۲ مجبور و نالائق ہونا ۳ مالک پر دو بھر ہونا یعنے نکما ہونا ۴ کوئی کام اچھا نکر سکنا اسکے مقابل دوسرے وصف ذکر کیے جوان عیوب کو مٹا کر متعدد فضائل ثابت کرین اسلئے کہ امر کرنیوالا گونگا اور مجبور نہوگا اور عادل نکسیکا حق تلف کریگا نکسی پر گران ہوگا جو راہ راست پر ہوگا اسی ناکارگی کیا تعلق

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ

اور واسطے اللہ کے ہے غیب آسمانونکا اور زمین کا اور نہین امر قیامت کا مگر مثل پلک مارنے کے یا وہ

اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

قریب زیادہ تر بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے

سلوک قادر ... اسکا تعلق ... سے لا تعلق ... بیان و اتصل ... بیان عیوب ... حکمت ... قید یعنی ... یعنی اس کا متعلق ہون ... بیان ... جو ... ماذون ... صادق آئیگا ...

خصوصیت لیلۃ یعنی اسرار مخفیہ آسمان و زمین سب اللہ ہی کو معلوم ہیں ... بعض مخلوق سے چھپائی اور قیامت کا معاملہ بیان ... جیسے پلک مارنا بلکہ اس سے بھی ... قریب اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے —

وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ

اور اللہ نے نکالا تمکو شکموں سے تمہاری ماؤنکے نہ جانتے تھے کچھ اور بنائے

لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

واسطے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل تاکہ تم شکرگذار ہو

اللہ تعالیٰ نے تمہاری ماؤنکے پیٹوں سے تمکو پیدا کیا ایسے حال میں کہ تم کچھ نہ جانتے تھے پھر تمکو کان آنکھ دل عطا فرمایا تاکہ تم شکرگزار ہو ف یہ بیان ہے احسانات عظمیٰ و عطیات کبریٰ کا کہ تم کچھ نہ تھے اور سب کچھ کردیا ف کان آنکھ کا ذکر اسلئے فرمایا کہ حواس خمسہ ظاہر انھیں کے تابع ہیں جب کچھ نہ سنے اور نہ دیکھے تو علم و معرفت پیدا ہی نہوگی قوت لامسہ و شامہ و ذائقہ عبث ہوجائیگی اور دل اسلئے فرمایا کہ حواس باطنی اور ظاہری سب کے سب اسیکے تابع ہیں اس لئے کہ بدون عقل و فہم تمام قوتیں فضول ہیں —

أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ

کیا نہیں دیکھا طرف چڑیا کے کہ مسخر ہیں وسط زمین میں آسمان میں نہیں روک رکھا انکو مگر اللہ نے بیشک

جو وہ ہوا و مکان خالی جو زمین سے اوپر اور آسمان کے تلے ہے یعنی کیا چڑیونکو نہیں دیکھا جو جو آسمان

فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

اسمیں نشانیاں ہیں واسطے قوم مومن کے

میں خود بخود مسخر ہیں درمیان میں انھیں کسی نے نہیں روکا ہے مگر اللہ نے اسمیں ایمان والونکے لئے نشانیاں ہیں

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُم مِّن جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا

اور اللہ نے بنائی تمہارے لئے گھروں سے تمہارے جائے سکون اور بنائی تمہارے لئے کھالوں سے چارپایونکے خیمے

تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝

کہ سبک پاتے ہو تم انسے دن اپنے سفر کے اور اپنی اقامت کے دن اور صوف سے انکے اور ویر سے انکے اور بالوں سے انکے اسباب اور فائدہ ہیں ایک

اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہارے لئے جائے سکون و آرام بنایا اور جانوروں کے چمڑوں سے تمہارے گھر یعنی خیمے بنائے جو ہلکے سمجھکر سفر میں ہمراہ رکھتے ہو اور اقامت یعنی محل نزول یا وطن میں بھی انسے فائدے اٹھاتے ہو اور بکریونکے صوف اونٹونکی ویر جانوروں کے

حاشیہ: دل میں گزرنے ... طعن سفر ... اصواف جمع صوف ... جمع شعر ... سامان ...

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ

اور جب دیکھینگے وہ جنہوں نے شرک کیا اپنے شریکوں کو کہینگے اے رب ہمارے یہ شریک ہمارے ہین وہ کہ

كُنَّا نَدْعُو مِنْ دُونِكَ ۖ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ

تھے پکارتے ہم سوائے تیرے پھر ڈالے طرف اُنکے قول بیشک تم جھوٹے ہو

یعنے مشرکین میدان حشر مین جب اُن باطل معبودونکو دیکھینگے کہینگے اے رب یہ وہ شریک ہمارے ہین جنکو ہم پکارتے تھے سوائے تیرے پھر یہ معبود باطلہ ان کیطرف مخاطب ہوکر کہینگے اے مشرکو تم جھوٹے ہو تم کو کسنے مجبور کیا تھا کہ اللہ تعالے کو چھوڑ کر ہماری پرستش کرو

وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ ۖ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ الَّذِينَ

اور ڈالی طرف اللہ کے اُسدن صلح اور کھوگیا اُن سے وہ کہ تھے افترا کرتے جو

كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ

کافر ہوئے اور روکا راہ سے اللہ کی زیادہ کیا ہمنے اُنکو عذاب عذاب پر بسبب اُسکے کہ تھے فساد کرتے

اب کفار مجبور و مضطر اللہ کیطرف صلح یعنے اظہار اطاعت کرنے لگے اور جو باتین دنیا مین بنایا کرتے تھے وہ بھول گئین وہ جنہون نے کفر کیا اور دوسرونکو اللہ کی راہ سے روکا اُنپر عذاب پر عذاب زیادہ کیا جائیگا ایک عذاب اپنے کفر کا دوسرا اُنکے اغوا کا یہ بدلا ہے اُنکے فساد و کفر و بغاوت کا

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

اور جسدن اُٹھائینگے ہم ہر گروہ مین ایک گواہ اُنپر اور اُنکی جانون سے

وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ

اور لائینگے ہم آپ کو گواہ ان پر درانحالیکہ اُتاری ہمنے آپ پر کتاب بیان کرنوالی ہر

شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ

شئے کی اور ہدایت اور رحمت اور بشارت واسطے مسلمانونکے

اور جسدن ہم ہر اُمت مین ایک گواہ اُنپر یعنے پیغمبر مقرر کرینگے اور اُنکی جانون سے بھی گواہ معین کرینگے یعنے اُنکے اعضا یا اس اُمت کے مومنین و صلحا اور لائینگے ہم آپ کو اُن سب پر گواہ آپ تمام اُمتونکے گواہ بنینگے اور آپکی گواہی اس حالت مین ہے کہ ہمنے آپ پر کتاب یعنے قرآن نازل کیا جسمین ہر امر کا بیان شافی موجود ہے اور ہدایت و رحمت ہے اہل اسلام کے لیئے

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ

بیشک اللہ حکم کرتا ہے تمکو عدل کا اور احسان کا اور دینے کا قرابت والونکو اور منع کرتا ہے

ع ۱۲

عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

بے حیائی سے اور نامعقول سے اور سرکشی سے نصیحت کرتا ہے تمکو تاکہ تم نصیحت پکڑو

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ عدل و احسان و صلۂ رحم کرو اور بے حیائی و گناہ اور سرکشی سے بچو اللہ نصیحت فرماتا ہے کہ تم سوچو سمجھو عدل (لغۃً) برابری (شرعاً) حکم سے سر مو اور ادہر ادہر نہونا۔ طریق متوسط یا تعدد واجب احسان (لغۃً) نیکی کرنا۔ شرعاً اللہ کو حاضر ناظر جانکر عبادت کرنا نوافل و مستحبات پر مداومت یا دوسرے کو اپنے نفس پر ترجیح دینا احسان اور مساوی جاننا عدل۔ حق دینا صلۂ رحم فحش بیحیائی کلمات شرمناک۔ زنا اور وہ گناہ جو شرعاً ممنوع اور عقلاً معیوب ہوں منکر جو اسلام میں نہ جانا جاوے شرع اسکی اجازت نہ دے منع فرمانے پس فحش عام ہوا اور منکر خاص یعنے سرکشی۔ امام عادل سے مخالفت۔ شرک فسق و فجور علانیہ زنا پس تین امروں کا حکم فرمایا اور یہ تینوں واجب ہیں اور تہذیب اخلاق و تکمیل النفس نجات کی موقوف علیہ۔ اور تین باتوں سے روکا یہ حرام ہیں اور موجب ہلاک و ذلت عقلی و نقلی کبیر کہا ابن عباس نے کہ کہا عثمان بن مظعونؓ نے میں آنحضرتؐ کے لحاظ سے مسلمان ہوا اعتقاد میں اسلام کی وقعت نہ تھی ایک دن حضور مجھسے باتیں کر رہے تھے ناگاہ آسمان کیطرف متوجہ ہوے اور آنکھیں اُسیطرف لگ گئیں پھر داہنے جانب التفات فرمایا پھر آسمان کیطرف دیکھکر داہنی طرف نظر ڈالی مینے وجہ پوچھی فرمایا جبرئیلؑ آئے اور یہ آیت لائے اُسوقت سے میرا دل ایمان پر قائم ہو گیا پھر مینے ابو طالب سے بیان کیا اُنھوں نے کہا اے گروہ قریش اپنے بھائی کے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ سچے ہوں یا جھوٹے مگر تعلیم مکارم اخلاق اعلےٰ دیتے ہیں کہ فرماتے ہیں۔ کہا ابن مسعودؓ نے زیادہ تر خیر و شر کی جمع کرنیوالی یہ آیت ہے کہا قتادہؓ نے کوئی ایسا اچھا کام نکیا جاتا تھا جسکا اسمیں حکم نہیں اور کوئی برا کام نہ تھا جسکی ممانعت نہیں کہا حضرت علیؓ نے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ قبائل عرب کو وعظ فرمائیں تو ہم اور ابو بکر ہمرکاب حضور چلے ایک باوقار مجلس پر پہنچے ابو بکرؓ نے کہا آپ لوگ کس قبیلے کے ہیں وہ بولے قبیلہ شیبان بن ثعلبہ سے حضورؐ نے فرمایا اسلام لاؤ اللہ کے نبی کی مدد کرو اور قریش نے اُسے جھٹلایا مقرون بولا آپ ہمیں بلاتے یعنے کیا فرماتے ہیں فرمایئے تو آپنے یہ آیت پڑھی۔ مقرون نے کہا واللہ آپ نے اچھے اخلاق تعلیم فرمائے مفتری ہے جو آپ کو جھٹلائے۔

روا ان
عبد اللہ
سہ بہت رہ
ان شہر سنہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہونا ضرور نہیں

لَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝

واسطے تمہارے دن قیامت کے وہ کہ تھے تم اس میں اختلاف کرتے

[illegible]

عرب ایک قوم سے حلف و عہد کرتے جب دوسرے کی جمعیت و قوت زیادہ پاتے اس سے مل جاتے تو یہ عہد شکستہ نازل ہوئی الله تعالیٰ تمکو آزماتا ہے اس قسم یا دوسرے جانب کی قوت و خوشنمائی سے اور البتہ قیامت مین بیان کرے وہ باتین جنمین حقیقت مین تمکو شک و تردد تھا اور بحسب اعمال جزا دیگا مسئلہ عہد کے بعد اگر نقض آسان و مفید بھی نظر آئین تو وفا لازم ہے بخلاف قسم کے کہ اسمین الله کا حق ہے اسکے کیسی ضرر کی حاجت نہین صرف تعظیم نام پاک ادب حضرت کیلئے کفارہ لازم کر دیا اف عورتسے بدعہد کو اسلئے تشبیہ دی کہ پستی ہمت کی اعتبار سے وہ عورتونکا ہم

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي

اور اگر چاہتا الله البتہ بناتا تمکو گروہ واحد لیکن بہکاتا ہے جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہے

مَن يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

جسے چاہے اور البتہ پوچھے جاؤگے اس سے کہ تھے تم کرتے

اگر الله چاہتا تو تم سبکو ایک گروہ بناتا یعنے سبکو دین حق و راہ مستقیم پر مگر الله جسے چاہے بہکاوے جسے چاہے راہ راست دکھاوے اور البتہ تم سب اپنے کامون سے جو کر رہے ہو پوچھے جاؤگے مہمل نہ چھوڑے جاؤگے

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا

اور نہ بناؤ قسمین اپنی حیلہ آپسمین تو ڈگے قدم بعد اسکے جمنے کے اور تم چکھو

السُّوءَ بِمَا صَدَدتُّمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

برائی بسبب اسکے کہ روکا تمنے راہ سے الله کی اور واسطے تمہارے عذاب بڑا ہے

اور اپنی قسمین حیلہ و فریب نہ بناؤ کہ پہلے پانو جمنے کے بعد اور چکھو برائی اسلئے کہ روکا تمنے راہ سے الله کی اور تمپر عذاب بڑا ہو فتزل الخ چونکہ اسلام مین کمال اطاعت و تعظیم نام پاک الٰہی سے اور قسم توڑنے مین کمال بے پروائی و توہین لہذا فرمایا کہ بعد ثبوت یعنے ایمان ایسا نہو قدم ڈگمگاوے صدد جب کفار مومنین کو ایسا بے ادب بیباک دیکھینگے کہ ہمکو نصیحت اور خود فضیحت

تو انھیں اسلام کی رغبت نہوگی بلکہ نفرت ہوجائیگی تو گویا تمنے انکو اسلام سے روک دیا۔

وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

اور نہ خریدو عہد سے اللہ کے مول تھوڑا نہین پاس اللہ کے مگر وہی کہ خیر واسطے تمھارے اگر ہو تم جانتے

یعنے جھوٹی قسمیں کھاکر بدعہدی کرکے تھوڑا فائدہ دنیا کا جو فانی ہے نہ خریدو جو اللہ کے پاس ہے وہ خیر ہے اگر تم جانتے ہو یعنے عقل و شعور ہے پاس نعمت فانی کی تو رہے

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ

جو پاس تمھارے ہے تمام ہوجائیگا اور جو پاس اللہ کے ہے باقی ہے اور البتہ ہم دینگے انکو کہ صبر کیا عوض انکا

جو کچھ تمھارے پاس ہے تم سے تو تمھارے

بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

بہتر اس سے کہ تھے کرتے

تمام و فنا ہوجائیگا جیسے اور باقی صفات کچھ نہ رہینگے

اور جو اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ رہنے والا ہے اور ہم صبر کرنے والونکو انکی مزدوری انکے کامون سے اچھی عنایت فرمائینگے عندکم اور مباح چیز نہ ثواب ہے نہ گناہ اور عند اللہ وہ امور جنکی نسبت کوئی حکم شرعی ہو پس ممنوع باقی ہے باعتبار عذاب کے اور نیکی باقی ہے باعتبار ثواب کے اور مباح فانی ہے اسلیئے کہ کچھ اسکا عوض نہین اور آیت مین مراد (عندکم) سے دنیا اور اس کے لذائذ اور عند اللہ سے مراد ثواب و لقاے جنت

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ

جسنے کی نیکی مرد سے یا عورت سے اور وہ تھا مومن تو جلا ئینگے ہم اسے

حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

جلانا اچھا اور دینگے ہم اسے بدلا اسکا اچھا اس سے کہ تھے کرتے

جسنے اچھے کام کیئے مرد ہو یا عورت اور وہ ہو ایمان والا پس البتہ ہم اسے جلائینگے اچھا جینا اور دینگے بدلا اسکا اچھا اس سے کہ تھے کرتے ف ۱ اسمین تصریح و کمال التفات ہے عورتونکو ضمناً نہین صراحۃً ذکر فرمایا تاکہ معلوم ہو عطائے ثواب مین عورتین مردونکی تابع ہین ۲ قید ایمان بتاتی ہے کہ یہ وعدہ مخصوص بمومنین ہے اور یہ کہ بے ایمان کے کوئی عمل معتبر نہین حیوۃ اگر دنیا کی زندگی مراد ہو تو طیب سے تقوی و طہارت مراد ہے یعنے وہ زندگی جس سے سواے خیر کے اور کچھ حاصل نہو اور اگر حیات اخروی مراد ہے تو طیب سے لذات جنت دوام و رضاے الٰہی مراد ہے اور ممکن ہے کہ حیات دنیاوی ہی مراد ہو اسلیئے کہ

حسب یعنے ثبت (اُٹھاسنے والی) کے آیا آیہ تبیم ہین ملاحظہ ہوا در ایسی زندگی جو ثواب کو بڑھا سکے یہی حیات دنیا ہے اخروی حیات راحت وحصول ثواب کے لیے ہو اور جزا کے لیے ہمین احسن یعنے ایک نیکی کا ثواب دس یا اُس سے زیادہ ۔ یا یہ کہ چھوٹی لذت فانی اور یہ کہ راحت باقی کرین فضل فانی اور باقی اثر جا دو الی ۔۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پھر جب پڑھے تو قرآن پناہ مانگ اللہ سے شیطان مردود سے

جب قرآن کی تلاوت کرو تو شیطان مردود کی شر سے پناہ مانگو اللہ تعالے کو اپنا محافظ قرار دو تاکہ اُسکے شر و وسواس سے بچو بحث جمہور قائل ہین کہ استعاذہ واجب نہین حالانکہ رعایت صیغۂ امر وجوب کو چاہتی ہے جواب استعاذہ عبادت مقصودہ نہین بلکہ فراغ خاطر وصحت عبادت ودفع موانع کے لیئے مشروع ہے پس شائبہ نفع سے خالی نہین اور یہ مقدار قرینۂ استحباب کے لیئے کافی ہے بحث قرات مین لفظ استعاذہ افضل ہے عیاذہ سے اسلیئے کہ استعاذہ مخصوص قرات مین وارد ہوا اور اعاذہ دوسرے امور مین جواب ممکن ہے کہ کہا جاسے (عیاذہ) مامور بہ ہے جیساکہ فرمایا (استعذ) مانگ عیاذہ کو اور عبارۃ النص ہے اسلیئے کہ سیاق آیت بطلب اعاذہ ہے اور استعاذ ظاہر آیت اور لفظ ہے اور عبارت مرجح ہی ظاہر سے اور مامور بہ اولی ہی صرف مناسبت لفظی سے لیکن فقہا کے نزدیک استعاذہ اولی ہے اعاذہ سے (ہدایہ) مسئلہ استعاذہ نماز مین سُنت اور قرات کے تابع ہی یعنے جو قرات نکرے اسے بھی چھوڑ دے مسئلہ اگر قاری کسی سے کلام کرے تو کیا ازسر نو استعاذہ کرنا ہوگا اسلیئے کہ فرمایا جب قرآن پڑہو جواب اگر ایسا سمجھا جاسے کہ قرات اول منقطع ہوگئی تھی اور یہ دوسری قرات ہی تو ازسر نو استعاذہ کرے ورنہ ضرورت نہین اسلیئے کہ امر مقتضی تکرار نہین وہم حنفیہ قرات امام کو مقتدی کی قرات قرار دیتے ہین تو چاہیئے کہ استعاذہ سے مقتدی نروکا جائے اسلیئے کہ حکما قاری ہی ہو اور یہ جواب کہ استعاذہ بھی امام کا اُسکی طرف سے کافی ہے غیر منقول وغیر ماثور ہی دفع قرات امام باعتبار ثواب وجواز نماز مجازاً مقتدی کی قرات قرار پائی ہو نہ حقیقۃً اور آیت مین قرات حقیقی مرادہی لیں دوسری تو مراد نہو نگی اسلیئے کہ حقیقت ومجاز مین جمع جائز نہین

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

شان یہ ہی کہ نہین شیطان کو غلبہ اوپر جو ایمان لائے اور رب پر اپنی بھروسا کرتے ہین

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۝

نهین غلبہ اُسکا مگر اُنپر جو موالات کرتے ہین اُس سے اور جو ساتھ اُسکے شریک کرتے ہین

شان یہ ہو کہ شیطان کو اُنپر غلبہ اور دسترس نہین جو ایمان لائے اور اللہ پر بھروسا کرتے ہین ہان انھین پر حجت و قابو ہے جو اُس سے دوستی کرتے ہین اور وہ جو باعانت و اغواے شیطانی اللہ کے لیئے شریک قرار دیتے ہین یا اُسکے ساتھ اللہ تعالے کو شریک کرتے ہین ف یہ آیت نہایت خوشی اور امن کی ہو شیطان کا حفظ اور اُسکے وسوسے اور کید اور اُسکے پر اثر بجلے ایسے نہین کہ کوئی خدا پرست مطمئن ہو سکتا مگر بنظر کمال ترحم و شفقت فرما دیا کہ جب تک تم خود شیطان کے یار نہ بنو اُسکے اخلاق ذمیمہ اور وسواس واہیہ کو دل مین جگہ نہ دو وہ تمپر قابو نہین پا سکتا اور تدبیر اُسکی اول ایمان صادق دوم توکل راسخ ہے جو اللہ پر توکل کئی ہوئی تدبیر کو معطل جانتے ہین وہ خوب سمجھ سکتے ہین کہ ہمارا قصد و التفات و فعل کسی امر ممنوع کیطرف کچھ فائدہ نہین دے سکتا جب تک اللہ تعالے نہ چاہے اور حق سبحانہ تعالے سے اُسکے منع کئے ہوئے کام مین اعانت چاہنا کمال حماقت و بے شرمی ہے پس ضرورۃً وہ تمام تدبیرین عبث ہین اور امر محال و فعل عبث پر عاقل نظر نہین کرتے پس ایسا شخص ہر وقت و ہر حال مین شیطانی وسوسے سے روکتا رہیگا اور اللہ تعالے اُسے بچائیگا

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ

اور جب بدلی ہمنے آیت جگہ پر آیت کے اور اللہ جانتا ہو جو اُتارتا ہو بولے نہین تو

مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ

مگر مفتری بلکہ اکثر اُنکے نہین جانتے کہدے کہ نازل کیا اُسے جبریل نے

رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝

رب سے تیرے ساتھ حق کے تاکہ ثابت کرے اُنکو جو ایمان لائے اور ہدایت و بشارت واسطے مسلمانون کے

اور جب ہمنے کوئی آیت کسی آیت کی جگہ بدلی یعنے ایک منسوخ کی دوسری اُسکی جگہ نافذ کی حالانکہ اللہ تعالے داناتر ہے اُن فوائد اور مصالح کا جو اُس حکم ناسخ یا منسوخ مین نازل فرمائی تو کفار کہتے ہین آپ تو اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) افترا پرداز ہین یعنے یہ حکم اللہ تعالے کا نہین دار شاد ہوا) بلکہ اکثر اُنمین کے سمجھتے بوجھتے نہین آپ کہدیجئے یہ آیتین جبریل نے حق کے ساتھ اُتاری ہین تاکہ ثابت و مطمئن کرین انھین کہ ایمان لائے اور ہدایت و بشارت ہو فرمانبردارونکو

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ

اور بتحقیق ہم جانتے ہین کہ وہ کہتے ہین نہین سکھاتا ہے اسکو مگر آدمی زبان اسکی کہ کجراہی کرتے ہین طرف اسکی

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝

عجمی ہے اور یہ زبان عربی فصیح ہے

ابن کثیر بعض عرب کا نام مین مختلف روایتین ہین

ایک غلام تھا جسکی زبان عربی نہ تھی

جانتا تھا کہ ضرورۃ باتونکا جواب دے سکے حضور اقدس اسکے پاس جاتے آتے کفار کہنے لگے کہ آپ اس سے سیکھ کر یہ عجیب وغریب قصص بیان کرتے ہین کہا بعض نے وہ رومی تھا اور کتب سماوی سے واقف بہرحال تردیداً ارشاد ہوا ہم جانتے ہین کہ کفار کہتے ہین کہ آپکو یہ قرآن کوئی آدمی سکھاتا ہے جسکی طرف اپنی کج فہمی سے منسوب کرتے ہین وہ عجمی ہے اور یہ قرآن فصیح عربی ہے کیسے امر غیر ممکن پر قیاس کیا ہے ف یہ فصاحت بھی عجیب دلیل حقانیت ہے جسے تسلیم نکرنا گمراہی کے علاوہ کج فہمی بھی ہے اسلیئے ایسے عربی فصیح مرد امی تو بنا ہی نہین سکتا اور تعلیم بھی ہوتی تو انھین چند نامی شعرا وفصحا سے جو آپکی مخالف اور کفر مین مشہور رہے اور غالباً کتب آسمانی سے جسکے قرآن سمجھنے مین سخت ضرورت ہے ناواقف اسلیئے فرمایا کہ عجیب گھبرائے ہوئی بدحواس ہین کہ غلام عجمی کو معلم عربی فصیح سمجھتے ہین

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

بیشک جو نہین ایمان لاتے آیتون پر اللہ کی نہین راہ دکھاتا انھین اللہ اور انکو لیئے عذاب دردناک ہے

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝

نہین بہتان باندھتا جھوٹ مگر وہ کہ نہین ایمان لاتے آیتون پر اللہ کی وہی جھوٹے ہین

بیشک جو اللہ کی آیتون پر ایمان نہین لاتے اللہ انکو راہ راست یا راہ جنت یا راہ عرفان نہ دکھائیگا اور انپر دردناک عذاب ہوگا اور جھوٹھ کا افترا کرنا انھین کا کام ہی جو اللہ کی آیتون پر ایمان نہین لاتے وہی جھوٹے ہین ف آیت سے ظاہر ہے کہ گو ہر امر بتقدیر الٰہی ہے مگر رجوع وقصد بندے کو بھی دخل ہے

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ

جسنے کفر کیا اللہ سے بعد ایمان کے مگر جو مجبور کیا گیا حالانکہ دل اسکا مطمئن تھا ایمان سے لیکن

مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

جسنے کھولا کفر سے سینہ پس انپر غضب ہے اللہ سے اور انکے لیئے عذاب ہے بڑا

جو بعد ایمان کے کفر کرتا ہے اُسکے لیئے اللہ کا غضب اور عذاب عظیم ہے مگر وہ شخص جو مجبور کیا جائے اور اُسکا دل ایمان سے مطمئن اور یقین توحید پر قائم ہو اس غضب سے بری ہے لیکن جو جسنے اپنا سینہ کفر سے کھولدیا اور دلمین تاریکی چھا گئی وہ معذب و مغضوب ہے احمدی ﴿ جب قریش نے اُنپر قابو پایا جو قوت والے تھے تو کمزور و نکو دبانے لگے جیسے بلال و خباب و صہیب و عمار اور یاسر وغیرہ اُنکو مجبور کیا کہ کلمۂ کفر کہین حضرت عمار کے والد یاسر شہید کیئے گئے اور عمار نے مجبوری زبان سے کفر کے کلمے کہے ادھر حضور کو خبر دیگئی کہ آپکا جان نثار کافر ہو گیا فرمایا یہ کہان ہو سکتا ہے عمار تو قدم سے سر تک ایمان سے پر ہے اُسکے خون اور گوشت مین ایمان خلط ہو گیا ہے اتنے مین عمار روتے ہوئے آئے اور آنسو اُنکے جاری تھے اور حضور اقدس اپنے مبارک کپڑون سے اُنکے آنسو پونچھتے تھے اور فرمایا اے عمار بوقت اظہار کلمۂ کفر تو نے اپنے دلکو کیسا پایا عرض کی مطمئناً بالایمان ایمان سے معمور اور یقین سے مسرور تھا ارشاد ہوا اے عمار اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو اسے اطمینان کی حالت مین جابری کر لینا پھر یہ آیت نازل ہوئی ہدایہ اگر ایسا شخص جو قدرت رکھتا ہو قتل یا قطع عضو سے ڈرائے تو کلمۂ کفر کا زبان سے کہنا مضائقہ نہین اور جبکہ صرف مارپیٹ کا ڈر ہو یا ڈرانے والا قادر نہو تو یہ بھی جائز نہوگا **ف** دو امر ثابت ہوئے اول یہ کہ اقرار بھی رکن ایمان ہے مگر عند الضرورت ساقط ہو جاتا ہے جیسے بحالت اکراہ یا عدم قدرت بر تکلم ورنہ استثنا صحیح نہوتا پس [۱] یہ قول کہ اقرار رکن ایمان نہین [۲] یہ کہ تصدیق رکن نہین [۳] یہ کہ اقرار و عمل دونون رکن ہین صحیح نہوگا (احمدی) دوم اگر وہ شخص جسپر جبر کیا گیا اقرار کرے اور دلمین اُسکے تصدیق و اطمینان نہو تو کافر ہو جائیگا اور جو کوئی بدون اکراہ زبان سے کلمۂ کفر کہے گو دل مطمئن بھی ہو کافر ہو جائیگا (احمدی) لیکن اگر ثابت قدم رہے اور ایذائے ظاہری کی پروا نکرے تو شہید و مثاب ہوگا جیسا کہ حضرت بلال نے مدتون آپ کی ایذا شدید اٹھائی گرمی کی دھوپ مین پتھر گرم رکھے جاتے اور مار پڑتی مگر آپ کی زبان حق بیان پر سوائے (احد) کے دوسرا حرف نہ تھا اور حبیب بن زید کو مسیلمہ کذاب نے کہا کہ تو میری نبوت کا اقرار کر آپنے انکار کیا وہ آپکا ایک ایک عضو قطع کرتا اور کہتا کہ مسیلمہ کو پیغمبر کہین آپنے پر دائمی اور جان بحق تسلیم ہوئے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

یہ اسلئے ہے کہ انھوں نے پسند کیا زندگی دنیا کو آخرت پر اور یہ کہ اللہ نہیں راہ دیتا قوم کافر کو وہی ہیں وہ کہ مہر کردی اللہ نے دلوں پر انکے اور کانوں پر انکے اور آنکھوں پر انکے اور وہی غافل ہیں ضرور وہ لوگ آخرت میں نقصان پانیوالے ہیں

یہ اسلئے ہے کہ یہ لوگ دنیا کی زندگی بمقابلہ آخرت کے دوست رکھتے تھے اور اللہ قوم کافر کی رہنمائی نہیں کرتا یہ وہی ہیں کہ اللہ نے مہر کردی انکے دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر وہی لوگ غافل و بے خبر ہیں ضرورۃً وہ لوگ آخرت میں نقصان پانیوالے ف استحبوا اسمیں اشارہ ہے کہ عمداً دنیا کو دین پر اختیار کیا پس وہ محبت جو بمقتضاے بشریت و غیرہ ہو اُس وقت تک مضر نہوگی جبتک اُسکی اتباع و تائید نہیجاوے ابن کثیر مکے میں ایک گروہ کمزور مسلمانوں کا اور رہتا تھا جو کفار کے ہاتھ سے بھاگ نکلا اور بامید عفو و رضامندی الٰہی ہجرت کی انکی نسبت فرمایا

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

پھر بیشک رب تیرا مہربان ہے انکے لئے کہ ہجرت کی بعد اسکے آزمائے گئے پھر جہاد کیے اور صبر کیے بیشک رب تیرا بعد اسکے بخشنے والا مہربان ہے

پھر بیشک تیرا رب مہربان و شفیق ہے اُنپر کہ ہجرت کی بعد امتحان و آزمایش کے پھر جہاد کیے اور صبر و ثابت قدمی کی بیشک تیرا رب غفور و رحیم ہے ف اسمیں اشارہ ہے کہ گناہ مصائب و ابتلا سے عفو ہوتے ہیں ربط اِس مغفرت و رحمت کا لطف کب نظر آئیگا

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

جسدن آئیگی ہر جان جھگڑا کرتی اپنی جان کیطرف سے اور بھر پائیگی ہر جان جو کیا اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے

یہ متعلق ہے غفور رحیم سے یعنے یہ رحمت و غفران اُسدن اچھی طرح ظاہر ہوجائیگی جسدن ہر شخص کو اپنی ہی پڑی ہوگی نفسی نفسی پکاریگا اور ہر شخص اپنا کیا بھر پائیگا اور اُنپر ظلم نکیا جائیگا نہ مزدوری کم نہ سزا زائد ہوگی ربط اپنی رحمت کے ساتھ ہی ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جنکا جھٹلانا ممکن نہ تھا اور انکی ناشکری کا نتیجہ بیان فرمایا

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا

اور ماری اللہ نے مثل ایک بستی کی کہ تھی نڈر آباد آتی تھی روزی اسکی بافراغت

كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ

ہر جگہ سے پھر کفر کیا ساتھ نعمتون اللہ کے تو چکھایا اُسکو اللہ نے لباس بھوک کا اور خوف کا بسبب اُسکے کہ تھے کرتے

قریۃ مکہ اور مراد اہل مکہ مین آمنۃ اسلئے کہ لوٹ مار حرم مین نہو تی تھی مطمئن اسلئے کہ مار پیٹ اور قحط سالی کا تردد نہ تھا کل سے مراد وہ اطراف واکناف جہان سے وہانکی ضرورتین متعلق تھین انعم یہی امن ورزق ہے اور حقیقت مین ذات جامع البرکات خواجۂ کائنات افضل ترین انعامات ہے لباس الجوع کنایہ ہے کہ فقر وفاقے نے لباس کی طرح ہر طرف سے ڈھانک لیا اور یہ اشارہ طرف اُن قحط سالیونکے ہے جو بعد انکار نبوت ہوئین خوف خواہ قحط یا خوف شمشیر مجاہدان دشمن شکار جو بعد ہجرت وحکم جہاد ہر دلمین سما گیا تھا حاصل اللہ نے مثال بیان کی ایک بستی ہے جو امن واطمینان مین تھی اُسکی روزی ہر طرف سے لوگ لاتے تھے یہ بافراغت کھاتے اور یہ رزق یعنے میوہ اور پھل ہر جگہ سے مثل یمن وشام وطائف وغیرہ کے اُنکے پاس آتے پھر اہل مکہ نے اللہ کی نعمتون سے ناشکری کی بتون کی عبادت پیغمبرونکی تکذیب شرک فسق کی عادت کی تو اللہ تعالےٰ نے اُن کو بھوک کا مزا چکھایا قحط وگرانی شروع ہوئی اور بہادرونکی تلوار سے ڈرایا جہاد ہونے لگے یہ سزا تھی اُس فعل کی کہ کرتے تھے پھر اس اجمال کی زیادہ تفصیل اور نعمت کی تقریر فرمائی۔

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ۔

اور بیشک آگیا انکے پاس رسول انہین سے پھر جھٹلایا اُسے تو لیلیا اُنکو عذاب نے اور وہ ظالم تھے

اسمین شک نہین کہ انھین کی جنس اور قوم سے انمین رسول آگیا (یہ اکمل ترین نعمات ہے جسکا فخر انکو قیامت تک رہیگا مگر) پس جھٹلایا اُسے اور بجائے رسول اللہ کہنے کے کاذب ساحر مجنون کہا پس لیلیا اُنکو عذاب نے اور وہی ظالم وخاطی تھے عذاب سے خواہ فتوحات اسلام وکسر کفر وشرک وقحط وغیرہ مراد ہے خواہ عذاب آخرت ربط کفار کو ڈرا کر مسلمانون سے فرمایا

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۔

پس کھاؤ اُس سے کہ دیا تمکو اللہ نے حلال پاک اور شکر کرو نعمت کا اللہ کی اگر ہو تم اُسکو بندگی کرتے

پس کھاؤ اسمین سے کہ اللہ تعالےٰ نے تمکو روزی دی حلال پاک اور اللہ کی نعمتونکا شکر ادا کرو اگر تم خاص کر اُسکی عبادت کرتے ہو چونکہ مشرکین معبود باطلہ کی نذر ونیاز کیا کرتے تھے ارشاد ہوا اگر خالص بندے ہو تو اُسی کے شکر گزار ہو یہ شرکت کیسی۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ

تمہین حرام کیا تمپر مگر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور وہ کہ پکارا گیا سوا غیر اللہ کو پس جو

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

بیقرار ہوا نہ بغاوت کرنیوالا اور نہ حد سے بڑھنیوالا پس بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اسکی تفسیر صفحہ ۱۰۹ جلد دوم مین قابل ملاحظہ ہے

جلد اول اور صفحہ ۔۔ حاشیہ

تمپر کچھ حرام نہین کیا مگر مردار اور گوشت سور کا اور جو بدون نام اللہ کے حلال کیا جاتا ہے پس جو مضطر ہو یعنے مجبور کہ دم نکلتا ہو نہ ارادہ عصیان و سرکشی کرے اور نہ حد ضرورت سے آگے بڑھے لذت وغیرہ مقصود ہو (اسکے لیئے مضائقہ نہین) بیشک اللہ معاف کرنیوالا ہے اور مہربان ہے یعنے مہربان ہے تمپر سختی نہین کرتا کہ مر ہی جاؤ مگر حرام نکھاؤ اور غفور ہے باوجود اضطرار و عدم قصد بغاوت و تجاوز جو افراط تفریط ہوگی وہ معاف ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا

اور نہ تم ایسے کو بیان کرین زبانین تمہاری جھوٹھ یہ حلال ہے اور یہ حرام تاکہ بہتان باندھو

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۭ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

اللہ پر جھوٹھا بیشک جو افترا کرتے ہین اللہ پر جھوٹھا نہ فلاح پائینگے نفع تھوڑا ہے اور انکے لیے عذاب دردناک ہے

جس چیز کو تمہاری زبانین جھوٹھ بیان کرتی ہین نکہو یہ حلال ہے یہ حرام ہے تاکہ اللہ تعالےٰ پر جھوٹھا بہتان باندھو جو لوگ اللہ پر جھوٹھا بہتان کرتے ہین وہ فلاح نہ پائینگے ۔ دنیا کا نفع قلیل ہے اور آخرکار انکے لئے عذاب الیم ہے ف حلال و حرام قرار دینا یہ اللہ ہی کا کام ہے جو دل سے ایسا کہتا ہے وہ مفتری و عاصی ہے۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ

اور اوپر انکے جو یہود ہوئے ہمنے حرام کیا وہ کہ بیان کیا ہمنے تمپر پہلے اور نہین ظلم کیا ہمنے انپر لیکن

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

تھے نفس انکے ظلم کرتے

ہمنے یہود پر حرام کردیا جو بیان کیا آپ پر اس سے پہلے (یعنے ناخن والے جانور اور گائے بکری کی چربی) اور ہمنے انپر ظلم نہین کیا مگر وہ خود ہی اپنی جانون پر ظلم کرتے یعنے یہ تحریم خود انکی طرف سے تھی تفصیل اسکی صفحہ ۲۵ مین گزری۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا

پھر بیشک رب تیرا انکے لیے کہ کین برائیان جہالت سے پھر توبہ کی بعد اسکے اور اصلاح کی

پھر تیرا رب غفور ہے إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ اُنکے لیے جنہوں نے
غفلت اور نادانی سے بیشک رب تیرا بعد اسکے بخشنے والا رحیم ہے برائی کی نادانی سے

خطا کے توبہ کی اور اصلاح کر لی بیشک تیرا رب اسکے بعد غفور رحیم ہے ف یعنے جنسے نادانی اور
غفلت سے خطا ہو گئی پھر نادم ہو کے توبہ کی اور جو بگاڑا تھا اسکی اصلاح کی مثلاً صوم یا صلوۃ چھوٹ
گئی ہو اسکی قضا کر لی کسیکا مال چھینا تھا اسکے حوالے کر دیا پھر کیئے جبر نقصان بھی کیا تو اللہ تعالیٰ
اُنکے لیے غفور رحیم ہے ف اگر اصلاح سے یہی مراد لیجائے کہ جو بگاڑا تھا بنایا تو یہ مغفرت تعالیٰ
حقوق کو شامل ہے اللہ کے بھولنے ہوئے رہیگے اور اگر اصلاح سے یہ مراد ہو کہ آیندہ اسنے خطا نہ کی تو عفو حقوق اللہ کو شامل

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ
بیشک ابراہیم تھے ایک مطیع واسطے اللہ کے مائل بجانب حق اور نہ تھے مشرکون سے شکرگزار اسکی نعمتون کے مقبول کیا
وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ
اور راہ دکھائی اسکو طرف راہ راست کے اور دی ہمنے اسکو دنیا مین نیکی اور بیشک وہ آخرت مین نیکون سے ہے

امۃ کہا صاحب معالم نے کہا ابن مسعود نے امت سے مراد معلم خیر اور حضرت
ابراہیم معلم خیر تھے کہا مجاہد نے ابراہیم موحد تھے اور سب آدمی مشرک
کبیر امۃ بروزن فعلۃ بمعنے مفعول پس امت وہ جسکی لوگ اقتدا کرین اور وہ امام
بنایا جائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام وقت قرآنی امام تھے ف امۃ بمعنی گروہ یعنی صاحب گروہ یا ہمت
وعزم و قوت قلب مین جمعیت و نصرت دین مین تنہا ایک جماعت تھی یا اللہ کے نزدیک صرف آپکی قوت
اور عزت ایک مقبول جماعت کے برابر ہے قانت خاشع مطیع نمازی دعا کرنیوالا حنیف حق کی
طرف مائل باطل سے نافر انعم جمع نعمت یعنے نبوت و خلت اور ابوالانبیا و ابوالسلاطین و امام کل
ہونا ہدایت خواہ مطلق ہدایت و نبوت مراد ہو خواہ وہ تعلیم خاص و نظر حق مین قلب خدا شناس
جسنے آپکو بدون تعلیم ظاہر تعظیم اصنام سے بچا لیا اور اللہ کی صناعتون سے اللہ کی وحدت کا جلوہ
دکھایا حسنہ ہر قسم کی نیکی اور سلاطین و انبیا کا باپ ہونا ہر قوم اور ہر دین مین مقتدا و ممدوح رہنا
ف بڑا حسنہ خدمت بنای کعبہ ہوا اور ابوت حضرت خاتم الانبیا باقی ان حضرات کو حسنات اور صلاح و نعمات
اللہ ہی جا بجا حاصل ابراہیم امت فرمانبردار حضرت پروردگار ہی حق پسند تھے اور مشرکین سے نہ تھے
اللہ کی نعمتونکا شکر کرتے تھے اللہ نے انھین مقبول و منتخب فرمایا راہ مقصود و منزل قرب مقام رضا کیطرف
ہدایت فرمائی انھین دنیا مین بھی نیکی و خوبی عنایت فرمائی اور وہ آخرت مین بھی نیکو کارون سے ہین

اُنھیں اُن کفار کو کس خیال میں ہیں محققین ابراہیم خلیل سے کیا علاقہ وہ موحد یہ مشرک وہ جماعت
متفرق سے وہ شاکر یہ کافر وہ حق پسند یہ باطل پرست وہ مقبول یہ مردود وہ مردیا یہ مٹے ہوئے تباہ اُنکے لیے
دنیا و دین میں خیر و خوبی یہ دنیا میں لقمۂ شمشیر و آخرت میں طعمۂ جہنم و زمہریر اُسی قرینہ ہم دین ابراہیم پر عامل ہیں

ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

پھر ہم نے وحی کی طرف تیری کہ تابع رہ ملت ابراہیم کا خالص حق پسندی اور نہ تھے مشرکوں سے

بعد ان تمام تقریروں کے رسول کریم کو ہم آپکو حکم دیتے ہیں کہ آپ ابراہیم حق پسند کی پیروی کیجیے اور وہ مشرک نہ تھے
آپ بھی شرک سے دور رہیے ف اتباع ابراہیمی یعنی اتباع سنت محمدی ہے اور ہمارے حضور اس اتباع کے مامور ہیں

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

نہیں بنایا شنبہ مگر اوپر جو مختلف ہوے اُسمین اور بیشک رب تیرا حکم کریگا انمین دن قیامت کے

فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

اُسمین کہ تھے اُسمین اختلاف کرتے

معظم سمجھے روز شنبہ کو اُنھیں لوگوں کے لیے جنھوں نے اُس دن کی تعظیم و تعمیل احکام مین
اختلاف کیا موجب لعنت و عذاب بنایا البتہ قیامت کے دن انمین اللہ حکم کریگا جسمین وہ اختلاف
کرتے تھے تاکہ حق ظاہر ہو اور جزائے اعمال حاصل ہو تفصیل اسکی سورۂ بقر جلد اول مین گزری

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ

بلا طرف راہ اپنے رب کے ساتھ حکمت اور نصیحت پسندیدہ کے اور جھگڑ تو اُنسے اُسطرح کہ وہ بہت اچھی ہے

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ

بیشک رب تیرا وہی دانا ہے اُسکا کہ بہکا راہ سے اُسکی اور وہ داناتر ہے راہ پانے والوںکا

حکمت قرآن ف یہاں وہ کلیات عقل اور تدابیر صائب مراد ہیں جو باتفاق مسلم ہوں موعظہ قرآن یا
قول نرم جدل یہاں بمعنے مصطلح نہیں بلکہ مناظرہ و ابطال باطل و اسکات مدعی و تردید کذب مراد ہے
احسن طریق احسن عنوان موثر تدبیر صائب اس طور پر کہ اثر و قبول و رجوع و محبت و موافقت نتیجہ ہو
خصومت و عناد و تعصب و غضب درمیان میں نہ آنے پائے حاصل امر رسول کریم آپ لوگوں کو خدا کی راہ کی طرف
بلائیے مگر حکمت سے تاکہ وحشت و جہل و عداوت پیدا نہونے پائے اور اچھی نصیحت سے جو قرآن
میں ہیں اور جنکی خوبی پر ہر طبع سلیم شاہد ہو اور اختلافی امور میں اُنسے مناظرہ کیجیے دلائل پیش فرمایئے
نرمی و اخلاق و رافت کا لحاظ رکھیے درشت بیانی و سخت زبانی سے بچیے دشمن کی عداوت اور اُسکی افترا
پردازی کے غصے میں کچھ کا کچھ نہو تمام آداب میں شرع و توسط خیر کی رعایت رکھیے اب تو خود زیادہ جانتا

ضرور ملاحظہ ہو

جماعت اخوت اسلام مع مدرسہ

یہ جماعت پوری پابندی شرع سے قائم ہوئی ہے یہ مدرسہ ۱۳۱۵ھ سے توکلاً علی اللہ مسلمانون کی

اسکی دہی غرضین ہین جو اسلام مین مقدم رکھی گئی ہین یعنی مسجد مین جماعت سے نماز پڑھنا پڑھانا علوم دین کی تعلیم باہمی اتفاق و اخوت اسلامی۔ اپنے جھگڑے جماعت ہی مین فیصل کرالینا۔ اسکے شرکا چار قسم کے ہین ۱ حامیان جماعت (یعنی امراے خدا پرست ۲ مفتیان جماعت (یعنی علماے دین ۳ مشیران جماعت (یعنی وہ نمازی مسلمان جو اسکے کام انجام دلائین ۴ منتظمین مساجد جو بحسب ہدایات جماعت اپنی اپنی مسجد مین نماز کا انتظام کرین۔ اسکے کام کارروائیون کے ملاحظے سے معلوم ہو سکتے ہین بیشک مسلمانون کی بہبودی۔ دینی و دنیاوی اصلاح کو یہ جماعت اکسیر اعظم ہے امید کہ حضرات اہل اسلام اسکی شراکت کی درخواستین بھیجین اور بعد حصول سند رکنیت و دستور العمل اپنے اپنے مقام پر ایسی ہی جماعت قائم کرین

تائید سے جاری و قائم ہے اسلئے طلبہ پابندی شرع و صوم و صلوۃ کے خوگر کرائے گئے ہین اسمین مفصلۂ ذیل علوم پڑھائے جاتے ہین ۱ (قرآن مجید) ناظرہ۔ از بر مع ترجمہ ۲ (عربی) صرف و نحو۔ فقہ۔ اصول۔ فرائض۔ علم کلام۔ قدرے معقول حدیث۔ تفسیر۔ ادب ۳ (فارسی) مسائل ضروریہ۔ صرف و نحو۔ اخلاق۔ انشا ۴ حساب سیاق۔ فرائض۔ ۵ تحریر انشا اردو و فارسی اور یہ تمام تعلیمین چھ سال مین ختم ہو جاتی ہین۔ جسقدر مدرسہ مسلمانون کی مالی اعانت کا محتاج ہے اُس سے زیادہ انکو اسکی ضرورت ہے اسکا دستور العمل طلب کرنے سے مل سکتا ہے اور جو روپیہ جس غرض سے بہ اعانت آئے اُسمین صرف ہوتا ہے

خلاصۃ التفاسیر

یہ اردو و عام فہم نہایت ضروری تفسیر اسی جماعت و مدرسہ کے اشاعتی سلسلہ کا نتیجہ ہے اور اسکے قائم رہنے کے لیے ہین بعض اہل ہمت مسلمانون نے اسکے سرمایہ مین اعانت فرمائی انکا شکر جلد اول مین ہوگیا اور اب جو صاحب عنایت کرینگے آخر مین شکریہ ہوگا حضرات اہل اسلام کو لازم ہے سب کا ایمانی اسکی اشاعت مین بدل پیدا کرنا چاہیے خریداری تفسیر جلد اول تا چہارم مدرسہ ہی کو بھیجی گئی